

سِلْسِلَةٌ

أَحَادِيثُ صَحِيحَةٍ (أُرْدُو)

تَحْقِيقُ

فَضِيلَةُ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ نَاصِرٍ الدِّينِ الْبَنَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ

تَرْجَمَهُ وَتَبَوَّيْبَ وَقَوَّانِدَ

اِسْتَاذَ الْحَدِيثِ أَبُو أَحْسَنَ عَبْدِ الْمَنَانِ رَاسِخٌ حَقَّقَ اللَّهُ

اِسْتَاذَ الْعُلَمَاءِ أَبُو يَمِينٍ مُحَمَّدٌ أَحْمَدُ عَوَّانٌ حَقَّقَ اللَّهُ

www.KitaboSunnat.com

سلسلة
آحادیث صحیحہ
(اردو)



تحقیق

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح بن عبد اللہ بن باز

ترجمہ: تبویب وفوائد

استاذ الحدیث ابو الحسن عبد المنان ابراہیم حفظہ اللہ

استاذ العلماء ابو یونس محفوظ احمد اعوان حفظہ اللہ

مکتبہ قدوسیہ

ضوابط و صورت اور معیاری مطبوعات

کتاب و سنت
کی
نشر و اشاعت
کے لیے
کوشش

اس کتاب کے
جملہ حقوق اشاعت بحق ناشر محفوظ ہیں

اشاعت — 2009

المنہام طباعت

ابوبکر قزوینی

مکتبہ قزوینیہ اسلامک پریس

Ph: 42-37351124 , 37230585

E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com

Website: www.quddusia.com

مکتبہ قزوینیہ

رحمان مارکیٹ • غزنی سٹریٹ • اردو بازار • لاہور پاکستان

www.KitaboSunnat.com

فہرست ابواب جلد دوم

۳۵.....	بیع عینہ کی مذمت	خرید و فروخت، کمائی اور زہد کا بیان
۳۶.....	ممنوعہ بیوع اور ممنوعہ کمائی کے بارے میں	رسول اللہ ﷺ نے ہمیں انتہا درجہ کی روشن ملت پر چھوڑا
۳۶.....	بس کا مال چوری ہوا اور چور نے مال بیچ بھی دیا۔ تو اس کا کیا کیا جائے گا	۲۹..... ہے
۳۷.....	قسمیں کھا کر مال بیچنے والے پر اللہ ناراض ہوتا ہے	۲۹..... برکت کے لیے بکریاں رکھنا
۳۷.....	زہد (دنیا کا لالچ نہ کرنے) کی فضیلت	۳۰..... باب: ممنوع تجارتیں
۳۸.....	عمدہ ترین کمائی کون سی ہے؟	۳۱..... کم مال کا استحباب
۳۸.....	سیبگی لگانے والے کی کمائی ناپسندیدہ ہے	اس بکرے کا گوشت کھانے سے رک جانا کہ جس کو اس کے مالک کی اجازت بغیر لیا گیا ہو
۳۹.....	گزران کے بقدر رزق کے لیے دعا کرنا	۳۱..... دنیا کی تلاش میں جائز ذرائع استعمال کرنا
۳۹.....	باب: باقی رہ جانے والی دنیا کی مثال	۳۲..... وراثت وارث کا مال ہے
۳۹.....	ابن آدم کا حرص اور لالچ	۳۲..... دنیا سے بچنا اس لیے کہ وہ سرسبز شاداب میٹھی ہے
۳۹.....	عمدگی کے ساتھ کوئی عمل کرنے والے سے اللہ محبت کرتا ہے	۳۳..... اعرابی کے ساتھ خرید و فروخت اچھے طریقہ سے کرنا
۴۰.....	بیچنے خریدنے اور قرض کی ادائیگی میں نرمی کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے	۳۳..... عدت میں عورت کا ضرورت کے تحت گھر سے نکلنا
۴۰.....	گناہ گار تا جبر وہ ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں اور قسمیں اٹھاتے ہیں	۳۴..... امانت کو ادا کرنے کا حکم
۴۱.....	مکروہ کمائی کے بارے میں	خرید و فروخت میں آسانی پیدا کرنے والے شخص کی فضیلت
۴۱.....	قیامت کے دن تاجروں کو کیسے اٹھایا جائے گا	۳۴..... اختلاف کے وقت سامان والے کے قول کو ترجیح دی جائے گی
۴۲.....	ہاتھوں کی کمائی کی فضیلت	۳۴..... جس کو سودے میں دھوکے کا ڈر ہو تو وہ سودے کے وقت کیا کہے؟
۴۲.....	خیانت کی مذمت	۳۴..... فروخت کے لیے پستانوں میں دودھ روکنا حرام ہے
۴۲.....		۳۵.....

- دنیا سے بچنا ۴۳ ابن آدم کی حرص ۵۱
- رب کا اس نوجوان پر خوش ہونا کہ جس کی جوانی میں نادانی ۴۳ بہترین رزق وہ ہے کہ جو بقدر ضرورت ہو ۵۱
- نہیں ہے ۴۳ سود کا گناہ چھتیس بدکرداریوں سے بھی سخت ہے ۵۱
- حرام کی کمائی ۴۳ مطالبہ پر نصیحت کرنا ۵۲
- نیکس اکٹھا کرنے والے کی مذمت ۴۳ باب: زہد نبوی ﷺ کا بیان ۵۲
- پودا لگانے کی اہمیت ۴۴ باب: سود کا معاملہ کبیرہ گناہ ہے ۵۲
- فتنے والی دنیا کی مثال ۴۵ زیادہ کھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے ۵۳
- دینار و درہم کی ہلاکت خیزی ۴۵ بوڑھے آدمی کے حرص و لالچ کی کیفیت لمبی زندگی اور مال پر ۵۳
- نبی ﷺ خازن ہیں عطاء کرنے والے نہیں ہیں ۴۶ بہتری (کامیابی) اور ناکامی کا بیان ۵۳
- باب: شجر کاری اور کھیتی باڑی کا جواز ۴۶ جس کھانے پر اللہ کا نام ذکر نہ ہو وہ شیطان کے لیے ہے ۵۳
- دنیا کتنی کافی ہے؟ ۴۶ زہد اور کفایت والے رزق کی فضیلت ۵۴
- باب: گھروں کو منتقل و مزین کرنے کی کراہت ۴۷ شاید اللہ تجھ کو دوسرے کی وجہ سے رزق دیتا ہے ۵۵
- جب ایک سودے میں دو شریک ہوں ایک دوسرے کو سودے ۴۷ نبی ﷺ کے گزران کا ذکر ۵۵
- کی پیش کش کیے بغیر سودا نہ بیچیں ۴۷ باب: رسول اکرم ﷺ کی تواضع کا بیان ۵۶
- باب: عرب و عجم کی بھلائی صرف اسلام ہی کی بدولت ۴۷ زیادہ کھانے کی کراہت کا بیان ۵۶
- ہے ۴۸ جانوروں کی صفات ۴۸ نبی ﷺ کا سارا مال وقف ہے ۵۶
- کثرت مال بہتر نہیں سوائے بھلائی کے امور میں خرچ ۴۸ ہر ایک کے ساتھ نیکی صدقہ ہے ۵۷
- کرنے کے ۴۸ دنیا میں اجنبی کی طرح رہ ۵۷
- قسم توڑنے والے کا گناہ ۴۸ ہر حال میں الحمد للہ کہنا چاہیے ۵۷
- اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت اور اس کی رحمت کا ۴۸ قیامت کے قربت کے بارے میں ۵۸
- ذکر ۴۹ فقر اور اللہ کے دین کے لیے مشقت برداشت کرنے کی فضیلت ۵۸
- امامت دارتاجر کی فضیلت ۴۹ باب: تجارت کا استحباب ۵۸
- تین پیسے حرام ہیں ۵۰ ابن آدم کے حرص کا بیان ۵۹
- باب: ڈھول طلبہ اور شراب وغیرہ کی حرمت کا بیان ۵۰ خراج کرنے میں جلدی کرنا ۵۹
- تین پیسے حرام ہیں ۵۰

۵۰	اللہ کے نزدیک دنیا کی اہمیت.....
۶۰	مہر کا بیان.....
۶۰	لوگوں سے بے نیاز ہونے کی اہمیت.....
۶۱	کتنی دنیا کافی ہے؟.....
۶۱	جو مال تجھ کو بغیر سوال کرنے کے ملے اس کو لے لے اور کھالے.....
۶۱	قرض کے علاوہ مال کو نہ روکنے کا استحباب.....
۶۱	مال کی زیادتی سے ڈرنا.....
۶۲	آپ ﷺ کا خرچ کرنے کے متعلق فکر کرنا.....
۶۲	باب: زہد نبوی ﷺ کا بیان.....
۶۳	باب: شجر کاری اور زراعت کے لیے اسلام کی ترغیب... ..
۶۳	قرض ادا کرنے کے لیے مال کو روکنا.....
۶۴	تحفہ کو واپس لینے کی مذمت.....
۶۴	مسلمانوں کی ضرورت کے وقت ذخیرہ اندوزی گناہ ہے.....
۶۴	جس نے قرض ادا کرنے کی نیت سے لیا تو اللہ اس کی مدد کرتا ہے.....
۶۵	جس نے لوگوں سے فائدہ کی شکایت کی.....
۶۵	سودے کو واپس کرنے کی فضیلت.....
۶۵	باب.....
۶۶	گھر کی قیمت سے برکت کے لیے اس جیسی چیز خریدی جائے گی.....
۶۶	قرض چھوڑ جانے کی مذمت.....
۶۶	جس نے بغیر ضرورت کے سوال کیا اس کی وعید.....
۶۶	دھوکہ دہی کی مذمت.....
۶۷	خیانت کی مذمت.....
۶۷	جس نے قرض ادا کرنے کی نیت کی تو اللہ کی مدد اس کے لیے ہے.....
۶۷	باب: پڑوسی کا حق.....
۶۷	شرط کو پورا کرنا.....
۶۸	باب: نبی کریم ﷺ کی سخاوت اور قرض کی احسن طریقے سے ادائیگی کا بیان.....
۶۸	خرید و فروخت کی ممنوعہ اقسام.....
۶۹	بانسری یا بینڈ بجانے والے کی کمائی حرام ہے.....
۶۹	نبی ﷺ کے زہد کا بیان.....
۷۰	حیوانوں میں کمی و زیادتی سود نہیں ہے.....
۷۰	مغنیات کی خرید و فروخت حرام ہے.....
۷۱	جاگیریں بنانے کی کراہت.....
۷۱	قرض کی مذمت.....
۷۱	شہری کا دیہاتی کے لیے بیچنے کی ممانعت.....
۷۲	ایک ہی جنس میں کمی اور زیادتی سود ہے.....
۷۲	توبہ، نصیحتیں اور دل کو نرم کر دینے والی باتیں قیام اللیل کی فضیلت.....
۷۳	امت محمد ﷺ کا مفلس.....
۷۳	اختلاف اور زیادہ سوال ہلاک کرنے والے امور میں سے ہیں.....
۷۴	خیانت سے ڈرانا.....
۷۴	ظلم کے حرام ہونے کا باب.....
۷۴	باب: کبیرہ گناہوں کا بیان.....
۷۸	تقویٰ و پرہیزگاری کا بیان.....
۷۸	صدقہ آگ سے پردہ ہے.....

- ۹۰ گناہوں سے توبہ کیسے؟
- ۹۰ باب
- ۹۰ لوگوں کو علامت کی وجہ سے پہچاننا
- ۹۱ علامات قیامت اور مومن کی مثال
- ۹۱ باب: دنیا کی مثال
- ۹۲ باب: امت کے برے لوگوں کی صفات
- ۹۳ خندق کا بیان
- ۹۳ آرام تو وہ کرتا ہے کہ جس کو بخش دیا گیا ہو
- ۹۳ نبی ﷺ کے علم کا بیان
- ۹۳ بھلائی کی وصیت کرنا
- ۹۵ موت کے لیے تیاری کرنا
- ۹۵ گناہوں کو حقیر جاننے سے بچنا
- ۹۶ تیرا مال وہی ہے جو تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا
- ۹۶ باب: ہلاک کرنے والی اور نجات دینے والی
- ۹۷ ہاتھ کے ساتھ کھانے کے بارے میں
- ۹۷ اجتماعیت کی فضیلت
- ۹۷ دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے
- ۹۸ اللہ کی صفات کا بیان
- ۹۸ ذکر کے فضائل
- ۹۹ بندے پر خوف اور دوا من جمع نہیں کیے جاتے
- ۹۹ جس نے کہا کہ فلاں کو معاف نہیں کیا جائے گا، اس کی مذمت
- ۱۰۰ باب: فرعون کے ڈوبنے کا قصہ
- ۱۰۰ صبر کا نہ ہونا گناہ کا موجب ہے
- ۱۰۰ نبی ﷺ کے ہاں کمزوروں کا مقام
- ۱۰۱ اللہ تعالیٰ کے محارم کو توڑنے کی سزا
- ۷۹ کچھ مومن نبی ﷺ کی اتباع میں زیادہ سخت ہیں
- ۷۹ دنیا میں گناہوں کی سزا بندے کے لیے بہتر ہے
- ۸۰ جب اللہ کسی بندے سے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اسے نیک شہرت بنا دیتا ہے
- ۸۰ لعنت کرنا مکروہ ہے
- ۸۰ نافرمانی کے باوجود کسی کو رزق دیا جاتا اللہ کی طرف سے مہلت ہے
- ۸۱ فتنہ کے وقت کیا کیا جائے گا؟
- ۸۲ باب: برائی کے بعد نیکی کرنے کے وجوب کا بیان
- ۸۲ جب چار چیزیں تجھ میں موجود ہوں تو دنیا کی کسی بھی چیز کے فوت ہونے پر افسوس نہ کر
- ۸۳ زندگی میں نیکیاں کرنے کی ترغیب
- ۸۳ جس نے چار چیزوں کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہو گا
- ۸۴ پسندیدہ لوگ کون ہیں؟
- ۸۵ مسکین کی فضیلت
- ۸۶ دوستی صرف مومنوں کے ساتھ
- ۸۶ باب
- ۸۶ جو اللہ کی آزمائش پر راضی ہو گیا تو اس کیلئے رحمت ہے
- ۸۷ اعمال نیت کے مطابق قبول کیے جاتے ہیں
- ۸۷ باب: عبادت میں انہماک کا بیان
- ۸۸ قیامت کے دن بندے سے حساب کیسے ہوگا؟
- ۸۸ خیانت پر وعید
- ۸۹ باب: اپنے گناہوں سے خائف ہی نجات یافتہ ہیں
- ۸۹ باب: خود پسندی عبادت گزاروں کی ہلاکت کا باعث ہے

ان کی پیروی کرنا کہ جو گزر چکے ہیں ۱۰۱	جو اپنا انجام جاننا چاہتا ہے وہ دیکھے کہ اس کے پاس اللہ
جس پر حد قائم ہوگئی تو اس کو معاف کر دیا گیا ۱۰۲	کے لیے کیا ہے ۱۱۳
باب: جانداروں کو پانی پلانے کا اجر ۱۰۳	باب ۱۱۳
توبہ کی وسعت کا بیان ۱۰۳	جو عمل چھپانے کی استطاعت رکھتا ہو اس کو ایسا کرنا
جو مقدر ہے آدمی کو وہ رزق ضرور ملے گا ۱۰۴	چاہیے ۱۱۴
اللہ کی نعمت کے مقابلہ میں اعمال حقیر ہیں ۱۰۴	دنیا کتنی کافی ہے؟ ۱۱۴
اللہ کی نعمت کے مقابلہ میں اعمال حقیر ہیں ۱۰۴	جو ان چیزوں کے قریب ہو اس نے زیادتی کی اپنے
باب: اسباب کو اختیار کرنا توکل سے ہے ۱۰۴	اوپر ۱۱۵
گناہوں سے بخشش طلب کرنا ۱۰۴	اپنے باپ کے دوست سے حسن سلوک نیکی ہے ۱۱۵
اللہ کو پسند ہے ۱۰۵	باب: جنت اللہ تعالیٰ کا گراں قدر سودا ہے ۱۱۶
اعمال میں میانہ روی اختیار کرنا ۱۰۵	مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کی فضیلت ۱۱۶
فارس اور روم کی فتح کا بیان ۱۰۵	چغل خوری کی مذمت ۱۱۷
فرشتوں کے پروں کا بیان ۲۰۶	آخرت کی فکر میں ہی خیر رکھی گئی ہے ۱۱۷
گناہوں کا نہ ہونا بھی بلاکت ہے ۱۰۶	دنیا کی فکر نشی اور ذلت ہے ۱۱۸
نیک بیوی امور آخرت میں مدد دیتی ہے ۱۰۶	باب ۱۱۸
باب: جنت میں لے جانے والے اعمال ۱۰۷	خیر کی پانچ کام ۱۱۹
اللہ کے لیے دوجہت کرنے والوں میں جدائی کسی ایک	لوگوں کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے ۱۲۰
کے گناہ کا نتیجہ ہوتی ہے ۱۰۷	میری امت کے ستر ہزار افراد جنت میں بغیر حساب
تھوڑا مال غافل کرنے والے زیادہ مال سے بہتر ہے ۱۰۸	داخل ہوں گے ۱۲۰
نبی ﷺ کے زہد کا بیان ۱۰۸	باب ۱۲۱
جو صالح ہے اس کے لیے زمین و آسمان میں خیر ہے ۱۰۹	دنیا کی اہمیت اللہ کے نزدیک کیا ہے؟ ۱۲۲
مومن کی خصلتوں کا ذکر ۱۱۰	گناہوں سے بخشش طلب کرنا رحمت ہے ۱۲۳
دلوں کا اندھیرا گناہوں کی وجہ سے ہے ۱۱۰	باب: صحت دولت سے بہتر ہے ۱۲۳
میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے ۱۱۱	ظالموں کی جگہوں کے پاس سے گزرتے ہوئے کیا
باب: نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ مثالیں ۱۱۱	کیا جائے ۱۲۳
باب: راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کی فضیلت ۱۱۲	زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے ۱۲۴

- اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کو آگ میں نہیں پھینکے گا ۱۲۳ باب: جہنم سے نکلنے اور نہ نکلنے والوں کی زندگی کیسی ہو گی ۱۳۲
- نیکوں میں جلدی کرنے والے کون ہیں؟ ۱۲۵ جنت کے گھوڑے کا ذکر ۱۳۲
- اللہ کا اس دین میں اپنی اطاعت کے لیے شخصیات کا پیدا کرنا ۱۲۵ جنت میں ادنیٰ مقام والے جنتی کی تفصیل ۱۳۳
- جس کی طاقت نہ ہو ایسی آزمائشوں میں پڑنا اپنی ذلت ہے ۱۲۶ ایک قوم جہنم سے نکلے گی کہ چہروں کے علاوہ کچھ نہ بچا ہوگا ۱۳۵
- باب: اپنے طعام ولباس پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے ۱۲۶ مومنوں کی اولاد کے درجات کو بلند کرنے کا بیان ۱۳۵
- توبہ کرنے کی ترغیب ۱۲۷ اہل جنت بول و براز نہیں کریں گے ۱۳۵
- معمولی ہونے کی وجہ سے عمل کو نہ چھوڑا جائے ۱۲۷ جہنمیوں کے رونے کی کثرت کا بیان ۱۳۶
- برے کلام سے خاموشی بہتر ہے ۱۲۸ جہنم والوں میں سب سے ہلکے عذاب والے شخص کا بیان ۱۳۶
- ریا اور شہوت خفیفہ کا خوف ۱۲۹ پہلا گروہ جنت میں چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے عام آدمی بھی پوری امت کی پناہ دے سکتا ہے ۱۲۹
- جنت اور جہنم**
- ایک گروہ جنت میں اور ایک جہنم میں بلاشبہ یہ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے ۱۳۳
- آدمی جنت محمد ﷺ کی امت کے لیے ہے ۱۳۵
- میری امت کے مہاجر سب سے پہلے جنت میں جائیں گے ۱۳۵
- اپنے بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنے کا گناہ ۱۳۶
- شفاعت کا بیان ۱۳۷
- اللہ کی رضامندی جنت سے بھی بڑی نعمت ہے ۱۳۸
- جنت الفردوس کا سوال کرنا ۱۳۹
- شہید کی زندگی اور اس کی فضیلت ۱۳۹
- مسلمانوں کے بچے جنت میں ہیں ۱۴۰
- باب: کوثر زمین کی سطح پر چلتی ہے ۱۴۱
- باب: جہنم کی گہرائی کا بیان اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے ۱۳۹
- جہنم کی اکثریت عورتیں ہیں ۱۳۹
- منافقوں کی سزا اور ان کی تعداد کا بیان ۱۵۰
- جنتی درخت کے بڑے پن کا بیان ۱۵۰
- جنت کے بازار کا بیان ۱۵۱
- جہنم کے سانپوں اور بچھوؤں کا بیان ۱۵۱
- چہرے کے علاوہ سارا جسم کا آگ میں جلنا ۱۵۱

۱۶۱..... طوبی درخت کا بیان	۱۵۲..... جنت کے خیمے کا بیان
۱۶۱..... اہل جنت کا کھانا	۱۵۲..... باب: جنت کی وسعت کا بیان
۱۶۲..... جنت الفردوس کا بیان	۱۵۲..... گناہوں کے مطابق آگ پہنچے گی
۱۶۲..... ہر جنمی جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا	۱۵۳..... جنت کی مٹی کا بیان
۱۶۳..... بغاوت کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا	۱۵۳..... اہل جنت کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی
۱۶۳..... شہید کے انعامات کا بیان	۱۵۳..... جنت میں سب سے پہلے فقیر مہاجر داخل ہوں گے
۱۶۳..... جہنم کی گہرائی کا بیان	۱۵۴..... جو پہلے پہلے جنت میں داخل ہوں گے ان کی صفات ..
۱۶۳..... جنت کی نعمتیں سب نعمتوں سے بہتر ہیں	۱۵۴..... سب سے پہلی چیز جس کو جنتی کھائیں گے۔ مچھلی کے جگر
۱۶۵..... جنت کے کنگھوں کی چمک	۱۵۵..... کا بڑھا ہوا حصہ ہے
۱۶۵..... ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے پھر ہر ہزار	۱۵۵..... وادی بطحان جنت کی ایک نہر ہے
۱۶۵..... کے ساتھ ستر ہزار در بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل	۱۵۵..... جنت کی صفات کا بیان
۱۶۵..... ہوں گے	۱۵۶..... نعمتوں اور جسمانی عذاب کا بیان
۱۶۶..... زمین پر جنت کی تین چیزیں اب بھی پائی جاتی ہیں	۱۵۶..... تین افراد کی آنکھیں جہنم کی آگ نہ دیکھیں گے
۱۶۶..... جنت کی چیزیں دنیا کی چیزوں کے ساتھ صرف نام میں	۱۵۶..... باب: جنت اور جہنم کے دروازوں کا بیان
۱۶۶..... مشابہ ہیں	۱۵۷..... جنت کی اینٹوں اور اس کے گارے کا بیان
۱۶۷..... سات مرتبہ آگ سے پناہ اور سات مرتبہ جنت کے سوال	۱۵۷..... اعمال کی فہرست جنت کے دروازے پر لکھی ہوئی ہے ..
۱۶۷..... کی اہمیت	۱۵۸..... عمر بن الخطاب کا جنت میں محل
۱۶۷..... باب: حوض کوثر پر آنے والے لوگوں کی تعداد	۱۵۸..... زید بن عمرو بن نفیل کے جنت میں دو درجے ہیں
۱۶۸..... آگ کی سختی اور لوگوں کی غفلت	۱۵۹..... کوثر کا بیان
۱۶۸..... اہل جنت اور جہنم کو کون عمروں اور کس حال میں اٹھایا جائے	۱۵۹..... مسلمانوں کی اولاد جنت میں ہے ان کے کفیل ابراہیم
۱۶۸..... گا	۱۵۹..... ہیں
۱۶۹..... تفسیر آیت ﴿اولئک ہم الوارثون﴾	۱۵۹..... باب: آفتاب و ماہتاب روز قیامت آگ میں ہوں
۱۶۹..... میرا یہ منبر جنت کے باغیچے پر ہے	۱۵۹..... گے
۱۶۹..... پورا زمانہ روزہ رکھنے والے پر جہنم تک کر دی جائے گی ..	۱۶۰..... چھوٹے بچے اپنے والدین کو جنت میں داخل کریں
۱۶۹..... جنت کی نعمتوں کا دوام	۱۶۰..... گے
۱۶۹..... جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا و ماہیما سے بہتر	۱۶۰..... جہنمیوں کی دو قسمیں

- ۱۸۰..... نماز کھڑے ہونے کے ساتھ طواف کرے
- ۱۸۰..... جنتی بیویوں سے ہمبستری کا بیان
- ۱۸۰..... جنتی سوئیں گے نہیں
- ۱۸۱..... جہنم کی وسعت کا بیان
- ۱۸۱..... رسول کی اطاعت جنت میں داخلے کا سبب ہے
- ۱۸۱..... جنت میں عورتیں مردوں سے زیادہ ہوں گی
- ۱۸۱..... باب: خصائص نبوی ﷺ کا بیان
- ۱۸۳..... عورتوں میں سے کون سی عورت جنت میں داخل ہوگی
- ۱۸۳..... شہید کی فضیلت اور مشرک کی مذمت کا بیان
- ۱۸۳..... حارثہ بن سراقہ جنت الفردوس کے اعلیٰ و افضل حصہ میں ہے
- ۱۸۳..... عورتیں جب جنت میں داخل ہوں گی تو کنواریاں ہوں گی
- ۱۸۳..... سب سے بدترین عذاب میں وہ ہوگا کہ جس نے دوسروں کو نیکی کا حکم دیا لیکن خود نیکی نہ کی
- ۱۸۵..... باب: اہل توحید، جہنم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے
- ۱۸۶..... تین آدمی جہنم کی سختیوں میں ہوں گے
- ۱۸۶..... باب: جنت کی وسعت اور اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا بیان
- ۱۸۶..... باب: سب لوگ آگ پر پیش ہوں گے
- ۱۸۶..... باب: کافر کی فدیہ دے کر جہنم سے نجات کی خواہش
- ۱۸۷..... حج اور عمرہ
- ۱۸۹..... تبلیہ کے ساتھ آواز کو بلند کرنا
- ۱۸۹..... حج و عمرہ کی فضیلت کا بیان
- ۱۸۸..... جس عورت نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا وہ فجر کی
- ۱۸۰..... رمی الجمار کی فضیلت
- ۱۸۱..... باب: مناسک حج کا بیان
- ۱۸۱..... باب: معتمیم سے عمرہ کرنا
- ۱۸۱..... باب: مناسک حج کا بیان
- ۱۸۱..... رمل کے ذریعہ سے مشرکین کو اپنی طاقت دکھانا
- ۱۸۱..... کنکری کیسی ہو؟
- ۱۸۳..... بیت اللہ سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب
- ۱۸۳..... باب: آپ کا حج ختم کر کے عمرہ کا حکم دینا
- ۱۸۴..... باب: ہر پانچ سالوں میں حج کرنا
- ۱۸۴..... جرات کو کنکریاں مارنے کے لیے پیدل جانا اور آنا
- ۱۸۴..... ایام تشریق کھانے اور ذکر کے دن ہیں
- ۱۸۴..... کون سا حج مبرور ہے
- ۱۸۵..... حج و عمرہ گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں
- حائضہ اور نفاس والی عورت بیت اللہ کا طواف نہیں کریں گی
- ۱۸۵..... حج کا افضل ترین عمل کون سا ہے
- ۱۸۶..... حج اور عمرہ کرنے والوں کی اہمیت
- محرم کو پانچ قسم کے درندہ کو قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں
- ۱۸۶..... زمزم کے پانی کی فضیلت
- ۱۸۶..... باب: کسی عذر کی بنا پر رات کو کنکریاں مارنے کا جواز
- ۱۸۷..... حج و عمرہ کے لیے کیا کافی ہے
- باب: کنکریاں منی سے اکٹھی کرنی چاہئیں نہ کہ مزدلفہ سے
- ۱۸۷..... بیری کاٹنے کا گناہ

۱۸۸	ری کے بعد رکنا نہیں ہے	۱۹۴	کے ذریعے انعام و فضل کرنا
۱۸۸	ہر طواف میں حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا	۱۹۴	باب: بیت اللہ کی توسیع اور اس کے لیے دوسرا دروازہ
۱۸۸	آٹھ ذوالحجہ سے ایک دن پہلے خطبہ ارشاد فرمانا	۱۹۴	کھولنے کا بیان
۱۸۹	باب: ایک تبلیہ جسے اکثر لوگ چھوڑ چکے ہیں		حدود معاملات احکام
۱۸۹	زمزم کا پانی اٹھا کے لے جانا	۱۹۷	لوگوں کا بھانجا انہی میں سے ہے
۱۸۹	ضرورت کی وجہ سے چہرہ ڈھانپنا		فواحش سے اجتناب کرنا جو ارتکاب کر بیٹھے پھر اللہ اس
۱۸۹	بیت اللہ کی کثرت سے زیارت کرنے کا بیان	۱۹۸	کی پردہ پوشی کرے۔ تو اس کو چھپانا چاہیے
	باب: دوران طواف التزام سے چپٹنے کی مشروعیت کا	۱۹۸	کمزور زانی کی سزا
۱۹۰	بیان	۱۹۹	مریض کو صحت یاب ہونے پر ہی حد لگے گی
۱۹۰	تشریق کے تمام دن ذبح کے ہیں	۲۰۰	راستہ کی چوڑائی سات ہاتھ ہے
۱۹۰	مکہ کی گلیاں اور راستے قربانی کی جگہیں ہیں	۲۰۰	غلام کے لیے دوا جر ہیں
۱۹۰	ایک جگہ سے دوسری جگہ قربانی کا گوشت منتقل کرنا	۲۰۱	بچہ کب وارث بنے گا؟
۱۹۱	موذی جانور پر لعنت کرنے کا جواز	۲۰۱	قتل کرانے کی وجہ سے ابلیس کا خوش ہونا
۱۹۱	عمورتوں میں صرف بال کٹانا ہے	۲۰۲	دونوں جھگڑنے والوں کی کلام کو سننا
۱۹۱	باب: تبلیہ اور تکبیر کہنے کی فضیلت	۲۰۲	عدل کرنے کی اہمیت
۱۹۲	باب	۲۰۳	لوٹڈی کو کوڑے مارنا جب وہ زنا کرے
۱۹۲	باب: وادی محصب میں رات گزارنا مسنون ہے	۲۰۳	باب: شرابی کی چوتھی مرتبہ حد اسے تعزیراً قتل کرنا ہے
	باب: طواف اور اس کے بعد دو رکعتیں ادا کرنے کی	۲۰۳	شفعہ کب ہوگا؟
	فضیلت	۲۰۴	جس نے لوگوں پر سختی کی اس پر سختی کی جائے گی
۱۹۳	حرم کی پیری کاٹنے کا گناہ		قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کس کو ہو
۱۹۳	عورت محرم کے بغیر حج نہ کرے	۲۰۴	گا؟
۱۹۳	ایام التشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت کا بیان		ابی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر کا قصہ اور
۱۹۳	صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا	۲۰۵	اس کے دروس و عبرت کا بیان
	باب: نبی ﷺ کا اپنے گھر والوں کو حج کے ساتھ عمرہ کرنے	۲۰۵	صاحب حیثیت لوگوں کی غلطیاں معاف کرنا
۱۹۴	کا حکم	۲۰۶	تمہارے بہترین لوگ کون ہیں؟
	باب: عرفہ و مزدلفہ میں حاجیوں پر اللہ تعالیٰ کا مغفرت		

۲۲۱..... کوڑے رجم اور جلاوطنی کی سزا کا بیان	۲۰۷..... بہترین گواہ کون ہیں؟
۲۲۱..... خودکشی کی حرمت کا بیان	۲۰۷..... عاریتاً لی ہوئی چیز کے احکام
۲۲۲..... حدود قائم کرنے کی فضیلت	۲۰۷..... اس شخص کی مذمت کہ جو زمی کے حقوق ادا نہ کرے
۲۲۲..... کنواں کے احاطہ کا بیان	۲۰۸..... جرم کی سزا خود ہی برداشت کرنا ہوگی
۲۲۲..... جائز کھیل کا بیان	۲۰۸..... سب سے بڑا سود
۲۲۳..... شراب تمام گناہوں کی جڑ ہے	۲۰۹..... کعبہ میں جرم کرنا کسی کے لیے بھی حلال نہیں
۲۲۳..... باب	۲۱۰..... شراب، جوا اور آلات موسیقی کی حرمت کا بیان
۲۲۳..... زیادتی کرنے والے کو تین مرتبہ اللہ کا خوف دلانا	۲۱۰..... قرض لینا کا استحباب
۲۲۳..... دھوکے کی مذمت	۲۱۱..... کسی مجرم کو آگ سے بطور سزا جلانا حرام ہے
۲۲۵..... شراب کی اقسام	۲۱۱..... دن کو باغ کی حفاظت کرنا مالکوں پر ہے
۲۲۵..... زنا کو کیسے پہچانا جائے گا اور اس کی حد	۲۱۲..... مشرکوں سے کیے گئے وعدے پورے کرنے کا حکم
۲۲۶..... عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کی جائے گی	۲۱۲..... مکہ کی حرمت کا بیان
۲۲۶..... باب	۲۱۳..... ظالم کو ظلم سے روکنے کے وجوب کا بیان
قسم کو پورا کرنا ہاں اگر کوئی اور چیز اس سے بہتر ہو تو	۲۱۳..... وٹنا حلال نہیں ہے
۲۲۷..... وہی کرے	۲۱۳..... بدعت کی مذمت
۲۲۷..... رسول اللہ کی اکثر دعاء یہ ہوا کرتی تھی	۲۱۴..... روزے دار کے بیوی کا بوسہ لینے کا بیان
۲۲۸..... نبی کی قسم کے الفاظ	۲۱۵..... اپنے بھائی کے حق کو زیادتی کے ساتھ لینے کا گناہ
۲۲۸..... خیر و شر کے کچھ امور کا ذکر	۲۱۶..... باب:
۲۲۹..... امانت کی حفاظت کا بیان	۲۱۶..... آگ کے عذاب کی حرمت
جب دو عدتیں جمع ہو جائیں تو کون سی عدت شمار کی جائے گی	۲۱۷..... اہل کتاب کا کھانا بغیر اجازت کھانا حرام ہے
۲۲۹..... کوڑے سے ایک بار مارنا ہی سانپ کے لیے کافی ہے	۲۱۸..... ظلم کی مذمت
۲۳۰..... ہر نشہ آور چیز شراب ہے	مہمان کے اپنی مہمانی کے بقدر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے
۲۳۰..... یہود و نصاریٰ کو جزیرے عرب سے نکالنے کا بیان	۲۱۸..... باب: حدود گناہوں کا کفارہ ہیں
۲۳۱..... کچھ ناموں سے روکنے کا بیان	۲۱۹..... وفات کی عدت گزارنے والی عورت تین دن بانداز
باب: ہمسائے کے ساتھ زیادتی کا گناہ کئی گنا ہو جاتا	۲۲۰..... سرکشی گفتگو کرے

۲۳۱	ہے	جو غلام غیر آقاؤں کی طرف اپنی نسبت کرے اس کا
۲۳۲	اجنبی عورت کو چھونے کا گناہ	گناہ
۲۳۲	زانی کی توبہ کی فضیلت	مشرکین کے ساتھ رہائش رکھنے کی ممانعت
۲۳۳	گناہوں کو چھپانے کا استجاب	مقابلے کے دن گھوڑا دوڑانے کے لیے شور مچانے کی
۲۳۳	دماغی چوٹ کا قصاص نہیں ہے	مذمت
۲۳۳	باب: سلام و دیگر امور میں کفار کی مشابہت کی	جرم کرنے والے کی سفارش کا گناہ
۲۳۴	ممانعت	جھوٹی تاکید والی قسم کا گناہ
۲۳۴	اللہ تعالیٰ کا کچھ چیزوں کے بیان سے خاموشی عفو ہے	گناہ والی قسم کو پورا کرنا نہیں ہے
۲۳۵	جس چیز کا انکار تیرا دل کرے وہ حرام ہے	روز قیامت ظالم سے ظلم کا بدلہ لیا جائے گا
۲۳۵	دور جاہلیت کے معاہدوں کو پورا کرنے کا حکم	حلیف سے عہد شکنی کی حرمت کا بیان
۲۳۶	ہر حاکم کے دور از دار ہیں	قرض ادا کرنے کی نیت کی فضیلت کا بیان
۲۳۶	باب: برائی سے روکنے اور اس پر خاموش رہنے والے	باغ سے کھالینے کی رخصت
۲۳۶	کی مثال	ظالم کو اس کے ظلم کے بقدر سزا دینے کی رخصت
۲۳۷	اللہ کی دلیل کی تعظیم کرنا	بیع معاہدہ کی ممانعت
۲۳۷	نجر زمین کو آباد کرنے کا بیان	باب
۲۳۸	ظلم کے ساتھ کسی کی زمین لینے کی سزا	حجی نیت کی فضیلت
۲۳۸	غیر باپ کی طرف منسوب ہونے والے کی مذمت	زنا کا بچہ تین لوگوں کا شر ہے
۲۳۸	امانت کے تلف ہو جانے پر کوئی ضمان نہیں ہے	باب
۲۳۹	باب	باب
۲۳۹	حد کا قائم ہو جانا گناہ کے لیے کفارہ ہے	بیٹا باپ کی کمائی ہے
۲۴۰	ظلم پر کسی کی مدد کرنا اللہ کی ناراضگی ہے	عاریتاً ہوئی چیز ادا کی جائے گی
۲۴۰	عمری اور قحی کا بیان	کوئی دوسرے کے جرم کی سزا نہیں پائے گا
۲۴۰	امیر کی اطاعت معروف کاموں میں ہے	دودھ پلانے کا بیان
۲۴۱	جس نے اپنا معاہدہ توڑا اس کا گناہ	مسلم غلام کو مارنے کی ممانعت
۲۴۲	بیٹے کی نفی کرنے کا گناہ	جانوروں کو مشلہ کرنے کی ممانعت
۲۴۲	جن کا کوئی ذمہ نہیں ان کا بیان	نہ نقصان پہنچانا ہے اور نہ ہی اٹھانا ہے

- ۲۶۸ بدترین حاکم ظالم ہوتے ہیں۔
- ۲۶۸ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی دلیل۔
- ۲۶۹ جو عدل نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت۔
- ۲۶۹ دین کی اقامت امارت کا باعث ہے۔
- ۲۷۱ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت اور زہد کا بیان۔
- ۲۷۲ متعدی بیماری کا ثبوت۔
- ۲۷۲ کیا عہدے کے خواہش مند کو عہدہ دیا جائے گا؟
- ۲۷۳ خیانت کا گناہ۔
- ۲۷۳ امارت کی حرص شرمندگی کا باعث ہے۔
- ۲۷۴ غیب کی بعض خبریں۔
- ۲۷۴ غزوہ خیبر اور علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔
- باب: خلافت قریش میں ہوگی جب تک وہ اللہ کے مطیع رہیں گے۔
- ۲۷۵ امیر کی اطاعت کے سلسلہ میں رسول کی وصیت۔
- ۲۷۷ نبوت خلافت اور بادشاہت رحمت ہے۔
- ۲۷۷ رسول کی بیماری کا بیان۔
- ۲۷۸ بادشاہ کا دروازہ دشوار گزار اور رسوائی ہے۔
- ۲۷۹ دھوکہ باز حکمران کی سزا کا بیان۔
- امیر کی اطاعت واجب ہے جب تک صریح کفر نہ کرے۔
- ۲۷۹ بیعت عقبہ کا واقعہ۔
- ۲۸۰ اچھے کاموں کے کرنے اور برے کاموں سے بچنے پر بیعت لینا۔
- ۲۸۱ نبی کی سیاسی اور خلافت والے امور کی خبر دینا۔
- ۲۸۳ سیدنا عثمان کی فضیلت اور اس کی بیعت حق ہے۔
- ۲۸۴ تین افراد جنت میں نہیں جائیں گے۔
- ۲۵۵ نہ کرنے اور گانے (موسیقی) کی ممانعت۔
- ۲۵۵ مولود کب وارث بنے گا۔
- ۲۵۵ قتل کرنے کی ممانعت۔
- ۲۵۶ کلمہ حق کو چھوڑنے سے ڈرنا چاہیے۔
- ۲۵۶ دکا نکاح اس جیسی کے ساتھ ہونا چاہیے۔
- ۲۵۷ شراب اور اس کی خرید و فروخت کی ممانعت۔
- ۲۵۷ ادائے امانت کی اہمیت۔
- ۲۵۸ قتل کا گناہ۔
- خلافت، بیعت، اطاعت اور امارت کا بیان
- ۲۶۰ فہم اور امانت کا بیان۔
- ۲۶۲ گمراہ کن حکمرانوں کا بیان۔
- مسلمانوں کی حکومت میں اختلاف ڈالنے والے کو قتل کرنا۔
- ۲۶۲ امارت کی اہمیت۔
- ۲۶۲ امیر کی اطاعت فرض ہے۔
- ۲۶۳ رسول کی اطاعت فرض ہے۔
- ۲۶۳ رسول اللہ کا شریر حکمرانوں کے بارے میں آگاہ کرنا۔
- ۲۶۴ امت کو نقصان پہنچانے اور سنت کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے حکمرانوں کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعاء۔
- ۲۶۵ ہر نگران سے (اس کی زیر نگرانی) افراد سے متعلق پوچھا جائے گا۔
- ۲۶۵ بھلائی اور برائی کے مصاحب۔
- ۲۶۶ زید اور اسامہ کی فضیلت۔
- ۲۶۷ امارت کی حقیقت کیا ہے۔

۲۸۳	تین افراد کی دعا رد نہیں کی جاتی	۲۸۳	برائی کی سزا کا بیان
۲۸۴	تین افراد سے اللہ کلام نہیں کرے گا	۲۸۴	جماعت سے الگ ہونے کا گناہ
۲۸۵	جو کم ناپتا ہے اس کے لیے تباہی ہے	۲۸۵	عصیت اور بغیر سوچے سمجھے لڑنے کا گناہ
۲۸۶	بہترین حکمران کون ہیں؟	۲۸۶	نیک وزیر کی اہمیت
۲۸۷	نبوت کی خلافت کا بیان	۲۸۷	(اور وہی بہترین رفیق ہیں) آیت کا شان نزول
۲۸۷	بیعت کے وقت شرط لگانا	۲۸۷	بھلائی کے ساتھ ان (صحابہ) کی پیروی کرنے والے
۲۸۸	آپ کا بری خلافت کے متعلق خبر دینا	۲۸۸	اس قول کی اصل بنیاد کا بیان
۲۸۹	حکمران کی اطاعت لازم ہے۔ جب تک (رب کی)	۲۸۹	اللہ کی نافرمانی کرنے میں کسی کی اطاعت نہیں ہے
۲۸۹	نافرمانی کا حکم نہ دے	۲۸۹	بیت المال میں خلیفہ کے حق کا بیان
۲۸۹	حکمران کی غلطی کا وبال اسی پر ہے	۲۸۹	قریش کے بارہ خلیفوں کا بیان
۲۸۹	گمراہ کن حکمرانوں کا بیان	۲۸۹	باب
۲۹۰	اسلام میں فرتے اور جماعتیں نہیں ہیں صرف ایک	۲۹۰	خلیفہ چلو بھر مال تقسیم کرے گا
۲۹۰	جماعت اور ایک خلیفہ ہے	۲۹۰	زکوٰۃ، سخاوت، صدقہ، ہبہ
۲۹۲	بیعت لیتے وقت عورتوں سے مصافحہ نہ کرنا	۲۹۲	باب
۲۹۲	رشتہ دار اور غیر رشتہ دار پر حد قائم کرنا ضروری ہے	۲۹۲	صدقہ فطر کا بیان
۲۹۳	رات کو گفتگو کرنے کی رخصت کا بیان	۲۹۳	جب مال بغیر سوال کے مل جائے تو قبول کرے
۲۹۳	سیدنا عثمان اور جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر	۲۹۳	پہلے مال کو اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا
۲۹۳	ہے	۲۹۳	اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے
۲۹۳	باب: قیامت کے دن عدا کی رسوائی و بدنامی کا بیان	۲۹۳	بغیر سوال کے مال کا ملنا اللہ کا رزق ہے
۲۹۳	غلط حکمرانوں کے ساتھ تعاون نہ کرنا	۲۹۳	عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کر لے
۲۹۵	غیر کے طریقہ کو اپنانا بدترین کام ہے	۲۹۵	لوگوں سے بے نیاز ہونے کی اہمیت
۲۹۵	حکمرانی سے ڈرنے کا بیان	۲۹۵	کون سا صدقہ افضل ہے
۲۹۵	حکمران کا دروازے کو ضرورت مندوں سے بند کر لینا	۲۹۵	دودھ دینے والے جانور کا عطیہ سب سے افضل ہے
۲۹۶	بہتر نہیں ہے	۲۹۶	خیر کے کاموں میں ہاتھوں کا پھیلا نا
۲۹۶	امیر پر سختی کا بیان	۲۹۶	تالیف قلبی کے لیے مال دینا
۲۹۷	دھوکے باز حکمران پر جنت حرام ہے	۲۹۷	

- ۳۲۶..... صدقہ جلدی کرنے کی ترغیب
- ۳۲۷..... چار چیزوں میں زکاۃ ہے
- ۳۲۷..... دنیا کے مقابلہ میں آخرت کے کاموں کی ترغیب دلانا
- ۳۲۸..... زیادہ کنجوسی اور سخت بزدلی بدترین صفات ہیں
- ۳۲۸..... پوشیدہ صدقہ کرنے کی فضیلت
- ۳۲۹..... ہر عضو پر صدقہ ہے
- ۳۲۹..... زکاۃ صرف مومنوں پر واجب ہے
- (اونٹنی یا بکری کے) پہلے بچے کو اللہ کی راہ میں ذبح کرنے کی ترغیب
- ۳۳۰..... عید الفطر اور اصحیٰ کے دن صدقہ کرنے کی ترغیب دینا
- ۳۳۱..... صدقہ کی اقسام
- ۳۳۱..... گھوڑے اور غلام پر صرف صدقہ الفطر ہے
- ۳۳۱..... زکاۃ کی وضاحت کا بیان
- ۳۳۲..... صدقہ کی کچھ اقسام
- ۳۳۳..... جس کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی وہ خزانہ نہیں ہے
- تھوڑا مال زیادہ غافل کر دینے والے مال سے بہتر ہے
- ۳۳۳..... بھوک کی وجہ سے باغ سے کچھ کھالینے کی اجازت کا بیان
- ۳۳۳..... اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرنے کی فضیلت
- فرشتہ کی خرچ کرنے والے کے لیے دعا اور نہ کرنے والے کے لیے بددعا
- ۳۳۵..... ابوبکرؓ کا مال دین کے لیے سب سے زیادہ نفع مند ہے
- ۳۳۶..... شیطان پر صدقہ کے سخت ہونے کا بیان
- ۳۳۶..... زکوٰۃ زیادہ لینا ظلم ہے
- ۳۳۷..... اللہ کی پناہ مانگنے کی اہمیت
- ۳۱۱..... دنیا کی وسعت اور آخرت کی کامیابی کا بیان
- ۳۱۳..... بچے ہوئے مال کو عطیہ کرنا بہتر ہے
- قرض حسنہ کی فضیلت اور یہ کہ وہ اجر میں نصف رقم کے صدقہ کرنے کے برابر ہے
- ۳۱۳..... قرض دینا بھی صدقہ ہے
- خرچ کرنے میں ایک انسان کو اجزا دیا جاتا ہے۔ مکان کی تعمیر کے علاوہ
- ۳۱۴..... قبروں کی گرمی کو صدقہ کا ٹھنڈا کرنا
- ۳۱۵..... اہل بیت اور ان کے موال (آزاد کردہ غلام) پر صدقہ حرام ہے
- ۳۱۶..... عطیہ واپس لینے کی حرمت
- ۳۱۶..... بوجھ کے مطابق مددگار آتا ہے
- ۳۱۶..... کمزوری کی فضیلت کا بیان
- ۳۱۷..... زکاۃ کی ادائیگی اسلام کی تکمیل میں سے ہے
- ۳۱۸..... مشرکین کے تحائف کا بیان
- ۳۱۹..... خرچ کرنے کی ترغیب کا بیان
- ۳۲۰..... انسان کے جوڑوں اور ان کے ذمہ صدقات کا بیان
- ۳۲۰..... تالیف قلبی کے لیے مال دینا
- ۳۲۱..... مشرکین کے تحائف واپس لوٹانا
- ۳۲۲..... غلام آزاد کرنے کی فضیلت
- ۳۲۲..... افضل اعمال میں سے کچھ کا بیان
- ۳۲۳..... عمدہ ترین مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنا
- ۳۲۴..... جانوروں کی زکاۃ مسلمانوں سے گھاٹ پر لی جائے
- ۳۲۴..... مختلف دین والوں پر صدقہ کرنا
- ۳۲۵..... زیادہ صدقہ کرنے کی ترغیب
- ۳۲۵..... قیراط کے وزن کی وضاحت

اچھے نام

- ۳۵۱..... بیوی کے حقوق
- ۳۵۲..... عورتوں سے غیر فطرتی جماع کرنا حرام ہے
- ۳۵۲..... باب
- ۳۵۲..... اللہ کے نزدیک پسندیدہ نام
- ۳۵۳..... رات کی ابتدائی تاریکی جانے تک بچوں کو روکے رکھنا
- اچھے اخلاق اور دین والوں کے علاوہ شادی کرنا فتنہ
- ۳۵۳..... ہے
- ۳۵۴..... سمجھداری کے کاموں میں سے جماع کرنا بھی ہے
- جب شوہر ضرورت کے لیے بلائے تو عورت کو آنا
- ۳۵۴..... چاہیے
- ۳۵۵..... عورت سے شادی کرنے کے لیے اجازت لی جائے گی
- ۳۵۵..... بچے کا کسی بھی مرد کے مشابہ ہو جانا
- عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس کو متغنی کا پیغام
- ۳۵۵..... بھیجا گیا ہے
- ۳۵۶..... بیوی اور خزانچی کو بھی صدقہ کا اجر ملتا ہے
- ۳۵۶..... شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنے کی رخصت
- کنواری لڑکی کے پاس شادی کے بعد سات دن تک
- ۳۵۷..... رہنا
- ۳۵۷..... شادی کرنے کے ساتھ دین کے مکمل ہو جانے کا بیان
- ۳۵۷..... متغنی کا پیغام بھیجی لڑکی دیکھنے میں کوئی حرج نہیں
- ۳۵۸..... متغنی کا پیغام بھیجی گئی لڑکی کو دیکھنے کی ترغیب
- ۳۵۸..... ہر حال میں مرد کی اطاعت عورت پر فرض ہے
- ۳۵۸..... مرد کا عورت کو پانی پلانا بھی صدقہ ہے
- غروب آفتاب کے بعد بچوں کو باہر نکلنے سے روکنے کا

- ۳۳۷..... تنگ دست کو قرض میں مہلت دینے کی فضیلت
- ۳۳۸..... اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرنے کی فضیلت
- ۳۳۹..... جو چیز بغیر سوال کیے تجھ کو مل جائے اس کو قبول کر لے
- ۳۳۹..... انسان کا حسن خاتمہ باعث خوشخبری ہے
- ۳۴۰..... زائد پانی اور دوسری زائد چیزوں سے روکنا جرم ہے
- ۳۴۱..... پانی کے صدقہ کرنے کی اہمیت
- ۳۴۱..... آدی کا اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے
- ۳۴۱..... زیادہ مال دار بخیلوں کے لیے تباہی ہے
- چالیس درہم ہونے کے باوجود سوال کرنے والا ہی
- ۳۴۲..... محلف (چٹ کر سوال کرنے والا) ہے
- ۳۴۳..... بیش قیمت آداب
- ۳۴۳..... مسکینوں کو وہ کھانا جو تم خود کھاتے ہو
- ۳۴۳..... زائد چیز سے روکنے کا گناہ
- ۳۴۵..... سوال کرنے کی مذمت
- ۳۴۵..... ادب کے لیے مارنے کا جواز
- ۳۴۶..... لفظ کو تین مرتبہ سمجھانے کے لیے دھرانا
- ۳۴۷..... اپنی جان اور لوگوں پر سخاوت کرنے کا بیان
- نبی کریم ﷺ کا زیورات کی زکاة لینے اور اسے تقسیم
- ۳۴۷..... کرنے کا بیان
- ۳۴۸..... نافرمانیاں قحط، ظلم و جور وغیرہ مصائب کا سبب بنتی ہیں
- ۳۴۹..... باب
- ۳۴۹..... موت سے پہلے صدقہ کرنے کا بیان
- ۳۵۰..... تمہارا خزانہ منجے سانپ کی شکل دھارے گا
- شادی، بیویوں کے مابین انصاف، اولاد کی
- تربیت، ان کے درمیان انصاف اور ان کے

۳۶۹.....	عورتوں کے متعلق خیر کی نصیحت کا بیان	۳۵۹.....	بیان
۳۷۰.....	عورتوں کا کپڑوں اور زیورات میں تکلف ہلاکت ہے	۳۵۹.....	باب
۳۷۱.....	اولاد اللہ کی طرف سے تحفہ ہے	۳۵۹.....	شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ جائز نہیں
۳۷۱.....	ایلاء کے جائز ہونے کا بیان	۳۶۰.....	نیک بیوی اور کشادہ مکان کا بیان
۳۷۱.....	ناپسندیدہ ناموں سے روکنے کا بیان	۳۶۰.....	نیک بیوی نیکی بختی والے امور میں سے ہے
۳۷۱.....	اولاد کے ساتھ عدل والدین کے ساتھ نیکی کا سبب	۳۶۰.....	کنواری لڑکی کی اجازت کیسے ہے
۳۷۲.....	ہے	۳۶۰.....	خالہ ماں کے قائم مقام ہے
۳۷۲.....	بٹی کے دین کی حفاظت کے لیے فیصلہ کرنا	۳۶۱.....	بڑے ڈھول کے ساتھ نکاح کی تشہیر کا جواز
۳۷۳.....	میڈاپن عورت کی تخلیق میں ہے	۳۶۲.....	عورت کے نکاح کے لیے راضی ہونے کی نشانی
۳۷۴.....	ہر وہ شرط جو اللہ کی کتاب کے خلاف ہے وہ باطل ہے	۳۶۲.....	عزل کی ناپسندیدگی کا بیان
۳۷۴.....	دو عورتوں کے اکٹھا ہو جانے کا بیان	۳۶۳.....	بچوں میں عدل کرنے کی ترغیب کا بیان
۳۷۴.....	پیغام نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے استحباب کا	۳۶۳.....	فوت شدہ بچے کا جنت کے دروازے پر اپنے والدین کا استقبال کرنا
۳۷۵.....	بیان	۳۶۴.....	جنتی افراد کا بیان
۳۷۵.....	شوہر ہی بیوی کی جنت اور دوزخ ہے	۳۶۴.....	کسی شخص کا عورت اور مرد کے درمیان (صلح کے لیے) مداخلت کرنا
۳۷۶.....	عورتیں مردوں کی طرح ہیں	۳۶۴.....	بوسہ لینے میں عدل کرنا
۳۷۶.....	مطلقہ عورت کے لیے مکان و نفقہ نہیں ہے	۳۶۵.....	عورت کو زیادہ مارنے کی کراہت کا بیان
۳۷۷.....	مریم کو ہارون کی بہن کیوں کہا؟	۳۶۵.....	بچوں میں عدل کی اہمیت کا بیان
۳۷۷.....	عورت اور یتیم کے حقوق کے متعلق ڈرانا	۳۶۶.....	کون سی عورتیں سب سے بہتر ہیں
۳۷۸.....	آپ کا اپنی بیویوں کو اختیار دینا	۳۶۶.....	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی دنیا اور آخرت کی بیوی ہے
۳۷۸.....	عورتیں کفر کیسے کرتی ہیں؟	۳۶۷.....	بیٹے کا مال باپ کا ہے جب وہ ضرورت مند ہو جائے
۳۷۹.....	بیوہ اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے	۳۶۸.....	میاں بیوی کی جدائی پر ابلیس کا خوش ہونا
۳۸۰.....	ناپسندیدہ ناموں کو تبدیل کرنے کا بیان	۳۶۸.....	طلاق بڑے گناہوں میں سے ایک ہے
۳۸۰.....	نکاح کے لیے عمدہ ترین عورتوں کا انتخاب کرنا	۳۶۹.....	مومن کا حرام کام کو کرنا۔ اللہ کی غیرت ہے
۳۸۱.....	خاندانی منصوبہ بندی کی کراہت اور رہبانیت کی ممانعت		
۳۸۱.....	کا بیان		
۳۸۱.....	رسول اللہ ﷺ کا اپنی زوجہ محترمہ سے دوڑ میں مقابلہ		

۳۹۱..... ناموں کے تبدیل کرنے کا بیان	۳۸۱..... کرنا
نکاح امور محبت میں سب سے زیادہ محبت والا امر	عورت سے نکاح اس کے دین کی وجہ سے کامیابی
۳۹۱..... ہے	۳۸۲..... ہے
۳۹۲..... شوہر کے حق ادا کرنے کی تاکید	۳۸۲..... جن کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں
جن چیزوں کا مالک نہیں ان میں طلاق اور آزادی کا	۳۸۳..... کنواری لڑکی کی اجازت کیسے ہے؟
۳۹۲..... اختیار نہیں ہے	بیوی کی سہیلیوں کی تکریم کرنا بھی اچھے ایمان کی دلیل
۳۹۳..... زنا کی اولاد پر والدین کے گناہ کا کوئی وزن نہیں ہے	۳۸۳..... ہے
۳۹۳..... عورت اپنے شوہر کی اجازت سے ہی خرچ کرے گی	تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو بیوی بچوں کے ساتھ اچھے
۳۹۳..... لڑکے یا والد کا مال کو جمع کرنا عصبہ کے لیے ہے	۳۸۴..... ہیں
۳۹۴..... مرد کا اپنی بیوی کو دینا بھی صدقہ ہے	۳۸۴..... بہترین ناموں کا بیان
جس عورت کے تین بچے فوت ہوئے وہ جنت میں داخل	۳۸۴..... بہترین عورتوں کا بیان
۳۹۴..... ہوگی	۳۸۵..... کون سا نکاح بہتر ہے؟
۳۹۵..... شیطان کا بچوں کو چھونا	۳۸۵..... اپنے ساتھی کا مرنے کے بعد بھی ذکر خیر کرنا
۳۹۵..... بچوں کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت	عورتوں کی غیرت اور ان کے مابین رسول اللہ ﷺ کا
۳۹۵..... جس کے تین بچے فوت ہوئے اس کی فضیلت	۳۸۶..... عدل کرنا
۳۹۶..... باب	۳۸۶..... نکاح کے لیے کنواری لڑکیوں کو اہمیت دینا
۳۹۷..... بچوں کی وجہ سے مشکل جہنم سے بچاؤ ہے	۳۸۷..... غیر اللہ کے لیے سجدہ کرنا حرام ہے
۳۹۷..... غیر فطری جماع کرنے کا گناہ	۳۸۸..... ناپسندیدہ ناموں کو تبدیل کرنے کا جواز
۳۹۸..... سوال کرنے سے رکنے اور بچنے کی فضیلت	شادی کے لیے نکاح پڑھانے والے کا عورت سے
حلال چیز کو استعمال کرنا تمہارے افضل اعمال میں	۳۸۸..... پوچھنا
۳۹۸..... سے ہے	۳۸۹..... نبیؐ نے ناپسندیدہ نام تبدیل کیے
۳۹۹..... بھڑکانے کا گناہ	۳۹۰..... بچوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا خوش طبعی کرنا
۳۹۹..... یتیم کو غمی کرنے کی فضیلت	۳۹۰..... باب
۳۹۹..... بہنوں بیٹیوں کی پرورش کرنے کی فضیلت	۳۹۰..... عیدین کے لیے عورتوں کو نکالنا
۴۰۰..... بچوں کی پرورش کرنے کی فضیلت	۳۹۱..... نبی ﷺ کا برے وقت ناموں کو تبدیل کرنے کا بیان
بچوں کی تربیت اور ان سے اچھا سلوک کرنے کی	۳۹۱..... شفقت کی وجہ سے نام میں معمولی تبدیلی کا جواز

۲۱۰..... رخصت	۲۰۰..... فضیلت
۲۱۰..... عورت اپنے شوہر کی اجازت سے ہی خرچ کرے گی	۲۰۱..... بچیوں کی پرورش کی فضیلت
۲۱۱..... عورت کے شکر نہ کرنے کی مذمت	۲۰۲..... کچھ اعمال کی فضیلت کا بیان
..... دو شیزہ سے شادی کی ترغیب الایہ کہ چھوٹی بچیوں کی	۲۰۲..... دولعان کرنے والے کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے
۲۱۱..... پرورش کی مصلحت ہو	۲۰۳..... خلع لینے کی کراہت کا بیان
۲۱۲..... عورت کا کھیل کود دیکھنے کا جواز عورت جب تک شادی نہ کرے بچے کی زیادہ حق دار
۲۱۲..... اسلام میں رہبانیت نہیں ہے	۲۰۳..... ہے
۲۱۳..... حقیقہ کا بیان	۲۰۴..... عورت چھپانے کی چیز ہے
..... یہ باب جہاد، سفر، لڑائی اور جانوروں کے ساتھ	۲۰۴..... عورت اپنے آخری شوہر کے ساتھ ہوگی آخرت میں
..... نرمی کرنے کے بارے میں ہے	۲۰۴..... عورت سے کلام کرنے میں احتیاط کرنا
۲۱۴..... کمزور لوگوں کی فضیلت	۲۰۵..... نکاح متعہ کا ہمیشہ کے لیے حرام ہونے کا بیان
۲۱۴..... اہل بدر کی فضیلت	۲۰۵..... باب
۲۱۵..... مسجد میں شعر کہنے کا جواز	۲۰۵..... عورتوں سے غیر فطرتی جماع کی حرمت کا بیان
۲۱۵..... عورت کو جنگ پر لے جانے کی کراہت استطاعت ہونے کی صورت میں شادی کا حکم یا پھر
۲۱۵..... جزیرہ عرب سے مشرکوں کو نکالنے کا بیان	۲۰۵..... روزے رکھنا
۲۱۶..... رات کو سفر کرنے کا استحباب	۲۰۶..... نکاح متعہ کی حرمت کا بیان
۲۱۶..... کون سا گھوڑا بہتر ہے امہات المؤمنین کے لیے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کے
..... جب کوئی شخص مسلمان ہو جاتا ہے تو وہ اپنی زمین کا زیادہ	۲۰۶..... بعد گھروں میں رہنے کا حکم
۲۱۷..... حق دار ہے بیوی کے ساتھ اچھی صحبت رکھنے کا وجوب
۲۱۷..... جانوروں کے ساتھ نرمی کرنا میاں بیوی کے درمیان امور آخرت میں مقابلہ بازی
۲۱۷..... اس امت کا فتنہ مال و دولت ہے	۲۰۷..... اور جہاد کی فضیلت کا بیان
۲۱۸..... امامت کی اہمیت تکلیف دینے والی بیوی اور اس پر حور عین کی بددعاء
۲۱۸..... ہلاکت والی زمین کے پاس سے جلدی گزرتا	۲۰۸..... عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے
۲۱۸..... اہل دمشق کی فضیلت کا بیان	۲۰۸..... عورت مرد کو اس کی طاقت بقدر کی تکلیف دے
۲۱۹..... جانوروں پر آسانی کرنے کا بیان	۲۱۰..... بچیوں پر زبردستی نہیں ہے
 عورت کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولنے کی

۴۳۵	خاص علامت پہچان کے لیے مقرر کرنا	۴۱۹	تیر اندازی کی فضیلت
۴۳۵	اپنے نفس سے جہاد کرنا افضل جہاد ہے	۴۱۹	تعلیمات نبوی ﷺ میں طویل سفر کے لیے روانگی کی کیفیت
۴۳۵	مشرک سے مدد طلب نہ کرنا	۴۱۹	کا بیان
۴۳۵	اعزازی شہداء کا بیان	۴۱۹	تیز چلنے کے ساتھ مدد طلب کرو
۴۳۶	مباح نذر پوری کرنا واجب ہے	۴۲۰	چوکیداری کرنے کی فضیلت کا بیان
۴۳۷	مومن کا شیطان کو تھکا دینا	۴۲۱	باب: رخصت کرتے وقت کے آداب نبوی ﷺ
۴۳۷	زبان کا جہاد	۴۲۱	الوداع کرنے کی دعا
۴۳۷	ہجرت اور جہاد کے باقی رہنے کا بیان	۴۲۲	جس کو رسول قتل کریں وہ لعنتی ہے
۴۳۸	جو اللہ کی راہ میں نکلے اس کی ضمانت کا بیان	۴۲۲	نہین کے مسائل کا بیان
۴۳۸	قوم کی ناحق مدد کرنے والے کی مثال	۴۲۲	افضل ترین جہاد
۴۳۹	گھوڑوں کے متعلق ڈانٹنے کا بیان	۴۲۳	کلمہ حق کہنے کا بیان
۴۳۹	عہد کو پورا کرنے کی شدت کا بیان	۴۲۳	افضل جہاد کی ایک اور قسم
۴۴۰	خیر کے کاموں کے متعلق رسول کی وصیت کا بیان	۴۲۳	جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کا بیان
۴۴۰	قرض کے علاوہ شہید کو معاف کر دیا جاتا ہے	۴۲۴	جہاد کے برابر کوئی عمل نہیں ہے
۴۴۰	سفر میں روزہ رکھنے کی رخصت کا بیان	۴۲۵	چوکیداری کی فضیلت
۴۴۰	ضرورت کے بغیر جانور کو تکلیف نہ دی جائے	۴۲۵	میری امت کے کچھ افراد کو زنجیروں میں جھکڑ کر داخل کیا جائے گا
۴۴۱	باب	۴۲۵	نبی کریم ﷺ کی نبوت کی ایک نشانی
۴۴۲	پیاسے جانور کو پانی پلانے کی فضیلت	۴۲۶	سونے کی دعا
۴۴۳	مسلمانوں کی فتوحات کا بیان	۴۲۶	جہاد کے متعلق طریقہ نبوی ﷺ اور صحابہ کرام کی اس کی پیروی کرنا اور اس میں جان دینے کے لیے ہمہ وقت تیار رہنا
۴۴۳	تین دعائیں مقبول ہیں	۴۲۶	اکٹھا کر کے کھانا
۴۴۳	تین قسم کے آدمیوں سے اللہ محبت کرتا ہے	۴۳۲	جو اللہ کی راہ میں نکلے اس کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہے
۴۴۴	اکیلے سفر سے ممانعت کا سبب	۴۳۳	جس چیز کا قیامت کے دن سب سے پہلے فیصلہ ہوگا
۴۴۴	فتنوں کے دور میں بہترین آدمی کا بیان	۴۳۴	ہجرت حبشہ کا بیان
۴۴۵	مقام و مرتبہ کے اعتبار سے بہترین شخص		
۴۴۵	اللہ کی راہ میں سپردہ دینے کی فضیلت		
۴۴۵	ایک مسافر شیطان ہوتا ہے		

- ۴۴۵ سفر صحت مندی ہے
- ۴۴۶ آدمی سے زیادہ سمجھ دار عورت کا بیان
- ۴۴۷ امیر کے پاس مال غنیمت رکھ دینا
- ۴۴۷ بلی کا روکنا عذاب کا سبب ہے
- ۴۴۷ جنت کے محلات کا بیان
- ۴۴۸ روزہ۔ ہجرت اور سجدہ کی فضیلت
- ۴۴۸ باب: جہاد کرنے کا حکم
- ۴۴۸ رات کو سفر اختیار کیا کرو
- ۴۴۹ تیر اندازی بہترین کھیل ہے
- ۴۴۹ باب
- ۴۴۹ عمل کرنے سے پہلے اسلام قبول کرنا
- ۴۴۹ کہانت کا گناہ
- ۴۴۹ ولا تلقوا کی تفسیر
- ۴۵۰ جنگ کی دو قسمیں ہیں
- ۴۵۱ عورت اور غلام کے قتل کرنے سے بچنا
- ۴۵۱ صبح کی نماز کے بعد تھوڑا سا چلنا
- ۴۵۱ رسول اللہ کی انگلی کے زخم کا بیان
- ۴۵۲ رسول کے جھنڈے کے رنگ کا بیان
- ۴۵۲ زوالِ شمس کے وقت دشمن سے مقابلہ کرنے کا استحباب
- ۴۵۲ قوم کے جھنڈے کے نیچے لڑنے کا استحباب
- ۴۵۲ باب: جمعات کو سفر کرنے کا استحباب
- ۴۵۳ جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکالنے کا بیان
- ۴۵۳ بنو قریظہ والوں کا بیان
- ۴۵۳ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- ۴۵۴ اللہ کی راہ میں تھوڑی ہی دیر بٹھرنے کی فضیلت
- ۴۵۴ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت
- ۴۵۴ لڑنے والے اور بنانے والے کے اجر کا بیان
- ۴۵۵ غنیمتیں ہمارے لیے حلال کی گئیں ہیں
- ۴۵۵ جنگ بدر کے لیے انصار کی بہادری کا بیان
- ۴۵۶ جانوروں پر ظلم سے ڈرانا
- ۴۵۶ رات کو اکیسے سفر کرنے سے ڈرانے کا بیان
- ۴۵۶ عورتوں کے جہاد میں جانے کی کراہت کا بیان
- ۴۵۷ جنگ کے لیے غلام لے جانے کا بیان
- ۴۵۷ جہاد ترک کرنا عذاب کا سبب ہے
- ۴۵۷ اللہ کی راہ میں پڑنے والے گردوغبار کی فضیلت
- ۴۵۸ جہاد اور مہمان نوازی کی فضیلت
- ۴۵۹ نبی کا خیانت کرنے سے محفوظ ہونا
- ۴۵۹ ہوازن کے قیدیوں کا بیان
- ۴۶۱ تکبر حکمت کو کم کر دیتا ہے
- ۴۶۱ مصیبتیں اور پریشانیاں گناہوں کے کفارے کا باعث
- ۴۶۱ ہیں
- ۴۶۱ شہید قتل سے کتنی تکلیف محسوس کرتا ہے؟
- ۴۶۱ جہاد کی فضیلت کا بیان
- ۴۶۲ حیرہ کے فتح کی خبر کا بیان
- ۴۶۲ گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر بندھی ہوئی ہے
- ۴۶۳ ابو بکرؓ و علیؓ کے ساتھ فرشتوں کی معیت
- ۴۶۳ جہاد کے لیے کھڑا ہونا ہی ساٹھ سال کی عبادت سے
- ۴۶۳ بہتر ہے
- ۴۶۳ جنتی کے لیے گھوڑا دینے کے اجر کا بیان
- ۴۶۳ اللہ کی راہ میں غبار آلود قدم کا اجر
- ۴۶۳ اللہ کی راہ میں لگنے والے زخم کی فضیلت
- ۴۶۳ غازی کو تیار کرنے کا اجر

جو کسی عمل کے لیے نکلا لیکن اس کو کرمہ نہ رکھا اس کے اجر کا

سیرت نبوی اور شمائل النبی ﷺ کا بیان

- ۴۷۷..... نبیؐ کی شادی عائشہؓ سے انتخاب اللہ نے کیا
- ۴۷۷..... شام میں ہرقل کے سوال ابوسفیان سے کا بیان
- ۴۸۲..... نبیؐ کی انجیل میں بیان کردہ صفات
- ۴۸۲..... ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں
- ۴۸۳..... کھانے اور پینے کے وقت کی دعا
- ۴۸۳..... گوثہ مار کر بیٹھنا
- ۴۸۳..... نبیؐ کے غصہ کی حالت کا بیان
- ۴۸۳..... باب: شمائل نبوی کا بیان
- ۴۸۳..... نبیؐ کے چلنے کی کیفیت کا بیان
- ۴۸۵..... آپؐ جب چلتے تھے تو التفات نہیں کرتے تھے
- ۴۸۵..... وحی کے نزول کی حالت کا بیان
- ۴۸۵..... نبیؐ کی عاجزی کا بیان
- ۴۸۵..... نبیؐ کے جسم اور اخلاق کا بیان
- ۴۸۵..... نبی کریم ﷺ کے شمائل کا بیان
- ۴۸۶..... نبیؐ کے جسم اور اخلاق کا بیان
- ۴۸۶..... باب
- ۴۸۷..... نبیؐ کے چلنے کی کیفیت کا بیان
- ۴۸۷..... رسول اللہ کی قسم کا بیان
- ۴۸۷..... جبرائیل کی طاعت کا بیان
- ۴۸۷..... واقعہ معراج کا بیان
- ۴۸۹..... نبیؐ کی عاجزی کا بیان
- ۴۸۹..... نبیؐ صرف خزانچی ہیں
- ۴۸۹..... نبیؐ پر تکلیفوں کی سختی کا بیان

- ۴۶۵..... بیان
- ۴۶۵..... غبار کے بقدر کستوری ملنے کا بیان
- ۴۶۶..... برے شگون کی وجہ سے رکنا شرک ہے
- ۴۶۶..... اللہ کی راہ میں تیر پھینکنے کی فضیلت
- ۴۶۶..... رات کو تیر پھینکنے کی مذمت
- ۴۶۶..... افضل شہداء کا بیان
- ۴۶۶..... شہداء کی اقسام کا بیان
- ۴۶۷..... پرندوں پر نرمی کا بیان
- ۴۶۷..... جو جہاد نہیں کرتا اس کی مذمت کا بیان
- پہرہ دینے اور مسجد حرام میں لیلۃ القدر میں قیام کرنے
- ۴۶۷..... کی فضیلت
- ۴۶۸..... مدد صبر کے ساتھ ہوتی ہے
- آیت (جو اپنے گھر سے مہاجر ہو کر نکلا) کا شان
- ۴۶۸..... نزول
- ۴۶۹..... شعروں کے ساتھ دشمنوں کی مذمت کی اہمیت
- اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے روزی کمانے کی
- ۴۶۹..... فضیلت
- ۴۶۹..... سردار بننے کی کراہت کا بیان
- ۴۷۰..... جلا کر نشان لگانے کی کراہت کا بیان
- ۴۷۰..... گھونگھروں کی مذمت
- ۴۷۰..... لڑائی سے پہلے دعوت دینے کا بیان
- ۴۷۱..... ہر معاملہ میں اطاعت رسول واجب ہے
- ۴۷۱..... باب
- ۴۷۲..... شہادت کے بعد شہید کی خواہش
- ان میں سے کچھ کہتے ہیں مجھے اجازت دے دیجیے۔ کا

۵۰۵	سحری اور ناپنے میں برکت ہے	۳۹۰	باب: اخلاق نبوی ﷺ کا بیان
۵۰۶	روزہ کی فضیلت کا بیان	۳۹۱	باب
۵۰۶	سحری کرنے والوں کی فضیلت کا بیان		ہمارے نبی ﷺ سب لوگوں سے زیادہ انصاف کرنے
۵۰۶	سحری کرنے والوں کی فضیلت	۳۹۶	والے تھے
	روزے کے معاملے میں بوڑھے اور جوان کے درمیان فرق	۳۹۶	اس سال کا ذکر کہ جس میں نبی پیدا ہوئے ہیں
۵۰۷	کا بیان	۳۹۸	عورت کے پناہ دینے کا جواز
۵۰۷	دس محرم کا روزہ رکھنے کی رخصت	۳۹۸	برائی کے جواب اچھے طریقے سے دینے کی ترغیب
۵۰۷	نبی کا نوں محرم کا روزہ رکھنے کا عزم کرنا	۳۹۹	باب
۵۰۸	نفل روزے کی قضاء لازم نہیں ہے		روزے اور قیام کا بیان
۵۰۸	ایام بیض کے روزوں کا بیان		سفر میں افطار کرنے والے کی روزہ دار پر فضیلت کا
۵۰۹	دسویں محرم کے روزہ کا اختیار ہے	۵۰۰	بیان
۵۰۹	لیلۃ القدر کو ۲۵، ۲۶، ۲۷ راتوں کو تلاش کرنا	۵۰۰	شعبان کے دنوں کو شمار کرنے کی اہمیت کا بیان
۵۰۹	سفر کے روزے میں اختیار ہے	۵۰۱	رمضان میں شیطانوں کو جکڑنے کا بیان
۵۱۰	شعبان کے روزے کی فضیلت	۵۰۱	رمضان کے تیس روزوں کا بیان
۵۱۰	وصال کے روزوں سے اجتناب کرنا		باب: صبح کی اذان سے قبل ہی کھانے سے ہاتھ روک
۵۱۱	سحری افطار کے آداب کا بیان	۵۰۲	لیتا بدعت ہے
۵۱۱	آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنا	۵۰۲	باب
۵۱۱	اکیلے ہفتہ کے روزہ سے اجتناب کرنا چاہیے	۵۰۳	باب
۵۱۱	طب نبوی کا بیان		لیلۃ القدر کو بھولتے اور آخری عشرہ میں تلاش کرنے کا
۵۱۲	سفر میں روزہ رکھنے کی رخصت کا بیان	۵۰۳	بیان
۵۱۲	شک کے دن کے روزے کی ممانعت	۵۰۳	باب
۵۱۲	روزے کے وقت کا بیان		داؤد علیہ السلام کا روزہ سب سے بہترین روزہ ہے
	نذر کے روزے والدین کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف	۵۰۴	صفوں کو سیدھا کرنے کی اہمیت کا بیان
۵۱۲	سے رکھنے کا بیان	۵۰۵	مشروک سنت زندہ کرنا ضروری و واجب ہے
۵۱۳	ہر مہینے تین روزے رکھنے کی فضیلت	۵۰۵	باب
۵۱۳	سردی میں روزے مفت کی غنیمت ہے		

۵۲۲	سحری والا کھانا مبارک ہے	۵۱۳	سحری کھانے کی فضیلت
۵۲۲	سفر میں روزوں کی رخصت کا بیان	۵۱۳	رمضان کی فضیلت کا بیان
۵۲۲	پورے زمانے کے روزے رکھنے کی حرمت کا بیان	۵۱۳	جب نبی ﷺ کروٹ بدلتے تو کیا کہتے؟
۵۲۳	اکیلے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت	۵۱۵	تہجد کی ہر دو رکعت میں سلام پھیرنا
۵۲۳	صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان	۵۱۵	افطاری میں جلدی کے لیے غروب شمس کا خیال رکھنا
۵۲۳	بیوی پر خاوند کے حق کا بیان	۵۱۵	اعتکاف کی اہمیت کا بیان
۵۲۳	صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت	۵۱۶	مغرب سے پہلے افطار کرنے کا استحباب
۵۲۳	نہ بیماری متعدي ہوتی ہے اور نہ ہی نحوست ہے	۵۱۶	ایام البیض کے روزوں کی اہمیت
طب اور عیادت کا بیان		۵۱۶	روزہ کی حالت میں مباشرت کرنا
۵۲۶	مرض میں صحت والے عمل لکھے جاتے ہیں	۵۱۶	کھجور سے افطار کرنا
۵۲۶	مومن کی بیماری گناہوں کا کفارہ ہے	۵۱۶	آخری عشرہ میں خوب محنت کرنا
۵۲۷	عیادت کے وقت کیا کہا جائے گا	۵۱۷	سفر میں روزہ کی رخصت
۵۲۷	طب نبوی کا بیان	۵۱۷	احتیاط کے ساتھ روزے دار کا بوسہ لینے کا بیان
۵۲۷	بلاشبہ نظر لگ جانا حق ہے	۵۱۷	باب: آیت کا شان نزول
حفظان صحت کے اصول اور طاعون ایک قوم کے لیے		۵۱۷	فجر کی کیفیت کہ جس کے بعد سحری کھانے سے رکنا
۵۲۸	عذاب دوسری کے لیے شہادت	۵۱۸	ہے
۵۲۹	بلڈ پریشر کا علاج	۵۱۹	لہسن اور پیاز کھانے کی کراہت کا بیان
۵۲۹	باب: نظر لگنے کے حق ہونے سے متعلقہ احادیث	۵۱۹	کون سی رات لیلة القدر کی ہے
۵۳۰	ہر بیماری کی دواء ہے	۵۱۹	رخصت کو قبول کرنے کی اہمیت
۵۳۱	گائے کا گوشت بیماری ہے	۵۲۰	سحری کھانے کا حکم
۵۳۱	طیب (علاج کرنے والا) کہنے کی کراہت کا بیان	۵۲۰	جس کو قے آئے وہ قضاء نہ دے
۵۳۲	باب: حرام اشیاء سے علاج کی حرمت کا بیان	۵۲۰	عید الفطر کے لیے نکلنے سے پہلے کھانے کا بیان
۵۳۲	گائے کے دودھ کی اہمیت کا بیان	۵۲۰	اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی فضیلت
۵۳۲	موت کے علاوہ ہر بیماری کی دواء ہے	۵۲۱	کھجور مومن کی بہترین سحری ہے
۵۳۳	عجوة کھجور میں شفاء ہے	۵۲۱	منوعہ روزوں کا بیان
		۵۲۱	رمضان کی فضیلت کا بیان

- ۵۳۲..... کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے
- ۵۳۳..... مدینہ طیبہ کی عجمہ کھجور کی فضیلت
- ۵۳۳..... طاعون سے بھاگنے کا بیان
- ۵۳۳..... سینگی کہاں لگوائی جائے گی اور کن دنوں میں
- ۵۳۳..... نظر بد کا علاج
- ۵۳۳..... طب نبوی کا بیان
- ۵۳۵..... بچھو کے ڈسے کا علاج نمک اور پانی کے ساتھ کرنا
- ۵۳۵..... گندگیاں شفاء کی راہ میں رکاوٹ ہیں
- ۵۳۵..... ہر بیماری کا علاج ہے
- ۵۳۶..... نظر بد کی وجہ سے بچے کا روتا
- ۵۳۶..... مومن کو اس کی مصیبتوں پر اجر دیا جاتا ہے
- ۵۳۶..... سینگی کے شفاء والے دنوں کا بیان
- ۵۳۶..... حرام میں شفاء نہیں ہے
- ۵۳۷..... زبردستی طبیب (ڈاکٹر) بننے کی سزا
- ۵۳۷..... عیادت کرنے کا ثواب
- ۵۳۷..... طب نبوی کا بیان کوڑی کی طرف دیکھنے کی کراہت
- ۵۳۸..... بخاری آدم کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے
- ۵۳۸..... باب: نحوست کی نفی اور خیر و برکت کے اثبات کا بیان
- ۵۳۹..... بھول کے علاج کا بیان
- ۵۳۹..... چقدر کزوری کے لیے بہت مفید ہے
- ۵۳۳..... سینگی لگوانے میں شفاء ہے
- ۵۳۳..... داغنے کی کراہت کا بیان
- ۵۳۴..... سینگی لگوانے اور شہد کی اہمیت
- ۵۳۴..... نحوست کا بیان
- ۵۳۴..... زمزم کا پانی مبارک بھی ہے اور کھانا بھی ہے
- ۵۳۵..... معجزات نبوی کا بیان
- ۵۳۵..... طب نبوی کا بیان
- ۵۳۶..... سینگی لگوانے کی فضیلت
- ۵۳۷..... سینگی لگوانے کی فضیلت اور اس کے دن
- ۵۳۷..... ہر بیماری کی شفاء بھی ہے
- ۵۳۷..... طب نبوی کا بیان
- ۵۳۷..... نحوست کا بیان
- ۵۳۸..... شہد میں شفاء ہے
- ۵۳۸..... طاعون کی فضیلت اور اس کے سبب کا بیان جس سے طب ناواقف ہے
- ۵۳۹..... مریض کی عیادت اور اس کے پاس بیٹھنے کی فضیلت
- ۵۳۹..... قرآن مجید کے ساتھ دم کرنے کا بیان
- ۵۴۰..... ائمہ سرے کے فوائد کا بیان
- ۵۴۰..... گائے کے دودھ کی اہمیت کا بیان
- ۵۴۰..... کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے
- ۵۴۱..... کلونجی کے ساتھ علاج کرنا
- ۵۴۱..... طب نبوی کا بیان
- ۵۴۱..... مریض کی عیادت اور جنازے میں شمولیت کا حکم
- ۵۴۲..... نظر بد کے نقصانات
- ۵۴۲..... نظر بد لگنا حق ہے
- ۵۴۲..... نظر بد سے علاج کا بیان

طہارت اور وضوء کا بیان

- ۵۵۱..... مکمل وضوء کرنے کی اہمیت کا بیان
- ۵۵۲..... نضین پر مسح کے مسائل
- ۵۵۲..... وضوء وغیرہ میں طاق کی اہمیت کا بیان
- ۵۵۳..... تین مرتبہ ناک جھاڑنے کا بیان

۵۶۲.....	قضاء حاجت کے وقت سلام کرنے کی کراہت کا بیان	۵۵۳.....	حیض کے خون سے کپڑا صاف کرنے کا بیان
۵۶۳.....	سب سے زیادہ غنیمت والا کون ہے	۵۵۳.....	اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضوء کرنا
۵۶۳.....	وضوء میں زیادتی کرنا مستحب ہے	۵۵۵.....	قضائے حاجت کے بعد طہارت کا وجوب
۵۶۳.....	تیمم زمین کی مٹی کے ساتھ کرنے کا بیان	۵۵۵.....	بول و براز کے آداب
۵۶۵.....	وضوء کرنے کا بیان	۵۵۵.....	وضوء اور مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت
۵۶۵.....	خلال کرنے کا استحباب	۵۵۶.....	وضوء کے وقت تشبیک کی ممانعت
۵۶۶.....	حیض کے خون سے کپڑے کو صاف کرنے کا طریقہ	۵۵۶.....	ناک جھانسنے کا حکم
۵۶۶.....	نفسین پر مسح کرنے کی مدت کا بیان	۵۵۶.....	انگلیوں کے خلال کا استحباب
۵۶۷.....	بہترین اعمال کا انتخاب کرنا	۵۵۶.....	قضاء حاجت کے لیے قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا حرام
۵۶۷.....	نماز تین حصوں پر مشتمل ہے	۵۵۶.....	ہے
۵۶۷.....	تیمم کا بیان	۵۵۶.....	ختمہ کا بیان
۵۶۷.....	غسل اور وضوء میں پانی کے استعمال میں کفایت شعاری	۵۵۷.....	قضاء کے وقت سایہ دار جگہ اور راستوں سے بچنا
۵۶۸.....	کا بیان	۵۵۷.....	عورت کے احتلام اور اس کی صفت کا بیان
۵۶۸.....	قضائے حاجت کے آداب	۵۵۷.....	قضائے حاجت کے آداب قضاء حاجت کے وقت
۵۶۸.....	بیت الخلاء سے نکل کر وضوء کرنے کا استحباب	۵۵۸.....	سلام کرنے سے اجتناب کرنا
۵۶۹.....	بیت الخلاء کے لیے دور جانے کا بیان	۵۵۹.....	بے وضوء کا نماز سے نکلنے کا بیان
۵۶۹.....	شرمگاہوں کے ملنے سے غسل کا واجب ہونا	۵۵۹.....	نفسین پر مسح کا بیان
۵۶۹.....	وضوء کرتے وقت کہنیوں پر پانی لگانے کا بیان	۵۵۹.....	مسواک کی تاکید کا بیان
۵۶۹.....	عمدہ خوشبو لگانے کا استحباب	۵۶۰.....	احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا
۵۷۰.....	وضوء کے پانی کو صاف کرنا	۵۶۰.....	کفر کے بال ختم کرنا
۵۷۰.....	مسواک کی اہمیت کا بیان	۵۶۰.....	مسواک کرنے کی تاکید کا بیان
۵۷۰.....	عام برتن یا حوض سے وضوء کرنے کا استحباب	۵۶۰.....	تین دن تک نفسین پر مسح کرنا
۵۷۱.....	آگ سے پکی ہوئی چیز کی وجہ سے وضوء کرنا	۵۶۱.....	وضوء کی فضیلت کا بیان
۵۷۱.....	ایک ایک مرتبہ وضوء کے اعضاء دھونے کا بیان	۵۶۱.....	بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے گا
۵۷۱.....	فوراً تیمم کر لینے کا بیان	۵۶۲.....	باب: غسل حیض میں بالوں کو کھولنا ضروری ہے
۵۷۲.....	قضاء حاجت کے لیے کتنا دور جانا چاہیے؟	۵۶۲.....	استحاضہ کے احکام

- ۵۷۲..... انگلیوں کے خلال کرنے کی اہمیت کا بیان
- ۵۷۲..... مسواک کی اہمیت کا بیان
- ۵۷۳..... میاں بیوی کے اکٹھا غسل کرنے کا جواز
- ۵۷۳..... انزال کی وجہ سے غسل واجب ہے
- ۵۷۳..... ہوا کا خارج ہونا ناقض وضوء ہے
- ۵۷۴..... استنجاء تین مرتبہ کرنا
- ۵۷۴..... آگ پر کچی چیز کھانے سے وضوء کرنا
- ۵۷۵..... وضوء کی حالت میں رات گزارنے کی فضیلت
- ۵۷۵..... وضوء اور مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت
- ۵۷۶..... پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا
- ۵۷۶..... قضائے حاجت کے آداب کا بیان
- ۵۷۶..... وضوء میں اسراف کی کراہت کا بیان
- ۵۷۷..... وضوء نماز کی قبولیت کی شرط ہے
- ۵۷۷..... تین مرتبہ وضوء کے اعضاء دھونا
- ۵۷۷..... سمندر کا پانی پاک ہے
- ۵۷۸..... عمدہ خوشبو کا اچھا لگنے کا بیان
- ۵۷۸..... سر کے لیے تین لپوں کے کافی ہونے کا بیان
- مردار کے چمڑے اور پنھوں سے فائدہ حاصل کرنے
- ۵۷۹..... کی کراہت کا بیان
- ۵۷۹..... گھر اور غسل خانے میں پیشاب کرنے کی کراہت
- ۵۷۹..... وضوء کے پانی میں میانہ روی اختیار کرنا
- ۵۸۰..... باب
- ۵۸۰..... قبلہ کی طرف باغرم پھینکنے کا گناہ
- ۵۸۰..... حیض کے خون اور دیگر خونوں کا بیان

(۷) الْبُيُوعُ وَالْكَسْبُ وَالزُّهْدُ

خرید و فروخت، کمائی اور زہد کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں انتہا درجہ کی روشن ملت پر

چھوڑا ہے

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم فقر کا ذکر کر کے اُس سے ڈر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم فقر سے ڈرتے ہو؟ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم کو دنیا کی خوب فراوانی دی جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر ٹیڑھا کرے گی تم میں سے کسی کے دل کو تو یہی دنیا اور اللہ کی قسم میں نے تم کو ایسی ملت پر چھوڑا ہے جو انتہا درجہ کی روشن ہے۔ اُس کے دن رات برابر ہیں۔ ابودرداء نے کہا، اللہ کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا، آپ نے ہمیں انتہا درجہ کی روشن ملت پر چھوڑا جس کے دن رات برابر ہیں۔

باب ترکنا رسول اللہ ﷺ علی مثل

البیضاء

۱۱۸۹۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَذْكُرُ الْفَقْرَ وَنَتَحَوَّفُهُ، فَقَالَ: ((الْفَقْرُ تَخَافُونَ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُصَبَّنَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا، حَتَّى لَا يُزَيِّغَ قَلْبَ أَحَدِكُمْ إِزَاعَةً إِلَّا هِيَةً، وَأَيُّمُ اللَّهِ لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلَهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ)) قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: صَدَقَ - وَاللَّهِ - رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَرَكْنَا - وَاللَّهِ - عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ، لَيْلَهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ. [الصحيحه: ۶۸۸]

تخریج: الصحيحه ۶۸۸۔ ابن ماجه (۵) ابن ابی عاصم فی السنه (۴۷)

فوائد: مفہوم یہ ہے کہ جس طرح دن صاف اور روشن ہوتا ہے، اُس میں ہر چیز عیاں، واضح اور ظاہر نظر آتی ہے، اسی طرح دین کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے، اس میں کسی طرح کی تاریکی اور الجھن نہیں، عبادات، معاملات اور اخلاقیات کے تمام آداب اور احکام و مسائل حد درجہ صراحت اور وضاحت کے ساتھ بیان کر دیئے گئے ہیں۔ رشد و ہدایت کی تمام قد ملیں روشن ہیں، جو چاہے جب چاہے اُن سے روشنی حاصل کر سکتا ہے۔

برکت کے لیے بکریاں رکھنا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ام بانی ﷺ سے فرمایا بکریاں رکھو، بلاشبہ ان میں برکت ہے۔

اتخاذ الغنم بابرکۃ

۱۱۹۰۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأُمَّ هَانِي: ((اتَّخِذُوا الْغَنَمَ، فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَهً))

تخریج: الصحیحة ۷۷۳۔ ابوبکر المقرئ ء فی الفوائد (المعجم ۷۷۳) خطیب فی التاریخ (۱۱/۷) ابن ماجہ (۲۳۰۳) واحمد (۲/۳۲۳) عن ام هانیؓ

باب: بیوع محرمة

باب: ممنوع تجارتیں

۱۱۹۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ عِتَابَ بْنَ أُسَيْدٍ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ: ((أَتَدْرِي إِلَى أَيْنَ أَبْعَثُكَ؟ إِلَى أَهْلِ اللَّهِ، وَهُمْ أَهْلُ مَكَّةَ، فَأَنْتَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنْ بَيْعٍ وَسَلْفٍ، وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ، وَرَبْعٍ مَا لَمْ يُضْمَنْ، وَبَيْعٍ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ)). [الصحیحة: ۱۲۱۲]

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے عتاب بن اُسید کو مکہ کی طرف حاکم مقرر فرما بھیجا اور فرمایا: کیا تو جانتا ہے میں تجھے کہاں بھیج رہا ہوں؟ اللہ کے اہل کی طرف اور وہ اہل مکہ ہیں۔ اُن کو چار چیزوں سے منع کر (۱) ایک ہی معاملہ میں بیع بھی اور قرض بھی (۲) ایک سودے میں دو شرطوں سے (۳) ایسی چیز کے نفع سے جس کے نقصان کا آدمی ضامن نہیں بن سکتا (۴) ایسی چیز کی بیع جو تیرے پاس نہیں ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۲۱۲۔ بغوی فی حدیث عیسیٰ بن سالم الشاشی (ق ۱/۱۰۸) ابوداود (۳۵۰۳) ترمذی (۱۲۳۳) نسائی (۲۶۱۵) احمد (۲/۱۷۳) من طریق آخر بنحوہ

فوائد: اس حدیث میں لین وین کرتے ہوئے چار امور سے منع کیا گیا ہے۔ (۱) ایک ہی معاملہ میں بیع بھی اور ادھار بھی۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں ﴿لَا يَحِلُّ سَلْفٌ وَبَيْعٌ﴾ قرض و بیع حلال نہیں، یعنی ایسی بیع جائز نہیں جس میں ادھار یا قرض کی شرط ہو۔ مثلاً آدمی کہے: میں تجھے یہ کپڑا پچاس روپے میں فروخت کرتا ہوں بشرطیکہ تو مجھے پچیس روپے قرض دے۔ یا میں تجھے پچاس روپے ادھار دیتا ہوں تو مجھے اپنی فلاں چیز فروخت کر دے۔ (۲) ایک بیع میں دو شرطیں منع ہیں، امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ ﴿يَقُولُ أَيْبَعُكَ هَذَا الثَّوبَ وَعَلَى خِيَاطِهِ وَقَصَارَتِهِ﴾ آدمی کہے یہ کپڑا میں تجھے اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ اس کی سلائی و کٹائی میں ہی کروا کر دوں گا۔ امام البانی رحمہ اللہ نے امام ابن تیر رحمہ اللہ سے اس کی شرح یوں نقل فرمائی ہے کہ آدمی کہے ﴿بِعْتُكَ هَذَا الثَّوبَ ثَقْدًا بِدَيْنَارٍ وَنَسِيئَةً بِدَيْنَارَيْنِ﴾ یہ کپڑا نقد ایک دینار کا اور ادھار دو دینار۔ یہ بیع ایک بیع میں دو بیعوں کی طرح ہی ہے۔ اس تشریح کی رو سے بھی مروجہ قسطوں کا کاروبار قطعاً جائز نہیں ہے۔ (۳) کسی سامان کا منافع اُس وقت تک حاصل کرنا درست نہیں جب تک وہ بائع کے قبضہ میں نہ آجائے۔ جس مال کی ضمانت ہی نہیں اُس کا نفع بھی درست نہیں۔ جب وہ مال آپ کی ضمانت میں آئے گا تو اس کا نفع بھی جائز ہوگا۔ بلکہ ایک روایت میں تو آپ نے صراحت فرمایا: ﴿إِذَا اشْتَرَيْتَ شَيْئًا فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ﴾ جب تو کسی چیز کو خریدے تو اسے قبضہ میں آنے سے پہلے مت بیچ۔“ (۴) ایسی چیز کی خرید و فروخت کے وقت ملکیت میں نہ ہو جائز نہیں۔ جیسا کہ بخاری و مسلم کی روایت میں مزید وضاحت ہے۔ ﴿مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ﴾ جو غلہ خریدے وہ مکمل وصولی سے قبل فروخت نہ کرے۔ مگر افسوس! اکثر مسلمان تاجر حضرات آپ ﷺ کے ان فرامین کی پروا تک نہیں کرتے اور آج تجارتی و کاروباری تمام نحوستوں کا سبب بھی یہی ہے کہ ہم لین دین اور کاروبار میں شرعی اصول و ضوابط کا لحاظ نہیں رکھتے۔ جب آنحضرت ﷺ کے بیان کردہ کاروباری آداب و احکام کو پس پشت ڈال دیا جائے تو خیر و برکت ختم ہو جاتی ہے۔

کم مال کا استجاب

محمود بن لبید رحمہ اللہ سے مرفوع روایت ہے، دو چیزوں کو آدم کا بیٹا ناپسند کرتا ہے، موت کو ناپسند کرتا ہے اور موت مومن کے لئے فتنے سے بہتر ہے۔ اور مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے اور مال کی کمی روز قیامت حساب کی کمی کا باعث ہے۔

باب استجاب قلة المال

۱۱۹۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ مَرْفُوعاً: ((اِثْنَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ: يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَالْمَوْتَ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةَ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ)).

[الصحيحة: ۸۱۳]

تخریج: الصحيحة ۸۱۳۔ احمد (۵/ ۳۲۸، ۳۲۹) بغوی فی شرح السنة (۳۰۶۶) ابو عمر الدانی فی الفتن (۳۶)

فوائد: آدمی فتنوں میں الجھ کر اپنے نیک اعمال برباد کر بیٹھتا ہے، اس لیے فتنوں سے پناہ مانگتے ہوئے، عافیت کی موت کا خواہش مند رہنا چاہیے اور مندرجہ ذیل دعا کثرت سے پڑھتے رہیں ﴿اللَّهُمَّ إِذَا أَرَدْتُ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي غَيْرَ مُفْتُونٍ﴾ اے اللہ! جب تو قوم سے فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا کئے بغیر اپنے ہاں اٹھالے۔ اسی طرح مال کی قلت دنیا میں بھی سلامتی و عافیت کا باعث ہوتی ہے۔ دولت مندوں کے مسائل و مشاغل بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ کئی دولت مندوں سے سکھ چین، آرام اور راحت و سکون ساری زندگی ناراض رہتے ہیں۔ بل بھر بھی ان کو الجھنوں سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ لیکن دین کی کشمکش میں ہی روح پرواز کر جاتی ہے اور پھر سخت حساب کے لیے عدالت الہی میں پیش ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سلامتی کی موت اور برکت والا رزق نصیب فرمائے۔

اس بکرے کا گوشت کھانے سے رک جانا کہ جس کو

باب منع من الشاة التي اخذت بغير

اس کے مالک کی اجازت بغیر لیا گیا ہو

اذن اهلها

انصاری صحابی سے روایت ہے کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازے کیلئے گئے، جب ہم واپس آئے تو ہمیں قریش کی ایک عورت کا دعوت دینے والا شخص ملا، اس نے کہا: فلاں عورت آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کھانے کے لیے بلاتی ہے۔ آپ چلے اور بیٹھ گئے، ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھے اور کھانا لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے کھانا شروع کیا۔ پس اچانک صحابہ نے نبی پاک کی طرف دیکھا، آپ کا لقمہ آپ کے منہ میں ہے اور آپ اس کو نگل نہیں رہے۔ صحابہ کھانے سے رک گئے، تاکہ دیکھیں رسول اللہ کیا کرتے ہیں، آپ نے لقمہ پکڑا اور اس کو پھینک دیا اور فرمایا: مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی بکری کا گوشت ہے جو اس کے مالک کی اجازت کے

۱۱۹۳۔ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا لَقِينَا دَاعِيَةً امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ: إِنَّ فُلَانَةً تَدْعُوكَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى طَعَامٍ۔ فَأَنْصَرَفَ، وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ، وَجِئَ بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَوَضَعَ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ، فَنَظَرُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا أُكَلَّتْ فِي فِيهِ لَا يَسِيغُهَا فَكَفُّوا أَيْدِيَهُمْ لِيَنْظُرُوا مَا يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ لُقْمَتَهُ فَلَقَطَهَا، وَقَالَ: ((أَجِدُ لَحْمًا شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا، أَطْعِمُوهَا الْأَسَارَى)). [الصحيحة: ۷۵۴]

بغیر لی گئی ہے، اسے قیدیوں کو کھلا دو۔

تخریج: الصحیحة ۷۵۳۔ ابن مندہ فی المعرفة (۲/ ۲۷۵) ابو داود (۳۳۳۲) بیہقی (۵/ ۳۳۵) دارقطنی (۲/ ۲۸۶)
فوائد: اجتماعی امور میں اپنے بڑے یا امیر کی پیروی کرنی چاہیے، نیز مشکوک، ناجائز اور قلمہ حرام سے ہر دم مؤمن کو اجتناب کرنا چاہیے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے منہ کے قریب پہنچنے والا نوالہ بھی پھینک دیا۔

دنیا کی تلاش میں جائز ذرائع استعمال کرنا

اجمال فی طلب الدنيا

۱۱۹۴۔ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَجْمَلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلَّ مَيْسَرَةٍ لَمَّا خُلِقَ لَهَا)).
ابو حمید ساعدی ﷺ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی تلاش میں میانہ روی سے کام لو، ہر کوئی جس چیز کے لیے پیدا ہوا ہے وہ اُس کے لیے آسان کردی جاتی ہے۔

[الصحیحة: ۸۹۸]

تخریج: الصحیحة ۸۹۸۔ ابن ماجہ (۲۱۴۲) ابن ابی عاصم فی السنة (۳۱۸) حاکم (۲/ ۳) بیہقی (۵/ ۲۶۳)
فوائد: رزق یا دنیاوی منصب کی تلاش کے لیے ناجائز دھندوں کی بجائے سیدھی راہ اختیار کرنی چاہیے۔ کیونکہ جو انسان کے نصیب میں ہوتا ہے وہ نیک کوشش سے بھی اللہ تعالیٰ عطا فرما دیتے ہیں۔ بدنصیب ہیں وہ لوگ جو دنیاوی مفادات کے حصول کی خاطر یا دالہی سے غافل ہو جاتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے ساری زندگی کنارہ کش رہتے ہیں۔

وراثت وارث کا مال ہے

الوراثۃ مال الوارث

۱۱۹۵۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي تُؤَفِّتُ وَتَرَكْتُ حُلِيًّا وَلَمْ تُؤَصِّرْ، فَهَلْ يَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((أَحْسِبْ عَلَيْكَ مَالَكْ)). [الصحیحة: ۲۷۷۹]
عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہتے ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا میری ماں فوت ہو گئی اور اس نے زیور چھوڑا ہے اور وصیت نہیں کی، اگر میں اُس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اُسے نفع دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال کو اپنے پاس روکے رکھ۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۷۹۔ طبرانی فی الکبیر (۱۷/ ۲۸۱) احمد (۳/ ۱۵۰)

فوائد: ساری وراثت صدقہ کر کے خود مانگنا شروع کر دینا کوئی نیکی کا کام نہیں، بلکہ ایک صحابی کو رسول اللہ ﷺ نے موت کے وقت زیادہ صدقہ کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمادیا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تو اپنی اولاد کو کشادہ حال چھوڑ کر جائے یہ صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ نیز میت کو اسی عمل کا ثواب پہنچتا ہے جس کی اُس نے وصیت کی ہو یا نیت کی ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں: ﴿أَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى﴾ انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اُس نے کوشش کی۔

دنیا سے بچنا اس لیے کہ وہ سرسبز شاداب میٹھی ہے

اجتناب الدنيا لانها خضرة حلوة

۱۱۹۶۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحْذَرُوا الدُّنْيَا، فَإِنَّهَا

مصعب بن سعد ﷺ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بچو کیونکہ وہ سرسبز شاداب اور میٹھی ہے۔

خُضْرَةُ حُلْوَةٍ)). [الصحيحة: ۹۱۰]

تخریج: الصحيحة ۹۱۰۔ احمد فی الزهد (۶۱) مرسلًا

فوائد: جب اللہ تعالیٰ انسان کو فراخی عطا کرتا ہے تو وہ دنیا کی عیش و عشرت میں اس قدر کھو جاتا ہے کہ اپنے محسن حقیقی کو ہی بھلا دیتا ہے۔ اس حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ نے اُس دنیا داری سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا جو آدمی کو اس کے خالق ہی سے دور کر دے۔ اللہ کو یاد رکھتے ہوئے اور اُس کے احکامات کی پاسداری کرتے ہوئے آدمی اربوں کا مالک بھی بن جائے تو ایسا شخص دنیا دار نہیں کہلاتا۔ بلکہ وہ صدقات و خیرات سے اعلیٰ درجات حاصل کر سکتا ہے۔ آدمی دنیا دار اُسی وقت بنتا ہے جب وہ اپنے اللہ ہی کو بھلا دے۔

احسان مباحیة الأعرابی

اعرابی کے ساتھ خرید و فروخت اچھے طریقہ سے کرنا
زیاد بن حصین اپنے باپ حصین بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مدینہ غلہ لے کر آئے اور رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا: اے اعرابی تیرے پاس کیا سامان تجارت ہے؟ کہا گندم! آپ نے فرمایا: اس کے متعلق تیرا کیا ارادہ ہے؟ کہا میں اس کو بیچنا چاہتا ہوں۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اعرابی کے ساتھ خرید و فروخت اچھے طریقے سے کرو۔

۱۱۹۷۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ حُصَيْنِ بْنِ قَيْسٍ: أَنَّهُ حَمَلَ طَعَامًا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَلَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَاذَا تَحْمِلُ يَا أَعْرَابِي؟)) قَالَ: قَمْحًا، قَالَ: ((مَا أَرَدْتُ بِهِ. أَوْ مَا تَبْرِيْدُ بِهِ؟)) قَالَ: أَرَدْتُ بَيْعَهُ، فَمَسَحَ رَأْسِي، وَقَالَ: ((أَحْسِنُوا مَبَايِعَةَ الْأَعْرَابِيِّ)).

[الصحيحة: ۳۲۳۵]

تخریج: الصحيحة ۳۲۳۵۔ طبرانی فی الکبیر (۵۲۹۳، ۳۵۵۹) البزار (الکشف: ۱۲۷۳) نسائی (۵۰۶۸) مختصرًا
فوائد: مزدوری اور محنت کرنے والے شخص کو حقارت اور مذاق کی نظر دیکھنے کی بجائے حوصلہ افزا اور قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب دیہاتی کو رزق کی تلاش میں دیکھا تو آپ نے محبت سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور صحابہ کو اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

اخراج المرأة في العدة بضرورة

عدت میں عورت کا ضرورت کے تحت گھر سے نکلنا
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئیں، وہ اپنے کھجوروں کے باغ میں، کھجوریں چننے کے لیے نکلے، اسے ایک آدمی ملا اور اُس نے اُس کو روکا، وہ نبی ﷺ کے پاس آئی، معاملہ ذکر کیا آپ نے اُس سے کہا: تو نکل اور کھجوریں چن شائد تو اُس میں سے صدقہ کرے یا کوئی اور بھلائی کا کام کرے۔

۱۱۹۸۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَاتِي ثَلَاثًا، فَخَرَجَتْ تَحْدُنْعُلًا لَهَا، فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَتَهَاها، فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا: ((اُخْرُجِي فَبُجْدِي نَعْلَكَ، لَعَلَّكَ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا)). [الصحيحة: ۷۲۳]

تخریج: الصحيحة ۷۲۳۔ مسلم (۱۲۸۳) ابوداؤد (۲۲۹۷) نسائی (۳۵۸۰) ابن ماجہ (۲۰۳۳) احمد (۳۲۱/۳)

فوائد: دروان عدت ضرورت کے پیش نظر عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مسئلہ کی حقیقت تک پہنچنے کے

لیے کسی مستند جید عالم دین سے رابطہ کرنا چاہیے۔

امانت کو ادا کرنے کا حکم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے، جس نے تیرے پاس امانت رکھی، اُس کو امانت ادا کر دے اور جو تیرے ساتھ خیانت کرے، تو اُس کے ساتھ خیانت نہ کر۔
[الصحيحة: ۴۲۳]

باب الأمر بتأدية الامانة

۱۱۹۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنْ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)).

تخریج: الصحيحۃ ۴۲۳۔ ابو داود (۳۵۳۵) ترمذی (۱۲۶۳) حاکم (۳۶/۲)

فوائد: دور حاضر کی حکومتیں عموماً ناجائز ٹیکسوں کے ذریعے غریب عوام کا خون چوس رہی ہیں، اس کے باوجود عوام کو اُن کے ساتھ خیانت کرنے سے باز رہنا چاہیے۔ بجلی چوری کرنا یا دیگر لوازمات اور بلوں کی ادائیگی میں حکومت کو دھوکا دینا اس حدیث کی رو سے درست نہیں۔

خرید و فروخت میں آسانی پیدا کرنے والے شخص کی

فضیلت

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو جنت میں داخل کیا، وہ خریدنے، بیچنے اور قرضہ ادا کرتے ہوئے اور قرض کا مطالبہ کرتے ہوئے نرم خوتھا۔

۱۲۰۰۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّةَ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا، وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا. [الصحيحة: ۱۱۸۱]

تخریج: الصحيحۃ ۱۱۸۱۔ بخاری فی التاريخ (۲/۲۶۷) نسائی (۴۷۰۰) ابن ماجہ (۲۲۰۲) احمد (۱/۵۸۸۶۷)

اختلاف کے وقت سامان والے کے قول کو ترجیح دی

جائے گی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے، جب دو بیع کرنے والے جھگڑا کریں اور اُن میں سے کسی کے پاس گواہی نہ ہو تو وہی ہوگا جو سامان کا مالک کہے گا، یا وہ دونوں سودا چھوڑ دیں۔

باب ترجیح القول رب السلعة عند

الاختلاف

۱۲۰۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَّيْعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ، فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السَّلْعَةِ أَوْ يَتَّزَارِكَانِ)).

[الصحيحة: ۷۹۸]

تخریج: الصحيحۃ ۷۹۸۔ ابو داود (۳۵۱۲) ابن ماجہ (۲۱۸۶) دارمی (۲۵۵۲) احمد (۱/۳۶۱)

جس کو سودے میں دھوکے کا ڈر ہو تو وہ سودے کے

من يخاف الخدعة في التجارة ما

وقت کیا کہے؟

يقول عند البيعة

محمد بن یحییٰ بن حبان رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا معقد بن عمرو میرے دادا تھے ان کے سر میں کوئی چوٹ لگی تھی۔ اس لیے ان کی زبان ٹھیک نہ رہی اور وہ اس کے باوجود تجارت نہیں چھوڑتے تھے۔ اور وہ ہمیشہ دھوکا کھا جاتے تھے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور معاملہ ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: جب تو سودا کرے تو کہہ ”دھوکہ نہیں“ پھر تو جو سامان خریدے اُس میں تجھے تین راتوں تک اختیار ہے۔ اگر تجھے پسند ہو تو رکھ لے اور اگر ناپسند کرے اُس کو مالک پر واپس کر دے۔

۱۲۰۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ، قَالَ: هُوَ جَدِّي مُنْقَذُ بْنُ عَمْرِو، وَكَانَ رَجُلًا قَدْ أَصَابَتْهُ آفَةٌ فِي رَأْسِهِ فَكَسَّرَتْ لِسَانَهُ، وَكَانَ لَا يَدْعُ عَلَى ذَلِكَ التَّجَارَةَ، وَكَانَ لَا يَزَالُ يُعِينُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: ((إِذَا أَنْتَ بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ لِمَنْ أَنْتَ فِي كُلِّ سِلْعَةٍ ابْتَعْتَهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَإِنْ رَضِيتَ فَأَمْسِكْ وَإِنْ سَخِطْتَ فَأَرُدْ دَهَا عَلَى صَاحِبِهَا)). [الصحيحه: ۲۸۷۵]

تخریج: الصحيحه ۲۸۷۵۔ ابن ماجه (۲۳۵۵) بخاری فی التاريخ (۸/ ۱۷۰-۱۸) ابن ابی شیبہ (۱۳/ ۲۳۸) بنحوہ

فروخت کے لیے پستانوں میں دودھ روکنا حرام ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بکری اور دودھ والی اونٹنی فروخت کرے، تو اُس کے دودھ تھنوں میں نہ روکے۔

باب النهی عن المحفلة للبيع

۱۲۰۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِذَا بَاعَ أَحَدُكُمْ الشَّاةَ وَاللَّقْحَةَ، فَلَا يُحْفَلُهَا)). [الصحيحه: ۳۲۳۶]

تخریج: الصحيحه ۳۲۳۶۔ عبد الرزاق (۱۳۸۶۳) ومن طريقه احمد (۲/ ۲۷۳-۲۷۴) والنسائي (۴۴۹۱) وابن حبان (۴۹۶۹) فوائد: عرب میں بعض لوگ اونٹنی یا بکری کو فروخت کرنے سے چند دن قبل اُس کا دودھ نہیں دھوتے تھے۔ جب دو تین دن کے بعد دودھ بہت زیادہ اُتر آتا تو اُس کو لے کر منڈی میں آجائے۔ خریدنے والا یہی سمجھتا کہ یہ معمول کے مطابق وافر مقدار سے دودھ دینے والا جانور ہے لیکن جب وہ لے کر گھر جاتا تو چند دنوں کے بعد حقیقت واضح ہو جاتی کہ میرے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی دھوکہ دہی سے منع فرمایا ہے۔

بیع عینہ کی مذمت

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ہے، جب تم عینہ کی بیع کرو گے اور بیلوں کی دین پڑ لو گے اور کھیتی باڑی کو پسند کرو گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا۔ جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہیں لوٹو گے، وہ اُس کو اتارے گا نہیں۔

باب ذم العينة

۱۲۰۴۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعَيْنَةِ، وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ، وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ، وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذِلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ)).

[الصحيحه: ۱۱]

تخریج: الصحيحه ۱۱۔ ابو داود (۳۴۶۲) بیہقی (۵/ ۳۱۶) دولابی فی الكنز (۲/ ۶۵)

فوائد: بیع العینہ یہ ہے کہ ایک چیز ادھار بیچ کر پھر وہی چیز اُسی آدمی سے کم قیمت پر خرید لینا، مثلاً ایک آدمی نے دوسرے شخص کو کتاب پانچ سو روپے کے ادھار پر فروخت کر دی۔ پھر وہی کتاب چار سو روپے میں نقد خرید لی۔ یعنی اپنی چیز بھی واپس لے لی اور سو روپیہ بھی اُس کے ذمہ قرض کر دیا، شرعاً ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ نیز امت مسلمہ کی ذلت کا ایک بہت بڑا سبب بھی بیان فرمادیا کہ جب امت جہاد کو چھوڑ کر مال و متاع اور کھیتی باڑی کو ترجیح دینا شروع کر دے گی اور دعوت و جہاد سے اعراض کرے گی تو اللہ تعالیٰ اُس پر ذلت مسلط فرما دے گا۔ یہ ذلت مہنگائی کی شکل میں یا دشمنوں کے تسلط کی صورت میں یا دیگر المناک، کمر توڑ، اچانک حادثات کے ذریعہ بھی مسلط ہو سکتی ہے۔

ممنوعہ بیوع اور ممنوعہ کمائی کے بارے میں

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، بے شک آپ ﷺ نے شراب کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے اور کہا جب کوئی تیرے پاس کتے کی قیمت کے لئے آئے تو اُس کی ہتھیلیوں کو مٹی سے بھر۔

تخریج: الصحیحة ۱۳۰۳۔ ابوداؤد (۳۳۸۲) بیہقی (۶/۶) احمد (۱/۲۸۹) (۲۸۹)

بیع الممنوعه و کسب الممنوعه

۱۲۰۵۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْخَمْرِ، وَثَمَنِ الْبَيْعِيِّ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَقَالَ: ((إِذَا جَاءَكَ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَأَمْلَأْ كَفَّيْهِ تُرَابًا)). [الصحیحة: ۱۳۰۳]

من سرق له مال و قد باع السارق

ماذا يفعل به

۱۲۰۶۔ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ، وَأَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ مَعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ: أَيُّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سُرْقَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا۔ ثُمَّ كَتَبَ ذَلِكَ مَرْوَانَ إِلَى وَكَتَبَ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِأَنَّهُ: ((إِذَا كَانَ الَّذِي إِبْتِاعَهَا، يَعْنِي: السَّرْقَةَ، مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرَ مَتَّعٍ يُخَيَّرُ سَيِّدُهَا: فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الَّذِي سُرِقَ مِنْهُ بِثَمَنِهَا، وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ)) ثُمَّ قَضَى بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَبَعَثَ مَرْوَانَ بِكِتَابِي إِلَى مَعَاوِيَةَ وَكَتَبَ مَعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ: إِنَّكَ لَسْتَ أَنْتَ وَلَا

جس کا مال چوری ہوا اور چور نے مال بیچ بھی دیا۔ تو

اس کا کیا کیا جائے گا

عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر نے اُسے خبر دی کہ وہ یمامہ کا گورنر تھا، تو مروان نے اُس کو خط لکھا کہ معاویہ نے اُسے لکھا ہے کہ جس آدمی کا کوئی مال چوری ہو جائے تو وہ جہاں اس مال کو پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ پھر یہی بات مروان نے مجھے لکھ کر بھیج دی۔ تو اُس نے مروان کو لکھا، کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کیا ہے، کہ جس آدمی نے وہ چوری کی چیز چور سے خریدی اگر وہ آدمی بدنام نہیں ہے تو چوری کے مال کے مالک کو اختیار دیا جائے گا کہ چاہے تو چوری کا مال قیمت دے کر لے لے اور اگر چاہے تو چور کی تلاش کرے۔ پھر ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی یہی فیصلہ کیا۔ مروان نے یہ میرا خط معاویہ کو بھیج دیا تو معاویہ نے مروان کو لکھا کہ تو اور اسید مجھ پر حاکم نہیں ہو بلکہ اُن امور جن میں میں تمہارا حاکم ہوں میرا فیصلہ چلے گا، اس لئے

جو میں نے تمہیں حکم دیا ہے وہ کر۔ تو مروان نے معاویہ کا خط بھیج دیا۔ تو میں نے کہا کہ جب تک میں گورنر ہوں میں معاویہ کے فیصلہ پر عمل نہیں کروں گا۔

أَسِيدُ تَقْضِيَانِ عَلَيَّ وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيْمَا وَلَيْتُ عَلَيْكُمَا، فَأَنْفَذُ لِمَا أَمَرْتُكَ بِهِ۔ قَبَعْتُ مَرَوَانَ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ، فَقُلْتُ: لَا أَقْضِي بِهِ مَا وَلَيْتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ۔ [الصحيحه: ۶۰۹]

تخریج: الصحيحه ۶۰۹۔ نسائی (۳۶۸۳) احمد (۲۲۶/۳) حاکم (۳۶/۲)

باب البیاع الحلاف بیغضه الله

۱۲۰۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعَةٌ يَبْغِضُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. الْبِیَّاعُ الْحَلَّافُ، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْإِمَامُ الْجَانِرُ)). [الصحيحه: ۳۶۳]

تخریج: الصحيحه ۳۶۳۔ نسائی (۲۵۷۷) ابن حبان (۵۵۵۸) قضاوی فی مسند الشہاب (۳۲۴)

زہد (دنیا کا لالچ نہ کرنے) کی فضیلت

باب فضل الزهد

سہل بن سعد ساعدی رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، اور اُس نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے ایسا عمل بتائیں کہ جب میں وہ عمل کروں، اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ رسول اللہ نے فرمایا: دنیا کا لالچ نہ کر، اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور جو لوگوں کے پاس ہے، اُس کا بھی لالچ نہ کر لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔

۱۲۰۸۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: أَنَّى النَّبِيُّ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! ذُلْنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمَلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ، وَأَحَبَّنِي النَّاسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ، وَأَزْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ)). [الصحيحه: ۹۴۴]

تخریج: الصحيحه ۹۴۴۔ ابن ماجہ (۳۱۰۲) حاکم (۳۱۳/۳) ابونعیم فی الحلیۃ (۲۵۲/۳ - ۲۵۳) فی اخبار اصحابنا (۲۳۵ - ۲۳۴/۲)

فوائد: صحابی کے اہم سوال کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے دو ایسے قیمتی اصول بیان فرمائے کہ جو شخص بھی اُن پر عمل پیرا ہو جائے وہ بہت جلد جہاں لوگوں میں مقبولیت حاصل کر لیتا ہے وہاں وہ اللہ کی نگاہوں میں بھی معزز و مکرم بن جاتا ہے۔ (۱) دنیا کا لالچ نہ کرنا بلکہ بقدر ضرورت ہی دنیا سے اپنا حصہ لینا باقی زیادہ ملنے پر بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر دینا۔ زہد کی زندگی بسر کرنے سے بہت جلد قرب الہی نصیب ہو جاتا ہے۔ (۲) آدمی لوگوں کے سامنے اپنے ہاتھ نہ پھیلانے اور نہ ہی دوسروں کی طرف للچائی ہوئی نظر سے دیکھے بلکہ اپنی گزران پر قناعت کرتے ہوئے اللہ کی تقسیم پر راضی رہے، جو شخص لوگوں کی طرف للچائی نظر سے نہیں دیکھا وہ بہت جلد لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے۔ اور اعلیٰ ظرف لوگ بھی خیر خواہ اور قناعت پسند انسان کو ہی محبوب بناتے ہیں۔

اُس سے روایت ہے، کہتے ہیں نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اُس نے کہا، یقیناً میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر فقر و فاقہ کے لیے تیار ہو جاؤ۔

۱۲۰۹۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ، قَالَ: ((اسْتَعِدَّ لِلْفَاقَةِ)).

[الصحيحه: ۲۸۲۷]

تخریج: الصحيحه ۲۸۲۷۔ البزار (الكشف: ۳۵۹۵) والشجرى فى الامالى (۲/ ۲۰۲)

سعید بن ابوسعید خدری ؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی محتاجی کی شکایت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوسعید صبر کر۔ کیونکہ فقر ایسے شخص کی طرف جو تم میں سے مجھ سے محبت کرتا ہے اس سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے، جتنی تیزی سے سیلاب کا ریلہ وادی کی بلندی سے اور پہاڑ کی چوٹی سے پستی کی طرف آتا ہے۔

۱۲۱۰۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ شَكَاَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجَتَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اصْبِرْ أَبَا سَعِيدُ! فَإِنَّ الْفَقْرَ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنْكُمْ أَسْرَعُ مِنَ السَّيْلِ عَلَى أَعْلَى الْوَادِي، وَمِنْ أَعْلَى الْجَبَلِ إِلَى أَسْفَلِهِ)).

[الصحيحه: ۲۸۲۸]

تخریج: الصحيحه ۲۸۲۸۔ احمد (۳/ ۳۲) بیہقی فى الشعب (۱۳۷۳)

فوائد: دیندار لوگ بھی فقر و فاقہ کو بہت بڑی ناکامی اور عیب گردانتے ہیں، مال کی قلت کو وبال جان سمجھتے ہیں، جبکہ اکثر مال کی قلت ہی خیر و برکت کا باعث ہوتی ہے۔ اور ویسے بھی جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کا دم بھرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو مال اور وسائل کی کمی کے ساتھ آزماتا رہتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ سچی محبت رکھنے والا مال کی کمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے شکوہ نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے فقر سے وہ شایہ ذائقہ محسوس کرتے ہیں جو بادشاہوں کو اپنے محلوں میں بھی نصیب نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے رب سے بہت پیار تھا، اور آپ کے گھر میں کئی ماہ آگ تک میسر نہیں ہوتی تھی۔ اور آپ کے بعد خلفائے راشدین اور ممتاز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فقر و فاقہ کے عالم میں ایام بسر کئے ہیں۔ اگر کچھ ملا تو اُسے بھی اللہ کی راہ میں لٹا دیا۔

عمدہ ترین کمائی کون سی ہے؟

باب ای الکسب اطیب

رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا، کون سی کمائی بہت عمدہ ہے؟ آپ نے فرمایا: عمدہ کمائی آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر وہ بیع ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہو۔

۱۲۱۱۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْكُسْبِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: ((أَطْيَبُ الْكُسْبِ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ)).

[الصحيحه: ۶۰۷]

تخریج: الصحيحه ۶۰۷۔ احمد (۳/ ۱۳۱) طبرانی فى الاوسط (۷۹۱۳) والکبیر (۳۱۱) حاکم (۲/ ۱۰)

سینگی لگانے والے کی کمائی ناپسندیدہ ہے

کسب الحجام مکروهہ

حرام بن سعد بن حمصہ ؓ سے روایت ہے، بے شک حمصہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے سینگی لگانے والے کی کمائی کے بارے میں

۱۲۱۲۔ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحِصَةَ: أَنَّ مُحِصَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ كُسْبِ حَجَامٍ لَهُ؟

پوچھا؟ پس آپ نے اُس سے منع فرمادیا، پس وہ بار بار اس کے متعلق گفتگو کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: اس کمائی کا اپنے اونٹ کو چارہ ڈال دے اور اپنے غلام کو کھلا دے۔

فَنَهَا عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ يُكَلِّمُهُ، حَتَّى قَالَ: ((اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ، وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ)).

[الصحيحة: ٤٠٠٠]

تخریج: الصحيحة ۳۰۰۰۔ مالک (۲/ ۹۷۴) ابوداود (۳۳۲۲) ترمذی (۱۲۷۷) ابن ماجہ (۲۱۶۶) احمد (۵/ ۳۳۵-۳۳۶)

باب الدعاء لرزق كفاف

گزران کے بقدر رزق کے لیے دعا کرنا
ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اے اللہ! آل محمد کا رزق بقدر کفاف (یعنی گزران کے مطابق)
کردے۔

۱۲۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قَوْنًا)).

[الصحيحة: ۱۳۰]

تخریج: الصحيحة ۱۳۰۔ بخاری (۲۳۶۰) مسلم (۱۰۵۵) احمد (۲/ ۲۳۲) ترمذی (۲۳۶۱) ابن ماجہ (۳۱۳۹)

باب: باقی رہ جانے والی دنیا کی مثال

ابن مسعود ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو قلیل بنایا ہے اور اب تو اس میں سے قلیل سے بھی قلیل رہ گئی ہے، جو دنیا میں سے رہ گیا ہے اُس کی مثال حوض کی طرح ہے۔ جس کا عمدہ پانی پی لیا گیا ہو اور اُس کا گدلا پانی بچ گیا ہو۔

باب: مثل ما بقى من الدنيا

۱۲۱۴۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا قَلِيلًا. وَمَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا الْقَلِيلُ مِنَ الْقَلِيلِ، وَمِثْلُ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا كَالْقَلْبِ يَعْنِي: الْقَلْبِيرَ شَرِبَ صَفْوَهُ وَبَقِيَ كَذَرُهُ)).

[الصحيحة: ۱۶۲۵]

تخریج: الصحيحة ۱۶۲۵۔ حاکم (۳/ ۹۳۰) مرفوعاً و ابوداود فی الزهد (۱۳۷) بنحوہ و البخاری (۲۹۶۳) فی اثناء الحديث وابن ابی شیبہ (۳/ ۳۰۴-۳۰۵) موقوفاً علیہ

باب الحرص لابن آدم

ابو واقد لیشی ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو ہم آپ کے پاس آتے، اور آپ ہم سے بیان کرتے۔ ایک دن آپ نے ہمیں فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مال کو نماز قائم کرنے کے پاس اور زکوٰۃ دینے کیلئے نازل فرمایا ہے اور اگر آدم کے بیٹے کے لیے ایک وادی ہو وہ ضرور چاہے گا یہ کہ اس کی دوسری وادی بھی ہو۔ اور اگر اُس کی دو وادیاں ہوں البتہ وہ ضرور پسند کرے کہ ان دونوں کے ساتھ تیسری وادی بھی ہو۔ آدم کے

باب الحرص لابن آدم

۱۲۱۵۔ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَيُحَدِّثُنَا فَقَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: إِنَّا أَنْزَلْنَا الْمَالَ لِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَلَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ ثَانٍ، وَلَوْ كَانَ لَهُ وَادِيَانِ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِمَا ثَالِثٌ، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ

عَلَى مَنْ قَابَ)). [الصحيحة: ۱۶۳۹]

بیٹے کا پیٹ مٹی ہی بھرے گی۔ پھر اللہ نظر کرم کرے گا، اس پر جس نے توبہ کی۔

تخریج: الصحيحة ۱۶۳۹۔ احمد (۵/ ۲۱۸-۲۱۹) طبرانی فی الکبیر (۳۳۰۰-۳۳۰۱) والوسط (۲۳۶۷) بیہقی فی الشعب (۱۰۲۷۷)
فوائد: اس حدیث میں انسان کی فطرت کو بیان کیا گیا ہے، کہ وہ زیادہ سے زیادہ مال پالنے کے باوجود بھی قناعت نہیں کرتا۔ بلکہ مزید مال و دولت اکٹھی کرنے کے لیے سرگرداں رہتا ہے۔ بڑی بڑی جاگیروں اور سونے چاندی کے انباروں سے اُس کا دل سیر نہیں ہوتا، بالآخر قبر کی مٹی سے ہی اُس کا پیٹ بھرتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو تھوڑے مال پر قناعت کرتے ہوئے اللہ کی خوشنودی اور اُس کی محبت کے طالب رہتے ہیں اور جب وہ موت سے ہمکنار ہوتے ہیں تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ جنت کی نعمتوں سے اُن کی مہمان نوازی فرماتے ہیں۔

ان اللہ یحبہ من یعمل باتقائه عہدگی کے ساتھ کوئی عمل کرنے والے سے اللہ محبت کرتا ہے

۱۲۱۶۔ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا أَنْ يَتَّقَنَهُ)).
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع روایت ہے بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں، کہ جب تم میں سے کوئی ایک عمل کرے تو اُس کو عہدگی کے ساتھ کرے۔ [الصحيحة: ۱۱۱۳]

تخریج: الصحيحة ۱۱۱۳۔ ابویعلیٰ (۲۳۸۶) بیہقی فی الشعب (۵۳۱۲-۵۳۱۳)
فوائد: اپنے فرائض بحسن خوبی سرانجام دینا بہت بڑا نیک عمل ہے، جو کام بھی دینی ہو یا دنیوی اگر ذوق شوق اور کمال توجہ سے کیا جائے وہ پائیدار، مضبوط، تادیر رہنے والا اور قابلِ تعریف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی محنت و محبت اور لگن سے کئے ہوئے جائز عمل کو پسند فرماتے ہیں، بے توجہی، جلدی اور غیر سنجیدگی سے ہونے والا عمل جہاں لوگوں کے ہاں ناپسندیدہ ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ بھی اُسے قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ اپنی ذمہ داری سے کبھی بھی جی نہیں چرانا چاہیے۔

ان اللہ یحب السمع للبيع والشراء و القضاء
بیچنے خریدنے اور قرض کی ادائیگی میں نرمی کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

۱۲۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ سَمْعَ الْبَيْعِ، سَمْعَ الشَّرَاءِ، سَمْعَ الْقَضَاءِ)). [الصحيحة: ۸۹۹]
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیچنے میں، خریدنے میں اور قرض کی ادائیگی میں نرم رویہ رکھے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت فرماتے ہیں۔

تخریج: الصحيحة ۸۹۹۔ ترمذی (۱۳۱۹) حاکم (۵۶/۲) من طریق آخر
فوائد: محبت الہی کے حصول کے لیے اللہ کے بندوں کے ساتھ نرم رویہ رکھنا بہت ضروری ہے۔ جو شخص کسی کی زیادتی کے باوجود بھی نرمی سے پہلو تہی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُس سے محبت فرماتے ہیں۔ بالخصوص آدمی اکثر لین دین کے معاملے میں غصے، جذبات اور سختی

کا مظاہرہ کرتا ہے۔ لیکن دین کے معاملات میں ناجائز ختی کرنے سے معاملات بگڑ جاتے ہیں اور اس سے شیطان راضی ہوتا ہے۔ لیکن جو شخص ایسے مواقع پر بھی لطف و کرم، شفقت و محبت اور نرمی کا مظاہرہ کرے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اُسے آغوشِ محبت میں لے لیتے ہیں۔

گناہگار تاجر وہ ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں اور قسمیں

باب التجار الفجار الذین یکذبون و

اٹھاتے ہیں

یحلفون

عبدالرحمن بن حنبل رحمہ اللہ سے مرفوع روایت ہے، بلاشبہ تاجر لوگ ہی گناہگار ہیں۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن وہ بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں اور قسمیں اٹھاتے ہیں، تو گناہگار ہو جاتے ہیں۔

۱۲۱۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَنْبَلٍ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ التَّجَارَهُمُ الْفُجَّارُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوَلَيْسَ قَدْ أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ فَيَكْذِبُونَ، وَيَحْلِفُونَ قَبَائِمُونَ)). [الصحيحہ: ۳۶۶]

تخریج: الصحيحہ ۳۶۶۔ احمد (۳/۲۲۸) طحاوی فی المشکل (۳/۱۲) حاکم (۳/۷۰۶) بیہقی فی الشعب (۳۸۴۶)

فوائد: تاجر حضرات کے دو انجام ہیں (۱) جو تاجر دیانت، امانت اور سچائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کاروبار کرتا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اُس کے کاروبار میں برکت فرماتے ہیں اور اُس کے لیے کاروبار کے مزید مواقع مہیا کرتے ہیں، قدم قدم پہ ایسے تاجر کے لیے رحمت کے فرشتے دعائیں کرتے ہیں اور ہمہ وقت اللہ کی رحمت اُس کے ساتھ رہتی ہے اور بالآخر وہ شہداء و صدیقین اور انبیاء و رسل کی صفوں میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ (۲) جو تاجر دھوکہ دے، قدم قدم پہ جھوٹ اور جھوٹی قسموں کی بھرمار کے ساتھ جعل سازی کا مظاہرہ کرے، خلافِ حقیقت گفتگو اُس کا محبوب مشغلہ ہو تو ایسا تاجر جہاں ساری زندگی بے برکتی و نحوست میں گزار دیتا ہے وہاں قیامت کے روز ایسے تاجر کو فساد و فجار اور گناہگاروں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ آج انتخاب کا اختیار ہر تاجر کے پاس ہے۔ وہ جس راہ کو منتخب کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے وہی راہ آسان کر دے گا اور اُس کے مطابق ہی اُس کا انجام ہوگا۔

مکروہ کمائی کے بارے میں

باب من کسب المکروہۃ

عبید بن رفاعہ بن رافع بن خدیج رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں جب اُس کا دادا مرا اُس نے لونڈی، اونٹ، غلام، حجام اور زمین چھوڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے لونڈی کی کمائی سے منع کیا۔ شعبہ کہتے ہیں، اس ڈر سے کہ وہ بدکاری کرے اور کہا جو حجام کی کمائی ہو وہ اونٹ کو چارہ ڈال دے اور زمین کے بارے میں فرمایا: وہ خود کاشت کریا پڑی رہنے دے۔

۱۲۱۹۔ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: أُنْجِلَهُ جِئْتُ مَاتَ تَرَكَ جَارِيَةً وَنَاضِحًا وَغُلَامًا وَحِجَامًا وَأَرْضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَارِيَةِ، فَتَنَهَى عَنْ كَسْبِهَا، قَالَ شُعْبَةُ: مَخَافَةَ أَنْ تَبْلَى، وَقَالَ: ((وَمَا أَصَابَ الْحِجَامُ فَأَعْلَفَهُ النَّاضِحُ)) وَقَالَ فِي الْأَرْضِ: ((أَزْرَعْهَا أَوْ زَرَّهَا)).

تخریج: الصحیحة ۱۳۰۰۔ احمد (۳/ ۱۳۱) طبرانی فی الکبیر (۳۴۰۵) طیالسی (۹۶۹)

کیف یبعث التجار يوم القيامة

۱۲۲۰۔ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: إِنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى، فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ! فَاسْتَجَابُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَرَفَعُوا أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((إِنَّ التَّجَارَ يَبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا، إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَتَرَى وَصَدَّقَ)). [الصحیحة: ۹۹۴]

قیامت کے دن تاجروں کو کیسے اٹھایا جائے گا

عبید بن رفاعہ ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکلے، پس آپ نے لوگوں کو دیکھا، آپس میں خرید و فروخت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! انہوں نے اپنی نگاہیں آپ کی طرف کرتے ہوئے گردنیں اٹھائیں کہا: اے اللہ کے رسول ہم حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا: بلاشبہ تاجر قیامت کے روز گناہگار ہوں گے، مگر جو اللہ سے ڈر کر حرام سے بچا اور اُس نے نیکی کی اور سچ بولا۔

تخریج: الصحیحة ۹۹۳۔ ترمذی (۱۲۱۰) ابن ماجہ (۲۱۳۶) دارمی (۲۵۳۱) حاکم (۶/ ۲)

۱۲۲۱۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَيْعِ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ!)) حَتَّى إِذَا اشْرَأَبُوا قَالَ: ((إِنَّ التَّجَارَ يُخْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا، إِلَّا مَنْ اتَّقَى وَتَرَى وَصَدَّقَ)). [الصحیحة: ۱۴۵۸]

براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس بیچ میں آئے، آپ نے کہا اے تاجروں کی جماعت، یہاں تک کہ جب وہ سب اکٹھے ہو گئے، آپ نے فرمایا: بلاشبہ تاجر قیامت کے روز گناہگار ہوں گے۔ مگر جس نے تقویٰ اختیار کیا اور نیکی کی اور سچ کہا۔

تخریج: الصحیحة ۱۴۵۸۔ بیہقی فی الشعب (۳۸۳۸)

فضل عمل یدیه

۱۲۲۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ)). [الصحیحة: ۳۵۲۷]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے ہی کھایا کرتے تھے۔

تخریج: الصحیحة ۳۵۲۷۔ بخاری (۳۴۱۷۲۰۷۳) ابن حبان (۲۲۲۷) صحیفہ ہمام (۳۸)

فوائد: بعض اہل علم اور صاحب عزت محض اس لیے محنت مزدوری اور کام کاج سے گریزاں رہتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ایسے کاموں سے اُن کی عزت، وقار اور شان پر حرف آتا ہے۔ جبکہ اللہ کے برگزیدہ نبی حضرت داؤد علیہ السلام حد درجہ باکمال شخصیت ہونے کے باوجود اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالا کرتے تھے۔ اس لیے رزق حلال کے لیے کوشش کرنا اور اپنے ہاتھ سے محنت کرنا عیب نہیں بلکہ انبیاء کی سنت اور اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل ہے۔

خیانت کی مذمت

باب ذم الخيانة

حمزہ بن عبدالمطلب ﷺ کی بیوی خولہ بنت قیس سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ حمزہ کے پاس آئے، اور انہوں نے آپس میں دنیا کا ذکر کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ دنیا سرسبز و شاداب میٹھی ہے، جس نے دنیا سے بقدر ضرورت اپنا حصہ لیا اُس میں اُس کے لیے برکت ڈال دی جائے گی۔ اور کتنے ہی اللہ اور اس کے رسول کے مال کو ہڑپ کرنے والے جس دن اللہ سے ملاقات کریں گے، اُن کے لیے آگ ہی ہوگی۔

۱۲۲۳۔ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ امْرَأَةِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَذَاكَرَا الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُوْرَكَ لَهُ فِيهَا، وَرَبَّ مَخْخَوْضٍ فِي مَالِ اللَّهِ وَمَالِ رَسُولِهِ [لَيْسَ لَهُ إِلَّا] النَّارُ يَوْمَ يَلْقَى اللَّهَ)). [الصحيحة: ۱۵۹۲]

تخریج: الصحیحة ۱۵۹۲۔ ترمذی (۲۳۷۴) احمد (۳۷۸۳۶۲/۹) عبد الرزاق (۲۹۹۳) بخاری (۳۱۱۸) مختصر آمن طریق آخر **فوائد:** برکت کے حصول کے لیے قناعت پسندی اولیٰ شرط ہے۔ جو شخص بقدر گزراں رزق پر قناعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور جو ہمہ وقت مال کی طمع و حرص اور مال جمع کرتے کے لالچ میں لگا رہے وہ بہت زیادہ دولت کمالینے کے باوجود بھی برکت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یاد رہے! اصل چیز برکت ہے، کثرت نہیں۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال کی کثرت کی بجائے مال کی برکت کا ہی سوال کرنا چاہیے۔ برکت ہو تو انسان کی تمام ضروریات باعزت طریقے سے پوری ہوتی ہیں اور برکت نہ ہو تو مال کی زیادتی کے باوجود وہ پریشان رہتا ہے۔

دنیا سے بچنا

باب اتقاء دنیا

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، بلاشبہ دنیا سرسبز و شاداب میٹھی ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو اس میں خلیفہ بنانے والا ہے تاکہ وہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو۔ دنیا اور عورتوں (کے فتنوں) سے بچو۔ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں میں ہی تھا۔

۱۲۲۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَنَىٰ إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ)).

[الصحيحة: ۹۱۱]

تخریج: الصحیحة ۹۱۱۔ احمد (۲۲/۳) مسلم (۲۷۴۲) نسائی فی الکبریٰ (۹۲۶۹) **فوائد:** شیطان کے سب سے مضبوط ہتھیار دو ہیں: (۱) مال و زر، شیطان انسان کو مال و زر کی ہوس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے غافل کرتے ہوئے اُس کو راہ حق سے بھٹکا دیتا ہے، اور انسان اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی لیے رحمت عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے کئی ایک فرامین میں مال کے فتنے سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (۲) عورت: شیطان کا سب سے بڑا چال ہے۔ اکثر شیطان بے دین عورتوں کے ذریعے اللہ کے نیک بندوں کو گمراہ کرتا ہے۔ بڑے بڑے دیندار عورت کے حسن کی ایک جھلک دیکھ کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ جب معاشرہ میں عورتوں کا راج ہو تو گمراہی و ضلالت کے مواقع بڑھ جاتے ہیں۔ اور آدمی عورت کی محبت میں بے دین ہو جاتا ہے۔ بنی اسرائیل بھی عورتوں کے فتنے کی وجہ سے بد عمل ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اُن پر طرح طرح کے کئی عذاب نازل

کئے، آج امت مسلمہ بھی شیطان کے ان دونوں ہتھیاروں کی زد میں ہے۔ بلکہ مسلمان حکمران شیطان کے ان دونوں ہتھیاروں کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے مسلمانوں پر پے درپے وار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے مال اور عورت کے فتنہ سے نجات عطا فرمائے۔

باب اعجاب الرب للشباب لا صبوة له

رب کا اس نوجوان پر خوش ہونا کہ جس کی جوانی میں نادانی نہیں ہے

۱۲۲۵۔ عَنْ عُقْبَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ رَبَّكَ لَيُعْجِبُ لِلشَّابِّ لَا صَبُوةَ لَهُ)).
[الصحيحة: ۲۸۴۳]

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، بے شک تمہارا رب اُس نوجوان سے بہت خوش ہوتا ہے، جس کی جوانی میں نادانی نہیں ہوتی۔

تخریج: الصحيحة ۱۲۲۵۔ الرویانی فی مسنده (۲۲۲) احمد (۱۵۱/۳) طبرانی فی الکبیر (۳۰۹/۱۷)

حرام کی کمائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، کہ ایک آدمی کشتی میں شراب فروخت کرتا تھا اور وہ شراب میں پانی ملاتا تھا۔ اُس کے پاس ایک بندر تھا۔ اُس نے تھیلا لیا اور بادبان کے ڈنڈے پر چڑھ گیا اور وہ ایک دینار سمندر میں پھینکتا اور ایک دینار کشتی میں یہاں تک کہ اُس نے اُس (رقم) کو آدھا آدھا کر دیا۔

باب کسب الحرام

۱۲۲۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَبِيعُ الخَمْرَ فِي سَفِينَةٍ، وَكَانَ يَشُوبُ الخَمْرَ بِالْمَاءِ وَمَعَهُ قَرْدٌ، فَآخَذَ الْكَيْسَ فَصَعَدَ الدَّقْلَ، فَجَعَلَ يُلْقِي دِينَارًا فِي الْبَحْرِ وَدِينَارًا فِي السَّفِينَةِ، حَتَّى جَعَلَهُ نَصْفَيْنِ)).

[الصحيحة: ۲۸۴۴]

تخریج: الصحيحة ۲۸۴۳۔ الحرابی فی غریب الحدیث (۲/۱۵۵/۵) احمد (۳۰۶/۲) بیہقی فی الشعب (۵۳۰۷)

ٹیکس اکٹھا کرنے والے کی مذمت

حضرت ابو الخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ مسلمہ بن مخلد جو امیر مصر تھے، انہوں نے روفیع بن ثابت کو پیشکش کی کہ وہ اُس کو ٹیکس لینے کے لیے عامل مقرر کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: کہ ٹیکس اکٹھا کرنے والا آگ میں ہے۔

باب ذم صاحب المكس

۱۲۲۷۔ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، قَالَ: عَرَضَ مَسْلَمَةُ بْنُ مَخْلَدٍ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ۔ عَلَى رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ الْعُشُورَ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ صَاحِبَ الْمَكْسِ فِي النَّارِ)). [الصحيحة: ۳۴۰۵]

تخریج: الصحيحة ۳۳۰۵۔ احمد (۱۰۹/۳) طبرانی فی الکبیر (۳۴۹۳)

پودا لگانے کی اہمیت

باب اہمیت الغرس

انس ﷺ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اگر قیامت اس حال میں قریب آگئی کہ تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہے اگر وہ یہ کر سکے کہ قائم ہونے سے پہلے اُسے لگالے تو اُس کو چاہیے کہ وہ اُسے گاڑ دے۔

۱۲۲۸۔ عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ قَامَتِ السَّاعَةُ وَلَفِي يَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا تَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا، فَلْيَغْرِسْهَا)). [الصحيحه: ۹]

تخریج: الصحيحه ۹۔ احمد (۳/ ۱۸۳ - ۱۸۴) طرابلسی (۲۰۶۸) الادب المفرد (۴۷۹)

فوائد: نیک اعمال کے کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے بلکہ پہلی فرصت میں اپنی نیک نیت کو عملی جامہ پہنا کر اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی آرزو رکھنی چاہیے۔ قیامت جب آئے گی تو پھر سارے کام ادھورے رہ جائیں گے۔ کیونکہ قیامت دفعۃً آجائے گی یعنی آہستہ آہستہ نہیں آئے گی جسے تم دیکھ کر سمجھ لو کہ آ رہی ہے اور کچھ سنبھل جاؤ بلکہ اُس وقت تم اپنے اپنے کاموں میں پوری طرح مصروف ہو گے۔ کوئی تجارت کر رہا ہوگا، کوئی جھگڑ رہا ہوگا کہ اچانک ایک زوردار دھماکہ رو پڑے گا جو شخص جس حال میں ہوگا اُس کو وہیں اُسی حال میں دھریا جائے گا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے وقوع قیامت کے متعلق ایک حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس حال میں آئے گی کہ دو آدمی اپنا کپڑا بچھائے بیٹھے ہوں گے وہ اس کی سودا بازی اور کپڑا پیسنے سے ابھی فارغ نہ ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر چلے گا۔ ابھی اس کو بچے گا نہیں کہ قیامت آجائے گی اور ایک آدمی کھانے کا نوالہ منہ کی طرف اٹھا رہا ہوگا اور ابھی کھایا نہ ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

فتنے والی دنیا کی مثال

مثال الدنيا المفتونة

معاویہ بن ابوسفیان ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: بے شک جو دنیا باقی رہ گئی ہے وہ آزمائش اور فتنہ ہے۔ تم میں سے ہر ایک کے عمل کی مثال برتن کی طرح ہے جس کا اگر اوپر والا حصہ اچھا ہو تو نیچے والا بھی اچھا ہوگا اور اگر اوپر والا حصہ گندا ہوگا تو نیچلا بھی گندا ہو جائے گا۔

۱۲۲۹۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ وَإِنَّمَا مَثَلُ عَمَلِ أَحَدِكُمْ كَمَثَلِ الْوِعَاءِ، إِذَا طَابَ أَعْلَاهُ طَابَ أَسْفَلُهُ، وَإِذَا خَبَثَ أَعْلَاهُ خَبَثَ أَسْفَلُهُ)). [الصحيحه: ۱۷۳۴]

تخریج: الصحيحه ۱۷۳۳۔ ابن المبارك فی الزهد (۵۹۶) احمد (۳/ ۹۴) رامہرمزی فی الامثال (ص: ۱۰۱) ابن ماجہ (۳/ ۱۹۹) مختصر۔

دینار و درہم کی ہلاکت خیزی

ابوموسیٰ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اس درہم و دینار نے تم سے پہلے لوگوں کو برباد کر دیا اور وہی دونوں تمہیں ہلاک کرنے والے ہیں۔

باب إهلاك الدينار والدرهم

۱۲۳۰۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ هَذَا الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ أَهْلَكَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ)). [الصحيحه: ۱۷۰۳]

تخریج: الصحیحة ۴۰۳۔ ابو محمد شیبان فی الفوائد (۲/ ۲۲۲) الملخص فی الفوائد المتقاة (۸/ ۵) ابن عساکر (۱۹۱/ ۶۳)

نبی ﷺ خازن ہیں، عطاء کرنے والے نہیں ہیں

معاویہ ؓ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، (نبی کریم ﷺ نے فرمایا) میں خازن ہوں اور اللہ ہی عطا کرتا ہے۔ جس کو میں نے جو خوش دلی سے دے دیا، اُس کے لیے برکت ڈال دی جائے گی اور جس کو میں نے اُس کے شرادر برے سوال کی وجہ سے (زیادہ دے دیا) تو وہ ایسے شخص کی مانند ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔

باب النبی ﷺ خازن ولا معطى

۱۲۳۱۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ، وَإِنَّمَا يُعْطِي اللَّهُ. عَزَّ وَجَلَّ. فَمَنْ أَعْطِيَهُ عَطَاءً عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ، فَهُوَ أَنْ يَبَارَكَ لَا أَحَدُكُمْ، وَمَنْ أَعْطِيَهُ، عَطَاءً مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّهِ مَسْأَلَةٍ فَهُوَ كَأَلَا كِلَ وَلَا يَشْبَعُ)).

[الصحیحة: ۹۷۳]

تخریج: الصحیحة ۹۷۳۔ احمد (۳/ ۱۰۰۹۹) مسلم (۱۰۳۷) طبرانی (۱۹/ ۳۷۰)

باب: شجرکاری اور کھیتی باڑی کا جواز

رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے محافلہ اور مزانہ سے منع فرمایا۔ اور فرمایا: تین طرح کے لوگوں کی کھیتی باڑی درست ہے (۱) آدمی کی اپنی زمین اُس میں وہ کھیتی باڑی کرتا ہے۔ (۲) ایسا آدمی کہ جس کو تحفہ میں زمین دی گئی ہے وہ اس میں کھیتی باڑی کرتا ہے۔ (۳) ایسا آدمی جس نے سونے یا چاندی کے بدلے زمین کرایہ پر لی۔

باب: جواز استجار الارض وزرعها

۱۲۳۲۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَانَةِ، وَقَالَ: ((إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِعَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مَنَحَ، وَرَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا بِدَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ)).

[الصحیحة: ۱۷۱۵]

تخریج: الصحیحة ۱۷۱۵۔ ابو داود (۳۴۰۰) نسائی (۳۹۳۱) ابن ماجہ (۲۴۴۹) طحاوی فی المشکل (۳/ ۲۸۴)

فوائد: بیع محافلہ: یہ ہل سے شتق ہے اور ہل عربی زبان میں کھیت کو کہتے ہیں، اور بیع محافلہ یہ ہے کہ کھیت میں کھڑی فصل کو اُسی کی وزنی جنس سے تبادلہ کرنا یہ بیع منع ہے۔ کیونکہ اس میں دھوکہ ہو سکتا ہے۔ بیع مزانہ: درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو اُسی وزنی جنس سے تبادلہ کرنا یہ بیع بھی منع ہے۔ بلکہ صحیح بخاری میں اس کی صراحت بھی موجود ہے۔ ﴿نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُزَانَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرٌ حَانِطٌ وَإِنْ كَانَ نَخْلًا بِثَمَرٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ ذَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِطَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كَيْلًا﴾ ”رسول اللہ ﷺ نے ”مزانہ“ یعنی باغ کا پھل بیچنے سے منع کیا ہے وہ ایسے کہ اگر کھجور کا درخت ہو تو اسے خشک وزن شدہ کھجوروں کے بدلے، اگر انگور کی تیل ہو تو وزن شدہ کشمش کے عوض اور اگر کھیتی ہو تو (اسی کی جنس) وزن شدہ غلہ کے عوض فروخت کرنا، ان تمام سے منع کیا ہے۔“

دنیا کتنی کافی ہے؟

ما یکفی من الدنيا

یحییٰ بن جعدہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ نے حضرت خباب ؓ کی عیادت کی۔ اور انہوں نے کہا: اے عبد اللہ تو خوش ہو جا، تو محمد ﷺ پر خوش پر وارد ہوگا۔ اُس نے کہا: اُس کا کیا بنے گا؟ اور انہوں نے اپنے گھر کی اوپر اور نیچے کی طرف اشارہ کیا حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ دنیا میں تمہارے لیے مسافر کے زادِ راہ کی طرح کا (سامان) کافی ہے۔

۱۲۳۳۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، قَالَ: عَادَ خَبَابًا نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: أَبَشِّرْنَا عَبْدَ اللَّهِ! تَرُدُّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ ﷺ الْحَوْضَ، قَالَ: كَيْفَ بِهَا أَوْ بِهَذَا، وَأَشَارَ إِلَى أَعْلَانِيَّتِهِ وَإِلَى أَسْفَلِهِ، وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا مِثْلُ زَادِ الرَّاحِبِ)).

[الصحيحه: ۱۷۱۶]

تخریج: الصحيحه ۱۷۱۶۔ ابویعلیٰ (۷۲۱۳) طبرانی (۳۶۹۵) ابونعیم فی الحلیۃ (۳۶۰/۱)

فوائد: اس حدیث طیبہ سے رسول اللہ ﷺ کے عظیم القدر صحابی حضرت خباب کے زہد و ورع کا پتہ چلتا ہے کہ وہ کس قدر دنیا سے بے نیاز، دنیا کے مال سے بھاگنے والے اور آخرت کی فکر کرنے والے تھے، مگر افسوس کہ آج نبی کے غلام کی ساری فکر دنیا ہی بن چکی ہے۔

باب: گھروں کو منقش و مزین کرنے کی کراہت

عون بن ابی حنیفہ ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر دنیا کھول دی جائے گی، یہاں تک کہ تم اپنے گھروں کو کعبہ کی طرح فرنیچر اور پردوں وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ کرو گے، ہم نے کہا: اس وقت ہم آج کے دین پر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: اس وقت اپنے دین پر ہو گے۔ ہم نے کہا: ہم اُن دنوں بہتر ہوں گے یا آج کے دن بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو۔

باب: کراہۃ زخرفة البيوت

۱۲۳۴۔ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهَا سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا حَتَّى تَنْجَدُوا بَيُوتَكُمْ كَمَا تَنْجَدُوا الْكُعْبَةَ، قُلْنَا: وَنَحْنُ عَلَى دِينِنَا الْيَوْمَ؟ قَالَ: وَأَنْتُمْ عَلَى دِينِكُمْ الْيَوْمَ، قُلْنَا: فَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ، أَمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ)).

[الصحيحه: ۲۴۸۶]

تخریج: الصحيحه ۲۴۸۶۔ البزار (۳۶۷۱) (الكشف: ۳۶۷۱) و (البحر: ۳۶۷۱) ابن ابی عاصم فی الزهد (۲۶۳) طبرانی (۱۰۸/۲۲)

جب ایک سودے میں دو شریک ہوں ایک دوسرے کو

سودے کی پیش کش کیے بغیر سودا نہ بیچیں

جابر ؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کی زمین یا کھجور کا درخت ہو تو وہ اُس کو اپنے حصے دار پر پیش کرنے سے پہلے فروخت نہ کرے۔

اذا كان شريكان في البيع فلا يبيع له

احدهما حتى يعرضه على شريكه

۱۲۳۵۔ عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّكُمْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ أَوْ نَخْلٌ، فَلَا يَبِيعُهَا حَتَّى يَعْضَهَا عَلَى شَرِيكِهِ)). [الصحيحه: ۱۴۰۱]

تخریج: الصحيحه ۱۴۰۱۔ نسائی (۴۷۰۴) احمد (۳۰۷/۳) ابن الجارود فی المتقی (۲۹۹)

باب: عرب و عجم کی بھلائی صرف اسلام ہی کی بدولت

باب: لاخیر فی العرب ولا فی العجم

إلا بالاسلام

۱۲۳۶۔ عَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ مَرْفُوعًا: ((أَيُّمَا أَهْلٍ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ أَرَادَ اللَّهُ بِهِمْ خَيْرًا، أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ، ثُمَّ تَقَعَ الْفِتْنُ كَانَتْهَا الظُّلُمُ)). [الصحيحه: ۵۱]

ہے
کرز بن علقمہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، عرب و عجم کے جس گھر کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں گے، تو اُن کو دائرہ اسلام میں داخل فرمادیں گے، پھر سائبان کی طرح فتنے رونما ہوں گے۔

تخریج: الصحيحه ۵۱۔ احمد (۳/۳۷۷) حاکم (۱/۳۳) بیہقی فی الاسماء (ص: ۱۱۷)

صفة الانعام

۱۲۳۷۔ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ مَرْفُوعًا: ((الْإِبِلُ عِزٌّ لَهَا، وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ، وَالْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

[الصحيحه: ۱۷۶۳]

جانوروں کی صفات
عروہ باریقی سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، اونٹ مالکوں کے لیے باعثِ عزت ہے، اور بکری باعثِ برکت ہے۔ اور بھلائی کو قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے باندھ دیا گیا ہے۔

تخریج: الصحيحه ۱۷۶۳۔ ابن ماجہ (۲۳۰۵) ابویعلیٰ (۲۸۲۸) بخاری (۲۸۵۰/۳۱۱۹) مسلم (۱۸۷۲) مختصراً

الاكثار في المال ليس بخير إلا

بالانفاق في الخير

۱۲۳۸۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا، وَكَسَبَهُ مِنْ طِبِّ)). [الصحيحه: ۱۷۶۶]

تخریج: الصحيحه ۱۷۶۶۔ ابن ماجہ (۳۱۳۰) ابن حبان (۳۳۳۱)

کثرت مال بہتر نہیں سوائے بھلائی کے امور میں خرچ کرنے کے

ابو ذر سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیادہ مال والے ہی قیامت کے روز نچلے درجوں میں ہوں گے، مگر جس نے حلال کمایا اور اچھی راہ پر خرچ کیا۔

قسم توڑنے والے کا گناہ

اثم الحالف المكسر

۱۲۳۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: مَرَّ أَعْرَابِي بِشَاةٍ، فَقُلْتُ: تَبِيعَهَا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ؟ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ، ثُمَّ بَاعَهَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((بَاَعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ)). [الصحيحه: ۳۶۴]

ابوسعید سے روایت ہے، کہتے ہیں، ایک دیہاتی میرے پاس بکری لے کر گزرا۔ میں نے کہا: تو اس کو تین درہم میں فروخت کرے گا؟ اُس نے کہا اللہ کی قسم نہیں۔ پھر اُس نے فروخت کر دی۔ میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس

نے دنیا کے بدلے اپنی آخرت بیچ دی۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۶۳۔ ابن حبان (۳۹۰۹)

فوائد: آدمی قسم اٹھا کر اللہ کو گواہ بناتا ہے، کہ جو میں کہہ رہا ہوں اُس پر میرا اللہ شاہد ہے۔ اگر کوئی اپنی قسم کی لاج نہ رکھے تو وہ یقیناً اپنی آخرت سے غافل ہے۔ اور جھوٹی قسم کھا کر معاملہ کرنا اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچنے کے مترادف ہے۔

فضل الانفاق فی سبیل اللہ و ذکر

کا ذکر

رحمته

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، ایک شخص کسی صحرا میں تھا، اُس نے بادل کی گرج سنی، اور اُس میں سے ایک آواز سنی، کہ فلاں شخص اُس کا نام لے کر کہا اُس کے باغ کو پانی دو۔ تو وہ بادل تھریلی زمین کی طرف آیا اور جو اُس میں پانی تھا وہ برسا دیا۔ پھر وہ اوپر سے نیچے کی طرف بہنے والی وادیوں کی طرف پانی آیا اور ایک ایسی وادی تک پہنچا جس نے وہ سارا پانی سمیٹ لیا، اور آدمی بادل کے ساتھ چلا، یہاں تک کہ اُس شخص کے پاس پہنچ گیا، جو اپنے باغ میں کھڑا تھا۔ اُس نے کہا: اے اللہ کے بندے تمہارا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا تم کیوں پوچھتے ہو؟ اُس نے کہا میں نے بادل میں سے سنا، جس کا پانی ہے، سنا کہ فلاں کے باغ میں پہنچو تمہارے نام کے ساتھ۔ جب تو کھیتی کو کاٹتا ہے تو کیا کرتا ہے؟ اُس نے کہا: اگر تو یہ پوچھتا ہے، تو میں اس کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں، ایک حصہ میرے اور میرے بچوں کے لیے اور ایک حصہ پھر میں اسی (کھیتی باڑی) میں لوٹا دیتا ہوں اور ایک حصہ مسکینوں، سائلوں اور مسافروں کے لیے۔

۱۲۴۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَفْلَحُ إِذْ سَمِعَ رَعْدًا فِي سَحَابٍ، فَسَمِعَ فِيهِ كَلَامًا: اِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ بِاسْمِهِ فَجَاءَ ذَلِكَ السَّحَابُ إِلَى حَرَّةٍ فَأَفْرَغَ مَا فِيهِ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى أَذْنَابٍ شَرَجَ فَأَنْتَهَى إِلَى شُرَجَةٍ، فَاسْتَوْعَبَتِ الْمَاءَ، وَمَشَى الرَّجُلُ مَعَ السَّحَابَةِ حَتَّى أَنْتَهَى إِلَى رَجُلٍ قَانِمٍ فِي حَدِيقَةٍ لَهْ يَسْقِيهَا، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: وَلَمْ تَسْأَلْ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ فِي سَحَابٍ هَذَا مَآوُهُ: اِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، بِاسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا إِذَا صَرَمْتَهَا؟ قَالَ: أَمَا إِنِّي قُلْتُ ذَلِكَ فَبَانِي أَجْعَلُهَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَثْلَافٍ، أَجْعَلُ ثُلُثًا لِي وَلِأَهْلِي، وَأَرَدْتُ ثُلُثًا فِيهَا، وَأَجْعَلُ ثُلُثًا لِلْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ)). [الصحیحۃ: ۱۱۹۷]

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۹۷۔ طرابلسی (۲۵۸۷) ابن مندہ فی التوحید (۴۷) احمد (۲/۲۹۶) مسلم (۲۹۸۳) من طریق آخر عنہ **فوائد:** اس حدیث کے مطابق اگر کوئی شخص اپنے منافع کو تین حصوں میں تقسیم کر لے تو اُس کے لیے بہت زیادہ خیر و برکت والی بات ہے۔ (۱) ایک حصہ اہل و عیال کے لیے (۲) دوسرا حصہ کاروبار کے لیے (۳) تیسرا حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے۔

امانت دار تاجر کی فضیلت

فضل التاجر الامین

۱۲۴۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ابْنِ عَمْرٍ ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: مسلمان صادق و امین تاجر قیامت کے دن انبیاء و صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

((التَّاجِرُ الْآمِنُ الصَّدُوقُ الْمُسْلِمُ، مَعَ النَّبِيِّ وَالصَّدِيقِينَ، وَ الشَّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحہ: ۳۴۵۳]

تخریج: الصحيحہ ۳۴۵۳۔ ابن ماجہ (۲۱۳۹) ابن ابی الدنيا فی اصلاح المال (۲۱۵) حاکم (۶/۲) بیہقی (۲۶۲/۵)

تین پیشے حرام ہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تین پیشے حرام ہیں، حجام کی کمائی، زانیہ عورت کی کمائی اور کتے کی قیمت۔ سوائے شکاری کتے کے۔

ثلاثة کلھن سحت

۱۲۴۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُنَّ سَحَتْ: كَسْبُ الْحَجَّامِ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ، وَتَمَنُّ الْكَلْبِ، إِلَّا الْكَلْبَ الضَّارِيَّ)).

تخریج: الصحيحہ ۳۹۹۰۔ دارقطنی (۷۲/۳) بیہقی (۶/۲) معلقاً

باب: ڈھول طبلہ اور شراب وغیرہ کی حرمت کا بیان

باب: تحريم الطبل والخمر

وغیرہما

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شراب کی قیمت حرام ہے، زانیہ کی کمائی حرام ہے، کتے کی قیمت حرام ہے، شطرنج حرام ہے، اور اگر تیرے پاس کتے کا مالک آئے اُس کی قیمت لینے تو اُس کے ہاتھوں کو مٹی سے بھر دے۔ شراب، جوا اور ہرنشہ آور چیز حرام ہے۔

۱۲۴۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَمَنُّ الْخَمْرِ حَرَامٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ حَرَامٌ، وَتَمَنُّ الْكَلْبِ حَرَامٌ، وَالْكَوْبَةُ حَرَامٌ، وَإِنْ أَتَاكَ صَاحِبُ الْكَلْبِ يَلْتَمِسُ تَمَنَّهُ، فَأَمْلَأْ يَدَيْهِ تَرَابًا، وَالْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). [الصحيحہ: ۱۸۰۶]

تخریج: الصحيحہ ۱۸۰۶۔ طبرانی فی الکبیر (۱۲۶۰۱) احمد (۱/۲۸۹۲۷۸) ابوداؤد (۳۳۸۲) طیالسی (۲۷۵۵) مختصر بیعضہ فوائد: الکوبہ کا ایک معنی نزد یا شطرنج ہے جو ترجمہ میں تحریر کیا گیا ہے، اسی طرح سارگی جیسے ایک آلہ موسیقی کو بھی الکوبہ کہتے ہیں۔

تین پیشے حرام ہیں

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک نے فرمایا: کتے کی قیمت خبیث ہے۔ زانیہ کی کمائی خبیث ہے۔ حجام کی کمائی خبیث ہے۔

ثلاثة کلھن سحت

۱۲۴۴۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((تَمَنُّ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ)).

[الصحيحہ: ۳۶۲۲]

تخریج: الصحيحہ ۳۶۲۲۔ مسلم (۱۵۶۸) ابوداؤد (۳۳۲۱) ترمذی (۱۲۷۵) نسائی (۳۲۹۹) احمد (۳/۳۶۳)

فوائد: خبیث لغت میں مختلف معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے، مثلاً گندہ، برا، گھٹیا، ردى، ناپسندیدہ، خراب، نجس اور حرام وغیرہ یہاں خبیث سے مراد نجس اور حرام ہے۔ جس طرح کہ دیگر نصوص اس معنی کی مؤید ہیں۔

ابن آدم کی حرص

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر سوال کر رہا تھا، آپ کبھی اُس کے سر کو دیکھتے اور کبھی اُس کے پاؤں کی طرف، تاکہ اُس میں کچھ خستہ حالی و تنگدستی نظر آئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا، تیرا کتنا مال ہے؟ اُس نے کہا: چالیس اونٹ۔ ابن عباس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا کہ اگر آدم کے بیٹے کے لیے سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ لازماً تیسری وادی بھی تلاش کرے۔ آدم کے بیٹے کا پیٹ صرف مٹی ہی بھرے گی اور اللہ اُسی پر نظر کرم فرماتے ہیں، جس نے توبہ کی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیا ہے؟ (یعنی حدیث کے بارے تعجب میں کیا) ابن عباس کہتے ہیں میں نے کہا: ابی نے مجھے اسی طرح پڑھایا تھا۔ عمر نے کہا: ہمیں اُس کے پاس لے چلو۔ کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ ابی کے پاس آئے اور کہا یہ کیا کہتا ہے؟ ابی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی مجھے اسی طرح بتلایا تھا۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۰۹۔ احمد (۵/۱۱۷) ابن حبان (۳۲۳۷) طبرانی فی الکبیر (۵۲۲)

باب خیر الرزق الکفاف

بہترین رزق وہ ہے کہ جو بقدر ضرورت ہو
حسن سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین رزق وہ ہے جو بقدر ضرورت ہو۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۳۲۔ وکیع فی الزہد (۱۱۵) عن الحسن البصری مرسلاً، ولد شاهد من حدیث سعد بن عبد ابن حبان (۸۰۹) وغیرہ

سود کا گناہ چھتیس بدکرداریوں سے بھی سخت ہے
عبداللہ بن حظلہ سے مرفوع روایت کیا گیا ہے کہ جو آدمی جانتے ہوئے ایک درہم سود کھاتا ہے، اللہ کے نزدیک وہ چھتیس بدکاریوں سے سخت ہے۔ (استغفر اللہ)

أثم الربا اشد من ستة و ثلاثين زنية

۱۲۴۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ الرَّاهِبِ مَرْفُوعاً: ((دَرَاهِمُ رِبَايَا كُلُّهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدَّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً)).

[الصحيحة: ۱۰۳۳]

تخریج: الصحيحة ۱۰۳۳۔ طبرانی فی الاوسط (۲۷۰۳) دارقطنی (۱۲/۳) ابن عساکر (۲۹/۲۸۸) **فوائد:** یعنی جان بوجھ کر ایک درہم سود کھانا اس قدر سنگین گناہ ہے کہ اللہ کے ہاں چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی یہ زیادہ بدتر عمل ہے مگر افسوس کہ آج کا مسلمان دولت کے نشے میں مست ہے اور اس کی نظر صرف اور صرف دولت اکٹھی کرنے میں ہے۔

مطالبہ پر نصیحت کرنا

حکیم بن ابی یزید رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور اُس صحابی سے بیان کرتے ہیں جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، لوگوں کو چھوڑ دو، وہ آپس میں ایک دوسرے سے معاملہ کریں اور جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے نصیحت کا مطالبہ کرے تو وہ اس کو نصیحت کرے۔

باب النصح علی الطلب

۱۲۴۸۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((دَعُوا النَّاسَ فَلْيَصِبْ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا اسْتَنْصَحَ رَجُلٌ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ)).

[الصحيحة: ۱۸۵۵]

تخریج: الصحيحة ۱۸۵۵۔ احمد (۴/۲۵۹) بخاری فی التاريخ (۱۵/۳) ولم يسق لفظه ابن ابی شیبہ فی مسنده (۵۲۳) طبرانی فی الكبير (۱۹/۳۰۳) طحاوی (۲/۲۰۲) باختلاف فی السند

باب: زہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں انہوں نے آنا چھان کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی پکائی۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یہ کھانا ہے جو ہم اپنے علاقے میں بناتے ہیں۔ تو میں نے چاہا کہ اس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی روٹی پکاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پھر اس میں ڈال دو اور پھر گوندھو۔

باب: من زهده عليه صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۴۹۔ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ أَنَّهَا غَرَبَتْ ذَقِيقًا فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَغِيفًا، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَتْ: طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيفًا، فَقَالَ: ((رَوِّدْهُ فِيهِ ثُمَّ اعْجِزِي)).

[الصحيحة: ۲۴۸۳]

تخریج: الصحيحة ۲۴۸۳۔ ابن ماجہ (۳۳۳۶) ابن ابی الدنيا فی الجوع (۹/۱) ابو نعیم فی الحلیۃ (۲/۶۷-۶۸) **فوائد:** اس حدیث سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر متواضع شخصیت کے مالک تھے اور آپ کس قدر سادہ غذا کو پسند فرماتے تھے۔

باب: سود کا معاملہ کبیرہ گناہ ہے

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مرفوع نقل کیا گیا ہے، سود کے ستر دروازے ہیں، اُن میں سب سے کم آدمی کا اپنی ماں سے زنا کرنا ہے۔ اور بے شک سب سے بڑا سود آدمی کا اپنے بھائی کی آبرو

باب: الربا من الكبائر

۱۲۵۰۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مَرْفُوعًا: ((الْرَبَا اثْنَانِ وَسَبْعُونَ بَابًا، أَدْنَاهَا مِثْلُ إِيْتَانِ الرَّجُلِ أُمَّهُ، وَإِنْ أَرَبَا الرَّبَا اسْطَالَه الرَّجُلُ فِي عَرَضٍ

کے بارے میں درازی کرنا ہے۔

أَخِيهِ)). [الصحيحه: ۱۸۷۱]

تخریج: الصحيحه ۱۸۷۱۔ طبرانی فی الاوسط (۴۱۳/۱) ابن ابی حاتم فی العلل (۳۸۱/۱)
فوائد: اپنے بھائی کی عزت میں زبان درازی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی پر جھوٹی تہمت لگائے، اُس کے عیب تلاش کرے یا بلاوجہ اُس پر طعن و تشنیع کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں ایسے شخص کی سخت مذمت فرمائی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿وَيَلِّ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ ہر عیب جوئی اور غیبت کرنے والے کے لیے تباہی و بربادی ہے۔ دوسری روایت میں رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص کو بدترین قرار دیا ہے کہ جس کی زبان کے شر سے اُس کے مسلمان بھائی محفوظ نہ رہیں بلکہ ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ہی وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے اُس کا مسلمان بھائی محفوظ ہو۔

زیادہ کھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے

كثرة الأكل ليس بمستحسن

۱۲۵۱۔ عَنْ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي حَاجَةٌ إِلَى أَبِي سَعْدٍ، قَالَ: وَكُنَّا أَبُو حَيَّانَ عَنْ مُجِيعٍ قَالَ: كَانَ لِعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ إِلَى أَبِيهِ حَاجَةٌ، فَدَمَّ بَيْنَ يَدَي حَاجَتِهِ كَلَامًا مِمَّا يُحَدِّثُ النَّاسَ يُوَصِّلُونَ، لَمْ يَكُنْ يَسْمَعُهُ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا بَنِي! قَدْ فَرَغْتَ مِنْ كَلَامِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: مَا كُنْتُ مِنْ حَاجَتِكَ أَبْعَدُ وَلَا كُنْتُ فِيكَ أَزْهَدُ مِنِّي مُنْذُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ هَذَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((سَيَكُونُ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِالْإِسْتِهَامِ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ مِنَ الْأَرْضِ)).

[الصحيحه: ۴۱۹]

عمر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ مجھے اپنے والد سے کوئی کام پڑ گیا، یہی واقعہ بیان کیا ہم سے ابو حیان نے کہ ان سے مجمع نے فرمایا کہ عمر بن سعد رضی اللہ عنہ کو اپنے والد سے کام پڑ گیا لیکن اس نے اپنی حاجت بیان کرنے سے پہلے ایسی باتیں کیں جیسی عام لوگ اپنی ضروریات حاصل کرنے کیلئے کرتے ہیں۔ سعد اس کی بات کی طرف توجہ نہیں کر رہے تھے۔ جب وہ بات مکمل کر چکا تو فرمایا اے میرے بیٹے کیا تم اپنی بات مکمل کر چکے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں تو فرمایا جو باتیں میں نے تیری سنی ہیں ان کے بعد اب تیری ضرورت پوری ہونا ناممکن ہے۔ اب میں تجھ سے بالکل بیزار ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اپنی زبانوں سے ایسے کھائیں گے جیسے گائے زمین سے کھاتی ہے۔

تخریج: الصحيحه ۴۱۹۔ احمد (۱/۱۷۵-۱۷۶) البزار (الكشف: ۲۰۸۱) الاورق فی مسند سعد (۷۱)

باب ذكر الحرص الشيخ على طول

بوڑھے آدمی کے حرص و لالچ کی کیفیت لمبی زندگی اور

الحياة والمال

مال پر

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، آدمی بوڑھا اور اُس کا جسم کمزور ہو جاتا ہے، اور اُس کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان رہتا ہے، لمبی زندگی اور مال کی محبت۔

۱۲۵۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((الشَّيْخُ يَكْبُرُ وَيَضْعَفُ جِسْمُهُ، وَقَلْبُهُ شَابٌ عَلَى حُبِّ اثْنَيْنِ: طَوْلِ الْحَيَاةِ، وَحُبِّ الْمَالِ)).

[الصحيحة: ۱۹۰۶]

تخریج: الصحيحة ۱۹۰۶۔ احمد (۲/ ۳۳۵-۳۳۸) ابن حبان (۳۲۱۹) بخاری (۶۳۲۰) مسلم (۱۰۳۶) عنه بمعناه

باب الصلاح والهلاكه

بہتری (کامیابی) اور ناکامی کا بیان

۱۲۵۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَلَّاحٌ أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالزُّهْدِ وَالْيَقِينِ، وَبِهَلِكِ آخِرُهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ)). [الصحيحة: ۳۴۲۷]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے پہلے لوگوں کی بہتری زہد اور یقین کے ساتھ ہے اور اس امت کے آخری لوگ بخلی اور آرزوؤں کے ساتھ ہلاک ہوں گے۔

تخریج: الصحيحة ۳۴۲۷۔ احمد فی الزہد (۵۱) طبرانی فی الاوسط (۷۶۳۶) بیہقی فی الشعب (۱۰۸۳۵)

فوائد: اس حدیث طیبہ کے تناظر میں آج کل کے حالات کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے احوال کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ واقعہ صحابہ کرام سادگی، قناعت، زہد و ورع اور یقین و ایمان کی جن بلندیوں پر فائز تھے، آج کے مسلمان اُس سے بہت نیچے ہیں اور ہر ایک کی زندگی مال جمع کرنے اور عیش و عشرت کے گیت گانے میں بسر ہو رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج قدم قدم پر بے سکونی اور فسادات ہیں۔ آج بھی امت کی کامیابی اور درستی کا معیار یہی ہے کہ وہ دنیا سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے آخرت پر کامل یقین رکھے اور اچھی طرح جان لے کہ اصل زندگی بعد از موت ہے۔

کل الطعام لم يذكر اسم الله عليه جس کھانے پر اللہ کا نام ذکر نہ ہو وہ شیطان کے لیے

فهو للشيطان

ہے

۱۲۵۴۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((قَالَ إِبْلِيسُ: كُلُّ خَلْقِكَ بَيْنَتْ رِزْقَهُ، فِيمَنْ رِزْقِي؟ قَالَ: فِيمَا لَمْ يَذْكُرِ اسْمِي عَلَيْهِ)).

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع نقل کیا گیا ہے، ابلیس نے کہا (اے اللہ!) تو نے اپنی ہر مخلوق کا رزق بیان کر دیا، میرا رزق کس میں ہے؟ اللہ نے فرمایا: جس (رزق) پر میرا نام نہیں لیا گیا۔

تخریج: الصحيحة ۷۰۸۔ ابو الشیخ فی العظمة (۱۱۳۳) ابو نعیم فی الحلیۃ (۱۲۶/۸) الضیاء فی المختارۃ (۱۰/۳۶۱)

فوائد: کھانا کھانے سے قبل بسم اللہ ضرور پڑھنی چاہیے، جو اللہ کا نام لیے بغیر کھانا کھاتا ہے گویا کہ وہ کھانے میں شیطان کو اپنا ساتھی بناتا ہے۔ اور شیطان کی بھی حتی المقدور کوشش یہ ہوتی ہے کہ کھانا کھانے سے قبل آدمی کو بسم اللہ پڑھنا یاد نہ رہے تاکہ میرا دواؤں بھی چل جائے۔

باب فضل رزق كفاف والزهد

زہد اور کفایت والے رزق کی فضیلت

۱۲۵۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ مَرْفُوعًا: ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرَزَقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ)). [الصحيحة: ۱۲۹]

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مرفوع نقل کیا گیا، وہ کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا اور گزران کے مطابق رزق دیا گیا اور جو اُس کے پاس ہے، اُسی پر اللہ تعالیٰ نے اُسے قناعت کرنے کی توفیق

عطا فرمائی۔

تخریج: الصحیحة ۱۲۹۔ مسلم (۱۰۵۳) ترمذی (۲۳۳۸) ابن ماجہ (۳۱۳۸) احمد (۱۸۸/۲)

فوائد: مگر افسوس! آج کے مسلمان کی تربیت ان احادیث کے مطابق نہیں اور وہ یہی سمجھتا ہے کہ میری کامیابی صرف اسی میں ہے کہ میرے پاس دنیا کی دولت کے ڈھیر ہوں اور اور مسلمانوں کی ابتری کی حالت یہ ہے کہ مزدور بھی راتوں رات کروڑ پتی بننے کے خواب دیکھتا ہے۔ اور اپنے رزقِ حلال پر قانع اور شاکر نہیں رہتا۔

شاید اللہ تجھ کو دوسرے کی وجہ سے رزق دیتا ہے

لعل الله يعطيك رزقاً بغيرك

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو بھائی تھے، اُن میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کی مجلس حدیث میں شریک ہوتا تھا اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا۔ محنت مزدوری کرنے والے نے، اپنے بھائی کی نبی ﷺ سے شکایت کی۔ اور کہا اے اللہ کے رسول یہ میرے ساتھ کوئی تعاون نہیں کرتا، آپ ﷺ نے فرمایا: شاید کہ تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔

۱۲۵۶۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: ((كَانَ أَخُوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَفِي رِوَايَةٍ: يَحْضُرُ حَدِيثَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَجْلِسَهُ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَاَ الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: [فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذَا أَخِي لَا يُعِينُنِي بِشَيْءٍ] فَقَالَ ﷺ: ((لَعَلَّكَ تَرْزُقُ بِهِ)). [الصحیحة: ۲۷۶۹]

تخریج: الصحیحة ۲۷۶۹۔ ترمذی (۲۳۳۶) حاکم (۹۳/۱) ابن عبد البر فی جامع بیان العلم (۵۹/۱)

فوائد: اس حدیث سے واضح ہوا کہ حدیث رسول ﷺ کا طالب علم اہل خانہ کے لیے باعثِ برکت ہے۔ ماں باپ کو صرف اس وجہ سے اپنے طالب علم بیٹے کو نظروں سے نہیں گرانا چاہیے کہ یہ کما کر کچھ نہیں لاتا، بلکہ یہ سمجھیں کہ ہو سکتا ہے کہ اس کی دینی ترقی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہم پر بھی فراخی کے دروازے کھول دے اور مستقبل میں مزید رونق آئے۔

نبی ﷺ کے گزران کا ذکر

باب ذکر المعاش النبوی ﷺ

نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھوک کی حالت میں ردی کھجور بھی نہیں پاتے تھے جس سے اپنے پیٹ کو بھریں۔

۱۲۵۷۔ عَنِ النَّعْمَانِ قَالَ: ((كَانَ لَا يَجِدُ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ مِنَ الدَّقْلِ، وَهُوَ جَائِعٌ)). [الصحیحة: ۲۱۰۶]

تخریج: الصحیحة ۲۱۰۶۔ حاکم (۳۲۲/۳) ابو عوانة فی الرقاق (اتحاف المهرة: ۱۷۱۰۲) ابن حبان (۶۳۳۱) من طریق ابی عوانة عن سماک عن النعمان مسلم (۲۹۷۷) ترمذی (۲۳۷۲) والشمائل (۱۵۲) من طریق آخر عن سماک بہ

فوائد: یہ حدیث اُس نمازی اور پرہیزگار کے لیے بہت بڑا سہارا ہے جو فکر و فاقہ کی حالت میں زندگی کے دن گزار رہا ہے، اُس کو اس وجہ سے مایوس نہیں ہونا چاہیے کہ میرے پاس دنیا کی فراخی نہیں بلکہ اس بات پہ خوش رہنا چاہیے کہ الحمد للہ میں اسوہ نبوی پر زندگی بسر کر رہا ہوں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل خانہ بے درپے کئی راتیں بھوکے گزار دیتے، شام کا کھانا نہ پاتے تھے، اُن کا اکثر کھانا جو ہوتا۔

۱۲۵۸۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيْلَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ، لَا يَجِدُونَ عِشَاءً، وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمُ الشَّعِيرَ)).

[الصحيحه: ۲۱۱۹]

تخریج: الصحيحه ۲۱۱۹۔ ترمذی (۲۳۶۰) وفی الشائل (۱۳۷) ابن ماجه (۳۳۷) احمد (۲۵۵/۱)

باب: رسول اکرم ﷺ کی تواضع کا بیان

باب: من تواضعه ﷺ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کو جو کی روٹی اور بدبودار چربی کی دعوت دی جاتی تو آپ قبول فرما لیتے۔

۱۲۵۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعَى إِلَى خُبْزِ الشَّعِيرِ وَالْإِهَالَةِ السَّنَخَةِ فَيُجِيبُ)). [الصحيحه: ۲۱۲۹]

تخریج: الصحيحه ۲۱۲۹۔ ترمذی وفی الشائل (۳۳۳) بغوی فی الانوار (۳۸۶) ابو الشیخ فی اخلاق النبی ﷺ (ص: ۲۳۳-۲۳۵) ابویعلیٰ (۴۰۱۵)

فوائد: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوت کے موقع پر نظر کھانوں پر نہیں ہونی چاہیے بلکہ بلانے والے کے خلوص پر ہونی چاہیے۔ آج کل قائدین حضرات امراء کی دعوتوں پر تو فوراً لبیک کہتے ہیں لیکن غریب کارکن کی دعوت سے بار بار صرف نظر کیا جاتا ہے، جبکہ ایسا کرنا رسول اللہ ﷺ کے اسوہ کے خلاف ہے۔

زیادہ کھانے کی کراہت کا بیان

باب کراهة كثرة الأكل

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ڈکار مارا، تو آپ نے فرمایا: ہم سے اپنے ڈکار کو دور رکھ، بلاشبہ دنیا میں بہت زیادہ سیر رہنے والے، قیامت کے روز بہت زیادہ بھوکے ہوں گے۔

۱۲۶۰۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَحَسَّنَا رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((كُفْ عَنَّا جُشَاءَ لَكَ فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شَعْبًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحه: ۳۴۳]

تخریج: الصحيحه ۳۴۳۔ ترمذی (۲۳۷۸) ابن ماجه (۳۳۵۰) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

نبی ﷺ کا سارا مال وقف ہے

كل مال النبي ﷺ صدقة

ابوالختری کہتے ہیں، کہ میں نے ایک آدمی سے حدیث سنی، جو مجھے پسند آئی، میں نے اُسے کہا، مجھے یہ لکھ دو، تو وہ میرے پاس بہت عمدہ لکھی ہوئی لایا، وہ حدیث یہ تھی: کہ عباس و علی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ دونوں آپس میں جھگڑ رہے تھے، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم عمر رضی اللہ عنہ کے

۱۲۶۱۔ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَجُلٍ فَأَعَجِبَنِي، فَقُلْتُ أَكْتُبُهُ لِي، فَأَتَنِي بِهِ مَكْتُوبًا مَذْبُورًا: دَخَلَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ عَلَى عُمَرَ، وَعِنْدَهُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدُ، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ عُمَرُ لَطَلْحَةَ

پاس بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عمرؓ نے طلحہ، زبیر، عبدالرحمن اور سعد سے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، نبی کا سارا مال وقف ہوتا ہے، سوائے اُس کے جو وہ اپنے اہل کے خرچ کے لیے چھوڑے اور باقی صدقہ کر دے۔ پھر نبی ﷺ فوت ہوئے تو دو سال ابوبکر ان مالوں کے نگران رہے، ان کا طرزِ عمل وہی تھا جو نبی ﷺ کا تھا، پھر مالک بن اوس کی حدیث میں سے کچھ بیان کیا۔

وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٌ: أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مَالِ النَّبِيِّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ أَهْلَهُ، وَيَصَدَّقُ بِفَضْلِهِ)) ثُمَّ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، فَكَانَ يَصْنَعُ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ۔

[الصحيحه: ۲۰۳۸]

تخریج: الصحيحه ۲۰۳۸۔ ابو داود (۲۹۷۵) ترمذی فی الشماثل (۳۸۳) بیہقی (۲۹۹/۶)۔ (۳۰۰)

ہر ایک کے ساتھ نیکی صدقہ ہے

ابن مسعود اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث سے روایت کیا گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی، خواہ مالدار کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ ہو وہ صدقہ ہے۔

المعروف بكل صدقة

۱۲۶۲۔ ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَنَعْتُهُ إِلَى غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ)) رَوَى مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَ جَابِرٍ۔ [الصحيحه: ۲۰۴۰]

تخریج: الصحيحه ۲۰۴۰۔ طبرانی فی الکبیر (۱۰۰۳۷) المکارم (۱۱۳) خرائطی فی المکارم (۸۲) ابونعیم فی الحلیۃ (۳۹/۳) البزار (الکشف: ۹۵۵) و (البحر: ۱۵۸۴)

دنیا میں اجنبی کی طرح رہ

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا: دنیا میں ایسے رہ گویا تو اجنبی ہے یا راستے سے گزرنے والا ہے۔

کن فی الدنيا كأنك غریب

۱۲۶۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْنَكَ فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ غَابِرُ سَبِيلٍ)).

[الصحيحه: ۱۱۵۷]

تخریج: الصحيحه ۱۱۵۷۔ بخاری (۲۳۱۶) ابن حبان (۲۹۸) طبرانی (۱۳۴۷۰)

ہر حال میں الحمد للہ کہنا چاہیے

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں نبی ﷺ نے ایک آدمی سے کہا: اے فلاں کیسے ہو؟ اُس نے کہا: میں آپ کے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھ سے یہی چاہتا تھا۔

باب التحمید علی کل حال

۱۲۶۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: ((كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا فُلَانُ؟)) قَالَ: أَحْمَدُ اللَّهِ إِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَذَا الَّذِي أَرَدْتُ مِنْكَ)).

[الصحيحه: ۲۹۵۲]

تخریج: الصحیحة ۲۹۵۲۔ طبرانی فی الاوسط (۴۳۷۴) والكبير (۲۱/۱۳)

فوائد: حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص احوال کے بارے میں دریافت کرے تو شکوک کے انبار نہیں لگا دینے چاہیے بلکہ بڑی خوش دلی سے یہی کہنا چاہیے ”الحمد للہ“ اللہ کا بڑا شکر ہے۔

باب قرب الساعة

۱۲۶۵۔ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْوَلِيدُ: مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ بِهِ السَّاعَةَ؟ فَحَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَسْتُ مِنَ الدُّنْيَا، وَلَسْتُ مِنْهَا، إِنِّي بَعِثْتُ وَالسَّاعَةُ نَسْتَقُ)). [الصحیحة: ۱۲۷۵]

فضل الفقر والمشقة

لدين الله

۱۲۶۶۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ خَرَّ رَجُلًا مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ، لِمَا بِهِمْ مِنَ الْخِصَاصَةِ، وَهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَةِ، حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ مَجَانِينَ، فَإِذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((لَوْ تَعَلَّمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا حَبِيبَتُمْ لَوْ أَنَّكُمْ تَزِدُّوْنَ حَاجَةً وَفَاقَةً))

تخریج: الصحیحة ۲۱۲۹۔ ترمذی (۲۳۶۹) احمد (۱۸/۶) ابن حبان (۷۲۳)

فوائد: معلوم ہوا کہ ایسا نمازی جس کی مالی حالت کمزور ہے، لیکن اُس کے باوجود نماز باجماعت ادا کرنے میں غفلت کا شکار نہیں ہوتا، اُس کے لیے اللہ کے ہاں خصوصی مہمان نوازی کا اہتمام ہے۔

باب: استحباب التجارة

باب: تجارت کا استحباب

قیامت کے قربت کے بارے میں

اسماعیل بن عبداللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں، انس بن مالک، ولید بن عبدالملک کے پاس آئے، تو آپ سے ولید نے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو قیامت کے بارہ میں کیا فرماتے سنا؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا دنیا سے کوئی تعلق نہیں۔ میں اور قیامت آپس میں ایک دوسرے سے آگے نکل رہے ہیں، یعنی میری آمد کے بعد قیامت قریب ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۲۷۵۔ الضیاء فی المختارة (۱۵۴۲) ابن عساکر (۲۷۷/۹) احمد (۲۲۳/۳) حاکم (۴۹۳/۳) مختصراً

فقر اور اللہ کے دین کے لیے مشقت برداشت کرنے

کی فضیلت

فضالہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو کچھ لوگ حالت قیام میں بھوک کی وجہ سے گر جاتے اور وہ اصحاب صفہ تھے۔ یہاں تک کہ گزرنے والے بدو کہتے، یہ پاگل ہیں، جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز پوری کر لیتے، تو آپ اُن کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: اگر تم جان لو جو تمہارے لیے اللہ کے پاس ہے تو تم پسند کرو تمہارے فقر و فاقہ میں اضافہ ہو جائے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ بے شک حضرت ابوبکر ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بغرض تجارت بصری کا سفر کیا۔ حضرت ابوبکر ؓ کو رسول اللہ ﷺ سے محبت و تعلق نے اس بات سے نہیں روکا کہ وہ اپنے مقدر کی تلاش میں تجارت کے لیے سفر کریں۔ اس لیے کہ تجارت ان حضرات کے ہاں پسندیدہ مشغلہ تھا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی باوجود تعلق کے حضرت ابوبکر ؓ کو تجارت کے لیے سفر سے نہیں روکا، حالانکہ آپ ﷺ ابوبکر ؓ کی محبت سے بڑے خوش ہوتے تھے، مگر وہ تجارت بھی آپ ﷺ کے ہاں پسندیدہ ہونے کی وجہ سے کرتے تھے۔

۱۲۶۱۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: ((لَقَدْ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَاجِرًا إِلَى بَصْرَى، لَمْ يَمْنَعْ أَبَا بَكْرٍ الضُّرُّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شُحَّهُ عَلَى نَصِيْبِهِ مِنَ الشُّخُوصِ لِمَتَّجَارَةٍ، وَذَلِكَ كَانَ لِإِعْجَابِهِمْ كَسْبُ لِمَتَّجَارَةٍ، وَحُبُّهُمْ لِلتَّجَارَةِ، وَلَمْ يَمْنَعْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ مِنَ الشُّخُوصِ فِي تِجَارَتِهِ حُبِّهِ صُحْبَتَهُ وَضَنَّهُ بِأَبِي بَكْرٍ، فَقَدْ كَانَ صُحْبَتِهِ مُعْجَبًا. لَا سُبْحَانَ. وَفِي رَوَايَةٍ: «سُحْبَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِلتَّجَارَةِ وَإِعْجَابِهِ بِهَا»)). [الصحيحه: ۲۹۲۹]

خریج: الصحيحه ۲۹۲۹۔ طبرانی فی الكبير (۳۰۰/۲۳) والاوسط (۶۳۸۳)

ابن آدم کے حرص کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آدم کے بیٹے کی مال یا سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کو ضرور تلاش کرے گا اور آدم کے بیٹے کا پیٹ مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ اسی پر نظر کرم کرتا ہے جس نے اُس کی طرف رجوع کیا۔ صحابہ کی کثیر تعداد، انس، ابن عباس، ابن زبیر، ابو موسیٰ ؓ وغیرہ نے اس کو نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

باب بیان حرص ابن آدم

۱۲۶۲۔ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ لِإِبْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ (وَفِي رَوَايَةٍ: مِنْ ذَهَبٍ) يَبْتَغِي [وَادِيًا] ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ)) رَوَاهُ فِي النَّبِيِّ ﷺ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، مِنْهُمْ: أَنَسُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَأَبُو مُوسَى۔

خریج: الصحيحه ۲۹۰۷۔ بخاری (۶۳۴۰) مسلم (۱۰۳۸) من حدیث انس ؓ

خرچ کرنے میں جلدی کرنا

ابو ہریرہ ؓ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو، تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھ پر تین راتیں بھی نہ گزریں کہ اُس میں سے کچھ میرے پاس ہو مگر جو کچھ میں قرض کی ادائیگی کے لیے محفوظ رکھوں۔

باب التسريع في الانفاق

۱۲۶۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَوْ كَانَ لِي بَثْلٌ أَحَدُ ذَهَبًا لَسَرَّيْنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ يَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ، إِلَّا شَيْئًا أَرْضِدُهُ لِمَدِينٍ)). [الصحيحه: ۱۱۳۹]

خریج: الصحيحه ۱۱۳۹۔ بخاری (۶۳۴۵) بیہقی فی الدلائل (۳۳۸/۱) والشعب (۱۰۳۳۲)

الدنيا عند الله

۱۲۷۰۔ فان ﷺ: ((لَوْ كَانَتْ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَاسْقَى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةٌ مَاءٍ)) رَوَى مِنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَجَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَالْحَسَنِ، وَعُمَرُ بْنُ مَرْثَةَ، مُرْسَلًا. [الصحيحه: ۶۸۶]

اللہ کے نزدیک دنیا کی اہمیت
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ کے ہاں مجھڑ کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو اس میں سے ایک قطرہ پانی بھی نہ پلاتا۔ صحابہ کی کثیر تعداد سہل بن سعد، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس سمیت کثیر صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسے روایت کیا گیا ہے اور حسن اور عمرو بن مرہ نے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

تخریج: الصحيحه ۶۸۶۔ (۱) ابن عمر: قضاعی فی مسند الشہاب (۱۳۳۹) خطیب فی التاریخ (۳/ ۹۲) (۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما: ابونعیم فی الحلیۃ (۳/ ۳۰۴، ۳۰۵/ ۲۹۰) (۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: قضاعی فی مسند الشہاب (۱۳۴۰)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ کے ہاں مجھڑ کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو اس میں سے ایک قطرہ پانی بھی نہ پلاتا۔

۱۲۷۱۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَتْ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَاسْقَى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةٌ مَاءٍ)). [الصحيحه: ۹۴۳]

تخریج: الصحيحه ۹۴۳۔ ترمذی (۲۳۲۰) ابن ماجہ (۴۱۱۰) ابونعیم فی الحلیۃ (۳/ ۳۵۲)

مہر کا بیان

ابو حرد اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، وہ آپ سے عورت کے حق مہر کے متعلق مدد کے طلب گار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اُس کو کتنا حق مہر دیا؟ انہوں نے کہا ۲ سو درہم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بٹھان وادی سے چلو بھی بھرتے ہو تو اس سے بھی زیادہ نہ دیتے۔

باب بیان المہر

۱۲۷۲۔ عَنْ أَبِي حَزْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَعِينُهُ فِي مَهْرِ امْرَأَةٍ، فَقَالَ: ((كَمْ أَهْمَرْتَهَا؟)) فَقَالَ: مِئَتِي دِرْهَمٍ، فَقَالَ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ مِنْ بَطْحَانَ مَا زِدْتُمْ)). [الصحيحه: ۲۱۷۳]

تخریج: الصحيحه ۲۱۷۳۔ حاکم (۱/ ۱۷۸) احمد (۳/ ۴۳۸) طبرانی فی الکبیر (۲۲/ ۳۵۲) عبد الرزاق (۱۰۳۰۹)

لوگوں سے بے نیاز ہونے کی اہمیت

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، تم میں سے ہر ایک لوگوں سے بے نیازی برتے اگرچہ مسواک کرنے والی شاخ ہو۔ (یعنی سوال سے بچے۔)

اهمية الغنا من الناس

۱۲۷۳۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((لَيَتَغَنَّ أَحَدُكُمْ عَنِ النَّاسِ، وَلَوْ بِقَضِيبٍ مِّنْ سِوَاكَ)). [الصحيحه: ۲۱۹۸]

تخریج: الصحيحه ۲۱۹۸۔ بیہقی فی الشعب (۳۵۲۸) مرسلًا و (۳۵۲۷) والطبرانی (۱۲۲۵۷) و ابن ابی حاتم (۲۱۲) عن

کتنی دنیا کافی ہے؟

بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، تم میں سے ہر ایک کے لیے دنیا میں ایک خادم اور ایک سواری کافی ہیں۔

کم الدنيا تكفي

۱۲۷۴۔ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ مَرْفُوعًا: ((لِكُفِّ أَحَدِكُمْ مِنَ الدُّنْيَا خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ)).

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۰۲۔ احمد (۳۶۰/۵) دارمی (۲۷۱۸) نسائی فی الکبریٰ (۹۸۱۲) ابن ابی شیبہ (۲۳۵/۱۳)

جو مال تجھ کو بغیر سوال کرنے کے ملے اس کو لے لے

ما أتاك المال من غير مسألة فكله و

اور کھا لے

تموله

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ حکمرانوں کے اموال کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: حکمرانوں کا جو مال بغیر مانگے اور لالچ کے تجھے ملے تو اُس کو کھا اور اسے لے لے۔

۱۲۷۵۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْوَالِ السُّلْطَانِ؟ فَقَالَ: ((مَا أَتَاكَ اللَّهُ مِنْ أَمْوَالِ السُّلْطَانِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ، فَكُلْهُ وَتَمَوَّلْهُ)). [الصحیحۃ: ۲۲۰۹]

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۰۹۔ احمد (۱۹۵/۵) بخاری (۱۳۷۳) مسلم (۱۰۳۵) من حدیث عمر رضی اللہ عنہ

قرض کے علاوہ مال کو نہ روکنے کا استحباب

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے (کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا) میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اُحد پہاڑ میرے پاس سونے کا ہو اور تیسری رات گزر جائے اور میرے پاس اُس میں سے ایک دینار باقی رہے۔ مگر وہ دینار کہ جس کو میں قرض کی ادائیگی کے لیے روک لوں۔ مگر یہ کہ میں لب بھر بھر کے لوگوں میں تقسیم کر دوں۔

استحباب عدم ارساد المال الالدين

۱۲۷۶۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَرْفُوعًا: ((مَا أَحَبُّ أَنْ أُحْدَا ذَاكَ عِنْدِي ذَهَبٌ، أَمْسَى ثَالِثَةً عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا، حَتَّى يَنْ يَدِيهِ، وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَهَكَذَا عَنْ شِمَالِهِ)).

[الصحیحۃ: ۲۲۱۱]

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۱۱۔ بخاری (۶۳۳۲) مسلم (الزکاة: ۹۳/۳۲) احمد (۱۵۲/۵)

مال کی زیادتی سے ڈرنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، مجھے تمہارے بارے میں فکر کا اندیشہ نہیں، لیکن میں تمہاری دولت کی کثرت سے ڈرتا ہوں اور مجھے تمہاری غلطی کا اندیشہ نہیں۔ لیکن میں تمہارے جان بوجھ کر

باب خشى التكاثر

۱۲۷۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَا أَخْشَى عَلَيْكُمُ الْفَقْرَ، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ التَّكَاثُرَ، وَمَا أَخْشَى عَلَيْكُمُ الْخَطَا، وَلَكِنِّي أَخْشَى

عَلَيْكُمْ التَّعَمُّدُ)). [الصحيحہ: ۲۲۱۶]

(گناہ کرنے سے) ڈرتا ہوں۔

تخریج: الصحيحہ ۲۲۱۶۔ احمد (۵۳۹۳۰۸/۲) ابن حبان (۳۲۲۲) حاکم (۵۳۳/۲)

فوائد: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم فقر و فاقہ کی وجہ سے اللہ سے دور ہو جاؤ گے بلکہ مجھے اندیشہ یہ ہے کہ کہیں مال کی کثرت تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے۔ اور اسی طرح مجھے غلٹی پر بھی کوئی ڈر نہیں کیونکہ نہ چاہتے بھی انسان سے خطا سرزد ہو جاتی ہے۔ لیکن مجھے ڈر یہ ہے کہ تم کہیں جان بوجھ کر برائیوں میں نہ پھنس جاؤ۔

باب تفکر النبی ﷺ بالانفاق

۱۲۷۸۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فِي وَجْعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: [يَا عَائِشَةُ مَا فَعَلْتُ الذَّهَبُ؟] قَالَتْ: قُلْتُ: هِيَ عِنْدِي۔ قَالَ: اثْبِتِي بِهَا۔ فَحِثْتُ بِهَا، وَهِيَ مَا بَيْنَ السَّعِ أَوْ الْخَمْسِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ بِهَا۔ وَأَشَارَ بَزِيدُ بِيَدِهِ۔ ((مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ بِاللَّهِ لَوْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. وَهَذِهِ عِنْدَهُ؟ أَنْفَقِيهَا)).

[الصحيحہ: ۲۶۵۳]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں آپ ﷺ نے مرض الموت میں ارشاد فرمایا: اے عائشہ سونے کا کیا بنا؟ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا میرے پاس ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لے آؤ، تو میں وہ لے آئی۔ وہ نو یا پانچ دینار تھے۔ آپ نے اپنے ہاتھ میں رکھ کر ہاتھ سے اشارہ فرمایا (بزید راوی نے بھی ہاتھ سے اشارہ فرمایا) پھر کہا: کیا گمان ہے، محمد ﷺ کا اپنے رب کے متعلق کہ وہ اپنے سے اس حال میں ملے کہ یہ اُس کے پاس ہو۔ ان کو خرچ کر دو۔

تخریج: الصحيحہ ۲۶۵۳۔ احمد (۱۸۲/۶) ابن حبان (۳۲۱۲) ابن سعد (۲۳۸/۲) حمیدی (۲۸۳)

باب: من زهده ﷺ

ابو امامہ بن سہل ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں، کہ میں اور عروہ بن زبیر ؓ ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا: اگر تم رسول اللہ ﷺ کو اُس دن دیکھ لیتے جس روز آپ بیمار ہوئے تھے، اُس وقت میرے پاس چھ دینار تھے۔ (موسیٰ راوی حدیث اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ سات دینار تھے) حضرت عائشہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ان کو خرچ کرنے کا حکم دے دیا۔ میں تیمارداری میں مصروفیت کی وجہ سے اُن کو خرچ نہ کر سکی، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اس بیماری سے شفا یاب فرمایا۔ تو پھر آپ ﷺ نے ان دیناروں کے متعلق پوچھا اور فرمایا: اُن چھ یا سات دیناروں کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا:

۱۲۷۹۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمًا عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَوْ رَأَيْتُمَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فِي مَرَضٍ مَرَضُهُ، قَالَتْ: وَكَانَ لَهُ عِنْدِي سِتَّةٌ ذَنَائِرَ۔ قَالَ مُوسَى: أَوْ سَبْعَةٌ۔ قَالَتْ: فَأَمَرَنِي نَبِيُّ اللَّهِ أَنْ أَفْرِقَهَا، قَالَتْ فَشَغَلَنِي وَجَعُ نَبِيِّ اللَّهِ حَتَّى عَافَاهُ اللَّهُ، قَالَتْ: ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا؟ فَقَالَ: مَا فَعَلْتُ السَّتَّةَ۔ قَالَ: أَوْ السَّبْعَةُ؟ قُلْتُ: لَا وَاللَّهِ، لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِي وَجَعُكَ، قَالَتْ: فَدَعَا بِهَا، ثُمَّ صَفَّهَا فِي كَفِّهِ، فَقَالَ: ((مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللَّهِ لَوْ لَقِيَ

کہ اللہ کی قسم میں آپ کی تیار داری میں مشغولیت کی وجہ سے خرچ نہ کر سکی، آپ ﷺ نے منگو کر ہتھیلی پر رکھے اور فرمایا: کیا گمان ہے اللہ کے نبی کا اگر اللہ سے اُس حال میں ملے کہ یہ اُس کے پاس ہوں.....؟ یعنی چھ یا سات دینار۔

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَهَذِهِ عِنْدَهُ؟ يَعْنِي سِتَّةَ دَنَانِيرٍ أَوْ سَبْعَةً)). [الصحيحه: ۱۰۱۴]

تخریج: الصحيحه ۱۰۱۴۔ احمد (۶/۱۰۳) وانظر الحديث السابق

باب: شجر کاری اور زراعت کے لیے اسلام کی ترغیب

باب: حض الاسلام علی استثماء الارض وزدعها

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی درخت اگائے یا کھیتی باڑی کرے اور اُس سے کوئی پرندہ یا انسان یا کوئی چوپایہ کھالے تو وہ اُس کے لیے صدقہ ہی ہوتا ہے۔

۱۲۸۰۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مِمَّنْ مُسْلِمٌ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ، أَوْ إِنْسَانٌ، أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ)). [الصحيحه: ۷]

تخریج: الصحيحه ۷۔ بخاری (۲۳۲۰) مسلم (۱۵۵۳) احمد (۳/۱۳۷)

فوائد: جو عمل بھی خیر کے جذبہ سے کیا جائے اللہ تعالیٰ اُس کی قدر فرماتے ہیں اور اُس عمل کو کرنے والے کے لیے صدقہ جاریہ بنادیتے ہیں، پودا لگانا بہت بڑا نیک عمل اور صدقہ جاریہ ہے، آج کا پودا جب کل تھا اور درخت بنے گا تو جو اُس کے سایہ تلے بیٹھے گا یا اُس کا پھل کھائے گا یا اُس کی لکڑی استعمال کرے گا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ وہ پودا لگانے والے کو اجر و ثواب عطا فرماتے رہیں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، جو مسلمان کوئی درخت اگاتا ہے اور اس سے جو بھی کھایا جاتا ہے، اُس کے لیے صدقہ ہوتا ہے اور جو اُس سے چوری کیا جائے وہ بھی اُس کے لیے صدقہ ہوتا ہے اور جو اُس سے درندے کھا جائیں وہ بھی اُس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔ اور جو پرندہ کھا جائے، وہ بھی اُس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ جو بھی اس کھیتی میں کسی طرح کمی کرتا ہے، قیامت کے روز اُس کے لیے صدقہ ہی ہوگا۔

۱۲۸۱۔ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا سَرَقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ الطَّيْرُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَزُرُّهُ أَحَدٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ [إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ])). [الصحيحه: ۸]

تخریج: الصحيحه ۸۔ مسلم (۱۵۵۳) احمد (۳/۳۹۱) ابویعلیٰ (۲۲۱۳)

قرض ادا کرنے کے لیے مال کو روکنا

باب ارصاد المال لدين

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لیے اُحد پہاڑ سونے کا بن

۱۲۸۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَا يَسُرُّنِي أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا تَأْتِي عَلَى ثَالِثَةٍ وَعِنْدِي مِنْهُ

دِينَارٍ إِلَّا دِينَارٌ أُرْصَدُهُ لِدَيْنٍ عَلَيَّ)).

جائے اور تین راتیں گزرنے کے بعد میرے پاس اُس میں سے کوئی ایک دینار باقی ہو۔ مگر جس کو میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے روک لوں۔

تخریج: الصحیحة ۱۰۲۸۔ مسلم (۹۹۱) احمد (۲/۳۵۷)

ذم الاسترداد بالهبة

۱۲۸۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا: ((مَثَلُ الَّذِي يَسْتَرِدُّ مَا وَهَبَ، كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقْبِئُ فَيَأْكُلُ فَيْتَنَهُ، فَإِذَا اسْتَرَدَّ الْوَاهِبُ فَلْيُوقِفْ، فَلْيُعْرِفْ بِمَا اسْتَرَدَّ، ثُمَّ لِيُدْفَعْ إِلَيْهِ مَا وَهَبَ)).

تحفہ کو واپس لینے کی مذمت
عبداللہ بن عمرو سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، اُس شخص کی مثال جو ہبہ کو واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے کتے کی سی ہے، قے کرتا ہے پھر اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص اپنا ہبہ واپس مانگے تو ہبہ لینے والے کو چاہیے کہ اُس کو اُس چیز کے بارے میں جو واپس مانگ رہا ہے بدنام کرنے کے لیے اعلان کرے پھر اُس کو ہبہ کرنے والی چیز دے دے۔

تخریج: الصحیحة ۲۲۸۲۔ ابوداؤد (۳۵۳۰) احمد (۲/۱۷۵) بیہقی (۶/۱۸۱)

فوائد: باہم تحائف کا تبادلہ کرنا محبت میں اضافے کا باعث ہے۔ ایک دوسرے کو تحفہ دیتے ہوئے مقصود صرف اللہ کی رضا ہونی چاہیے۔ تحفہ دینے کے بعد نہ ہی جتلا نا چاہیے اور نہ ہی ناراضی کے موقع پر واپسی کا مطالبہ کرنا چاہیے۔ جو شخص ناراضی کے موقع پر تحفہ کی واپسی کا مطالبہ کرے تو رسول اللہ ﷺ نے ایسے کینے شخص کو اُس کتے کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو قے کرنے کے بعد خود ہی اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔

الإحتكار خطأ عند ضرورة

المسلمين

۱۲۸۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْتَكَرَ حُكْرَةً يُرِيدُ أَنْ يُغْلِيَهَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ خَاطِئٌ)).

مسلمانوں کی ضرورت کے وقت ذخیرہ اندوزی گناہ ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ذخیرہ اندوزی کی کہ اُس کے ذریعے مسلمانوں پر قیمتیں گراں ہوں تو وہ خطا کار ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۳۱۲۔ احمد (۲/۳۵۱) ابن عدی (۴/۲۵۱۸) حاکم (۲/۱۲) بیہقی (۶/۳۰)

من أخذ الدين للتأدية اعانته الله

جس نے قرض ادا کرنے کی نیت سے لیا تو اللہ اس کی

مدد کرتا ہے

عبداللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بیوی

۱۲۸۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ

میمونہ نے قرض لیا، تو انہیں کہا گیا، اے ام المؤمنین آپ قرض لیتی ہیں، حالانکہ آپ ﷺ کے پاس ادائیگی کی استطاعت نہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے، جو قرض ادا کرنے کی نیت سے قرض لیتا ہے، اللہ عزوجل اُس کی مدد فرماتے ہیں۔

مَيْمُونَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَدَانَتْ، فَقِيلَ لَهَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ تَسْتَدِينِينَ وَلَيْسَ عِنْدَكَ وَقَاءٌ؟ نَالَتْ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَخَذَ دَيْنًا يُرِيدُ أَنْ يُؤَدِّيَهُ أَغَانَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)). [الصحيحہ: ۱۰۲۹]

تخریج: الصحيحہ ۱۰۲۹۔ نسائی (۳۹۱) ابونعیم فی اخبار اصحابہا (۲/۲۳۸) طبرانی (۲۸/۲۳)

جس نے لوگوں سے فاقہ کی شکایت کی

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، کہ جس کو فاقہ پیش آیا اور اُس نے اللہ کی بجائے لوگوں سے شکایت کی تو اُس کا فاقہ بند نہیں ہوتا۔ اور جو اللہ کے سامنے اظہار کرتا ہے تو اللہ اُس کو جلد ہی غنا عطا فرماتے ہیں یا تو جلد موت سے یا جلد غنا دے کر۔

من شکى الفاقة من الناس

۱۲۸۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ مِنَ النَّاسِ، لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ، أَوْشَكَ اللَّهُ لَهُ بِالْغِنَى، إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ، أَوْ غِنَى عَاجِلٍ)). [الصحيحہ: ۲۷۸۷]

تخریج: الصحيحہ ۲۷۸۷۔ ترمذی (۲۳۲۷) حاکم (۱/۳۰۸) بیہقی (۱۹۶/۳)

سودے کو واپس کرنے کی فضیلت

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کا سودا واپس لیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس کی خطاؤں کو معاف فرمائیں گے۔

فضل الاقالة في البيع

۱۲۸۷۔ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَقَالَ أَخَاهُ بَيْعًا أَقَالَ اللَّهُ عَفْوَتهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحہ: ۲۶۱۴]

تخریج: الصحيحہ ۲۶۱۴۔ طبرانی فی الاوسط (۸۹۳)

باب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا، جو کوئی ایک بیع میں دو بیع کرتا ہے تو اُس کے لیے دونوں میں سے کم ہے یا اُس کے لیے سود ہے۔

باب: بيع الاجل بزيادة في الثمن

۱۲۸۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْ كَسَهُمَا أَوْ الرُّبَا)).

تخریج: الصحيحہ ۲۳۲۶۔ ابن ابی شیبہ (۶/۱۲۰) ابو داؤد (۳۳۶۱) حاکم (۲/۳۵) ترمذی (۱۲۳۱) نسائی (۳۶۳۶) بمعناه

فوائد: اکثر علماء نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے، ایک چیز کی قیمت نقد ۱۰۰ اور ادھار ۱۲۵ روپے جس طرح کہ عموماً قسٹوں کے کاروبار میں ہوتا ہے، اس حدیث کے مطابق مدت کے عوض میں زیادہ لی جانے والی رقم سود اور حرام ہے۔

گھر کی قیمت سے برکت کے لیے اس جیسی چیز خریدی

يشترى من ثمن الدار مثلها للبركة

جائے

حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی گھر فروخت کیا اور اُس کی قیمت سے کوئی جائیداد اُسی طرح کی نہ خریدی تو اُس میں اُس کے لیے برکت نہیں ڈالی جائے گی۔

۱۲۸۹۔ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ بَاعَ دَارًا وَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهَا فِي مِثْلِهَا لَمْ يَسَارِكْ لَهُ فِيهَا)).

[الصحيحة: ۲۶۳۷]

تخریج: الصحيحة ۲۳۲۷۔ بخاری فی التاريخ (۳۲۸/۸) ابن ماجہ (۲۳۹۱) طیبالسی (۲۲۳)

قرض چھوڑ جانے کی مذمت

اسامہ بن یزید بن سکنؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: جس نے دودینار چھوڑے اُس نے آگ کے دوداغ چھوڑے۔

ذم ترك الدين

۱۲۹۰۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((مَنْ تَرَكَ دِينَارَيْنِ، فَقَدْ تَرَكَ كَيْسَيْنِ)).

[الصحيحة: ۴۹۹]

تخریج: الصحيحة ۳۹۹۔ ابوداود (۱۲۴۲) نسائی (۲۵۹۳) ترمذی (۶۵۰) ابن ماجہ (۱۸۳۰) احمد (۳۸۸/۱)

جس نے بغیر ضرورت کے سوال کیا، اس کی وعید

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گزران کے مطابق مال ہونے کے باوجود سوال کیا تو اُس کا سوال قیامت کے روز اُس کے چہرے پر زخم اور خراش بن کر ظاہر ہوگا۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اُس کے غنی ہونے کے لیے کیا کافی ہے؟ آپ نے فرمایا: پچاس درہم یا اُس کی قیمت کے برابر سونا۔

الوعيد من سأل بغیر ضرورة

۱۲۹۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ، جَاءَتْهُ مَسْأَلَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَدُوشًا أَوْ خُمُوشًا أَوْ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا يُغْنِيهِ؟ قَالَ: خَمْسُونَ دِرْهَمًا، أَوْ قِيمَتُهَا مِنْ الذَّهَبِ)).

[الصحيحة: ۱۰۵۸]

تخریج: الصحيحة ۱۰۵۸۔ ابن حبان (۵۶۷) طبرانی فی الکبیر (۱۰۲۳۳) والصغیر (۲۶۱/۱)

فوائد: موجودہ حالات میں اکثر بھکاری بھیک مانگنے کو اپنا کاروبار سمجھتے ہیں۔ بسا اوقات وہ اپنے آپ کو کمزور اور معزور ثابت کرنے کے لیے خودی اپنا آپ زخمی کر لیتے ہیں یا سرخ رنگ لگا کر پٹیاں باندھ کر گزرنے والوں کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ ہم حد درجہ محتاج ہیں۔ اس قدر گناہ نافع ایسے لوگوں کے لیے قیامت کے روز لعنت و پھٹکار اور حد درجہ ذلت کا باعث ہوگا۔

دھوکہ دہی کی مذمت

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمیں دھوکہ دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔ مکرو

باب ذم الغش

۱۲۹۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا،

خرید و فروخت، کمائی اور زہد کا بیان
وَالْمَكْرُوهُ الْخِدَاعُ فِي النَّارِ)).

[الصحيحہ: ۱۰۵۸]

فریب آگ میں ہے۔

خیانت کی مذمت

عبداللہ بن انیس سے روایت ہے، انہوں نے اور عمر بن خطاب ؓ نے آپس میں صدقہ کا ذکر کیا، حضرت عمر نے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا؟ جب آپ صدقے کی خیانت کا ذکر فرما رہے تھے کہ جس نے صدقہ میں سے اونٹ یا بکری کی خیانت کی وہ قیامت کے روز اُس کو اٹھا کر لائے گا؟ حضرت عبداللہ بن انیس نے کہا: کیوں نہیں (یعنی میں نے یہ فرمان نبی ﷺ سے سنا ہے)

تخریج: الصحيحہ ۲۳۵۴۔ ابن ماجہ (۱۸۱۰) احمد (۳/۳۹۸) طبری فی التفسیر (۱۰۶/۳)

جس نے قرض ادا کرنے کی نیت کی تو اللہ کی مدد اس کے لیے ہے

من نوى أداء الدين
كان عون الله له

سیدہ عائشہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: جو کوئی مقروض ہو اور وہ قرض کی ادائیگی کی نیت رکھتا ہو، تو اللہ اُس کی مدد فرماتا ہے اور اللہ اُس کے لیے رزق کے اسباب پیدا فرماتا ہے۔

۱۲۹۴۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ يَنْوِي آدَاءَهُ كَانَ مَعَهُ مِنَ اللَّهِ عَوْنٌ وَسَبَّبَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا)). [الصحيحہ: ۲۸۲۲]

تخریج: الصحيحہ ۲۸۲۲۔ طبرانی فی الاوسط (۷۶۰۳) احمد (۶/۷۲، ۲۵۵) حاکم (۲/۲۲) من طریق آخر عنها بمعناه

باب: پڑوسی کا حق

باب: من حق الجاء

ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی زمین بیچنے کا ارادہ کیا، وہ اُس کو پہلے اپنے ہمسائے پر پیش کرے۔

۱۲۹۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: [مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَارَادَ يَبِيعَهَا فَلْيُعْرِضْهَا عَلَى جَارِهِ]۔ [الصحيحہ: ۲۳۵۸]

تخریج: الصحيحہ ۲۳۵۸۔ ابن ماجہ (۲۳۹۳) الضیاء فی المختارۃ (۱۲/۶۳) طبرانی (۱۱۷۸۰)

شروط کو پورا کرنا

باب وفاء الشروط

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں، یہ

۱۲۹۶۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُسْلِمُونَ

حدیث صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے۔ ابو ہریرہ، عائشہ، انس بن مالک، عمرو بن عوف، رافع بن خدیج اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

عِنْدَ شُرُوطِهِمْ)) جَاءَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَائِشَةَ، وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو۔

تخریج: الصحیحة ۲۹۱۶۔ ابوداود (۳۵۹۳) ابن الجارود (۶۳۷، ۶۳۸) دارقطنی (۲۷/۳) حاکم (۲/۳۹) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

باب: نبی کریم ﷺ کی سخاوت اور قرض کی احسن طریقے سے ادائیگی کا بیان

باب: من کرمہ صلی اللہ علیہ وسلم وحسن قضاہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا: آپ ﷺ نے اُس کے لیے نصف وقن ادھار لیا اور اُس کو دے دیا۔ پھر جب اُس نے آکر مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے ایک پورا وقن اُس کو واپس کر دیا۔ اور فرمایا: قرض جو کہ آدھا میں نے تمہیں دے دیا ہے۔ (یعنی جو میرے ذمہ واجب تھا) اور آدھا میری طرف سے عطیہ ہے۔

۱۲۹۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُهُ، فَاسْتَسْلَفَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَطْرَ وَسْقٍ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ يَتَقَاضَاهُ، فَأَعْطَاهُ وَسْقًا وَقَالَ: ((نِصْفُ لَكَ قَضَاءٌ، وَنِصْفُ لَكَ نَائِلٌ مَتًى)).

تخریج: الصحیحة ۳۴۱۳۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے کنویں میں جمع شدہ پانی روکنے سے منع کیا (یعنی بچا ہوا پانی)

۱۲۹۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((نَهَى أَنْ يُمْنَعَ نَعَقُ الْبَيْتِ. يَعْنِي: قُضِلَ الْمَاءُ)).

تخریج: الصحیحة ۲۳۸۸۔ احمد (۶/۲۶۸) ابن حبان (۳۹۵۵) حاکم (۲/۶۱)

خرید و فروخت کی ممنوعہ اقسام

باب البيع الممنوعه

جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بیل کی کٹائی سے منع فرمایا۔

۱۲۹۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَمْنِ الْكَلْبِ وَالسَّوْرِ)). [الصحیحة: ۲۹۷۱]

تخریج: الصحیحة ۲۹۷۱۔ مسلم (۱۵۶۹) ابن ماجہ (۲۱۶۱) احمد (۳/۳۸۶) بیہقی (۱۰/۶)

جعفر بن محمد سے روایت ہے: وہ اپنے باپ وہ اپنے دادا یعنی حسین رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے رات کو کھجور کا پھل توڑنے اور کھیتی کی کٹائی سے منع فرمایا ہے۔ جعفر بن

۱۳۰۰۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ. يَعْنِي الْحُسَيْنَ. مَرْفُوعًا: ((نَهَى عَنِ الْجَدَادِ بِاللَّيْلِ وَالْحَصَادِ بِاللَّيْلِ. قَالَ جَعْفَرُ

بُنْ مُحَمَّدٍ: اَرَاهُ مِنْ اَجَلِ الْمَسَاكِينِ)). محمد نے کہا: میرا خیال ہے کہ مسکینوں کی وجہ سے۔

تخریج: الصحیحة ۳۲۷۵۔ ابوبکر الخلال فی الامر بالمعروف (۱۷۵) بغوی فی شرح السنة (۲۰۳۸) بیہقی (۱۲۶/۶) خطیب فی التاريخ (۳۰۴/۸) من طریق آخر عنه

فوائد: رات کو مساکین آرام کر رہے ہوتے ہیں تو جب اُن کو خبر نہیں ہوگی تو وہ پھل وغیرہ سے محروم رہ جائیں گے۔ اس لیے آپ ﷺ نے رات کو پھل یا فصل کی کٹائی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بانسری یا بینڈ بجانے والے کی کمائی حرام ہے

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے بانسری یا بینڈ بجانے والے کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

باب النہی عن کسب الزمار

۱۳۰۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((نَهَى عَنْ كَسْبِ الزَّمَارِ)).

فوائد: شادی یا خوشی کے موقع پر جو لوگ طبلہ یا سارنگی بجاتے ہیں اُن کی کمائی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

نبی ﷺ کے زہد کا بیان

باب زهد النبی ﷺ

اُس ؓ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ آل محمد کے پاس کسی صبح بھی گندم یا کھجور کا ایک صاع موجود نہیں تھا۔

۱۳۰۱۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ حَبِّ وَلَا صَاعُ تَمْرٍ)). [الصحیحة: ۲۴۰۴]

تخریج: الصحیحة ۲۴۰۴۔ ابن ماجہ (۴۱۴۷) احمد (۲۳۸/۳) ابویعلیٰ (۳۰۵۹) بخاری (۲۰۶۹) ترمذی (۱۲۱۵) بمعناہ

عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ انصار کی ایک عورت میرے پاس آئی، اُس نے آپ ﷺ کا بستر دیکھا جو کہ ایک چادر تھی جو دوہری کر دی گئی تھی، وہ چلی گئی اور ایک ایسا بستر بھیجا جس کے اندر اون بھری ہوئی تھی۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ فلاں انصاری عورت آئی تھی، اُس نے بستر دیکھا اور واپس جا کر یہ بستر بھیج دیا۔ تو آپ نے فرمایا: کہ اُس کو واپس کر دو مگر میں نے اپنے پاس رکھنے کی چاہت پر واپس نہ کیا حتیٰ کہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا: کہ واپس کر دو۔ اور کہا اے عائشہ: اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو اللہ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا

۱۳۰۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَتْ: دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَيَّ فَرَأَتْ فِرَاشَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَبَاءً مُنْتَبِئَةً، فَانْطَلَقْتُ، فَبَعَثْتُ إِلَيْهِ بِفِرَاشٍ حَشُوهُ صُوفٌ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فُلَانَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ دَخَلَتْ عَلَيَّ فَرَأَتْ فِرَاشَكَ، فَذَهَبَتْ، فَبَعَثَتْ بِهَذَا، فَقَالَ: رُدِّبِهِ، فَلَمْ أَرُدَّهُ، وَأَعْجَبَنِي أَنْ يَكُونَ فِي بَيْتِي، حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: ((وَاللَّهِ يَا عَائِشَةُ! لَوْ شِئْتُ لَأَجْرَى اللَّهُ مَعِيَ جِبَالَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ)).

[الصحيحة: ۲۴۸۴] ۷۰

تخریج: الصحيحۃ ۲۳۸۳۔ ابن سعد (۱/ ۳۶۵) ابو الشیخ فی اخلاق النبی ﷺ (ص: ۱۶۶، ۱۶۷)

فوائد: فراخی و فراوانی کے تمام مواقع موجود ہونے کے باوجود سادگی پسند کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ اس سنت کو اپنانے سے زندگی کی تمام مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ لوگوں پر ایثار کر کے خود سادگی سے رہنے والے خوش نصیب کو اپنی خاص نوازشات اور عنایات سے نوازتا ہے۔ آج غلامانِ مصطفیٰ ﷺ میں سے کون ہے جو آپ ﷺ کی سیرت کے اس پہلو کو بھی اپنے لیے مشعلِ راہ سمجھے؟

حیوانوں میں کمی و زیادتی سود نہیں ہے

التفاضل فی الحيوان ليس بربا

۱۳۰۲۔ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((لَا بَأْسَ بِالْحَيَوَانَ وَاحِدًا يَأْتِيَنَّ، يَدًا بِيَدٍ)).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، ایک جانور کی بیچ دو کے بدلہ میں جائز ہے، اگر دست بدست ہو۔

تخریج: الصحيحۃ ۲۳۱۶۔ ترمذی (۱۳۳۸) ابن ماجہ (۲۲۷۱) احمد (۳/ ۳۱۰، ۳۸۰)

حضرت خوات بن جبریل رضی اللہ عنہا کہتے ہیں، ایک آدمی فوت ہو گیا اور اس نے مجھے اپنے مال کے بارے میں وصیت کی، اُس مال میں جس کی اُس نے وصیت کی تھی ایک ام ولد اور ایک آزاد عورت بھی تھی۔ ان کا آپس میں تنازعہ ہو گیا تو آزاد عورت نے ام ولد سے کہا اے کمیني و بے وقوف ایک دن آئے گا کہ تیرے کان سے پکڑ کر تجھے فروخت کیا جائے گا تو اُس لوٹدی نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ام ولد کی خرید و فروخت نہیں کی جائے گی۔

۱۳۰۲م۔ عَنْ خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ، وَأَوْضَى إِلَيَّ، فَكَانَ فِيْمَا أَوْضَى بِهِ أُمُّ وَلَدِهِ، وَأَمْرَأَةٌ حُرَّةٌ، فَوَقَعَ بَيْنَ أُمِّ الْوَلَدِ وَالْمَرْأَةِ كَلَامٌ، فَقَالَتْ لَهُ الْمَرْأَةُ: يَا لُكْعَمَا! عَدَا يَوْحُذُ بِأَذْنِكَ قَتْبَاعَيْنِ فِي السُّوقِ! فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تَبَاعُ أُمُّ الْوَلَدِ)).

تخریج: الصحيحۃ ۲۳۱۷۔ طبرانی فی الکبیر (۲۱۳۷) بیہقی (۱۰/ ۳۳۵) دارقطنی (۳/ ۱۳۳)

مغنیات کی خرید و فروخت حرام ہے

باب تحريم بيع القينات

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: مغنیات کو بیچو اور نہ ہی خریدو اور نہ اُن کو (غنا) سکھاؤ، اُن کی تجارت میں بھلائی نہیں ہے اور اُن کی قیمت حرام ہے، اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ کچھ لوگ غافل کر دینے والی بات خریدتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے گمراہ دیں..... آخر آیت تک

۱۳۰۳۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ، وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ، وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ، وَلَا خَيْرَ فِي بَحَارَةِ فِيهِنَّ، وَلَمْ نَهَنْ حَرَامًا، وَفِي مِثْلِ هَذَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ يُفْضِلُ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [لَقَمَانُ ۶] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ)).

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۲۲۔ ترمذی (۳۱۹۳/۱۲۸۲) احمد (۲۵۲/۵) حمیدی (۹۱۰) طبری فی التفسیر (۳۹/۲۱)

جاگیریں بنانے کی کراہت

کراہۃ الاتخاذ الضیعة

۱۳۰۴۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا: ((لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ قَتَرُ عِبَادًا فِي الدُّنْيَا)).
ابن مسعود ؓ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، جاگیریں نہ بناؤ تم دنیا میں راغب ہو جاؤ گے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۔ ترمذی (۲۳۲۸) ابویعلیٰ (۵۲۰۰) احمد (۳۷۷/۱) حاکم (۳۲۲/۳)

قرض کی مذمت

باب ذم القرض

۱۳۰۵۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مَرْفُوعًا: ((لَا تُعَيِّفُوا أَنْفُسَكُمْ بَعْدَ أَمْنِهَا، قَالُوا: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الدَّيْنُ)).
عقبہ بن عامر ؓ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے کہ امن کے بعد اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈالو۔ صحابہ نے کہا، اللہ کے رسول ﷺ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قرض۔

[الصحیحۃ: ۲۴۲۰]

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۲۰۔ بخاری فی التاریخ (۳۳۰/۶) احمد (۱۵۳/۱۳۶/۳) بیہقی (۳۵۵/۵) ابویعلیٰ (۱۷۳۹)
فوائد: آخرت کا فکر مند قرض لینے کے بعد ہمیشہ قرض کی ادائیگی کا بھی فکر مند رہتا ہے، قرض ہمیشہ مجبوری کے عالم میں ہی لینا چاہیے کہ جب انسان ہر طرف سے بے بس ہو اور اُس کے لیے قرض کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ نمود و نمائش کے لیے جو بڑے بڑے قرضے اٹھائے جاتے ہیں یہ یقیناً مستحسن فعل نہیں۔ بلکہ یہ تو اپنی خالص حلال کمائی سے بھی درست نہیں۔

شہری کا دیہاتی کے لیے بیچنے کی ممانعت

النهی أن یبیع حاضر لباد

۱۳۰۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَكَأَن يَقُولُ: ((لَا تَلْقُوا الْبُيُوعَ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُ عَلَى بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ. أَوْ أَحَدٌ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْتَزِعَ الْخَاطِبُ الْأَوَّلُ أَوْ يَأْذَنَهُ لِيَخْطُبَ)).
ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا یہ کہ شہری دیہاتی کی بیچ کرے اور آپ فرمایا کرتے تھے، تاجروں کو آگے بڑھ کر نہ ملو اور ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو اور نہ ہی تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کا پیغام بھیجے یہاں تک کہ پہلا اُسے چھوڑ دے یا اجازت دے دے۔

[الصحیحۃ: ۱۰۳۰]

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۳۰۔ احمد (۱۵۳/۲) بهذا اللفظ بخاری (۵۱۳۲/۲۱۶۵) مسلم (۱۳۱۲) و کتاب البیوع ۸/۱۳۱۲) بنحوہ مفروقاً
فوائد: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے چند ایسے امور سے منع فرمایا کہ جن سے دوسرے مسلمان بھائی کی حق تلفی ہوتی ہے، (۱) شہری کو دیہاتی کی بیچ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ ایسی صورت میں ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کو منڈی کے بھاؤ سے بے خبر رکھ کر سستے داموں اُس سے غلہ خرید لے اور پھر گراں قیمت میں خود اس کو آگے فروخت کر دے۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی دیہاتی شہر میں سودا فروخت کرنے کے لیے لائے اور شہری کہے کہ میرے پاس ذخیرہ کر دو۔ جب کمی کی وجہ سے قیمت زیادہ ہوتی تو فروخت

کروں گا تو یہ صورت بھی جائز نہیں۔ صحیح مسلم میں آنجناب ﷺ کا ارشاد ہے: ﴿لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَايَدٍ دَعَا لِنَاسٍ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ﴾ ”کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیچ نہ کرے، لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے سے رزق دیتا ہے۔“ (۲) منڈی پہنچنے سے پہلے تجارتی قافلہ سے جا کر مال خرید لینا جائز نہیں کیونکہ باہر سے آنے والے تاجروں کو منڈی کے بھاؤ سے بے خبری کی وجہ سے دھوکہ ہو سکتا ہے۔ بخاری و مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں: ﴿لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ﴾ تجارتی قافلوں کو آگے بڑھ کر نہ ملو۔ (۳) بیچ پر بیچ کرنا بھی درست نہیں۔ مثلاً خرید و فروخت کرنے والے ایک سودے پر راضی ہو چکے ہیں تو تیسرا آدمی ان کا سودا خراب کرے تو یہ شرعاً غلط ہے۔ مثلاً ایک آدمی ہزار روپے کی چیز خریدنا چاہتا تھا تو کوئی دوسرا آدمی کہے کہ مجھ سے نو سو روپے کی خرید لیا تو تیسرا آدمی مالک کو کہے یہ چیز اس کی بجائے مجھ کو گیارہ سو روپے کی دے دو۔ یہ دونوں صورتیں درست نہیں۔ (۴) اسی طرح کسی مسلمان بھائی کی مفتی یا رشتہ ہو رہا ہو اور کوئی شخص اس رشتے کا فیصلہ ہونے سے پہلے اپنا پیغام بھیج دے یا کسی کی نسبت توڑنے کے لیے سازشوں کے جال بننا قطعاً جائز نہیں۔

ایک ہی جنس میں کمی اور زیادتی سود ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ملی جلی کھجوریں ملتی تھیں تو ہم ایک صاع کے بدلہ میں دو صاع فروخت کرتے تھے۔ جب آپ کو علم ہوا، تو فرمایا: دو صاع کے بدلہ میں ایک صاع فروخت نہ کیا جائے، نہ کھجور نہ گندم اور نہ ہی درہم کے بدلے دو درہم۔

التفاضل من جنس واحد فهو ربا

۱۳۰۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْحَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - وَهُوَ الْخَلْطُ مِنَ التَّمْرِ. فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعٍ، وَلَا صَاعِي حِنْطَةٍ بِصَاعٍ، وَلَا دِرْهَمٍ بِدِرْهَمَيْنِ)).

تخریج: الصحیحة ۳۵۷۳۔ بخاری (۲۰۸۰) مسلم (۱۵۹۵) نسائی (۲۵۵۹) احمد (۳۹/۳)

۱۳۰۸۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ مَرْفُوعاً: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُلِيَ بِالْحَرَامِ)). ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، ایسا جسم جنت میں نہیں جائے گا جس کو حرام مال سے پالا گیا ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۶۰۹۔ ابویعلیٰ (۸۳/۸۳) ابن عدی (۱۹۳۹/۵) حاکم (۱۱۷/۳) البزار (الکشف: ۳۵۲۰)

فوائد: جنت پاکیزہ و مبارک مقام ہے۔ وہاں نیک لوگوں کا ہی بسیرا ہوگا۔ بد عمل اور حرام خور اللہ کی جنت سے دور ہانک دیئے جائیں گے اور اُن کو دہکتی ہوئی آگ کا حصہ بنا دیا جائے گا۔ سوخور، رشوت خور، پرانز بانڈ اور پرچی نمبروں کی کمائی کھانے والے اور دیگر ناجائز طریقوں سے دولت کمانے والے لوگوں کو اپنے کردار پر غور کرتے ہوئے اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیے، کیونکہ حرام مال سے پرورش پانے والا جسم اللہ کی جنت میں کبھی نہیں جاسکتا۔ بلکہ حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ حرام خور سے اس قدر ناراض ہوتے ہیں کہ اُس کے اٹھنے والے ہاتھوں کی بھی کوئی پروا نہیں کرتے۔ حرام ذرائع سے حاصل ہونے والے پیسوں کی عیاشی سے فقر و فاقہ کے لمحات ہزار درجہ بہتر ہیں۔



(۸) التَّوْبَةُ وَالْمَوَاعِظُ وَالرَّقَائِقُ

توبہ نصیحتیں اور دل کو نرم کر دینے والی باتیں

۱۳۰۹۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے ہل اور کاشت کاری کا ایک آلہ دیکھا تو بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس قوم کے گھر میں یہ چیزیں داخل ہو جائیں اللہ اسے ذلت میں داخل کر دیتا ہے۔

۱۳۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بدکلامی۔ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ آپ اس پر تعجب کر رہے اور مسکرا رہے تھے۔ وہ شخص بدکلامی میں جب زیادہ ہی آگے بڑھ گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو خفگی سے اٹھے اور تشریف لے گئے۔ اب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پاس پہنچے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ شخص مجھ سے بدکلامی کر رہا تھا اور آپ وہاں بیٹھے رہے۔ لیکن جب میں نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا تو آپ نے خفگی کا اظہار فرمایا اور اٹھ کر چلے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: (جب وہ بدکلامی کر رہا تھا اس وقت) آپ کے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو آپ کی طرف سے اسے جواب دے رہا تھا۔ لیکن جب آپ نے اس کی بعض باتوں کا خود جواب دینا شروع کیا تو شیطان وہاں آ گیا اور میرے لیے شیطان کی موجودگی میں وہاں رہنا ممکن نہ تھا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! تین باتیں (سنو) یہ سب صحیح ہیں۔ ☆ کسی شخص پر ظلم کیا جائے اور پھر وہ محض

۱۳۰۹۔ عن أبي أمامة الباهلي قال: ورأى سكة و شيئاً من آلة الحرث فقال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((لا يدخل هذا بيت قوم إلا أدخله الله الذل)) [الصحيحه ۱۰]

۱۳۱۰۔ عن أبي هريرة: أن رجلاً شتم أبا بكر والنبي صلی اللہ علیہ وسلم جالس، فجعل النبي صلی اللہ علیہ وسلم يعجب و يتسمم فلما أكثر رد عليه بعض قوله فغضب النبي صلی اللہ علیہ وسلم وقام، فلحقه أبو بكر فقال: يا رسول الله! كان يشتمني و أنت جالس فلما رددت عليه بعض قوله غضبت و قمت قال: ((إنه كان معك ملك يرد عنك فلما رددت عليه بعض قوله وقع الشيطان فلم أكن لأقعد مع الشيطان)). ثم قال: ((يا أبا بكر! ثلاث كلهن حق: ما من عبد ظلم بمظلمة فيغضى عنها لله عز وجل. إلا أعز الله بها نصره وما فتح رجل باب عطية يريد بها صلة إلا زاده الله بها كثرة، وما فتح رجل باب مسألة يريد بها كثرة إلا زاده الله بها قلة)) [الصحيحه ۲۲۳۱]

اللہ کی رضا مندی کے لیے اس سے درگزر کرے تو اللہ اس کی اس طرح مدد فرماتا ہے کہ اسے معزز بنا دیتا ہے۔ ☆ جو شخص سخاوت کا دروازہ اللہ سے بہتر بدلے کے لیے کھودیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور زیادہ عطا فرماتا ہے۔ ☆ جو شخص مال و دولت زیادہ حاصل کرنے کی غرض سے مانتے کا پیشہ اپنا لیتا ہے اللہ اس کے مال میں اور کمی کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ کو زکوٰۃ اکٹھی کرنے کے لیے بھیجا۔ تو فرمایا اے سعد! تم اس بات سے ڈرو کہ قیامت کے دن تم اس حال میں آؤ کہ تم نے ایک اونٹ اٹھایا ہوا ہو اور وہ آواز نکال رہا ہو۔ سعد نے کہا: میں اسے نہیں لوں گا۔ مجھے معاف فرمائیے۔ پس آپ ﷺ نے انہیں چھوڑ دیا۔

۱۳۱۱. عن ابن عمر قال: بعث رسول الله ﷺ سعد بن عبادَةَ مصدقًا فقال: ((يا سعد! اتقِ أن تجيء يومَ القيامةِ ببعيرٍ تحمله له رُعَاءٌ)). قال: لا أخذه، اعفني: ((فأعفاه)) [الصحيحۃ ۲۵۴۲]

قیام اللیل کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل امین میرے پاس آئے اور کہا: اے محمد! جیسے چاہو زندہ رہو (بالآخر) مرنا تو ہے جس کو چاہو اپنا محبوب بناؤ (بالآخر) جدا تو ہونا ہے جیسے چاہو عمل کرو (بالآخر) اس کا بدلہ تو ملنا ہے۔ (اتنا ضرور) جان لو کہ مومن کا شرف قیام اللیل میں اور اس کی عزت لوگوں سے بے پروا ہو جانے میں ہے۔“ یہ حدیث سیدنا سہل بن سعد، سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا علی بن ابوطالبؓ سے مروی ہے۔

باب فضل قیام اللیل

۱۳۱۲. قال رسول الله ﷺ: ((أتاني جبريل، فقال: يا مُحَمَّد! عَشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَأَحِبُّ مَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ مُقَارِقُهُ، وَأَعْمَلُ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ، وَعِزَّةُ اسْتِغْنَاؤِهِ عَنِ النَّاسِ)). رَوَى مِنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. [الصحيحۃ: ۸۳۱]

تخریج: الصحيحۃ ۸۳۱۔ (۱) سہل بن سعد: حاکم (۳/۳۲۳-۳۲۵) طبرانی فی الاوسط (۲۹۰/۲) جابر بن عبد اللہ: طیالسی (۱۷۵۵) بیہقی فی الشعب (۱۰۵۴۰/۳) علی بن ابی طالبؓ: طبرانی فی الاوسط (۳۸۴۲) ابو نعیم فی الحلیۃ (۲۰۳/۳) فوائد: حدیث مبارکہ کے پہلے حصہ میں ایک فکر دلائی گئی ہے کہ بندہ جیسے چاہے اپنی چاہتوں کے تقاضے پورے کرے رہے بالآخر اس نے اس دنیائے فانی سے کوچ کر جانا ہے اپنے دوستوں کو داغ مفارقت دینا ہے اور مرنے کے بعد اپنے اچھے یا برے اعمال کا بدلہ بھی وصول کرنا ہے۔ دوسرے حصے میں دو اعمال کی رغبت دی گئی ہے کہ مومن کو چاہئے کہ وہ رات کو قیام کیا کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ..... كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۖ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ [سورۃ زاریات: ۱۷] یعنی: ”بیشک پرہیزگار لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے۔..... (ان کی صفات یہ ہیں کہ) وہ رات کو کم سوتے ہیں اور سحر یوں کے وقت بخشش طلب کرتے ہیں۔“ ارشاد نبوی ہے: لوگو! سلام کو عام کرو (لوگوں کو) کھانا کھاؤ جب لوگ

رات کو سو رہے ہوں تو نماز (تہجد) پڑھو سلاستی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ [ترمذی] سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان پر نازل ہو کر کہتے ہیں: کوئی ہے جو مجھے پکارے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اس کو عطا کر دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تاکہ میں اس کو بخش دوں۔ [بخاری] مسلم] نیز یہ ترغیب دلائی گئی کہ مومن کا عزت و وقار اور احترام و اکرام اس میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے اور لوگوں کے مال و دولت پر نگاہ رکھنا ترک کر دے اللہ تعالیٰ کے ہاں بندے کی عزت کا راز اس میں ہے کہ وہ متقی اور پرہیزگار ہو اور معاشرے میں عزت و وقار اس میں ہے کہ آدمی میں لالچ اور حرص جیسی کمینی صفات نہ ہوں۔

امت محمد ﷺ کا مفلس

المفلس من امة محمد ﷺ

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مفلس کون ہے؟ کیا تم جانتے ہو؟“ صحابہ نے کہا: ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس درہم ہو نہ کوئی اور سامان۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(نہیں) بلکہ میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت والے دن نماز روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا (لیکن اس کے ساتھ ساتھ) وہ اس حال میں آئے گا کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان تراشی کی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پس ان (تمام مظلومین) کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی (تاکہ ان پر کئے گئے ظلم کی حلائی ہو جائے) پس اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں قبل اس کے کہ اس کے ذمے دوسروں کے حقوق باقی ہوں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا (کیونکہ نیکیوں سے اس کا دامن خالی ہوگا)۔“

۱۳۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي كَذَّابًا شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فُتِنَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضَى مَا عَلَيْهِ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)) [الصحيحه: ۸۴۷]

تخریج: الصحيحه ۸۴۷۔ مسلم (۲۵۸۱) ترمذی (۲۳۱۸) احمد (۳۰۳/۲)

فوائد: معلوم ہوا امت مسلمہ کے فرزندان کے حق میں اصل لیرے اور ڈاکو برے اعمال ہیں جو ان کو جنت سے محروم کر کے آتش دوزخ میں جلنے پر مجبور کر دیتے ہیں اور ان کا اصل سرمایہ نیک اعمال ہیں جو دنیا میں عزت و عظمت کا سبب بنتے ہیں اور آخرت میں جنت و بہشت کا۔

اختلاف اور زیادہ سوال ہلاک کرنے والے امور میں

الاختلاف و كثرة السؤال من امور

سے ہیں

المهلكة

۱۳۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اتْرُكُونِي مَا تَرَ كُنْتُكُمْ، فَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَعُدُّوا عَنِّي فَإِنَّمَا هَلَكٌ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَفْرَةٍ سَوَّاهِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ)).

[الصحيحہ: ۸۵۰]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں (یعنی کوئی نیا حکم نہ دوں) تم بھی مجھے چھوڑے رکھو (یعنی نئی نئی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو)۔ جب میں تمہیں کوئی حکم بیان کر دوں تو اسے اپنا لو (یاد رکھو کہ) تم سے پہلے والی امتیں انبیاء سے زیادہ سوال کرنے اور ان پر اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں۔“

تخریج: الصحيحہ ۸۵۰۔ ترمذی (۲۶۷۹) ابن ماجہ (۲) احمد (۲/۳۹۵) بخاری (۴۲۸۸) مسلم (۱۳۳۷) من طریق آخر عنہ
فوائد: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْتَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ أَنْ تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْوِئَةٌ﴾ [سورہ مائدہ: ۱۰۱] یعنی: ’اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔‘ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں فضول اور لایعنی قسم کے سوالات کرنا ممنوع تھا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے لئے گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے پہلے تو اس حکم کو سنجیدہ نہ لیا پھر اس کی صفات کے بارے میں پوچھتے پوچھتے اپنے حق میں شک کی کرتے رہے۔ اسی طرح جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا ہر سال فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے اس نے یہ سوال تین بار دوہرایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں جواب میں ”ہاں“ کہہ دوں تو حج ہر سال فرض ہو جائے گا اور اگر ایسا ہو جائے تو تمہارے لئے ہر سال حج کرنا ناممکن ہوگا۔ [مسلم] حلت و حرمت کا تعلق صرف آپ ﷺ کے دور سے تھا اب حلال و حرام کا تعین ہو چکا ہے کسی کے سوال کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن آپ ﷺ کی شریعت کے تمام احکام پر عمل کرنا ہم پر فرض ہے جو ہم نے حسب استطاعت ادا کرنا ہے۔ لوگوں نے اپنی کم عقلی و کج فہمی کی بنا پر طرح طرح کے سوالات شروع کر دیئے ہیں مثلاً عذاب قبر کی کیفیت کیا ہے؟ قبر کی مٹی میں مردے کا جسم گل سڑ جاتا ہے تو پھر عذاب کیسے ہوتا ہے؟ صرف تین نمازوں میں جبری قراءت کرنے کی کیا حکمت ہے؟ اس قسم کے سوالات بھی انتہائی فضول لایعنی اور راہ راست سے دور کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرما دیا وہ ہماری عقل کے مطابق ممکن ہو یا محال اسے من و عن تسلیم کر کے اس پر عمل کرنا یا اس کے مطابق عقیدہ رکھنا ہمارا فرض منہی ہے۔

التخويف من الخيانه

۱۳۱۵- عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَلَى الصَّدَقَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: ((اتَّقِ يَا أَبَا الْوَلِيدِ أَنْ تَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِكَ لَهُ رُعَاءٌ، وَبَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ، وَأَوْشَاقٌ لَهَا ثَوَاجٌ))

خیانت سے ڈرانا
 ابن طاووس اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو صدقات (کی وصولی) پر عامل مقرر کیا اور ان سے فرمایا: ”ابو الولید! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا“ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) تو روز قیامت اپنی گردن پر بلبلاتا ہوا اونٹ، آواز نکالتی ہوئی گائے یا مسیاتی ہوئی بکری اٹھا کر لے آئے۔“

تخریج: الصحيحہ ۸۵۷۔ حمیدی (۸۹۵) عبد الرزاق (۶۹۳۹) مرسلہ بیہقی (۱۵۸/۳) والطبرانی (جامع المسانید

(۳۸۷۲) عن عبادۃ بن

فوائد: حدیث نبوی کے مطابق خیانت کرنا منافق کی صفت ہے نیز اس کی عین کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس سے بڑی کیا رسوائی ہو سکتی ہے کہ روز قیامت بنی آدم کے سامنے خائن نے اپنی گردن پر اونٹ یا گائے یا بکری یا تینوں قسم کے جانور اٹھا رکھے ہوں اور وہ اپنی اپنی آوازیں نکال رہے ہوں۔

باب تحریم الظلم

ظلم کے حرام ہونے کا باب

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ظلم کرنے سے بچو! اس لئے کہ ظلم قیامت والے دن اندھیروں کا باعث ہوگا اور بخل سے بچو! اس لئے کہ بخل نے ہی ان لوگوں کو ہلاک کیا جو تم سے پہلے تھے۔ اس بخل نے انھیں اپنوں کا خون بہانے پر اور حرام چیزوں کو حلال سمجھنے پر آمادہ کیا۔“

۱۳۱۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَائِهِمْ، وَاسْتَحْلَوْا مَحَارِمَهُمْ».

[الصحيحه: ۸۵۸]

خبریں: الصحيحه ۸۵۸۔ مسلم (۲۵۷۸) الادب المفرد (۳۸۳) احمد (۳/۳۲۳)

فوائد: مال کی شدید محبت کو ”شح“ کہتے ہیں۔ جب انسان کے دل میں دنیا اور دنیا کے مال و اسباب کی محبت حد سے تجاوز کر کے شدید ہو جائے تو پھر انسان حرام اور حلال کے درمیان تمیز بھی نہیں کرتا اور دوسرے انسانوں کا خون بہانے سے گریز نہیں کرتا۔

باب: من الكبائر

باب: کبیرہ گناہوں کا بیان

سیدنا سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ”سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو۔“ لوگ خاموش رہے اور کسی نے کوئی بات نہ کی۔ آپ نے فرمایا: ”تم مجھ سے ان (سات گناہوں) کے بارے میں دریافت کیوں نہیں کرتے؟ وہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا، کافروں سے لڑائی کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا اور ہجرت کے بعد پھر جنگل میں مقیم ہو کر دیہاتی بن جانا۔“

۱۳۱۸۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «(اجْتَنِبُوا الْكِبَائِرَ لَسْبَعٌ، فَسَكَّتِ النَّاسُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ. قَالَ: أَلَا تَسْأَلُونِي عَنْهُمْ؟ الشُّرْكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ نَفْسٍ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّحْفِ، وَآكُلُ مَالِ يَتِيمٍ، وَآكُلُ الرِّبَا، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، التَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهَجْرَةِ» [الصحيحه: ۲۲۴۴]

خبریں: الصحيحه ۲۲۳۳۔ طبرانی فی الکبیر (۵۶۳۶) بخاری فی التاريخ (۱/۱۵۷)

والف: حدیث شریف اپنے مفہوم میں واضح ہے۔ آخری چیز ”ہجرت کے بعد بدو بن جانا“ میں کچھ ابہام ہے۔ محمد بن سہل نے یدنا سہل رضی اللہ عنہ سے پوچھا: بابا جان! ہجرت کے بعد بدو بننا اس چیز کو یہاں ذکر کیوں کیا گیا؟ انھوں نے کہا: بیٹا! آدمی کا ہجرت کرنا

کتنا عظیم عمل ہے لیکن جب مال فیء میں اس کا حصہ ثابت ہوتا اور جہاد فرض ہوتا ہے تو وہ اپنی گردن سے ہجرت (کے مقصد) کو اتار پھینکتا ہے اور پہلے کی طرح بدوین جاتا ہے۔ [صحیح: ۲۲۳۲ کے تحت]

تقویٰ و پرہیزگاری کا بیان

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اپنے اور حرام کے مابین کسی حلال چیز کو آڑ بنائے رکھو جس نے ایسے کیا وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لے گا اور جو (اس آڑ کو پھلانگ کر حرام کے) قریب تک پہنچ گیا وہ اس آدمی کی مانند ہے جو (ممنوعہ) چراگاہ کے ساتھ (مویشیوں کو) چرا رہا ہے (قریب ہے کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں)۔“

باب الورع

۱۳۱۸۔ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْحَرَامِ سُرَّةً مِنَ الْحَلَالِ، مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ أَرْتَعَ فِيهِ كَانَ كَالْمُرْبَعِ إِلَى جَنْبِ الْحِمَى))

[الصحيحة: ۸۹۶]

تخریج: الصحیحة ۸۹۶۔ ابن حبان (۵۵۶۹) دیلمی (۱/۱/۱۳) طبرانی فی الکبیر (المجمع: ۱۰/۲۹۳)

فوائد: شریعت نے حرام اور ممنوعہ امور سے بچنے کو اتنی اہمیت دی کہ ان جائز اور مباح چیزوں کے قریب بھی جانے سے منع کر دیا جن کے بعد حرام امور کا آغاز ہوتا ہے۔ اسی حدیث کے بعض طرق میں یہ الفاظ ہیں: (ان الحلال بین وان الحرام بین وبينهما امور مشتهيات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام.....) [بخاری، مسلم] یعنی: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں اکثر لوگ ان کو نہیں جانتے جو آدمی ان مشتبہ امور سے بھی بچا رہا وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لے گا اور جو ان مشتبہ چیزوں میں گھس گیا (تو یوں سمجھ لیں کہ) وہ حرام چیزوں میں گھس گیا..... لہذا ہمیں چاہئے کہ حرام کاموں کا ارتکاب کرنا تو درکنار ان کے قریب تک نہیں پھٹکنا چاہئے مثلاً نا محرم عورت کو دیکھنا حرام ہے۔ اب اس حرام کام سے بچنے کے لئے آدمی ان بازاروں میں جانے سے حتی الامکان گریز کرے جہاں بے پردہ اور بے حیا قسم کی عورتوں کی کثرت ہو۔ اسی طرح جس مجلس میں نیابت کرنے یا سننے کا اندیشہ ہو تو سرے سے اس مجلس میں نہ بیٹھا جائے۔

صدقہ آگ سے پردہ ہے

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اپنے اور آتش دوزخ کے درمیان (کوئی نیکی کر کے) پردہ لٹکائے رکھو اگرچہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کا صدقہ کرنے) کی صورت میں ہو۔“

الصدقة حجاب من النار

۱۳۱۹۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ النَّارِ حِجَابًا، وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ))

[الصحيحة: ۸۹۷]

تخریج: الصحیحة ۸۹۷۔ طبرانی فی الکبیر (۱۸/۳۰۳)

فوائد: اللہ تعالیٰ کے مبارک نام پر صدقہ و خیرات کرنا رحمت و خداوندی کے حصول کا سبب بنتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ صدقہ قبول ہی پاکیزہ کمائی کا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر وہ اسے صاحب صدقہ کے لئے بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا اور بڑھاتا ہے یہاں تک کہ وہ (کھجور کے برابر صدقہ) پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔ [بخاری، مسلم] راہ خدا میں صدقہ کرنا اتنا مبارک عمل ہوا کہ کھجور کا دانہ صدقہ کیا، لیکن پہاڑ کے برابر اجر و ثواب وصول کیا۔ ہمیں چاہئے ہم اپنے اور جہنم کے مابین بڑے بڑے پہاڑ نصب کر کے اپنے آپ کو بچانے کی بھرپور کوشش کریں۔

کچھ مومن نبی ﷺ کی اتباع میں زیادہ سخت ہیں

ان المؤمنین اشد اتباعاً من

النبي ﷺ

ابو راشد حمرانی کہتے ہیں کہ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ”ابوامامہ! بعض مومن ایسے ہیں جن کا دل میرے تابع فرمان ہے۔“

۱۳۲۰۔ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحِمْرَانِيِّ، قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي: ((يَا أَبَا أُمَامَةَ! إِنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ يَلِيْنُ لِي قُلُوبَهُ)) [الصحيحه: ۲۴۷۰]

تخریج: الصحيحه ۲۳۷۰۔ احمد (۲۶۷/۵) وقد تقدم برقم (۱۱۶۲)

دنیا میں گناہوں کی سزا بندے کے لیے بہتر ہے

العقوبة في الدنيا خير للعبد

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو (اس کے گناہوں کی) سزا جلد ہی دنیا میں دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے اس کے گناہ کی سزا (دنیا میں) روک لیتا ہے یہاں تک کہ قیامت والے دن اس کو پوری سزا دے گا۔“

۱۳۲۱۔ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ شَرًّا أَمْسَكَ عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ حَتَّى يَوْفِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [الصحيحه: ۱۲۲۰]

تخریج: الصحيحه ۱۲۲۰۔ ترمذی (۲۳۹۶) ابن عدی (۱۱۹۲/۳) بیہقی فی الاسماء (ص: ۱۵۳)

فوائد: انسان خطا کا پتلا ہے اور اس سے گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ عفت و عصمت کے پیکر صرف انبیائے کرام علیہم السلام تھے۔ ان کے بعد کوئی بھی عفت و عصمت کا دعویٰ نہیں کر سکتا ہے۔ ہر امتی کسی نہ کسی انداز میں کوئی نہ کوئی ٹھوکر ضرور کھاتا ہے۔ لیکن سعادت اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ روزِ محشر بشری تقاضوں کو معاف کر دے اس خوش بختی کے لئے اللہ تعالیٰ نے رحیم و رحمان کا ثبوت دیتے ہوئے ایک قانون بنایا کہ دنیا میں مومن پر آنے والی آزمائشیں اور بیماریاں اس کے گناہوں کی معافی اور درجہ کی بلندی کا بہت بڑا سبب ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی اللہ تعالیٰ سے دنیا میں مصائب کا مطالبہ کرنا شروع کر دے۔ مومن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس کے لئے خیر و سعادت کا پیغام لاتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ کسی آزمائش میں مبتلا ہو جائے تو صبر کا دامن ترک نہ کرے اور اگر اس کے

نصیبے میں صحت و تندرستی ہو تو اس نعمت عظمیٰ پر اللہ تعالیٰ کا اتنا شکر اور اتنی حمد و ثناء بیان کرے کہ وہ بیمار یوں پر صبر کرنے کے وجہ سے ملنے والے درجات ویسے ہی عطا کر دے۔ جو انسان برا ہو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرپور استفادہ بھی کر رہا ہو اور دن بدن اس کے مزاج میں بغاوت کے آثار کا ظہور ہو رہا ہو تو ایسے شخص کو بہر حال فکر کرنی چاہئے کہ کہیں ایسا نہ کہ دنیا میں مجھے مہلت ملی اور آخرت میں میرا گھیرا تنگ کر دیا جائے۔

اذا اراد الله بعد خيرا عسله جب اللہ کسی بندے سے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اسے

نیک شہرت بنا دیتا ہے

سیدنا عمرو بن محقق خزاعی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے لوگوں میں نیک نام کر دیتا ہے۔“ کسی نے کہا کہ نیک نام کیسے بتاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اس طرح کہ اس کے لئے اس کی موت سے پہلے نیک اعمال آسان کر دیتا ہے حتیٰ کہ اس کے آس پاس والے اس سے خوش ہو جاتے ہیں (اور اس طرح وہ نیک نامی میں مشہور ہو جاتا ہے)۔“

۱۳۲۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمَّانِ الْخُزَاعِيِّ مَرْفُوعًا: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَ خَيْرٍ عَسَلَهُ، فَقِيلَ: وَمَا عَسَلَهُ؟ قَالَ يَفْتَحُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا يَنْدِي مَوْتُهُ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ مَنْ حَوْلَهُ)) [الصحيح: ۱۱۱۳]

تخریج: الصحيح ۱۱۱۳۔ احمد (۲۲۲/۵) ابن حبان (۳۴۲) حاکم (۳۴۰/۱) بیہقی فی الزهد (۸۱۴)
فوائد: حسنات و خیرات پر مشتمل لمبی عمریں خوش نصیبوں کا بخت بنتی ہیں، بہر حال اگر مومن کو اس کی زندگی کے آخری برسوں میں ہفتوں اور دنوں میں رب تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا موقع مل جائے تو یہ مرتبہ بھی بڑی سے بڑی سعادت سے کم نہیں ہے۔ سیدنا اہل بن سعد ساعدی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ان العبد ليعمل فيما يرى الناس عمل اهل الجنة وانه لمن اهل النار ويعمل فيما يرى الناس عمل اهل النار وهو من اهل الجنة وانما الاعمال بخواتمها۔) [بخاری] یعنی: ”لوگ سمجھتے ہیں کہ آدمی اہل جنت کے اعمال کر رہا ہے حالانکہ وہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے۔ اسی طرح لوگ سمجھتے ہیں کہ فلاں اہل دوزخ والے اعمال کر رہا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔ دراصل انہی اعمال کا اعتبار کیا جاتا ہے جو زندگی کی آخری گھڑیوں میں کئے جاتے ہیں۔“

لعنت کرنا مکروہ ہے

عیزار بن جردول حضری کہتے ہیں: ہم میں ابوعمیر نامی آدمی تھا جس کا روضہ اخوت عبداللہ بن مسعود ؓ سے قائم تھا۔ وہ اس کے گھر آتے جاتے رہتے تھے۔ ایک دن وہ آئے لیکن ابوعمیر ؓ گھر میں نہیں تھے وہ اس کی بیوی کے پاس بیٹھ گئے۔ بیوی نے اپنی

باب کراهة اللعنة

۱۳۲۳۔ عَنْ الْعِزَّارِ بْنِ جَرْدُولِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: كَانَ مِنَّا رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَمِيرٍ، قَالَ: وَكَانَ مُوَاجِبًا لِعَبْدِ اللَّهِ -يَعْنِي: ابْنَ مَسْعُودٍ- فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِيهِ فِي مَنْزِلِهِ فَأَتَاهُ مَرَّةً، فَلَمْ

خادمہ کو کسی کام کے لئے بھیج دیا، اس نے واپس آنے میں تاخیر کی۔ اس نے کہا: میری خادمہ پر اللہ لعنت کرے اس نے تو بہت دیر کر دی ہے۔ سیدنا عبداللہ ﷺ (نے یہ سنا تو) باہر آ گئے اور دروازے پر بیٹھ گئے۔ جب سیدنا ابو عمیر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انھیں کہا: آپ نے اپنے بھائی کے اہل کے پاس بیٹھ جانا تھا۔ انھوں نے کہا: میں نے تو ایسے ہی کیا تھا، لیکن اس نے خادمہ کو کسی کام کے لئے بھیجا اور اس نے بہت تاخیر کر دی، جس کی وجہ سے اس نے اس پر لعنت بھی کی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جب لعنت کرنے والا لعنت کرتا ہے تو دیکھا جاتا ہے کہ آیا وہ آدمی جس پر لعنت کی گئی ہے اس کا مستحق ہے۔ اگر ہو تو ٹھیک وگرنہ وہ لعنت لعنت کرنے والے کی طرف لوٹا دی جاتی ہے۔ اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ لعنت کے راستے پر بیٹھوں۔“

يُؤَافِقُهُ فِي الْمَنْزِلِ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ، قَالَ: قَبِينَا هُوَ -عِنْدَهَا إِذْ أَرْسَلْتُ خَادِمَهَا فِي حَاجَةٍ، فَأَبْطَأَتْ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: قَدْ أَبْطَأَتْ، لَعْنَتُهَا اللَّهُ! قَالَ: فَعَرَّجَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَلَسَ عَلَى الْبَابِ، قَالَ: فَحَاءَ أَبُو عُمَيْرٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ: أَلَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِ أَجِيكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، وَلَكِنَّهَا أَرْسَلَتِ الْخَادِمَةَ فِي حَاجَةٍ، فَأَبْطَأَتْ عَلَيْهَا فَلَعْنَتُهَا، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا خَرَجْتَ اللَّعْنَةُ مِنْ فِي صَاحِبِهَا نَظَرْتُ، فَإِنْ وَجَدْتُ مَسْلُكًا فِي الَّذِي وَجَّهْتُ إِلَيْهِ، وَإِلَّا عَادْتُ إِلَى الَّذِي خَرَجْتُ مِنْهُ)). وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَكُونَ لِسَبِيلِ اللَّعْنَةِ.

[الصحيحه: ۱۲۶۹]

تخریج: الصحيحه ۱۲۶۹۔ احمد (۱/۳۰۸) بیہقی فی الشعب (۵۱۶۳)

فوائد: کسی معین آدمی پر لعنت کرنا منع ہے بلکہ جب ایک سفر میں ایک آدمی نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: (لا تصاحبنا ناقة عليها لعنة.) [مسلم] یعنی: وہ اونٹنی اب ہمارے ہمراہ نہ چلے جس پر لعنت کی گئی ہے۔ رہا مسئلہ مومن کا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (لعن المؤمن مقتله.) [بخاری، مسلم] یعنی: مومن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی مانند ہے۔ مطلق طور پر نافرمانوں پر لعنت کی جاسکتی ہے جیسے کافروں پر لعنت ہو، بدکاروں پر لعنت ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ [سورہ ہود: ۱۸] یعنی: ”خبردار! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔“ اسی طرح احادیث میں سود خور، مصور، چور، مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کی گئی ہے۔ (اس کی تفصیل راقم السطور کی کتاب ”لعنتی کون؟“ میں ملاحظہ فرمائیے)

نافرمانی کے باوجود کسی کو رزق دیا جانا اللہ کی طرف سے مہلت ہے

يعطى الرزق على المعصية فهو

استدراج فى الله

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم دیکھو کہ ایک آدمی کو اس کی نافرمانیوں کے باوجود دنیا میں رزق دیا جا رہا ہے تو (سمجھ لو کہ) اس کو اللہ تعالیٰ کی

۱۳۲۴۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مَرْفُوعًا: ((إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يَحِبُّ، فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ، ثُمَّ تَلَا: ﴿فَلَمَّا

نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَفَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ﴿٢٣﴾ (الانعام: ۲۳)

[الصحیحة: ۴۱۳]

طرف سے ڈھیل دی جا رہی ہے جس کا تذکرہ اس آیت میں ہے: پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھلا دیے یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب اتر آ گئے ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا پھر تو وہ بالکل مایوس ہو گئے ﴿﴾

تخریج: الصحیحة ۳۱۳۔ احمد (۱۳۵/۳) طبری فی تفسیرہ (۱۱۵/۴) دولابی فی الکنی (۱۱/۱)

فوائد: ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اس حدیث کی روشنی میں اپنے طرزِ حیات کا جائزہ لے کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی قابلِ قدر نعمتیں اس کے لئے وبال کے اسباب پیدا کر دیں۔

فتنہ کے وقت کیا کیا جائے گا؟

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ کے سامنے فتنوں کا تذکرہ ہونے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم دیکھو گے کہ لوگوں کے عہد و پیمان میں کھوٹ پیدا ہو گا اور امانتوں (کی حفاظت میں) کمزوری آ جائے گی۔“ پھر آپ نے اپنی انگلیوں میں تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ”لوگ اس طرح ہو جائیں گے۔“ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ تک رسائی حاصل کی اور پوچھا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے ایسے میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خانہ نشین ہو جانا اپنی زبان کو قابو میں رکھنا، معروف چیز کا اہتمام کرنا اور منکر چیز کو ترک کر دینا اور عامۃ الناس کے معاملات کو ترک کر کے صرف اپنی فکر کرنا۔“

تخریج: الصحیحة ۲۰۵۔ ابوداؤد (۳۳۳۳) نسائی فی الکبریٰ (۱۰۰۳۳) احمد (۲۱۲/۲) حاکم (۵۲۵/۳)

باب: برائی کے بعد نیکی کرنے کے وجوب کا بیان

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کرنا، تاکہ نیکی برائی کو مٹا دے۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنا بھی نیکی ہے؟ آپ

ماذا يفعل عند الفتنه؟

۱۳۲۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ ذُكِّرُوا الْفِتْنَةَ، أَوْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ، قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ قَدْ مَرَجَتْ عَهْوُهُمْ، وَخَفَّتْ أَمَانَتُهُمْ، وَكَانُوا هُكْدًا: وَشَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. قَالَ الرَّاوي. فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: الزَّمْ بَيْتَكَ، وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَخُذْ مَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تَكْذُرُ، وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةٍ نَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ)) [الصحیحة: ۲۰۵]

باب: وجوب اتباع السيئة بالحسنة

۱۳۲۶۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْصِنِي، قَالَ: ((إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاتَّبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمِنْ الْحَسَنَاتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ: ((هِيَ أَفْضَلُ

توبہ نصیحتیں اور دل کو نرم کر دینے والی باتیں

[الحسنات: (الصحيحة: ۱۳۷۳)]

ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو سب نیکیوں میں افضل ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۱۳۷۳۔ احمد (۵/ ۱۶۹) وفی الزهد (۱۳۳) ترمذی (۱۹۸۷) دارمی (۲۷۹۱) من طریق آخر بمعناه فوائد: انسان سے بھلائی بشریت کسی وقت بھی کسی قسم کا گناہ سرزد ہو سکتا ہے یہ اپنی نوعیت کا جرم ضرور ہے جس کے اثر کو توبہ تا تب ہو کر یا نیکیاں کر کے زائل کیا جاسکتا ہے لیکن اس جرم پر برقرار رہنا ہلاکت خیز گناہ ہے۔ اس حدیث میں اسی ہلاکت سے بچانے کے لئے آپ ﷺ نے ہماری رہنمائی فرمائی کہ اگر گناہ ہو جائے جو کہ یقیناً ہوگا تو نیکی کر کے اس کے برے اثر کو مٹانے کی کوشش کرو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلَّذِينَ كَانُوا يُشْكِكُونَ﴾ [سورہ ہود: ۱۱۴] یعنی: دن کے دونوں سروں میں نماز پرا رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے۔ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنا عظیم نیکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے بہتر جو ہر شے ہیں ان میں سب سے اعلیٰ شعبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنا ہے۔

جب چار چیزیں تجھ میں موجود ہوں تو دنیا کی کسی بھی

باب اربع اذا كن فيك فلا عليك

چیز کے فوت ہونے پر افسوس نہ کر

ما فاتك من الدنيا

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تجھ میں چار خصائص پائے جاتے ہوں تو دنیا کے کسی فائدے سے محرومی کا کوئی افسوس نہیں: امانت کی حفاظت، سچی گفتگو، حسن فطرت اور رزق کی پاکدامنی۔“

۱۳۲۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ مَرْفُوعًا: ((أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا بِحِفْظِ أَمَانَةٍ، وَصِدْقِ حَدِيثٍ، وَحُسْنِ خَلِيقَةٍ، وَعِفَّةٍ طُعْمَةٍ)).

[الصحيحة: ۷۲۳]

تخریج: الصحيحة ۷۲۳۔ ابن وہب (۵۲۶) احمد (۲/ ۱۷۷) حاکم (۳/ ۳۱۴) بیہقی فی الشعب (۵۷۵۷) فوائد: دنیا میں حسنت و خیرات اور آرام و سکون کے حصول کی جتنی صورتیں پائی جاتی ہیں وہ سب ان چار خصائص میں سمٹ کر رہ جاتی ہیں کیونکہ یہ چار صفات محض چار صفات نہیں ہیں بلکہ عملی طور پر انسان کی مکمل زندگی کو متاثر کرنے والے عظیم عناصر ہیں۔ بطور مثال امانت کی حفاظت کا ہی جائزہ لیں کہ اس صفت کا تعلق معاشرے کے دوسرے لوگوں سے ہے جب تک دوسرے لوگ ایسے شخص کے پاس امانتیں نہیں رکھیں گے تو کیسے پتہ چلے گا کہ فلاں امین ہے اور جب وہ عملی طور پر اس صفت سے متصف ہو کر میدان میں آئے گا تو وہ محبوب عوام بن جائے گا اور اسے نیک نامی اور نیک شہرت نصیب ہوگی۔

زندگی میں نیکیاں کرنے کی ترغیب

ترغيب افعال الخير في الحياة

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی زندگی میں نیکیاں کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے عطیات کے درپے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے

۱۳۲۸۔ عَنْ أَنَسِ مَرْفُوعًا: ((افْعَلُوا الْخَيْرَ دَهْرَكُمْ، وَتَعَرَّضُوا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللَّهِ، فَإِنَّ لِلَّهِ نَفَحَاتٍ مِنْ رَحْمَتِهِ، يُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ

مِنْ عِبَادِهِ وَسَلُّوْا اللّٰهَ اَنْ يَّسْتَرْ عَوْرَاتِكُمْ، عطايات عطا کرتا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے (وَأَنْ يُؤْمِنَ رُوعَاتِكُمْ) [الصحيحة: ۱۸۹۰]

تخریج: الصحيحة ۱۸۹۰۔ طبرانی فی الکبیر (۷۲۰) بیہقی فی الشعب (۱۱۲۱) وفی الاسماء (ص: ۱۵۰) ابن عساکر (۳/۵۵) فوائد: دنیا میں عزت و عظمت پانے کا واحد حل یہ ہے کہ آدمی کی ذات مختلف عیوب و نقائص سے پاک ہو بلاشبہ کوشش و کادش کے باوجود گناہ کے کام سرزد ہوتے رہتے ہیں ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ بشریت کے تقاضوں کی وجہ سے ہو جانے والی خطاؤں پر پردہ ڈالے۔ رہا مسئلہ قلق و اضطراب کا تو وہ تو عالم اسلام کے گھر گھر کا مسئلہ بن چکا ہے روحانی سکون کا فقدان ہے شکوہ و شکایت کی بھرمار ہے رہی سہی کسر دشمنان اسلام کے گھیرے نے پوری کر دی ہے افغانستان عراق اور فلسطین کے تلخ تجربات مسلمانوں کے مستقبل کی غیر یقینی کیفیت اور بد امنی میں اضافہ کر رہے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے عزتیں عطا کرنے والا وہ ہے کثرت سے اس سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ دنیا و آخرت میں ہماری لغزشوں پر پردہ ڈالے اور ہماری بے چینیوں کو امن میں بدل دے۔

من حفظ اربعا دخل الجنة
جس نے چار چیزوں کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہوگا

۱۳۲۹۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَكْفَلُوا لِي بَيْتِ اَكْفَلْ لَكُمْ الْجَنَّةَ: إِذَا حَدَّثَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَكْذِبُ، وَإِذَا اتَّيَمَنَ فَلَا يَخْنُ، وَإِذَا وَعَدَ فَلَا يُخْلِفُ، وَغَضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ)).

سیدنا ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا: جب گفتگو کرو تو جھوٹ نہ بولو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرو جب وعدہ کرو تو عہد شکنی نہ کرو اپنی نظروں کو جھکا کر رکھو اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔“

[الصحيحة: ۱۵۲۵]

تخریج: الصحيحة ۱۵۲۵۔ طبرانی فی (۸۰۱۸) السلفی فی معجم السفر (۹۰۲) ابن الجوزی فی ذم الہوی (ص: ۸۳/۸۴) فوائد: اگر ہم ان بیش قیمت پند و نصائح کو عملی طور پر اپنائیں تو اگرچہ جنت کے حصول کا تعلق تو مرنے کے بعد سے ہے لیکن یہ دنیا بھی جنت نظیر ماحول پیش کرنے لگے گی۔

پسندیدہ لوگ کون ہیں؟

باب من الاخيار

۱۳۳۰۔ عَنْ أَنَسٍ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا إِذَا سَدَّ دُورًا)). [الصحيحة: ۲۴۹۸]

سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں تمہارے بہترین افراد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں بشرطیکہ وہ

راہِ راست پر چلتے رہیں۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۹۸۔ ابویعلیٰ (۳۳۹۲)

فوائد: اگر کوئی آدمی کسی سلیم الفطرت آدمی سے دنیا کی مدح سرائی کرنے کا مطالبہ کرے تو اس کا جواب یہ ہونا چاہئے ہر آدمی کے ساتھ دنیا کا ایک خاص تعلق ہے آیا وہ تعلق شر آور ہے یا بے فائدہ؟ ہر آدمی مرنے کے بعد اپنا انجام دیکھ کر اس چیز کا فیصلہ کرے گا کہ دنیا نے اس کے ساتھ وفا کی یا بے وفا کی؟ جو اپنی زندگی کا نتیجہ جنت کی صورت میں دیکھے گا یقیناً وہ دنیا کے گن گائے گا کہ جس پر گزرے ہوئے اس کے شب و روز نے اسے جنت کا وارث بنا دیا اور جو آدمی موت کے بعد ناکامی و نامرادی سے دوچار ہوگا وہ دنیا کی موافقت یا مخالفت میں کیا کہے گا؟ ہر ایک پر عیاں ہے۔ قارئین کرام! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی حکمت و دانائی کے مطابق مختصر یا لمبی زندگی عطا فرمائی ہے اس کی ایک ہی غرض و غایت ہے کہ آپ کو جنت و بہشت کے اسباب جمع کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ آپ کل اپنا انجام دیکھ کر اس پر گلہ شکوہ نہ کر سکیں۔ اس لئے وہ لوگ انتہائی افضل و اعلیٰ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے لمبی عمریں وصول کیں اور ان کو تقویٰ و پارسائی کے ماحول میں تبدیل کر کے قیمتی سے قیمتی بنالیا۔ جو آدمی اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتا وہ دن بدن اللہ تعالیٰ کا مقروض ہوتا جا رہا ہے اپنے انجام بد کے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے آدمی کے زندہ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں لیکن وہ اس بے فائدہ زندگی سے جان بھی نہیں چھڑا سکتا، اگر خودکشی کرے تو معاملے میں مزید بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ بس ایک ہی حل ہے کہ فکرِ آخرت دامن گیر کر کے اپنے شب و روز کو اطاعتِ الہی میں بسر کرے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (من طال عمره و حسن عمله) اس نے کہا: کون سے لوگ سب سے زیادہ برے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (من طال عمره و سوء عمله) [ترمذی]

مسکین کی فضیلت

باب فضل المسکین

۱۳۳۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوعًا: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ! اَحْبِبْنِيْ مِسْكِيْنَ، وَ اَمْتِنِيْ مِسْكِيْنَ، مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر فرما۔))

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۸۔ عبد بن حمید (۱۰۰۰) ابن ماجہ (۳۱۲۶) ترمذی (۲۳۵۲) بیہقی (۱۲/۷) عن انس رضی اللہ عنہ
تنبیہ: شیخ البانی رحمہ اللہ! مسند عبد بن حمید سے اس کی سند نقل کرنے میں سہو ہو گیا ہے۔ یا ان کے نسخ میں ہی غلط ہے واللہ اعلم! اوپر والی روایت کی سند اور نیچے والی روایت کا متن اکٹھا کر دیا ہے۔ دیکھیے عبد بن حمید (المنتخب: ۲/۱۰۹ ح ۹۹۹) و المسند الجامع (۶/۲۵۷) و ابن ابی شیبہ (۲۳۵/۲) وغیرہن

فوائد: جنت کی اکثریت فقراء و مساکین پر مشتمل ہوگی اور سب سے پہلے داخل ہونے والے بھی وہی ہوں گے۔ اگر غریب لوگ اللہ تعالیٰ کو قسم دے ویں تو وہ بھی اللہ تعالیٰ پوری کر دیتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جو سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کے دست و بازو بنے۔ یہی سعادت مند ہیں کہ شجر اسلام کی آبیاری کے لئے اللہ تعالیٰ نے جن کے خون کا انتخاب کیا۔ بہر حال بنیاد تقویٰ و طہارت اور نیکی و پارسائی پر ہے۔ اسی قسم کی وجوہات ہیں کہ جن کی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے بھی ان ہی خوش بختوں کے زمرے میں داخل ہونے کی دعا

الموالاة للمؤمنين فقط

دوستی صرف مومنوں کے ساتھ

۱۳۳۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ: ((إِنَّ آلَ أَبِي قَلَانٍ لَيَسُوا لِي بِأَوْلِيَاءٍ، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ)) [الصحيحة: ۷۶۴]

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو علانیہ فرماتے سنا، خفیہ نہیں، آپ نے فرمایا: ”بے شک بنی قلان کی اولاد میرے دوست نہیں ہیں۔ میرے دوست تو اللہ اور نیک مومن ہیں۔“

تخریج: الصحيحة ۷۶۴۔ بخاری (۵۹۹۰) مسلم (۲۱۵) احمد (۱۳۶/۱)

فوائد: نبی کریم ﷺ کے تعلق کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اگر دوستی کے لئے کسی انسان کا انتخاب کیا ہے تو اس کی بنیاد پر ایمان و ایقان پر رکھی۔ آپ ﷺ کے تعلق کی بنیاد کسی نسب، خاندان اور قبیلہ پر نہیں ہے، ہاں قربت داروں، ہمسائیوں اور اجنبی لوگوں کے حقوق ادا کرنا آپ ﷺ کے مذہب کی اہم شق تھی۔

باب: البلاء عام والبعث على النيات

باب:

۱۳۳۳۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ اللَّهُ إِذَا أَنْزَلَ سَطْرَتَهُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهَا الصَّالِحُونَ فِيهِلْكُونَ بِهَلَاكِهِمْ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَنْزَلَ سَطْرَتَهُ بِأَهْلِ نِقْمَتِهِ وَفِيهِمُ الصَّالِحُونَ، فَيَصَابُونَ مَعَهُمْ، ثُمَّ يَبْعَثُونَ عَلَى نِيَاتِهِمْ)) [الصحيحة: ۱۶۲۲]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب اللہ تعالیٰ اہل زمین پر اپنا عذاب نازل کرے گا تو ان میں نیک لوگ بھی ہوں گے، کیا وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ انتقام والے لوگوں سے انتقام لینے کے لئے عذاب نازل کرے گا تو نیک لوگ بھی اس میں مبتلا ہو جائیں گے اور پھر ان کی نیتوں کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔“

تخریج: الصحيحة ۱۶۲۲۔ ابن حبان (۷۳۱۴) بخاری (۲۱۱۸) و مسلم (۲۸۸۳) احمد (۲۵۹/۶) من طریق آخر مطولا بمعناه

فوائد: پاکستان کے شمالی علاقے کے لوگوں کی ۸/۸ اکثریت اکتوبر ۲۰۰۵ء میں آنے والے زلزلے میں تہس نہس ہو گئی۔ یقیناً یہ بھونچال عذاب الہی کی ایک شکل تھی جس کے زلزلے میں اس عذاب کے مستحق بدترین لوگ بھی آئے اور بہترین لوگ بھی۔ ایسے میں جب ان لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو نیکو کاروں کا حشر نیکو کاروں کی حیثیت سے ہی ہوگا۔

من رضى بابتلاء الله فله رحمة

جو اللہ کی آزمائش پر راضی ہو گیا تو اس کیلئے رحمت ہے

۱۳۳۴۔ عَنْ أَحَدِ بَنِي سُلَيْمٍ، قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَتَّبِعِي عَبْدَهُ بِمَا عَظَاهُ، فَمَنْ رَضِيَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَارَكَ اللَّهُ لَهُ فِيهِ وَوَسَّعَهُ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ لَمْ يَبَارِكْ لَهُ

بنو سلیم قبیلے کا ایک آدمی بیان کرتا ہے: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی عطا کردہ نعمتوں میں آزماتا رہتا ہے۔ جو آدمی اپنے حق میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ان نعمتوں میں برکت اور وسعت عطا کرتا ہے اور جو

[فیہ]۔ [الصحيحة: ۱۶۵۸]

راضی نہیں ہوتا، اس کے لئے برکت نہیں کی جاتی۔

تخریج: الصحيحة ۱۶۵۸۔ احمد (۲۳/۵) بیہقی فی الشعب (۹۷۲۵) وابن قانع فی معجم الصحابة (۱/ ۲۸۷-۲۸۸)

فوائد: مختلف لوگوں کے پاس مختلف انداز میں دنیوی نعمتوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ جہاں امیر زادے ہیں وہاں غریب زادے بھی ہیں، جہاں مال و دولت میں نشوونما پانے والے ہیں وہاں فقر و فاقہ کی مستی میں مبتلا ہو کر زندگی بسر کرنے والے بھی ہیں۔ اس میں کسی کی صلاحیت کو کوئی دخل نہیں، یہ محض اللہ تعالیٰ کی تقسیم ہے وہ کسی کو دے کر آزماتا ہے اور کسی کو محروم کر کے۔ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اور اس کی تقسیم پر راضی ہونا چاہئے۔

يقبل الأعمال بالنية

اعمال نیت کے مطابق قبول کیے جاتے ہیں

۱۳۳۵- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ، مَا لَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا شَيْءَ لَهُ)) فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا شَيْءَ لَهُ)) ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ -عَزَّ وَجَلَّ- لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا، وَابْتِغَى بِهِ وَجْهَهُ))

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ایک شخص اجر و ثواب اور شہرت کی خاطر جہاد کرتا ہے، اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اے کوئی (اجر و ثواب) نہیں ملے گا۔“ آپ ﷺ نے تین دفعہ یہی فرمایا کہ ”اے کوئی (ثواب) نہیں ملے گا۔“ پھر فرمایا: ”بیشک اللہ -عز و جل- صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو اسی کے لئے خالص ہو اور اس کی ذات کی تلاش کے لئے کیا گیا ہو۔“

تخریج: الصحيحة ۵۲- نسائی (۳۱۴۲) وفی الکبریٰ (۳۳۳۸) طبرانی فی الکبیر (۷۶۲۸)

فوائد: یہ نیت ہی ہے جو بظاہر نیکیوں کو برائیوں میں تبدیل کر دیتی ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (الاعمال بالنیات)۔ [بخاری] یعنی: اعمال (کے معتبر یا غیر معتبر ہونے) کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ اگر کسی کو جہاد، تعلیم اور فتویٰ جیسی نیکیوں سے دنیوی منفعت کے حصول کی امید ہو تو اسے اس منفعت کو اپنے لیے اولین مقصد نہیں سمجھنا چاہئے۔ تعلیم اور فتویٰ جیسے اعمال صالحہ کی غرض و غایت دین کی ترویج و تبلیغ اور لوگوں کی تربیت و اصلاح ہونی چاہئے اور جہاد جیسے عظیم عمل کا ہدف ”حکمت اللہ“ کی سر بلندی ہونی چاہئے۔ اگر ان اعمال کے ضمن میں بالتبع دنیوی منفعت مل جائے تو قبول کر لینی چاہئے۔ لیکن اس کی ثانوی حیثیت ہونی چاہیے۔ یہ مسئلہ خالصتاً نیت سے متعلق ہے اور نیت دل کے ارادے کا نام ہے اور دلوں کا حال سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

باب: التفرغ للعبادة

باب: عبادت میں انہماک کا بیان

۱۳۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: يَا ابْنُ آدَمَ تَقَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا صَدْرَكَ غِنَى، وَأَسَدُ فَقْرَكَ، وَإِنْ لَأَتَفَعَلَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! (ہر کام سے سبکدوش ہو کر) میری عبادت میں منہمک ہو جا، میں تجھے بے نیاز کر دوں گا اور تیری

مَلَأَتْ يَدَيْكَ شُغْلًا، وَلَمْ أَسَدْ فَقْرَكَ)) ناداری کو پورا کر دوں گا۔ اگر تو نے اس طرح نہ کیا تو میں تجھے (دنیوی کاموں میں) مصروف کر دوں گا اور (کبھی) تیری فقیری [الصحیحة: ۱۳۵۹۰]

پوری نہیں کروں گا۔“

تخریج: الصحیحة ۱۳۵۹۔ ترمذی (۲۳۶۶) ابن ماجہ (۴۱۰۷) ابن حبان (۳۹۳) أحمد (۳۵۸/۲)

فوائد: اللہ تعالیٰ کی عبادت میں منہمک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ عبادات اور دنیوی معاملات کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہوئے اس پر مکمل بھروسہ کیا جائے۔ مثلاً معاملات کے سلسلے میں صرف ان چیزوں کا کاروبار کیا جائے جن کی تجارت کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے اور جن اشیاء کو حرام قرار دیا ان کی خرید و فروخت سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ اگر کوئی سرکاری یا پرائیویٹ کام ہو تو امانت و دیانت سے متصف ہو کر مگر ان کی موجودگی و عدم موجودگی کی پروا کئے بغیر اس کے تمام تقاضوں کو پورا کیا جائے اور نماز فجر نماز عشاء کے وقت یا تعطیل کی صورت میں کچھ وقت کے لئے اللہ تعالیٰ کے گھروں میں یا اپنے گھروں میں بیٹھ کر ذکر اذکار اور تلاوت قرآن سے روح میں پیدا ہونے والی آلودگی کو صقل کیا جائے۔ اس سلسلے میں دوسرا پہلو یہ ہے کاروبار کھیتی باڑی اور دفتری کام کے دوران اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مطالبہ کیا جاتا ہے تو اسے فوراً پورا کیا جائے۔ مثلاً نماز کا وقت کسی تنگدست کی معاونت، کسی بیمار کی تیمارداری، کسی مہمان کی میزبانی، زکوٰۃ کی ادائیگی، حج کی ادائیگی وغیرہ۔ ماحصل یہ ہے کہ کسی دنیوی پہلو کو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم پر ترجیح نہ دی جائے اسے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں منہمک ہونے سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ موجود رہے۔

کیف یحاسب العبد یوم القيامة؟ قیامت کے دن بندے سے حساب کیسے ہوگا؟

۱۳۳۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَقَالَ لَهُ: أَلَمْ أَصْحَ لَكَ جِسْمَكَ، وَأَرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ؟)) [الصحیحة: ۵۳۹]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت بندے کا سب سے پہلے محاسبہ یوں ہوگا کہ اسے کہا جائے گا: کیا میں نے تیرے جسم کو تندرست نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟“

تخریج: الصحیحة ۵۳۹۔ ترمذی (۳۴۵۸) ابن حبان (۷۳۶۳) حاکم (۱۳۸/۴)

فوائد: حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کا اور حقوق العباد میں سب سے پہلے خون کا محاسبہ کیا جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے سامنے اس پر کئے گئے احسانات کا تذکرہ کرے گا تو سب سے پہلے صحت اور ٹھنڈے پانی کا تذکرہ ہوگا جو زندہ رہنے کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔ پانی کی اہمیت تو واضح ہے کہ جس کے بغیر زندگی کا وجود ہی نہیں ملتا اور رہا مسئلہ صحت کا تو اس کے بغیر دنیا کی لذت ہی ختم ہو جاتی ہے۔

باب الوعيد على الخيانة خیانت پر وعید

۱۳۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَقَالَ لَهُ: أَلَمْ أَصْحَ لَكَ جِسْمَكَ، وَأَرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ؟)) [الصحیحة: ۵۳۹]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

توبہ نصیحتیں اور دل کو نرم کر دینے والی باتیں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُتَّقُونَ، وَإِنْ كَانَ نَسَبٌ أَقْرَبُ مِنْ نَسَبٍ، فَلَا يَتَّبِعِي النَّاسُ إِلَّا عَمَالًا وَتَأْتُوْنِي بِالْذُّنْيَا تَحْمِلُوْنَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ فَتَقُولُوْنَ يَا مُحَمَّدًا قَاْوُلْ هَكَذَا: لَا. وَأَعْرَضُ فِيْ كُلِّ عَطْفِيَةٍ)) [الصحيحة: ۷۶۵]

”قیامت کے دن متقی لوگ میرے دوست ہوں گے اگرچہ وہ نسب میں قریب تر ہو (یا نہ ہو)۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ تو (نیک) اعمال لے کر آئیں اور تم دنیا (کی خیانتوں اور دوسروں کے حقوق) کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر لاؤ اور پکارو: اے محمد! اور میں ادھر ادھر اعراض کرتے ہوئے کہوں: نہیں۔“ پھر آپ نے اپنی دونوں جانب اعراض کیا۔

تخریج: الصحيحة ۷۶۵۔ الادب المفرد (۸۹۷) ابن ابی عاصم فی السنة (۲۱۳)

فوائد: سبحان اللہ! اگر ہم میں رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے اور روز قیامت آپ کی صحبت اختیار کرنے کے جذبات موجود ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ہماری اس خواہش کو پورا کرنے کے اسباب بھی پیدا فرما دیئے ہیں کہ ہر متقی اور پرہیزگار روز قیامت آپ ﷺ کا دوست ہوگا۔ آپ ﷺ کی ولایت کی بنیاد حسب و نسب پر نہیں۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم خیانتوں سے بچیں تاکہ آپ ﷺ بے رنجی نہ کریں اور تقویٰ و طہارت میں نام پیدا کر کے آپ ﷺ کی دوستی کے اسباب پیدا کریں۔

باب: اپنے گناہوں سے خائف ہی نجات یافتہ ہیں

باب: لا يفوذ الا المخفون في

الذنوب

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے سامنے (آخرت کی) ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس سے وہی نجات پائے گا جو (گناہوں کے بوجھ سے) ہلکا ہوگا۔“

۱۳۳۹۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ عَقْبَةً كَوُودًا، لَا يَنْجُو مِنْهَا إِلَّا كُلُّ مُخِفٍ))

تخریج: الصحيحة ۲۳۸۰۔ البزار (الکشف: ۳۶۹۶) و (البحر: ۴۱۸) ابن جریر فی تہذیب الآثار (۱/۴۰۷) حاکم (۲/۶۱۸) فوائد: آج کسی کو گناہوں کا بوجھ محسوس نہیں ہوتا، لیکن روز قیامت ہر کوئی اپنی سینات کا بوجھ محسوس کرے گا۔ نبی کریم ﷺ نے عالم غیب سے تعلق رکھنے والی غیر محسوس چیز کو محسوس انداز میں بیان کر دیا کہ ہر کوئی جانتا ہے کہ وہی اپنا سفر جلدی طے کر جاتا ہے جس کی گردن پر کوئی وزن نہ ہو۔ اگر وزن ہوگا تو مختصر سفر والے آسان راستوں کو طے کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی معاملہ آخرت کا ہے۔

باب: خود پسندی عبادت گزاروں کی

باب: العجب سبب هلاك

هلاکت کا باعث ہے

المتعبدین

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پیشک تم میں سے بعض لوگ اتنی عبادت کریں گے کہ لوگوں کو اور اپنے آپ کو تعجب میں ڈال دیں گے، لیکن وہ دین سے (بیگانے ہو کر) یوں نکلیں گے جیسے تیر شکار کو چیرتے ہوئے دوسری طرف

۱۳۴۰۔ عَنْ أَنَسٍ: ذَكَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِيكُمْ قَوْمًا يَتَعَبَّدُونَ حَتَّى يُعْجِبُوا النَّاسَ، وَيُعْجِبُهُمْ أَنْفُسُهُمْ، يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ))

سے تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۸۹۵۔ ابویعلیٰ (۴۰۲۶) احمد (۳/ ۱۸۳)

گناہوں سے توبہ کیسے؟

كيف التوبة من الذنوب ؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر تجھ سے گناہ ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کر اور اس کی طرف توبہ کر، کیونکہ کسی گناہ سے توبہ کرنے کا طریقہ اس پر ندامت کا اظہار اور اس سے استغفار کرنا ہے۔“

۱۳۴۱۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ أَلَمْتَ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ التَّوْبَةَ مِنَ الذَّنْبِ: النَّدَمُ وَالِاسْتِغْفَارُ)). [الصحیحة: ۱۲۰۸]

تخریج: الصحیحة ۱۲۰۸۔ بیہقی فی الشعب (۷۰۲۷) بخاری (۴۱۳۱) مسلم (۲۷۷۰) مطولا باختلاف فی آخره
فوائد: یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب منافقوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے ان کی عفت و عصمت اور صداقت و طہارت کی شہادت دی اور قرآن مجید میں اس موضوع کو خوب بیان کیا۔

باب:

باب: دوام النعم ببذلها

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نفع پہنچانے کے لئے کچھ لوگوں کو بطور خاص نعمتیں عطا کرتا ہے، اگر وہ خرچ کرتے رہیں تو وہ انعامات برقرار رہتے ہیں اور اگر وہ رک جائیں تو وہ ان سے سلب کر کے دوسروں کو عطا کر دیتا ہے۔“

۱۳۴۲۔ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا: ((إِنَّ لِلَّهِ أَقْوَامًا يَخْتَصُّهُمْ بِالنَّعْمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادَةِ، وَيُفَرِّقُهُمْ فِيهَا مَا بَدَّلُوها، فَإِذَا مَتَّعُوها نَزَعها مِنْهُمْ، فَحَوَّلَهَا إِلَى غَيْرِهِمْ))

[الصحیحة: ۱۶۹۲]

تخریج: الصحیحة ۱۶۹۲۔ ابن ابی الدنيا فی قضاء الحوائج (۵) طبرانی فی الاوسط (۵۱۵۸) ابونعیم فی الحلیة (۱۱۵/۶)
فوائد: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو رزق فراہم کرنے کے دو انداز اختیار کئے ہیں: (۱) براہ راست رزق کے اسباب مہیا کرنا اور (۲) اپنے بعض بندوں کے ذریعے دوسروں کو رزق عطا کرنا، جیسے کوئی کسی کی خدمت کر کے تنخواہ وصول کرتا ہے اور کوئی کسی سے صدقہ و خیرات لے کر گزارا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا براہ راست رزق کے اسباب مہیا کرنا اس کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے لوگوں کے نازخروں سے محفوظ رکھا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ذریعے کسی کو رزق عطا کرتا ہے تو اس پر بھی اس کا فضل و کرم ہو گا کہ اس کی آمدنی میں کئی لوگ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں۔ لہذا اگر ہمیں اللہ تعالیٰ نے وسعت کے ساتھ رزق عطا کر رکھا ہے تو ہمیں چاہئے کہ فقر و فاقہ میں مبتلا دوسرے لوگوں کا خیال رکھیں کیونکہ اس نیکی سے اجر عظیم بھی ملتا ہے اور رزق میں برکت بھی ہوتی ہے۔

لوگوں کو علامت کی وجہ سے پہچاننا

عرف الناس بالتوسم

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں جو اپنی عقل و

۱۳۴۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا يَعْرِفُونَ النَّاسَ بِالتَّوَسُّمِ))

[الصحيحة: ۱۶۹۳] فراست سے لوگوں کو پہچان لیتے ہیں۔“

تخریج: الصحيحة ۱۶۹۳۔ ابوالشیخ فی عوالیہ (۱/۳۲/۲) طبرانی فی الاوسط (۲۹۵۶) قضاعی فی مسند الشہاب (۱۰۰۵) **فوائد:** نیک و بد آدمیوں کے چہروں میں واضح فرق موجود ہوتے ہیں۔ ظاہری خوبصورتی اور بد صورتی اور چیز ہے اور چہرے کا نورانی اور غیر نورانی ہونا اور چیز ہے۔ سلیم الفطرت لوگ دوسروں کے چہروں کو دیکھ کر ان کے نیک یا بد یا مسلم یا غیر مسلم ہونے کا انداز لگا لیتے ہیں۔

علامات قیامت اور مومن کی مثال

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بیشک اللہ تعالیٰ گندے قول و فعل اور فحش گوئی سے نفرت کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت اس وقت برپا ہوگی جب امانتدار خیانت کرے گا خائن کو امین سمجھا جائے گا اور بد گوئی، فحش گوئی، قطع رحمی اور پڑوسیوں سے برا سلوک کرنے جیسی قباحتیں منظر عام پر آ جائیں گی۔ بیشک مومن کی مثال سونے کے اس (خالص) ٹکڑے کی طرح ہے کہ جب مالک اسے (دھونکی میں رکھ کر) پھونک مارتا ہے تو اس میں نہ تبدیلی آتی ہے اور نہ وہ کم ہوتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مومن کی مثال شہد کی مکھی کی مانند ہے جو پاکیزہ چیز کھاتی ہے، پاکیزہ رس خارج کرتی ہے اور جس (پھول یا پتی یا پتے) پر بیٹھتی ہے وہ نہ ٹوٹتا ہے اور نہ خراب ہوتا ہے۔“

علامات الساعة ومثال المؤمن

۱۳۴۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفُحْشَ وَالنَّفَحْشَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخُونُ الْأَمِينُ، وَيُوْثَمَنَ الْخَائِنُ، حَتَّى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالنَّفَحْشُ وَقَطِيعَةُ الْأَرْحَامِ وَسُوءُ الْجَوَارِ، إِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْقِطْعَةِ مِنَ الذَّهَبِ، تَنْفَخُ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلَمْ تَغْيَرْ، وَلَمْ تَنْقُصْ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّحْلَةِ، أَكَلَتْ طَلِيًّا، وَوَضَعَتْ طَلِيًّا، وَوَقَعَتْ فَلَمْ تَكْسُرْ، وَلَمْ تَفْسُدْ)) [الصحيحة: ۲۲۸۸]

تخریج: الصحيحة ۲۲۸۸۔ احمد (۲/۱۹۹) الراہر مزنی فی الامثال (ص: ۲۳-۲۵) الاصبہانی فی الترغیب (۲/۱۱) **فوائد:** حدیث کے ابتدائی حصے میں جتنے قبیح افعال کی پیشین گوئی کی گئی ہے عصر حاضر میں لوگ کسی نہ کسی انداز میں مرتکب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ (آمین) حدیث کے آخری حصے میں دو مثالیں دے کر مومن کی تعریف کی گئی ہے جن کی وضاحت یوں کہ مومن بخیدہ مزاج کا مالک ہوتا ہے، کوئی مجلس اس کے طرز حیات کو متاثر نہیں کر سکتی، شہد کی مکھی کی طرح وہ سب کے لئے مفید ہوتا ہے اور کسی کو اس سے نقصان نہیں پہنچتا ہر کوئی اس کا کردار پسند کرتا ہے۔

باب: دنیا کی مثال

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

باب: مثل الدنيا

۱۳۴۵۔ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ ﷻ ((إِنَّ مَطْعَمَ ابْنِ آدَمَ قَدْ صَرَبَ لِلدُّنْيَا مَثَلًا، فَنَظَرُ مَا يُخْرَجُ مِنْ ابْنِ آدَمَ. وَإِنْ قَرَحَهُ وَمَلَحَهُ. قَدْ عَلِمَ إِلَى مَا يَصِيرُ))

[الصحيحة: ۳۸۲]

”ابن آدم کے کھانے نے دنیا کے لئے ایک مثال بیان کی ہے“ آپ دیکھیں کہ (کھانا کھانے کے بعد) ابن آدم سے (بانگھانے کی صورت میں) کیا نکلتا ہے اگرچہ کھانا مسالے دار اور نمکین ہو وہ جانتا ہے کہ (بالآخر) وہ کیا ہو جائے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۳۸۲۔ ابن حبان (۷۰۲) طبرانی فی الکبیر (۵۳۱) عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند (۱۳۶/۵)

فوائد: مطلب یہ ہے کہ ابن آدم کو لالچی اور حریص نہیں ہونا چاہئے اور زبان کی لذت کا غلام نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان چیزوں کا تعلق حلق سے اور تنک ہے۔ حلق سے نیچے کھانے کی کسی قسم کا کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا۔ سیدنا مقدم بن معد کرب ﷻ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ماملأ آدمی وعاء شرا من بطن، بحسب ابن آدم اُكُلَاتِ يَقْمَنُ صلبه، فان كان لا محالة فنلت لطمعه، ونلت لشرا به، ونلت لنفسه.) [ترمذی] یعنی: کسی آدمی نے کوئی برتن اپنے پیٹ سے زیادہ پُر نہیں بھرا۔ آدمی کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں اور اگر زیادہ ہی کھانا ضروری ہو تو پھر پیٹ کا تیسرا حصہ اپنے کھانے کے لئے تیسرا حصہ پانی کے لئے اور تیسرا حصہ سانس لینے کے لئے ہو۔

باب: من صفات شرار الامة

باب: امت کے برے لوگوں کی صفات

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جنہیں مختلف نعمتوں سے نوازا گیا، لیکن انھوں نے (آخرت کو بھلا کر) قسم قسم کے کھانوں اور رنگا رنگ کے کپڑوں پر بھرپور توجہ دینا اور عمدہ گفتگو کے لئے ہاتھوں کو موڑنا شروع کر دیا۔“

۱۳۴۶۔ عَنْ فَاطِمَةَ، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ مِنْ شَرَارِ أُمَّتِي الَّذِينَ غَدَّوْا بِالنِّعَمِ، الَّذِينَ يَطْلُبُونَ الْوَأْنَ الطَّعَامِ وَالْوَأْنَ الْقِيَابِ، يَتَشَدَّقُونَ بِالْكَلَامِ)). [الصحيحة: ۱۸۹۱]

تخریج: الصحيحة ۱۸۹۱۔ احمد فی الزهد (۳۰۰) ابن ابی الدنيا فی الجوع (۱/۹) ابن عدی فی الکمال (۱۹۵۶/۵)

فوائد: اس سے مراد ہر دور کا طبقہ اشرافیہ ہے یعنی امراء اور فارغ البال لوگ جو سونے کے بچے لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ پیسے کی ریل پیل میں آکھ کھولتے ہیں غربت و افلاس کے نام تک سے ناواقف ہوتے ہیں لذت کا مودہن کے حد درجہ رسیا اور زبان کے چٹخاروں کے اسیر ہوتے ہیں یوں مہک مہک کے بیان جھاڑتے ہیں گویا ساری دنیا جاہل اور یہی عقل کل کے مالک ہیں کسی کو خاطر میں نہیں لاتے زبان کے تمام بچ و خم سے آگاہ پرلے درجے کے شاطر اور باتونی ہوتے ہیں۔ ذہن نشین رہنا چاہئے کہ پر تکلف کھانے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اس چیز کو اس قدر مقصود حیات نہ سمجھا جائے کہ بدترین ہونے کا لقب لے جائے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک بعض لوگ ایسے ہیں جو نیکی کا منبع اور برائی کی راہ روکنے والے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہیں جو شر کا منبع اور نیکی کی راہ کو روکنے والے ہیں۔ خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جس کے ہاتھ

۱۳۴۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ، مَعَالِيْقُ لِلشَّرِّ، وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ، مَعَالِيْقُ لِلْخَيْرِ، فَطُوبَى لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ

توبہ نصیحتیں اور دل کو نرم کر دینے والی باتیں

عَلَى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِّمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ)) [الصحيحہ: ۱۳۳۲]

پر اللہ تعالیٰ نے خیر کی راہیں کھول دیں اور ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے شر کی راہیں کھول دیں۔“

تخریج: الصحيحہ ۱۳۳۲۔ ابن ماجہ (۲۳۷) ابن ابی عاصم فی السنۃ (۲۹۷) طیب السی (۲۰۸۲)

فوائد: بعض افراد کو اللہ تعالیٰ ان کے خاندانوں میں خاص مقام و مرتبہ عطا کرتا ہے خاندان کے افراد انہیں اپنے قبیلے کا سربراہ سمجھتے ہیں۔ ایسے معزز لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے خاندانوں میں اچھے امور کو رواج دیں شریعت کے مخالف امور کا خاتمہ کریں۔ اس میں تو سربراہ کا کوئی کمال نہیں ہے کہ اس کے ماتحت افراد اپنے من مانیاں کرتے رہیں اور اس کی حیثیت تماشائی کے سوا کچھ نہ ہو۔

بیان الخندق

خندق کا بیان

۱۳۴۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ كَانُوا يَقُولُونَ وَهُمْ يَحْفَرُونَ الْخَنْدَقَ: نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيَْنَا أَبَدًا وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کی کھدائی کے وقت اصحاب رسول کہتے تھے:

ہم ہیں جنہوں نے محمد (ﷺ) کی تاحیات جہاد کرنے پر بیعت کی۔

اور نبی ﷺ فرماتے:

اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی ہی بھلائی ہے

تو انصاریوں اور مہاجرین کو معاف کر دے

رسول اللہ ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور بد بو والا سالن

لایا گیا، لیکن ان سب نے وہ کھایا اور نبی ﷺ نے فرمایا: بلا شک و

شبہ ”آخرت والی بھلائی ہی بھلائی ہے۔“

اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْأَخِرَةِ

فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَيْرٍ شَعِيرٍ عَلَيْهِ إِهَالَةٌ

سَبْخَةٍ، فَاكْلُوا مِنْهَا. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَأَنَا

الْخَيْرُ خَيْرُ الْأَخِرَةِ))

تخریج: الصحيحہ ۱۱۰۲۔ ابن سعد (۷۰/۲) احمد (۲۵۲/۳) مسلم (۱۸۰۵/۱۳۰) بخاری (۲۸۳۳) من طریق آخر عنه

فوائد: یہ دو جہانوں کے سردار کی حالت ہے اگر دنیوی زینت و آرائش کوئی قابل فخر چیز ہوتی تو آپ ﷺ کو اس سے محروم نہ رکھا جاتا۔ یقیناً خیر و بھلائی وہی ہے جو موت کے بعد نصیب ہوگی، کیونکہ دنیا کے ایام خوشحالی میں بیت جائیں یا بد حالی میں گزریں بالآخر یہاں سے ایسی روانگی ہوگی جس کے بعد واپسی کی کوئی امید نہیں۔

انما یستریح من غفر له

آرام تو وہ کرتا ہے کہ جس کو بخش دیا گیا ہو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آرام تو وہ کرتا ہے جسے بخش دیا گیا

ہو۔“ یہ حدیث سیدہ عائشہؓ سیدنا بلال حبشیؓ اور محمد بن عروہ سے

مرسل روایت کی گئی ہے۔

۱۳۴۹۔ قَالَ ﷺ: ((أَنَّمَا يَسْتَرِيحُ مَنْ غُفِرَ لَهُ))

رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، وَبِلَالِ الْحَبَشِيِّ،

وَمُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ مُرْسَلًا۔

[الصحيحہ: ۱۷۱۰]

تخریج: الصحیحة ۱۷۱۰۔ (۱) عائشة رضی اللہ عنہا: احمد (۶/۶۹، ۱۰۳) ابونعیم فی الحلیة (۸/۲۹۰) (۲) بلال رضی اللہ عنہ: ابن عساکر (۵۷/۱۶۳) **فوائد:** اس حدیث کا سیاق و سباق یہ ہے کہ عام طور پر لوگ مرنے والے کے بارے میں کہتے ہیں کہ دنیوی مصائب اور فتنوں سے اس کی جان چھوٹ گئی ہے، وہ اپنی آرام گاہ میں پہنچ چکا ہے..... آپ ﷺ نے اس قسم کے تاثرات کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مرنے والے کو استراحت نصیب ہوتی ہے جسے بخش دیا جائے۔

نبی ﷺ کے علم کا بیان

علم النبی ﷺ

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿يَهَيِّئْ لَهَا سَبِيلًا﴾ انسان پر ایک وقت زمانہ میں جب کہ یہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ پھر فرمایا: ”بیشک جو میں دیکھتا ہوں وہ تم نہیں دیکھ سکتے اور جو میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سن سکتے۔ (سنو کہ) آسمان چرچاتے ہیں اور انھیں چرچانا ہی زیب دیتا ہے، کیونکہ وہاں چار انگلیوں کے بقدر بھی جگہ خالی نہیں ہے، ہر جگہ فرشتے سجدہ ریز ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر تمہیں اس کا علم ہو جائے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسنا کم کر دو، رونا زیادہ کر دو، پھونوں پر اپنی بیویوں سے لذتیں اٹھانا ترک کر دو اور (اللہ کی طرف) گڑگڑاتے ہوئے گھاٹیوں کی طرف نکل جاؤ۔“

۱۳۵۰۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا» (الانسان: ۱) حَتَّى خَتَمَهَا، ثُمَّ قَالَ: «(إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، أَطَلَّ السَّمَاءُ وَحَقُّ لَهَا أَنْ تَنْطَفِئَ، مَا فِيهَا مَوْضِعٌ قَلْبٍ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا مَلَكٌ وَاصِعٌ جَهَنَّمَ سَاجِدًا لِلَّهِ، وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَمَا تَلَدَّذَنْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ، وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ»

تخریج: الصحیحة ۱۷۲۲۔ حاکم (۲/۵۱۰) ترمذی (۲۳۱۲) ابن ماجہ (۳۱۹۰) دون قراءۃ الآیة **فوائد:** اس میں نبی کریم ﷺ کے معجزات کا ذکر ہے۔ نیز اس حدیث سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی جائے کثرت سے اس کی عبادت کی جائے۔

بھلائی کی وصیت کرنا

باب الوصية بالخیر

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کریں۔ میں نے کہا کہ تجھ سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ”میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ عمل ہر چیز کی بنیاد ہے اور جہاد کو لازم پکڑ کیونکہ وہ رہبانیت اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تلاوت قرآن کا اہتمام کر

۱۳۵۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: أَوْصِنِي، فَقَالَ: سَأَلْتُ عَمَّا سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِكَ، فَقَالَ: «(أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ، فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْإِسْلَامِ، وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللَّهِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ رُوحُكَ فِي السَّمَاءِ،

توبہ نصیحتیں اور دل کو نرم کر دینے والی باتیں

۹۵

وَذُكْرَكَ لِي الْأَرْضِ)) [الصحيحه: ۵۵۵]

کیونکہ وہ آسمان میں تیرے لئے باعثِ رحمت اور زمین میں باعثِ تذکرہ خیر ہے۔“

تخریج: الصحيحه ۵۵۵۔ احمد (۸۲/۳) ابن المبارک فی الزهد (۸۴۰) ابو یعلیٰ (۱۰۰۰) طبرانی فی الصغیر (۶۷-۶۶/۲) من طریق آخر عنه

باب الإعداء للموت

موت کے لیے تیاری کرنا

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، اچانک آپ کی نگاہ ایک جماعت پر پڑی، آپ نے پوچھا کہ یہ لوگ کس چیز پر جمع ہیں؟ کہا گیا کہ قبر کھود رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ گھبرا گئے اور صحابہ سے سبقت لیتے ہوئے لپکے، قبر تک پہنچے اور گھنٹوں کے بل بیٹھ گئے۔ میں آپ کے سامنے سے آیا تاکہ دیکھوں کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ (میں کیا دیکھتا ہوں کہ) آپ رو رہے تھے (اور اتنے روئے کہ) زمین آپ کے آنسوؤں سے تر ہو گئی، پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”میرے بھائیو! اس جیسے دن کے لئے تیاری کرو۔“

۱۳۵۲۔ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ بَصُرَ بِجَمَاعَةٍ فَقَالَ: عَلَامَ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ هَؤُلَاءِ؟ قِيلَ: عَلَى قَبْرِ يَحْفِرُونَهُ، قَالَ: فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَدَرَ بَيْنَ يَدَيِ أَصْحَابِهِ مُسْرِعًا حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْقَبْرِ فَجَثَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَاسْتَقْبَلْتُهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ لَا نَظَرَ مَا يَصْنَعُ، فَبَكَى حَتَّى بَلَ الثَّرَى مِنْ دُمُوعِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا قَالَ: ((أَيُّ إِخْوَانِي! لِمِثْلِ الْيَوْمِ قَاعِدُوا)) [الصحيحه: ۱۷۵۱]

تخریج: الصحيحه ۱۷۵۱۔ ابن ماجہ (۳۱۹۵) احمد (۲۹۸۳/۳) بخاری فی التاريخ (۲۲۹/۱) طبرانی فی الاوسط (۲۶۰۹)

فوائد: مرنے کے بعد کامیابی ہی دنیا کا مقصود و مطلوب اور غرض دعايت ہے، لہذا دور اندیش اور غفلت دوری ہے جو دنیا کے ذریعے موت کے بعد کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو جائے۔

اتقاء من تحقير الذنوب

گناہوں کو حقیر جاننے سے بچنا

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صغیرہ گناہوں سے اجتناب کرو۔ (غور کرو کہ) کچھ لوگ ایک وادی میں پڑاؤ ڈالتے ہیں، ایک آدمی ایک لکڑی لاتا ہے اور دوسرا ایک لاتا ہے..... (ایک ایک کر کے اتنی لکڑیاں جمع ہو جاتی ہیں کہ) وہ آگ جلا کر روٹیاں وغیرہ پکا لیتے ہیں۔ اسی طرح اگر صغیرہ گناہوں کی بنا پر مؤاخذہ ہوا تو وہ بھی ہلاک کر سکتے ہیں۔“

۱۳۵۳۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بِأَنُّكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ أَكْثَرُومٍ نَزَلُوا فِي بَطْنٍ وَادٍ، فَجَاءَ ذَا بَعُودٍ، وَجَاءَ ذَا بَعُودٍ، حَتَّى انْضَجُوا خُبْزَتَهُمْ، وَإِنَّ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ مَتَى يُؤْخَذَ بِهَا صَاحِبُهَا، تُهْلِكُهَا)) [الصحيحه: ۳۸۹]

تخریج: الصحيحه ۳۸۹۔ احمد (۳۳۱/۵) الرویانی (۱۰۶۵) طبرانی فی الکبیر (۵۸۷۲) والاوسط (۷۳۱۹)

فوائد: آپ ﷺ نے مثال کے ذریعے اپنا مقصود واضح کر دیا ہے کہ پوری زندگی کے معمولی معمولی گناہ جمع ہو کر انسان کی ہلاکت

کا سامان پیدا کر سکتے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی نافرمانی سے اجتناب کرنا چاہئے۔ مومن و مسلمان کی نگاہ اس حقیقت کو بھانپنے کی کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت سے بچنا چاہئے، قطع نظر اس سے کہ وہ صغیرہ گناہ ہو یا کبیرہ۔

مالك ما انفقت في سبيل الله

۱۳۵۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثَةٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنَّا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثَةٍ، قَالَ: إِرَاعِلْمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالٌ وَارِثَةٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ، وَمَالٌ وَارِثُكَ مَا أَخَّرْتَ)) [الصحيحه: ۱۴۸۶]

تیرا مال وہی ہے جو تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟“ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر شخص کو اپنے وارث کی بہ نسبت اپنا ہی مال سب سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جان لو! تم میں سے ہر ایک کو وارث کے مال کی بہ نسبت اپنا مال زیادہ محبوب ہے۔ (یاد رکھو کہ) تمہارا مال تو وہ ہے جو تم نے (صدقہ و خیرات کر کے) آگے بھیج دیا اور تمہارے وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑ جاؤ گے۔“

تخریج: الصحیحہ ۱۳۸۶۔ نسائی (۳۶۳۲) احمد (۳۸۲/۱) الادب المفرد (۱۵۳) بخاری (۶۳۳۲) مختصرًا فوائد: انسان اپنی زندگی میں اپنے مال کا جو حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہے وہی اس کا اصل سرمایہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس سے بطور قرضہ وصول کیا ہے اور مرنے کے بعد اسے چکا دے گا۔ باقی مال اس کے ورثا کا ہے جو وہ اس کے مرنے کے بعد آپس میں تقسیم کر لیں گے۔

باب: المهلكات والمنجيات

۱۳۵۵۔ قَالَ ﷺ ((ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، فَقَالَ: ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ: شُحٌّ مَطَاعٌ وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَاعْتِجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ، وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ: خَشْيَةُ اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْفَنَى، وَالْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا)) رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو۔

باب: ہلاک کرنے والی اور نجات دینے والی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین (برائیاں) ہلاک کرنے والی اور تین (نیکیاں) نجات دینے والی ہیں۔ تین ہلاک کر دینے والی برائیاں یہ ہیں: بخل جس کی پیروی کی جائے خواہش نفس جس کے پیچھے چلا جائے اور بڑائی خور ہونا۔ تین نجات دینے والی نیکیاں یہ ہیں: خلوت و جلوت میں اللہ تعالیٰ کی خشیت، فقر و غنی میں میانہ روی، غضب و رضا میں عدل۔“ یہ حدیث سیدنا انس بن مالک، سیدنا عبد اللہ بن عباس، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفیٰ اور سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۸۰۲۔ (۱) انس: البزار (الكشف: ۸۰) 'قضاعی فی مسند الشہاب (۳۲۵) (۲) ابن عباس: البزار (۸۲) ابو نعیم فی الحلیة (۲۱۹/۳) (۳) ابو ہریرة: بیہقی فی الشعب (۷۵۲) (۴) ابن ابی اوفی: البزار (۸۳) (۵) ابن عمر رضی اللہ عنہما: طبرانی فی الاوسط (۵۷۵۰)

اکل بالید

ہاتھ کے ساتھ کھانے کے بارے میں

۱۳۵۶۔ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مِنْ بَنِي النَّحَارِ، قَالَتْ: ((جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ أَيُّومًا..... فَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ بُرْمَةً فِيهَا خُبْزَةٌ أَوْ جَرِيرَةٌ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ يَدَهُ فِي الْبُرْمَةِ لِیَأْكُلَ، فَاحْتَرَقَتْ أَصَابِعُهُ، فَقَالَ: حَسَنٌ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ آدَمَ إِنْ أَصَابَهُ الْبُرْدُ قَالَ: حَسَنٌ، وَإِنْ أَصَابَهُ الْحَرُّ قَالَ: حَسَنٌ))

سیدہ خولہ بنت قیس بن فہد انصاریہ رضی اللہ عنہا جو بنو نجار سے تھیں، کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے میں نے ہانڈی پیش کی جس میں روٹی یا (ایک مخصوص) حلوا تھا رسول اللہ نے کھانے کے لئے ہانڈی میں اپنا ہاتھ ڈالا آپ کی انگلیاں جلنے لگیں، جس کی وجہ سے آپ نے ”ہائے“ کہا اور پھر فرمایا: ”جب ابن آدم کو کوئی چیز ٹھنڈی محسوس ہوتی ہے تو وہ ہائے کرتا ہے اور جب کوئی چیز گرم محسوس کرتا ہے تو بھی ہائے کرتا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۵۷۸۔ احمد (۴۱۰/۶) طبرانی فی الکبیر (۲۳۲/۲۳)

فضیلة الجماعة

اجتماعیت کی فضیلت

۱۳۵۷۔ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((الْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ، وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جماعت (کی زندگی) رحمت ہے اور افتراق (کی زندگی) عذاب ہے۔“

[الصحیحة: ۶۶۶]

تخریج: الصحیحة ۶۶۷۔ عبد اللہ بن احمد فی الزوائد (۲۷۸/۳) 'قضاعی فی مسند الشہاب (۱۵) بیہقی فی الشعب (۹۱۱۹)

فوائد: نبی کریم ﷺ نے جماعت سے منسلک رہنے کی تلقین کی ہے وہ جماعت نماز کی جماعت کی صورت میں ہو یا مسلمانوں کی جماعت کی صورت میں۔ اسلام میں مستقل طور پر علیحدہ پسندی اور خلوت کی کوئی گنجائش نہیں۔ مسلمان کو چاہئے کہ وہ مسلمان معاشرے میں مل جل کر رہے لوگ ایک دوسرے کی اصلاح کریں اور ایک دوسرے کی خوشی غمی میں شریک ہوں۔ سیدنا ابووداء رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث جس میں نماز باجماعت کا ذکر ہے میں آپ ﷺ نے فرمایا: (لعلیکم بالجماعة، فانما یا کل الذنب من الغنم الفاصیة.) [ابوداؤد نسائی] یعنی: تم جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ بھیڑ یا اس بکری کو کھا جاتا ہے جو (رپوڑ سے علیحدہ ہو کر) دور چلی جاتی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات میتة جاهلیة.) [مسلم] یعنی: جس آدمی نے (امیر کی) اطاعت ترک کر دی اور جماعت سے علیحدہ ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے

حلولۃ الدنيا مرة الآخرة

۱۳۵۸- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْخَضَرِيِّ- يَعْني :
شُرَيْحًا- إِذَا أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ لَمَّا حَضَرَتْهُ
الْوَفَاةُ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ! لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
مِنْكُمْ الْغَائِبَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: ((حُلُوَةُ الدُّنْيَا مَرَّةٌ الْآخِرَةُ، وَمَرَّةٌ
الدُّنْيَا حُلُوَةُ الْآخِرَةِ)) [الصحيحة: ۱۸۱۷]

ابوعبید شریح حضری سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابومالک اشعری
ؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے کہا: اے اشعریوں
کی جماعت! موجودہ لوگ غیر حاضر لوگوں کی میری یہ بات پہنچا
دیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”دنیا کی لذت
آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی تلخی آخرت کی لذت و شیری
ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۱۸۱۷- احمد (۳۴۲/۵) حاکم (۳۱۰/۳) بیہقی فی الشعب (۱۰۳۳۶)

فوائد: حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری میں آخرت میں تو کجا دنیا میں بھی لذت ہی لذت اور حلاوت ہی
حلاوت ہے۔ لیکن عام لوگ جن پر نیکی کرنا اور برائی ترک کرنا گراں گزرتا ہے انھیں سمجھانے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ
لوگ اپنے ذہن کے مطابق جس چیز کو کڑوا اور کٹھن سمجھتے ہیں حقیقت میں وہی ان کی سعادت کی علامت ہوگی اور جو چیز زیادہ مرغوب
اور پسندیدہ لگے لیکن بندے کی آخرت کے لئے مضر ہو تو اسے ترک کرنے میں اگرچہ تکلیف ہوگی لیکن یہ تکلیف کئی رحمتوں کا سبب
بنے گی۔

بیان صفات اللہ

اللہ کی صفات کا بیان

۱۳۵۹- عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى. يَا ابْنَ
آدَمَ، قُمْ إِلَيَّ أَمْشِ إِلَيْكَ، وَأَمْشِ إِلَيَّ أَهْرُولُ
إِلَيْكَ)) [الصحيحة: ۲۲۸۷]

ایک صحابی رسول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ
تعالیٰ نے کہا: اے ابن آدم! تو میرے لئے کھڑا ہو میں تیری طرف
چل کر آؤں گا اور اگر تو میری طرف چل پڑے تو میں تیری طرف
دوڑ کر آؤں گا۔“

تخریج: الصحيحة ۲۲۸۷- احمد (۳۷۸/۳) ولہ شاهد عند البخاری (۷۴۰۵) و مسلم (۲۶۷۵) وغیرہما من حدیث
ابو ہریرہؓ

فوائد: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قَالَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا﴾ [سورہ بقرہ: ۱۵۸] یعنی: ”ہاں بیشک اللہ تعالیٰ قدر دان اور علم والا
ہے۔“ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی اسی صفت کا بیان ہے کہ وہ بندے کی کوشش و کاوش اور تپ و دو کی بڑی قدر کرتا ہے۔

فضائل الذکر

ذکر کے فضائل

۱۳۶۰- عَنْ أَنَسٍ مَرْقُوعًا: ((قَالَ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ عَبْدِي أَنَا عِنْدَ ظَنِّكَ بِِي، وَأَنَا مَعَكَ
إِذَا ذَكَرْتَنِي)). [الصحيحة: ۲۰۱۲]

سیدنا انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ
عزوجل نے کہا: اے میرے بندے! میرے بارے میں جو تیرا
گمان ہوگا میں اسی کے مطابق تجھ سے پیش آؤں گا اور جب تو
میرا ذکر کرے گا تو میں تیرے ساتھ ہوں گا۔“

توبہ نصیحتیں اور دل کو نرم کر دینے والی باتیں

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۱۲۔ حاکم (۱/ ۳۹۷) احمد (۳/ ۲۱۰، ۲۷۷) ابویعلیٰ (۳۲۳۲) من طریق آخر بمعناہ
فوائد: بندہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو گمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے اگر کوئی اچھا ظن رکھے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے بارے میں اچھا ظن رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر عرش معلیٰ پر جلوہ افروز ہے لیکن اپنے علم، سمع، بصر، قدرت اور طاقت کے اعتبار سے گویا کہ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ اس کی معیت کی دو اقسام ہیں: (۱) معیت عامہ: جو مسلم و غیر مسلم کو شامل ہے اور (۲) معیت خاصہ: جو پرہیزگار اور متقی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں بھی معیت خاصہ نصیب فرمائے۔

بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کیے جاتے

سیدنا شہاد بن اوس ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو امن اور دو خوف جمع نہیں کرتا۔ یعنی اگر میرا بندہ دنیا میں مجھ سے امن میں رہا تو میں اسے بندوں کے حشر والے دن ڈراؤں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈر گیا تو لوگوں کے جمع ہونے والے دن اسے امن عطا کروں گا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۷۴۲۔ ابونعیم فی الحلیۃ (۲/ ۹۸) ابن المبارک فی الزہد (۱۵۷) مرسلًا

جس نے کہا کہ فلاں کو معاف نہیں کیا جائے گا اس کی

نذمت

سیدنا جندب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ فلاں آدمی کو نہیں بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: کون ہے جو مجھ پر قسم اٹھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔ میں نے اس کو بخش دیا اور (اے قسم اٹھانے والے!) تیرے اعمال ضائع کر دیے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۱۳۔ مسلم (۲۶۴۱) طبرانی فی الکبیر (۱۶۷۹)

فوائد: شرعی قانون یہ ہے کہ کسی کی ظاہری حالت کو ملحوظ خاطر رکھ کر اس پر مسلم یا غیر مسلم ہونے کا حکم دیا جائے۔ نیز اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی تعین کے بغیر کسی مخصوص آدمی کو جنتی یا جہنمی نہیں کہا جاسکتا اور نہ کسی کے بارے میں یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی کو کسی صورت میں نہیں بخشے گا اور فلاں کو ہر صورت میں معاف کر دے گا۔ ظاہری نیک اور بد اعمال کو دیکھ کر کسی کو مسلمان، مومن، فاسق، فاجر، کافر، مشرک اور بدعتی تو کہا جاسکتا ہے لیکن کسی کے بارے میں تعین جنت و جہنم کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

لا یجمع علی العبد خوفین و امنین

۱۳۶۱۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِي لَا أَجْمَعُ لِعَبْدِي أَمْنَيْنِ وَلَا خَوْفَيْنِ، إِنْ هُوَ أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفَّتُهُ يَوْمَ أَجْمَعُ فِيهِ عِبَادِي وَإِنْ هُوَ خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمَتُهُ يَوْمَ أَجْمَعُ فِيهِ عِبَادِي)) [الصحیحۃ: ۷۴۲]

باب الذم من قال لا يغفر لفلان

۱۳۶۲۔ عَنْ جُنْدَبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ، فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفَرَ لِفُلَانٍ؟ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَأَخْبَطْتُ عَمَلَهُ)) [الصحیحۃ: ۲۰۱۴]

باب: من قصة غرق فرعون

باب: فرعون کے ڈوبنے کا قصہ

۱۳۶۳۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ لِي جِبْرِيلُ: لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَخْذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ قَادِسَةً فِي قِمِّ فِرْعَوْنَ مَخَافَةً أَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ)) [الصحيحه: ۲۰۱۵]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل نے مجھے کہا: کاش آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں سمندر کی کالی مٹی لے کر فرعون کے منہ میں ٹھونس رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت پانہ لے۔“

تخریج: الصحيحه ۲۰۱۵۔ طیب السی (۲۲۱۸) ترمذی (۳۱۰۷) احمد (۱/۳۳۰۲۳۰)

فوائد: برے لوگوں کا انجام بھی برا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا عمومی قانون یہ ہے کہ جو آدمی جس انداز میں زندگی گزارتا ہے اسی انداز میں اس کو موت آتی ہے۔ سجدوں میں ان لوگوں کی روئیں پرواز کر گئیں جو اپنے زندگی میں کثرت سے سجدے کرنے کے عادی تھے اور برائی کی حالت میں ان لوگوں کو موت قبول کرنا پڑی جو برائیوں کے دلدادہ تھے۔ فرعون کی زندگی بظاوت اور سرکشی کی سنگین مثالوں سے بھری ہوئی تھی پھر اسی کے مطابق ہی انجام ہوتا تھا۔

عدم الصبر بموجب الذنب

صبر کا نہ ہونا گناہ کا موجب ہے

۱۳۶۴۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((قُلُّ الصَّبْرِ لَا يَمُرُّ بِذَنْبٍ إِلَّا حَمَاءً))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عدم صبر ہر گناہ کی حفاظت کرتا ہے۔“

تخریج: الصحيحه ۲۰۱۶۔ البزار (الكشف: ۱۵۳۵) ابو الشیخ فی الطبقات (۲۲۱) وابو نعیم فی اخبار اصحابان (۲۰/۳۰۶/۱۹۱)

فوائد: صبر کی تین قسمیں ہیں: (۱) بیماریوں پر صبر کرنا (۲) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے پر صبر کرنا اور (۳) برائیوں سے بچنے پر صبر کرنا۔ اگر کوئی مسلمان صبر کی صفت سے ہی فارغ ہو جائے مذکورہ تین صورتوں میں وہ کیا کرے گا؟ پہلی صورت میں داویلا اور حج و پکار کرے گا دوسری صورت میں نیکیوں کے کام ترک کر دے گا اور تیسری صورت میں گناہ کرے گا۔ معلوم ہوا عدم صبر آدمی کے برا ہونے میں ہر قسم کا تعاون کرتا ہے۔

اهمية الضعفاء عند النبي ﷺ

نبی ﷺ کے ہاں کمزوروں کا مقام

۱۳۶۵۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ، عَنْ أَبِيهِ مَرْفُوعًا: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِيُ الضَّعَفَاءَ الْمُسْلِمِينَ، وَيَزُورُهُمْ، وَيَعُودُ مَرْضَاهُمْ، وَيَشْهَدُ جَنَائِزَهُمْ))

ابو امامہ بن سہل بن حنیف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کمزور مسلمانوں کے پاس جاتے ان کی زیارت کرتے ان کے مریضوں کی تیمار داری کرتے اور ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے۔“

تخریج: الصحيحه ۲۱۱۴۔ حاکم (۲/۳۶۶) بیہقی فی الشعب (۹۳۲۶) ابن ابی شیبہ (۳/۲۷۶۷) وفی مسنده (۵۸) طبرانی (۵۵۸۶) بمعناه مطولاً

فوائد: بے سہارا و بے آسرا غریب و نادار اور معاشرے کے بے وقعت و بے اہمیت لوگ آپ ﷺ کا دست و بازو بنے اس لئے

آپ ﷺ نے بھی ان کی قدر کی، ان کی دلجوئی کی اور زندگی کے ہر موڑ پر ان کے ساتھ ہر قسم کی ہمدردی و خیر خواہی کا ثبوت دیا۔ جب مشرک سرداروں اور وڈیروں نے آپ ﷺ کو طعنہ دیا یا مطالبہ کیا کہ آپ کے ارد گرد تو فقراء و مساکین و غرباء لوگوں کا جھوم لگا رہتا ہے ان کو اپنی مجلس میں نہ آنے دو تو ہم آپ کی بات سننے پر آمادہ ہو سکتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشَىٰ يُرِيدُونَ وَجْهَ مَا عَدِلْتَ مِنْ شَيْءٍ وَ مَا مِنْ حَسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [سورۃ انعام: ۵۲] یعنی: ”(اے محمد ﷺ) ان لوگوں کو (اپنی مجلس سے) نہ نکالے جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں خاص اسی اللہ کی رضامندی کا قصد رکھتے ہیں۔ ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ کو نکال دیں۔ ورنہ آپ ظلم کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

اللہ تعالیٰ کے محارم کو توڑنے کی سزا

جزاء انتهاك المحارم الله

سیدنا ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنی امت کے ان لوگوں کو جانتا ہوں جو روز قیامت تہامہ پہاڑوں کی مثل (ڈھیروں) نیکیاں لے کر آئیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کو فضا میں پھیلے ہوئے غبار کے باریک ریزوں کی طرح کر دے گا۔“ ثوبان نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے لوگوں کی صفات بیان فرمائیے ان کی ذرا وضاحت فرمائیے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم لاعلمی میں ان کی صف میں کھڑے ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! وہ تمھارے ہی بھائی ہوں گے تمھاری ہی نسل سے ہوں گے رات کو تمھاری طرح قیام کرنے والے ہوں گے (بس ان کی خرابی یہ ہوگی کہ) کہ خلوتوں میں اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور پھلانگ جانے والے ہوں گے۔“

۱۳۶۶۔ عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا عَلَمَ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ، بِيضًا، فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ هَبَاءً مَنْثُورًا. قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا، أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ. قَالَ: أَمَّا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ، وَمِنْ جَلْدِكُمْ، وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ، وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ (إِنْهَكُوا)) [الصحيحه: ۵۰۰]

تخریج: الصحيحه ۵۰۵۔ ابن ماجه (۳۲۳۵) طبرانی فی الصغیر (۲۳۷/۱) والشمین (۶۸۰)

فوائد: کامیاب وہی ہے جس کا ظاہر و باطن اور جس کی جلوت و خلوت ایک ہو۔ جو نیکی و برائی کے سلسلے ماحول سے متاثر ہونے والا نہ ہو۔ جو خلوتوں کی بہ نسبت خلوتوں میں اللہ تعالیٰ کی زیادہ اطاعت کرنے والا ہو۔ لیکن اگر کوئی فرد اس کے برعکس ظاہر کو تو پاک کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن باطن کی کوئی پروا نہیں کرتا لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو نیک ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن خلوتوں میں اللہ تعالیٰ کا کوئی لحاظ نہیں کرتا تو شاید وہ دنیا میں عزت پالے لیکن آخرت میں اس کا ذلت سے بچنا دشوار ہوگا۔

ان کی پیروی کرنا کہ جو گزر چکے ہیں

اتباع من كانوا اخلوا

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۳۶۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((لَتَرْكَبَنَّ

فرمایا: ”تم ضرور پہلی امتوں کے طریقوں پر چلو گے، باشت کے بدلے باشت، ہاتھ کے بدلے ہاتھ اور دو ہاتھ کے پھیلاؤ کے بدلے دو ہاتھ کا پھیلاؤ (یعنی ہو، ہوان کے نقش قدم پر چلو گے)۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی گواہ کے بل میں داخل ہوا تو تم بھی ایسا کرو گے اور ان میں سے کسی نے اپنے ماں سے علانیہ زنا کیا تو تم بھی کرو گے۔“

سَنَنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، وَبَاعًا بِبَاعٍ، حَتَّىٰ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ دَخَلَ جُحْرًا ضَبَّ دَخَلْتُمْ، وَحَتَّىٰ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ ضَاجَعَ أُمَّهُ فِي الطَّرِيقِ لَفَعَلْتُمْ))

[الصحيحة: ۱۳۴۸]

تخریج: الصحيحة ۱۳۴۸۔ دولابی فی الکنی (۳۰/۲) حاکم (۳۵۵/۳) البزار (الکشف: ۳۲۸۵)

جس پر حد قائم ہوگئی تو اس کو معاف کر دیا گیا

من قام عليه الحد فقد غفر له

علقمہ بن وائل کندی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نماز کے ابراہ سے (گھر سے) نکلی، اسے راستے میں ایک آدمی ملا، اس نے اسے گرا دیا اور بدکاری کی۔ وہ چیخ و پکار کرنے لگی، وہ آدمی چل دیا۔ (اتنے میں) اس کے پاس سے ایک اور آدمی گزرا۔ اس نے اسے بتایا کہ اس آدمی نے میرے ساتھ بدکاری کی ہے۔ پھر وہ مہاجرین کی ایک جماعت کے پاس سے گزری اور انھیں بتایا کہ فلاں آدمی نے میرے ساتھ ایسے ایسے کیا ہے۔ وہ گئے اور اس آدمی کو پکڑ کر اس عورت کے سامنے لے آئے۔ اس نے کہا کہ واقعی یہی آدمی ہے..... وہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ جب آپ ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو ایک دوسرا آدمی جو درحقیقت مجرم تھا، اٹھا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! (اس نے نہیں) میں نے اس سے بدکاری کی ہے۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: ”تو چل جا، اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کر دیا ہے۔“ پھر سابقہ آدمی کے بارے میں کلمہ خیر کہا اور دوسرے زانی آدمی کے بارے میں فرمایا: ”اس کو رجم (سنگسار) کر دو۔“ اور فرمایا: ”اس اقرار کرنے والے آدمی نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ اتنی توبہ کر لیں تو ان سے قبول کی جائے گی۔“

۱۳۶۸۔ عَنْ عُلَقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَحَلَّلَهَا، فَقَضَىٰ حَاجَتَهُ مِنْهَا، فَصَاحَتْ، فَأَنْطَلَقَ، وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا۔ وَمَرَّتْ بِعَصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا۔ فَأَنْطَلَقُوا فَآخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا، فَأَتَوْهَا، فَقَالَتْ: نَعَمْ هُوَ هَذَا..... فَأَتَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَمَرَهُ لِرَجْمٍ، قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا صَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا: ((إِذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ)) وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا، وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: ((ارْجُمُوهُ)). وَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقَبِلَ مِنْهُمْ)) [الصحيحة: ۹۰۰]

تخریج: الصحیحہ ۹۰۰۔ ابوداؤد (۳۷۹) ترمذی (۱۳۵۳) احمد (۳۹۹/۶)

فوائد: انسان سے بتقاضہ بشریت غلطی ہو جاتی ہے، بہر حال اس غلطی پر مضر رہنا اسے قطعی طور پر زیب نہیں دیتا۔ اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے مطابق اپنی غلطی کا ازالہ کرے۔ جب صحابی رسول نے یہی انداز اختیار کیا اور اپنی آخرت سنوارنے کا سوچا تو محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ مژدہ سنایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بندے کے اعتراف جرم کے بدلے اس پر وہ رحمت نچھاور کی ہے کہ اگر وہ مدینہ کے تمام لوگوں پر تقسیم کی جاتی تو وہ بھی بخش دیئے جاتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمِنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَصِرُوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [سورہ آل عمران: ۱۳۵] یعنی: ”(جنت ان لوگوں کے لئے ہے کہ) جن سے جب کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔“

باب: جانداروں کو پانی پلانے کا اجر

سیدنا سراقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ وہ حیرانہ میں تھے مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں اس کے بارے میں کیسے سوال کروں۔ (بالآخر) کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنا حوض بھر کر اپنی سواریوں کے آنے کا انتظار کر رہا ہوتا ہوں کہ بکری یا بھیڑ کے بچے وہ پانی پی جاتے ہیں کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(ہاں) ہر تر جگر والے (جاندار کی خدمت اور دیکھ بھال) میں اجر ہے۔“

باب: اجر سقی الحيوان

۱۳۶۹۔ عَنْ سُرَاقَةَ قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْجِعْرِ إِنَّهُ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَسْأَلُهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَمَلًا حَوْضِي أَنْتَظِرُ ظَهْرِي يَرُدُّ عَلَيَّ فَتَجِيءُ الْهَمَةُ فَتَشْرَبُ، فَهَلْ فِي ذَلِكَ مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَكَ فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرٌّ أَجْرٌ)) [الصحیحہ: ۲۱۵۲]

تخریج: الصحیحہ ۲۱۵۲۔ حمیدی (۹۰۲) قضاوی فی مسند الشہاب (۱۱۲) احمد (۱۷۵/۳) ابن ماجہ (۳۶۸۶)

فوائد: ہر ذی روح اور جاندار کی خدمت میں انسانیت کی سعادت ہے۔ بخواسرائیل کی بدکار عورت کو پیاسے کتے پر ترس کھانے اور اسے پانی پلانے کی وجہ سے بخش دیا گیا۔ [بخاری، مسلم] سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے تو اس سے جتنا حصہ کھالیا جاتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ ہے جو کوئی اس سے چرا لے جائے وہ بھی صدقہ ہے اور جو کوئی اسے نقصان پہنچائے وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ [مسلم]

توبہ کی وسعت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم گناہ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگیں اور پھر توبہ کرو تو وہ (اللہ) تمہاری توبہ قبول کر لے گا۔“

باب سعة التوبة

۱۳۷۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمْ السَّمَاءَ ثُمَّ تَبْتُمْ، لَتَابَ عَلَيْكُمْ)) [الصحیحہ: ۹۰۳]

تخریج: الصحیحہ ۹۰۳۔ ابن ماجہ (۳۲۳۸)

لیصین الرجل رزقہ ما قدرلہ

۱۳۷۱۔ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ هَرَبَ مِنْ رِزْقِهِ كَمَا يَهْرُبُ مِنَ الْمَوْتِ، لَأَذْرَكَ رِزْقُهُ كَمَا يَذْرُكُهُ الْمَوْتُ))

تخریج: الصحیحة ۹۵۲۔ ابونعیم فی الحلیة (۴/ ۲۳۶، ۹۰) ابن عساکر (۵/ ۱۳۳)

تحقیر الاعمال بنعمة الله

۱۳۷۲۔ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا هَجَرَ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وَلَدَ إِلَى يَوْمٍ يَمُوتُ هَرِمًا فِي مَرَضَةٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَحَقَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

تخریج: الصحیحة ۳۳۶۔ احمد (۳/ ۱۸۵) بخاری فی التاریخ (۱/ ۱۵) طبرانی فی الکبیر (۱۴/ ۱۲۲-۱۲۳)

الله کی نعمت کے مقابلہ میں اعمال تحقیر ہیں

سیدنا عتبہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ایک آدمی اپنے یوم ولادت سے انتہائی عمر رسیدگی میں موت والے دن تک اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے چہرے کے بل گھسٹتا رہے تو وہ روز قیامت اس (مشکل اور کٹھن) عمل کو تحقیر سمجھے گا۔“

الله کی نعمت کے مقابلہ میں اعمال تحقیر ہیں

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر بندے گناہ نہ کریں تو اللہ عزوجل ایک نئی مخلوق پیدا کر دے گا جو گناہ کرے گی، پھر بخشش طلب کرے گی اور وہ انھیں بخش دے گا اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

باب سعة التوبة

۱۳۷۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ مَرْفُوعًا: ((لَوْ أَنَّ الْعِبَادَ لَمْ يَذْنِبُوا، لَخَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقًا يُذْنِبُونَ ثُمَّ يَغْفِرُ لَهُمْ، وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ))

[الصحیحة: ۹۶۷]

تخریج: الصحیحة ۹۶۷۔ حاکم (۳/ ۲۳۶) ابونعیم فی الحلیة (۴/ ۲۰۳)

باب: اسباب کو اختیار کرنا توکل سے ہے

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کر جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح روزی دے جیسے پرندوں کو روزی دیتا ہے، چونکہ کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔“

باب: الاخذ بالاسباب من التوكل

۱۳۷۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُو خِمَاصًا، وَتَرْوُحُ بِطَانًا)) [الصحیحة: ۳۱۰]

تخریج: الصحیحة ۳۱۰۔ احمد (۱/ ۳۰) ترمذی (۲۳۳۳) ابن ماجہ (۴/ ۳۱۸)

گناہوں سے بخشش طلب کرنا

الاستغفار من الذنوب محبوب

عند اللہ

۱۳۷۵۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنْصَارِيِّ مَرْفُوعًا: ((لَوْ أَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَكُمْ، لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ))
[الصحيحه: ۹۶۸]

اللہ کو پسند ہے

سیدنا ابویوب انصاری ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ تعالیٰ کے بخشنے کے لئے تمہارے گناہ نہ ہوئے تو وہ ایسی قوم لے آئے گا جس کے گناہ ہوں گے اور وہ ان گناہوں کو بخشے گا۔“

تخریج: الصحيحه ۹۶۸۔ مسلم (۱۰/۲۷۳۸) ریاتی برقم (۱۳۸۰) من طریق آخر بمعناه فانظره

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم خطائیں نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو لائے گا جو خطائیں کریں گے اور وہ انہیں بخشے گا۔“

۱۳۷۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَوْ أَنَّكُمْ لَا تُخْطِئُونَ لَأَتَى اللَّهُ بِقَوْمٍ يُخْطِئُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ))
[الصحيحه: ۹۶۹]

تخریج: الصحيحه ۹۶۹۔ حاکم (۳/۲۳۶)

الأعمال بالاقتصاد

۱۳۷۷۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا عِنْدَكَ رَاكِبًا فِي أَنْفُسِنَا مَا نُحِبُّ، وَإِذَا رَجَعْنَا إِلَى أَهْلِنَا فَخَالَطْنَاهُمْ أَتَكْرَهُنَا أَنْفُسَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ تَدْرُمُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي فِي الْخَلَاءِ لَصَافَحْتُكُمْ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَطْلُكُمُ بَاجِنَحَتِهَا عَيْنًا، وَلَكِنْ سَاعَةً وَسَاعَةً))
[الصحيحه: ۱۹۵۶]

اعمال میں میانہ روی اختیار کرنا

سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمیں اپنے آپ میں پسندیدہ صفات نظر آتی ہیں، لیکن جب ہم اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹتے ہیں اور ان میں مل جل کر رہتے ہیں تو خود کو گنہگار سمجھتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اپنی خلوتوں میں اسی حالت پر قائم رہو جس پر میرے ہاں ہوتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں اور وہ تم پر اپنے پروں سے عیانا سایہ کریں۔ (در اصل حالات بدلتے رہتے ہیں) کبھی یہ اور کبھی وہ۔“

تخریج: الصحيحه ۱۹۵۶۔ ابویعلیٰ (۳۰۳۵) ابن حبان (۳۳۳) البزار (الکشف: ۳۲۳۳) طبرانی فی الاوسط (۲۷۱۷)

فارس اور روم کی فتح کا بیان

بيان الفتح فارس والروم

۱۳۷۸۔ قَالَ الْإِمْرَبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخْرِجُ عَلَيْنَا فِي الصُّفَةِ وَعَلَيْنَا الْحَوَنَكَةُ فَيَقُولُ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا دُخِرَ لَكُمْ، مَا حَزَنْتُمْ عَلَى مَا زَوَى عَنْكُمْ، وَلَيُفْتَحَنَّ لَكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ))
[الصحيحه: ۲۱۶۸]

سیدنا عمر باض بن ساریہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس صفہ میں آتے تھے اور ہم معمولی قیمت کا کپڑا اپنے ہوتے تھے آپ فرماتے: ”اگر تمہیں علم ہو جائے کہ تمہارے لئے کیا کچھ خزانہ ذخیرہ کیا جا رہا ہے تو تم اپنی غریبی و ناداری پر غمزدہ نہیں ہو گے۔ غمغریب تم فارس اور روم کو بھی فتح کر لو گے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۱۶۸۔ احمد (۱۲۸/۳) ابونعیم فی الحلیة (۱۳/۲)

باب بیان اجنحة الملائكة

۱۳۷۹۔ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ مَرْفُوعًا: ((لَوْ تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي لَا ظَلَّتْكُمْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنَحَتِهَا)) [الصحیحة: ۱۹۷۶]

تخریج: الصحیحة ۱۹۷۶۔ طیبالسی (۱۳۳۵) ترمذی (۲۳۵۲) احمد (۳۳۶/۳)

فرشتوں کے پروں کا بیان

سیدنا حنظلہ اسدی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اسی حالت پر برقرار رہو جس پر میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تم پر اپنے پروں سے سایہ کریں گے۔“

گناہوں کا نہ ہونا بھی ہلاکت ہے

جب سیدنا ابوالیوب ؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے کہا: میں تم سے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث (مصلحہ) چھپاتا رہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کر دے گا جو گناہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو بخشنے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۱۹۳۱۔ مسلم (۲۷۳۸) ترمذی (۳۵۳۹) احمد (۴۱۳/۵) وتقدم برقم (۱۳۷۵)

سیدنا عبد اللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم گناہ نہیں کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم پیدا کر دے گا جو گناہ کرے گی اور وہ اسے بخشنے گا۔“

۱۳۸۰۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَوْ لَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)) [الصحیحة: ۱۹۶۳]

۱۳۸۱۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)) [الصحیحة: ۹۷۰]

تخریج: الصحیحة ۹۷۰۔ احمد (۲۸۹/۱) طبرانی (۱۲۷۹۳) البزار (الکشف: ۳۲۵۰)

سیدنا انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے ہوتے تو مجھے اندیشہ تھا کہ تم خود پسندی و اترہٹ میں پڑ جاؤ گے۔“

۱۳۸۲۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ لَمْ تَكُونُوا تُذْنِبُونَ، خَشِيتُ عَلَيْكُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ الْعُجْبِ)) [الصحیحة: ۶۵۸]

تخریج: الصحیحة ۶۵۸۔ عقیلی فی الضعفاء (۱۵۹/۲) ابن عدی (۲۳۲۳) قضاعی فی مسند الشہاب (۱۳۳۷)

نیک بیوی امور آخرت میں مدد دیتی ہے

سیدنا ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر کوئی شکر کرنے والے دل ذکر کرنے والی زبان اور نیک بیوی جو امور آخرت پر اس کا تعاون کرے، کا اہتمام کرے۔“

المرأة صالحة تعين على أمر الآخرة

۱۳۸۳۔ عَنْ ثَوْبَانَ مَرْفُوعًا: ((لِيَتَّخِذَ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَزَوْجَةً صَالِحَةً تُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ)) [الصحیحة: ۲۱۷۶]

تخریج: الصحیحة ۲۱۷۶۔ ترمذی (۳۰۹۳) ابن ماجہ (۱۸۵۶) احمد (۲۸۲۲۷۸/۵)

فوائد: جو مسلمان ان تین صفات سے متصف ہو جائے وہ دنیا میں جنتی و جسمانی آرام و سکون پائے گا اور آخرت میں کامیابی و کامرانی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت و برکت کا حصول اس کی نعمتوں پر شکر یہ کرنے سے ہی ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔ یعنی جو آدمی اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا وہ تو مردوں کی صف میں کھڑا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سارے اسباب مہیا کر رکھے ہیں لیکن وہ محرومی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہر کس و نا کس ادنیٰ و اعلیٰ امیر و غریب ہو گھر میں حقیقی سکون اس کو ملے گا جس کی بیوی پارسا و متقی ہو یہ واحد نعمت ہے جس سے خاوند کے اور اس کی اولاد کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (الدنيا متاع وخير متاع الدنيا المرأة الصالحة۔) [مسلم]

باب: خصال توجب الجنة

باب: جنت میں لے جانے والے اعمال

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”آج کون روزے دار ہے؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہوں۔ آپ نے پوچھا: ”آج تم میں سے کس نے مریض کی تیمارداری کی ہے؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ نے پوچھا: ”آج تم میں سے کس نے کوئی نماز جنازہ پڑھی ہے؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ نے پوچھا: ”آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ مروان کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آخر میں فرمایا: ”جس آدمی میں یہ صفات ایک دن میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

۱۳۸۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا قَالَ: ((مَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا قَالَ: ((مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا قَالَ: ((مَنْ أَطْعَمَ الْيَوْمَ مَسْكِينًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا قَالَ مَرْوَانُ بَلَّغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا اجْتَمَعَ هَذِهِ الْخِصَالُ فِي رَجُلٍ فِي يَوْمٍ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). [الصحيحه: ۸۸]

تخریج: الصحيحه ۸۸۔ مسلم (۱۰۲۸) الادب المفرد (۵۱۵)

افتراق المحبين في الله من الذنب

اللہ کے لیے دو محبت کرنے والوں میں جدائی کسی ایک کے گناہ کا نتیجہ ہوتی ہے

احدهما

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو آدمی اللہ کے لئے یا اسلام کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں اور ان میں بعد میں جدائی پڑ جاتی ہے تو وہ ان میں سے کسی ایک کے گناہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔“

۱۳۸۵۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فِي اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ، أَوْ فِي الْإِسْلَامِ، فَيَفْرَقَ بَيْنَهُمَا إِلَّا ذَنْبٌ يُحْدِثُهُ أَحَدُهُمَا)). [الصحيحه: ۳۶۷]

تخریج: الصحيحه ۲۳۷۔ الادب المفرد (۳۰۱) ابن ابی حاتم فی الجرح والتعديل (۳۸۳/۹) وابو یعلیٰ (المطالب العاليه المسنده: ۲۷۷۶) مطولاً من طريق

فوائد: یہ گناہوں کی نہوست اور بے برکتی ہے جو غیر محسوس انداز میں تقویٰ و طہارت کی بنیاد پر دوستی کا رشتہ قائم رکھنے والوں کو جدا کر دیتی ہے۔

مال القليل خير من مال الكثير لاه

۱۳۸۶۔ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاللَّهِ)) [الصحيحة: ۹۴۷]

تھوڑا مال غافل کرنے والے زیادہ مال سے بہتر ہے
سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”کفایت کرنے والا کم مال غافل کر دینے والے زیادہ مال سے
بہتر ہوتا ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۹۴۔ ابن عدی فی الکامل (۱/ ۲۷۶)

فوائد: شاذ و نادر لوگوں کو نہیں بلکہ ان کی اکثریت کو دیکھ کر کسی چیز کی منفعت یا مضرت کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ مال و دولت کی کثرت سے کم ہی لوگ ہیں جو سیدنا عثمان بن عفان ؓ کی طرح اخروی اعتبار سے مستفید ہوئے ہوں۔ اس نعمت خداوندی سے لوگوں کو دھوکہ ہوا اور وہ غفلت کا شکار ہوتے رہے۔ انھوں نے معیار اس چیز کو سمجھ لیا کہ عالیشان محل ہو پر تکلف گاڑی ہو سیاست میں حصہ لیا جائے شادیوں پر ہزاروں لوگوں کو بلا کر بے دریغ خرچہ کیا جائے۔ رہا مسئلہ حسنت و خیرات میں حصہ لینے کا تو وہ تلاوت قرآن پاک سے دور ہوتے گئے، غرباء و فقراء سے رشتہ منقطع ہوتا گیا، نمازوں سے سرے سے غفلت برتی یا پھر جماعت کا کوئی خیال نہ کیا، خوش خلقی کے لئے شخصیات مخصوص ہو گئی، ہدایا و تحائف کے سلسلے میں محض مسکراہٹوں کا تبادلہ ہونے لگا مذہبی طبقے کے افراد سے منافرت بڑھتی گئی اور اور وہ ان کے معیار سے نیچے گرے گئے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ کم مایہ لوگوں کا امتیاز صرف اس میں نہیں کہ ان کے پاس دنیوی اسباب کی قلت ہے بلکہ اعمال صالحہ ان کا امتیازی وصف ہے اگر وہ اس صفت سے کما حقہ متصف نہ ہو سکے تو پھر زندگی کا فائدہ ہی نہیں وہ خوشحال ہو یا تنگ حال۔ بہر حال فریقین کو شرعی اصول و ضوابط کی روشنی میں اپنے طرز حیات کا جائزہ لینا چاہئے۔

باب الزهد النبى ﷺ

۱۳۸۷۔ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ، فَأَثَرُ فِي حَنْبِهِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ، جَعَلْتُ أَمْسَحُ حَنْبَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا اذْنَتُنَا حَتَّى نَبْسُطَ لَكَ عَلَى الْحَصِيرِ شَيْئًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَالِي وَلِلدُّنْيَا! مَا أَنَا وَالِدُنِّيَا! إِنَّمَا مَتْلَبِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا كَمَرٍ رَجَبٍ ظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا)).

[الصحيحة: ۴۳۸]

نبی ﷺ کے زہد کا بیان
سیدنا عبد اللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجبور وغیرہ کے چٹوں سے بنی ہوئی چٹائی پر لیٹے، اس سے آپ کے پہلو میں نشان پڑ گئے، جب آپ بیدار ہوئے تو میں نے آپ کے پہلو پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں کیوں نہیں بتلایا، ہم آپ کے لئے چٹائی پر (کوئی گدا وغیرہ) بچھا دیتے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا دنیا سے کیا تعلق ہے؟ میری دنیا سے کیا نسبت ہے؟ میری اور دنیا کی مثال اس سوار کی طرح ہے جو (ستانے کے لئے) کسی درخت کے سائے میں (چند لمحوں کے لئے) بیٹھا اور پھر اسے ترک کر کے چل دیا۔“

تخریج: الصحيحة ۴۳۸۔ ترمذی (۲۳۷۷) ابن ماجہ (۴۱۰۹) احمد (۱/ ۳۹۱-۳۹۲) طبرانی (۲۷۷)

فوائد: آپ ﷺ کا دنیا کی عیش و عشرت سے کوئی تعلق نہ تھا، آپ ﷺ کا ہدف یہ تھا کہ اس عارضی زندگی کا نتیجہ جنت کی صورت میں وصول کیا جائے ظاہر ہے جس شخصیت کے نظریات یہ ہوں، دنیا اپنے ساز و سامان سمیت اس کے سامنے اپنی برتری کیسے منواسکتی ہے۔ قابلِ فخر صلاحیتوں سے متصف لوگ دنیا میں آئے اور اپنی باری پوری کر کے چل دیئے کسی کو یہاں دوام نصیب نہ ہو سکا۔ ہمارے بعد بڑی بڑی ہستیاں آئیں گے اور بالآخر ان کی زندگی کی شام ہو جائے۔ ہم بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں یہ دنیا دل لگانے کا مقام نہیں یہ تو ایک سفر نامہ ہے جس کی حقیقت کسی مردے سے دریافت کی جاسکتی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھجور وغیرہ کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی جس سے آپ کے پہلو پر نشان پڑ گئے پر تشریف فرما تھے۔ سیدنا عمر ؓ آپ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے نبی! اگر آپ کوئی نرم پھوٹا بنوالیس (تو اچھا ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرا دنیا (کی سہولتوں) سے کیا تعلق ہے؟ میری اور دنیا کی مثال تو اس سوار کی طرح ہے جو گرمی والے دن سفر کرتا رہا اور (ستارے کی خاطر) دن کی ایک گھڑی کے لئے درخت کے سائے میں قیام کیا اور پھر اسے چھوڑ کر چل دیا۔“

۱۳۸۸۔ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَرَفِي حَبْنِهِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! لَوْ اتَّخَذْتُ فِرَاشًا أَوْ ثَرَمًا مِنْ هَذَا؟ فَقَالَ: ((مَالِي وَلِلدُّنْيَا؟ مَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا، إِلَّا كَرَكَابٍ سَارَ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ، فَاسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا)). [الصحيحه: ۴۳۹]

تخریج: الصحيحه ۴۳۹۔ ابن حبان (۶۳۵۲) احمد (۳۰۱/۱) حاکم (۳۰۹/۲) (۳۱۰)

جو صالح ہے اس کے لیے زمین و آسمان

من كان صالحاً فله خير في الأرض

میں خیر ہے

والسما

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر آدمی کی آسمان میں ایک خاص شہرت ہے اگر وہ شہرت اچھی ہو تو زمین میں بھی اچھی ہوتی ہے اور اگر وہ شہرت آسمان میں ہی بری ہو تو زمین میں بھی بری ہوتی ہے۔“

۱۳۸۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَكَهُ صِيَّتٌ فِي السَّمَاءِ، فَإِذَا كَانَ صِيَّتُهُ فِي السَّمَاءِ حَسَنًا وَضِعَ فِي الْأَرْضِ حَسَنًا، وَإِذَا كَانَ صِيَّتُهُ فِي السَّمَاءِ سَيِّئًا وَضِعَ فِي الْأَرْضِ سَيِّئًا)). [الصحيحه: ۲۲۷۵]

تخریج: الصحيحه ۲۲۷۵۔ البزار (الكشف: ۳۶۰۳) ابن عدی (۵۸۵/۲) طبرانی فی الاوسط (۵۲۴۳)

فوائد: دنیا میں محبت و نفرت کے سلسلے میں اہل زمین کا کوئی کمال نہیں یہ فیصلے آسمانوں پر ہوتے ہیں اور آسمان کے باسیوں میں اہل زمین کے ایک ایک فرد کے بارے میں جو نظریہ ہوتا ہے اسے اہل زمین میں نافذ کر دیا جاتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (إذا أحب الله العبد نادى جبريل: ان الله يحب فلانا فأحببه- فحببه جبريل- فينادى جبريل:

اهل السماء ان الله يحب فلانا فأحبوه فيحبه اهل السماء۔ ثم يوضع له القبول في الارض۔) [بخاری، مسلم] یعنی: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلا کر کہتا ہے: بیشک اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تو بھی اس سے محبت کر، سو جبریل اس سے محبت کرتا ہے۔ پھر جبریل اعلان کرتا ہے: آسمان والو! بیشک اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو، سواہل آسمان اس سے محبت کرتے ہیں اور پھر زمین میں اسے مقبول (اور ہر عزیز) بنا دیا جاتا ہے۔

مؤمن کی خصلتوں کا ذکر

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر آدمی کسی نہ کسی ایسے گناہ کا دلدادہ ہوتا ہے جس کا وہ وقتاً فوقتاً ارتکاب کرتا رہتا ہے اور بسا اوقات وہ مرنے تک اس گناہ پر تسلسل کے ساتھ مصر بھی رہتا ہے“ (در اصل) مؤمن کو اس حال میں پیدا کیا گیا کہ وہ آزمائش میں مبتلا ہونے والا تو بہ کرنے اور بھولنے والا ہوتا ہے۔ جب اسے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ وعظ و نصیحت قبول کرتا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۷۶۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۸۱۰) والاوسط (۵۸۸۰) مختصراً

فوائد: اس میں اس بات کا بیان ہے کہ مسلمان سے بسا اوقات بخلاف بشریت لغزش ہو جاتی ہے، لیکن اس کا امتیاز اس میں ہے کہ وہ غلطی کرنے کے بعد توبہ کرے اور جب اس کے خیر خواہ اہل علم اسے وعظ و نصیحت کریں تو وہ فوراً ان کی نصیحت قبول کرے اور اپنے گناہ پر مصر نہ رہے۔ گناہ پر اصرار کرنا یا سرے سے اسے گناہ ہی تسلیم نہ کرنا ہلاکت و بربادی کی راہیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔

دلوں کا اندھیرا گناہوں کی وجہ سے ہے

سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چاند کے سامنے آنے والی بدلی کی طرح ہر دل پر (گناہوں کی) بدلی چھا جاتی ہے۔ (آپ دیکھتے ہیں کہ) چاند چمک رہا ہوتا ہے، اچانک اس کے سامنے بدلی آ جاتی ہے اور وہ تاریک ہو جاتا ہے، جب بدلی سامنے سے ہٹ جاتی ہے تو وہ روشن ہو جاتا ہے (یہی معاملہ دل کا ہے)۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۶۸۔ ابوالطیب الحورانی فی جزئہ (۱/۷۰) ابونعیم (۱۹۶/۲)

فوائد: مسلمان کے دل کی کیفیات بدلتی رہتی ہیں، جب وہ نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوتا ہے تو وہ چاند کی طرح چمک رہا ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات شیطان کے ورغلانے سے وہ برائیوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے، ایسے میں اس کے دل کی چمک دمک ختم ہو جاتی ہے، وہ

باب خصائل المؤمن

۱۳۹۰۔ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((مَأْمِنُ عَبْدٍ مَوْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ ذَنْبٌ يَعْتَادُهُ الْفَيْئَةُ بَعْدَ الْفَيْئَةِ، أَوْ ذَنْبٌ هُوَ مَوْفِقُهُ عَلَيْهِ لَا يُفَارِقُهُ حَتَّى يُفَارِقَ الدُّنْيَا، إِنَّ الْمُؤْمِنَ خُلِقَ مُفْتَتِحًا تَوَابًا نِسَاءً، إِذَا ذُكِّرَ ذَكَرَ)). [الصحیحۃ: ۲۲۷۶]

ظلمة القلوب من الذنوب

۱۳۹۱۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَرْفُوعًا: ((مَأْمِنُ الْقُلُوبِ إِلَّا وَلَهُ سَحَابَةٌ كَسَحَابَةِ الْقَمَرِ، بَيْنَا الْقَمَرُ مُضِيًّا إِذْ عَلَتْهُ سَحَابَةٌ فَظَلَّمَ، إِذْ تَجَلَّتْ عَنْهُ فَآضَاءً)). [الصحیحۃ: ۲۲۶۸]

سیاہی میں ڈوب جاتا ہے۔ جب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے وہ اپنے رب کی طرف متوجہ جاتا ہے اور اپنے گناہ پر پچھتاوے کا اظہار کرتا ہے تو اس کا دل صقل ہو جاتا ہے اور اس کا نور بحال ہو جاتا ہے۔ یقیناً ہم سے گناہ تو ہوں گے، کوئی آدمی عفت و عصمت کا دعویٰ تو نہیں کر سکتا ہے یہ ہماری فطرت کا تقاضا ہے، لیکن اس تقاضے پر بھند رہنا ایسا جرم ہے جو اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کا سبب بنتا ہے۔

میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے جس کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی ابتدا میں خیر و بھلائی ہے یا انتہا میں؟“ یہ حدیث سیدنا عمار بن یاسرؓ سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ سیدنا علی بن ابوطالبؓ اور سیدنا عبد اللہ بن عمروؓ سے مروی ہے۔

مثل امتی کمثل المطر

۱۳۹۲۔ قَالَ ﷺ: ((مَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ الْمَطَرِ، لَا يَذَرُي أَوَّلَهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ؟)) رَوَى مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ، وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ۔ [الصحيحه: ۲۲۸۶]

تخریج: الصحيحه ۲۲۸۶۔ (۱) انس: ترمذی (۲۸۵۳) احمد (۱۳۰/۳) (۲) عمار: ابن حبان (۵۲۲۶) (۳) ابن عمر: ابونعیم فی الحلیه (۲/۲۳۱) (۴) ابن عمروؓ طبرانی فی کبیر (۲۱/۱۳)

باب: نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ مثالیں

سیدنا کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی مثال اس تردازہ کھیتی کی مانند ہے جسے ہوائیں ادھر ادھر جھکا رہتی ہیں اور منافق کی مثال اس صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو زمین پر سیدھا کھڑا رہتا ہے حتیٰ کہ ایک ہی دفعہ اچانک اکھاڑ لیا جاتا ہے۔“

باب: من امثاله صلى الله عليه وسلم

۱۳۹۳۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُبِيلُهَا الرِّيحُ مَرَّةً هَكَذَا، وَمَرَّةً هَكَذَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْدِيَةِ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى يَكُونَ إِنْجِفَافُهَا مَرَّةً)).

تخریج: الصحيحه ۲۲۸۳۔ بخاری (۵۶۳۳) مسلم (۲۸۱۰) احمد (۳۵۳/۳)

فوائد: مومن اور منافق دونوں کے حق میں ہواؤں کی طرح آزمائشوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے، لیکن ان سے متاثر ہونے والا صرف مومن ہوتا ہے جب بھی اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بلا آپڑتی ہے تو وہ اپنے طرز حیات کا جائزہ لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی تو نہیں ہو گئی کہ وہ مجھے سزا دے رہا ہو۔ ہر جسمانی، ذہنی اور مالی آزمائش اس کے لئے یہی پیغام لاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرو اور اس سے دور نہ ہو۔ لیکن منافق مضبوط تنے والے درخت کی طرح ان آزمائشوں سے متاثر نہیں ہوتا، وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی پروا کرتا ہے نہ اس کے عذابوں کا، حتیٰ کہ ایک دن اچانک کوئی بڑی آفت آتی ہے اور اس کی زندگی کی شام ہو جاتی ہے۔

یک لخت گرا اور جڑیں تک نکل آئیں وہ بیڑ جسے آندھی میں ہلے نہیں دیکھا

۱۳۹۴۔ قَالَ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ، رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی مثال اس بالی کی طرح ہے جو

تَمِيلُ أَحْيَانًا، وَتَقُومُ أَحْيَانًا)). وَرَدَ مِنْ
 حَدِيثِ أَنَسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ -
 کبھی ادھر جھکتی ہے کبھی ادھر جھکتی ہے۔“ یہ حدیث سیدنا انس اور
 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

تخريج: الصحيحة ۲۲۸۳۔ (۱) انس: ابویعلیٰ (۳۲۸۶) الضیاء فی المختارة (۱۷۵۹) بخاری فی الکبیر (۳/۱) (۲)
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ الضیاء المقدسی فی الاحادیث والحکایات (۲۰۶/۱۳) مسلم (۲۸۰۹) بنحوہ

۱۳۹۵۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
 مَثَلُ النَّخْلَةِ، مَا أَخَذَتْ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ
 نَفَعَكَ)). [الصحيحة: ۲۲۸۵]
 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: ”مومن کی مثال کھجور کے درخت کی مانند ہے کہ اس کی ہر
 چیز فائدہ دیتی ہے۔“

تخريج: الصحيحة ۲۲۸۵۔ طبرانی فی الکبیر (۱۳۵۱۳)

فوائد: کھجور کے درخت کا پھل عمر کے جس مرحلے میں ہو مفید ہے اس کی گٹھلی میں کئی امراض کا علاج پایا جاتا ہے اور اس کے
 پتوں سے نوکریاں چٹائیاں، مصلے اور چارپائی بننے والا سامان تیار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مومن بھی اپنا مقام سمجھے اور کسی کو تکلیف نہ
 پہنچائے بلکہ وہ ہر مسلمان کے لئے مفید ثابت ہو۔

باب: فضل اماطة الاذى عن الطريق

۱۳۹۶۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَخْرَجَ
 مِنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا يُوْذِيهِمْ، كَتَبَ اللَّهُ
 لَهُ بِهِ حَسَنَةً، وَمَنْ كَتَبَ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً،
 أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ)). [الصحيحة: ۲۳۰۶]
 سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”جس نے مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹائی، اللہ تعالیٰ
 اس کے لئے نیکی لکھے گا اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ نیکی لکھ دیتا
 ہے اسے اس کی وجہ سے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔“

تخريج: الصحيحة ۲۳۰۶۔ طبرانی فی الاوسط (۳۲) ابن عساکر (۲۰۳/۱۷)

فوائد: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا جنت کا حقدار بنادینے والا عمل ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ ﷺ نے فرمایا: (لقد رايت رجلا يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من ظهر الطريق كانت تؤذي المسلمين.)
 [مسلم] یعنی: ”ایک آدمی کو اس بنا پر جنت میں چلتے پھرتے دیکھا کہ اس نے اس درخت کو کاٹ دیا تھا جو راستے کے درمیان میں تھا
 اور مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا۔“ صورتحال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہمیں اس قسم کی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں بطور مثال ایک آدمی
 کسی راستے سے پیدل گزر رہا ہے تو وہ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹاتا جائے گا اگر وہی آدمی سائیکل پر سوار ہو کر گزر رہا ہو اور
 راستے پر مسافر کی تکلیف کا باعث بننے والی کوئی رکاوٹ ہو تو شاید اس آدمی کو یہ توفیق نہ ہو کہ وہ اپنی سواری سے اتر کر اس کو دور کر دے
 اور اگر اسی آدمی کو موٹر سائیکل یا موٹر کار مل جائے تو وہ اس نیکی سے مزید دوری کا سبب بنیں گے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم نیکی و برائی کے
 سلسلے میں زمان و مکاں اور گردش و دوراں کے تغیر و تبدل سے متاثر نہ ہوں۔

من اراد بعلم العاقبة فلينظر ما لله
 جو اپنا انجام جاننا چاہتا ہے وہ دیکھے کہ اس کے پاس

اللہ کے لیے کیا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو یہ جاننا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کیا مقام ہے وہ یہ دیکھ کر (اندازہ کر لے) کہ اس کے ہاں اللہ تعالیٰ کا کتنا پاس و لحاظ ہے۔“ حضرت انسؓ اب ابو ہریرہؓ اور سمرہ بن جندبؓ نے یہ حدیث روایت فرمائی۔

عندہ

۱۳۹۷۔ فَإِنَّهُ: ((مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَ مَا لَهُ عِنْدَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ، فَلْيَنْظُرْ مَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهُ)) رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ۔ [الصحيحه: ۲۳۱۰]

تخریج: الصحيحه ۲۳۱۰۔ ابونعیم فی الحلیۃ (۱/۱۷۶، ۲۷۴) من حدیث ابی ہریرۃ (۸/۲۱۹) من حدیث سمرۃ رضی اللہ عنہما۔
فوائد: سبحان اللہ! جو آدمی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا یعنی اس کے احکام کا جتنا خیال رکھے گا، اللہ تعالیٰ آخرت میں اتنا ہی اس کا خیال رکھیں گے۔ لیکن اس کی حقیقت سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آدمی کو یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے اس سے تقاضے کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے احکام و مسائل کی تفصیل کیا ہے؟ نیکی و برائی کا کیا معیار ہے؟ وہ اپنی زندگی سے متعلقہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات و فرمودات کا علم رکھتا ہو اور پھر ان پر عمل کرنے کے سلسلے میں کسی جدید و قدیم تہذیب اور کسی مذہبی و دنیا پرست انسان سے متاثر ہونے والا نہ ہو دنیا کو اپنے اسلامی رنگ میں ڈھالنے والا ہو نہ کہ دنیا کے مطابق ڈھلنے والا اور ہر قسم کی نیکی کرنے اور برائی ترک کرنے میں بے دھڑک ہو اور اسے اس بات پر ناز ہو کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سکھائی ہوئی تہذیب و ثقافت کا امین ہے۔

باب:

باب: عاقبة ارضاء الله بسخط الناس

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے لوگوں کی ناراضی مول لے کر اللہ کو راضی کیا“ اللہ اسے لوگوں سے کفایت کرتا ہے اور جس نے لوگوں کی رضامندی کی خاطر اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا“ اللہ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے (اور خود اس کی کوئی مدد نہیں کرتا)۔“

۱۳۹۸۔ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَرْضَى اللَّهَ بِسَخَطِ النَّاسِ، كَفَّاهُ اللَّهُ النَّاسَ، وَمَنْ أَسَخَطَ اللَّهَ بِرِضَى النَّاسِ، وَكَفَّلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ)) [الصحيحه: ۲۳۱۱]

تخریج: الصحيحه ۲۳۱۱۔ عبد بن حمید (۱۵۲۳) جوزجانی فی احوال الرجال (ص: ۳۱-۳۲) ابن حبان (۲۷۷) فوائد: معاشرے میں جن برائیوں کا چلن عام ہو ان کے خلاف نیکی پر استقامت اور اللہ کے حکموں کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے حقیقی جذبے کے بغیر ممکن ہی نہیں، ورنہ کتنے ہی لوگ ہیں جو برائی، معصیت الہی اور معاشرتی خرابیوں سے اپنا دامن بچانا چاہتے ہیں، لیکن ملامت گروں کا مقابلہ کرنے کی ہمت اپنے اندر نہیں پاتے، نتیجتاً وہ برائیوں کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں، حق و باطل کی تمیز کرنے کی توفیق سے محروم ہو جاتے ہیں اور دین کا وسعت پسندانہ ایڈیشن تیار کر کے اسی کو حقیقی اسلام سمجھ بیٹھتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾ [سورۃ مائدہ: ۵۴] یعنی: ”(مومن تو وہ ہوں گے جو) اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہیں کریں گے۔“ مسلمان کو چاہئے کہ جس چیز کو وہ شریعت سمجھے، لوگوں کا لحاظ کئے بغیر اسے کر گزرے۔ لوگ اسے قدامت پرست کہیں، مولوی کہیں، موجودہ معاشرے سے ہم آہنگی نہ

کرنے والا کہیں تنگ ذہن والا کہیں یا کسی اور لقب سے نوازیں۔ مقابلے میں اس کا ایک ہی نعرہ ہو کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تہذیب ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی ثقافت ہے۔

من استطاع خبثاً فليفعل
جو عمل چھپانے کی استطاعت رکھتا ہو اس کو ایسا کرنا

چاہیے

۱۳۹۹- عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مَرْفُوعًا: ((مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَبِيءٌ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلْيَفْعَلْ)). [الصحيحة: ۲۳۱۳]

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنے عمل کو مخفی رکھنے کی طاقت رکھتا ہے وہ اسے پوشیدہ رکھے۔“

تخریج: الصحيحة ۲۳۱۳۔ خطیب فی التاریخ (۱۱/۲۶۳) الضیاء فی المختارة (۸۸۳/۸۸۳) دارقطنی فی العلل (۴/۲۳۵) فوائد: ریا کاری اور نمود و نمائش اعمال صالحہ کو راکھ کر دینے والے عناصر ہیں لہذا بندے کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے اعمال کو مخفی رکھے مثلاً صدقہ و خیرات کرنا، نفلی نماز پڑھنا، حج و عمرہ کرنا، نفلی روزے رکھنا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ جن اعمال کا تعلق جماعت سے یا لوگوں سے ہے ان میں کوئی اخفاء نہیں، مثال کے طور پر فرضی نماز، نماز عیدین، خوش خلقی۔ عصر حاضر میں بعض نیکیوں کے مواقع پر مبارکباد کے سلسلے میں اعمال صالحہ کی اتنی شہرت ہو جاتی ہے کہ عامل کے عمل کے ضائع ہونے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے مثال کے طور پر حج و عمرہ کے لئے روٹا گئی اور واپسی کے موقع پر قرآن مجید کا حفظ مکمل کرنے پر رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کی تکمیل پر حقیقہ کے موقع پر وغیرہ وغیرہ۔ اس لیے ایسے مواقع پر اخلاص نیت کا خاص خیال رکھا جائے۔

دنیا کتنی کافی ہے؟

کم کفایۃ من الدنیا؟

۱۴۰۰- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سَرِّهِ مَعَافَى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمُهُ، فَكَأَنَّمَا حَبِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَدِّ أَفْرِهَا)) رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحْصَنِ الْأَنْصَارِيِّ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبْنِ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ [الصحيحة: ۲۳۱۸]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تم میں سے اس حال میں صبح کرے کہ وہ اپنے گھریا قوم میں امن سے ہو، جسمانی لحاظ سے تندرست ہو اور ایک دن کی خوراک اس کے پاس موجود ہو تو گویا اس کے لئے دنیا اپنے تمام تر ساز و سامان کے ساتھ جمع کر دی گئی ہے۔“ یہ حدیث سیدنا عبید اللہ بن محسن الانصاری، سیدنا ابو دردا، سیدنا عبد اللہ بن عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحيحة ۲۳۱۸۔ الادب المفرد (۳۰۰) ترمذی (۲۳۴۷) ابن ماجہ (۴۱۴۱) حدیث عبید اللہ بن محسن الانصاری رضی اللہ عنہ

فوائد: موجودہ دور جو عالم اسلام کے لئے آزمائش بن چکا ہے میں اس حدیث مبارکہ کی حقانیت کو سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔ بے امنی کا دور دورہ ہے اکثریت فقر و فاقہ میں مبتلا ہے اور بیماریوں کا عفریت رقص کننا ہے۔ ایسے میں اگر کسی آدمی کو اس کے گھر میں سکون میسر ہے، جسم توانا و تندرست ہے اور کھانے پینے کے لئے اتنا ہے کہ کسی کے سامنے دست سوال پھیلانے کے سلسلے میں غیرت

توبہ نصیحتیں اور دل کو نرم کر دینے والی باتیں

محبت محفوظ ہے تو وہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنے فضل و کرم کی بارش کر دی ہے۔

من قرب هذا فقد جفا نفسه
جوان چیزوں کے قریب ہوا اس نے زیادتی کی اپنے

اوپر

۱۴۰۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ
بَدَأَ جَفَا، وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ أَتَى
أَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتِنَ، وَمَا أَزْدَادَ أَحَدٌ مِّنَ
السُّلْطَانِ قُرْبًا إِلَّا أَزْدَادَ مِنَ اللَّهِ بَعْدًا)).

[الصحيحہ: ۱۲۷۲] ہی دور ہوتا جائے گا۔“

تخریج: الصحيحہ ۱۲۷۲۔ احمد (۲/ ۳۷۱) بیہقی (۱۰/ ۱۰۱) ابو داؤد (۲۸۶۰) من طریق آخر عنہ
فوائد: بدو دیہاتی اور جنگلی لوگ اکھڑ پن اور اجڈ پن جیسی صفات سے متصف ہوتے ہیں حق کو قبول کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے
جبکہ شہری لوگوں میں شائستگی اور نرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اور ان کے دل و دماغ کی زمین زرخیز ہوتی ہے۔ جو آدمی شکار کی تلاش میں نکل
پڑتا ہے اس کا دل کبھی بھی معمول نہیں ہوتا، حرص اور لالچ میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ دور دور تک نکل جاتا ہے نماز اور دوسرے
انسانوں کے حقوق کی ادائیگی سے غافل ہو جاتا ہے۔ جو آدمی سلطانوں اور بادشاہوں کی بارگاہوں میں جا پھنسا، وہ حق سے دور اور
باطل کے قریب ہو گیا، اب اسے ارباب حکومت کی آنکھوں کے اشارے پر نقل و حرکت کرنا ہوگی، ان کی خوشامد اور چالپوسی کرنا ہوگی
رفتہ رفتہ اسلامی غیرت ختم ہوتی جائے گی اور بالآخر دنیا سے کچھ ملے گا نہ آخرت سے۔ سلف صالحین نے بادشاہوں سے دور رہنے اور
سادہ لوح عوام کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے میں عافیت سمجھی، اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں بہترین نتائج سے سرفراز فرمایا اور آج بھی دنیا ان
کی نام لیا ہے۔

صلة صديق ابيك من البر
اپنے باپ کے دوست سے حسن سلوک نیکی ہے

۱۴۰۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ الْبُرِّ
أَنْ تَصِلَ صَدِيقَ أَبِيكَ)). [الصحيحہ: ۲۳۰۳]

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”یہ بھی نیکی ہے کہ تم اپنے باپ کے دوست کے ساتھ حسن سلوک
سے پیش آؤ۔“

تخریج: الصحيحہ ۲۳۰۳۔ نسائی (۱۸۷۳) بخاری فی التاریخ (۷/ ۳۲۱) ابن حبان (۲۹۳۳)

فوائد: والدین کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ہی شق ہے۔ عبد اللہ بن دینار بیان
کرتے ہیں کہ کسی راست میں ایک دیہاتی آدمی سیدنا عبد اللہ بن عمر ؓ کو ملا۔ سیدنا عبد اللہ نے اسے سلام کیا، اسے اپنے گدھے پر
سوار کیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر اسے دے دیا۔ میں نے کہا: اے عبد اللہ! یہ تو دیہاتی لوگ ہیں، تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جاتے، اتنا
کچھ دینے کی کیا ضرورت ہے؟ سیدنا عبد اللہ ؓ نے کہا: دراصل اس شخص کا باپ میرے والد گرامی سیدنا عمر بن خطاب ؓ کا دوست

تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: (ان من ابر البر صلة الرجل اهل و دایه)۔ [مسلم] یعنی: ”سب سے بڑی نیکی آدمی کا اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرنا ہے۔“

باب: الجنة سلعة الله الغالية

باب: جنت اللہ تعالیٰ کا گراں قدر سودا ہے

۱۴۰۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ خَافَ أَذْلَجَ، وَمَنْ أَذْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةً، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةَ)).

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو (دشمن کے حملے سے) ڈرا اور رات کے ابتدائی حصے میں نکل گیا اور جو رات کی ابتدا میں نکل گیا، وہ منزل کو پہنچ گیا، اچھی طرح سن لو کہ اللہ تعالیٰ کا سودا گراں قیمت ہے، خبردار! اللہ کا سودا جنت ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۳۳۵۔ بخاری فی التاریخ (۱۱۱/۲) ترمذی (۲۳۵۲) حاکم (۳۰۸/۳) بیہقی (۳۰۸/۳)

فوائد: لوگوں کو اپنی جان اتنی پیاری ہے کہ اسے دشمنوں سے بچانے کے لئے رات کے اندھیروں کی پروا کئے بغیر رات کو ہی کہیں روانہ ہو جاتے ہیں۔ اگر ایک آدمی جہنم سے آزادی حاصل کر کے جنت تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے تحفظ کے لئے کون سے اقدامات کرنا پڑیں گے۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء کے زلزلے کے بعد لوگوں نے اپنی جان کی خاطر عالیشان کٹھنبوں اور پلازوں میں فروکش ہونے سے انکار کر دیا، حالانکہ جنت کے مقابلے میں ہماری جان کی کیا قیمت ہے، لیکن اس کے حصول کے لئے کیا کاوش و کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے جسم و جان کے ساتھ وفا کریں اور اس کو ایسا بنادیں کہ یہ جہنم سے آزاد ہو جائے اور جنت کی مستحق بن جائے۔

۱۴۰۴۔ عَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ خَافَ أَذْلَجَ، وَمَنْ أَذْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ تَعَالَى غَالِيَةً، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةَ، نَجَاتِ الرَّاجِفَةِ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ، بَجَاءِ الْمَوْتِ بِمَا فِيهِ)).

سیدنا ابی بن کعب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو (دشمن کے حملے سے) ڈرا اور رات کے ابتدائی حصے میں نکل گیا اور جو رات کی ابتدا میں نکل گیا، وہ منزل کو پہنچ گیا، اچھی طرح سن لو کہ اللہ تعالیٰ کا سودا گراں قیمت ہے، خبردار! اللہ کا سودا جنت ہے، کانپنے والی آگئی ہے اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی آگئی ہے۔ موت سارا کچھ لے کر پہنچ گئی ہے۔“

[الصحیحة: ۹۰۴]

تخریج: الصحیحة ۹۵۳۔ ابو نعیم فی الحلیة (۳۷۷/۸) حاکم (۳۰۸/۳) احمد (۱۳۶/۵) ترمذی (۲۳۵۷) بیہقی (۳۰۸/۳)

فوائد: کانپنے والی سے مراد پہلا صور اور پیچھے آنے والی سے مراد دوسرا صور ہے۔

فضل ستر المسلم

مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کی فضیلت

۱۴۰۵۔ عَنْ هُبَيْبٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: بَلَغَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ أَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ

ہیب اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی کو یہ بات پہنچی کہ فلاں صحابی نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتا ہے: ”جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے

توبہ نصیحتیں اور دل کو نرم کر دینے والی باتیں

۱۱۷

دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔“ اس نے اس کی طرف سفر شروع کر دیا اور وہ مصر میں تھا بالآخر اس کے پاس پہنچا اور اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا: جی ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جو دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے (عیوب کی) پردہ پوشی کرے گا۔“ انھوں نے کہا کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا، سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَرَحَلَ إِلَيْهِ - وَهُوَ بِمِصْرَ - فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ، قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا، سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ: فَقَالَ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [الصحيحہ: ۲۳۴۱]

تخریج: الصحيحہ ۲۳۴۱۔ احمد (۳/۵۶۲/۳۷۵) وعنده "منيب عن عمه"

فوائد: اگر کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان میں کوئی عیب نظر آتا ہے تو اس کے دو حل ہیں تیسرا کوئی نہیں۔ متعلقہ آدمی کی مصلحت بھرے انداز میں اصلاح کرے اور اسے اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ اس بد خصلت سے باز آ جائے اگر وہ اس کے منہ پر بات کرنے سے شرماتا ہے تو خط یا فون وغیرہ جیسے ذرائع استعمال کرے۔ اگر کسی میں یہ جرأت نہیں تو دوسروں کے سامنے اس کی برائی کا تذکرہ کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے وہ اس کی برائی پر پردہ ڈالے تاکہ پورا ماحول اور معاشرہ متاثر نہ ہو۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من رذ عن عرض اخيه رد الله عن وجهه النار يوم القيامة.) [ترمذی] یعنی: جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا جہنم سے دفاع کرے گا۔

چغل خوری کی مذمت

ذم النمیمۃ

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی دنیا میں دورِ خا ہو روز قیامت آگ سے اس کی دو زبانیں ہوں گی۔“

۱۴۰۶۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانٍ مِنْ نَارٍ)) [الصحيحہ: ۸۹۲]

تخریج: الصحيحہ ۸۹۲۔ ابو داود (۳۸۷۳) الادب المفرد (۱۳۱۰) ابن حبان (۵۷۵۶)

فوائد: مومن دورِ خا ابن الوقت اور چڑھتے سورج کا پجاری نہیں ہوتا۔ اس کا موقف اٹل اور کھرا ہوتا ہے زمان و مکاں کی وجہ سے اس کے نزدیک سچ اور جھوٹ اور صحیح اور غلط میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کوئی اپنا ہوا یا بیگانہ کوئی ادنیٰ ہوا یا اعلیٰ کوئی غریب ہوا یا امیر مومن کی حق گوئی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جو لوگ دوزبانیں استعمال کرتے ہیں۔ اس مجلس میں بیٹھ کر ان کی موافقت اور ان کی مخالفت اور ان کے پاس بیٹھ کر ان کی موافقت اور ان کی مخالفت کرنا جن کا شیوہ بن جاتا ہے یہ لوگ چند ہی دنوں کے بعد ذلیل و خوار ہو جاتے ہیں اور اس شعر کا مصداق بن کر اپنا وقار کھو بیٹھتے ہیں۔

خدا ہی ملائے وصال صنم

ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

آخرت کی فکر میں ہی خیر رکھی گئی ہے

ہم الآخرة جعل فیہ خیرا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”آخرت جس

۱۴۰۷۔ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ كَانَ لَهُ آخِرَةٌ جَعَلَ فِيهَا خَيْرًا))

کی فکر ہو اللہ بے نیازی اور غنی کو اس کے دل میں داخل کر دیتا ہے اس کے امور کی شیرازہ بندی کرتا ہے اور دنیا عاجز و درماندہ ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ اور جس کی فکر محض دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے فقر و فاقہ کو اس کی پیشانی پر رکھ دیتا ہے اس پر اس کے امور کو منتشر کر دیتا ہے اور اسے دنیا میں بھی وہی کچھ ملتا ہے جو اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔“

الْآخِرَةُ هَمُّهُ، جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَآتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمُّهُ، جَعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ))
[الصحيحة: ۹۴۹]

تخریج: الصحيحۃ ۹۳۹۔ ترمذی (۲۳۶۵) بغوی فی شرح السنة (۳۱۳۲)

فوائد: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اپنی عبادات و معاملات کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے احکام کو مد نظر رکھے۔ اپنی عبادات میں حسن پیدا کرے اور جائز و مباح اسباب کے ذریعے حصولِ رزق کے لئے کوشاں رہے۔ روزی کے حصول کے لئے کبھی بھی حرام وسیلہ استعمال نہ کرے نیز اگر اپنے کام کاج کے دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی دوسری ذمہ داری عائد کر دی جاتی ہے تو اپنی مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر پہلے اس ذمہ داری کو پورا کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو کبھی بھی اس کی دنیاوی ضروریات پوری نہیں ہوں گی اس کا ذہن ”مزید مزید اور مزید“ کی تلاش میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام اجل آجائے گا۔

دنیا کی فکر تنگی اور ذلت ہے

هم الدنيا فقر و ذلة

سیدنا زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی کا رنج و غم دنیا ہی دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس پر اس کے معاملات کو منتشر کر دیتا ہے اس کی فقیری و محتاجی کو اس کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیتا ہے اور اسے دنیا سے بھی وہی کچھ ملتا ہے جو اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔ (لیکن اس کے برعکس) جس آدمی کی فکر آخرت ہی آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے امور کی شیرازہ بندی کر دیتا ہے اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر (اس کے مقدر کے مطابق) اس کے پاس پہنچ جاتی ہے۔“

۱۴۰۸۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمُّهُ، فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَفَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ رِيئَهُ، جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَآتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ)) [الصحيحة: ۹۵۰]

تخریج: الصحيحۃ ۹۵۰۔ ابن ماجہ (۳۱۰۵) ابن حبان (۶۸۰)

باب:

باب: الفرق بين وعد الله و وعيده

تبخيروا

سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جس آدمی سے اس کے نیک عمل پر ثواب دینے کا وعدہ

۱۴۰۹۔ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ وَعَدَهُ اللَّهُ عَلَى عَمَلٍ ثَوَابًا، فَهُوَ مُنْجَرُهُ لَهُ، وَمَنْ وَعَدَهُ

توبہ، نصیحتیں اور دل کو نرم کر دینے والی باتیں

عَلَى عَمَلٍ عَقَابًا فَهُوَ فِيهِ بِالْخِيَارِ))

[الصحيحه: ۲۳۶۳]

کیا وہ اسے (ہر صورت میں) پورا کرے گا اور جس آدمی سے اس کے برے عمل پر عذاب کا وعدہ کیا تو (اس کے بارے میں) وہ صاحب اختیار ہے (یعنی عذاب دے کر وعدہ پورا کر دے یا سرے سے عذاب ہی نہ دے یہ اس کی مرضی کی بات ہے)۔“

تخریج: الصحيحه ۲۳۶۳۔ ابو یعلیٰ (۳۳۱۶) ابن ابی عاصم فی السنۃ (۹۶۰) البزار (الکشف: ۳۲۳۵)

فوائد: سبحان اللہ! یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ جب اجر و ثواب کی باری آتی ہے تو وہ ہر صورت میں اس کی ادائیگی کو اپنی ذمہ داری قرار دیتا ہے، لیکن جہاں عذاب و عقاب کی باری آتی ہے تو ضروری نہیں سمجھتا کہ سزا ہی دی جائے بلکہ اپنی حکمت کے تقاضے کے مطابق معاف بھی فرما دیتا ہے، البتہ شرک کے بارے میں اس کا قانون حتمی ہے کہ وہ اس جرم کو معاف نہیں کرے گا۔ ہمیں چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ ہم پر اس قدر عظیم احسان کرنا چاہتے ہیں تو ہم بھی اس کی طرف متوجہ ہوں۔ اس کی طرف متوجہ ہونے کا قاعدہ کلیہ یہ ہونا چاہئے: سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک قریب المرگ نو جوان کے پاس گئے اور پوچھا: (اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید یا اس کے عذاب سے ڈر) کے متعلق اپنے بارے میں کیا سمجھتے ہو؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! بخدا! مجھے اللہ تعالیٰ سے (اچھے انجام کی) امید ہے لیکن اپنے گناہوں سے ڈر بھی لگ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ دو چیزیں موت کے وقت بندے کے دل میں آجائیں تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کرویتا ہے جس کی اسے امید ہوتی ہے اور اس چیز سے امن دے دیتا ہے جس سے وہ ڈر رہا ہوتا ہے۔ [ترمذی، ابن ماجہ] آجکل جب برائیوں میں ملوث لوگوں کو باز آ جانے کی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تذکرہ کرتے ہوئے اور سہارا لیتے ہوئے جولا کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحیم و رحمان ہے وہ معاف کرے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ وہ کس کی برائیاں معاف کرے گا اور کس کی نیکیوں کو شرف قبولیت عطا کرے گا، بہر حال ان لوگوں کا یہ جواب مومنانہ نہیں ہے، جہاں مومن سے تقاضہ بشریت گناہ سرزد ہوتا ہے وہاں وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کے ازالے کا بھی سوچتا ہے۔

خیر کی پانچ کام

خمس من امور الخیر

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات سیکھے اور ان پر عمل کرے یا ان پر عمل کرنے والے کو سکھا دے؟“ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ہوں۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور شمار کر کے پانچ چیزیں بتلائیں فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ چیزوں سے بچ کر لوگوں میں سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا، اپنے حق میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جا تو سب سے بڑا غنی بن جائے گا، اپنے پڑوسی سے حسن سلوک سے پیش آ تو مومن بن جائے گا، لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کر جو اپنے لئے کرتا ہے

۱۴۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ يَأْخُذْ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ، أَوْ يَعْلَمَ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟)) فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَآخَذَ بِيَدِي فَقَدْ خَمْسًا فَقَالَ: إِنِّي الْمَحَارِمُ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ مَوَاضٍ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنَ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تَحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحْكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ تُبَيِّتُ الْقَلْبَ)) [الصحيحه: ۹۳۰]

مسلمان بن جائے گا اور کثرت سے ہنسنے کو ترک کر دے کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۹۳۰۔ ترمذی (۲۳۰۵) احمد (۳۱۰/۲) خرائطی فی المکارم (۲۳۲) ابویعلیٰ (۲۳۳۰) ابن ماجہ (۳۴۱) من طریق آخر عنہ

فوائد: محرمات سے اجتناب کرنا صبر کی مشقت طلب صورت ہے۔ یہی عبادت ہے جس کے ذریعے انسان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا ہے کیونکہ جب بندے کا نفس کسی قسم کی برائی کے لیے لپکتا ہے لیکن دوسری طرف جب وہ اللہ تعالیٰ کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے نفس لتارہ کو شکست دیتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی محبت میں کئی گنا اضافہ ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہونا اپنے پڑوسیوں سے حسن سلوک سے پیش آنا اور اپنے بھائیوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے پسند و ناپسند میں ان کو اپنے وجود کے قائم مقام سمجھنا یہ ایسی نیکیاں ہیں جن سے دلی فرحت و انبساط نصیب ہوتا ہے۔ بلاشبہ نبی کریم ﷺ سے نفی اور مزاح ثابت ہے۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس جنتی آدمی کو پہچانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں جائے گا۔ اس آدمی کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ حکم دیں گے: اس سے اس کے صغیر گناہوں کے بارے میں سوال کر اور کبیرہ گناہوں کا تذکرہ ہی نہ کرو۔ سو اسے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں فلاں دن کو فلاں فلاں گناہ کیا تھا۔ پھر اسے کہا جائے گا کہ تیری ہر برائی کے بدلے تجھے نیکی دی جاتی ہے۔ یہ سن کر وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے بڑے بڑے گناہ کئے تھے وہ تو مجھے نظر نہیں آرہے۔ میں نے دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تو ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ [ترمذی] لیکن اس ہنسنے کی کثرت سے انسان کا دل مردہ ہو جاتا ہے اور خیر و بھلائی کے کاموں سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

لوگوں کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے

الناس ولد من تراب

۱۴۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((الْأَنَاسُ وَلَدٌ أَدَمٌ، وَأَدَمٌ مِنْ تُرَابٍ)) [الصحیحۃ: ۱۰۰۹] آدم (عليه السلام) کی اولاد ہیں اور آدم کو مٹی سے (پیدا کیا گیا)۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۰۹۔ ابن سعد (۵/۱) ابوداؤد (۵۱۱۲) ترمذی (۳۹۵۵) مطولاً

فوائد: بنیادی طور پر بنی آدم میں کوئی فرق نہیں سب کے نسب حضرت آدم علیہ السلام تک ختم ہو جاتے ہیں جن کی تخلیق مٹی سے ہوئی۔ اس اعتبار سے تمام انسانیت میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا انتخاب اس یکسانیت کی بنا پر ہے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بنو آدم کے ایمان و ایقان، تقویٰ و طہارت اور نیکی و پارسائی کے جذبات کو مد نظر رکھ کر اپنی ترجیحات کا ذکر کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِن أكرمكم عند الله اتقاكم﴾ [سورہ حجرات: ۱] یعنی: بیشک تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

میری امت کے ستر ہزار افراد جنت میں بغیر حساب

ادخال من امتی سبعین الفا فی الجنة

داخل ہوں گے

بغیر حساب

سیدنا رفاعہ بن عمران جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۱۴۱۲۔ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ عِمْرَانَ الْجُهَنِيِّ مَرْفُوعًا:

نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جو بندہ ایمان لاتا ہے اور راہِ راست پر گامزن رہتا ہے اس کو جنت کی طرف چلا دیا جاتا ہے اور مجھے امید ہے کہ تم اپنی نیک اولاد سمیت جنت میں داخل ہونے سے پہلے (عمل کے ذریعے) وہاں اپنی رہائش گاہیں بنوا لو گے۔ میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار (۷۰,۰۰۰) افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔“

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤْمِنُ، ثُمَّ يُسَدِّدُ، إِلَّا سُلِّكَ بِهِ فِي الْجَنَّةِ، وَارْجُو أَنْ لَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى تُبَوِّأُوا أَنْتُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمْ مَسَاكِينَ فِي الْجَنَّةِ، وَلَقَدْ وَعَدْنِي. عَزَّوَجَلَّ. أَنْ يُدْخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ))

[الصحيحه: ۲۴۰۵]

تخریج: الصحيحه: ۲۴۰۵۔ ابن ماجه (۳۲۸۵) احمد (۱۶/۳) ابن خزيمة في التوحيد (ص: ۸۷) ابن حبان (۲۱۲) **فوائد:** معلوم ہوا کہ نیک اعمال کی بنا پر انسان کی نجات ہوگی۔ اس حدیث میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہونے کی تعداد ستر ہزار بتائی گئی ہے جبکہ سیدنا ثوبان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد کسی قسم کے حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار داخل ہوں گے۔ (یعنی کل تعداد ۷۰۰۰۰۰۰۰۰ ہوئی)۔

[صحیح: ۲۱۷۹]

باب:

باب: ساعة وساعة

سیدنا حظلہ اسدی ؓ جو رسول اللہ ﷺ کے کاتبین میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیق ؓ مجھے طے اور کہا: حظلہ! کیا حال ہے؟ میں نے کہا: حظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ انھوں نے کہا: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: (بات یہ ہے کہ) جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں آپ ہم کو جنت و جہنم کے موضوع پر وعظ و نصیحت کرتے ہیں (اور ایسے لگتا ہے کہ) ہم جنت و دوزخ کو عیناً دیکھ رہے ہیں۔ لیکن جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلتے ہیں اپنی آل اولاد اور مال و منال میں بیٹھتے ہیں تو بہت سی چیزیں بھلا دیتے ہیں۔ ابو بکر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ شکایت تو ہم کو بھی ہے۔ میں اور ابو بکر چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! حظلہ منافق ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”وہ کیسے؟“ میں نے کہا: جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ

۱۴۱۳۔ عَنْ حَظَلَةَ الْأَسَدِيِّ- وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ- قَالَ: لَقِيتُ أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا حَظَلَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَافِقٌ حَظَلَةُ! قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّهُمَا رَأَيْ عَيْنِي، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضُّيَعَاتِ فَنَسِينَا كَثِيرًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا مَا نَطْلُقُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: نَافِقٌ حَظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَكَ نُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّهُمَا رَأَيْ عَيْنِي، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ

ہمیں جنت و دوزخ کا وعظ کرتے ہیں (تو ہماری روحانی اور رغبت و رہبت کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ) گویا کہ ہم جنت و جہنم کو دیکھ رہے ہیں لیکن جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور اہل و عیال اور ساز و سامان میں مصروف ہوتے ہیں تو (ایسی کیفیتوں کو) بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم لوگ اس حالت پر برقرار رہتے جس پر میرے پاس ہوتے ہو اور اللہ کے ذکر میں محو رہتے تو تمہارے بچھوٹوں اور راستوں پر فرشتے تم سے مصافحہ کرنے کے لئے آتے۔ لیکن حظلہ! (حالات بدلتے رہتے ہیں) کبھی یہ حالت ہوتی ہے اور کبھی وہ۔“ آپ نے یہ جملہ تین دفعہ دوہرایا۔

عِنْدَكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ
فَنَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
(وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدَوُّمُونَ عَلَى
مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحْتَكُمْ
الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَا
حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))

[الصحيحة: ۱۹۴۸]

تخریج: الصحيحة ۱۹۳۸۔ مسلم (۲۷۵۹) ترمذی (۲۵۱۳) ابن ماجہ (۳۲۳۹) احمد (۳۳۶۱۸۷/۳)

فوائد: معلوم ہوا کہ تقویٰ کے اعلیٰ ترین مراتب پر فائز رہنا کسی عام بندے کے بس کی بات نہیں ہے لیکن اتنا تو ہونا چاہئے کہ جب آدمی قرآن و حدیث پر مشتمل وعظ و نصیحت سنے تو اس کے ایمان میں اضافہ ہو۔ عصر حاضر میں جہاں دل کو ورغلائے کے یا کم از کم ناغل کرنے کے اسباب بکثرت پائے جاتے ہیں وہاں دل کو صیقل کرنے کے وسائل اپنانا ہماری ذمہ داری ہے۔

ما اھمۃ الدنیا عند اللہ؟

دنیا کی اہمیت اللہ کے نزدیک کیا ہے؟

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ مکرئی کے مردار کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ مردار جس قدر اپنے مالک کے لئے حقیر ہے دنیا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیر (اور بے وقعت) ہے۔“

۱۴۱۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَقَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ
بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ قَدْ أَلْقَاهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ: (وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ
عَلَى أَهْلِهَا)) [الصحيحة: ۲۴۸۲]

تخریج: الصحيحة ۲۳۸۲۔ احمد (۳۲۹/۱) ابویعلیٰ (۲۵۹۳) ابن ابی الدنیا فی ذم الدنیا (۳)

فوائد: سیدنا اہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة ماسقى كافرا منها شربة ماء)۔ [ترمذی] یعنی: اگر دنیا کی وقعت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔ دنیا سے گزر جانے والے ہی اس کی اہمیت و افادیت بیان کر سکتے ہیں کہ انھوں نے اس دنیا سے کیا پایا اور اس پر کیا کھویا۔ دنیا میں زینت و آرائش اور آرام و سکون کے جتنے وسائل و ذرائع نظر آ رہے ہیں وہ سب عارضی ہیں اور کل نہیں تو پرسوں پرسوں نہیں تو ترسوں یہ سب صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔

الاستغفار من الذنوب رحمة

۱۴۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْوَعًا: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْذِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)) [الصحيحه: ۱۹۵۰]

تخریج: الصحيحه ۱۹۵۰- مسلم (۲۷۴۹) احمد (۳۰۹/۲) عبد الرزاق (۲۰۲۷۱)

گناہوں سے بخشش طلب کرنا رحمت ہے
سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم لوگ
گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر کے ایسی قوم پیدا کر دے گا جو
گناہ کر کے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے گی اور وہ اسے بخشے گا۔“

فوائد: اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ کر کے گناہ پر اصرار کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کی جائے کیونکہ یہ چیز اسے
بہت پسند ہے اور اتنی پسند ہے کہ اگر ایسے لوگ ناپید ہو جائیں جو کہ محال ہے کہ جن سے نہ گناہ کا صدور ہو اور نہ وہ توبہ کریں تو اللہ
تعالیٰ ایسے لوگ پیدا فرما دے گا جو اس طرح کریں گے۔ اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ وہ گناہوں کو پسند کرتا ہے اور گناہ گار اس کے
محبوب ہیں بلکہ وہ توبہ و انابت کو پسند فرماتا ہے اور ایسے ہی لوگ اسے محبوب ہیں اور یہی اس حدیث کا مفہوم ہے۔

باب: الصحة خير من الغنى

۱۴۱۶- عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ (يَسَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ)، قَالَ:
كُنَّا فِي مَجْلِسٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَى رَأْسِهِ أَثَرُ
مَاءٍ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا: نَزَاكَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ،
فَقَالَ: أَسَحَلُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، ثُمَّ أَفَاضَ الْقَوْمُ فِي
ذِكْرِ الْغِنَى، فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى،
وَالصَّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى، وَطَيِّبُ
النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ)) [الصحيحه: ۱۷۴]

باب: صحت دولت سے بہتر ہے
معاذ بن عبد اللہ بن حبیب اپنے باپ سے، وہ اپنے چچا سیدنا یسار
بن عبد اللہ جہنی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک مجلس
میں بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لائے اور آپ کے سر پر
پانی کے نشانات تھے۔ ہم میں سے کسی نے کہا: آج ہم آپ کو
(پہلے کی نسبت) خوشگوار موڈ میں دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا:
”ہاں (بات ایسے ہی ہے) اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔“ پھر
لوگ مالدار کی باتوں میں مشغول ہو گئے آپ نے ان کی گفتگو
سن کر فرمایا: ”اگر آدمی متقی ہو تو مالدار ہونے میں کوئی حرج نہیں
لیکن پرہیزگار آدمی کے لئے صحت و عافیت مال و دولت سے بہتر
ہے اور طیب النفس ہونا بھی ایک نعمت ہے۔“

تخریج: الصحيحه ۱۷۴- ابن ماجہ (۲۱۳۱) احمد (۳۸۱۲۷۲/۵) حاک (۳/۲)

فوائد: مومن کا گراما مایہ متاع حیات تقویٰ و پارسائی ہے اور اس صفت کے ساتھ ساتھ مال و دولت اور صحت و عافیت کے خزانے
مل جائیں تو اسے اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین احسان سمجھا جائے گا۔

ما فعل اذا مروا ما مكن الذين ظلموا

۱۴۱۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ لَمَّا مَرَّ

خالموں کی جگہوں کے پاس سے گزرتے ہوئے کیا کیا جائے

سیدنا عبد اللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ

حجر مقام کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”جن مکانات میں سابقہ اقوام کو مبتلائے عذاب کیا گیا وہاں روتے ہوئے داخل ہوا کرو اگر تم نہیں رو سکتے تو وہاں داخل نہ ہوا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی اسی عذاب میں مبتلا کر دیا جائے۔“ پھر آپ نے کباہے پر بیٹھے بیٹھے اپنی چادر اپنے اوپر اوڑھ لی۔

بِالْحَجَرِ: ((لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمَعَذِّينَ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَارِكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَارِكِينَ، فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ، وَتَقْنَعَ بِرِدَائِهِ، وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ)) [الصحيحة: ۱۹]

تخریج: الصحيحة ۱۹۔ بخاری (۳۳۳/۳۸۰) مسلم (۲۹۸۰) احمد (۵۸۹/۲)

فوائد: امام البانیؒ کہتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ نے ”نزل الابرار ص ۲۹۳“ میں اس حدیث پر یہ باب باندھا ہے: ”غالوں کی قبروں اور ان کی ہلاکت گاہوں کے پاس سے گزرتے وقت رونا اور رونا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی فقیری کا اظہار کرنا اور ایسا کرنے سے غافل رہنے سے بچنا۔“ [صحیح: ۱۹ کے تحت] لہذا قوم عاؤ قوم شہود اور اصحاب الغیل جیسی قوموں کی ہلاکت گاہوں سے گزرتے وقت وہی انداز اختیار کرنا چاہئے جس کا اس حدیث میں بیان ہے۔

زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے

كثرة الضحك تميت القلب

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ نہ ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔“

۱۴۱۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَكْثِرُوا الضَّحْكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكَ تُمِيتُ الْقُلُوبَ)) [الصحيحة: ۵۰۶]

تخریج: الصحيحة ۵۰۶۔ ابن ماجہ (۳۱۹۳) ترمذی (۲۳۰۵) مطولاً أنظر ما تقدم (۱۱۱۰)

فوائد: اگرچہ نبی کریم ﷺ سے ایسی مذاق ثابت ہے لیکن اس چیز کی کثرت بہر حال آدمی کے لئے نقصان دہ ہے۔ نتیجتاً وہ غافل ہو جاتا ہے اور اس کی روح پر نحوست چھا جاتی ہے اور ایسا کرنے کے بعد دل اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کی طرف مائل نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کو آگ میں نہیں پھینکے گا

لا يلقى الله حبيبه في النار

سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے بعض صحابہ کے پاس سے گزرے اور وہاں ایک بچہ راستے کے بیچ میں کھڑا تھا۔ جب اس کی ماں نے چوپائیوں کو آتے دیکھا تو اسے یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ وہ بچے کو روند ڈالیں گے وہ بدحواسی کے عالم میں یہ کہتے ہوئے دوڑ پڑی: میرا بچہ! میرا بچہ! اتنے میں اس نے اسے اٹھا لیا۔ صحابہ نے (یہ منظر دیکھ کر) کہا: اے اللہ کے نبی! آیا یہ عورت اپنے بیٹے کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! اللہ کی قسم! نہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی اپنے پیارے کو آگ میں

۱۴۱۹۔ عَنْ أَنَسٍ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِأَنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَصَبِيٌّ بَيْنَ ظَهْرٍ أَنِي الطَّرِيقِ، فَلَمَّا رَأَتْ أُمُّهُ الدَّوَابَّ حَشِيَّتْ عَلَى ابْنِهَا أَنْ يُوطَأَ، فَسَعَتْ وَاللَّهِ، فَقَالَتْ: ابْنِي! ابْنِي! فَاحْتَمَلْتُ ابْنَهَا، فَقَالَ الْقَوْمُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَا كَانَتْ هَذِهِ لِتُلْقِي ابْنَهَا فِي النَّارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا وَاللَّهِ، لَا يُلْقِي اللَّهُ حَبِيبَهُ فِي النَّارِ))

[الصحيحة: ۲۴۰۷]

نہیں پھینکے گا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۰۷۔ احمد (۳/۱۰۳/۲۳۵) حاکم (۳/۱۷۷) ابویعلیٰ (۳۷۷) **فوائد:** اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو جنت میں داخل کرنے اور کسی کو جہنم رسید کرنے کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ذاتی مفاد سے تو نہیں ہے وہ تو اپنے بندوں کے اعمال صالحہ اور اعمالِ سیئہ کو پرکھ کر جنت و جہنم کا فیصلہ کرے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں رہ کر اس کی بغاوت کرتا ہے اس کا انجام واضح ہے اور جو ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کو ترجیح دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا حبیب ہے اور وہ اسے ہر قسم کی آفت سے بچائے گا۔

نیکیوں میں جلدی کرنے والے کون ہیں؟

زوجہ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ﴿اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں﴾ میں نے کہا: (اے اللہ کے رسول!) کیا اس آیت کا مصداق شراب پینے والے اور چوری کرنے والے لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ اے بہت صدیق! اس آیت سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ انھیں یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ اعمال قبول ہی نہ ہوں۔ ﴿یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کرتے ہیں﴾“

من یسارعون فی الخیرات

۱۴۲۰۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ (المومنون: ۶۰)، قَالَتْ عَائِشَةُ: هُمْ الَّذِينَ يَسْرِعُونَ الْخَيْرَ وَيَسْرِفُونَ؟ قَالَ: ((لَا يَا بَنَتَ الصَّدِّيقِ! وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيَصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُمْ) ﴿أَوَّلُكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ﴾

[المومنون: ۶۱]] (الصحیحۃ: ۱۶۲)

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۲۔ ترمذی (۳۱۷۵) ابن جریر فی تفسیرہ (۱۸/۲۶) احمد (۶/۱۵۹) حاکم (۲/۳۹۳-۳۹۴) **فوائد:** یہ مومن کی پہچان ہے کہ نمازیں پڑھی ہیں روزے رکھے ہیں اور صدقہ و خیرات جیسے عظیم اعمال میں حصہ لیا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال قبول ہی نہ کرے اور جب ہم اس کی بارگاہ میں اجر و ثواب وصول کرنے جائیں تو وہ ہمیں دھکا دے۔ یہ فکر دامن گیر کر کے وہ نئے غم اور نئے دلوں کے ساتھ حسنت و خیرات میں حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے درپے ہیں۔

اللہ کا اس دین میں اپنی اطاعت کے لیے شخصیات کا

غرس اللہ فی ہذا الدین لا طاعته

پیدا کرتا

سیدنا ابو عبدہ خولانی ؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ اس دین میں ایسی شخصیتیں پیدا کرتا رہے گا جنہیں وہ اپنی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے استعمال کرے گا۔“

۱۴۲۱۔ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَزَالُ اللَّهُ يَغْرِسُ فِي هَذَا الدِّينِ غَرْسًا يَسْتَعْمِلُهُمْ فِي طَاعَتِهِ)۔

تخریج: الصحیحة ۲۳۴۲۔ بخاری فی التاریخ (الکنی: ص ۲۱) ابن ماجہ (۸) ابن حبان (۳۲۱)

فوائد: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ [سورة فتح: ۱] یعنی: ”وہ اللہ ہے جس نے ہدایت اور دین حق کے ہمراہ اپنا رسول بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔“ محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کو پندرہویں صدی جاری ہے، لیکن یہ دین جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عہد میں محفوظ تھا اسی طرح آج بھی تمام قسم کے عیوب و نقائص سے پاک ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کی اور اسے پچھلی سے اگلی نسلوں تک پہنچایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کام لیا اور ایسی ایسی شخصیتیں پیدا کیں جنہوں نے دین کی حفاظت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کے حصول کے لئے دین کی سر بلندی کے لئے اپنے فرائض ادا کئے۔

البلاء ما لا يطيق ذلة نفسه جس کی طاقت نہ ہو ایسی آزمائشوں میں پڑنا اپنی

ذلت ہے

۱۴۲۲۔ عَنْ حُذَيْفَةَ مَرْثُوعًا: ((لَا يَبْغِي لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَذِلَّ نَفْسَهُ. قَالُوا: وَكَيْفَ يَذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَطِيقُ))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرنا پھرے۔“ صحابہ نے عرض کی: آدمی اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کا ایسی آزمائشوں کے درپے ہو جانا جن کی اسے طاقت ہی نہ ہو۔“

تخریج: الصحیحة ۶۱۳۔ ترمذی (۲۳۵۳) ابن ماجہ (۳۰۱۶) احمد (۵/۳۰۵)

فوائد: بلائک و شبہ مختلف آزمائشوں اور بیماریوں سے مومنوں کے درجات بلند ہوتے ہیں اور ان کے گناہ معاف ہوتے ہیں لیکن کسی مومن کو شریعت میں یہ اجازت نہیں دی گئی کہ وہ خود بیماریوں میں مبتلا ہونے کا سوال کرنے لگے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے صحت و عافیت کی نعمت سے نواز رکھا ہے تو وہ اس کا شکریہ ادا کرے اور صحت کے تقاضے پورے کرے اور اگر اللہ تعالیٰ اسے آزمائشوں میں مبتلا کر دے تو صبر کرے اور ان کے چھٹ جانے کی دعا کرے۔

باب: النفقة على طعامه ولباسه صدقة

۱۴۲۳۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّبِعُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ مَالِ اللَّهِ، فَإِنْ بَحَلَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُعْطِيَ مَا لَكَ لِلنَّاسِ، فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ، وَلْيَصَدَّقْ عَلَى نَفْسِهِ، فَلْيَاكُلْ وَلْيَكُنْسِرْ مِمَّا رَزَقَهُ اللَّهُ. عَزَّ وَجَلَّ.)) [الصحیحة: ۳۷۷، ۶۷۱]

باب: اپنے طعام ولباس پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! اللہ تعالیٰ سے اس کے مال کے ذریعے اپنے نفس خرید لو اگر کوئی آدمی لوگوں کو اپنا مال دینے کے معاملے میں بخیل ہے تو وہ اپنی ذات سے آغاز کرے اور اپنے اوپر خرچ کرنا شروع کر دے اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے کھائے پئے اور ملبوسات زیب تن کرے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۷۱۔ خرائطی فی مکارم الاخلاق (۳۲۰) بیہقی فی الشعب (۳۵۷۰) عن انس رضی اللہ عنہ بنحوہ
فوائد: رزق کے جتنے وسائل گردش میں ہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ نے عطا کئے ہیں اور وہ کسی کی صلاحیت و قابلیت کا نتیجہ
 نہیں ہیں۔ لیکن جب انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہے تو وہ اسے اپنے حق میں قرضہ گردانتا ہے اور اس کے بدلے جتنے
 احسانات دوبارہ کرتا ہے ان میں سے ایک اپنے بندے کے وجود کو جہنم سے آزاد کرتا ہے۔ لہذا بندے کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے
 راستے میں خرچ کرنے سے دریغ نہ کرے۔

باب الترغیب علی التوبہ

توبہ کرنے کی ترغیب

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی رسول سے روایت کرتے ہیں اور
 ایک روایت میں ہے: وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد کوفہ میں ایک عمر
 رسیدہ صحابی کے پاس بیٹھا تھا کہ انھوں نے مجھے ایک حدیث بیان
 کی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”اے لوگو!
 اللہ کی طرف توبہ (رجوع) کرو اور اس سے بخشش طلب کرو۔ میں
 تو بارگاہ الہی میں روزانہ سو سو مرتبہ توبہ اور اس سے مغفرت کا
 مطالبہ کرتا ہوں۔“

۱۴۲۴۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ
 النَّبِيِّ ﷺ. وَفِي رَوَايَةٍ: قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى شَيْخٍ
 مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ،
 فَحَدَّثَنِي، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَوْ قَالَ:
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتُّوبُوا إِلَى اللَّهِ
 وَاسْتَغْفِرُوهُ، فَإِنِّي اتُّوبُ إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُهُ فِي
 كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ)) [الصحیحة: ۱۴۵۲]

تخریج: الصحیحة ۱۳۵۲۔ احمد (۳/ ۲۶۰-۲۶۱) ابن ابی شیبہ (۱۰/ ۲۹۹) طبرانی فی الکبیر (۸۸۷)

فوائد: اس میں توبہ واستغفار کی ترغیب ہے کہ نبی کریم ﷺ جو مغفور تھے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما
 دیئے تھے جو دراصل گناہ بھی نہ تھے بلکہ حسات الابرار اور سینات المقرین کے مطابق خلاف اولیٰ کام تھے جنہیں گناہ سے تعبیر کیا
 گیا۔ تو پھر ہم عام لوگ کس طرح توبہ واستغفار سے بے نیاز رہ سکتے ہیں جب کہ از فرق تا بہ قدم (سر سے لے کر پاؤں تک) ہم
 گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ توبہ کی کثرت اور اس کا استمرار اس لئے بھی ضروری ہے تاکہ غیر شعوری گناہ بھی معاف ہوتے رہیں۔

لا تترك عمل من التحقير

معمولی ہونے کی وجہ سے عمل کو نہ چھوڑا جائے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے
 فرمایا: ”اے عائشہ! صغیرہ گناہوں کا ارتکاب کرنے سے بچو
 کیونکہ ان کا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطالبہ کیا جائے گا۔“

۱۴۲۵۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ إِنَّاكَ وَمُحَقَّرَاتِ
 الْأَعْمَالِ. وَفِي لَفْظٍ: الذُّنُوبُ. فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ
 طَالِبًا)) [الصحیحة: ۵۱۳]

تخریج: الصحیحة ۵۱۳۔ ابن ماجہ (۲۲۳۳) احمد (۶/ ۱۵۱) دارمی (۲۷۲) ابن حبان (۵۵۶۸)

فوائد: مومنانہ تہذیب یہ ہے کہ کسی نیکی کو حقیر سمجھ کر ترک نہ کیا جائے اور کسی برائی کو معمولی تصور کر کے اس کا ارتکاب نہ کیا جائے
 کیونکہ زندگی کی معمولی معمولی غفلتیں اور سستیوں انسان کی ہلاکت کا سبب بن سکتی ہیں۔

السكوت خير من التكلم السيئة

۱۴۲۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَأَصْحَابُهُ مَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَتَأْذُنُ لِي فِي أَنْ أَتَقَدَّمَ إِلَيْكَ عَلَى طَبِيعَةِ نَفْسِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاقْتَرَبَ مُعَاذٌ إِلَيْهِ، فَسَارَا جَمِيعًا، فَقَالَ مُعَاذٌ: يَا أَبَتِ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ يَوْمَنَا قَبْلَ يَوْمِكَ، أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ شَيْءٌ - وَلَا نَرَى شَيْئًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى - فَأَيُّ الْأَعْمَالِ نَعْمَلُهَا بَعْدَكَ؟ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نِعَمَ الشَّيْءُ الْجِهَادُ، وَالْعِدَى بِالنَّاسِ أَمَلُكَ مِنْ ذَلِكَ فَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ؟ قَالَ: نِعَمَ الشَّيْءُ الصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ - فَذَكَرَ مُعَاذٌ كُلَّ خَيْرٍ يَعْمَلُهُ ابْنُ آدَمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَعَادَ بِالنَّاسِ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ - قَالَ: فَمَاذَا يَا أَبَتِ أَنْتَ وَأُمِّي عَادَ بِالنَّاسِ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى فِيهِ، قَالَ: الصَّمْتُ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ. قَالَ: وَهَلْ نُوَاخِذُ بِمَا تَكَلَّمْتُ بِهِ السُّنْتَا؟ قَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِجَذَ مُعَاذٍ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ! لِكُلِّكَ أَمْكٌ، وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسُ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ إِلَّا مَا نَطَقْتُ بِهِ السُّنْتَهُمْ؟ فَمَنْ كَانَ يَوْمٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ يَسْكُتْ عَنْ شَرٍّ، قُولُوا خَيْرًا تَغْنَمُوا وَاسْكُتُوا عَنْ شَرٍّ تَسْلَمُوا)) [الصحيحة: ۴۱۲]

برے کلام سے خاموشی بہتر ہے

سیدنا عبادہ بن صامت ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نکلے اور آپ کے صحابہ آپ کے آگے آگے چل رہے تھے۔ سیدنا معاذ بن جبل ؓ نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ مجھے برضا و رغبت اپنی طرف بڑھنے کی اجازت دیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ سیدنا معاذ آپ کے قریب ہو گئے اور دونوں ایک ساتھ چلتے رہے۔ چلتے چلتے سیدنا معاذ ؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ آپ پر قربان ہو میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ میری موت کے دن کا تقرر آپ کے یوم وفات سے پہلے کر دے۔ آپ کا کیا خیال کہ اگر کچھ ہوا..... اور فی الحال ان شاء اللہ کوئی ایسی علامت تو نظر نہیں آ رہی..... تو ہمیں آپ کے بعد کون سے عمل کرنے چاہئیں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہاد تو بہترین عمل ہے اور جو چیز لوگوں کے پاس ہے وہ اس سے بھی زیادہ نیکیوں کو سنبھالنے والی ہے۔“ میں نے کہا: وہ روزے اور صدقات ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”روزے اور صدقہ و خیرات بہترین اعمال ہیں۔“ سیدنا معاذ ؓ نے ابن آدم کے ہر نیک عمل کا تذکرہ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے بھی زیادہ بہتر چیز لوگوں کے پاس موجود ہے۔“ سیدنا معاذ ؓ نے کہا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں وہ کون سی چیز ہے جو ان سب سے بہتر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواباً اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: خیر و فلاح والے امور کے علاوہ (ہر چیز سے) خاموشی اختیار کرنا۔ انھوں نے کہا: ہم اپنی زبان کے ذریعے سے جو گفتگو کرتے ہیں اس پر بھی ہماری گرفت ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے معاذ کی ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ”تیری ماں تجھے گم پائے لوگوں کو جہنم میں ان کے نغتنوں

کے بل گرانے والی چیز ان کی زبانوں کے بول ہوں گے، جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خیر پر مشتمل بات کرے یا بری باتوں سے خاموش رہے۔ (لوگو!) اچھی باتیں کیا کرو، غنیمت پاؤ گے اور بری باتوں سے رک جایا کرو سلامت رہو گے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۴۱۲۔ حاکم (۲۸۶/۳) طبرانی فی الکبیر (جامع المسانید: ۴۹۱۴)

فوائد: حدیث اپنے مفہوم میں واضح ہے، مختلف احکام و مسائل کا بیان ہے، جن کا نتیجہ زبان کی حفاظت کی صورت میں پیش کیا گیا۔

ریا اور شہوت خفیہ کا خوف

خوف الريا والشهوة الخفية

عباد بن تمیم اپنے چچا سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصم ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہائے عربوں کی اموات کی خبریں! ہائے عربوں کی اموات کی خبریں! (تمیں دفعہ یہ آواز دی) مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ ڈر ریا کاری اور خفیہ شہوت کا ہے۔“

۱۴۲۷۔ عَنْ عِبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ (عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ) مَرْفُوعًا: ((يَا نَعَايَا الْعَرَبِ! يَا نَعَايَا الْعَرَبِ (ثَلَاثًا)، إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّيَاءَ، وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ))

[الصحیحۃ: ۵۰۸]

تخریج: الصحیحۃ ۵۰۸۔ طبرانی فی الکبیر (۲۵۵/۶) ابونعیم فی الحلیۃ (۱۲۲/۷) و اخبار اصہبان (۶۶/۲)

فوائد: اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی عمل قابل قبول ہے جو خالصتاً اسی کے لئے کیا جائے۔ سیدنا محمود بن لبید ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ خوف شرک اصغر کا ہے۔ صحابہ نے پوچھا: شرک اصغر کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ریا کاری، جب اللہ تعالیٰ روز قیامت لوگوں کو بدلہ دے گا تو ریا کاری کرنے والوں سے کہے گا: تم جن لوگوں کو دکھانے کے عمل کرتے تھے ان کے پاس چلے جاؤ اور جائزہ لو کہ آیا ان کے ہاں تمہارے لئے کوئی بدلہ ہے؟ [صحیحہ: ۹۵۱] خفیہ شہوت سے مراد یہ ہے کہ بظاہر نیکی کا لبادہ اوڑھ کر دل میں بری خواہشات کو پناہ دینا اور نیکی کا بھرم ظاہر کر کے لوگوں کو متقی و پارسا باور کرانا، لیکن جنس مخالف سے ہم کلام ہوتے وقت یا ان کا چہرہ دیکھتے وقت دل میں غلط خیالات کو ہوا دینا۔

عام آدمی بھی پوری امت کی پناہ دے سکتا ہے

يجبر على امتي ادناهم

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(میری امت کا) کا ادنیٰ فرد بھی پوری امت پر پناہ دے گا۔“

۱۴۲۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُجْبَرُ عَلَى أُمَّتِي أَدْنَاهُمْ))

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۴۹۔ احمد (۳۶۵/۲) حاکم (۱۳۱/۲) بیہقی (۹۴/۹)

فوائد: اسلام میں ادنیٰ و اعلیٰ کا تصور نیکی اور بدی کی بنا پر ہے، کوئی آدمی اپنے عہدے کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے ہاں ممتاز نہیں ہو سکتا ہے۔ بہر حال معاشرے میں ظاہر پرستی ہوتی ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو کترنگاہوں سے دیکھ کر ان کی باتوں اور فیصلوں کو کوئی وقعت نہیں دی جاتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس نظریہ کی کوئی قیمت نہیں، اسی لئے شریعت نے یہ قانون بنایا ہے کہ اگر کوئی ادنیٰ مسلمان بھی کسی غیر مسلم کو پناہ دے دیتا ہے تو ہر کس و نا کس حاکم و محکوم اور ادنیٰ و اعلیٰ پر فرض ہو جائے گا کہ اس پناہ کے تقاضے پورے کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس بات کی توفیق دے کہ ہم بھی رشتہ اسلام کو مد نظر رکھ کر شخصیات کو پہچانیں اور ان کی قدر کریں۔

(۹) الجنة والنار

جنت اور جہنم

چونکہ جنت و جہنم کے بیان کردہ امور کا تعلق عالم غیب سے ہے اس لئے ان کی تشریح و توضیح میں اختصار کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے آدمی کی صورتحال یہ ہوگی کہ چلتے چلتے منہ کے بل گرے گا“ آگ اس کے چہرے کو جھلساتی رہے گی۔ جب وہ جہنم کو عبور کر جائے گا تو اسے مخاطب ہو کر کہے گا: وہ ذات بابرکت ہے جس نے مجھے تجھ سے نجات دلائی اور مجھے (تجھ سے آزاد کر کے) جو کچھ عطا کیا وہ اولین و آخرین میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اتنے میں اسے ایک درخت دکھائی دے گا وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب پہنچا دے تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں اور وہاں کا پانی پی سکوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! اگر میں تیرا یہ مطالبہ پورا کر دوں تو تو کسی اور چیز کا سوال تو نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا: نہیں اے میرے رب! وہ اللہ تعالیٰ سے عہد و پیمان کرے گا کہ مزید کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا، لیکن (آگے چل کر) اس کا رب اس کو معذور سمجھے گا کیونکہ اسے علم ہے کہ یہ صبر نہیں کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا وہ اس کے سائے میں ستائے گا اور پانی پئے گا۔ اتنے میں اسے اس درخت کی نسبت ایک اور خوبصورت درخت دکھائی دے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب!

۱۴۲۹۔ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً، وَيَكْبُو مَرَّةً، وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً، فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا التُّفَّتْ إِلَيْهَا فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّيَنِي مِنْكَ، لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، فَنُزِعْتُ لَهُ شَجَرَةً فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَدْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ، فَلَا سِتْظِلَّ بِظِلِّهَا، وَأَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا، فَيَقُولُ اللَّهُ: عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ! لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ! وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ، لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيَذْنِبُ مِنْهَا، فَيَسْتِظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَدْنِي مِنْ هَذِهِ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ، لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيَذْنِبُ مِنْهَا، فَيَسْتِظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ، لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ

مجھے فلاں درخت کے قریب کر دے تاکہ اس کا پانی پی سکوں اور اس کے سائے میں آرام کر سکوں اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ مزید کوئی سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے مزید مطالبہ نہ کرنے کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ اب اگر میں تجھے اس درخت تک پہنچا دوں تو مزید کوئی مطالبہ تو نہیں کرے گا؟ وہ آئندہ کوئی سوال نہ کرنے کا عہد و پیمان کرے گا۔ لیکن اس کا رب اسے آئندہ بھی معذور سمجھے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ صبر نہیں کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے (دوسرے) درخت کے پاس پہنچا دے گا، وہ اس کے سائے میں بیٹھے گا اور وہاں کا پانی پے گا۔ اتنے میں اسے پہلے دونوں درختوں سے حسین جنت کے دروازے کے قریب تیسرا درخت دکھائی دے گا۔ وہ (بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے) دعا کرے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں اور وہاں کا پانی پی سکوں اور مزید میں تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ مزید کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں اے میرے رب! بس یہی مطالبہ ہے اس کے بعد کچھ نہیں مانگوں گا، لیکن اس کا رب اسے معذور سمجھے گا، کیونکہ وہ (آئندہ) ایسی چیزیں دیکھے گا جن پر صبر نہیں کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے (اس تیسرے درخت کے) قریب کر دے گا۔ جب وہ اس کے قریب پہنچے گا تو جنت والوں کی آوازیں سنے گا اور کہے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل ہی کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کون سی چیز مجھے تیری دعا قبول کرنے سے روک سکتی ہے؟ (اے میرے بندے!) اگر میں تجھے دنیا اور اس کی مثل ایک اور دنیا کے برابر دے دوں تو تو راضی ہو جائے گا؟ وہ بندہ کہے گا: اے میرے رب! تو جہانوں کا پالنہار ہونے کے باوجود مجھ سے

عَلَيْهِ، قِيدْنِي مِنْهَا، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا. ثُمَّ تَرْفَعُ لَهُ شَجَرَةً عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأَوَّلَيْنِ، وَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ أَذِينِي مِنْ هَذِهِ لَا سْتَظِلُّ بِظِلِّهَا، وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ! هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذَرُهُ، لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، قِيدْنِي مِنْهَا (فَإِذَا أَذْنَاهُ مِنْهَا) فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ أَذْخِلْنِيهَا، فَيَقُولُ: أَيُّ ابْنِ آدَمَ! مَا يَصْرِيئُ مِنْكَ؟ أَيْرِضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا؟ قَالَ: يَا رَبِّ! أَتَسْتَهْزِي مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ اضْحَكَ؟ فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكَ؟ قَالَ: هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: وَمِمَّ تَضْحَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ: أَتَسْتَهْزِي مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِي مِنْكَ، وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَدِيرٌ))

[الصحيحه: ۱، ۲۶، ۱۲۹]

مذاق کرتا ہے؟ (یہ تجھے زیب نہیں دیتا)“ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور کہا: کیا تم لوگ مجھ سے میرے ہسنے کے بارے میں دریافت نہیں کرتے؟ انھوں نے کہا: اچھا ہسنے کی وجہ بتائیے؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اس مقام پر اسی طرح ہنسے تھے۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اس بندے نے کہا: تو جہانوں کا پالنے والا ہونے کے باوجود مجھ سے مذاق کرتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ ہنس پڑے اس لئے میں بھی ہنس پڑا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا میں تو جو چاہتا ہوں وہ کرنے پر قادر ہوں۔“

تخریج: الصحیحة ۳۱۲۹/۲۶۰۱ - مسلم (۱۸۷) ابو عوانة (۱/ ۱۳۲ - ۱۳۳) احمد (۱/ ۳۱۰ - ۳۱۱) ابن خزيمة في التوحيد (ص ۲۰۷) فوائد: یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لامتناہی خزانوں کی ایک جھلک ہے جنت میں سب سے آخر میں جانے والے کی یہ آؤ بھگت کی جارہی ہے اور جو خوش بخت بغیر حساب کے جنت کے وارث بنیں گے یا جو شروع میں ہی بہشت میں داخل ہوں گے اگر ان کے مقام و مرتبہ کا اندازہ کرنا کسی کے بس کی بات ہے تو وہ اندازہ کر سکتا ہے۔

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”میرے پاس دو آدمی آئے انھوں نے میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ کے پاس لے گئے۔ انھوں نے مجھے کہا: اس پر چڑھو۔ میں نے کہا: مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں کہ اس پر چڑھ سکوں۔ انھوں نے کہا: ہم تیرے لئے آسان کر دیں گے۔ سو میں نے چڑھنا شروع کر دیا جب میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو شدید قسم کی آوازیں سنائی دیں۔ میں نے پوچھا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔ پھر وہ مجھے لے کر آگے چلے ایک مقام پر پہنچ کر میں کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ الٹے لٹکائے گئے ہیں ان کی باجھوں کو پھاڑا جا رہا ہے اور وہاں سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ وقت سے پہلے روزہ افطار کر دینے والے لوگ ہیں۔ پھر فرمایا: یہود و نصاریٰ کا کام و نامراد ہو گئے۔“

۱۳۳۰۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَتَانِي رَجُلَانِ، فَآخَذَا بَضِيعِي، فَاتَا بِي جَبَلًا وَعَرًّا)) فَقَالَ: اصْعَدْ فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَطِيقُهُ. فَقَالَ: إِنَّ سَنَسْهَلَهُ لَكَ فَصَعِدْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ، إِذَا أَنَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ، قُلْتُ بِمَا هَذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالُوا: هَذَا عَوَاءُ أَهْلِ النَّارِ. ثُمَّ انْطَلَقَا بِي، فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِبِهِمْ، مُشَقَّقَةً أَشَدَّ أَقْهَمُ، تُسِيلُ أَشَدَّ أَقْهَمُ دَمًا، قَالَ قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحَلُّلِهِ صَوْمِهِمْ. فَقَالَ خَابَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى. فَقَالَ سَلِيمَانُ مَا أَدْرِي أَسَمِعَهُ أَبُو أُمَامَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمْ شَيْءٌ مِنْ رَأْيِهِ؟ ثُمَّ

راوی حدیث سلیمان کہتے ہیں: مجھے یہ علم نہ ہو سکا کہ (یہود و نصاریٰ کے متعلقہ) یہ الفاظ سیدنا ابوامامہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کئے ہیں یا ان کی اپنی رائے ہے۔ ”پھر وہ دونوں مجھے لے کر آگے بڑھے میں کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ پھولے ہوئے ہیں ان سے بدترین بدبو آرہی ہے اور انتہائی سیاہ منظر پیش کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ مقتول کفار ہیں۔ پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے اور ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو بری طرح پھولے ہوئے ہیں ان سے بیت الخلاء کی طرح کی بدترین بدبو آرہی ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا: زانی مرد اور عورتیں ہیں۔ پھر وہ مجھے لے کر آگے بڑھے اور ہم ایسی عورتوں کے پاس سے گزرے کہ سانپ ان کے پستانوں کو نوچ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: یہ عورتیں کون ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ اپنے بچوں کو دودھ نہ پلانے والی عورتیں ہیں۔ پھر وہ مجھے لے کر آگے بڑھے۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو نہروں کے درمیان میں کچھ بچے کھیل رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ مومنوں کے بچے ہیں۔ پھر وہ مجھے ایک اونچی جگہ کی طرف لے گئے میں کیا دیکھتا ہوں کہ تین افراد شراب طہور پی رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ جعفر زید اور ابن رواحہ (ؓ) ہیں۔ پھر وہ مجھے ایک اور بلند جگہ کی طرف لے گئے وہاں ہمیں تین افراد نظر آئے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ ابراہیمؑ موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام ہیں جو آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۹۵۱۔ نسائی فی الکبریٰ (۳۲۸۶) مختصر ابن خزیمہ (۱۹۸۶) ابن حبان (۷۴۹۱)

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں دو چیزوں کی چیخ و پکار وقت سے پہلے روزہ افطار کرنے والوں کی سزا کفار مقتولین کے عذاب زانی مردوں اور عورتوں کی سزا اور اپنے بچوں کو دودھ نہ پلانے والی عورتوں کے عذاب کا بیان ہے۔ نیز سیدنا جعفرؑ سیدنا زید اور سیدنا عبد اللہ بن رواحہؓ کی فضیلت ثابت ہو رہی ہے۔

زمرۃ فی الجنة و زمرۃ فی النار فقد

کتب فی القدر

۱۴۳۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ، فَقَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا هَذَانِ الْكِتَابَانِ؟ فَقُلْنَا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا. فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنَى: هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ، وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ، فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ، وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا. ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الشِّمَالِ: هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ، وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ، وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ، فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ، وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: فَيَقِيمُ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ؟ فَقَالَ: سَدُّوا وَقَارِبُوا، فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُحْتَمُّ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَيُّ عَمَلٍ، وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُحْتَمُّ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَيُّ عَمَلٍ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا فَنَبَذَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: فَرَعَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ، فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ))

[الصحيحة: ۸۴۸]

ایک گروہ جنت میں اور ایک جہنم میں بلاشبہ یہ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ یہ کتابیں کون سی ہیں؟ ہم نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! ہاں اگر آپ بتا دیں تو.....۔ آپ نے داہنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب کے بارے میں فرمایا: ”یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں جنت والوں کے نام ان کے آباء کے نام اور ان کے قبائل کے نام ہیں پھر آخر تک ان کا اجمالاً ذکر کیا گیا، اب اس میں نہ زیادتی کی جاسکتی ہے اور نہ کمی۔“ پھر بائیں ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب کی بابت فرمایا: ”یہ کتاب بھی رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں جہنمیوں کے نام ان کے آباء کے نام اور ان کے قبائل کے نام ہیں پھر آخر تک ان کا اجمالاً ذکر کر دیا گیا، اب اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! عمل کا کیا مقصد ہوا؟ آیا اس معاملے سے فارغ ہوا جا چکا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”راہِ صواب پر چلتے رہو اور میانہ روی اختیار کرو بلاشبہ جنتی آدمی کا اختتام جنت میں لے جانے والے اعمال پر ہوگا، وہ پہلے جو بھی عمل کرتا رہے اور جہنمی آدمی کی زندگی کا اختتام دوزخ میں لے جانے والے اعمال پر ہوگا، وہ پہلے جو بھی عمل کرتا رہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دو کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا: ”تمہارا رب اپنے بندوں سے فارغ ہو چکا ہے ایک فریق جنت میں جائے گا اور دوسرا جہنم میں۔“

تخریج: الصحیحة ۸۴۸- ترمذی (۲۱۳۱) احمد (۲/۱۶۷) ابن ابی عاصم فی السنة (۳۳۸)

فوائد: یہ دو حقیقی کتابیں تھیں جو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو دکھائیں، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان ناموں کی تفصیل کا علم نہ ہو سکا، پھر آپ ﷺ نے مطلوبہ چیز کی وضاحت کے بعد کتابوں کو عالم غیب کی طرف پھینک دیا۔ اس قسم کی احادیث سے بعض لوگ بے عملی کا استدلال

کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو فیصلہ ہمارے بارے میں کر چکے ہیں وہ تو ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ ایسے لوگ درحقیقت تقدیر پر ایمان لانے کے تقاضے پورے نہ کر سکے۔ تقدیر اللہ تعالیٰ کے علم کو کہتے ہیں، یعنی انسانیت کی تخلیق سے قبل اسے علم تھا کہ فلاں نیک ہوگا اور فلاں بد۔ اس سے یہ کیسے پتہ چلا کہ وہ نیک کو نیک بننے پر اور بد کو برا بننے پر مجبور کرتا ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو قرآن وحدیث میں نیکی کی رغبت اور برائی سے نفرت دلانے اور انبیاء و رسل کو بھیجے کا کیا فائدہ ہوتا؟ اس حدیث میں صحابہ کرام نے بھی یہ اشکال پیش کیا، جو انہی نبی کریم ﷺ نے عمل کی ترغیب دلائی۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم نیک عمل کریں اور برے عمل سے بچیں۔

آدھی جنت محمد ﷺ کی امت کے لیے ہے

نصف الجنة لامة محمد ﷺ

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک خیمے میں تھے آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر راضی ہو جاؤ گے کہ تمہیں جنت کا چوتھائی حصہ مل جائے؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جنت کے تیسرے حصے پر راضی ہو جاؤ گے؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر راضی ہو جاؤ گے کہ تمہیں جنت کا نصف حصہ مل جائے؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! مجھے امید ہے کہ تمہیں جنت کا نصف حصہ ملے گا“ (اتنا وسیع حصہ ملنے کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے اور تم میں اہل شرک کا تناسب اتنا ہی ہے جتنا کہ کالے رنگ کے بیل کی جلد میں ایک سفید بال یا سرخ رنگ کے بیل کی جلد میں ایک کالے بال کا ہوتا ہے۔

۱۴۳۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْمَةٍ فَقَالَ: ((اتْرَضُونْ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَقَالَ اتْرَضُونْ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَقَالَ اتْرَضُونْ أَنْ تَكُونُوا شَرْطَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشَّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ)) [الصحيحه: ۸۴۹]

تخریج: الصحيحه ۸۳۹۔ بخاری (۶۵۲۸) مسلم (۲۲۱) ترمذی (۲۵۴۷) ابن ماجہ (۳۲۸۳)

فوائد: اس میں نبی کریم ﷺ کی امت کی فضیلت کا بیان ہے، جن کی تعداد جنت میں سب سے زیادہ ہوگی۔ نیز آپ ﷺ کی امت میں مشرکین کی تعداد کم ہوگی۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اہل الجنة عشرون ومائة صف، ثمانون من هذه الأمة واربعون من سائر الامم۔) [ترمذی ابن ماجہ] یعنی: (اللہ تعالیٰ کے حساب اور ترتیب کے مطابق) جنتیوں کی ایک سو بیس (۱۲۰) صفیں ہوں گی ہماری امت (کے افراد) کی اسی (۸۰) اور باقی امتوں (کے لوگوں) کی چالیس (۴۰) ہوں گی۔

میری امت کے مہاجر سب سے پہلے جنت میں جائیں گے

اول من يدخل الجنة من امتي

المهاجرون

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میری امت کی اس جماعت کو جانتے ہو جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ جماعت مہاجرین کی ہے۔ وہ روز قیامت جنت کے دروازے پر آکر دروازے کھولنے کا مطالبہ کریں گے۔ دربان ان سے پوچھے گا: آیا تمہارا حساب و کتاب ہو چکا ہے؟ وہ کہیں گے: کس موضوع پر ہم سے حساب کتاب لیا جائے؟ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر رہیں۔ وہ ان کے لئے دروازہ کھول دے گا اور (داخل ہو کر) عام لوگوں کے داخلے سے پہلے چالیس سال کا قیلولہ بھی کر چکے ہوں گے۔“

۱۴۳۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَعْلَمُ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ: الْمُهَاجِرُونَ، يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَيَسْتَفْتِحُونَ، فَيَقُولُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ أَوْقَدْ حُسِبْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: بَايَ شَيْءٍ نَحَاسَبُ؟! وَإِنَّمَا كَانَتْ أَشْيَانَا عَلَى عَوَاقِفِنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى مِتْنَا عَلَى ذَلِكَ. قَالَ: فَيَفْتَحُ لَهُمْ، فَيَقُولُونَ فِي أَرْبَعِينَ عَامًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا النَّاسُ)) [الصحيحه: ۸۵۳]

تخریج: الصحیحة ۸۵۳۔ حاکم (۲/۷۰) بیہقی فی الشعب (۲۶۶۰)

فوائد: اس میں جہاد کرنے والے مہاجرین کی فضیلت و منقبت کا بیان ہے کہ جب عام لوگوں کا جنت میں داخلہ شروع ہوگا اس وقت تک تو وہ جنت میں چالیس سال آرام کر چکے ہوں گے۔

اپنے بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنے کا گناہ
سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے بھائی کی طرف کسی تھپیار وغیرہ کے ساتھ اشارہ کر رہا ہوتا ہے تو وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہوتے ہیں اگر وہ قتل کر دیتا ہے تو دونوں جہنم میں گر جاتے ہیں۔“

اثم الاشارة بالسلاح على اخيه

۱۴۳۴۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ عَلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَهُمَا عَلَى جُورٍ جَهَنَّمَ، فَإِذَا قُتِلَ، وَقَعَا فِيهِ جَمِيعًا))

[الصحيحه: ۱۲۳۱]

تخریج: الصحیحة ۱۲۳۱۔ ابو داود طیالسی (۸۸۴) نسائی (۴۱۴۱) مسلم (۲۸۸۸/۱۶) ابن ماجہ (۳۹۶۵) احمد (۵/۳۱) بنحوہ

فوائد: مسلمان کو قتل کرنا سنگین جرم ہے۔ سیدنا نفیع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (إذا التقى المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول في النار) یعنی: جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں سونت کر ایک دوسرے کو مارنے کی نیت سے مقابلے میں آ جاتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایک تو قاتل ہے (اس کا جہنم میں جانا سمجھ آتا ہے) لیکن مقتول جہنمی کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (انه كان حريصا على قتل صاحبه) یعنی: اس لئے کہ وہ بھی اپنے مقابل (دوسرے مسلمان) کے قتل کا حریص تھا۔ [بخاری، مسلم] مقتول صرف اس بنا پر جہنم داخل ہوگا کہ وہ دوسرے مسلمان کو قتل کرنے کا مصمم ارادہ رکھتا تھا اور اس کے لئے کوشش بھی کی، لیکن اللہ تعالیٰ کا کرنا کہ کامیاب نہ ہو سکا، بہر حال

بیان الشفاعة

۱۴۳۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَمِنُوا، فَمَا مُجَادِلَةُ أَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدِّ مُجَادِلَةٍ لَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ، فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ، قَالَ: يَقُولُونَ: رَبَّنَا! إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا، وَصُومُونَ مَعَنَا، وَيَحُجُّونَ مَعَنَا، فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ. قَالَ: فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَأَخْرِجُوا مِنْ عَرَفَتُمْ، فَيَأْتُونَهُمْ، فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُورِهِمْ، لَا تَأْكُلُ النَّارُ صُورَهُمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافٍ سَاقِيَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبِيَةٍ، فَيَخْرِجُونَهُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا! أَخْرَجْنَا مِنْ أَمْرَتِنَا، ثُمَّ يَقُولُ: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزُنْ دِينَارٌ مِنَ الْإِيمَانِ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزُنْ نِصْفُ دِينَارٍ، حَتَّى يَقُولَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَمَنْ لَمْ يَصْدُقْ بِهَذَا فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً يَضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ۴۰). قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا! أَخْرَجْنَا مِنْ أَمْرَتِنَا، فَلَمْ يَبْقَ فِي النَّارِ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَشَفَعَ الْأَنْبِيَاءُ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ، وَيَبْقَى أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. قَالَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ. أَوْ

شفاعت کا بیان

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مومن روز قیامت جہنم کی آگ سے رہائی پا کر امن و اطمینان میں آجائیں گے تو وہ دوزخ میں داخل ہونے والے اپنے بھائیوں کے بارے میں رب تعالیٰ سے بڑی شد و مد کے ساتھ مجادلہ کریں گے، جس طرح تم میں سے کوئی اپنے دوست کے حق کی خاطر جھگڑا کرتا ہے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمارے بھائی جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے اور حج کرتے تھے، لیکن تو نے ان کو آگ میں داخل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اور جن کو پہچانتے ہو نکال لاؤ۔ وہ جائیں گے اور ان کے چہروں کو دیکھ کر انھیں پہچان لیں گے، کیونکہ آگ ان کے چہروں پر کوئی اثر نہیں کر سکے گی، کسی کو آگ نے پنڈلیوں کے نصف تک جلایا ہوگا اور کسی کو گھٹنوں تک۔ (بہر حال) وہ ان کو نکال کر لے آئیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم ان مومنوں کو نکال لائے ہیں جن کے بارے میں تو نے حکم دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں دینار کے بقدر ایمان ہے اے بھی دوزخ سے نکال لاؤ۔ پھر جس کے دل میں نصف دینار کے بقدر ایمان ہے اے بھی نکال لاؤ۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے (اے بھی جہنم سے باہر نکال لاؤ)۔“ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو آدمی اس حدیث کی تصدیق نہیں کرتا، وہ یہ آیت پڑھ لے: ﴿بیشک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اور اگر نیکی ہو تو اسے دگنی کر دیتا ہے اور خاص اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے﴾ (سورہ نساء: ۴۰) وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم تیرے حکم کے مطابق مومنوں کو جہنم سے نکال لائے ہیں، اب تو وہاں وہی رہ گیا

ہے جس میں کسی قسم کی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: فرشتوں نے سفارش کر لی، انبیاء نے سفارش کر لی اور مومنوں نے بھی سفارش کر لی اب صرف ارحم الراحمین باقی رہ گئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آگ سے ایسے لوگوں کی ایک یا دو مٹھیاں بھریں گے جنہوں نے کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا اور وہ جل کر کونلہ بن چکے ہوں گے۔ ان کو ”ماء الحیاء“ کے پاس لا کر یہ پانی ان پر بہایا جائے گا، ان کا جسم سیلاب کے بہاؤ میں اگلنے والے دانے کی طرح اگلے گا اور وہ لولو موتی کی طرح ہوگا، ان کی گردنوں میں ”عتقاء اللہ“ (اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ) کی مہر ہوگی۔ ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ، تم جو تمنا کرو گے یا جو چیز دیکھو گے وہ تمہیں دے دی جائے گی اور بعض نعمتیں اس سے بھی بڑھ کر ہوں گی۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! وہ نعمتیں کون سی ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تم پر خوش ہوں، کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔“

قَالَ: قَبَضَتَيْنِ نَاسٍ لَمْ يَعْمَلُوا لِلَّهِ خَيْرًا قَطُّ، قَدْ احْتَرَقُوا حَتَّى صَارُوا حُمَمًا. قَالَ: فَيُوتِي بِهِمْ إِلَى مَاءٍ يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَصَبُّ عَلَيْهِمْ، فَيَنْبِتُونَ كَمَا تَنْبِتُ الْحَبَّةُ فِي حِمْلِ السَّيْلِ، فَيَخْرُجُونَ مِنْ أَجْسَادِهِمْ مِثْلَ اللَّوْلُو، فِي أَغْنَاهُمْ الْخَاتَمُ: عَتَاءُ اللَّهِ: قَالَ: فَيَقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَمَا تَمَنَيْتُمْ أَوْ رَأَيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَكُمْ، عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هَذَا قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا وَمَا أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ فَيَقُولُ: رِضَائِي عَلَيْكُمْ، فَلَا اسْخَطَ عَلَيْكُمْ أَبَدًا))

[الصحيحة: ۲۲۵۰]

تخریج: الصحیحة ۲۲۵۰۔ احمد (۲/ ۹۳) عبد الرزاق (۲۰۸۷۵) نسائی (۵۰۱۳) ابن ماجہ (۶۰)

فہرست: یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کا اصول ہے کہ سب سے پہلے وہ سفارش کرنے کی اجازت دے گا، پھر شفاعت ہوگی۔ کوئی اپنی مرضی نہیں کر سکے گا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے، انبیاء، مومن اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے سفارش کریں گے۔ یہ عہدہ کسی ہستی، کسی خاندان اور کسی قبیلے کے ساتھ خاص نہیں ہے جیسا کہ آجکل سمجھا جا رہا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار یہ مضمون بیان کیا ہے کہ روز قیامت وہی سفارش کرے گا جسے میں اجازت دوں گا۔ آیہ انکری ہر ایک کو یاد ہے اگر لوگ اسی کا ترجمہ سمجھ لیں تو دین کے اس قاعدے کی سمجھ آ جائے گی۔

رضاء اللہ اکبر من الجنة

اللہ کی رضامندی جنت سے بھی بڑی نعمت ہے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا (مزید) کسی چیز کی خواہش ہے تاکہ وہ بھی دے دوں؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! جو کچھ تو نے عطا کیا اس سے مزید بڑھ کر کیا ہو سکتا (کہ اس کی خواہش کی جائے) وہ کہے گا: (تم سے) میرا راضی ہو جانا سب سے بڑی (نعمت) ہے۔“

۱۴۳۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، يَقُولُ اللَّهُ: عَزَّ وَجَلَّ. هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا فَلَا يُدْكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا وَمَا فَوْقَ مَا أَعْطَيْتَنَا؟ قَالَ: فَيَقُولُ: رِضَاؤُنِي أَكْبَرُ)).

تخریج: الصحیحة ۱۳۳۶- ابن حبان (۷۳۳۹) ابونعیم فی صفة الجنة (۲۸۳) حاکم (۸۲/۱)
فوائد: جنت میں اہل جنت کی خواہشات کی تکمیل ہو جائے گی اور سب سے بڑی نعمت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہوگا۔

سؤال الفردوس

۱۴۳۷- عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُّوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ سِرُّ الْجَنَّةِ)) [الصحیحة: ۲۱۴۵]

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو کیونکہ وہ جنت کا اعلیٰ و افضل حصہ ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۱۴۵- یعقوب الفسوی فی التاریخ (۲۵۳-۲۵۵) بخاری فی التاریخ (۱۳۶/۲) البزار (الکشف: ۳۵۱۲)

الحياة الشهيد و فضله

۱۴۳۸- عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ (بْنَ مَسْعُودٍ) عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ (آل عمران: ۱۶۹)؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَدُ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: ((أَرْوَحُ الشَّهَدَاءَ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خَضِرٍ، لَهَا قَنَادِيلٌ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى بَلَدِكَ الْقَنَادِيلِ، فَاطْلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ إِطْلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا؟ قَالُوا: أَيْ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا؟ فَقَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يَمُوتُوا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا، قَالُوا: يَا رَبِّ! نُرِيدُ تَرَدُّدَ أَرْوَاحِنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَقْتُلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى! فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تَرْتَكُونَهَا))

[الصحیحة: ۲۶۳۳]

شہید کی زندگی اور اس کی فضیلت

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ کہ ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔ انھوں نے کہا: آگاہ رہو ہم نے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تھا آپ ﷺ نے یہ جواب دیا: ”شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے اندر ہوتی ہیں ان کے لئے عرش کے ساتھ قدیلیں لٹک رہی ہوتی ہیں وہ جہاں چاہیں جنت میں چلتے رہتے ہیں اور پھر ان قدیلوں کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ ان کا رب اوپر سے دیکھ کر انھیں کہتا ہے: (مزید) کوئی چیز چاہتے ہو؟ وہ کہتے ہیں: ہم کس چیز کی خواہش کریں؟ ہم تو مرضی کے مطابق جنت میں چلتے رہتے ہیں (مزید کیا مانگا جائے)۔“ اللہ تعالیٰ تین دفعہ یہی عمل کرتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ انھیں (مزید) سوال کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے تو وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تو ہماری روحوں کو ہمارے (اصل) جسموں میں لوٹا دے تاکہ تیری راستے میں مزید ایک دفعہ شہید ہو سکیں۔ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ ان کو (مزید کسی چیز کی کوئی) ضرورت نہیں ہے تو انھیں (ان کے حال پر) چھوڑ دیا جاتا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۲۳۳- مسلم (۱۸۸۷) ترمذی (۳۰۱۳) ابن ماجہ (۲۸۰۱)

اطفال المسلمين في الجنة

۱۴۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ فِي جَبَلٍ فِي الْجَنَّةِ يَكْفُلُهُمْ إِبْرَاهِيمُ وَسَارَةُ حَتَّى يَدْفَعُوهُمْ إِلَى آبَائِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [الصحیحة: ۱۴۶۷]

مسلمانوں کے بچے جنت میں ہیں

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے بچے جنت کے ایک پہاڑ میں رہتے ہیں، حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور حضرت سارہ علیہا السلام ان کی کفالت کرتے ہیں، روز قیامت ان کے آباء کے سپرد کر دیا جائے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۱۴۶۷- ابونعیم فی اخبار اصحابان (۲/۲۷۳) ابن عساکر (۴۳/۱۲۱) حافظ عبد الغنی فی حدیث (۱/۴۰/۷۳)

فوائد: مسلمانوں کے تمام نابالغ بچے جنت میں جائیں گے اور اپنے والدین کے حق میں سفارش بھی کریں گے۔

۱۴۴۰- عَنْ أَبِي مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ: ((هُمْ خَدَمُ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) [الصحیحة: ۱۴۶۸]

سیدنا ابومالک ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۴۶۸- ابن منده فی المعرفة (۲/۲۶۱/۱) معلقاً- ابونعیم فی المعرفة (۶۹۸۱) وقال: كذا قال عن أبي مالك والمشهور عن يزيد عن سنان عن انس بن مالك ؓ واخرجه من طريق انس في الحلية (۲/۳۰۸) طبرانی (۶۹۹۳) وديبانی فی مسنده (۸۳۸) عن سمرة ؓ

فوائد: یہ ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے کہ مشرکوں کے نابالغ بچوں کا انجام کیا ہوگا؟ رائج مسلک یہ ہے کہ وہ بھی جنت میں جائیں گے۔ دلائل ملاحظہ ہوں: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ [سورہ اسراء: ۱۵] یعنی: ”ہم اس وقت تک عذاب دینے والے نہیں جب تک رسول بھیج کر (اتمام حجت نہ کر دیں)۔“ اس آیت کی روشنی میں نابالغ بچے عذاب کا مستحق نہیں بن سکتے۔ سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ما من مولود الا يولد على الفطرة، فابواه يهودانه او يمجسانه) [بخاری، مسلم] یعنی: ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر بچہ مسلمان ہوتا ہے۔ سیدنا سرہ بن جندب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس دو فرشتے آئے، انھوں نے مجھے اٹھایا وہ حضرت ابراہیم ؑ تھے اور ان کے ارد گرد فطرت پر فوٹ ہونے والے بچے تھے۔ بعض صحابہ نے پوچھا: کیا ان میں مشرکین کے بچے بھی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مشرکین کے بچے بھی تھے۔ [بخاری] یہ حدیث اپنے مفہوم میں تین ثبوت ہے۔ ان کے علاوہ مطلق روایات موجود ہیں جن میں بچوں کو جنتی قرار دیا گیا ہے۔

۱۴۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: ((أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ قَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ قَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا))

سیدنا عبد اللہ بن عباس ؓ سے روایت کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب میں نے جنت میں دیکھا تو وہاں فقراء کی کثرت پائی اور جب جہنم میں دیکھا وہاں عورتوں کی کثرت نظر آئی۔“

[النساء: ۲۵۸۶]

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۸۶۔ مسلم (۲۷۳۷) ترمذی (۲۶۰۵) احمد (۱/ ۲۲۲)

فوائد: اس میں فقراء کی فضیلت و منقبت اور عورتوں کے لیے وعید و تہدید کا بیان ہے لہذا فقراء و مساکین کو چاہئے کہ وہ اپنے منصب کا خیال رکھیں کہ یہ صرف ان کا امتیاز ہے کہ ان کی اکثریت جنت میں داخل ہوگی۔ عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کی ایک بڑی وجہ دوسری احادیث میں بیان کی گئی ہے کہ وہ لعن طعن زیادہ کرتی ہیں اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہیں۔

باب: الکوثر یجری علی وجہ
باب: کوثر زمین کی سطح پر چلتی ہے

الارض

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿يَسْقِيهِم مِّنْ عَيْنٍ فَارٍ مُّطْمَئِنِّ﴾ (الکوثر: ۱) اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کوثر عطا کی گئی ہے وہ ایک نہر ہے جو بغیر شق کے سطح زمین پر اس طرح چلتی ہے اس کے کناروں پر لولو موتیوں کے تھے ہیں میں نے اپنا ہاتھ اس کی مٹی پر مارا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ تو انتہائی تیز مہکنے والی کستوری ہے اور اس کی کنکریاں لولو موتی ہیں۔“

۱۴۴۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ (الکوثر: ۱) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُعْطِيتُ الْكَوْثَرَ، فَإِذَا هُوَ نَهْرٌ يَجْرِي كَذَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ) وَلَمْ يَسْقِ شَيْئًا، فَإِذَا حَافَتَاهُ قَبَابُ اللَّوْلُوِّ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي إِلَى تَرْبِيهِ، فَإِذَا هُوَ مِسْكَةٌ ذَفْرَةٌ، وَإِذَا حَصَاهُ اللَّوْلُوُّ)) [الصحیحۃ: ۲۵۱۳]

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۱۳۔ احمد (۱۵۲/ ۳) ابن حبان (۶۳۳۷) البزار (الکشف: ۳۲۸۸)

فوائد: جنت میں ایک نہر کا نام ”کوثر“ ہے۔ وہ پانی سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنت والوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ تو کمزور اور مظلوم لوگ ہیں۔ کیا میں تمہیں جہنم والوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ سخت اور مغرور لوگ ہیں۔“

۱۴۴۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ الضُّعَفَاءُ الْمَظْلُومُونَ، أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ شَدِيدٍ جَعَطَرِي)) [الصحیحۃ: ۹۳۲]

تخریج: الصحیحۃ ۹۳۲۔ طرابلسی (۲۵۵۱) احمد (۵۰۸/ ۲) البزار (الکشف: ۳۲۲۱)

فوائد: اس حدیث میں ان کمزور و غریب اور گوشہ غمool میں رہنے والے لوگوں کی فضیلت کا بیان ہے جن کو کوئی امتیازی مقام معاشرے میں حاصل نہیں ہے لیکن وہ ایمان و تقویٰ کے ایسے بلند مقام پر فائز ہوتے ہیں کہ جنت جیسی گراں مایہ متاع کے وارث بن جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکبر و تند خوئی و خشک مزاج اور سخت گیر لوگوں کو جہنم ہونے کی وعید سنائی گئی ہے۔

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ مغلوب اور ضعیف قسم کے لوگ ہیں اور بد مزاج، اکڑوں اور متکبر

۱۴۴۴۔ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ الْمَغْلُوبُونَ الضُّعَفَاءُ، وَأَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعَطَرِي جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ))

لوگ جہنمی ہیں۔“

[الصحيحة: ۹۳۱]

تخریج: الصحیحة ۹۳۱۔ حاکم (۶۱۱/۱) ۶۱۹/۳ طبرانی فی الکبیر (۶۵۸۹) والاوسط (۳۱۸۱) احمد (۱۷۵/۳)

باب: جہنم سے نکلنے اور نہ نکلنے والوں کی زندگی کیسی

باب: كيف الحياة الجهنميين من

ہوگی

يخرج ومن لا يخرج منها

۱۴۴۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوعًا:
 ((أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا (فِي رِوَايَةٍ:
 الَّذِينَ لَا يُرِيدُ اللَّهُ. عَزَّوَجَلَّ. إِخْرَاجَهُمْ)
 فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ، وَلَكِنْ
 نَاسٌ أَصَابَتْهُمْ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ (يُرِيدُ اللَّهُ.
 عَزَّوَجَلَّ. إِخْرَاجَهُمْ) فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً، حَتَّى إِذَا
 كَانُوا قَحْمًا أَذِنَ بِالشَّفَاعَةِ، فَجَبَّيْ بِهِمْ صَبَإً،
 فَبُثُّوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ
 أَفِضُوا عَلَيْهِمْ، فَيَبْتُغُونَ نَبَاتَ الْجَنَّةِ تَكُونُ
 فِي حَوْمِلِ السَّيْلِ)) [الصحيحة: ۱۵۵۱]

سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جن دوزخیوں کو جہنم سے نکالنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے، وہ نہ مریں گے اور نہ جنیں گے (یعنی ان کی حیات کو نہ موت کی حالت کہا جاسکتا ہے اور نہ زندگی کی حالت)۔ لیکن جن جہنمیوں کو اللہ کا وہاں سے نکالنے کا ارادہ ہوگا، وہ انہیں موت دے دے گا، یہاں تک کہ وہ (جل جل کر) کوئلہ بن جائیں گے، پھر ان کے لئے سفارش کرنے کی اجازت دی جائے گی اور ان کو گروہوں کی شکل میں وہاں سے نکال کر جنت کی نہروں میں ڈال دیا جائے گا، وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے بہاؤ میں دانہ اگتا ہے۔“ یعنی بہت جلد اپنے وجود میں آجائیں گے۔

تخریج: الصحیحة ۱۵۵۱۔ مسلم (۱۸۵) ابوعوانہ (۱۸۶/۱) ابن ماجہ (۳۳۰۹) احمد (۱۱/۳)

فوائد: معلوم ہوا کہ سفارش کے لئے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ملے گی، پھر سفارش کرنے والے سفارش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ مضمون بار بار بیان فرمایا ہے۔ لیکن لوگوں نے سفارش کے لئے بعض نام نہاد اولیا کی شخصیات کا تعین کر کے بدعملی کی راہ نکالی ہوئی ہے یہ اسلام سے متصادم عقیدہ ہے۔

جنت کے گھوڑے کا ذکر

ذكر فرس الجنة

سیدنا ابوالیوب ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو نبی ؓ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں گھوڑے پسند کرتا ہوں، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تجھے جنت میں داخل کر دیا جائے گا تو تیرے پاس یا قوت کا گھوڑا لایا جائے گا، اس کے دو پر ہوں گے، تجھے اس پر سوار کیا جائے اور جہاں تو چاہے گا پرواز کر کے لے جائے گا۔“

۱۴۴۶۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحِبُّ الْحَيْلَ، أَفَبِى الْجَنَّةِ حَيْلٌ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، أَتَيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ)) [الصحيحة: ۳۰۰۱]

تخریج: الصحیحة ۳۰۰۱۔ ترمذی (۲۵۴۷) طبرانی (۳۰۷۵) ابونعیم فی صفة الجنة (۳۲۳)

حواشی: واقعی کسی انسان کا دماغ یہ تصور ہی نہیں کر سکتا کہ جنت میں پائی جانے والی نعمتوں کی ایسی ویسی کیفیت و نوعیت ہوگی۔ خون اور گوشت سے مرکب گھوڑے تو ہمارے ہاں بھی پائے جاتے ہیں، لیکن جنت کا گھوڑا یا قوت کا ہوگا اور حیرانگی کی بات ہے کہ اس کے دو پر بھی ہوں گے، جن کے ذریعے وہ پرواز کرے گا۔

جنت میں ادنیٰ مقام والے جنتی کی تفصیل

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اہل جنت میں ادنیٰ مقام والے آدمی کی تفصیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ اس کا رخ جہنم سے پھیر کر جنت کی طرف کریں گے اسے ایک سایہ دار درخت کی تشبیہ نظر آئے گی۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت تک پہنچا دے تاکہ میں اس کے سائے میں سستا سکوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں ایسے کر دوں تو تو مزید کسی چیز کا سوال تو نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت تک پہنچا دے گا۔ اتنے میں اسے سایہ دار اور پھل دار درخت دکھائی دے گا، وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت تک آگے لے جا تاکہ اس کا سایہ حاصل کر سکوں اور اس کا پھل کھا سکوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیرا مطالبہ بھی پورا کر دوں تو تو مزید سوال تو نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے وہاں تک لے جائے گا۔ اسے وہاں سے سائے پھل اور پانی والے درخت کی تشبیہ دکھائی دے گی، وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت تک آگے لے جا تاکہ اس کے سائے میں آرام کر سکوں، اس کا پھل کھا سکوں اور وہاں کا پانی پی سکوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں ایسا ہی کر دوں تو تو مزید تو کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت تک پہنچا دیں گے۔ وہاں سے اسے جنت کا دروازہ دکھائی دے گا، وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے باب جنت تک لے جا تاکہ جنت کے سائے کے نیچے بیٹھ سکوں اور

ذکر ادنیٰ اہل الجنة منزلة

۱۴۴۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَدْنَىٰ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً: رَجُلٌ صَرَفَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قَبْلَ الْجَنَّةِ، وَمَثَلُ لُكَّةٍ شَجَرَةٍ ذَاتُ ظِلٍّ، فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ فَقَدِمْنِي إِلَىٰ هَذِهِ الشَّجَرَةِ، فَاكُونَ فِي ظِلِّهَا! فَقَالَ اللَّهُ: هَلْ عَسَيْتَ أَنْ فَعَلْتَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ قَالَ: لَا وَعِزَّتِكَ! فَقَدِمَهُ اللَّهُ إِلَيْهَا، وَ مَثَلُ لُكَّةٍ شَجَرَةٍ ذَاتِ ظِلٍّ وَ ثَمَرٍ، فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! قَدِمْنِي إِلَىٰ هَذِهِ الشَّجَرَةِ، فَاكُونَ فِي ظِلِّهَا، وَ أَكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا! فَقَالَ اللَّهُ لَهُ: هَلْ عَسَيْتَ أَنْ أَعْطَيْتَكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ! فَيَقْدِمُهُ اللَّهُ إِلَيْهَا، فَتَحْتَلُّ لَهُ شَجَرَةٌ أُخْرَىٰ ذَاتُ ظِلٍّ وَ ثَمَرٍ وَ مَاءٍ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! قَدِمْنِي إِلَىٰ هَذِهِ الشَّجَرَةِ، أَكُونَ فِي ظِلِّهَا، وَ أَكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا، وَ أَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا! فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ عَسَيْتَ أَنْ فَعَلْتَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ! لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ. فَيَقْدِمُهُ اللَّهُ إِلَيْهَا، فَيَبْرِزْ لَهُ بَابَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! قَدِمْنِي إِلَىٰ بَابِ الْجَنَّةِ، فَاكُونَ تَحْتَ نَجَافِ الْجَنَّةِ، وَ أَنْظُرُ إِلَىٰ أَهْلِهَا! فَيَقْدِمُهُ اللَّهُ إِلَيْهَا، فَيَرَىٰ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَ مَا فِيهَا، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: فَيَدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ،

قَالَ: فَإِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ: هَذَا لِي؟ قَالَ: فَيَقُولُ اللَّهُ: عَزَّوَجَلَّ. لَهُ تَمَنٍّ! فَيَتَمَنَّى، وَيُذَكِّرُهُ اللَّهُ: سَلْ مِنْ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ: عَزَّوَجَلَّ: هُوَ لَكَ، وَعَشْرَةُ امْتَالِهِ. قَالَ: ثُمَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْبَيِّنِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا، وَأَحْيَاكَ لَكَ! فَيَقُولُ: مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ! قَالَ: وَأَذْنِي أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا، يُنْعَلُ مِنْ نَارٍ بِنَعْلَيْنِ، يَغْلِي دِمَاعُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ)). [الصحيحة: ۳۵۰۳]

جنتیوں کو دیکھ سکوں۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے پاس پہنچا دے گا۔ وہ جنت کے لوگوں اور نعمتوں کو دیکھے گا اور کہے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل ہی کر دے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو پوچھے گا: یہ جگہ میری ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو تمنا کر۔ وہ تمنا کرے گا اور اللہ تعالیٰ اسے یاد کرائیں گے کہ اس قسم کی نعمتوں کا سوال کرتا جا' یہاں تک کہ اس کی تمنائوں کی انتہا ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے تیری تمنا اور مزید اس کا دس گنا ملے گا۔ پھر وہ جنت میں (اپنے محل میں) داخل ہوگا' دو آہو چشم حوریں اس کے پاس آکر کہیں گی: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تجھے ہمارے لئے اور ہمیں تیرے لئے زندہ کیا۔ وہ کہے گا: جو کچھ مجھے ملا' یہ کسی جنتی کو نہیں دیا گیا۔ اور اہل جہنم میں سب سے کم عذاب والا وہ شخص ہوگا جسے آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے اور ان کی حرارت کی وجہ سے اس کا دماغ ابلا شروع ہو جائے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۳۵۰۳۔ مسلم (۱۸۸/۲۱۱) ابو عوانہ (۱۶۳/۱) احمد (۲۷/۳)

۱۴۴۸۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا، لَهَا فَرْطًا وَسَلَفًا يَنْ يَذْبُهَا، وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيَّهَا حَيًّا، فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ، فَأَقْرَعَ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ)) [الصحيحة: ۳۰۵۹]

سیدنا ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس کے نبی کو ان سے پہلے فوت کر کے اسے ان کے لئے میر سامان اور پیش رو بنا دیتا ہے اور جب کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو اسے نبی کی زندگی میں اور اس کے سامنے عذاب کے ذریعے اسے ہلاک کر دیتا ہے چونکہ وہ نبی کو جھٹلانے والے اور اس کی نافرمانی کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے وہ بھی ان کی ہلاکت پر خوش ہوتا ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۳۰۵۹۔ مسلم (۲۲۸۸) (معلقاً ابن حبان (۶۲۳/۷) بیہقی فی الدلائل (۷۶/۳)

فوائد: نبی کریم ﷺ سے قبل انبیاء کی موجودگی میں ان کی امتوں پر عذاب آیا' جیسے حضرت نوح' حضرت یونس' حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ان کی امت سے پہلے اپنے پاس بلا لیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان

شاء اللہ آپ ﷺ ہمارے لئے بہترین میر سامان اور پیش رو ہوں گے۔

ایک قوم جہنم سے نکلے گی، کہ چہروں کے علاوہ کچھ نہ

یخرج قوم من النار لا یبقی الا

بچا ہوگا

الوجوه

سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو جہنم سے اس وقت نکالے گا جب ان کے وجود میں سے صرف چہرے باقی رہ چکے ہوں گے اور ان کو جنت میں داخل کر دے گا۔“

۱۴۴۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا لَا يَبْقَى مِنْهُمْ فِيهَا إِلَّا الْوُجُوهُ، فَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ)) [الصحيحه: ۱۶۶۱]

تخریج: الصحيحه ۱۶۶۱۔ عبد بن حمید (۹۰۳) بخاری (۴۳۹) و مسلم (۱۸۳) مطولاً من طریق اخری عنه مطولاً

مومنوں کی اولاد کے درجات کو بلند کرنے کا بیان

ارفاع ذرية المؤمنين

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ مومن کو خوش کرنے کے لئے اس کی اولاد کو جنت میں اس کے درجے تک پہنچا دے گا، اگرچہ ان کے عمل کم ہوں گے۔“ پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی﴾ (سورہ طور: ۲۱) اور پھر فرمایا: ”ہم نے بیٹوں کو انعامات سے نوازا کہ ان کے آباء کی نعمتوں میں کوئی کمی نہیں کی۔“

۱۴۵۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ لِكِرْفَعِ ذُرِّيَّةِ الْمُؤْمِنِ إِلَيْهِ فِي دَرَجَتِهِ، وَإِنْ كَانُوا ذَوْنَهُ فِي الْعَمَلِ، لَتَقَرَّبَ بِهِمْ عَيْنُهُ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ﴾ (الطور ۶۴) الآية، ثُمَّ قَالَ: وَمَا نَقَضْنَا الْآيَةَ مَا أَطَقْنَا الْيُسُيُنْ)). [الصحيحه: ۲۴۹۰]

تخریج: الصحيحه ۲۴۹۰۔ البزار (الكشف: ۲۲۶۰) ابن عدی فی الكامل (۲۰۶۶/۶) مرفوعاً ابن جریر فی تفسیره (۱۵/۲۷) حاکم (۳۶۸/۲) موقوفا علی ابن عباس ؓ

فوائد: یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اولاد کے اعمال کی مقدار والدین سے کم ہوگی۔ لیکن والدین کو مزید سکون مہیا کرنے کے لئے ان کی اولاد کو انہی کا مقام عطا کیا جائے گا۔

اہل جنت بول و براز نہیں کریں گے

ان اهل الجنة لا يبولون ولا

يتغوطون

سیدنا جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”بے شک جنتی لوگ (قسمت کے ماکولات) کھائیں گے اور (نوع بنوع مشروبات) پیئیں گے، لیکن وہ نہ

۱۴۵۱۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَفْلُونَ وَلَا يُولُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا

يَمْتَحِنُونَ. قَالُوا: لِمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: جُشَاءُ
وَرَزَحٌ كَرَحِ الْمُسْلِكِ، يُلْهَمُونَ النَّسِيجَ
وَالْتَّحْمِيذَ، كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفْسَ))

[الصحيحة: ۳۵۶۰]

تھوکیں گے، نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے اور نہ ناک
سکیں گے۔“ صحابہ نے عرض کیا: کھانے کا کیا بنے گا (یعنی وہ
کیسے ہضم ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بس ایک ڈکار ہوگا (یعنی
ڈکار سے کھانا ہضم ہو جائے گا)“ ان کے پسینے کی (خوشبو)
کستوری کی مانند ہوگی اور ان کے اندر تسبیح و تکبیر (کا ورد) سانس
کی طرح ڈالا جائے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۳۵۶۰۔ مسلم (۲۸۳۵) ابو داؤد (۴۷۴۱) احمد (۳۱۶/۳)

فوائد: سبحان اللہ! جنت کتنا عظیم عشرت کدہ ہے وہ واقعی متاع عظیم ہے وہ مومنوں کے اعمال صالحہ کا صلہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے
وسائل و ذرائع عطا فرمائے کہ جن کی روشنی میں بہشت تک رسائی حاصل کی جاسکے۔

جہنمیوں کے رونے کی کثرت کا بیان

سیدنا عبداللہ بن قیس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”جہنمی روئیں گے (اور اتنے آنسو بہہ نکلیں گے کہ) اگر ان
میں کشتی چلائی جائے تو وہ چل پڑے گی وہ پانی کے آنسوؤں کی
جگہ خون کے آنسو روئیں گے۔“

ذکر کثرہ بکاء اهل النار

۱۴۵۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ النَّارِ لَيَكُونُونَ حَتَّى لَوْ
أُجْرِبَتِ السُّفُنُ فِي دُمُوعِهِمْ لَجَرَتْ، وَلَئِنْهُمْ
لَيَكُونُونَ الدَّمَ. يَعْنِي: مَكَانَ الدَّمِ))

[الصحيحة: ۱۶۷۹]

تخریج: الصحيحة ۱۶۷۹۔ حاکم (۶۵/۴)

فوائد: ہر مومن کو جہنم سے پناہ مانگی چاہئے، سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی ایک دن
میں سات مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم خود اس کے حق میں یہ دعا کرتی ہے: اے میرے رب! تیرا فلاں بندہ مجھ سے تیری پناہ چاہ
رہا ہے، سو تو اسے پناہ دے دے۔ [صحیح: ۲۵۰۶]

جہنم والوں میں سب سے ہلکے عذاب والے شخص کا

اہل النار عذابا

بیان

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت
والے دن جہنمیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ آدمی ہوگا
جس کو آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے ان کی حرارت سے
اس کا دماغ اگلنے لگے گا۔“

۱۴۵۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ
أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ يُحْدَى
لَهُ نَعْلَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاعُهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ)) [الصحيحة: ۱۶۸۰]

تخریج: الصحيحة ۱۶۸۰۔ حاکم (۵۸۰/۴) احمد (۴۳۹/۲)

انا اول زمرة يدخلون الجنة على

صور القم ليلة البدر

١٤٥٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورِ الْقَمَرِ
 لَيْلَةَ الْبُكْرِ، وَالَّذِينَ يَلُوقُهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ
 ذُرِّي لَيْلِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، لَا يُؤْلُونَ، وَلَا
 يَتَفَوِّطُونَ، وَلَا يَمْتَحِطُونَ، وَلَا يَتَفَلُونَ،
 أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ
 وَمَجَامِيرُهُمُ الْآلُوءَةُ، وَآزَوَاجُهُمُ الْحُورُ
 الْعَيْنُ، أَخْلَافُهُمْ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى
 صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ، سَرُونِ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ)).

[الصحيحة: ٣٥١٩]

پہلا گروہ جنت میں چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے

ہوئے چہروں کے ساتھ داخل ہوگا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، ان کے چہرے اس طرح (چمکتے) ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے، پھر ان کے بعد داخل ہونے والوں کے چہرے آسمان پر سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے، وہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، وہ نہ تھوکیں گے اور نہ ناک نکلیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی، ان کا پسینہ کستوری (کی طرح خوشبودار) ہوگا اور ان کی انگلیٹھوں میں (جلانے کے لئے) خوشبودار لکڑی ہوگی، ان کی بیویاں موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سب ایک ہی آدمی کی ساخت پر اپنے باپ آدم (عليه السلام) کی شکل و صورت پر ہوں گے، بلندی (قد) میں وہ ساٹھ (ساتھ) ہاتھ ہوں گے (جیسے حضرت آدم تھے)۔“

تخریج: الصحیحة ۳۵۱۹۔ بخاری (۳۳۲۷) مسلم (۱۵/۲۸۳۳) ابن ماجه (۳۳۳۳)

ہم پست قد ہیں اور اپنے قد کو ہی حسن کی علامت سمجھتے ہیں، ساتھ آٹھ فٹ کے قد آور اور چار فٹ کے پست قد آدمیوں کو ہم خوبصورت نہیں سمجھتے۔ صرف ہمارا ماحول ہی ہے جس نے ہمیں یہ ذہنیت دی ہے، ورنہ جتنی لوگوں کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا، جو کہ حسن کا شاہکار ہوگا، اس حقیقت کو جنت میں پہنچ کر ہی معلوم کیا جاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو جنت کا وارث بنا دے۔

حمیم کیا ہے؟ اور کیا کرے گا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”پینک گرم پانی ان کے سروں پر بہایا جائے گا، وہ جسم کو چیرتے ہوئے ان کے پیٹ میں جا پہنچے گا اور پیٹ کے اندر کے سب کچھ کو یوں نکالے دے گا کہ وہ بہہ کر قدموں کی طرف سے نکل جائے گا، یہی ”صہر“ (پگھلنا) ہے (جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے) پھر ان کو وہی وجود دے دیا جائے گا جو پہلے تھا۔“

ما الحميم وماذا يفصل

١٤٥٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ
(الْحَمِيمَ) لَيَصَّبُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ، فَيَنْفُذُ
(الْحَمِيمَ) حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ، فَيَسْلُكُ
مَا فِي جَوْفِهِ، حَتَّى يَمُرَّقَ مِنْ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ
(الصَّهْرُ)، ثُمَّ يَعَادُ كَمَا كَانَ)).

[الصحيحة: ٣٤٧٠]

تخریج: الصحیحہ ۳۷۰۔ ابن المبارک فی الزہد (۳۱۲۔ زوائد نعیم) ترمذی (۲۵۸۲) احمد (۳۷۴/۲) حاکم (۳۸۷/۲)

فوائد: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ﴾ [سورہ حج] یعنی: ”جس سے ان کے پیٹ کی چیزیں اور

کہا لیں گلا دی جائیں گی۔“ یہ حدیث اسی آیت کا مصداق ہے۔

جنت کی حوریں ترنم والی آواز میں کہتی ہیں

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کی حوریں ترنم والی آواز میں کہتی ہیں: ہم حسین و جمیل حوریں ہیں ہمیں اعلیٰ ظرف خاوندوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔“ [الصحيحة: ۳۰۰۲]

تخریج: الصحيحۃ ۳۰۰۲۔ بخاری فی التاریخ (۱۶/۷) ابن ابی داود فی البعث (۷۵) طبرانی فی الاوسط (۱۳۹۳)

ان الحور فی الجنة يتفننن

۱۴۵۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا: ((أَنَّ الْحُورَ فِي الْجَنَّةِ يَتَفَنَّنْنَ يَقُلْنَ: نَحْنُ الْحُورُ الْحَسَنَاءُ مُهَيَّئَاتٌ لِأَزْوَاجِ كِرَامٍ))

[الصحيحة: ۳۰۰۲]

صلة الرجل في اليوم إلى مئة عذراء

۱۴۵۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَهْلُ نَصِلَ إِلَى نِسَائِنَا فِي الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ: ((أَنَّ الرَّجُلَ لَيَصِلَ فِي الْيَوْمِ إِلَى مِئَةِ عَذْرَاءٍ)).

[الصحيحة: ۳۶۷]

ایک آدمی کا ایک دن میں سو کنواری عورتوں سے ملنا سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا اپنی بیویوں سے ہمارا تعلق قائم ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی ایک دن میں ایک سو کنواری عورتوں سے تعلق قائم کرے گا۔“

تخریج: الصحيحۃ ۳۶۷۔ ابونعیم فی صفة الجنة (۳۷۳) والضياء المقدس فی صفة الجنة (۲/۸۴) طبرانی فی الصغير (۱۳-۱۲/۱۳) والاوسط (۵۲۲۳)

فوائد: یہ حدیث بدکار اور جنسی بے راہ روی کے شکار لوگوں کے لئے فکر انگیز پیغام ہے کہ وہ اپنی خواہشات پر قابو پائیں تاکہ وہ حسن عاقبت سے ہمکنار ہوں جہاں تمناؤں کی بدرجہ اتم تکمیل ہوگی۔

جہنمی کا آگ کے لیے بڑا ہونا

سیدنا زید بن ارقم ؓ کہتے ہیں: جہنمی آدمی آگ کے لئے بڑا ہوتا چلا جائے گا، حتیٰ کہ اس کی ایک داڑھ احد پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔

عظم الرجل للنار

۱۴۵۸۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، قَالَ: ((أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَيُعْظَمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ الضَّرْسُ مِنْ أَضْرَاسِهِ كَأَحَدٍ)). [الصحيحة: ۱۶۰۱]

تخریج: الصحيحۃ ۱۶۰۱۔ احمد (۳۶۶/۳) ہناد فی الزهد (۲۹۸) ابن ابی شیبہ (۱۲۳/۱۳) مختصرأ

تلواریں جنت کی چابیاں ہیں

ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے دشمنوں کے سامنے یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پیشک تلواریں جنت کی چابیاں ہیں۔“ ایک خستہ حال آدمی نے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث سنی ہے؟ انھوں نے

ان السيوف مفاتيح الجنة

۱۴۵۹۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي تُحَاذِرُ الْعَدُوَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَّ السِّيُوفَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ)). فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رَثٌّ الْهَيْئَةِ: أَنْتَ

کہا: جی ہاں۔ اس نے اپنی تلوار سونت لی، میان کو توڑ دیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: تم پر سلامتی ہو۔ پھر دشمن کی طرف لپکا اور جہاد کرتے کرتے شہید ہو گیا۔

سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَلَّ سَيْفَهُ، وَكَسَرَ عَمْدَهُ، وَالتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ، قَالَ: أَقْرَأَ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى الْعَدُوِّ، قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ [الصحيحہ: ۲۶۷۲]

تخریج: الصحيحہ ۲۶۷۲۔ ابن ابی شیبہ (۵/۲۹۲)

واللہ: اس میں جہاد کی فضیلت و عظمت کا بیان ہے یہ جنت میں لے جانا والا عظیم عمل ہے اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ایسے اسباب مہیا کرے کہ ہم صرف اس کے دین کی سر بلندی کے لئے لڑ سکیں۔

باب: جہنم کی گہرائی کا بیان
اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے

باب: بعد قعر جہنم
اعاذنا اللہ فیہا

سیدنا عتبہ بن غزو ان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی بڑی چٹان جہنم میں اس کے کنارے سے گرائی جائے تو وہ اس کی تہہ تک پہنچنے کے لئے ستر سال تک گرتی رہے گی۔“

۱۴۶۰۔ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيمَةَ لَتُنْقَلَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ، فَتَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا مَا تَقْضَى إِلَى لَوَاهَا) [الصحيحہ: ۱۶۱۲]

تخریج: الصحيحہ ۱۶۱۲۔ ترمذی (۲۵۷۵) مسلم (۲۹۶۷) احمد (۱۷۳/۳) من طریق آخر عنه بمعناه

فوائد: ہم اپنی ساتھ ستر سالہ زندگی پر نازاں ہیں اپنی ترجیحات کے نفوذ میں اپنی برتری سمجھتے ہیں دنیوی منصوبہ بندیوں کو ہی کامیابی و کامرانی کے لئے کافی و شافی سمجھ بیٹھے ہیں حالانکہ اتنا عرصہ تو جہنمیوں کو جہنم کی تہہ میں پہنچنے پہنچنے بیت جائے گا۔ اے اللہ! ہمیں اپنی پناہ میں رکھنا۔ (آمین)

جہنم کی اکثریت عورتیں ہیں

اکثر اهل النار النساء

سیدنا عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بیٹھک فساق جہنمی ہیں۔“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! فساق کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عورتیں ہیں۔“ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا وہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیویاں نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں، لیکن جب ان کو نعمتیں ملتی ہیں تو ناشکری کرتی ہیں اور جب ان کو آزمایا جاتا ہے تو صبر نہیں کرتیں۔“

۱۴۶۱۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْفَسَّاقَ هُمْ أَهْلُ النَّارِ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنِ الْفَسَّاقُ؟ قَالَ: النِّسَاءُ. قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوَلَسْنَ أُمَّهَاتِنَا وَأَخَوَاتِنَا وَأَزْوَاجَنَا؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنَّهُنَّ إِذَا أُعْطِينَ لَمْ يَشْكُرْنَ، وَإِذَا ابْتُلِينَ لَمْ يَصْبِرْنَ)) [الصحيحہ: ۳۰۵۸]

تخریج: الصحيحہ ۳۰۵۸۔ احمد (۳۳۳/۳) حاکم (۲۰۳/۳) بیہقی فی الشعب (۹۸۰۳)

فوائد: پہلے وضاحت ہو چکی ہے کہ جہاں غرباء و فقراء کی کثرت جنت میں ہوگی، وہاں عورتوں کی کثرت جہنم میں ہوگی۔ یہ حدیث عورتوں کو بے سکون کر دینے والی وعید پر مشتمل ہے۔ ان کو چاہئے کہ جن برے اوصاف کی وجہ سے آپ ﷺ نے اتنی سخت وعید سنائی ہے، ان سے محفوظ رہنے کی کوشش کریں۔

منافقوں کی سزا اور ان کی تعداد کا بیان

قیس بن عباد کہتے ہیں: ہم نے سیدنا عمار ؓ سے پوچھا: اس لڑائی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا یہ آپ لوگوں کی اپنی رائے کا نتیجہ ہے جس میں غلط یا درست ہونے کا احتمال پایا جاتا ہے یا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کی وصیت فرمائی ہے؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوئی مخصوص نصیحت نہیں فرمائی، آپ نے اتنا ضرور فرمایا: ”میری امت میں بارہ منافق ہوں گے، وہ جنت میں اس وقت تک داخل ہوں گے نہ اس کی خوشبو پائیں گے، جب تک اونٹ سوئی کے نکلے میں داخل نہ ہو جائے۔ ان میں سے آٹھ کو تو بڑی آفت ہی کافی ہے، یعنی آگ کا ایک شعلہ ان کے کندھوں میں ظاہر ہو کر (اندر گھس جائے گا اور) وہ سینے سے نمودار ہوگا۔“

تخریج: الصحیحة ۳۵۳۷ - مسلم (۱۰/۲۷۷۹) احمد (۳/۳۲۰)

جنتی درخت کے بڑے پن کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ تقصیر شدہ تیز رفتار گھوڑے کا سوار بھی اس پر سوسال چلے تب بھی اسے طے نہیں کر سکے گا۔“ یہ حدیث سیدنا ابوسعید خدریؓ، سیدنا ابوہریرہؓ، سیدنا سہل بن سعد اور سیدنا انس بن مالک ؓ سے مروی ہے۔

عظم شجرة الجنة

۱۶۶۳۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ بِسَيْرِ الرَّكَّابِ الْجَوَادِّ الْمُضْمَرِّ السَّرِيعِ مِثْلَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا)) جَاءَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَانْسِ بْنِ مَالِكٍ [الصحیحة: ۳۵۳۶]

تخریج: الصحیحة ۳۵۳۶ - بخاری (۱) ابوسعید: بخاری (۲۵۵۳) مسلم (۲۸۲۸) (۲) ابوہریرہ: بخاری (۳۳۵۲) مسلم (۲۸۲۹) (۳) سہل بن سعد: بخاری (۲۵۵۲) مسلم (۲۸۲۷) (۴) انس ؓ: بخاری (۳۲۵۱) ترمذی (۳۲۹۳)

فوائد: ہمارے ہاں بارہ چودہ مرلہ احاطہ پر گھٹا سایہ کرنے والے درختوں بڑا پسند کیا جاتا ہے۔ اپنی اس فطرت کی روشنی میں جنت کے سایوں کے حسن کا اندازہ کر لینا چاہئے۔ جنت اور جہنم کی باتیں عقل سے ماورا الحوس ہوتی ہیں۔ لیکن یہ ہمارے نبی ﷺ کا فرمان

ہے اس لیے ہمارا ان پر ایمان ہے۔ البتہ ان کی کیفیت کا ہمارے رب کو ہی علم ہے۔ ہم اپنی ناقص اور محدود عقلوں سے ان کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔

جنت کے بازار کا بیان

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں لوگ ہر جمعہ کو آیا کریں گے اس میں ڈھیروں کستوری ہوگی پس شمال سے ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں میں کستوری کی خوشبو بکھیر دے گی جس سے ان کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا پس جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس آئیں گے جب کہ ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو ان سے ان کے گھر والے کہیں گے: اللہ کی قسم! تم تو حسن و جمال میں پہلے سے زیادہ بڑھ گئے ہو۔ اور وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! تم بھی ہمارے بعد حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۷۱- مسلم (۲۸۳۳) احمد (۲۸۳/۳) ابن حبان (۲۸۵) (۷۳۲۵)

جہنم کے سانپوں اور بچھوؤں کا بیان

صحابی رسول سیدنا عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم میں سختی اونٹوں کی گروٹوں کی طرح سانپ ہیں جب وہ ڈنگ مارتے ہیں تو چالیس سال تک زہر کے درد کی شدت محسوس ہوتی رہتی ہے اور اس میں پالان رکھے ہوئے فخروں کی طرح کے (بڑے بڑے) بچھو ہیں جب وہ ڈستے ہیں تو چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس ہوتا رہتا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۶۹- بیہقی فی البعث (۷۱۹) حاکم (۵۹۳/۳) ابن حبان (۷۳۷۱) احمد (۱۹۱/۳) بیعضہ

چہرے کے علاوہ سارا جسم کا

آگ میں جلنا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

بیان السوق فی الجنة

۱۴۶۴- عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ، [فِيهِ كُتُبَانُ الْمِسْكِ] فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ، فَتَحْتَوُ فِي وَجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ [الْمِسْكِ]، فَيَرْدَادُونَ حُسْنًا وَحَمَلًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ، وَقَدْ أَزْدَادُوا حُسْنًا وَحَمَلًا، فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللَّهِ الْقَدِ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَحَمَلًا، فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ! لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَحَمَلًا))

[الصحيحۃ: ۳۴۷۱]

بیان الحیات والعقارب فی النار

۱۴۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ- صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ- يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٌ أَمثالُ أَعْنَاقِ الْبُخْتِ، يَلْسَعْنَ اللَّسْعَةَ، فَيَجِدُ حُمُوتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا. وَإِنَّ فِيهَا لَعُقَارِبَ كَالْبَعَالِ الْمَوْكِفَةِ، يَلْسَعْنَ اللَّسْعَةَ، فَيَجِدُ حُمُوتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا)) [الصحيحۃ: ۳۴۲۹]

احتراق الجسم كله فی النار الا

الوجوه

۱۴۶۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

فرمایا: ”بعض لوگ جب جہنم سے نکالے جائیں گے تو ان کے چہرے کے علاوہ سارا وجود جل چکا ہوگا“ پھر وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

اللَّهُ (إِنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، يَحْتَرِقُونَ فِيهَا إِلَّا دَارَاتِ وُجُوهُهُمْ، حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ) [الصحیحة: ۳۰۵۵]

تخریج: الصحیحة ۳۰۵۵۔ احمد (۳/۳۵۵) بهذا اللفظ، مسلم (۱۹۱/۳۱۹) وابو عوانة (۱۸۰/۱) ”مطولاً“

جنت کے خیمے کا بیان

ابوبکر بن ابوموسیٰ بن قیس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے لئے جنت میں ایک جوف دار موتی کا خیمہ ہوگا، جس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگی، اس میں مومن کے کئی گھر والے ہوں گے، مومن ان پر گھوسے گا تو ان کا بعض دوسرے بعض کو نہیں دیکھ سکے گا۔“

بیان الخیمة فی الجنة

۱۴۶۷۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُّوْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ، طُولُهَا سِتُّونَ مِثْلًا، لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ، فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا)) [الصحیحة: ۳۵۴۱]

تخریج: الصحیحة ۳۵۴۱۔ بخاری (۳۲۳۳) مسلم (۲۸۳۸) احمد (۳۰۰/۳)

فوائد: جو والدین اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے خوبصورت دنیوی گھرانوں کے بارے فکر بھی کرتے ہیں اور عملی طور پر تک و دو بھی کرتے ہیں، کیا انھوں نے اپنی اولاد کے لئے اخروی زندگی میں کامیابیوں کے بارے میں کبھی سوچا، اگر سوچا تو کتنی کوشش کی؟ مذکورہ بالا حدیث میں کیسے عظیم الشان جوڑوں اور عالی شان مسکنوں کا ذکر ہے۔ کیا ہماری اولاد کو یہ حق نہیں ملنا چاہئے؟ اگر ملنا چاہئے تو اس کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ یہ فیصلہ ہمیں خود کرنا ہوگا، لیکن شریعت کی روشنی میں۔

باب: جنت کی وسعت کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کے دروازوں کے دو پتوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس سال مسافت کا ہے۔“ یہ حدیث سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا معاویہ بن حیدہ، سیدنا عتبہ بن غزوہ اور سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

باب: من سعة الجنة

۱۴۶۸۔ قَالَ ﷺ: ((إِنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ فِي الْجَنَّةِ مَسِيرَةٌ أَرْبَعِينَ سَنَةً)). وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَمَعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ عْتَبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ: [الصحیحة: ۱۶۹۸]

تخریج: الصحیحة ۱۶۹۸۔ (۱) ابوسعید: احمد (۳/۳۹) ابویعلیٰ (۱۳۸۹) (۲) معاویہ بن حیدہ: احمد (۳/۵) ابن حبان (۴۳۸۸) (۳) عتبہ بن غزوہ: مسلم (۲۹۶۷) (۴) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ: طبرانی فی الکبیر (۱۱۶/۱۳)

گناہوں کے مطابق آگ پہنچگی

تأخذ النار بقدر الذنب

سیدنا سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول

۱۴۶۹۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ

اللہ ﷻ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بعض جہنیوں کو آگ ٹخنوں تک جلائے گی، بعض کو گھٹنوں تک جلائے گی، بعض کو کمر تک اور بعض کو گردن تک جلا دے گی۔“

﴿قُلْ: (إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْرَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ)).﴾ [الصحيحہ: ۳۵۴۵]

تخریج: الصحيحہ ۳۵۴۵۔ مسلم (۲۸۴۵) احمد (۱۸۱۰/۵)

فوائد: جہنم کی آگ نے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا شعور قبول کیا جس کی روشنی میں وہ بندوں کو ان کے گناہوں کے مطابق جلا رہی ہے۔ کاش! اشرف المخلوقات بھی اپنے شعور و آگہی کو دنیا و آخرت دونوں کے لئے استعمال کر لیتے۔

جنت کی مٹی کا بیان

بیان تربة الجنة

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کی بابت فرمایا: ”میں ان سے جنت کی مٹی جو کہ میدے کی طرح سفید ہے کے بارے میں سوال کرتا ہوں۔“ پھر آپ نے ان سے سوال کیا۔ انھوں نے کہا: اے ابوالقاسم! وہ روٹی کی مانند ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روٹی بھی میدے کی ہی ہوتی ہے۔“

۱۴۷۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْيَهُودِ: إِنِّي سَأَلْتُهُمْ عَنْ تَرْتِيَةِ الْجَنَّةِ، وَهِيَ دَرَمَكَةٌ بَيَضَاءُ، فَسَأَلْتُهُمْ؟ فَقَالُوا: هِيَ خُبْزَةُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخُبْزَةُ مِنَ الدَّرَمَكِ)).﴾ [الصحيحہ: ۱۴۳۸]

تخریج: الصحيحہ ۱۴۳۸۔ احمد (۳۶۱/۳) ابو نعیم فی صفة الجنة (۱۵۹) والترمذی (۳۲۲۷) مطولاً

فوائد: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کے جواب کی تصدیق کی۔ معلوم ہوا کہ اس وقت اہل کتاب کے بعض امور حق تھے۔

اہل جنت کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی

أمشاط اهل الجنة من الذهب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اہل جنت کی کنگھیاں سونے کی ہوں گے اور ان کی انگلیٹھیں (میں جلائے کے لئے) خوشبودار لکڑی ہوگی۔“

۱۴۷۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ)).﴾ [الصحيحہ: ۲۸۶۹]

تخریج: الصحيحہ ۲۸۶۹۔ حمیدی (۱۱۱۰) بهذا اللفظ بخاری (۳۲۳۶/۳۲۳۵) و مسلم (۲۸۳۳/۱۵) ترمذی (۲۵۳۰) من طریق آخر مطولاً

جنت میں سب سے پہلے فقیر مہاجر داخل ہوں گے

اول من يدخل الجنة الفقراء

المهاجرون

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۴۷۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ

فرمایا: ”جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعت فقیر مہاجروں کی ہوگی“ جن کے ذریعے مکروہات سے بچا جاتا ہے“ جب انھیں حکم دیا جاتا تھا تو سنتے اور اطاعت کرتے تھے“ اگر ان میں سے کسی کو بادشاہ سے کوئی ضرورت پڑ جاتی تو وہ پوری نہیں کی جاتی تھی“ حتیٰ کہ وہ مرجاتا اور وہ اس کے سینے میں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن جنت کو بلائے گا“ وہ زینت و سجاوٹ اور نمائش و آرائش کے ساتھ آئے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اعلان کرے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں جنھوں نے میرے راستے میں قتال کیا“ ان سے قتال کیا گیا“ انھیں میرے راستے میں تکالیف دی گئیں اور انھوں نے میرے راستے میں جدوجہد کی۔ (میرے بندو!) تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (یہ منظر دیکھ کر) فرشتے آکر سجدہ کریں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم دن رات تیری تسبیح و تقدیس بیان کرتے تھے“ لیکن یہ کون لوگ ہیں جنھیں تو نے ہم پر ترجیح دی؟ رب تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے وہ بندے ہیں جنھوں نے میرے راستے میں جہاد کیا“ انھیں میرے راستے میں تکالیف دی گئیں۔ سو فرشتے ہر دروازے سے ان پر داخل ہو کر کہیں گے: تم پر سلامتی ہو“ صبر کے بدلے“ کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دابر آخرت کا“

تخريج: الصحيحة ٢٥٥٩- اصفهاني في الترغيب (٨١٠)، احمد (٢/ ١٦٨)، ابن حبان (٤٣٢١)

جو پہلے پہلے جنت میں داخل ہوں گے ان کی صفات
سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے
فرمایا: ”پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا“ ان کے چہرے اس
طرح (چمکتے) ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے
پھر دوسرا گروہ داخل ہوگا جن کا رنگ آسمان پر سب سے زیادہ
روشن ستارے کی طرح چمکتا ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَوَّلُ ثَلَاثٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ تَفَقَّى بِهِمُ
الْمَكَارَةُ، إِذَا أُمِرُوا سَمِعُوا وَأَطَاعُوا، وَإِنْ
كَانَتْ لِلرَّجُلٍ مِنْهُمْ حَاجَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ لَمْ
تَقُصْ لَهُ حَتَّى يَمُوتَ وَهِيَ فِي صَدْرِهِ، وَإِنَّ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَدْعُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْجَنَّةَ ثَلَاثِي
بِزُخْرُفِهَا وَرِزْقِهَا يَقُولُ آيْنَ عِبَادِي الَّذِينَ
قَاتَلُوا فِي سَبِيلِي وَقُتِلُوا وَأَوْدُوا فِي سَبِيلِي،
وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِي، أَدْخِلُوا الْجَنَّةَ
فَيَدْخُلُونَهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَثَلَاثِي الْمَلَائِكَةُ
فَيَسْجُدُونَ، يَقُولُونَ: رَبَّنَا نَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَنُقَدِّسُ لَكَ، مَنْ
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَرْثَهُمْ عَلَيْنَا؟ يَقُولُ الرَّبُّ:
عَزَّ وَجَلَّ: هَؤُلَاءِ عِبَادِي الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي
سَبِيلِي، وَأَوْدُوا فِي سَبِيلِي، فَتَدْخُلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ مِنْ كُلِّ بَابٍ «سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا
صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ» [الرعد ٦١]]

[الصحيحة: ٢٥٥٩]

صفات من يدخل الجنة أولا

١٤٧٣- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَبْدُو

مُخَّ سَافِلَهَا مِنْ وَرَائِهَا)). [الصحيحہ: ۱۸۳۶]
 دو بیویاں ہوں گی ہر بیوی نے ستر عمدہ پوشاکیں نہپ تن کی ہوں گی
 اور ان کے بیچ میں سے ان کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا نظر آ رہا ہوگا۔“

تخریج: الصحيحہ ۱۸۳۶۔ ترمذی (۲۵۳۵) احمد (۱۶/۳) طبرانی فی الاوسط (۹۱۹)

اول شی یا کله اهل الجنة زیادة کبد
 سب سے پہلی چیز جس کو جنتی کھائیں گے۔ مچھلی کے
 جگر کا بڑھا ہوا حصہ ہے

الحوت

۱۴۷۴۔ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَوَّلُ
 شَيْءٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ الْحَوْتِ))
 سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پہلی چیز جو
 جنتی لوگ کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا۔“
 [الصحيحہ: ۲۳۰۶]

تخریج: الصحيحہ ۳۳۰۶۔ الطیالسی (۲۰۵۱) ابونعیم فی الحلیۃ (۲۵۲/۶) بخاری (۳۳۲۹) احمد (۱۰۸/۳) مطولاً من
 طریق آخر عنه بنحوہ

وادی بطحان جنت کی ایک نہر ہے

بطحان ترعة من الجنة

۱۴۷۴ م۔ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((بُطْحَانٌ عَلَى
 تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعِ الْجَنَّةِ)). [الصحيحہ: ۷۶۹]
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: ”وادی بطحان جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر ہے۔“

تخریج: الصحيحہ ۷۶۹۔ ابن حبیوۃ فی حدیثہ (۱/۸/۳) دیلمی (۲۱۷۴) البزار (۱۳۰۰) بخاری فی التاریخ (۵۳۵۱/۲) ابن
 شہ فی تاریخ مدینہ (۱/۱۶۷۷)

فوائد: اس قسم کی احادیث کے معانی و مفایم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے۔ اگر کوئی تفصیل بیان کرنا چاہے تو وہ اتنا ہی کہہ سکتا
 ہے کہ وادی بطحان جنت کی کسی نہر پر ہی ہے اس کی حقیقت کو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے سپرد ہی کرنا پڑے گا۔

جنت کی صفات کا بیان

بیان صفات الجنة

۱۴۷۵۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا أَنَا
 أَنَسِرُ فِي الْجَنَّةِ، إِذَا عَرَضَ لِي نَهْرٌ حَافَتَاهُ
 قَبَابُ اللَّوْلُو، قُلْتُ لِمَلِكٍ بَاهِلًا: يَا جَبْرِيلُ!؟
 قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللَّهُ، قَالَ ثُمَّ
 ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى طِينِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِسْكَاً، ثُمَّ
 رَفَعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَرَأَيْتُ عِنْدَهَا
 نُورًا عَظِيمًا)). [الصحيحہ: ۳۶۱۰]
 سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں
 جنت میں چل رہا تھا اچانک ایک نہر تک جا پہنچا اس کے کناروں
 پر لؤلؤ کے قبے تھے۔ میں نے فرشتے سے کہا: جبریل! یہ کیا ہے؟
 اس نے کہا: یہ وہی نہر کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی۔“
 پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس کی مٹی پر مارا اور (مٹی کی جگہ پر)
 کستوری نکالی۔ ”پھر سدرۃ المنتہی کو میرے سامنے لایا گیا“ میں
 نے اس کے پاس بہت زیادہ نور دیکھا۔“

تخریج: الصحیحة ۳۶۱۰۔ بخاری (۶۵۸۱) ابوداود (۳۷۳۸) ترمذی (۳۲۶۰) واللفظ له احمد (۱۰۳/۳)

نعمتوں اور جسمانی عذاب کا بیان

عمر بن میمون اودی کہتے ہیں کہ ہم میں سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے بنو اود! میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے پھر جنت یا جہنم کی طرف؟ وہ ایسی اقامت ہے کہ وہاں سے روانگی نہیں ہوگی، وہ ایسی بیگنی ہے کہ جس کو موت نہیں آئے گی اور ایسے جسم ہوں گے جو مرنے والے نہیں ہوں گے۔“

[الصحیحة: ۱۶۶۸]

تخریج: الصحیحة ۱۶۶۸۔ حاکم (۸۳/۱) طبرانی فی الکبیر (۱۷۵/۲) والایوسط (۱۶۷۲) من طریق آخر عنه فوائد: ایک قبیلے کا نام ”اود“ ہے۔ اس قبیلے والوں کو بنو اود کہہ کر پکارا۔

تین افراد کی آنکھیں جہنم کی آگ نہ دیکھیں گے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین افراد کی آنکھیں روز قیامت آگ کو نہیں دیکھیں گی: وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے رو پڑی، وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیا اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور سے چشم پوشی کرتی رہی۔“ یہ حدیث سیدنا معاویہ بن حیدر، سیدنا عبد اللہ بن عباس، سیدنا ابوریحانہ، سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ثلاثة لا ترى اعينهم النار

۱۷۷۷۔ قال ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تَرَىٰ أَعْيُنُهُمُ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ غَصَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ)) رَوَاهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي رِيحَانَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

تخریج: الصحیحة ۲۶۷۳۔ (۱) معاویہ بن حیدر: طبرانی (۴۱۶/۱۹) ابن عساکر (۲۲۳/۳۸) ابن عباس: ترمذی (۱۶۳۹) (۳) ابوریحانہ: احمد (۱۳۵-۱۳۴/۳) حاکم (۸۳/۲) ابوہریرہ: حاکم (۸۲/۲) بیہقی (۳۸۸/۱) انس رضی اللہ عنہ: ابویعلیٰ (۴۳۲۶) طبرانی فی الاوسط (۵۷۷۵)

فوائد: آنکھ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اس کے بغیر دنیا اور دنیا کی آسائش اندھیر کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ اگر شریعت کی روشنی میں آنکھ کا استعمال کیا جائے تو یہ نعمت جنت کے حصول کا بہت بڑا سبب بن سکتی ہے۔

باب: جنت اور جہنم کے دروازوں کا بیان

سیدنا عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جنت کے آٹھ اور دوزخ کے سات دروازے ہیں۔“

باب: ابواب الجنة والنار

۱۷۷۸۔ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْجَنَّةُ لَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، وَالنَّارُ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ)).

[الصحيحة: ۱۸۱۲]

تخریج: الصحيحة ۱۸۱۲۔ احمد (۱۸۵/۳) ابن سعد (۴/۳۳۰) بیہقی فی الشعب (۳۲۶)

۱۴۷۹۔ عَنْ عَبْدِ بَنِي الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْجَنَّةُ مِثْلُ دَرَجَةٍ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِثْلُ مَسِيرَةِ مِثَّةٍ عَامٍ. وَقَالَ عَفَّانُ: كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ. وَالْفَرْدُوسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ، وَمِنْهَا تَخْرُجُ الْأَنْهَارُ الْأَرْبَعَةُ: وَالْعَرْشُ مِنْ قُرْفِهَا، وَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَاسْأَلُوهُ الْفَرْدُوسَ)). [الصحيحة: ۹۲۲]

سیدنا عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں سو درجات ہیں، ہر دو درجات کے مابین سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔“ عفان کی حدیث میں ”زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے“ کے الفاظ ہیں۔ ”سب سے اعلیٰ و افضل درجہ فردوس ہے وہیں چار نہریں رواں ہوتی ہیں، اس درجے کے اوپر عرش ہے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔“

تخریج: الصحيحة ۹۲۲۔ ترمذی (۲۵۳۱) احمد (۵/۳۱۶، ۳۲۱) خاکم (۱/۸۰)

جنت کی اینٹوں اور اس کے گارے کا بیان

بیان لبنة الجنة و ملاطها

سیدنا ابوسعید سے موقوف اور مرفوعاً روایت ہے کہ ”اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا“ (تیسرے کا انداز یہ تھا کہ) ایک اینٹ سونے کی تھی، ایک اینٹ چاندی کی تھی اور گارا کستوری کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کہا: کلام کر۔ اس نے کہا: ﴿تَحْقِيقُ مُؤْمِنٍ كَامِيَابٍ هُوَ گئے ہیں﴾ (سورہ مومنون: ۱) فرشتوں نے کہا: (اے جنت!) تیرے لئے خوشخبری ہو تو تو بادشاہوں کا ٹھکانہ ہے۔“

۱۴۸۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْفُوقًا وَمَرْفُوعًا: ((خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ، لَبْنَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَلَبْنَةً مِنْ فِضَّةٍ، وَمَلَأَهَا الْمِسْكَ، فَقَالَ لَهَا: تَكَلِّمِي، فَقَالَتْ: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ [المؤمنون: ۱]، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: طُوبَى لَكَ، مَنَزَلُ الْمَلُوكِ)).

[الصحيحة: ۲۶۶۲]

تخریج: الصحيحة ۲۶۶۲۔ البزار (۳۵۰۸، ۳۵۰۷) موقوفاً و مرفوعاً ابونعیم فی صفة الجنة (۱۳۰) بیہقی فی البعث (۲۳۶) فوائد: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِذَا رَأَيْتُمْ رَايَتِ نَعِيمًا وَمُلُكًا كَبِيرًا﴾ عَالِيَهُمْ ثِيَابٌ سَنَدَسٌ خَضَرٌ وَاسْتَبْرَقٌ [سورہ دہر:] یعنی: ”وہاں جدھر بھی نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سرو سامان تمہیں نظر آئے گا۔ ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیا کے کپڑے ہوں۔“ جنتوں میں ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کو بھی بادشاہوں کے پر تکلف اندازِ حیات سے کئی گنا اعلیٰ و افضل طرزِ حیات نصیب ہوگا۔

اعمال کی فہرست جنت کے دروازے پر

فہرسة الاعمال مكتوب على باب

لکھی ہوئی ہے

الجنة

سیدنا ابوالامامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۴۸۱۔ عَنْ أَبِي أَسَمَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ:

بیان الکوتر

۱۴۸۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا الْكُوتَرُ؟ قَالَ: ((ذَلِكَ نَهْرٌ أُعْطِيَ اللَّهُ ﷻ يَعْطِي فِي الْجَنَّةِ، أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَقُهَا كَأَعْنَقِي الْجُزُرِ. قَالَ عُمَرُ: إِنَّ هَذِهِ لَتَأَمَّةٌ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكُلْتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا)).

[الصحيحة: ۲۵۱۴]

کوثر کا بیان

سیدنا انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا گیا: کوثر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ”وہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹنیوں کی گردنوں کی طرح ہیں۔“ سیدنا عمر ؓ نے کہا: وہ تو بڑے موٹے تازے پرندے ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان کو کھانا اس سے بھی زیادہ خوشگوار ہوگا۔“

تخریج: الصحيحة ۲۵۱۴۔ ترمذی (۲۵۳۲) ابن جریر فی التفسیر (۲۰۹/۳۰) احمد (۲۳۷/۳)

فوائد: کوثر وہ جنتی نہر ہے جو اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ ﷺ کے دست مبارک سے اس نہر کا پانی پینے کا موقع نصیب فرمائے۔ (آمین)

ذرا ری المسلمین فی الجنة

و کفیلہم ابراہیم

۱۴۸۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((ذَرَارِي الْمُسْلِمِينَ فِي الْجَنَّةِ، يَكْفُلُهُمْ إِبْرَاهِيمُ))

[الصحيحة: ۶۰۳]

مسلمانوں کی اولاد جنت میں ہے ان کے کفیل ابراہیم ہیں

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے بچے جنت میں ہیں، حضرت ابراہیم (علیہ السلام) ان کی کفالت کرتے ہیں۔“

تخریج: الصحيحة ۶۰۳۔ احمد (۳۲۶/۲) ابن حبان (۷۳۳۶) حاکم (۳۷۰/۲)

فوائد: مسلمانوں کے فوت ہونے والے نابالغ بچے جنتی ہیں وہ اپنے والدین کے حق میں سفارش کریں گے جیسا کہ آنے والی دوسرے نمبر کی حدیث سے معلوم ہو رہا ہے۔

باب: الشمس والقمر فی النار یوم

القیامة

۱۴۸۶۔ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدَّنَاجِ: شَهِدْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَلَسَ فِي مَسْجِدٍ فِي زَمَنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أُسَيْدٍ، قَالَ: فَجَاءَ الْحَسَنُ فَجَلَسَ إِلَيْهِ

باب: آفتاب و ماہتاب روز قیامت

آگ میں ہوں گے

عبد العزیز بن مختار بن عبد اللہ داناج کہتے ہیں کہ میں خالد بن عبد اللہ بن خالد بن اسید کے زمانے میں ایک مسجد میں ابوسلمہ بن عبد الرحمن کے ساتھ بیٹھا تھا۔ حسن بھی آ کے بیٹھ گئے، ہم گفتگو کرتے رہے، بیچ میں ابوسلمہ نے کہا: ہمیں سیدنا ابو ہریرہ ؓ

نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت والے دن سورج اور چاند دوزخ میں لپٹے ہوئے ہوں گے اور ان کا رنگ سرخ ہوگا۔“ حسن نے کہا: ان کا کیا گناہ ہوگا؟ سیدنا ابو ہریرہ ؓ نے کہا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ یہ سن کر حسن خاموش ہو گیا۔

فَتَحَدَّثَنَا فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْشَّمْسُ وَالْقَمَرُ نَوَازِحٌ مُّكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَالَ الْحَسَنُ: مَا ذُنُوبُهُمَا؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أَخَذْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ، فَسَكَتَ الْحَسَنُ. [الصحيحه: ۱۲۴]

تخریج: الصحیحة ۱۲۴۔ طحاوی فی شرح المشکل (۱/ ۶۶-۶۷) بخاری (۳۲۰۰) بغوی (۳۳۰۷) مختصراً فوائد: معلوم ہوا کہ جب نبی کریم ﷺ کوئی ارشاد فرمادیں، وہ کسی کی عقل کے موافق ہو یا نہ ہو اسے بہر صورت اس کے سامنے تسلیم خم کر دینا چاہئے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی رضامندی پر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہے چاہے اور جب چاہے کر سکتے کا بھرپور اختیار رکھتا ہے۔

چھوٹے بچے اپنے والدین کو جنت میں داخل کریں گے

الأولاد الصغار يدخلون الجنة

الجنة

ابو حسان کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ ؓ کو بتایا کہ میرے دو بیٹے فوت ہو گئے ہیں اب کیا تو رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث بیان کرے گا جس سے ہمیں فوت شدگان کے بارے میں تسلی ہو جائے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں (مومنوں کے) چھوٹے بچے جنت کے ایسا بچہ اپنے باپ یا اپنے والدین سے ملاقات کرے گا اس کے ہاتھ کو پکڑ لے گا جس طرح میں نے تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑ لیا ہے اور اسے نہیں چھوڑے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے باپ کو جنت میں داخل کر دے گا۔“

۱۴۸۷۔ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَدِمَاتٌ لِي ابْنَانِ، فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تَطْيِبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوَاتِنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، صِغَارُهُمْ دَعَائِمُصُ الْجَنَّةِ، يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ. أَوْ قَالَ: أَبُوهُ. فَيَأْخُذُ بِنُورِهِ. أَوْ قَالَ: بِيَدِهِ. كَمَا أَخَذَ أَنَا بِصِنْفَةِ نُورِكَ هَذَا، فَلَا يَتَنَاهَى. أَوْ قَالَ: فَلَا يَنْتَهِي. حَتَّى يَدْخُلَهُ اللَّهُ وَرِثَاةَ الْجَنَّةِ)).

[الصحيحه: ۴۳۱]

تخریج: الصحیحة ۴۳۱۔ مسلم (۲۶۳۵) احمد (۲/ ۳۸۸، ۵۱۰) فوائد: لیکن والدین کو چاہئے کہ اگر ان کا کوئی معصوم ان سے جدا ہو جاتا ہے تو وہ اس کی موت پر صبر کا مظاہرہ کریں اور رنج و غم میں اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں۔

جہنمیوں کی دو قسمیں

صنفان من اهل النار

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم میں جانے والے دو قسم کے لوگ ہیں ابھی تک نہیں

۱۴۸۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْثُوعًا: ((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ

دیکھے۔ (۱) وہ لوگ جن کے پاس گائیوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوتے ہیں اور ان سے لوگوں کی پٹائی کرتے ہیں۔ اور (۲) وہ عورتیں جو بظاہر لباس میں ملبوس (یعنی مقام و مرتبہ والی) ہوتی ہیں لیکن اعمال سے کوری ہوتی ہے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور خود ان کی طرف مائل ہوتی ہے اس کے سر سختی اونٹوں کی کوهانوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ایسی عورتیں جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو بہت دور سے ہی محسوس کی جاتی ہے۔“

الْبَقَرِ يَصْرَبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنَسَاءً كَاسِيَاتٍ عَارِبَاتٍ، مُمِيلَاتٍ مَائِلَاتٍ، رُؤُوسُهُمْ كَاسِمِيَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا)) [الصحيحہ: ۱۳۱۶]

تخریج: الصحيحہ ۱۳۱۶۔ مسلم (۲۱۴۸) احمد (۲/ ۳۵۵-۳۵۶)

فوائد: نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں تو لوگوں کی یہ اقسام کا لہدم تھیں لیکن آجکل ایسے معلوم ہوتا ہے کہ روئے زمین صرف یہی دو قسمیں ہستی ہیں۔ ہر طرف بے پردگی کا عروج ہے۔ نیم برہنہ جسموں کا بھوت رقص کنائں ہے بازاروں میں بے حیائی کے بے شری و بدکاری کا سامان دستیاب ہے عورتوں نے دو دو چار چار ہزاروں کی پوشاکیں زیب تن کر رکھی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ بے پردہ ہیں چہروں کو یوں رنگ دروغن کیا ہوا ہوتا ہے کہ جنسی بے راہ روی کے شکار انسانی بھیڑیوں کی نگاہیں جم جاتی ہیں۔ والدین کی غیرت و حمیت کا جنازہ اٹھ گیا کہ ان کی بیٹیاں بازاروں سے ناک کان چھدوا رہی ہیں چوڑیاں پہن رہی ہیں اپنے ہاتھوں اور بازوؤں پر مہندی کے ڈیزائن بنوا رہی ہیں۔ العیاذ باللہ۔ یہ وہ قسم ہے جو نبی کریم ﷺ کے عہد میں نظر نہیں آتی تھی۔ دوسری طرف انسانیت کی تذلیل کرنے والی سرکاری نیم سرکاری اور پرائیویٹ تنظیمیں پورے جوین پر ہیں قتل و غارت گری پورے عروج پر ہے مرنے والے کو کوئی علم نہیں کہ اسے کیوں مارا جا رہا ہے اور مارنے والا تو اپنی کارروائی کی وجہ دریافت کرنے کی سوچ و بچار سے ہی غافل ہے۔ انسانیت کا بالعموم اور مسلمانوں کا بالخصوص احترام خاک میں مل چکا ہے۔

طوبی درخت کا بیان

سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک درخت کا نام ”طوبی“ ہے اس کے (سائے) کی مسافت سو سال ہے اور جنتیوں کے کپڑے اس کی کلیوں کے غلاف سے تیار کردہ ہیں۔“

تخریج: الصحيحہ ۱۹۸۵۔ احمد (۷۱/ ۳) ابن جریر فی التفسیر (۱۰۱/ ۱۳) ابن حبان (۷۳۰)

اہل جنت کا کھانا

سیدنا عتبہ بن عبد سلمی ؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے

باب: تفسیر طوبی

۱۴۸۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((طُوبَى شَجَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَسِيرَةُ مِثَةِ عَامٍ، ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا)) [الصحيحہ: ۱۹۸۵]

باب: طعام اهل الجنة من شجرها

۱۴۹۰۔ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلْمِيِّ، قَالَ: كُنْتُ

ساتھ بیٹھا ہوا تھا ایک بدو آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو جنت کے بول یا لیکر نامی درخت کا تذکرہ کرتے سنا، میرا خیال ہے کہ وہ تو ہمارے ہاں سب سے زیادہ کانٹوں والا درخت ہے (ان کے چھینے سے تو بڑی تکلیف ہوتی ہے تو جنت میں کیا بنے گا)؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس کے ہر کانٹے کے بدلے خسی بکرے کے خسیہ کی طرح کی ایک چیز پیدا کرے گا“ اس میں ستر رنگ کے کھانے ہوں اور ہر ایک کا رنگ دوسرے کے رنگ سے مشابہ نہیں ہوگا۔“

جَالِسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَافَ أَنْ يَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَذْكُرُ شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ لَا أَعْلَمُ فِي الدُّنْيَا أَكْثَرَ شَوْكًا مِنْهَا، يَعْنِي الطَّلَحَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ مَكَانَ كُلِّ شَوْكَةٍ مِثْلَ خُصْيَةِ التَّيْسِ الْمَلْبُورِ الْمُخْصِيِّ فِيهَا سَبْعُونَ لَوْناً مِنَ الطَّعَامِ لَا يَشْبَهُ لَوْنُهُ لَوْنُ الْآخَرِ)). [الصحيحه ۲۷۳۴]

تخریج: الصحيحه ۲۷۳۴۔ طبرانی فی الکبیر (۱۳۰/۱۷) وفی الشامیین (۳۹۲) وابن ابی داود فی البعث (۷۰)

فوائد: جنت اور دنیا میں پائی جانے والی چیزوں کے نام تو ایک ہیں اور کیفیت و نوعیت میں جو فرق اور امتیاز رکھا گیا دنیا میں اس کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا ہے۔

جنت الفردوس کا بیان

سیدنا سرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فردوس تو جنت کا ٹیلہ (اونچا مقام) ہے وہ جنت کا اعلیٰ و افضل اور احسن و اجمل حصہ ہے۔“

بیان الفردوس

۱۴۹۱۔ عَنْ سَمُرَةَ مَرْفُوعًا: ((الْفَرْدَوْسُ رُبُوعُ الْجَنَّةِ، وَهِيَ أَوْسَطُهَا وَأَحْسَنُهَا)).

[الصحيحه: ۲۰۰۳]

تخریج: الصحيحه ۲۰۰۳۔ ابن جریر فی التفسیر (۱۳۰/۱۷) ابونعیم فی صفة الجنة (۲/۲) طبرانی (۶۸۸۵/۶۸۸۶)

فوائد: یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے تعلیم دی کہ جب جنت کا سوال کرو تو جنت الفردوس کی دعا کیا کرو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے منبر کے پائے جنت میں قائم ہیں۔“ یہ حدیث ام سلمہ اور ابو واقد ﷺ سے مروی ہے۔

۱۴۹۲۔ قَالَ ﷺ: ((قَوَائِمُ مِنْبَرِي رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ)). وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي وَاقِدٍ۔

[الصحيحه: ۲۰۵۰]

تخریج: الصحيحه ۲۰۵۰۔ (۱) ام سلمہ: نسائی (۶۹۷/۶۹۸) احمد (۲۸۹/۶۹۳) (۲) ابو واقد ﷺ: حاکم (۵۳۲/۳)

فوائد: یہ ممکن ہے کہ وہ جگہ جبراسود کی طرح جنت سے نخل ہوئی ہو۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ اس کے معانی و مفاہیم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے۔

ہر جہنمی جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا

کل اهل النار يرکي مقصده من

الجنة

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر

۱۴۹۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

جہنمی جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ کر کہے گا: ہائے کاش! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہوتی (تو میرا ٹھکانہ وہ ہوتا)۔ یہ چیز اس کے لئے باعثِ حسرت و ندامت ٹھہرے گی اور ہر جنتی جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھ کر کہے گا: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی (تو وہ میرا ٹھکانہ ہوتا)۔ یہ چیز اس کے لئے باعثِ شکرِ خدا ہوگی۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِيَّانَا هُوَ﴾ (ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے: ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حقوق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں سے رہا۔ ﴿(سورۃ زمر: ۵۶)﴾

((كُلُّ أَهْلِ النَّارِ يَرَىٰ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ))
فَيَقُولُ: لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي، لَفِيكَونُ عَلَيْهِمْ
حَسْرَةً، وَكُلُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَرَىٰ مَقْعَدَهُ مِنَ
النَّارِ، فَيَقُولُ: لَوْلَا أَنِ اللَّهُ هَدَانِي، لَفِيكَونُ لَهُ
شُكْرًا، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ
لِّحَسْرَتَانَا عَلَىٰ مَا فَرَّقْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ﴾
[الزمر: ۵۶]

[الصحيحۃ: ۲۰۳۴]

تخریج: الصحيحۃ ۲۰۳۳۔ احمد (۵۱۲/۲) حاکم (۲/۲۳۵-۲۳۶) خطیب (۵/۲۲)

فوائد: یہ دنیا میں بے فکری اور من مانی طرزِ حیات کا نتیجہ ہے کہ جہنم میں جانے کے بعد بھی حسرتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ سرسری اسلام کو ترک کر دیں اور سنجیدگی کے ساتھ اپنی زندگی کے معاملات اور اسلامی احکام و مسائل کا آپس میں موازنہ کریں۔

بغاوت کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا

لا يدخل الجنة شارد

علی بن خالد کہتے ہیں کہ سیدنا ابوامامہ باہلیؓ خالد بن یزید بن معاویہ کے پاس سے گزرے اس نے ان سے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہوئے انتہائی نرم کلمے کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے ہر کوئی جنت میں داخل ہوگا، ماسوائے اس کے جس نے اللہ تعالیٰ پر اس طرح بغاوت کی، جس طرح اونٹ اپنے مالک پر بدک جاتا ہے۔“ [الصحيحۃ: ۲۰۴۳]

۱۴۹۴۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: مَرَّ أَبُو أُمَامَةَ
الْبَاهِلِيُّ عَلَى خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَسَأَلَهُ
عَنِ الْكَلِمَةِ سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«كُلُّكُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللَّهِ
شِرَادَ الْبُعِيرِ عَلَى أَهْلِهِ».

[الصحيحۃ: ۲۰۴۳]

تخریج: الصحيحۃ ۲۰۳۳۔ احمد (۵/۲۵۸) حاکم (۳/۲۳۷) طبرانی فی الاوسط (۳۱۷۳)

فوائد: اللہ تعالیٰ کے فرائض و واجبات کو ترک کرنا اور محرمات و منوعات کا ارتکاب کرنا بغاوت اور سرکشی کی علامت ہے۔ جو اونٹ جس مالک کا کھاتا ہے اگر اسی کے سامنے بدکنا شروع کر دے تو اس کا کیا علاج کیا جاتا ہے ہر کوئی جانتا ہے۔ جو شخص اپنے خیر خواہ اور غیرت مند مالک کے خلاف کام کرتا ہے، اسے کون سا انجام بھگتنا پڑتا ہے ہر ایک کے لئے واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی یہی ہے کہ جو بھی اس کے قوانین سے پہلو تہی اختیار کرے گا اسے اس جرم کی سزا بھگتنا پڑے گی، لیکن جب سزا کا وقت آئے گا تو اس وقت کا بچھتاوا اس وقت کا افسوس اور اس وقت کی حسرت کچھ کام نہ آئے گی۔ سیدنا عرابض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (..... فانما المؤمن كالجمل الانف، حيشما قيد انقاد۔) [ابن ماجہ] مومن کی مثال تو گنجل شدہ اونٹ کی طرح ہے کہ جب اس کی

تکمل یا کام پز کر اس کے آگے آگے چلا جاتا ہے تو وہ مطیع ہو کر پیچھے پیچھے چل پڑتا ہے۔

بیان خصال الشہید

شہید کے انعامات کا بیان

سیدنا مقدم بن معدی کرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ انعامات ہیں: (۱) خون کے پہلے قطرے کے گرتے ہی اسے بخش دیا جاتا ہے۔ (۲) وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔ (۳) اسے ایمان کے زیور سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ (۴) بہتر (۷۲) موتی آنکھوں والی حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی۔ (۵) اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جائے گا۔ (۶) وہ (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ سے بے خوف رہے گا۔ (۷) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا“ اس کا ایک موتی دیا و مافیہا سے بہتر ہوگا اور (۸) اپنے گھر کے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔“

۱۴۹۵۔ عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ خِصَالٌ ۱. يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ. ۲. وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ. (۳). وَيُحَلَّى حُلِيَّةَ الْإِيمَانِ. (۴). وَيَزُجُّ [إِثْنَيْنِ وَسَيِّمِينَ زَوْجَةً] مِنَ الْحُورِ الْعِينِ. (۵). وَيَجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (۶). وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ. (۷). وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (۸). وَيُسَفَّعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ)) [الصحيحة: ۳۲۱۳]

تخریج: الصحيحة ۳۲۱۳۔ ترمذی (۱۶۶۳) ابن ماجہ (۲۷۹۹) احمد (۱۳/۱۱۳)

فوائد: اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے کلمے کے اعلاء کے لئے جہاد کرنے کا موقع نصیب فرمائے اور شہادت کی موت سے ہمکنار کر کے مذکورہ بالا خصائص سے متصف کر دے۔ (آمین)

بیان قصر جہنم

جہنم کی گہرائی کا بیان

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر پتھر کو جہنم میں پھینک دیا جائے تو وہ اس کی آخری تہہ تک پہنچنے کے لئے ستر سال تک گرتا رہے گا۔“

۱۴۹۶۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الشَّعْرِيِّ مَرْقُوعًا: ((لَوْ أَنَّ حَجَرًا يُقَذَّفُ بِهِ فِي جَهَنَّمَ، هَوَى سَبْعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهَا))

[الصحيحة: ۲۱۶۵]

تخریج: الصحيحة ۲۱۶۵۔ ابو یعلیٰ (۷۲۳۳) البزار (الکشف: ۳۳۹۳) ابن حبان (۷۳۶۸)

فوائد: انسان کو جو زندگی عطا کی گئی یہ انتہائی ناپائیدار اور بہت مختصر ہے لہذا ایسا نہ ہو کہ یہ معمولی وقفہ دنیا کے بھنور میں گردش کرتے کرتے گزر جائے۔ دیکھئے! ناعاقبت اندیش لوگوں کا انجام کہ آخرت کی جس گھائی میں انھوں نے ہمیشہ کے لئے رہنا ہے اس کی صرف تہہ تک پہنچنے پہنچنے ستر سال بیت جائیں گے۔

نعم الجنة اعلى النعم

جنت کی نعمتیں سب نعمتوں سے بہتر ہیں

سیدنا سعد بن ابوقحاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

۱۴۹۷۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ

فرمایا: ”اگر جنت کی کسی ناخن کی مقدار سے کم چیز کو (دنیا) میں ظاہر کر دیا جائے تو آسمانوں اور زمین کے کنارے روشن ہو جائیں گے۔ اگر کوئی جنتی (دنیا میں) جھانکے اور اس کے نگن نمودار ہوں تو (ان کی تابناکی کے سامنے) سورج کی روشنی بے نور ہو جائے گی، جیسے سورج ستارے کی روشنی کو ختم کر دیتا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۹۶۔ ترمذی (۲۵۳۱) احمد (۱/ ۱۶۹، ۱۷۱) طبرانی فی الاوسط (۸۸۷۵)

جنت کے نگنوں کی چمک

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا زائد افراد بیٹھے ہوں اور ان میں ایک جہنمی آدمی سانس لے تو اس کے اثر سے مسجد تمام لوگوں سمیت جل جائے گی۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۰۹۔ البزار (الکشف: ۳۳۹۹) ابویعلیٰ (۶۶۷۰) ابونعیم فی الحلیۃ (۳۰۷/۳)

فوائد: لیکن دوزخ میں رہنے والے ہمیشہ زندہ رہیں گے ان کو کیسی عجیب و غریب قوت و طاقت دی جائے کہ وہ ایسے ٹھکانے میں پہنچ کر پھر بھی زندہ رہیں گے۔ انسانی عقل اس کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔

یدخل من امتی سبعون الفا بغیر

حساب و مع کل الف سبعون الفا

ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے

۱۴۹۹۔ قَالَ شَرِيحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: مَرَضَ ثَوْبَانٌ بِجَمْعٍ، وَعَلَيْهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرْطُ بْنُ الْأَزْدِيِّ، فَلَمَّ يَعْدُهُ، فَدَخَلَ عَلَى ثَوْبَانَ رَجُلٌ مِنَ الْكَلَّاعِيْنَ عَابِدًا، فَقَالَ لَهُ ثَوْبَانُ: أَتَكْتَبُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَكْتُبْ، فَكَتَبَ لِلْأَمِيرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطُ: مِنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لِمُوسَى وَعِيسَى مَوْلَى بِحَضْرَتِكَ لَعُدَّتْهُ، ثُمَّ

شرح بن عبید کہتے ہیں: سیدنا ثوبان ؓ حمص کے علاقے میں بیمار ہو گئے اس وقت عبد اللہ بن قرط ازدی حمص کا گورنر تھا اس نے ان کی تیمارداری نہیں کی۔ ایک دن کلاعی قبیلے کا آدمی سیدنا ثوبان کے پاس آیا ثوبان نے اس سے پوچھا: کیا تم لکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: لکھو۔ اس نے عبد اللہ بن قرط کو یہ خط لکھا: مولائے رسول ثوبان کی طرف سے بات یہ ہے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ کا غلام تیرے علاقے میں (میری طرح بیمار) ہوتا تو

تو ضرور اس کی بیمار پرسی کرتا۔ پھر خط کو بند کر دیا اور سیدنا ثوبان نے اس سے پوچھا: کیا تم یہ خط اس تک پہنچا دو گے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ وہ خط لے کر چلا گیا اور ابن قرطہ تک پہنچا دیا۔ جب اس نے خط پڑھا تو گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے؟ آیا کوئی نیا معاملہ پیش آیا ہے؟ وہ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان کی بیمار پرسی کی ان کے پاس کچھ دیر بیٹھا رہا اور جب اٹھ کر جانے لگا تو انھوں نے اس کی چادر پکڑ لی اور کہا: بیٹھ جاؤ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتا ہوں آپ نے فرمایا: ”میری امت کے ستر ہزار (۷۰,۰۰۰) افراد حساب و کتاب اور عقاب و عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے ان میں سے ہر ہزار کی تعداد کے ساتھ مزید ستر ہزار بھی داخل ہوں گے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۱۷۹۔ احمد (۵/ ۲۸۰-۲۸۱) طبرانی فی الکبیر (۱۳۱۳) ابن ابی عاصم فی الأحاد (۲۵۵)

فوائد: یعنی آپ ﷺ کی امت کے انچاس لاکھ ستر ہزار (49,70,000) افراد کسی قسم کے حساب کتاب اور باز پرس کے بغیر جنت کے وارث بن جائیں گے۔

زمین پر جنت کی تین چیزیں اب بھی پائی جاتی ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کی صرف تین چیزیں اس زمین میں اب بھی پائی جاتی ہیں: عجوہ کجور کا درخت اور حجر اسود۔“

ثلاثة من الجنة يوجد على الارض

۱۰۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ بَعْرُسُ الْعُجْوَةِ، وَأَوَاقٍ تَنْزَلُ فِي الْفَرَاتِ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ بَرَكَاتِ الْجَنَّةِ، وَالْحَجَرُ))

[الصحیحة: ۳۱۱۱]

تخریج: الصحیحة ۳۱۱۱۔ خطیب فی التاریخ (۵۵/ ۱) ابن راہویہ فی مسنده (۲۵۲)

جنت کی چیزیں دنیا کی چیزوں کے ساتھ صرف نام میں

اشياء الجنة يشبه ما في الدنيا

مشابہ ہیں

بالاسماء

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جنت میں جتنی چیزیں ہیں صرف ناموں میں ان کی دنیوی چیزوں سے مشابہت ہے۔

۱۰۱۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْفُوفًا: ((لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ يُشَبِّهُ [مَا] فِي الدُّنْيَا إِلَّا الْأَسْمَاءُ))

[الصحیحة: ۲۱۸۸]

تخریج: الصحیحة ۲۱۸۸۔ ابونعیم فی صفة الجنة (۲/۳۱) الضیاء فی المختارة (۱۷/۱۰) موقوفاً
فوائد: لیکن چیزوں کی خاصیات میں جو فرق پایا جاتا ہے کوئی ذہن اس کا فیصلہ تو درکنار اس کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔

سات مرتبہ آگ سے پناہ اور سات مرتبہ جنت کے

اهمية الإستجار من النار و السؤال

سوال کی اہمیت

الجنة سبع و ات

۱۵۰۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا اسْتَجَارَ عَبْدٌ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فِي يَوْمٍ، إِلَّا قَالَتِ النَّارُ يَا رَبِّ إِنَّ عَبْدَكَ فَلَانًا قَدْ اسْتَجَارَكَ مِنِّي فَأَجِرْهُ، وَلَا يَسْأَلُ اللَّهُ عَبْدٌ الْجَنَّةَ فِي يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ إِنَّ عَبْدَكَ فَلَانًا سَأَلَنِي، فَأَذْخِلْهُ الْجَنَّةَ))
 سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”جب آدمی ایک دن میں سات دفعہ آگ سے (اللہ کی) پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے میرے رب! تیرا فلاں بندہ مجھ سے پناہ مانگ رہا ہے تو اسے پناہ دے دے۔ اسی طرح جو آدمی ایک دن میں سات دفعہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے میرے رب! تیرا فلاں بندہ تجھ سے میرا سوال کر رہا ہے تو اسے جنت میں داخل کر دے۔“

[الصحیحة: ۲۵۰۶]

تخریج: الصحیحة ۲۵۰۶۔ ابویعلیٰ (۲۱۹۳) الضیاء فی صفة الجنة (۱/۸۹/۳) البزار (۳۱۷۵)
فوائد: ہمیں چاہئے کہ ہم دن میں سات مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کریں اور سات مرتبہ جہنم سے اس کی پناہ طلب کریں۔

باب: حوض کوثر پر آنے والے لوگوں کی تعداد

باب: عدد من یرد حوضه ﷺ

۱۴۰۳۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَفَزَلْنَا مِنْزِلًا فَمَسِيعَتُهُ يَقُولُ: ((مَا أَنْتُمْ بِجَزْءٍ مِنْ مِائَةِ أَلْفٍ جَزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضُ مِنْ أُمَّتِي)). كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانٍ مِائَةٍ۔ [الصحیحة: ۱۲۲۳]
 سیدنا زید بن ارقم ؓ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا:
 ”میری امت کے جو لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے تم ان کا لاکھوں (100,000) حصہ بھی نہیں ہو۔“ زید بن ارقم سے پوچھا گیا: تم لوگ اس دن کتنے تھے؟ انھوں نے کہا: سات آٹھ سو تھے۔ (یعنی صحابہ کے بعد بھی بہت زیادہ لوگ مسلمان ہوں گے۔)

تخریج: الصحیحة ۱۲۳۔ ابوداؤد (۵۷۳۶) احمد (۳۶۷۷/۳) حاکم (۷۶/۱)

فوائد: نبی کریم ﷺ کا حوض جو حشر کے میدان میں واقع ہوگا، مربع شکل کا ہے اور اس کی وسعت ایک مہینہ مسافت جتنی ہے اس کا پانی دودھ اور برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کی مہک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اس پر پڑے ہوئے آنجورے ستاروں کی تعداد میں ہیں جو اس حوض کا مشروب ایک دفعہ پی لے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہیں ہوگا۔ جنت سے آنے والے دو پر نالے اس میں گر رہے ہیں ایک پر نالہ سونے کا ہے اور ایک چاندی کا۔ [ماخوذ از روایات بخاری و مسلم] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حوض مبارک پر وارد ہونے والے سعادت مند بھاری تعداد میں ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسے خوش نصیبوں میں شامل

شدة النار و غفلة الناس

۱۵۰۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا)) [الصحيحة: ۹۵۳]

آگ کی سختی اور لوگوں کی غفلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ جہنم جیسی (ہولناک) چیز سے بچنے والا سویا ہوا ہو اور یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ جنت جیسے (نعمت کدے) میں داخل ہونے والا محو آرام ہو۔“

تخریج: الصحيحة ۹۵۳۔ ترمذی (۳۶۰۱) ابن المبارک فی الزهد (۲۷) ابونعیم فی الحلیۃ (۱۷۸/۸)

فوائد: یعنی جو آدمی جہنم سے آزادی حاصل کر کے جنت کو اپنے ورثے میں لینا چاہتا ہے تو وہ موت سے قبل محو آرام نہیں رہ سکتا ہے وہ کسی نیک عمل پر کفایت نہیں کر سکتا ہے بلکہ چڑھتا سورج اسے از سر نو منصوبہ بندی کا سبق دیتا ہے وہ ماضی میں کئے گئے اپنے نیک کارناموں پر شکر ادا کر کے مستقبل میں ان سے بڑھ کر اقدام کرنا چاہتا ہے کیونکہ نہ صرف اس نے جہنم سے دور بھاگنا ہے بلکہ جنت تک رسائی بھی حاصل کرنی ہے۔

من ای عمرة و حالة یبعث اهل

الجنة والنار

۱۵۰۵۔ عَنْ الْمِقْدَامِ مَرْفُوعًا: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ سَقَطًا وَلَا هَرَمًا. وَإِنَّمَا النَّاسُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ. إِلَّا بَعَثَ ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ كَانَ عَلَى نُسْخَةِ آدَمَ، وَصُورَةُ يُوْسُفَ، وَقَلْبُ أَيُّوبَ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَظُمُوا، أَوْ قُحِمُوا كَالْجِبَالِ)) [الصحيحة: ۲۵۱۲]

اہل جنت اور جہنم کو کن عمروں اور کس حال میں اٹھایا جائے گا

سیدنا مقدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اپنی تخلیق کی تکمیل سے پہلے (یعنی نامکمل حالت میں) مر جائے یا انتہائی عمر رسیدہ ہو کر۔ اور لوگ ان دو عمروں کے درمیان ہی ہوتے ہیں۔ اسے تیس سال کی عمر (کا جوان بنا کر) اٹھایا جائے گا اگر وہ جنتی ہو تو حضرت آدم (علیہ السلام) کی ساخت، حضرت یوسف (علیہ السلام) کی صورت اور حضرت ایوب (علیہ السلام) کے دل پر ہوگا اور اگر جہنمی ہو تو اس کے جسم کو پہاڑ کی مانند عظیم و جسیم بنا دیا جائے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۲۵۱۲۔ ابوالقاسم ہبة اللہ الطبری فی الفوائد الصحاح (۱/۱۳۰/۲) طبرانی فی الکبیر (۲۸۰/۲۰)

فوائد: جنتی کون ہے؟ تیس سال کی ابھرتی جوانی والا نوجوان اور جدا امجد حضرت آدم (علیہ السلام) کے دراز قد، حضرت یوسف (علیہ السلام) کے حسن تام اور حضرت ایوب (علیہ السلام) کے صبر و برداشت سے متصف ہوگا جو ہر اچھی صفت میں اپنی مثال آپ ہی پیش کرے گا۔ لیکن اس نوجوان کے برعکس جہنمی کے وجود پر نگاہ ڈالیں کہ جس کی ایک داڑھ کی جسامت احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔ [صحیحہ: ۱۶۰۱]

باب: تفسیر ﴿اولئك هم الوارثون﴾

۱۵۰۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ مَنْزِلَانِ: مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ، فَإِذَا مَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ، وَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهُ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ﴾ [المومنون: ۱۰]۔ [الصحيحه: ۲۲۷۹])

تفسیر آیت ﴿اولئك هم الوارثون﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر آدمی کے دو ٹھکانے ہیں: ایک ٹھکانہ جنت میں اور دوسرا جہنم میں ہے۔ اگر وہ مرکز جہنم میں چلا جاتا ہے تو جنتی لوگ اس کے ٹھکانے کے وارث بن جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿یہی لوگ وارث ہیں﴾ (سورہ مومنون: ۱۰)۔“

تخریج: الصحيحه ۲۲۷۹۔ ابن ماجه (۳۳۳۱) ابن ابی حاتم فی التفسیر (ابن کثیر: ۳/۳۶۸) بیہقی فی الشعب (۳۷۷)

منبری هذا علی ترعة ما الجنة

۱۵۰۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ بَرِيَ هَذَا عَلَى تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعِ الْجَنَّةِ)) [الصحيحه: ۲۳۶۳]

میرا یہ منبر جنت کے باغیچے پر ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا یہ منبر جنت کی نہروں یا باغیچوں میں سے ایک نہر یا باغیچے پر ہے۔“

تخریج: الصحيحه ۲۳۶۳۔ احمد (۲/۳۶۰-۳۵۰) ابن سعد (۱/۲۵۳) نسائی فی الکبری (۲۲۸۸)

فوائد: یہ ممکن ہے کہ وہ جگہ حجر اسود کی طرح جنت سے نکل ہوئی ہو یا پھر اس کے معانی و مفاہیم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے۔

حقیقت الجہنم علی صام الدھر

۱۵۰۸۔ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ صَامَ الدَّهْرَ، ضَيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هَكَذَا. وَعَقَدَتْ يَسْعِينَ)) [الصحيحه: ۳۲۰۲]

پورا زمانہ روزہ رکھنے والے پر جہنم تنگ کر دی جائے گی سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے پورا زمانہ روزے رکھے اس پر جہنم اس طرح تنگ کر دی جائے گی۔“ پھر آپ نے نوے (۹۰) کی گرہ لگا کر اشارہ کیا۔

تخریج: الصحيحه ۳۲۰۲۔ ابو داود الطیالسی (۵۱۳) البزار (الکشف: ۱۰۳۱) بیہقی (۳/۳۰۰) احمد (۴/۳۱۴)

فوائد: شریعت نے عبادات و معاملات کے سلسلے میں مکمل رہنمائی کی ہے اور ہر شعبے میں اعتدال کو بنیاد بنایا ہے۔ اسی بنا پر پورے زمانے کے روزوں سے منع کر دیا ہے اب ایسا کرنا غلو فی الدین ہے۔ (۹۰) کی گرہ: انکشاف شہادت کا سرا انگوٹھے کی جز پر رکھیں پھر انگوٹھے کو انگلی کے ساتھ ملا دیں (کہ اندر گول دائرے کا سوراخ بن جائے)۔

دوام نعم الجنة

۱۵۰۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ، لَا يَبَاسُ، لَا تَمْلِيْ رَبَّابَةٌ، وَلَا يَغْنَى

جنت کی نعمتوں کا دوام

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو جنت میں داخل ہوگا وہ خوشحال رہے گا، کبھی بد حال نہیں ہو

[شَبَابُهُ]۔ [الصحيحة: ۱۰۸۶]

گا اس کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے اور اس کی جوانی ماند نہیں پڑے گی۔“

تخریج: الصحيحة ۱۰۸۶۔ مسلم (۲۸۳۶) احمد (۳۶۹/۲) دارمی (۲۸۲۲)

فوائد: جنتی ہر وقت خوش باش اور سراسر نعمتوں میں گھرا ہوا ہوگا۔

موضع سط في الجنة خير من الدنيا . جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر

وما فيها

۱۰۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَوْضِعُ سَوَاطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَقَرَأَ: ﴿فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُذْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ قَارَىٰ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْفُرُورِ﴾ [آل عمران: ۱۸۵])).

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے﴾ بیشک وہ کامیاب ہو گیا اور دنیوی زندگی تو صرف دھوکے کی جنس ہے۔ ﴿(سورہ آل عمران: ۱۸۵)

تخریج: الصحيحة ۱۹۷۸۔ ترمذی (۳۲۸۸) احمد (۳۲۸/۲) حاکم (۲۹۹/۲)

جنتی بیویوں سے ہمبستری کا بیان

بيان مجامعة ازواج الجنة

۱۰۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: أَنْطَأَفِي الْجَنَّةَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. دَحْمًا دَحْمًا، فَاذَا قَامَ عَلَيْهَا رَجَعْتَ مُطَهَّرَةً بِكْرًا)). [الصحيحة: ۳۳۵۱]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا ہم جنت میں (اپنی بیویوں یا حوروں سے) صحبت کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ پرزور اور پر جوش انداز میں۔ جب وہ اس سے فارغ ہوگا تو وہ پھر پاک اور کنواری ہو جائے گی۔

تخریج: الصحيحة ۳۳۵۱۔ ابن حبان (۷۴۰۲) ابونعیم فی صفة الجنة (۳۹۳) الضیاء فی صفة الجنة (۸۳/۳)

جنتی سونیں گے نہیں

لانيام اهل الجنة

۱۰۱۲۔ قَالَ ﷺ: ((الْتَوَمُ أَخَوُ الْمَوْتِ، وَلَا يَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ)). رَوَى مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیند موت کی ہی ایک قسم ہے اور (اسی لئے) جنت والے نہیں سونیں گے۔“ یہ حدیث سیدنا جابر اور سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

[الصحيحة: ۱۰۸۷]

تخریج: الصحيحة ۱۰۸۷۔ (۱) ابونعیم فی صفة الجنة (۲/۱۲۸) والحلیۃ (۹۰/۷) الضیاء المقدسی فی صفة الجنة (۲/۱۲۸)

فوائد: جنتی ہر وقت بیدار رہ کر جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔

جہنم کی وسعت کا بیان

سعة جہنم

امام مجاہد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: کیا تجھے جہنم کی وسعت کا علم ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے کہا: جی ہاں اللہ کی قسم! آپ کو واقعی علم نہیں ہوگا۔ (سنو! ایک جہنمی کے) مکان کی لو اور کندھے کے درمیان کا فاصلہ ستر سال کی مسافت کا ہوگا وہاں پیپ اور خون کی وادیاں چل رہی ہوں گی۔ میں نے کہا: نہریں چلیں گی؟ انھوں نے کہا: نہریں نہیں وادیاں۔ پھر فرمایا: کیا تجھے جہنم کی وسعت کا علم ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے کہا: جی ہاں اللہ کی قسم! آپ کو واقعی علم نہیں ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ﴿اور ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لیپٹے ہوں گے۔﴾ (سورہ زمر: ۶۷) کہ اے اللہ کے رسول! (جب زمین و آسمان کی یہ کیفیت ہوگی تو) اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت وہ جہنم کے پل (یعنی پل صراط) پر ہوں گے۔“

۱۵۱۳۔ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتَدْرِي مَا سِعَةُ جَهَنَّمَ؟ قُلْتُ لَا. قَالَ: أَجَلُ وَاللَّهِ مَا تَدْرِي، إِنْ بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِ أَحَدِهِمْ وَبَيْنَ عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ رِيفًا، تَحْرِي فِيهَا أَوْدِيَةُ الْقَيْحِ وَالْذَّمِّ. قُلْتُ: أَتَنْهَارُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ أَوْدِيَةٌ تَمُّ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا سِعَةُ جَهَنَّمَ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ أَجَلُ وَاللَّهِ مَا تَدْرِي، حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿وَالْأَرْضُ حَبِيبًا قَبَضَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ﴾ [الزمر: ۶۷]، فَأَمَّنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((هُمْ عَلَى جَسِرٍ جَهَنَّمَ))

[اصحیحہ: ۵۶۱]

تخریج: الصحیحہ ۵۶۱۔ احمد (۱۱۶/۹) ابن المبارک فی الزہد (زوائد: ۲۹۷) حاکم (۳۳۶/۲) ترمذی (۳۲۳۱) مختصراً

رسول کی اطاعت جنت میں داخلے کا سبب ہے

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم سب کے سب جنت میں داخل ہو گے ماسوائے ان کے جو انکار کر دیتے ہیں اور اونٹ کے بدکنے کی طرح (اللہ اور رسول کی) اطاعت سے باہر ہو جاتے ہیں۔“ صحابہ نے عرض کی: بھلا جنت میں جانے سے کون انکار کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (جنت

اطاعة الرسول سبب دخول الجنة

۱۵۱۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ كُلُّكُمْ إِلَّا مَنْ أَبَى، وَشَرَدَ عَلَى اللَّهِ كَشُرُودِ الْبَعِيرِ، فَأَلَوْا وَمَنْ يَأْبَى أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى)) [الصحيحہ: ۲۰۴۴]

میں داخل ہونے سے) انکار کر دیا۔“

تخریج: الصحیحة ۲۰۳۴۔ ابن حبان (۱۷) طبرانی فی الاوسط (۸۱۲)

فوائد: جو شخص رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نہیں کرتا، بھلا وہ زبان سے جنت میں داخل ہونے کی خواہشات کا اظہار کرتا رہے اس کا پورا وجود اس بات کی شہادت دے رہا ہوتا ہے کہ وہ جنت میں جانے سے انکار کر رہا ہے کیونکہ زبانی دعووں اور خواہشوں سے تو کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا، جب تک عملی طور پر کوشش نہ کی جائے۔

جنت میں عورتیں مردوں سے زیادہ ہوں گی

النساء اکثر من الرجال فی الجنة

۱۵۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: افْتَحَرَتِ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: النِّسَاءُ أَكْثَرُ مِنَ الرَّجَالِ فِي الْجَنَّةِ، فَظَرَّ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى لَا الْقَوْمِ فَقَالَ: أَلَا تَسْمَعُونَ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي أَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ: ((وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالثَّانِيَةُ كَأَصْوَاءِ كَاتِبٍ فِي السَّمَاءِ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مَخْ سَوْفَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، وَلَيْسَ فِي الْجَنَّةِ عَرَبٌ))

[الصحیحة: ۲۰۰۶]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں: مرد اور عورتیں فخر و مباہاتہ میں پڑ گئے۔ انھوں نے کہا: جنت میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہوگی۔ سیدنا عمر بن خطاب ؓ نے لوگوں کی طرف دیکھا اور کہا: تم لوگ ابو ہریرہ کی بات نہیں سن رہے؟ سیدنا ابو ہریرہ ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت کے بارے میں فرمایا: ”ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح (چمکتے) ہوں گے اور دوسرے گروہ (کے چہرے) آسمان کے سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی طرح (تابناک) ہوں گے ہر ایک جنتی کی دو بیویاں ہوں گی اس کی ہڈی کا گودا گوشت میں سے نظر آئے گا اور جنت میں کوئی مرد یا عورت کنواری نہیں ہوگی۔“

تخریج: الصحیحة ۲۰۰۶۔ اسلم الواسطی فی تاریخہ (۱۸۰) مسلم (۲۸۳۳) احمد (۲/ ۲۳۰-۲۳۷) بنحوہ

فوائد: آج ہمیں جنت کی بعض چیزیں عجیب اور انوکھی محسوس ہوتی ہیں اور جب ہم ان شاء اللہ جنت میں پہنچیں گے تو وہاں کی ساری کی ساری چیزیں انتہائی حسین و جمیل ہوں گی۔

باب: خصائص نبوی ﷺ کا بیان

باب: من خصائصه ﷺ

۱۵۱۶۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللَّهِ، وَعِيسَى كَلِمَةُ اللَّهِ وَرُوحُهُ، وَمُوسَى كَلِمَةُ اللَّهِ تَكَلَّمَ اللَّهُ بِهَا، وَأُعْطِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وُلِدَ آدَمَ كُلُّهُمْ تَحْتَ لِوَانِي يَوْمَ

سیدنا حذیفہ بن یمان ؓ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول نے کہا: ابراہیم (ؑ) خلیل اللہ ہیں عیسیٰ (ؑ) اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں اور موسیٰ (ؑ) سے اللہ تعالیٰ نے کلام کی ہے۔ اے اللہ کے رسول! آپ کو کیا عنایت کیا گیا ہے؟ آپ ؐ نے فرمایا: ”روز قیامت آدم (ؑ) کی ساری اولاد میرے

الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَفْتَحُ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ)).
[الصحيحہ: ۲۴۱۱]

جہنم کے نیچے ہوگی۔ میں وہ شخصیت ہوں جس کے لئے سب سے پہلے جنت کے دروازے کھولے جائیں گے۔“

تخریج: الصحيحہ ۲۴۱۱۔ نوین فی حدیثہ (۱/۱ اقطعة منہ)

فوائد: روز قیامت آپ ﷺ بنو آدم کے سردار ہوں گے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (انا سيد الناس يوم القيامة۔) [بخاری، مسلم] یعنی: میں روز قیامت لوگوں کا سردار ہوں گا۔ یہ آپ ﷺ کے دو امتیازات ہیں کہ آپ تمام لوگوں کے سید ہوں گے اور سب سے پہلے آپ کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔

من تدخل في النساء في الجنة

۱۵۱۷۔ عَنْ عَمَّارَةَ خُرَيْمَةَ، قَالَتْ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ عَلَيْهَا حَبَائِرُ لَهَا، وَخَوَاتِيمُ بَوَقَتْ بَسَطَتْ يَدَهَا عَلَى الْهُدُوجِ، فَقَالَ: نَرَى غِرْبَانًا فِيهَا غُرَابٌ أَعْلَمُ، أَحْمَرُ الْغُرَابِ وَالرَّحْلَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُنَّ مِثْلُ هَذَا الْغُرَابِ فِي الْغُرْبَانِ)) [الصحيحہ: ۱۸۵۰]

عورتوں میں سے کون سی عورت جنت میں داخل ہوگی عمارہ بن خزیمہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حج یا عمرے کے موقع پر سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، اچانک ایک عورت آئی، اس نے ننگن اور انگوٹھیاں پہن کر اپنا ہاتھ کبواڑے پر پھیلا رکھا تھا۔ انھوں نے کہا: ہم اس گھائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا: ”زرا دیکھو! کیا کوئی چیز نظر آرہی ہے؟“ ہم نے کہا: کوئی نظر آ رہے ہیں، ان میں ایک کوا سرخ چوچ اور سرخ پیروں والا بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں میں سے وہی عورت جنت میں داخل ہوگی جو ان کووں میں اس کوے کی طرح ہوتی ہے۔“

تخریج: الصحيحہ ۱۸۵۰۔ احمد (۳/۲۰۵، ۱۹۷) ابویعلیٰ (۴۳۳) نسائی فی الکبریٰ (۹۲۶۸)

فضل الشهيد و ذم المشرک

۱۵۱۸۔ عَنْ أَنَسٍ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ [لِللَّهِ] لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! كَيْفَ وَجَدْتُكَ مِنْزِلَكَ؟ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ! خَيْرٌ مِنْزِلٍ، فَيَقُولُ سَلْ وَتَمَنَّ، فَيَقُولُ مَا أَسْأَلُ وَآتَمَنِّي؟ إِلَّا أَنْ تَرُدَّنِي إِلَى الدُّنْيَا فَأَقْتُلُ فِي سَبِيلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، وَفِي طَرِيقٍ بِلَفْظٍ مِنَ الْكُرَامَةِ.

شہید کی فضیلت اور مشرک کی مذمت کا بیان

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنتی آدمی کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: آدم کے بیٹے! اپنے ٹھکانے کو کیسا پایا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! بہترین ٹھکانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سوال کرو اور مزید تمنا کر۔ وہ کہے گا: میں کس چیز کا سوال کروں اور کس چیز کی تمنا کروں؟ ہاں! اگر تو مجھے دنیا کی طرف واپس لوٹا دے (تو ٹھیک ہے) تاکہ تیرے راستے میں دس دفعہ شہید ہو سکوں۔ وہ شہادت کی فضیلت و تکریم کی وجہ سے اس (خواہش کا اظہار کرے گا)۔ پھر جہنمی آدمی کو لایا جائے

گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: اپنی منزل کو کیسا پایا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! بدترین منزل ہے۔ رب تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو آزاد ہونے کے لئے زمین بھر سونا دے دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں! اے میرے رب! اللہ تعالیٰ کہے گا: تو جھوٹا ہے میں نے تو تجھ سے اس سے بھی کم اور آسان کا مطالبہ کیا تھا، لیکن تو نے نہیں کیا۔ پھر اسے آگ کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔“

وَيُوتِي بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُولُ [اللَّهُ] لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ! كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! شَرَّ مَنْزِلٍ، فَيَقُولُ [الرَّبُّ] عَزَّوَجَلَّ: ۝ لَهُ أَتَفْتِدِي مِنْهُ بِطَلَاعِ الْأَرْضِ ذَهَبًا؟ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ بَعَمٍ فَيَقُولُ: كَذَبْتَ، قَدْ سَأَلْتُكَ أَقْلَ مِنْ ذَلِكَ وَأَبْسَرَ فَلَمْ تَفْعَلْ فَيُرَدُّ إِلَى النَّارِ))

[الصحيحة: ۳۰۰۸]

تخریج: الصحيحة ۳۰۰۸۔ احمد (۳/ ۲۰۷۔ ۲۰۸) ابن حبان (۷۳) حاکم (۲/ ۷۵) نسائی (۳۱۲۲) مختصراً بالشرط الاول بخاری (۲۸۱۷) ومسلم (۱۷۸۸) مختصراً

فوائد: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی روزی کمانے کے لئے تجارت کرتے تھے، مزدوریاں کرتے تھے، کھیتی باڑی کرتے تھے، آباء و اجداد کے ورثے سے ان کو بھی حصہ ملتا تھا، وہ دنیا کمانے کے لئے وقت نکالتے تھے اور اس وقت کے دشمنان اسلام کے بھی یہی کام تھے، لیکن صحابہ کرام کی بنیادی صفت یہ تھی کہ ہر کام کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اجازت طلب کرتے تھے، اپنی تمام مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتے تھے، اگر ضرورت پڑتی تو گراں مایہ اٹاٹے قربان کر دیتے تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر ان خصوصیات کی وجہ سے جنت مل جائے تو انسان کے حق میں یہ سودا بہت ہی سستا ہے۔

حارثہ بن سراقۃ فی اعلی الفردوس حارثہ بن سراقۃ جنت الفردوس کے اعلیٰ و افضل حصہ

میں ہے

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حارثہ بن سراقۃ رضی اللہ عنہ جاسوسی کے لئے نکلے، اچانک ایک تیر لگا اور وہ شہید ہو گئے۔ ان کی ماں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ جانتے ہیں کہ حارثہ کا میرے ہاں کیا مقام تھا؟ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں، وگرنہ آپ دیکھیں گے کہ میں (اس کی جدائی پر) کیا کرتی ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ام حارثہ! جنت ایک نہیں ہے، بلکہ کئی جنتیں ہیں اور (تیرا بیٹا) حارثہ جنت یا جنت الفردوس کے اعلیٰ و افضل حصے میں ہے۔“

۱۵۱۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ حَارِثَةَ بْنَ سُرَاقَةَ خَرَجَ نَظَارًا مَعَاتَاهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مَوْضِعَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ كَانَ فِي الْحَنَةِ صَبْرْتُ، وَإِلَّا رَأَيْتُ مَا أَصْنَعُ! قَالَ: فِي أَعْلَى الْفِرْدَوْسِ))

[الصحيحة: ۱۸۱۱]

تخریج: الصحيحة ۱۸۱۱۔ احمد (۳/ ۱۲۳) ابن سعد (۳/ ۵۱۰۔ ۵۱۱) ابویعلیٰ (۳۵۰۰) بخاری (۲۸۰۹) ترمذی (۳۱۷۴) من طریق آخر عنه

عورتیں جب جنت میں داخل ہوں گی تو کنواریاں
ہوں گی

ان النساء اذا دخلن الجنة فصارت
ابكاراً

سیدنا حسن ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بوڑھی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ام فلاں! کوئی بوڑھی عورت جنت میں داخل نہیں ہوگی۔“ وہ روتے ہوئے چل پڑی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے بتلا دو کہ یہ اس بڑھاپے کی عمر کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ہم نے ان کی بیویوں کو خاص طور پر بنایا ہے۔ اور ہم نے انھیں کنواریاں بنا دیا ہے۔ محبت والیاں اور ہم عمر ہیں﴾ (سورۃ واقعہ: ۳۵-۳۷) (یعنی جوان ہو کر جنت میں جائے گی)۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۸۷۔ ترمذی فی الشامائل (۲۰۵) بغوی فی التفسیر (۱۱۳/۸) ابوالشیخ فی اخلاق النبی ﷺ (ص: ۷۸)

سب سے بدترین عذاب میں وہ ہوگا کہ جس نے
دوسروں کو نیکی کا حکم دیا لیکن خود نیکی نہ کی

اشد الناس عذاباً من امر بالمعروف
ولم یاتہ

سیدنا ابو داؤد ؓ نے کہا کہ کسی نے سیدنا اسامہ ؓ سے کہا: اگر آپ سیدنا عثمان ؓ کے پاس جائیں اور ان سے ان کے کئے کے بارے میں بات کریں؟ انھوں نے کہا: تمہارا یہ خیال ہوگا کہ میں ان سے جو گفتگو کروں گا وہ تمہیں بتا دوں گا؟ میں دروازہ کھولے بغیر ان سے رازدارانہ انداز میں بات کروں گا، کیونکہ ایک حدیث کی روشنی میں میں نہ یہ چاہتا ہوں کہ میں سب سے پہلے دروازہ کھولوں اور نہ میں اپنے امیرؓ اگر وہ واقعی امیر ہے کے بارے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ خیر الناس ہے۔ کہا گیا: وہ کون سی حدیث ہے؟ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی کو روز قیامت لایا جائے گا اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا“ اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی اور وہ چکی کے گرد

۱۰۲۱۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قِيلَ لِأَسَامَةَ: لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا وَفِي الرِّوَايَةِ الْأُخْرَى: عُثْمَانَ فَكَلِمَتَهُ زَادَنِي الْأُخْرَى: فِيمَا يَصْنَعُ؟ قَالَ: إِنِّي لَتَرَوُنَّ إِنِّي أَكَلِمَتُهُ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ؟ إِنِّي أَكَلِمَتُهُ فِي السِّرِّ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ إِنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا: إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: وَمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَسْلِقُ أَقْتَابَهُ. وَفِي رِوَايَةٍ أَقْتَابٌ بَطْنُهُ. فِي النَّارِ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ،

گدھے کے گھومنے کی طرح ان کے ارد گرد چکر لگانا شروع کر دے گا۔ اسے دیکھ کر لوگ کہیں گے: اوفلاس! تجھے یہاں کیوں پھینکا گیا؟ تو تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تمہیں تو نیکی کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا اور تمہیں تو برائی سے روکتا تھا، لیکن خود باز نہیں آتا تھا۔“

فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ، يَقُولُونَ يَا فَلَانُ! مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ أُمِرُّكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ)) [الصحيحه: ۲۹۲]

تخریج: الصحيحه ۲۹۲۔ بخاری (۳۶۶۷) مسلم (۲۹۸۹) احمد (۲۰۷/۵) (۲۰۷/۵)
فوائد: علمائے حق کے لئے بہت بڑی وعید ہے ہر عالم اور مبلغ کو چاہئے کہ وہ جو کچھ بیان کرتا ہے اس پر خود بھی عمل کرے ورنہ نہ اس کی زبان میں کوئی تاثیر ہوگی اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ہوگا۔

باب: اہل توحید، جہنم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے
سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
”جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوا اسے بھی (بالآخر) جہنم سے نکال لیا جائے گا۔“

باب: الموحدون لا يخلدون في النار
۱۵۲۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوعًا:
(يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ
مِّنَ الْإِيمَانِ)) [الصحيحه: ۲۴۵۰]

تخریج: الصحيحه ۲۴۵۰۔ ترمذی (۲۵۹۸) نسائی (۵۰۱۳) ابن ماجہ (۶۰) الروایات مطولة ومختصرة احمد (۹۳/۳)
فوائد: انسان کا مقام و مرتبہ اسی میں ہے کہ وہ ایمان و ایقان کے افضل و اعلیٰ مراتب سے متصف ہونے کی کوشش کرے تاکہ حشر کے میدان میں پہلی دفعہ ہی کامیاب و کامران ہو کر اور جہنم سے آزاد ہو کر جنت تک رسائی حاصل کر لے۔

تین آدمی جہنم کی سختیوں میں ہوں گے
سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”جہنم کی آگ سے ایک لپٹ نکل کر یوں کلام کرے گی: تین افراد میرے سپرد کر دیئے گئے ہیں: (۱) ہر جبار اور سرکش، (۲) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بنانے والا فرد اور (۳) کسی کو ناحق قتل کرنے والا شخص۔ آگ کی وہ لپٹ ان کو لپیٹ لے گی اور انہیں جہنم کی سختیوں میں پھینک دے گی۔“

ثلاثة في غوات جهنم
۱۵۲۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوعًا:
(يَخْرُجُ عُنُقُ مِنَ النَّارِ يَتَكَلَّمُ يَقُولُ: وَتَكَلَّتْ
الْيَوْمَ بِثَلَاثَةِ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَبِمَنْ جَعَلَ مَعَ
اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَبِمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ
نَفْسٍ، فَيَقْدِفُهُمْ فِي عَمْرَاتِ
جَهَنَّمَ)) [الصحيحه: ۲۶۹۹]

تخریج: الصحيحه ۲۶۹۹۔ احمد (۳۰/۳) عبد بن حمید (۸۹۶) ابویعلیٰ (۱۱۳۶)

باب: جنت کی وسعت
اور اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا بیان

باب: من سعة الجنة
وفضل الله فيها

باب: سب لوگ آگ پر پیش ہوں گے

سہی کہتے ہیں کہ میں نے مرہ ہمدانی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی فیصل شدہ امر ہے﴾ (سورہ مریم: ۷۱) کے

بارے میں پوچھا، انھوں نے مجھے بیان کیا کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ ﷺ کی یہ روایت بیان کی، آپ نے فرمایا: ”سارے لوگ جہنم میں آئیں گے، پھر اپنے اعمال کے مطابق وہاں سے نکلتے جائیں گے، اول درجے والے لوگ بجلی کی چمک کی طرح، پھر ہوا کے چلنے کی طرح، پھر گھوڑے کے دوڑنے کی طرح، پھر عام سوار کی طرح، پھر مرد کے دوڑنے کی طرح اور پھر آدمی کے چلنے کی طرح وہاں سے نکل جائیں گے۔“

فوائد: معلوم ہوا کہ جنت میں جانے والا ہر فرد پہلے جہنم میں گھسے گا، وہاں سے اپنے اعمال کی روشنی میں نکل کر جنت میں پہنچے گا۔ اس حدیث کو سامنے رکھ کر ہمیں کثرت سے اعمال صالحہ میں حصہ لینا چاہئے۔

باب: کافر کی فدیہ دے کر جہنم سے نجات کی خواہش
سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”قیامت والے دن اللہ تعالیٰ آگ کے سب سے ہلکے عذاب
میں جہنم آدمی سے پوچھیں گے: ابن آدم! کیسا ٹھکانہ ملا؟ وہ کہے
گا: بدترین ٹھکانہ۔ اسے کہا جائے گا: اگر تیری ملکیت میں دنیا و ما
فیہا ہوتا تو کیا تو (اس عذاب سے) چھٹکارا حاصل کرنے کے

١٥٢٤- عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ((يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيَقْبِي مِنْهَا مَا شَاءَ
 اللَّهُ. عَزَّوَجَلَّ، فَيُنْشِي اللَّهُ تَعَالَى لَهَا.
 يَغْنِي خَلْقًا حَتَّى يَمْلَأَهَا))

باب: كل الناس يدخل النار

١٥٢٥- عَنْ السُّدِّيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ مَرَّةً الْهَمْدَانِيَّ
عَنْ قَوْلِ اللَّهِ -عَزَّوَجَلَّ- ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا
وَرِدْهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾

[مریم: ٧١]

فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (يَرُدُّ النَّاسُ [كُلَّهُمْ]
النَّارَ، ثُمَّ يَصْطَرُونَ [مِنْهَا] بِأَعْمَالِهِمْ، فَأُولَئِهِمْ
كَلَمَةُ الْبُرْقِ، ثُمَّ كَمَرِ الرَّيْحِ، ثُمَّ كَحُضْرِ
الْقُرْسِ، ثُمَّ كَالرَّايِبِ، ثُمَّ شِدَّةِ الرِّجَالِ، ثُمَّ
كَمَشِيهِمْ) . [الصحيحة: ٣١١]

باب: تمنى الكافر الفداء من النار

١٥٣٦. عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ لَأَهْلُونَ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) يَا ابْنَ آدَمَ! كَيْفَ وَجَدْتُكَ مَضْجَعَكَ؟ فَيَقُولُ بِمَرٍّ مَضْجَع. فَيَقَالُ لَهُ: لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُفْدِيًا بِهَا؟ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ:

لئے) وہ فدیے میں دے دیتا؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: تو جھوٹا ہے، جب تو اپنے باپ آدم (علیہ السلام) کی پیٹھ میں تھا تو میں نے تجھ سے اس سے آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا، میں تجھے آگ میں داخل ہونے سے بچا لوں گا۔ لیکن تو نے اس بات کا انکار کر دیا، میرے ساتھ شرک کیا۔ پھر اسے جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔“

[كَذَبْتُ] قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبٍ. وَفِي رِوَايَةٍ فِي ظَهْرِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ [بِي شَيْئًا]، [وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ]، فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ. فَيَوْمَ رَبِّهِ إِلَى النَّارِ))

[الصحيحه: ۱۷۲]

تخریج: الصحيحه ۱۷۲۔ بخاری (۳۳۳۳) مسلم (۲۸۰۵) احمد (۱۲۹/۱۲۷/۳)

فوائد: جن مسلمانوں اور مومنوں کو جنت میں داخلہ ملے گا یقیناً یہ سودا ان کے حق میں بہت ہی سستا ہوگا کہ انہوں نے دنیا میں معمولی وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار کر اپنے معاملات کو شریعت کے سانچے میں ڈھالا ہوا تھا، آج اللہ تعالیٰ نے اتنی قدر کی کہ انہیں جنت میں داخل فرما دیا۔



(۱۰) الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ

حج اور عمرہ

رفع الصوت بالتلبية

۱۵۲۷۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَرُّ أَصْحَابِكَ فَلْيُرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ، فَإِنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ)) [الصحيحه: ۸۳۰]

تلبیہ کے ساتھ آواز کو بلند کرنا

زید بن خالد جہنی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے کہا اے محمد ﷺ! اپنے صحابہ کو حکم فرمائیں کہ وہ تلبیہ کے وقت اپنی آوازوں کو بلند کریں۔ کیونکہ یہ شعائر حج میں سے ہے۔

تخریج: الصحيحه ۸۳۰۔ ابن ماجه (۲۹۲۳)، احمد (۱۹۲/۵)، ابن خزيمة (۲۶۲۸)، ابن حبان (۳۸۰۳)، حاکم (۳۵۰/۱)

فوائد: صحیح بخاری، کتاب الحج باب التلبیہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے تلبیہ کے مندرجہ ذیل الفاظ نقل کئے ہیں: ﴿لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ﴾ ”حاضر اے میرے اللہ میں تیرے پاس حاضر، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر، تعریف اور نعمت تیری ہے اور بادشاہت بھی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔“ اس حدیث کے مطابق حجاج کرام کو بآواز بلند تلبیہ پڑھنا چاہیے۔ بآواز بلند تلبیہ کہنا سنت ہے اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ تلبیہ چھوڑنے والے پر جانور ذبح کرنا لازمی ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا فرمان ہے کہ بغیر تلبیہ کے احرام بھی صحیح نہیں ہوتا۔ مذکورہ روایت میں بھی آپ نے تلبیہ کو شعائر حج میں سے کہا ہے۔ شعائر شعیرة کی جمع ہے اور یہ امتیازی علامت کو کہتے ہیں، تمام مظاہر اور ہر نظام کی امتیازی علامات کو ہی شعائر کہا جاتا ہے۔ مثلاً اذان، نماز باجماعت، مساجد وغیرہ یہ شعائر اسلام ہیں۔ گرجا، صلیب عیسائیوں کے، تلک، زنار، چوٹی اور مندر ہندوؤں کے، کڑا اور کرپان سکھوں کے۔ شعائر ہیں۔ اسی طرح صفامروہ اور مٹی و مزدلفہ یہ حج کے شعائر ہیں اور اسی طرح تلبیہ کو بھی حج میں امتیازی اور بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یاد رہے! عمرہ میں طواف کرنے سے پہلے تلبیہ ختم کر دینا چاہیے اور دوران حج جمرہ عقبہ کو آخری کلکری مارنے کے بعد تلبیہ ترک کر دینا چاہیے۔

فضل الحج والعمرة

۱۵۲۸۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((أَدِيمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ

حج و عمرہ کی فضیلت کا بیان

ابن عباس سے مرفوعاً روایت ہے: حج اور عمرہ کرنے میں بیعتی کرو۔ کیونکہ یہ فقر اور گناہ کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح

وَالذُّنُوبَ، كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ))

بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۸۵۔ طبرانی فی الاوسط (۳۸۲۶)، ابن عدی فی الکامل (۱۳۲۰/۳)

فوائد: حج صاحب استطاعت پر فرض ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑی سعادت بھی ہے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں حج و عمرہ جیسے عظیم عمل کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ مسلمان ساری زندگی دو مقاصد کے حصول کے لیے شب و روز محنت و عبادت کرتا ہے (۱) ہر سچے مسلمان کی اولیں خواہش یہی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمادے۔ (۲) اور اللہ تعالیٰ مجھے عزت و برکت والا وافر رزق حلال عطا کرے تاکہ میری تمام جائز ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ لوگو! حج و عمرہ کرنے میں ہتھیگی کرو اور آگے ایک روایت کے الفاظ ہیں: ﴿تَابِعُوا﴾ پے در پے حج و عمرہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہ معاف کرتے ہوئے رزق کے دروازے کھول دیتے ہیں اور گناہوں کی معافی بھی ایسی کہ جس طرح نومولود معصوم بچہ ہوتا ہے، نیز مال میں خیر و برکت ایسی کہ آدمی کبھی کسی کا محتاج نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ ﷺ کے فرمان پر عمل پیرا ہو کر دنیا کے فوائد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جس عورت نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا وہ فجر کی نماز

من لم تطف البيت في النساء فلتطف

کھڑے ہونے کے ساتھ طواف کرے

باقامة الصلاة الصبح

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس حال میں کہ آپ مکہ میں تھے اور آپ کا نکلنے کا ارادہ تھا، ام سلمہ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا جبکہ ان کا بھی نکلنے کا ارادہ تھا۔ تو آپ نے انھیں فرمایا کہ جب صبح کی نماز کھڑی ہو تو تو اپنے اونٹ پر بیت اللہ کا طواف کر لے جبکہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں۔ پس انھوں نے ایسے ہی کیا، انھوں نے نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ مکہ سے نکل گئیں۔

۱۰۲۹۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ - وَهُوَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتْ الْخُرُوجَ - فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَقِمْتَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ)) فَفَعَلْتَ ذَلِكَ، فَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجْتَ. [الصحیحۃ: ۲۹۹۲]

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۹۲۔ بخاری (۱۲۳۶)، نسائی (۲۹۲۹)

ام سلمہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم میں نے طواف خروج (ودع) نہیں کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے تو لوگوں کے پیچھے سے اپنے اونٹ پر طواف کر لے۔

۱۰۳۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا طُفْتُ طَوَافَ الْخُرُوجِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكَ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ)). [الصحیحۃ: ۱۲۵۹]

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۵۹۔ نسائی (۲۹۲۹)، موطا (۳۷۰/۱، ۳۷۱)، من طریق آخر عنها، نظر الحدیث السابق۔

رمی الجمار کی فضیلت

فضل رمی الجمار

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو رمی جمار کرے گا تو وہ تیرے لئے قیامت کے دن روشنی ہوگی۔

۱۵۳۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَمَيْتَ الْجِمَارَ كَانَ لَكَ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحه: ۲۵۱۵]

تخریج: الصحيحه ۲۵۱۵۔ البزار (الكشف ۱۱۴۰)

باب: مناسک حج کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کنکریاں مارو تو تمہارے لئے عورتوں کے علاوہ ہر چیز حلال ہوگی۔

باب: مناسک الحج

۱۵۳۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَمَيْتُمُ الْجُمُرَةَ، فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ)). [الصحيحه: ۲۳۹]

تخریج: الصحيحه ۲۳۹۔ احمد (۱/۲۳۴) مرفوعاً مناسک حج کا بیان، نسائی (۳۰۸۶)، وابن ماجہ (۳۰۳۱)، موقوفاً علی ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

حضرت عائشہ سے مرفوعاً روایت ہے، جب تم میں سے کوئی ایک اپنے حج کو پورا کرے تو وہ اپنے گھر کی طرف جلدی کرے۔ کیونکہ یہ زیادہ اجر کا باعث ہے۔

۱۵۳۳- عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ حَجَّةً فَلْيُعْجِلِ الرِّحْلَةَ إِلَى أَهْلِهِ، فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لَاحِرِهِ)). [الصحيحه: ۱۳۷۹]

تخریج: الصحيحه ۱۳۷۹۔ دارقطنی (۲/۳۰۰)، حاکم (۱/۴۷۷)، بیہقی (۵/۲۵۹)

باب: تنعیم سے عمرہ کرنا

باب: عمرہ التنعیم

حفصہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں، بے شک نبی ﷺ نے اُن سے کہا: اپنی بہن عائشہ کو پیچھے بٹھا اور تنعیم سے عمرہ کرو اور جب تو ٹیلے سے اترے تو اُس کو حکم دے تاکہ وہ احرام باندھے۔ پس بے شک یہ عمرہ قبول ہے۔

۱۵۳۴- عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أُمِّهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((أَرَدْتُ أَنْتِكَ عَائِشَةَ فَأَعْمَرُهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، فَإِذَا هَبَطْتَ الْأَكْمَةَ فَمَرُّهَا فَلْتَحْرِمِ، فَإِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ)). [الصحيحه: ۲۶۲۶]

تخریج: الصحيحه ۲۶۲۶۔ حاکم (۳/۴۷۷)، احمد (۱/۱۹۸)، ابو دائود (۱۹۹۵)، بخاری (۱۷۸۴)، و مسلم (۱۲۱۲) مختصراً۔
فوائد: تنعیم مکہ مکرمہ سے باہر تقریباً چار میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایام مخصوصہ شروع ہونے کی وجہ سے حج سے پہلے آپ کا عمرہ فوت ہو گیا۔ اس لیے آپ ﷺ نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو کہا کہ اپنی بہن کو عمرہ کرا لاؤ۔ یاد رہے! حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے خود عمرہ نہیں کیا تھا۔ جو لوگ اس حدیث کو دلیل بنا کر بارہا تنعیم سے عمرہ کرتے ہیں، اس کا کوئی جواز اور ثبوت نہیں ہے۔ امام البانی رحمہ اللہ اس موضوع پر سیر حاصل مواد تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فَقَدْ تَبَيَّنَ مِنَّا ذِكْرُنَا مِنْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ وَكُلُّهَا صَحِيحَةٌ أَنَّ النَّبِيَّ إِنَّمَا بِالْعُمْرَةِ عَقِبَ الْحَجِّ بَدِيلَ مَا فَاتَهَا مِنْ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ بِسَبَبِ حَيْضِهَا إِذَا عَرَفْتَ

[illegible]

باب: من مناسك الحج

١٥٣٥- عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

((ارْفَعُوا عَنْ بَطْنِ مُحَسَّرٍ، وَعَلَيْكُمْ بِمِثْلِ
حَصَى الْخَدَفِ)) [الصحيحه: ١٥٣٤]

حَصَى الْخَدْفِ)) [الصحيحة: ١٥٣٤]

تخريج: الصحيحة ١٥٣٣- أحمد (٢١٩/١)، طي وي في المشكل (٢/٤٢)، يهقي (٥/١١٥)

باب: مناسک حج کا بیان

ابن عباسؓ سے روایت ہے بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: وادیِ محسر کے درمیان سے الگ رہو اور بچنے کے دانے کے برابر کنکری مارنا تم پر لازم ہے۔

تم پر لازم ہے۔

تخريج: الصحيحة ١٥٣٣- أحمد (٢١٩/١)، طي وي في المشكل (٢/٤٢)، يهقي (٥/١١٥)

اظهار القوة للمشاركين بالرمل

١٥٣٦- عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ: أَنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ: إِنَّ

مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَدْ وَهَنْتَهُمْ حَتَّى يَثْرِبَ،
فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ الْعَامَ الَّذِي اعْتَمَرَ فِيهِ قَالَ
لَأَصْحَابِهِ: «(ارْمُلُوا بِالْيَبِيتِ، لِيَرَى
الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَكُمْ)» فَلَمَّا رَمَلُوا، قَالَتْ قُرَيْشٌ:

مَا وَهَنَتْهُمْ - [الصحيحة: ٢٥٧٣]

تخریج: الصحیحة ۲۵۷۳۔ احمد (۱/ ۳۷۳)، بخاری (۴۲۵۶) تعلیقاً

رٹل کے ذریعہ سے مشرکین کو اپنی طاقت دکھانا

ابن عباس سے روایت ہے، قریش نے کہا! بلاشبہ محمد ﷺ اور اُس کے ساتھیوں کو یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ عمرہ والے سال مکہ آئے تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے کہا، طواف بیت اللہ میں رمل کرو تاکہ مشرک تمہاری قوت دیکھ لیں۔ جب صحابہ نے رمل کیا تو قریش نے کہا اُن کو (یثرب کے) بخار نے کمزور نہیں کیا۔

(یثر کے) بخار نے کمزور نہیں کیا۔

كيف الحصص

١٥٣٧- قَالَ ﷺ: ((ارْمُوا الْجُمُرَةَ بِمِثْلِ

حَصَى الْخُذْفِ)) وَرَدَّ مِنْ حَدِيثِ جَمْعٍ مِّنْ

آپ ﷺ نے فرمایا: جمرہ کو خنہ کے برابر کنکری کے ساتھ مارو۔

حدیث صحابہ کی ایک جماعت سنان بن سنہ، عبدالرحمن بن معاذ،

ام سلیمان، ابن عمرو بن الاوص، عثمان بن عفیف التیمی اور جابر سے منقول ہے۔

الصَّحَابَةُ مِنْهُمْ سَيِّئَاتُ بَنِي سَنَةَ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعَاذٍ التَّيْمِيُّ، وَأُمُّ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَوْصِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ التَّيْمِيُّ،

وَجَابِرٌ۔ [الصحيحہ: ۱۴۳۷]

تخریج: الصحيحہ ۱۴۳۲۔ احمد (۳۴۳/۴)، ابن سعد (۳۱۷/۴)، احمد (۳۷۴/۵)، بیہقی (۱۴۷/۵)۔ احمد (۵۰۳/۳)، ابو داؤد (۱۹۶۶)، دارمی (۱۹۰۳)، ابو داؤد (۱۹۴۴)، دارمی (۱۹۰۵)، مسلم (۱۲۹۹)، من فعلہ ﷺ۔

بیت اللہ سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب

ابن عمر سے مرفوعاً روایت ہے: بیت اللہ سے فائدہ حاصل کرو، اس کو دو مرتبہ گرایا گیا ہے اور تیسری مرتبہ اس کو اٹھالیا جائے گا۔

ترغیب استمتاع من البيت

۱۵۳۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((اسْتَمْتَعُوا مِنْ هَذَا الْبَيْتِ فَإِنَّهُ قَدْ هَدِمَ مَرَّتَيْنِ وَيُرْفَعُ فِي

الثَّلَاثَةِ)) [الصحيحہ: ۱۴۵۱]

تخریج: الصحيحہ ۱۴۵۱۔ ابن خزیمہ (۲۵۰۶)، ابن حبان (۶۷۵۳)، حاکم (۴۴۱/۱)

آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو ایسا حج بنا دے کہ اس میں ریا اور دکھلاوانہ ہو، یہ حدیث انس، ابن عباس اور بشر بن قدامہ سے روایت کی گئی۔

۱۵۳۹۔ فَإِنَّ: ((اَللّٰهُمَّ هَذِهِ حَجَّةٌ لَا رِيَاءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةً)) رَوَى مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَبَشْرِ بْنِ قَدَامَةَ الضَّبَّائِيُّ۔

[الصحيحہ: ۲۶۱۷]

تخریج: الصحيحہ ۳۶۱۷۔ ترمذی فی الشائل (۳۱۷)، ابن اماجہ (۲۸۹۰)، طبرانی فی الاوسط (۱۳۰۰)، بیہقی (۳۳۳۳۳۲/۴)۔
فوائد: حج بہت بڑی عبادت ہے، ہر عبادت میں نیت کی تطہیر ضروری ہے، اور بالخصوص حج کرتے ہوئے نیت صرف رضائے الہی ہونی چاہیے۔ ریا، دکھلاوا اور نمود و نمائش سے اجتناب کرتے ہوئے کامل یکسوئی، اخلاص اور تواضع کے ساتھ کیا ہوا حج ہی حج مبرور کہلاتا ہے۔ سیر حج کی روایتی سے قبل عزیز رشتے داروں اور دوست و احباب سے ملاقات کرنا معیوب نہیں، البتہ نمود و نمائش اور تکلفات سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ اخلاص کی چادر پر کوئی دھبہ نہ لگے۔

باب: آپ کا حج ختم کر کے عمرہ کا حکم دینا

باب: امرہ صلی اللہ علیہ وسلم

بفسخ الحج الى العمرة

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ حج کے موقع پر ذوالحجہ کی چار یا پانچ راتیں گزری تھیں، آپ ﷺ غصے کی حالت میں میرے پاس آئے، میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ، کس نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ اللہ اس کو آگ میں داخل کرے۔ آپ

۱۵۴۰۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ أَوْ خَمْسٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فِي حَجَّتِهِ وَهُوَ غَضَبِيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَغْضَبَكَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ؟

ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا ہے اور وہ اس سے ہچکچا رہے ہیں۔ اگر مجھے اس بات کی پہلے خبر ہوتی جو بعد میں ہوئی ہے۔ تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا اور نہ ہی میں قربانی خریدتا یہاں تک کہ میں اُن کی طرح حلال ہو جاتا۔
تخریج: الصحیحة ۲۵۹۳۔ اسحاق بن راہویہ فی مسنده (۲/۱۳۶/۳) مسلم (۱۳۰/۱۳۱۱) احمد (۶/۱۷۵) من طریق آخر۔

فَقَالَ: ((أَمَّا شَعَرَتِ ابْنِي أَمَرْتَهُمْ بِأَمْرِ فَهُمْ يَتَرَدَّدُونَ، وَلَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَقَتْ الْهَدْيَ وَلَا اشْتَرَيْتُهُ حَتَّى أُحِلَّ كَمَا حَلُّوْا)) [الصحیحة: ۲۵۹۳]

باب: الحج کل خمس سنين

باب: ہر پانچ سالوں میں حج کرنا
آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میں بندے کو صحت اور مال عطا کروں، اور اُس پر پانچ سال گزر جائیں اور وہ میری طرف نہ آئے تو وہ محروم ہے۔ یہ حدیث ابوسعید اور ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

۱۵۴۱۔ قَالَ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: إِنْ عَبْدًا أَصَحَّتْ لَهُ جَسَدُهُ، وَوَسَّعَتْ عَلَيْهِ فِي الْمَعِيشَةِ، تَمَضَى عَلَيْهِ خَمْسَةُ أَغْوَامٍ لَا يَفِدُ إِلَيَّ، لَمْ حُرُومٍ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ۔ [الصحیحة: ۱۶۶۲]

تخریج: الصحیحة ۱۶۶۲۔ ابو یعلیٰ (۱۰۳۱) ابن حبان (۳۷۰۳) بیہقی (۵/۲۶۲)

المنشی برمی الجمار

جہرات کو کنکریاں مارنے کے لیے پیدل جانا اور آنا
ابن عمر سے روایت ہے بے شک نبی ﷺ جب جمرہ کو کنکریاں مارتے تو آپ اس کی طرف پیدل جاتے اور پیدل ہی لوٹتے۔

۱۵۴۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشَى إِلَيْهَا ذَاهِبًا وَرَاجِعًا))۔ [الصحیحة: ۲۰۷۲]

تخریج: الصحیحة ۲۰۷۲۔ ترمذی (۹۰۰) ابو داؤد (۱۹۶۹) احمد (۲/۱۵۶) بمعناه۔

ایام التشریق ایام طعم و ذکر

ایام تشریق کھانے اور ذکر کے دن ہیں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق کھانے اور ذکر کے دن ہیں۔

۱۵۴۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ طَعْمٍ وَذِكْرٍ)) [الصحیحة: ۱۲۸۲]

تخریج: الصحیحة ۱۲۸۲۔ طبری فی التفسیر (۳/۲۱۱) احمد (۲/۲۲۹) طحاوی فی شرح المعانی (۱/۳۲۸) ابن ماجہ (۱۷۱۹)

ای الحج مبرور

کون سا حج مبرور ہے
جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، حج کا مبرور ہونا کھانا کھانا اور اچھا کلام ہے۔

۱۵۴۴۔ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((بِرُّ الْحَجِّ إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَطَيِّبُ الْكَلَامِ)) [الصحیحة: ۱۲۶۴]

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۶۳۔ ابن عدی (۲/۲۱۳۲) حاکم (۱/۳۸۳) احمد (۳/۳۲۵)

فوائد: حج امت مسلمہ کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ یہ سعادت حاصل کرنے کے لیے بیت اللہ کا رخ کرتے ہیں، اتنے بڑے اجتماع میں حق تلفی اور کمی بیشی کے امکانات بھی بڑھ جاتے ہیں، مگر حاجی صاحبان کو صبر و تحمل اور ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اپنے دوسرے بھائی کو اچھا کھانا کھلانا چاہیے۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے دوران حج خرافات و لغویات سے پرہیز کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ ﴿لَمَنْ قَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَلَ فِي الْحَجِّ﴾ جو شخص ان مہینوں میں حج کا عزم کرے اُس کے لیے دوران حج نہ جنسی چھیڑ چھاڑ جائز ہے نہ نافرمانی اور نہ ہی لڑائی جھگڑا..... یا درہے! ہر وہ حرکت یا کلام جو شہوت کو اکساتا ہو اس کو رَفَث کہتے ہیں، فسوق اور جدال اور اسی طرح دوسرے نافرمانی کے کام اگرچہ کسی حالت میں جائز نہیں تاہم بالخصوص دوران حج احرام کی حالت میں جب آدمی اپنے گناہوں کی معافی کے لیے اتنا لبا سفر کرتے ہوئے وہاں پہنچے تو اس کو یہ گناہ قطعاً ذیوب نہیں دیتے۔

حج و عمرہ گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں

آپ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے حج اور عمرہ کرو کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔ یہ حدیث عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

الحج والعمرة ينفيان الذنوب

۱۰۴۵۔ قَالَ ﷺ: ((تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ۔ [الصحیحۃ: ۱۲۰۰]

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۰۰۔ نسائی (۲۶۳۱) ترمذی (۸۱۰) نسائی (۲۶۳۲) طبرانی (۱۳۶۵۱) ابن الاعرابی فی معجمہ (۱۱۳۹۸) ابن ماجہ (۲۸۸۷) احمد (۱/۲۵) البزار (۱۱۳۷)

حائضہ اور نفاس والی عورت بیت اللہ کا طواف نہیں

کریں گی

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: حائضہ اور نفاس والی عورت جب میقات آئے تو وہ غسل کرے اور احرام باندھے اور سوائے بیت اللہ کے طواف کے حج کے تمام ارکان ادا کرے۔

الحائض والنفساء لم تطف بالبيت

۱۰۴۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْحَائِضُ وَالنَّفْسَاءُ إِذَا آتَا أَمَّا عَلَى الْوُقُوفِ تَغْيِسِلَانِ وَتُحْرِمَانِ، وَتَقْضِيَانِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ))

[الصحیحۃ: ۱۸۱۸]

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۱۸۔ ابو داؤد (۱۷۳۳) احمد (۱/۳۶۳) ترمذی (۱۹۳۵) باختلاف یسیر۔

ما افضل الحج

۱۵۴۷۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَفْضَلُ الْحَجِّ؟ قَالَ: ((الْعُمْرُ وَالْحَجُّ)). [الصحيحه: ۱۵۰۰]

حج کا افضل ترین عمل کون سا ہے
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ حج کا سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: بلند آواز سے تلبیہ پکارنا اور زیادہ قربانیاں کرنا۔

تخریج: الصحيحه ۱۵۰۰۔ ابو کبر القاضی فی مسند ابی بکر الصديق (۲۵) ترمذی (۸۴۷) ابن ماجه (۲۹۳۳) من طریق آخر عنه۔

اهمية الحاج والعمار

۱۵۴۸۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَجَّاجُ وَالْعَمَّارُ وَفَدَّ اللَّهُ، دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ، سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ)).

حج اور عمرہ کرنے والوں کی اہمیت
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کا وفد ہیں، اللہ نے اُن کو بلایا تو انہوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور انہوں نے اللہ سے سوال کیا، تو اُس نے اُن کو عطا کر دیا۔

[الصحيحه: ۱۸۲۰]

تخریج: الصحيحه ۱۸۲۰۔ البزار (الکشف ۱۱۵۳) ولہ شاهد عنہ ابن ماجه (۲۸۹۳) من حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

خمس من الدواب ليس على

المحرم في قتلهن جناح

۱۵۴۹۔ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومَةَ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: الْغَرَابُ، وَالْجِدَاةُ، وَالْفَارَةُ، وَالْعُقُورُ، وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ)). [الصحيحه: ۱۹۳]

محرم کو پانچ قسم کے درندوں کو قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے، احرام والا پانچ قسم کے درندوں میں سے کسی کو بھی قتل کر دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ کوا، چیل، سانپ، چوہا، بچھو، کاٹنے والا کتا۔

[الصحيحه: ۱۹۳]

تخریج: الصحيحه ۱۹۳۔ بخاری (۱۸۴۲) مسلم (۱۱۹۹) ابو داؤد (۱۸۳۶) نسائی (۲۸۳۱) ابن ماجه (۳۰۸۸)

فضل ماء زمزم

۱۵۵۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْثُومَةَ: ((خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ، فِيهِ طَعَامٌ مِنَ الطَّعْمِ وَشِفَاءٌ مِنَ السَّقَمِ، وَشَرُّ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ بَوَادِي بَرْهُوتَ بَيْمَةَ حَضَرَ مَوْتَ كَرِجَلِ الْجَرَادِ مِنَ الْهُوَامِ، يُصْبِحُ يَتَذَلَّقُ،

زمزم کے پانی کی فضیلت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے: زمین کی سطح پر سب سے بہترین پانی زمزم کا پانی ہے۔ کھانے والے کا کھانا اور بیمار کی شفا ہے اور سطح ارضی پر بدترین پانی وادی برہوت کا پانی ہے جو حضر موت کا حصہ ہے۔ کیڑے مکوڑوں میں سے مڈی کے پاؤں کی طرح۔ صبح کے وقت اچھل کر نکلتا ہے اور شام کو اس میں کوئی تری

نہیں ہوتی۔

[الصحيحة: ۱۰۵۶]

تخریج: الصحيحة ۱۰۵۶۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۶۷) والوسط (۳۹۳) الضیاء فی المختارة (۸۳/۱۳)

راعی کے لیے رات میں کنکریاں مارنے کی رخصت

رخصة الرمي للراعي بالليل

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چرواہا رات کو کنکریاں مار لے اور دن کو جانور چرائے۔

۱۰۵۱۔ عن ابن عباس، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرَّاعِي يُرْمِي بِاللَّيْلِ، وَيُرْغَى بِالنَّهَارِ))

[الصحيحة: ۳۰۴۶]

تخریج: الصحيحة ۳۰۴۶۔ طحاوی فی شرح المعانی (۱/۳۱۵) بیہقی (۵/۴۵۱) ابن عدی فی الکامل (۵/۱۶۶۹)

باب: کسی عذر کی بنا پر رات کو کنکریاں مارنے کا جواز

باب: جواز رمي الجمرات بالليل

لعذر

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چرواہا رات کو کنکریاں مار لے اور دن کو جانور چرائے۔

۱۰۵۱۔ عن ابن عباس، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرَّاعِي يُرْمِي بِاللَّيْلِ، وَيُرْغَى بِالنَّهَارِ))

[الصحيحة: ۲۴۷۷]

تخریج: الصحيحة ۲۴۷۷۔ انظر الحديث السابق۔

حج و عمرہ کے لیے کیا کافی ہے

ما يكفي لحج و عمرة

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بے شک نبی ﷺ نے اُن کو کہا: تیرا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا مردہ کی سعی کرنا تیرے حج اور عمرے کیلئے کافی ہے۔

۱۰۵۲۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: (طَوَّافُكَ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كُفَيْكَ لِحْجِكَ وَعُمْرَتِكَ))

[الصحيحة: ۱۹۸۴]

تخریج: الصحيحة ۱۹۸۴۔ (مسلم ۱۲۱۱/۱۳۳) ابو داؤد ۱۸۹۷

باب: کنکریاں منی سے اکٹھی کرنی چاہئیں نہ کہ مزدلفہ

باب: التقاط الجمرات من منى لا

سے

المزدلفة

فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے کہا: جب وہ عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح کو لوٹے۔ سکینت کو لازم پکڑو اور آپ اپنی اونٹنی کو روک رہے تھے۔ حتیٰ کہ جب آپ منی میں داخل ہوئے اور وادیٰ محسر میں اترے، آپ

۱۰۵۰۔ عن الفضل بن عباس، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ غَدَاةَ حَجٍّ: ((عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ)) وَهُوَ نَاقِبُ نَاقَتِهِ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنَى فَهَبَطَ حِينَ

نے فرمایا: چنے کے دانے کے برابر کنکری کو لازم پکڑو۔ جس سے جمرہ کو مارا جائے۔

هَبَطَ مُحَسِّرًا، قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْحَذَفِ تُرْمِي بِهِ الْجَمْرَةَ)) [الصحیحة: ۲۱۴۴]

تخریج: الصحیحة ۲۱۴۴۔ نبی کریم ﷺ کے اس عمل سے پتہ چلا کہ کنکریاں مٹی سے اکٹھی کرنی چاہیں نہ کہ مزدلفہ سے جبکہ پاک دہند کے حج کی اکثریت مزدلفہ پہنچے ہی کنکریاں جمع کرنے میں مصروف ہو جاتی ہے۔ نیز ان کنکریوں کو دھونا بھی ایک غیر ضروری کام ہے اور بدعت میں شامل ہے۔

بیری کاٹنے کا گناہ

الذنب من قطع السدر

بہز بن حکیم سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا معاویہ بن حیدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیری کاٹنے والے کو اللہ جہنم میں غوطہ دے گا۔

۱۰۰۵۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَدِيثِ [مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَاطِعُ السِّدْرِ يَصُوبُ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ))

[الصحیحة: ۶۱۵]

تخریج: الصحیحة ۶۱۵۔ بیہقی (۱۳۱/۶)

رمی کے بعد رکنا نہیں ہے

لم يقف بعد الرمي

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں، آپ ﷺ جب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے تو بغیر ٹھہرے چلے جاتے۔

۱۰۰۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((كَانَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ، مَضَى وَلَمْ يَقِفْ))

[الصحیحة: ۲۰۷۳]

تخریج: الصحیحة ۲۰۷۳۔ ابن ماجہ (۳۰۳۳) بخاری (۱۷۵۱) ابن ماجہ (۳۰۳۲) من حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

ہر طواف میں حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا

استلام الحجر والركن في كل طواف

ابن عمر سے روایت ہے، آپ ﷺ جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو اس کو چھوتے یا کہا حجر اسود اور رکن یمانی کو ہر طواف میں چھوتے۔

۱۰۰۷۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: ((كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ مَسَحَ، أَوْ قَالَ: اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ فِي كُلِّ طَوَافٍ)) [الصحیحة: ۲۰۲۸]

تخریج: الصحیحة ۲۰۲۸۔ احمد (۱۸/۲) حاکم (۳۵۷/۱) بیہقی (۷۶/۵)

فوائد: ثواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ الروضة الندية میں احادیث صحیحہ کے مطابق حجر اسود کو چھونے کے تین طریقے بیان فرماتے ہیں: (۱) حجر اسود کو بوسہ دینا۔ (۲) کسی چھڑی کے ذریعے حجر اسود کو چھونا پھر چھڑی کو بوسہ دینا۔ (۳) ہاتھ سے حجر اسود کو چھو کر اپنے ہاتھ کو بوسہ دینا۔ نیز بیت اللہ کے چار کونے ہیں۔ (۱) حجر اسود (۲) رکن یمانی (۳) رکن شامی (۴) رکن عراقی۔ حجر اسود اور رکن یمانی کو رکینین یمانیین اور رکن شامی اور رکن عراقی کو (جو طیم کی جانب ہیں) رکینین شامیین کہتے ہیں۔

آٹھ ذوالحجہ سے ایک دن پہلے خطبہ ارشاد فرمانا

مشروعة الخطبة قبل الروية بيوم

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آپ ﷺ نے آٹھ ذی الحجہ سے ایک دن پہلے خطبہ ارشاد فرمایا اور لوگوں کو مناسک حج بتلائے۔

۱۵۵۸۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: ((كَانَ إِذَا قَبِلَ التَّوْبَةَ يَوْمَ عَطَبَ النَّاسِ، فَأَخْبَرَهُمْ بِمَنَاسِكِهِمْ))

[الصحيحة: ۲۰۸۲]

تخریج: الصحيحة ۲۰۸۲۔ حاکم (۳۶۱/۱) بیہقی (۵/۱۱۱)

باب: ایک تلبیہ جسے اکثر لوگ چھوڑ چکے ہیں

باب: من التلبية المجهولة عند اکثر

الناس

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ بھی آپ کا تلبیہ تھا (لیک إلہ الحق) معبود برحق میں تیرے دربار پر حاضر۔

۱۵۵۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((كَانَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ: لَيْلِكَ إِلَهَ الْحَقِّ)) [الصحيحة: ۲۱۴۶]

تخریج: الصحيحة ۲۱۳۶۔ نسائی (۲۷۵۳) ابن ماجہ (۲۹۲۰) احمد (۳۳۱/۲، ۳۵۲) ابن حزمہ (۲۶۲۳)

زمزم کا پانی اٹھا کے لے جانا

حمل ماء زمزم

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ آب زم زم ساتھ اٹھا لاتی تھیں اور خبر دیتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی برتنوں اور مشکیزوں میں آب زم زم اٹھا لاتے تھے۔ اور آپ ﷺ آب زم زم مریض پر ڈالتے اور اُس کو پلاتے۔

۱۵۶۰۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ يَحْمِلُ مَاءَ زَمْزَمَ فِي الْأَدَاوِي وَالْقُرْبِ، وَكَانَ يَصُبُّ عَلَى الْمَرْضَى وَيُسْقِيهِمْ))

تخریج: الصحيحة ۸۸۳۔ ترمذی (۹۹۳) بخاری فی التاریخ (۱۸۹/۳) بیہقی (۲۰۲/۵)

ضرورت کی وجہ سے چہرہ ڈھانپنا

تخمر الوجه لحاجة

امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ احرام کی حالت میں اپنا چہرہ ڈھانپ لیتے تھے۔

۱۵۶۱۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: ((كَانَ يُغَيِّرُ وَجْهَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ))

تخریج: الصحيحة ۲۸۹۹۔ دارقطنی فی العلل (۱۳/۳)

فوائد: بوت ضرورت چہرہ ڈھانپا جاسکتا ہے البتہ سر نہیں ڈھانپنا چاہیے۔

بیت اللہ کی کثرت سے زیارت کرنے کا بیان

بيان كثرة الزيارة من البيت

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ ﷺ کی راتوں میں سے ہر رات بیت اللہ کی زیارت کرتے تھے۔

۱۵۶۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((كَانَا يَزُورُ الْبَيْتَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ لَيْلِي مَنَى)) [الصحيحة: ۸۰۴]

تخریج: الصحيحة ۸۰۴۔ طحاوی فی شرح المشکل (۳۹۱/۱) طبرانی فی الکبیر (۱۲۹۰۳) بیہقی (۱۳۶/۵) بخاری تعلیقاً (اقبل الحديث ۱۷۳۲)

باب: مشروعیة التزام الملتزم فی

الطواف

۱۰۶۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ صَدْرَهُ وَوَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَكَفَّيْهِ بَيْنَ الرَّكْنَيْنِ وَالْبَابِ، يَعْنِي: فِي الطَّوَافِ))

تخریج: الصحیحة ۲۱۳۸۔ ابو داؤد (۱۸۹۹) ابن ماجہ (۲۹۶۲) عبد الرزاق (۹۰۳۳) بیہقی (۹)

باب: دوران طواف التزام سے چمکنے کی مشروعیت کا

بیان

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے سینے، چہرے، بازو اور ہتھیلیوں کو طواف میں حجر اسود اور دروازے کے درمیان رکھتے تھے۔

کل ایام التشریق ذبح

۱۰۶۴۔ ((كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ)) رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ [الصحیحة: ۲۴۷۶]

تخریج: الصحیحة ۲۳۷۶۔ احمد (۸۲/۳) بیہقی (۲۹۵/۹)

تشریق کے تمام دن ذبح کے ہیں

تمام ایام تشریق ذبح کے ہیں۔ یہ حدیث جبیر بن مطعم، رسول اللہ ﷺ کے ایک اور صحابی، ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔

فوائد: عید الاضحیٰ کے بعد ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذوالحجہ کے دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں، اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ تمام ایام تشریق ذبح کے دن ہیں۔ اگرچہ اس حدیث کی صحت میں کچھ اختلاف ہے لیکن رائج اور درست موقف یہی ہے کہ یہ حدیث ضعیف نہیں بلکہ صحیح ہے۔ ان تین دنوں میں یوم النحر کا دن جمع کر لیں تو قربانی کے ۴ دن بنتے ہیں۔ یوم النحر کو قربانی کرنا بلاشبہ بہتر ہے۔ البتہ ۱۳ ذوالحجہ کی عصر تک قربانی کا جانور ذبح کرنا جائز ہے۔

مکہ کی گلیاں اور راستے قربانی کی جگہیں ہیں

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ کی تمام گلیاں اور راستے قربانی کی جگہ ہے۔

کل فجاج مکة و طریق منحر

۱۰۶۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ فِجَاجٍ مَكَّةَ وَطَرِيقٍ مَنْحَرٍ))

[الصحیحة: ۲۴۶۴]

تخریج: الصحیحة ۲۳۶۳۔ ابو داؤد (۱۹۱۷) ابن ماجہ (۳۰۳۸) احمد (۳۲۶/۳) احمد (۸۲/۳) طبرانی فی الاوسط (۸۹۵۲)

انتقال لحم الأضاحی من مکان إلى

مکان

۱۰۶۶۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: ((كُنَّا نَتَرَوُّدُ لِحُومٍ

ایک جگہ سے دوسری جگہ قربانی کا گوشت منتقل کرنا

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم زاور راہ کے لیے قربانی کا

الْهُدَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ)). [الصحيحہ: ۸۰۵]

گوشت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مدینہ تک لے آیا کرتے تھے۔

تخریج: الصحيحہ ۸۰۵۔ احمد (۳/۳۰۹) بخاری ۵۳۲۳ مسلم (۳۲/۱۹۷۲)

جواز تلین علی الداب المودی

۱۰۶۷۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَدَغَ النَّبِيُّ ﷺ غَرَبَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ الْعُقْرَبَ لَا تَدْعُ مَصْلِيًّا وَلَا غَيْرَهُ، فَاقْتُلُوْهَا فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ)). [الصحيحہ: ۵۴۷]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نماز کی حالت میں ایک بچھونے رسول اللہ ﷺ کو ڈسا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے، وہ نمازی اور غیر نمازی کو نہیں چھوڑتا۔ اس کو حرم کی حدود اور اسکے علاوہ (جہاں دیکھو) قتل کر دو۔

تخریج: الصحيحہ ۵۴۷۔ ابن ماجہ (۱۲۳۶) ابن عدی فی الکامل (۲/۶۳۰)

فوائد: آپ ﷺ کا وجود مسعود بھی دیگر انسانوں کی طرح دکھ، درد اور تکلیف محسوس کرتا تھا، یعنی آپ نور نہیں تھے۔ نیز اگر آپ کو ہونے والے تمام معاملات کا علم ہوتا تو آپ بچھو کے ڈسنے سے محفوظ رہتے۔ یہ حدیث بھی اس مسئلہ پر دلالت کرتی ہے کہ آنے والے احوال پر مکمل علم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ہی ہے۔

التقصیر علی النساء

۱۰۶۸۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ، إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ))

عورتوں میں صرف بال کٹوانا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، عورتوں کے ذمے سر منڈوانا نہیں، عورتوں کے ذمہ صرف بال کٹوانا ہے۔

تخریج: الصحيحہ ۶۰۵۔ ابو زرعة فی تاریخ دمشق (ص ۲۵۳) رقم ۱۳۷۳ ابو داؤد (۱۹۸۵) دارمی (۱۹۱)

باب: فضل التلبیة والتکبیر

۱۰۶۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَا أَهْلٌ مُهْلٌ قَطُّ إِلَّا بُشِّرَ، وَلَا كَبَرٌ مُكَبَّرٌ قَطُّ إِلَّا بُشِّرَ، قِيلَ: بِالْحُجَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا گیا ہے، جب بھی کوئی تلبیہ کہنے والا تلبیہ پڑھتا ہے تو اُسے بشارت دی جاتی ہے اور جب بھی کوئی اللہ اکبر کہنے والا اللہ اکبر کہتا ہے تو اس کو بشارت دی جاتی ہے۔

کہا گیا جنت کی؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

تخریج: الصحيحہ ۱۲۲۱۔ طبرانی فی الاوسط (۷۷۷۵) ابو الحسن اعرابی فی الاعالی (۲/۲۳۵)

۱۰۷۰۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَكِدْنُورٌ، ثُمَّ يَأْهِى بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءُ؟))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عام دنوں کی نسبت اللہ تعالیٰ عرفہ والے دن زیادہ بندوں کو جہنم سے آزادی دیتے ہیں۔ پھر قریب ہوتے ہوئے فرشتوں میں فخر کرتے ہوئے کہتے ہیں، یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟

تخریج: الصحیحة ۲۵۵۱۔ مسلم (۱۳۴۸) نسائی (۳۰۰۶) ابن ماجہ (۳۰۱۴)

باب: اصل الحجر الصمی وان

الطاعون عذاب لقوم وشهادة

للاخرین

۱۵۷۱۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: نَذَرْتُ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً حَاسِرَةً، فَأَتَى عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا بَالُ هَذِهِ؟)) قَالُوا: نَذَرْتُ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً حَاسِرَةً! فَقَالَ: ((مُرُوهَا فَلْتَرْكَبُ وَلْتُخْتِمِرُ. وَلْتُحُجَّ)، وَلْتَهْدِ هَدِيًّا)).

عقبہ بن عامر جہنی ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں میری بہن نے نذر مانی کہ وہ کعبہ کی طرف ننگے پاؤں اور ننگے سر چلے گی۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے، آپ نے فرمایا: اس کی کیا حالت ہے؟ لوگوں نے کہا اس نے نذر مانی ہے کہ وہ کعبہ کی طرف ننگے پاؤں اور ننگے سر چلے گی۔ آپ نے فرمایا: اس کو حکم دو کہ وہ ضرور سوار ہو اور چادر اوڑھے اور حج کرے اور ایک قربانی ذبح کرے۔

تخریج: الصحیحة ۲۹۳۰۔ بخاری (۶۹۷۴) مسلم (۲۲۱۸) مالک فی الموطا (۸۹۲/۲) احمد (۱/۱۷۳، ۱۷۵) مسلم (۵۷۸۲/۲) بخاری (۵۷۲۸) بنوہ بخاری (۶۹۷۳) مسلم (۲۲۱۹) مالک فی الموطا (۸۹۲/۲) ۸۹۳

باب: التحصیب سنة

۱۵۷۲۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: ((مَنْ السُّنَّةُ النَّزُولُ بِـ (الْأَبْطَحِ) عَشِيَّةَ النَّفَرِ)).

تخریج: الصحیحة ۲۶۷۵۔ طبرانی فی الاوسط (۳۵۰۷)

باب: وادی مھب میں رات گزارنا مسنون ہے
عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، منیٰ سے واپسی کے دن کی شام کو اٹح میں اترنا سنت ہے۔

باب: فضل الطواف والركعتين بعده

باب: طواف اور اس کے بعد دو رکعتیں ادا کرنے کی فضیلت

۱۵۷۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ [سَبْعًا] وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، كَانَ كَعَدْلِ رَكْبَةٍ)).

عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور دو رکعتیں پڑھیں (اس کا ثواب) گردن آزاد کرنے کے برابر ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۷۲۵۔ ابن ماجہ (۲۹۸۹) ترمذی (۹۵۹) ابن خزیمہ (۲۷۵۳) من طریق آخر عنه۔

ذنب قطع الصدر الحرم

۱۵۷۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِشٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَطَعَ سِدْرَةَ صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ. [يَعْنِي: مِنْ سِدْرِ الْحَرَمِ])).

تخریج: الصحیحة ۶۱۳۔ ابو دائود (۵۲۳۹) نسائی فی الکبریٰ (۸۶۱۱) بیہقی (۱۳۹/۶)

حرم کی پیری کاٹنے کا گناہ

عبداللہ حبشی ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حرم کی پیری کو کاٹا اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو جہنم میں الٹا کرے گا۔

لا تحج المرأة بغير المحرم

۱۵۷۵۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَحُجُّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مُحَرَّمٌ)) قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي اكْتَسَبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَةٌ؟ قَالَ: ((ارْجِعْ فَحُجِّ مَعَهَا)).

تخریج: الصحیحة ۳۰۶۵۔ البزار (کما فی نصب الراية ۱۰/۳) طحاوی (۳۵۶/۱) دارقطنی (۲۲۲/۲)

عورت محرم کے بغیر حج نہ کرے

ابن عباس ؓ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت بغیر محرم کے قطعاً حج نہ کرے۔ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی! میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کو روانہ ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا: لوٹ جا اور اُس کے ساتھ حج کر۔

تحريم الصوم في ايام التشريق

۱۵۷۶۔ عَنْ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا عَلَى حِمْلٍ يَتَّبِعُ رِحَالَ النَّاسِ بِمَنْىَ، وَنَبِيُّ اللَّهِ ﷺ شَاهِدٌ، وَالرَّحُلُ يَقُولُ: ((لَا تَصُومُوا هَذِهِ الْأَيَّامَ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ)) قَالَ قَتَادَةُ: فَذُكِرَ لَنَا أَنَّ ذَلِكَ الْمُنَادِيَ كَانَ بِلَالًا۔

تخریج: الصحیحة ۳۵۴۳۔ احمد (۳۹۴/۳) نسائی فی الکبریٰ (۲۸۷۵) دارقطنی (۲۱۲/۲)

ایام التشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت کا بیان

حمزہ اسلمی ؓ سے روایت ہے، انہوں نے اونٹ پر ایک آدمی کو دیکھا کہ جو منیٰ میں لوگوں کی قیام گاہوں میں جا رہے تھے اور نبی ﷺ بھی موجود تھے۔ اور آدمی کہہ رہا تھا، ان دنوں روزہ نہ رکھو کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ قتادہ نے کہا ہمیں یہ بات بتائی گئی کہ وہ اعلان کرنے والے حضرت بلال تھے۔

السعي بين الصفا والمروة

۱۵۷۷۔ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ شَيْبَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((لَا يَطْعَمُ إِلَّا بِطَحٍّ)).

تخریج: الصحیحة ۲۳۳۷۔ ابن ماجہ (۲۹۸۷) احمد (۳۰۴/۶) طبرانی فی الکبریٰ (۹۷/۲۵)

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا

ام ولد شیبہ کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے، انا بطح کو دوڑ کر ہی طے کیا جائے گا۔

باب: امره صلى الله عليه وسلم اهله

باب: نبی ﷺ کا اپنے گھر والوں کو حج کے ساتھ عمرہ

کرنے کا حکم

ابو عمران جوئی سے روایت ہے، انہوں نے اپنے غلاموں کے ساتھ حج کیا۔ کہتے ہیں، میں ام سلمہ کے پاس آیا اور کہا اے مومنو کی ماں میں نے بھی حج نہیں کیا، حج اور عمرہ میں سے میں کس کے ساتھ آغاز کروں؟ انہوں نے کہا اگر تو چاہتا ہے تو حج سے پہلے عمرہ کر لے اور اگر چاہتا ہے تو حج کے بعد عمرہ کر لے۔ چنانچہ میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے بھی مجھ سے وہی کہا، پھر میں حضرت ام سلمہ کے پاس آیا اور سیدہ صفیہ کی بات انہیں بتائی تو ام سلمہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: اے آل محمد تم میں سے جو حج کرے وہ حج میں عمرے کا احرام ضرور باندھے۔

تخریج: الصحیحة ۲۳۶۹۔ احمد (۲/۲۹۶/۳۱۷) طحاوی (۱/۳۷۹) ابن حبان (۳۹۲۰)

باب: عرفہ و مزدلفہ میں حاجیوں پر اللہ تعالیٰ کا مغفرت کے ذریعے انعام و فضل کرنا

بلال بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے اُن کو مزدلفہ کی صبح کہا، اے بلال لوگوں کو خاموش کرا، پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجتماع پر نظر دوڑائی ہے اور تمہارے نیکیوں کی برکت سے تمہارے بروں کو معاف فرمادیا۔ اور نیکیوں نے جو مانگا انہیں عطا کر دیا۔ اب اللہ کا نام لے کر چلو۔

باب: تفضل الله على الحجاج في

عرفة و مزدلفة بالمغفرة

۱۵۷۹۔ عَنْ بِلَالِ بْنِ رِبَاحٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمَّا غَدَاةَ جَمْعٍ: ((يَا بِلَالُ اسْكِبِ النَّاسَ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَطَوَّلَ عَلَيْكُمْ فِي جَمْعِكُمْ هَذَا، فَوَهَبَ مُسِيئَتَكُمْ لِمُحْسِنِكُمْ، وَأَعْطَى مُحْسِنَكُمْ مَا سَأَلَ، اذْفَعُوا بِأَسْمِ اللَّهِ))

[الصحیحة: ۱۶۲۴]

تخریج: الصحیحة ۱۶۲۳۔ ابن ماجہ (۳۰۲۳)

باب: توسيع الكعبة وفتح باب آخر

لها

۱۵۸۰۔ عَنْ عَائِشَةَ مَرْثُوعًا: ((يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنِّي قَوْمُكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشْرُكَ، وَلَيْسَ

پاس خرچہ بھی نہیں جس سے اس کی عمارت مضبوط کروں، [تو] میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا] اور کعبہ کو گرا دیتا اور زمین کے ساتھ ملا دیتا۔ پھر میں اُس کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتا اور زمین کے ساتھ ملے ہوئے دو دروازے بناتا۔ شرقی دروازہ جس سے لوگ داخل ہوں اور غربی دروازہ جس سے لوگ نکلیں۔ اور حطیم سے میں چھ بالشت جگہ اس میں زیادہ کر دیتا۔ اور ایک روایت میں ہے، حطیم کو میں اس میں داخل کر دیتا۔ کیونکہ قریش نے جب کعبہ بنایا تھا تو اس میں کمی کر دی، اگر میرے بعد تیری قوم کا ارادہ ہو کہ اُس کو بنائیں تو آ میں تجھے دکھاؤں جو انہوں نے جگہ اُس سے چھوڑی ہے، آپ نے تقریباً سات ہاتھ کے قریب جگہ دکھائی اور سیدہ عائشہ کی ایک روایت میں ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے حطیم کے متعلق سوال کیا، کیا وہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے.....؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: پھر انہوں نے اس کو بیت اللہ میں شامل کیوں نہیں کیا.....؟ آپ نے فرمایا: تیری قوم کے پاس خرچہ کم ہو گیا تھا۔ میں نے کہا: بیت اللہ کا دروازہ اونچا کیوں ہے.....؟ آپ نے فرمایا یہ تیری قوم نے اس لیے کیا تا کہ وہ جسے چاہیں داخل کریں اور جسے چاہیں منع کر دیں اور ایک روایت ہے: فخر کرتے ہوئے۔ تا کہ اُس میں وہی داخل ہو جسے وہ چاہیں۔ جب کوئی آدمی داخل ہونے کا ارادہ کرتا تو وہ چڑھنے دیتے جب وہ اوپر چڑھ جاتا اور قریب ہوتا کہ وہ اندر داخل ہو تو وہ اُس کو دھکا دے دیتے پس وہ گر جاتا۔ اگر تیری قوم ابھی ابھی جاہلیت سے نہ نکلی ہوئی، مجھے خدشہ ہے کہ کہیں اُن کے دل ناپسند کریں۔ تو میں ارادہ رکھتا ہوں کہ میں حطیم کو بیت اللہ میں داخل کروں اور اُس کے دروازے کو زمین کے ساتھ ملا دوں [جب ابن زبیر حکمران بنا اُس نے بیت اللہ کو گرایا اور اُس کے دو دروازے بنائے اور ایک روایت میں ہے کہ

عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَقْوِي عَلَى بَنَائِهِ، [لَا نَفَقْتُ كُنْزَ الْكُعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَكِنْ مَتَّ الْكُعْبَةَ، فَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ، ثُمَّ بَنَيْتُهَا عَلَى مَاسِسِ إِبْرَاهِيمَ] وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ [مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ] بَابًا شَرْقِيًّا [يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ] وَبَابًا غَرْبِيًّا [يَخْرُجُونَ مِنْهُ] وَزِدْتُ فِيهِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ - وَفِي رَوَايَةٍ: وَلَا دَخَلْتُ فِيهَا الْحِجْرَ، فَإِنَّ قُرَيْشًا أَقْصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتْ الْكُعْبَةَ، (فَإِنَّ بَدَأَ لِقَوْمِكَ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَبْنُوهُ، فَهَلَيْتُمُ لِقَوْمِكَ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَأَرَاهَا قُرَيْشًا مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ) وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهَا ثَلَاثُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحِجْرِ - أَيْ: الْحِجْرِ - أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ لِمَ لَمْ يَدْخُلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: ((إِنَّ قَوْمَكَ أَقْصَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ)). قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفَعًا؟ قَالَ: ((فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَاوُوا، وَيَمْنَعُوا مِنْ شَاوُوا - وَفِي رَوَايَةٍ: تَعَزَّزُوا أَنْ لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدْعُوهُ بِرَفِيقِي، حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ، دَعَاؤُهُ، فَسَقَطَ - وَكَوَلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَخَافَ أَنْ تُكَبِّرَ قُلُوبُهُمْ، لَتَنْظُرُوا أَنْ أَدْخَلَ الْحِجْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنَّ الْأَرَقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ)) فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، هَدَمَهَا، وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ [وَفِي رَوَايَةٍ: فَلِذَلِكَ أَدْعَى حَمَلُ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَلَى

اسی وجہ سے ابن زبیر نے بیت اللہ کو گرایا۔ یزید بن رومان کہتے ہیں، میں اُس وقت موجود تھا جب ابن زبیر نے بیت اللہ گرایا اور اس کی تعمیر کی اور حطیم کو اس میں داخل کیا اور میں نے حضرت ابراہیمؑ کی بنیادوں کو بھی دیکھا کہ اونٹوں کی کوبانوں کی طرح پتھر باہم ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔

هَذِهِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ رُوْمَانَ: وَقَدْ شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ الْحِجْرَ، وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ مُتَلَحِّجَةً)).

[الصحيحة: ٤٣]

تخریج: الصحیحہ ۳۳۔ بخاری (۱۵۸۲، ۱۵۸۳) صحیح مسلم (۱۳۳۳) ترمذی (۸۷۵) نسائی (۲۹۰۶، ۲۹۰۳) ابن ماجہ (۲۹۵۵)

فوائد: اس حدیث کی فقہت بیان کرتے ہوئے امیر المومنین فی الحدیث امام البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ﴿هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى أَمْرَيْنِ﴾ یہ حدیث دو چیزوں پر دلالت کرتی ہے۔ (۱) ﴿أَنَّ الْقِيَامَ بِالْإِصْلَاحِ إِذَا تَرْتَّبَ عَلَيْهِ مَفْسَدَةٌ أَكْبَرُ مِنْهُ وَجَبَ تَأْجِيلُهُ وَمِنْهُ أَخَذَ الْفُقَهَاءُ قَاعِدَتَهُمُ الْمَشْهُورَةَ ((دَفْعُ الْمَفْسَدَةِ قَبْلَ جَلْبِ الْمَصْلَحَةِ))..... درستی و بہتری کے قیام میں اگر بڑی خرابی ہوتی ہو تو اس کو موخر کرنا ضروری ہے۔ فقہاء کرام اسی حدیث سے مشہور قاعدہ اخذ کرتے ہیں۔ حصول مصلحت کی نسبت مفسدہ کو دور کرنا مقدم ہے۔ (۲) کعبہ شریف کو اُس کی اصل حالت پر تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ (۱) کعبہ میں حطیم کی طرف سے چھ بالشت جگہ داخل کر کے اُس کی توسیع کی جائے اور اُس کو سیدنا ابراہیمؑ کی بنیادوں پر تعمیر کیا جائے۔ (۲) کعبہ کی زمین کو حرم کی زمین کے برابر کیا جائے۔ (۳) غربی جانب ایک اور دروازہ کھولا جائے۔ (۴) دونوں دروازے نیچے بنائے جائیں تاکہ ہر داخل ہونے والے اور نکلنے والے کے لیے آسانی رہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ کام اپنے دور حکومت میں کیا تھا، کہ کعبہ اللہ کو بعینہ اس کی اصل حالت و کیفیت پر تعمیر کیا۔ ﴿وَلَكِنَّ السِّيَاسَةَ الْجَائِزَةَ أَعَادَتْ الْكُعْبَةَ بَعْدَهُ إِلَى وَضْعِهَا السَّابِقِ﴾ مگر عالم حکومت نے اُس کو پھر پہلی حالت کی طرف لوٹا دیا۔



حدود معاملات احکام

۱۵۸۱۔ عَنْ أَنَسٍ مَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَبَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةً))
 سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے
 مومن کے قاتل کی توبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔“

[الصحيحة: ٦٨٩]

تخريج: الصحيحة ٦٨٩- محمد حمزة الفقيه في احاديثه (ق ٢/٢١٥) الواحدى فى الوسيط (٢/٩٤) الضياء فى المختارة (٢١٦٣)

فتاویٰ: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ [سورۃ نساء: ۴۸] یعنی: ”بیشک اللہ تعالیٰ اس (جرم) کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اس کے علاوہ دوسرے (گناہ) جس کے لئے چاہے گا معاف کر دے گا۔“

اس آیت میں شرک کے علاوہ ہر گناہ کی معافی کا امکان ذکر کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ الا من تاب وعمل عملا صالحا
فاللّٰهُ يبدل الله سيئاتهم حسنات﴾ [سورۃ فرقان: ٦٨، ٦٩، ٧٠] یعنی: اور وہ (مؤمنین) کسی ایسے شخص کو کہ جس کے قتل سے
اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو بجز حق کے قتل نہیں کرتے، اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں تو جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال
لائے گا..... سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل
دیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ آیات اور ان کے مفہوم کی دوسری احادیث مسلمہ قوانین ہیں۔ لہذا مومن کو قتل کرنا انتہائی سنگین جرم ہے البتہ کوئی صدقہ دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا حق معاف کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس نے مومن کا قتل حلال جانے ہوئے کیا ہے قرآن و حدیث کی نصوص کا انکار کرتے ہوئے تو یقیناً وہ کافر ہے۔ ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ ہاں اگر حرام جانے ہوئے قتل کیا ہے تو توبہ قبول ہو جائے گی۔ جیسا کہ مذکورہ دلائل سے ثابت ہو رہا ہے۔ لہذا ان دلائل کی روشنی میں متن میں مذکورہ حدیث کو تہدید و وعید پر محمول کریں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

لوگوں کا بھانجا انہی میں سے ہے

ابن اخت القوم منهم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے انصاریوں کو بلا کر فرمایا: ”کیا تم میں کوئی اور بیٹھا ہے؟“ انھوں نے کہا: نہیں! البتہ ایک ہمارا بھانجا بیٹھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کا بھانجا ان ہی میں سے ہوتا ہے۔“

۱۵۸۲۔ عَنْ أَنَسٍ مَقَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَنْصَارَ فَقَالَ: ((هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ؟)) قَالُوا: لَا، إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ابْنُ أُخْتٍ الْقَوْمِ مِنْهُمْ))

تخریج: الصحیحۃ ۷۷۶۔ بخاری (۳۵۲۷) مسلم (۱۰۵۹/۱۳۳) ترمذی (۳۹۰۱) نسائی (۲۶۱۱/۲۶۱۲)

فوائد: ابن ابی حمزہ کا بیان ہے دور جاہلیت میں لوگ بیٹیوں کی اولاد کے بارے میں بھی لاپرواہی برتتے تھے چہ جائیکہ بہنوں کی اولاد ہو۔ آپ ﷺ نے ان کے نظریے کو باطل کرتے ہوئے فرمایا کہ بھانجے تو اپنے ماموں میں سے ہوتے ہیں، یعنی ان کو وہی نصرت و معاونت اور شفقت و رحمت حاصل ہوتی ہے جو بیٹوں اور پوتوں وغیرہ کا حق سمجھا جاتا ہے۔

فواحش سے اجتناب کرنا جو ارتکاب کر بیٹھے پھر اللہ اس کی پردہ پوشی کرے۔ تو اس کو چھپانا چاہیے

اجتناب الفواحش فمن الم فليستر
بستر الله

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسلمی کو سگسار کرنے کے بعد فرمایا: ”اس برے فعل سے بچو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا۔ لیکن جو ارتکاب کر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ نے اسے پردے میں رکھا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی برائی پر پردہ ڈالے کیونکہ جس نے اپنے بھید کو ظاہر کر دیا تو ہم اس پر اللہ تعالیٰ کی کتاب (میں بیان شدہ حدود) نافذ کر دیں گے۔“

۱۵۸۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ أَنْ رَجَمَ الْأَسْلَمِيَّ قَالَ: ((اجْتَنِبُوا هَذِهِ الْقَادُورَةَ الَّتِي نَهَى اللَّهُ. عَزَّ وَجَلَّ. عَنْهَا، فَمَنْ أَلَمَ فَلْيَسْتَرْ بِسِتْرِ اللَّهِ. عَزَّ وَجَلَّ. لِأَنَّهُ مَنْ يُبْدِلْنَا صَفْحَتَهُ نَقِمَ عَلَيْهِ كِتَابَ اللَّهِ))

تخریج: الصحیحۃ ۶۲۳۔ ابو عبد اللہ القطان فی حدیثہ (۱/۵۶) وعنه البيهقي (۳۳۰/۸)

فوائد: زنا کرنا قبیح فعل اور کبیرہ گناہ ہے جب کوئی شادی شدہ مرد یا عورت اس برائی میں ملوث ہوتے ہیں تو شریعت نے ان کو سو کوڑے مارنے کا حکم بعض نے منسوخ مانا ہے۔ اور بعض نے حکمران یا بیچ کی صوابدید پر چھوڑا ہے۔ کیونکہ آپ نے اسلمی اور غامدیہ عورت کو کوڑے نہیں مارے پتھروں سے ہلاک کر دیئے کا حکم دیا ہے اور غیر شادی شدہ مرد و زن کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ جہاں آپ ﷺ اس جرم سے منع فرما رہے ہیں وہاں یہ تلقین کر رہے ہیں کہ اگر کوئی اس کا ارتکاب کر بیٹھے تو وہ غلطوں میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو بہ کرے اور کسی کے سامنے اس کا اظہار نہ کرے کیونکہ جب اس جرم کی اطلاع حاکم کو ہو جاتی ہے تو وہ حد میں نہ کی بیشی کر سکتا ہے اور نہ معاف کر سکتا ہے۔

کمزور زانی کی سزا

حد الزانی الضعیف

سعید بن سعد بن عبادہ کہتے ہیں کہ ہمارے گھروں کے درمیان ایک کمزور ناقص الخلق آدمی تھا (اچانک) اسے دیکھا گیا کہ وہ

۱۵۸۴۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ آبَائِنَا رَجُلٌ مُعَدَّجٌ ضَعِيفٌ، فَلَمَّ يُرْعَ

ایک گھر کی لوٹری سے زنا کر رہا تھا۔ سعد بن عبادہ ؓ نے اس کا معاملہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے سو کوڑے لگاؤ۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! وہ تو بہت زیادہ کمزور ہے، اگر ہم نے اسے سو کوڑے لگائے تو وہ مر جائے گا (ایسے میں کیا کیا جائے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک بڑی شاخ لؤ جس پر سو چھوٹی شاخیں اگی ہوئی ہوں اور اسے ایک دفعہ مار دو۔“

إِلَّا وَهُوَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَاءِ الدَّارِ يَخْبُثُ بِهَا، فَرَفَعَ شَانَهُ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((اجْلِدُوهُ ضَرْبَ مِئَةِ سَوْطٍ)) قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! هُوَ أضعفُ مِنْ ذَلِكَ، لَوْ ضَرَبْنَاهُ مِئَةَ سَوْطٍ مَاتَ؟ قَالَ: ((فَجْلِدُوا لَهُ عَشْرًا فِيهِ مِئَةُ ضَرْبٍ فَأَضْرِبُوهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً))

[الصحيحه: ۲۹۸۶]

تخریج: الصحيحه ۲۹۸۶۔ نسائی فی الکبریٰ (۴۳۰۹) ابن ماجہ (۲۵۷۴) احمد (۲۲۲/۵)

فوائد: یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ اگر کوئی مریض پوری حد برداشت نہیں کر سکتا تو اس کے حق میں کسی جائز شرعی حیلے پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ حضرت ایوب ؑ نے اپنی بیماری کے دوران خدمت گزار بیوی سے کسی بات پر ناراض ہو کر اسے سو کوڑے مارنے کی قسم اٹھائی جو نبی وہ شفیاب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَجَدَ بَيْدَكَ ضَعْفًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنُثْ﴾ [سورہ ہود: ۴۴] یعنی: ”اور اپنے ہاتھ میں تھکوں کا ایک مٹھا (جھاڑو) لے کر مار دے اور قسم کا خلاف نہ کر۔“

باب: مریض کو صحت یاب ہونے پر ہی حد لگے گی

ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ سیدنا علی ؓ نے خطبہ دیا اور کہا: اے لوگو! اپنے غلاموں پر حدیں نافذ کر دو وہ شادی شدہ ہوں یا نہ ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک لوٹری نے زنا کیا اور آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے کوڑے لگاؤں، لیکن وہ تو ابھی ابھی نفاس دالی ہوئی تھی (یعنی بچہ جنا تھا) مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے لگائے تو وہ مر جائے گی۔ جب میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اس اندیشے کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اچھا کیا“ اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ صحت مند ہو جائے۔“

باب: لا یجلد المریض الا بعد شفائه

۱۵۸۵۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اقِيمُوا عَلَى أَرْقَائِكُمُ الْحَدَّ، مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ، فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَنَتْ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا، فَأَذَاهِي حَدِيثٌ عَهْدٍ بِنَفَاسٍ، فَخَشِيتُ أَنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْلَهَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَحْسَنْتَ، أَتَرَكُهَا حَتَّى تَمَائِلَ))

[الصحيحه: ۲۴۹۹]

تخریج: الصحيحه ۲۴۹۹۔ مسلم (۱۷۰۵) ترمذی (۱۳۴۱) ابن الجارود (۸۱۲) احمد (۱۵۲/۱)

فوائد: اگر کسی صاحب جرم کے بارے میں یہ خیال ہو کہ یہ حد لگنے سے مر سکتا ہے تو اس کے تندرست ہونے کا انتظار کیا جائے۔

ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ سیدنا علی ؓ نے خطبہ دیا اور کہا: لوگو! جو غلام اور لوٹری بدکاری کرے اس پر حد قائم کرو..... پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کی ایک لوٹری تھی اس نے زنا کی وجہ سے بچہ جنم دیا، آپ

۱۵۸۶۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ-رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! أَيُّمَا عَبْدٍ وَامَةٍ فَحَرًّا، فَأَقِيمُوا عَلَيْهِمَا الْحَدَّ..... ثُمَّ

ﷺ نے اسے کوڑے لگانے کے لئے مجھے بھیجا میں نے دیکھا کہ وہ تو ابھی ابھی نفاس سے فارغ ہوئی تھی مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر اس کو کوڑے لگائے تو اسے قتل کر بیٹھوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ”تم نے اچھا کیا ہے اسے اس وقت تک چھوڑے رکھو جب تک وہ تندرست نہ ہو جائے۔“

قَالَ: إِنَّ خَادِمًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَدَتْ مِنَ الزَّوْنِ، فَبَعَثَنِي لِأَجْلِدَهَا، فَوَجَدْتُهَا حَبِيثَةً عَهْدَ بِنَفَاسِهَا، فَمَحِشِيْتُ [إِنَّ أَنَا حَلَدْتُهَا] أَقْتَلُهَا، فَقَالَ: ((أَحْسَنْتَ، [أَتْرَكُهَا حَتَّى تَمَائِلَ])).

[الصحيحه: ۳۲۷۸]

تخریج: الصحيحه ۳۲۷۸۔ مسلم (۱۷۰۵) دارقطنی (۱۶۰/۳) بیہقی (۲۳۵/۸) وانظر السابق۔

راستہ کی چوڑائی سات ہاتھ ہے

سعة الطريق سبع اذرع

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب راستے کے بارے میں تمھارا اختلاف پڑ جائے تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ رکھی جائے گی۔“ یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہؓ عبد اللہ بن عباسؓ عبادہ بن صامتؓ انس بن مالکؓ اور جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی گئی ہے۔

۱۰۸۷۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ، جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعَ)). جَاءَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي عَبَّاسٍ، وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

[الصحيحه: ۳۹۶۰]

تخریج: الصحيحه ۳۹۶۰۔ مسلم (۱۷۱۳) ابو داؤد (۳۷۳۳) ترمذی (۱۳۵۶) ابن ماجہ (۲۳۳۸) البخاری (۲۳۷۳) بمعناء۔ ابن ماجہ (۲۳۳۹) احمد (۲۳۵/۱) بیہقی (۱۵۵/۶) عبد اللہ بن احمد فی الزوائد (۳۲۶/۵) ابن عدی (۱۷۳۵/۳) طبرانی فی الاوسط (۹۲۲۳)

فوائد: اسلام ایسا باکمال مذہب ہے کہ نہ صرف آخرت کو سنوارنے کے ڈھنگ سکھائے جو اس کا مقصود اصلی ہے بلکہ دنیا میں بھی نیک دینی و تنگ دینی سے آزاد ہو کر فارغ البالی اور خوشحالی کے ساتھ رہنے کے لئے قوانین وضع کئے ہیں۔ جہاں شریعت نے وسیع گھر کو سعادت کی علامت قرار دیا ہے وہاں کھلے راستوں اور کھلی گلیوں کی وجہ سے بھی کئی پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اگر اس مسئلہ میں لوگ اتفاق رائے سے کوئی حد متعین کر لیں تو ٹھیک و گرنہ شریعت کا حکم نافذ ہوگا جس کے مطابق کسی گزرگاہ کی چوڑائی سات ہاتھ یعنی ساڑھے دس فٹ رکھی جائے گی۔

غلام کے لیے دواجر ہیں

للعبد اجران

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب غلام اللہ تعالیٰ اور اپنے آقاؐ دونوں کا حق ادا کرتا ہے تو اسے دواجر ملتے ہیں۔“

۱۰۸۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا أَكَّدَى الْعَبْدُ حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ، كَانَ لَهُ أَجْرَانِ)).

[الصحيحه: ۷۲۸]

تخریج: الصحيحه ۷۲۸۔ مسلم (۱۷۲۶) احمد (۲۵۲/۲)

فوائد: یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کا ایک اجر ہے اور اپنے آقاؐ کے حقوق ادا کرنے کا ایک اجر ہے۔

المولود متی یرث

بچہ کب وارث بنے گا؟

۱۵۸۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا اسْتَهَلَ الْمَوْلُودُ، وَرَثَ)). [الصحيحه: ۱۵۳] سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر (المولود، وراثت) چلائے گا تو تب اسے وارث بنایا جائے گا۔“

تخریج: الصحيحه ۱۵۳۔ ابو داؤد (۲۹۴۰) بیہقی (۲۵۷/۶)

فوائد: اگرچہ ماں کے پیٹ میں حمل کے چار ماہ بعد بچے میں روح پھونک دی جاتی ہے، لیکن وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ پیدائش کے بعد بچہ زندگی پر دلالت کرنے والی کوئی حرکت کرے۔ جیسا کہ سیدنا جابر ؓ اور سیدنا مسور بن مخرمہ ؓ کی حدیث میں چمکنے یا چمکنے یا رونے کا ذکر ہے۔ [دیکھیں: صحیحہ: ۱۵۲]

۱۵۹۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا اسْتَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِالْيَمِينِ فِي أَهْلِهِ فَإِنَّهُ لَهٗ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْكُفَّارَةِ النَّبِيَّ أَمْرَهُ بِهَا)). [الصحيحه: ۱۲۲۹] سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے اہل کے معاملے میں کوئی قسم اٹھائے اور (بزم خود) سچا بننا پھرے تو وہ گنہگار ہوگا اور اسے وہ کفارہ ادا کرنا ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔“

تخریج: الصحيحه ۱۲۲۹۔ ابو اسحاق الحریری فی غریب الحديث (۲/۲۸/۵) احمد (۲/۲۷۸/۲) ابن ماجہ (۲۱۱۳)

فوائد: اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں قسم کا یہ کفارہ بیان کیا ہے: دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا۔ اگر تینوں میں سے کسی کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھنا۔

قسم کی تین اقسام ہیں:

- (۱) لغو: وہ قسم ہے جو انسان بات بات پر بغیر ارادہ کے عادتاً اٹھاتا رہتا ہے۔ اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔
- (۲) غموس (جھوٹی قسم): وہ قسم ہے جو انسان کسی کو دھوکہ اور فریب دینے کے لئے اٹھائے یہ کبیرہ گناہ ہے اور اس کا کوئی کفارہ نہیں۔ ایسی قسم اٹھانے والے کو توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ ایسی حرکت سے باز آ جانا چاہئے۔
- (۳) معقدہ: وہ قسم ہے جو انسان اپنی بات میں تاکید پیدا کرنے کے لئے قصداً اٹھاتا ہے اگر یہ قسم پوری نہ کی جاسکے تو اس کا مذکورہ بالا کفارہ ادا کرنا ہے۔

فرح ابلیس بالقتل

قتل کرانے کی وجہ سے ابلیس کا خوش ہونا

۱۵۹۱۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَصْبَحَ ابْلِيسُ بَكَ جُنُودَهُ، يَقُولُ: مَنْ أَصْلَ الْيَوْمِ مُسْلِمًا أَلْبَسْتُهُ النَّجَّ، قَالَ: فَيَخْرُجُ هَذَا يَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى حَلَقَ أَمْرَاتَهُ، يَقُولُ: أَوْشَكَ أَنْ يَتَزَوَّجَ)). سیدنا ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ابلیس صبح کے وقت اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اسے تاج پہناؤں گا۔ (جب لشکر واپس آتے ہیں تو) ان میں سے ایک کہتا ہے: میں اسے آمادہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ ابلیس

وَيَجِيءُ هَذَا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى عَقَّ
وَالَّذِي يَقُولُ: يُوْشِكُ أَنْ يَبْرَهُمَا وَيَجِيءُ
هَذَا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى أَشْرَكَ، فَيَقُولُ:
أَنْتَ أَنْتَ! وَيَجِيءُ هَذَا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ
حَتَّى قَتَلْتُ، فَيَقُولُ: أَنْتَ أَنْتَ وَيُلْبِسُهَا
النَّاجِ)). [الصحيحة: ۱۲۸۰]

کہتا ہے: ممکن ہے کہ وہ دوبارہ شادی کر لے۔ ایک آکر کہتا ہے:
میں اسے پھسلاتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے والدین کی
نافرمانی کر دی۔ وہ کہتا ہے: (یہ تو کوئی بڑا کام نہیں کیونکہ) ممکن
ہے کہ وہ بعد میں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔ ایک
آکر کہتا ہے: میں اس کے ساتھ چمٹا رہا یہاں تک کہ اس نے
شرک کا ارتکاب کر لیا۔ ابلیس کہتا ہے: تو نے تو کمال کر دیا ہے۔
(اس نے میں) ایک اور آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو نہ چھوڑا یہاں
کہ اس نے قتل کر دیا۔ ابلیس کہتا ہے: تو نے تو کمال کر دیا ہے پھر
اسے تاج پہنا دیتا ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۱۲۸۰۔ ابن حبان (۲۱۸۹) حاکم (۳۵۰/۳)

فوائد: معلوم ہوا کہ ابلیس لعین کے ہاں سب سے زیادہ مقام قتل کا ہے جو معاشرے میں فتنہ و فساد کی جڑ ہے۔ مثالیں موجود ہیں کہ
ایک قتل کا انتقام لیتے لیتے خاندانوں کے خاندان اجڑ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ابلیس کے ہاں شرک کا مقام قتل سے کم ہے کیونکہ شرک کا
تعلق ایک آدمی کی ذات ہوتا ہے۔ نیز یہ حدیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ جو طلاق دینے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے
والا آدمی ہے وہ ابلیس کے لشکروں سے متاثر ہو کر یہ کام کرتا ہے۔

دونوں جھگڑنے والوں کی کلام کو سننا

سمع کلام الخصمان

سیدنا علی ؑ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب
تیرے پاس دو مخالف (فریق جھگڑا لے کر) آئیں تو (ایک کی
بات سن کر) فیصلہ نہ کر یہاں تک کہ دوسرے کی بات سن لے اگر
تو نے ایسا کیا تو تیرے لئے فیصلہ کرنا واضح ہو جائے گا۔“

۱۰۹۲۔ عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوعًا: ((إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ
الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ
الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِنَّكَ إِذَا
فَعَلْتَ ذَلِكَ تَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ))

تخریج: الصحيحة ۱۳۰۰۔ ابو داؤد (۳۵۸۲) احمد (۹۶/۱) حاکم (۹۳/۳) ابو داؤد الطیاسی (۱۲۵) ترمذی (۱۳۳۱) بنحوہ۔

فوائد: جب تک حاکم فریقین کی بات نہیں سن لیتا اس وقت تک اس کے لئے فیصلہ کرنے کی کوئی صورت واضح ہی نہیں ہوتی۔ اس
لئے آپ ﷺ نے جھگڑا کرنے والے تمام افراد کی شکایات سن کر فیصلہ کرنے کی تعلیم دی ہے۔

عدل کرنے کی اہمیت

اهمية العدل

سیدنا انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”جب تم فیصلہ کرو تو انصاف کرو اور جب تم قتل (ذبح) کرو
تو اچھے طریقے سے قتل کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والا ہے

۱۰۹۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا حَكَمْتُمْ
فَاعْدِلُوا، وَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا، فَإِنَّ اللَّهَ

((إِذَا قُضِيَ الْأَرْضُ، وَحُدَّتْ، فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا)) [الصحیحة: ۱۳۸۵] ہوتا۔

تخریج: الصحیحة ۱۳۸۵۔ ابو داؤد (۳۵۱۵) بیہقی (۱۰۳/۶) طحاوی (۲/۲۶۵-۲۶۶)

فوائد: شفیع: شریک کے اس حصے کو مقرر معاوضے کے بدلے شریک کی طرف منتقل کرنا جو جنبی کی طرف منتقل ہو گیا تھا۔ اس حدیث اور اس موضوع کی دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شراکت شفیع کی شرط ہے۔ ایک دوسرے کے قریب یا پڑوسی ہونے کی وجہ سے شفیع ثابت نہیں ہوتا۔

جس نے لوگوں پر سختی کی اس پر سختی کی جائے گی

من شد الناس شدد علیہ

حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ سیدنا ابو عبیدہ بن جراح ؓ نے ایک زمیندار آدمی کو کسی وجہ سے پکڑا (اور اسے سزا دی)۔ سیدنا خالد بن ولید ؓ نے اس سلسلے میں ابو عبیدہ سے بات کی۔ سوان سے کہا گیا کہ آپ نے امیر کو غصہ تو نہیں دلایا؟ خالد بن ولید نے جواب دیا: میرا یہ ارادہ نہیں تھا کہ انھیں غصہ دلاؤں میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں اس آدمی کو شدید ترین عذاب دیا جائے گا جو دنیا میں لوگوں کو سخت سزائیں دیتا ہے۔“

۱۵۹۷۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: تَنَاولَ أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ بِشَيْءٍ فَكَلَّمَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقِيلَ لَهُ: أَغَضَبْتَ الْأَمِيرَ، فَقَالَ خَالِدٌ إِنِّي لَمْ أَرِدْ أَنْ أَغْضِبَهُ، وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَشَدَّهُمْ عَذَابًا لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا)) [الصحیحة: ۱۴۴۲]

تخریج: الصحیحة ۱۳۴۲۔ احمد (۹۰/۳) حمیدی (۵۲۳) طبرانی فی الکبیر (۳۸۴۳) ابو داؤد الطیالسی (۱۱۵۷)

فوائد: جہاں تک شریعت نے سزا دینے کی اجازت دی ہے اس سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے جو کہ بطور تعزیر زیادہ سے زیادہ دس کوڑے ہیں۔ لیکن کسی کو سدھارنے کے لئے صرف سزایں ضروری نہیں اسے اخلاقی حسنہ سے بھی راہ راست پر لایا جاسکتا ہے۔

قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کس کو ہو گا؟

من اشد الناس عذاباً يوم القيامة

سیدنا عبد اللہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے روز ان لوگوں کو شدید ترین عذاب ہو گا: وہ آدمی جسے نبی نے قتل کیا ہو یا جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو گمراہ پیشوا اور خوب مشلہ کرنے والے میں سے مشلہ کرنے والا۔“

۱۵۹۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا وَقَتَلَ نَبِيًّا، وَإِمَامًا ضَالًّا، وَمُمْتَلٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ)) [الصحیحة: ۲۸۱]

تخریج: الصحیحة ۲۸۱۔ احمد (۳۰۷/۱) البزار (۲۰۳) طبرانی فی الکبیر (۱۰۴۹۷)

فوائد: اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے دو جرائم سے تو مستقل طور پر محفوظ کر دیا ہے دوسرے دو میں زیادہ توجہ اس بات پر دی جائے کہ لوگ

ماری وجہ سے گناہوں میں مبتلا نہ ہوں۔ وگرنہ ان سب کا بار گراں ہم کو بھی اٹھانا پڑے گا۔

باب: قصہ عمیر مولیٰ ابی اللحم

باب: ابی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر کا

رضی اللہ عنہ وما فیہا من الفقه

قصہ اور اس کے دروس و عبرت کا بیان

۱۵۹۰۔ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَىٰ أَبِي اللَّحْمِ، قَالَ: قُبِلْتُ مَعَ سَادَتِي نُرَيْدُ الْهَجْرَةِ، حَتَّى دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ: فَدَخَلُوا الْمَدِينَةَ وَخَلَقُونِي فِي ظَهْرِهِمْ، قَالَ: فَأَصَابَنِي مَخَاعَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: ثُمَّ بِي بَعْضٌ مَّنْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي لَوْ دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ فَأَصَبْتُ مِنْ ثَمَرِ حَوَائِطِهَا، لَدَخَلْتُ حَائِطًا فَقَطَعْتُ مِنْ فَنُونٍ، فَأَتَانِي صَاحِبُ الْحَائِطِ، فَأَتَى بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَخْبَرَهُ خَبْرِي، وَعَلَى ثَوْبَانِ، فَقَالَ لِي: ((أَيُّهُمَا تَفْضَلُ؟))، فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا، فَقَالَ: ((خُذْهُ))، وَأَعْطَى صَاحِبَ الْحَائِطِ الْآخَرَ، يَخْلِي سَبِيلِي۔ [الصحيحه: ۲۵۸۰]

سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ، جو ابی اللحم کے غلام تھے کہتے ہیں: میں اپنے آقاؤں کے ساتھ آیا ہمارا ارادہ ہجرت کا تھا، ہم مدینہ کے قریب پہنچے۔ وہ خود مدینہ میں داخل ہو گئے اور مجھے پیچھے چھوڑ گئے۔ مجھے سخت بھوک لگی۔ میرے پاس سے مدینہ سے نکلنے والے بعض لوگ گزرے اور مجھے کہا: (بہتر ہے کہ) تو مدینہ میں چلا جائے اور باغوں کا پھل کھالے۔ میں ایک باغ میں داخل ہوا اور کھجوروں سے بھرے ہوئے دو گچھے توڑ لئے۔ (خدا کا کرنا کہ) باغ کا مالک آپہنچا، وہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور آپ ﷺ کو ساری بات بتادی۔ میں نے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”کون سا کپڑا افضل ہے؟“ میں نے ایک کپڑے کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(یہ کپڑا) تو خود لے لے۔“ اور دوسرا کپڑا باغ کے مالک کو دے دیا اور مجھے رہا کر دیا۔

تخریج: الصحيحه ۲۵۸۰۔ احمد (۲۲۳/۵) حاکم (۱۳۲/۳) طبرانی فی الکبیر (۶۱/۱۷)

لواضع: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من مر بحائط فلياكل ولا يحمل۔) [صحیحہ: ۳۱۲۱] یعنی: جو آدمی کسی باغ کے پاس سے گزرتا ہے وہ (ضرورت کے مطابق) کھالے لیکن ساتھ اٹھا کر نہ لے جائے۔

درج ذیل حدیث مذکورہ بالا دونوں احادیث کے تضاد کو دور کرنے کے کافی ہے:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص (پھلوں کو) اپنے منہ سے پکڑ کر (کھالے) اور چھپا کر نہ لے جائے تو اس پر کوئی (سرزنش) نہیں اور اٹھا کر لے جائے اسے دو گنا قیمت ادا کرنا ہوگی اور عبرت کے لئے اسے سزا بھی دی جائے گی اور جو چیز (غلے کے) ڈھیروں سے اٹھالی جائے تو اس میں اٹھانے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا“ بشرطیکہ اس کی قیمت ڈھال کی قیمت (یعنی تین درہم) کو پہنچتی ہو۔“ [ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ]

إقالة العنرات عن ذوی الهيئات

صاحب حیثیت لوگوں کی غلطیاں معاف کرنا

۱۶۰۰۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَقْبِلُوا ذُرِّيَّ الْهَيْبَاتِ عَشْرًا اِيَّهْمُ اِلَّا)) "صاحب حیثیت لوگوں کی غلطیاں معاف کر دیا کرو الا یہ کہ وہ الحدود (ک)۔ [الصحيحة: ۶۳۸]

تخریج: الصحیحة ۶۳۸۔ ابو دائود (۳۳۷۵) نسائی فی الکبری (۷۲۹۳) احمد (۱۸۱/۶) طحاوی فی شرح المشکل (۱۲۹/۳)

فوائد: دنیا کا ہر وہ معاشرہ جس کو تہذیب و شائستگی سے ادنیٰ تعلق بھی رہا ہو اپنے اندر موجود باوقار شریف انفس اور رذائل سے بچنے رہنے والے افراد کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کی چھوٹی چھوٹی کوتاہیوں اور فرد گزشتوں کو نظر انداز کرتا نظر آتا ہے جیسے فارسی کی مثال ہے: "مگر فرق مراتب نہ کئی زندگی" یعنی: کہ اگر معاشرہ میں موجود افراد کے مقام و مرتبہ کا لحاظ نہ رکھا جائے بلکہ سب کو ایک ہی لاشی سے ہانکا جائے تو بڑی نا انصافی کی بات ہے۔ ایسے صالح مزاج کے لوگوں کے لئے درحقیقت ہلکی سی تنبیہ ہی کافی ہوتی ہے جو تے برسائے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس حدیث مبارکہ میں اسی اخلاقی خوبی کو سراہنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ہاں البتہ اگر جرم کی نوعیت حدود اللہ کی پامالی تک جا پہنچتی ہے تو پھر قانون مساوات سب کے لئے ہے۔ پھر وہاں نہ کسی کی حیثیت سے متاثر ہوا جائے گا اور نہ مرتبے سے۔ جیسا کہ قاطعہ مخدومی والا قصہ ہے کہ جس میں نبی کریم ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سفارش سختی سے مسترد کر دی تھی۔

تمہارے بہترین لوگ کون ہیں؟

من خياركم

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کی خبر دوں؟ تم میں افضل لوگ وہ ہیں جن کی عمریں سب سے زیادہ لمبی اور اعمال انتہائی نیک ہوں۔"

۱۶۰۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ؟ خَيْرُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا، وَأَحْسَنُكُمْ أَعْمَالًا)).

[الصحيحة: ۱۲۹۸]

تخریج: الصحیحة ۱۲۹۸۔ عبد بن حمید فی مسنده (۱۰۸۶) حاکم (۳۳۹/۱)

فوائد: دنیا کی زندگی آخرت کی تیاری کا واحد ذریعہ ہے۔ اس دنیا میں بے شمار انسان آئے اور اپنا کردار ادا کر کے اپنی آخری منزل کی طرف روانہ ہو گئے ہمارے ساتھ اور ہمارے بعد آنے والوں کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوگا۔ ماضی ہو یا حال یا مستقبل سعادت مند وہ ہے جو دنیا میں رہ کر جنت کے زیادہ سے زیادہ اسباب جمع کرے اور اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ زندگی لمبی اور وہ بھی اعمال صالحہ سے معمور ہو۔

سیدنا عبد اللہ بر مازنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو بدر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ان میں سے ایک نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (طوبی لمن طال عمره و حسن عمله)۔ [صحیحہ: ۱۸۳۶]

یعنی: اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال صالح ہوں۔

جو انسان اس صفت سے محروم رہے گا وہ دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی سے محروم رہے گا ایسا انسان دن بدن اللہ تعالیٰ کا مقروض ہوتا جا رہا ہے ایسا بیچارہ نہ تو زندہ ہے کہ وہ زندگی سے فائدہ اٹھا سکے اور نہ مردہ ہے نیک اعمال ترک کرنے اور برے اعمال کا

ارکاب کرنے پر اسے طاعت نہ کی جائے۔

من خیر الشهداء

بہترین گواہ کون ہیں؟

سیدنا زید بن خالد جعفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں افضل گواہوں کے بارے میں بتلا نہ دوں؟ وہ ہیں جو مطالبہ کرنے سے پہلے گواہی دے دیتے ہیں۔“

۱۵۰۲۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَدَاءِ؟ أَلَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ)).

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۸۔ مسلم (۱۸۱۹) ابو عوانہ (۱۹/۳) ابو داؤد (۳۵۹۶) ترمذی (۲۲۹۶) نسائی فی الکبریٰ (۶۰۲۹)

فوائد: بہترین افراد وہی ہیں جو کسی مسلم معاشرہ کی خیر خواہی کرتے ہوئے ضرورت کے وقت بغیر کسی مطالبے کے صداقت و حقانیت پر مبنی شہادتیں ادا کرتے ہیں۔

احکام العاریۃ

عاریتالی ہوئی چیز کے احکام

سعید بن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سننے والی شخصیت سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! عاریہ (عارضی طور پر لی ہوئی چیز) واپس کی جائے گی، مگر (وہ عطیہ جو استفادہ کے لئے کچھ مدت کے لئے دیا جائے) بھی واپس کیا جائے گا“ قرضہ چکایا جائے گا اور کسی چیز کا ضامن اس کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا۔“

۱۵۰۳۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَمْعِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا إِنَّ الْعَارِيَةَ مَوْدَاةٌ، وَالْمَنْعَةَ مَرْدُودَةٌ، وَالذَّيْنُ مَقْضِيٌّ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ)). [الصحیحۃ: ۶۱۰]

تخریج: الصحیحۃ ۶۱۰۔ احمد (۲۴۳/۵) دارقطنی (۷۰/۳) ابن ماجہ (۲۳۹۹) بیہقی (۶/۲۶۳ ۲۶۴) عن انس رضی اللہ عنہ۔

فوائد: ”عاریہ موداۃ“ اس چیز کو کہتے ہیں جو عارضی طور پر لی گئی ہو اور اس وقت تک اس کو واپس کرنا ضروری ہو جب تک وہ باقی ہو اگر ضائع ہو جائے تو عوض میں اس کی قیمت ادا نہیں کی جاتی اور ”منعہ مردودہ“ اس چیز کو کہتے ہیں جو عارضی طور پر لی گئی ہو اس کو واپس کرنا ضروری ہو اگر وہ خود تلف ہو جائے تو اس کی قیمت ادا کی جائے گی۔

جو آدمی کسی لین دین میں ضامن بننا ہے وہی قرضے کی ادائیگی کا مسئول ہوتا ہے اگر قرضہ لینے والا کہیں فرار ہو جاتا ہے یا مفلس ہو جاتا ہے تو ضامن ذمہ دار ہوگا۔

الذم الذي لا يؤدي حقوق مصاهد

اس شخص کی مذمت کہ جو ذمی کے حقوق ادا نہ کرے

صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ کئی ایک ابنائے صحابہ امام بیہقی کے قول کے مطابق وہ تیس ہیں سے اور وہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ ہو جاؤ! جس نے ذمی پر ظلم کیا یا اس کے حق میں کمی کی یا اسے اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دی یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لے لی تو میں

۱۶۰۴۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عِدَّةٍ (وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: ثَلَاثِينَ) مِنْ أَهْلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، أَوْ انْتَقَصَهُ، أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِبِّهِ نَفْسٍ لَنَا

حَجَّجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [الصحيحة: ۴۴۵]

تخریج: الصحيحۃ ۳۳۵۔ ابو داؤد (۳۰۵۲) بیہقی (۲۰۵/۹)

فوائد: معاہدہ: وہ ہے جو کسی خاص معاہدے کے تحت مسلمانوں کے ملک میں رہ رہا ہو۔

کسی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے یا دوسرے مسلمان کے عہد و پیمان کی پاسداری نہ کرے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من قتل معاهدا لم يرح رائحة الجنة وان ريحها ليوجد من سيرة اربعين عاما۔) [بخاری] یعنی: جس نے کسی معاہدہ کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اور جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔

جرم کی سزا خود ہی برداشت کرنا ہوگی

الجنایة علی نفسہ

سیدنا عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے سنا: ”خبردار! ہر مجرم صرف اپنے حق میں خود قصاص دے گا“ والد اپنے بیٹے کے حق میں قصاص نہیں دے سکتا نہ بیٹا والد کے حق میں (یعنی دونوں اپنے جرائم کے خود ذمہ دار ہوں گے)۔“

۱۶۰۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِهِ، لَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰی وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِهِ))

[الصحيحة: ۱۹۷۴]

تخریج: الصحيحۃ ۱۹۷۴۔ ابن ماجہ (۱۸۱۱) احمد (۳/۳۹۸، ۳۹۹) ترمذی (۱۱۲۳/۳۰۸۷) نسائی فی الکبریٰ (۹۱۶۹) متفقاً۔ فوائد: شریعت میں ہر کوئی اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے وہ خود اس کی سزا پائے گا یہ شریعت کا مزاج نہیں کہ ایک آدمی جرم کر کے فرار ہو جاتا ہے ادھر اس کے باپ بیٹوں اور بھائیوں کو قید و بند کی صعوبتوں میں ڈال دیا جائے۔

سیدنا ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے میرے باپ سے پوچھا: ”یہ تیرے ساتھ کون ہے؟“ انھوں نے کہا: یہ میرا بیٹا ہے میں اس بات پر گواہی دے سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ ہو جا! تو اس کے حق میں برا کر سکتا ہے نہ وہ تیرے حق میں۔“

۱۶۰۶۔ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَعَ أَبِي فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا مَعَكَ؟)) قَالَ: ابْنِي، أَشْهَدُ بِهِ، قَالَ: ((أَمَّا إِنَّكَ لَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ، وَلَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ))

[الصحيحة: ۷۴۹]

تخریج: الصحيحۃ ۷۴۹۔ نسائی (۳۸۳۹) احمد (۲/۲۲۱، ۲۲۲) طبرانی فی الکبیر (۲۸۰/۲۲)

سب سے بڑا سود

اعظم الربا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت پر دست درازی کرے۔“

۱۶۰۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ أَرْبَى الرِّبَا: اسْتِطَالَةَ الْمَرْءِ فِي عِرْضِ أَخِيهِ))

[الصحيحة: ۳۹۵۰]

تخریج: الصحیحہ ۳۹۵۰۔ البزار (الكشف ۳۵۶۹) ابن عدی (۲۲۱۳/۶) بیہقی فی الشعب (۶۷۶۹)
لہوائف: زندگی کا گراں مایہ متاع عزت ہے یہ سرمایہ حیات چھن جائے تو اس کا کوئی ازالہ نہیں الا ماشاء اللہ۔ لہذا ہر مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کی عزت، جان اور مال کو معزز قرار دیا گیا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (.....) کل المسلم على المسلم حرام عرضه وماله ودمه بحسب امری، من الشر ان يحقر اخاه المسلم۔ [ترمذی] یعنی: ”ایک مسلمان کی عزت اس کا مال اور اس کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے..... کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر خیال کرے۔“

کعبہ میں جرم کرنا کسی کے لیے بھی حلال نہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو خزاعہ نے فتح مکہ والے سال اپنے ایک مقتول کے بدلے بنو لیث کا ایک آدمی قتل کیا جب نبی کریم ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور خطبہ دیا جس میں یہ بھی فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مکہ میں قتل کرنے سے منع کر دیا ہے اور رسول اللہ اور مومنوں کو ان پر مسلط کر دیا ہے۔ خبردار! یہ (حرم کی) نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال تھا اور نہ بعد میں ہوگا۔ آگاہ رہو! اسے میرے لئے دن کی کچھ گھڑی کے لئے حلال کیا گیا۔ خبردار! اب اس وقت میں یہ حرام ہے اس کے کانٹوں کو نہ اکھاڑا جائے اس کے درختوں کو نہ کاٹا جائے اور اس کی گری پڑی چیز کو نہ اٹھایا جائے مگر تشہیر کے لئے اگر کوئی قتل ہو جائے تو (اس کے درمیان کو) دو اختیارات میں سے ایک کا حق حاصل ہے یا تو وہ دیت لے لیس یا پھر قصاص۔“ ایک یمنی آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! (یہ خطبہ) میرے لئے لکھوا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو قحافہ کے لئے لکھ دو۔“ (آپ ﷺ کے خطبہ کے دوران) ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اذخر نامی گھاس (کو کاٹنے کی اجازت دے دیں) کیونکہ ہم اس گھاس کو گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(ٹھیک ہے) اذخر (کاٹ سکتے ہو)۔“ امام مسلم نے (روایت کے الفاظ میں) یہ زیادتی کی ہے: ولید نے کہا: میں نے اوزاعی سے کہا: ”(یمنی نے جو کہا کہ)

الکعبة لا یحل لأحد

۱۶۰۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ خَزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ نَحْبَ عَامَ فَتَحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَكِبَ رَاكِبَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ. أَوْ الْقَتْلَ، شَكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا وَانْهَى لَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ قَتْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ بُعْدِي، أَلَا وَانْهَى حَلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ، أَلَا وَانْهَى سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لَا يُخْلَى شَوْكُهَا، وَلَا يُقَصَّدُ شَجَرُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقُطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، فَمَنْ قُتِلَ، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: أَمَّا أَنْ يَحْلَلَ، وَأَمَّا أَنْ يَقَادَ أَهْلُ الْقَبِيلِ)). فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتَقَالَ: ((اَكْتُبُوا لِي بِي قَلَان)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخَرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّا نَحْعَلُهُ فِي بَيْتِنَا وَقُبُورِنَا! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا الْإِذْخَرَ)). زَادَ مُسْلِمٌ: قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ: اَكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [الصحیحہ: ۳۵۲۹]

اے اللہ کے رسول! میرے لئے لکھوادو۔“ سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: وہ خطبہ جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

تخریج: الصحیحة ۳۵۲۹۔ بخاری (۱۱۳/۲۳۳۳) مسلم (۱۳۵۵) ابو داؤد (۲۰۱۷) احمد (۲/۲۳۸)

فوائد: اس میں مکہ مکرمہ کی حرمت و عظمت کا بیان ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بات بھی عیاں ہو رہی ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں اور آپ ﷺ کی موجودگی میں بتقاضہ ضرورت احادیث بھی لکھی جاتی تھیں۔

باب: تحريم الخمر والقمار والمعازف
باب: شراب، جو اور آلات موسیقی کی حرمت کا بیان
۱۶۰۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى أُمَّتِي الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْمِزَرَ، وَالْكُوبَةَ، وَالْقَنِينَ، وَزَادَنِي صَلَاةَ الْوُتْرِ)). [الصحیحة: ۱۷۰۸]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے میری امت پر انگور وغیرہ کی شراب، جو، مکی وغیرہ کی شراب، ڈھول اور باجے حرام قرار دیے ہیں اور میرے لئے نماز وتر کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۷۰۸۔ احمد (۲/۱۶۷۷) وفی الاثریة (۲۱۳/۲۱۱) متفقاً

فوائد: ہمارے ہاں حدیث میں مذکورہ لفظ ”خمر“ کے معانی شراب کے کئے جاتے ہیں جبکہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کل مسکر خمر وکل خمر حرام)۔ [مسلم] یعنی: ہر نشہ آور چیز ”خمر“ ہے اور ہر ”خمر“ حرام ہے۔ نیز سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: والحمد للہ ما خامر العقل۔ [بخاری، مسلم] یعنی: ”خمر“ اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل پر پردہ ڈال دے۔ اس اعتبار سے سگریٹ اور حقہ وغیرہ کی شکل میں تمباکو نوشی، نسوار، بیڑہ وغیرہ کی نوعیت کی تمام چیزیں ”خمر“ میں داخل ہیں۔ شراب اور نشہ آور چیز کا استعمال اتنا سنگین جرم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مدمن خمر کعابد وثن)۔ [ابن ماجہ] یعنی: ہمیشہ شراب پینے والے کسی بت کی عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ جو، ڈھول اور باجے کا تعلق حرام کردہ امور سے ہے لیکن موجودہ زمانے میں ان کا استعمال بکثرت ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس گناہ میں ملوث ہونا پڑتا ہے۔

قرض لینا کا استحباب

استحباب اخذ الدين

سیدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ قرض دینے والے کے ساتھ ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ قرضہ ادا کر دے الا یہ کہ اس قرضے کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ چیزوں سے ہو۔“ سیدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اپنے خزانچی کو کہتے تھے: تو جا اور کہیں سے میرے لئے قرضہ لے آ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سننے کے بعد میں نہیں چاہتا کہ رات گزاروں اور اللہ تعالیٰ میرے ساتھ نہ ہو۔

۱۶۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ مَعَ الدَّائِنِ (أَيُّ الْمَدِينِ) حَتَّى يَقْضِيَ دَيْنَهُ، مَا لَمْ يَكُنْ فِيْمَا يَكْرَهُ اللَّهُ)) قَالَ: ((وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَقُولُ لِيَخَازِنُهُ إِذْ هَبَ فَاخَذَ لِي بَدِينٍ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَبِيتَ لَيْلَةً إِلَّا وَاللَّهِ مَعِيَ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ)). [الصحیحة: ۱۰۰۰]

تخریج: الصحیحہ ۱۰۰۔ ابن ماجہ (۲۳۰۹) دارمی (۲۵۹۸) حاکم (۲۳/۲) بخاری فی التاریخ (۳/۳۷۶) **فوائد:** بعض اوقات قرضہ لینا انسان کی مجبوری بن جاتا ہے، لیکن اس کی ادائیگی اس کی وصولی سے بڑی مجبوری ہے۔ جب مسلمان کسی جائز ضرورت کے لئے قرضہ لیتا ہے اور پھر اس کو واپس کرنے کے لئے فکر کرتا ہے اور ہر ممکن کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ دیتا ہے اور اس کے قرضے کی ادائیگی کے اسباب پیدا کرتا ہے۔

باب: تحريم حرق الجاني بالنار **باب: کسی مجرم کو آگ سے بطور سزا جلانا حرام ہے**
 ۱۶۱۱۔ عَنْ حَمَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ أَنْتُمْ لَقَدْ رُمْتُمْ عَلَيْهِ فَاغْتُلُّوهُ، وَلَا تُحَرِّقُوهُ بِالنَّارِ، لِأَنَّمَا يُعَذَّبُ بِالنَّارِ رَبُّ النَّارِ)).
 [الصحیحہ: ۱۵۶۵]
 سیدنا حمزہ اسلمی ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم (عذرا قبیلہ کے فلاں) آدمی پر حاوی آ جاؤ تو اسے قتل کر دینا، آگ کے ساتھ نہیں جلانا، کیونکہ آگ کو پیدا کرنے والا ہی آگ کے ساتھ عذاب دے سکتا ہے۔“

تخریج: الصحیحہ ۱۵۶۵۔ ابو داؤد (۲۶۷۳) احمد (۳/۳۹۳) سعید بن منصور فی سننہ (۲۶۳۳) بیہقی (۹/۷۲) **فوائد:** شریعت نے تمام جرائم اور ان کے مرتکب مجرمین کی سرکوبی کے لئے مخصوص یا عام قوانین معین کر دیئے ہیں لہذا کسی قسم کے مجرم کو آگ کا عذاب نہیں دیا جاسکتا۔

حفاظة الحائط على اهلها في النهار **دن کو باغ کی حفاظت کرنا مالکوں پر ہے**
 ۱۶۱۲۔ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ مُحَبِّصَةَ، أَنَّ نَاقَةَ لَبْرِاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا فِي النَّهَارِ، وَإِنَّ مَا أَفْسَدَتْ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا)).
 [الصحیحہ: ۲۳۸]
 حرام بن سعد بن محبصہ کہتے ہیں کہ سیدنا براء بن عازب ؓ کی اونٹنی ایک آدمی کے باغ میں داخل ہو گئی اور اس کا نقصان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا: ”دن کو حفاظت کرنا باغ کے مالکوں کی ذمہ داری ہے اور رات کے نقصان کے ذمہ دار مویشیوں کے مالک ہوں گے۔“

تخریج: الصحیحہ ۲۳۸۔ مالک فی الموطا (۲/۷۳۷، ۷۳۸) مرسلًا احمد (۵/۳۳۵) بیہقی (۸/۳۳۱) ابن ماجہ (۲۳۳۲) **فوائد:** شریعت نے باغوں اور مویشیوں کے مالکوں کے لئے انتہائی حکمت بھرا قانون وضع کیا ہے، کیونکہ دن کو عام طور پر مویشی چرنے کے لئے کھیتوں میں جاتے ہیں ان کے ساتھ چردا ہے بھی ہوتے ہیں، بہر حال وہ جانور ہیں اور کسی نہ کسی طرح کسی کی فصل کا نقصان کر سکتے ہیں۔ اس لئے ایسے نقصان کا ذمہ دار مویشی کے مالک کو نہیں ٹھہرایا گیا، بلکہ فصل اور باغ کے مالک کو تنبیہ کی گئی کہ وہ خود حفاظت کرے۔ رات چونکہ آرام کا وقت ہے اور باغوں کے مالکوں کے لئے پوری رات پہرہ دینا ناممکن ہے اس لئے ایسے میں مویشیوں کے مالکوں کو تلقین کی گئی کہ وہ ان کو کسی نہ کسی طرح قابو میں رکھیں۔

باب: الامر بالوفاء بالعهد **باب: مشرکوں سے کیے گئے وعدے پورے کرنے کا**

للمشركين

حکم

۱۶۱۳- عَنْ حَدِيثَةٍ: أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَخَذُوهُ وَأَبَاهُ، فَأَخْلَوْا عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يُقَاتِلُوهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ أَلَّهْمُ، وَتَسْتَعِينُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ)). [الصحيحة: ۲۱۹۱]

تخریج: الصحيحة ۲۱۹۱۔ احمد (۵/ ۳۹۷) مسلم (۱/ ۱۷۸۷) احمد (۵/ ۳۹۵) من طریق آخر عنه نبوه۔

فوائد: مشرکوں سے کیا گیا عہد و پیمان پورا کیا جائے گا اسی لئے آپ ﷺ نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد سیدنا ایمان رضی اللہ عنہ کو جہاد میں شریک نہ ہونے کی تلقین کی۔ غور فرمائیں کہ جنگ بدر میں اسلامی سپاہ کی تعداد بھی کم تھی اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ جیسے لوگوں کو جہاد میں شرکت کرنے کی رغبت بھی تھی لیکن پھر بھی آپ ﷺ نے مشرکوں سے کئے گئے عہد و پیمان کا خیال رکھا۔ ہم نے تو موقع ماننے کے لئے عہد و پیمان کو ایک بہانہ بنا رکھا ہے۔

باب حرمة مكة

مکہ کی حرمت کا بیان

۱۶۱۴- [عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْغَدَا مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، يَقُولُ قَوْلًا، سَمِعْتُهُ أَذْنَايَ وَ وَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ: حَجَّ اللَّهُ وَأَتْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:] ((إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ، فَلَا يَحِلُّ لِمَرِيءٍ يَوْمٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَمْ يَعْصِدْ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا، فَقُولُوا: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَ إِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلَيُبْلَغُ الشَّاهِدُ الْغَالِبَ)). [الصحيحة: ۳۵۴۳]

سیدنا ابو شریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن ایک بات ارشاد فرمائی میرے کانوں نے اسے سنا میرے دل نے اسے یاد رکھا اور میری آنکھوں نے آپ ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی اور پھر فرمایا: ”بیشک مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والا قرار دیا“ لوگوں نے نہیں اب کسی ایسے شخص کے لئے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ یہاں خون بہائے یا درخت کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے قتال (کو دلیل بنا کر اپنے لئے) رخصت نکالے تو اسے کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ میں (قتال کی) اجازت دی اور تمہیں نہیں دی اور مجھے بھی دن کے کچھ وقت کے لئے ہی (لڑائی کرنے کی) اجازت دی، اس کے بعد اس کی حرمت اسی طرح ہو گئی جس طرح کل تھی۔ یہاں موجود لوگ (یہ احکام) غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دیں۔“

تخریج: الصحيحة ۳۵۴۳۔ بخاری (۱۰۳/ ۱۸۳۲) مسلم (۳/ ۱۳۵۳) ترمذی (۸۰۹) نسائی (۲۸۷۹)

والفہ: اس میں مکہ مکرمہ کی حرمت و عظمت کا بیان ہے۔

باب: وجوب الاخذ بید الظالم

۱۶۱۱۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ، أَنَّهُ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَقْرَوْنَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ لَا تَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا حْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵] وانی سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((ان الناس اذا راوا لظالم فلم ياخذوا بیده، اوشك ان يعمهم لله بعقاب منه.)) [الصحيحہ: ۱۵۶۴]

تخریج: الصحيحہ ۱۵۶۳۔

باب: ظالم کو ظلم سے روکنے کے وجوب کا بیان
سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿اے ایمان والو! اپنی فکر کرؤ جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے اس سے تمھارا کوئی نقصان نہیں﴾ (سورہ مائدہ: ۱۰۵) اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جب لوگ ظالم کو دیکھ کر اسے ظلم سے باز نہیں رکھیں گے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عام عذاب مسلط کر دے۔“

لوائف: ہر آدمی اس بات کا مکلف ہے کہ وہ جہاں برائی کو دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے نہیں تو زبان سے روکے اگر ایسا نہ کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے جو ایمان کا ضعیف ترین شعبہ ہے۔ آج کل لوگوں کو نیکی و بدی کا علم ہے لیکن انھوں نے اپنے دماغ کی پیداوار ایک خاص قسم کی مصلحت کا ڈھونگ رچایا اور نتیجتاً چپ سادھ لی۔ برائیوں کی راہوں میں روڑے اٹکانا ہر مسلم فرد کی ضرورت اور ذمہ داری ہے۔ اگر ایسے نہ کیا تو ہمیں بھی چاروناچار اور چاہتے نہ چاہتے ہوئے ان برائیوں میں ملوث ہونا پڑے گا اور نتیجہ اللہ تعالیٰ کے عام عذاب کی صورت میں نکل آئے گا۔ دنیا رہے گی نہ دین۔

لوٹنا حلال نہیں ہے

سیدنا ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دشمن کی بکریاں ہمارے ہاتھ لگ گئیں، ہم نے وہ لوٹ لیں اور اپنی ہانڈیاں چڑھا دیں۔ جب نبی کریم ﷺ ہانڈیوں کے پاس سے گزرے تو (انھیں اٹھیلنے کا) حکم دیا، پس وہ اٹھیل دی گئیں پھر فرمایا: ”لوٹنا حلال نہیں ہے۔“

النبہ لا تحل

۱۶۱۶۔ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: أَصَبْنَا غَنَمًا لِلْعَدُوِّ، فَأَتَيْنَاهَا، فَنَصَبْنَا قُدُورَنَا، فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُورِ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِفَتْ، ثُمَّ قَالَ ﷺ: ((إِنَّ النَّبْهَ لَا يَحِلُّ.)) [الصحيحہ: ۱۶۷۳]

تخریج: الصحيحہ ۱۶۷۳۔ ابن ماجہ (۳۹۳۸) احمد (۳۶۷/۵) حاکم (۱۳۳/۲) طیبالسی (۱۱۹۵)

قوائف: اسلام نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم کے مال و جان اور عزت و عظمت کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ لوٹ مار اور ڈاکہ زنی جو کہ موجودہ دور میں عام ہے کی اسلامی قانون میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ومن انتهب نهبہ مشہورۃ فلیس منا۔) [ابوداؤد ترمذی] یعنی: اور جس نے واضح لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

بدعت کی مذمت

ذم البدعة

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

۱۶۱۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: ((أَنَا أَخَذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، أَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَجَهَنَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْحُدُودَ! لَإِذَا مِتُّ فَأَنَا قَرِطُكُمْ وَمَوْعِدُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَمَنْ وَرَدَ أَفْلَحَ، وَيَأْتِي قَوْمٌ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي! لَأَتَذَرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ)).

[الصحيحة: ۳۰۸۷]

فرمایا: ”میں تمہیں آگ سے بچانے کے لئے تمہاری کمروں سے پکڑ کر (پیچھے کھینچتا ہوں) اور کہتا ہوں: جہنم سے بچو، حدود (کو پھلا گئے) سے بچو۔ جب میں فوت ہو جاؤں گا تو تمہارا پیش رو ہوں گا اور حوض پر تم سے ملاقات ہوگی، جو وہاں آگیا، وہ کامیاب ہو جائے گا۔ کچھ لوگ وہاں پہنچیں گے تو سہی لیکن انہیں بائیں جانب دھکیل دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میری امت ہے۔ سو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے کون کون سی بدعات کو فروغ دیا، یہ اپنی ایڑیوں پر پلٹ کر مرتد ہو گئے تھے۔“

تخریج: الصحيحة ۳۰۸۷۔ طبرانی فی الکبیر (۱۲۵۰۷) طبرانی فی الاوسط (۲۸۹۵) والبخاری (۳۳۸۰) من طریق آخر عنه۔
فوائد: سیدنا عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے خلیے میں کہتے تھے: (فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدیٰ ہذی محمد ﷺ وشر الامور محدثاتها وکل محدثہ بدعة۔) [مسلم] یعنی: یقیناً سب سے بہترین حدیث اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، سب سے بہترین راستہ حضرت محمد ﷺ کا راستہ ہے اور سب سے بدترین کام نئے ایجاد کردہ (یعنی بدعات و خرافات) ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں دین اسلام کی تکمیل ہو گئی، آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسا کام عبادت سمجھ کر یا دین سمجھ کر یا اجر و ثواب سمجھ کر کرنا، جو قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو بدعت کہلاتا ہے۔ مثلاً تقلید کرنا، قبر پر اذان کہنا، مرد و زن کی نماز میں دلیل کے بغیر فرق کرنا، نماز سے پہلے زبان ت نیت پڑھنا۔ بارہ وفات منانا، آخری بدھ کوٹے، محرم کی نیاز وغیرہ وغیرہ ہمیں چاہئے کہ دین کو لوگوں کے آراء و خیالات سے پاک رکھیں۔ ہر شرعی مسئلہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حل کر کے عملی طور پر ان پر کاربند رہیں۔

روزے دار کے بیوی کا بوسہ لینے کا بیان

عطاء بن یسار ایک انصاری آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے انہیں بتایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی کو نبی کریم ﷺ سے اس کی بابت سوال کرنے کے لئے بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”رسول اللہ خود اس طرح کر لیتے ہیں۔“ جب میری بیوی نے واپس آ کر مجھے یہ حدیث سنائی تو میں نے کہا: نبی کریم ﷺ کو تو بعض چیزوں کی (بطور خاصہ) رخصت دے

تقییل الصائم المرأة

۱۶۱۸۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَ عَطَاءً: أَنَّهُ قَبِلَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ، فَأَمَرَ امْرَأَتَهُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ ذَلِكَ)) فَأَخْبَرَتْهُ امْرَأَتُهُ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يُرَخِّصُ لَهُ فِي أَشْيَاءَ، فَأَرْجِعِي إِلَيْهِ فَقُولِي لَهُ، فَرَجَعَتْ إِلَى

دی جاتی ہے، لہذا تو واپس جا اور (ذرا وضاحت کے ساتھ) دریافت کر۔ سو اس نے واپس جا کر کہا: نبی کو تو بعض چیزوں میں (بطور خاصہ) رخصتیں دی جاتی ہیں (ہم کیا کریں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا اور اس کی حدود کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۰۷۔ عبد الرزاق (۸۴۱۲) وعنه احمد (۵/۳۳۳) ابن حزم فی المحلی (۶/۲۰۷)

فوائد: اس میں یہ وضاحت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے تمام قسم کے اقوال و افعال امت کے لئے رشد و ہدایت کا پیغام اور حجت ہیں کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی مسئلہ میں اپنے آپ کو اس اعتبار سے مستثنیٰ سمجھے کہ اسے اس سے زیادہ یا اس سے کم عمل کرنا چاہئے۔ ہاں جہاں اللہ تعالیٰ وضاحت کر دے کہ فلاں عمل کی فلاں صورت نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے تو کسی امتی کو وہ صورت اپنانے کی اجازت نہ ہوگی جیسے بیک وقت چار سے زائد بیویوں سے شادی کرنا۔

ذنب اخذ حق اخیه بظلم

اپنے بھائی کے حق کو زیادتی کے ساتھ لینے کا گناہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ میرے پاس جھگڑالے کر آتے ہو اور میں تو محض ایک بشر ہوں، ممکن ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی نسبت اپنی دلیل وضاحت کے ساتھ پیش کر لیتا ہو اور میں تو اسی کے مطابق تمہارا فیصلہ کروں گا جو تم سے سنوں گا“ (تم یاد رکھو کہ) اگر میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ اس کے حق میں کر دیتا ہوں تو وہ اس چیز کو وصول نہ کرے کیونکہ وہ تو آگ کا ٹکڑا ہے جو میں اسے کاٹ کر دے رہا ہوں اور وہ اسے قیامت کے روز بھی اپنے ساتھ لائے گا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۵۔ بخاری (۲۲۸۰، ۲۳۵۸) مسلم (۱۷۱۳) نسائی (۵۳۲۳) ترمذی (۱۳۳۹) ابن ماجہ (۲۳۱۷)

فوائد: معلوم ہوا کہ حاکم کا فیصلہ حلت و حرمت کا معیار نہیں ہے۔ جو آدمی جھوٹا ہو اور اسے علم ہو کہ فلاں چیز اس کی نہیں ہے لیکن اس کے دلائل اور زبان و رازی کی روشنی میں حاکم اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہے پھر بھی یہ چیز اس کے حق میں حلال نہیں ہوگی۔ اس حدیث سے یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ کسی کا حق غصب کرنا کتنا بڑا جرم ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں تو محض ایک بشر ہوں، تم میرے پاس جھگڑالے کر آتے ہو اور ممکن ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی نسبت دلائل کو وضاحت کے ساتھ

۱۰۲۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ مَرْفُوعًا: ((أَنَا بَشَرٌ وَانْتُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَكَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ الْخَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَانَّمَا أَقْضِي لَكُمْ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْكُمْ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [الصحیحۃ: ۴۵۵]

نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ
أَخِيهِ بَشِيْرًا فَلَا يَأْخُذْ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ
قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ)). [الصحيحہ: ۱۱۶۲]

تخریج: الصحيحہ ۱۱۶۲۔ بخاری (۶۹۶۷) مالک (۷۲۹/۲) ابو داؤد (۳۵۸۳) والنظر الحديث السابق۔

باب:

سیدنا ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا:
”فلاں مزدور کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟“ میں نے کہا:
”مسکین سا ہے بس عام لوگوں کی طرح۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
”فلاں آدمی کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟“ میں نے کہا: وہ
تو اعلیٰ قسم کا سردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس قسم کا ایک مزدور
فلاں قسم کے زمین بھریا ہزاروں سادات سے بہتر ہے۔“ میں نے
کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں آدمی بھی تو (اسی قسم کا سردار ہے)
اور آپ اس کی بڑی آؤ بھگت کرتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:
”وہ اپنی قوم کا سردار ہے میں اس کی تالیف قلبی کے لئے (اس
سے حسن سلوک سے پیش آتا ہوں)۔“

باب: تالیف الرؤساء من اجل قومهم

۱۶۲۱۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ:
((كَيْفَ تَرَى تَرَى جَوْعِلًا؟)) قَالَ: فَقُلْتُ:
مُسْكِينٌ، كَشَكْلِهِ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: ((فَكَيْفَ
تَرَى فَلَانًا؟)) قُلْتُ: سَيِّدٌ مِنَ السَّادَاتِ، قَالَ:
((فَجَوْعِلٌ خَيْرٌ مِنْ مَلِّ الْأَرْضِ، أَوِ الْأَلْفِ، أَوْ
نَحْوِ ذَلِكَ. مِنْ فُلَانٍ)) قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ، فَفُلَانٌ هَكَذَا، وَأَنْتَ تَصْنَعُ بِهِ مَا تَصْنَعُ؟
فَقَالَ: ((أَنْتَ رَأْسُ قَوْمٍ، فَأَنَا أَتَأَلَّفُهُمْ فِيهِ)).

[الصحيحہ: ۱۰۳۷]

تخریج: الصحيحہ ۱۰۳۷۔ ابن وہب فی الجامع (۳۳) ابو نعیم فی الحلیۃ (۱/۳۵۳) وفی معرفة الصحابة (۲/۳۶۱)

فوائد: اللہ تعالیٰ کے معیار کی بنیاد ایمان و ايمان تقویٰ و طہارت اور نیکی و پارسائی پر ہے نہ کہ مال و دولت، سیادت و قیادت، صدارت
و سربراہی اور حسن و جمال پر۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مومن و متقی ہزاروں دنیوی سرداروں سے بہتر ہے۔ اغیار کی تالیف قلبی کے لئے
ان پر مال و دولت خرچ کرنا ان کو تحائف و ہدایا بھیجنا اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنا نبوی منج ہے۔ آج کل اہل اسلام فرقوں
میں بٹ چکے ہیں اور ہر فرقہ دوسرے فرقے سے شدید نفرت کرتا ہے۔ دو مختلف فرقوں والے لوگ مل بیٹھ کر راضی نہیں حالانکہ اگر ایک
فرقہ اپنے آپ کو برحق سمجھتا ہے تو اسے چاہئے کہ دوسرے کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور اپنے مسلک کی دعوت دے۔

آگ کے عذاب کی حرمت

عبد الرحمن بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انھوں
نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے آپ ﷺ قناتے
حاجت کے لئے تشریف لے گئے، ہم نے (چڑیا کی طرح کا)

تحريم تعذيب النار

۱۶۲۲۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ،
قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَنْطَلَقَ
لِحَاجَتِهِ، فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ، فَأَخَذْنَا

ایک سرخ پرندہ دیکھا اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے ہم نے ان بچوں کو پکڑ لیا۔ تو وہ پرندہ ان کے گرد منڈلانے لگا اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس پرندے کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے رنج پہنچایا ہے؟ اس کے بچے لوٹا دو اور آپ ﷺ نے چوٹیوں کی ایک بستی دیکھی جس کو ہم نے جلا دیا تھا تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ بستی کس نے جلائی ہے؟ ہم نے جواب دیا: ہم نے (جلائی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”آگ کا عذاب دیتا تو آگ کے رب کو ہی سزاوار ہے:

فَرَعِيهَا، وَجَاءَتْ بِِ الْحُمْرَةِ، فَجَعَلَتْ تَقْرِشَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بَوْلِدَهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا. وَرَأَى قَرْيَةً تَمْلِي قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ قَالَ: ((أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ)) [الصحيحه: ٤٨٧]

تخریج: الصحيحه ۳۸۷۔ (ابو داؤد (۳۶۷۵) حاکم (۲۳۹/۳) بخاری فی الادب المفرد (۳۸۲) احمد (۳۰۳۱) فوائد: کسی کو کوئی حق نہیں کہ وہ آگ کے ساتھ کسی کو عذاب یا سزا دے۔

اہل کتاب کا کھانا بغیر اجازت کھانا حرام ہے

تحريم اكل. من اهل الكتاب

الابالاذن

سیدنا عرابض بن ساریہ ؓ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر میں اترے صحابہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ خیبر کا سردار بڑا سرکش اور دھوکہ باز آدمی تھا۔ وہ آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: اے محمد! کیا تم ہو جو ہمارے گدھے ذبح کرو گے ہمارے پھل کھاؤ گے اور ہماری عورتوں پر قبضہ کرو گے؟ نبی کریم ﷺ غصے میں آ گئے اور فرمایا: ”اے ابن عوف! گھوڑے پر سوار ہو کر اعلان کر: خبردار! جنت میں داخل ہونے والا صرف مومن ہو گا اور یہ (منادی بھی کرو کہ) نماز کے لئے جمع ہو جاؤ۔“ لوگ جمع ہو گئے آپ ﷺ نے انھیں نماز پڑھائی، پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”کیا کوئی آدمی اپنے بچے پر ٹیک لگا کر یہ گمان کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہی چیزیں حرام کی ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے؟ آگاہ ہو جاؤ! اللہ کی قسم! میں نے بھی حکم دیا، میں نے بھی وعظ و نصیحت کیا، میں نے بھی کچھ چیزوں سے منع کیا“ (میرے بیان کردہ

۱۶۲۳۔ عَنِ الْعَرَابِضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: بَوَّلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ (خَيْبَر)، وَمَعَهُ مِنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَكَانَ صَاحِبُ (خَيْبَر) رَجُلًا مَارِدًا مُنْكَرًا، فَأَقْبَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا حُمْرَنَا، وَتَأْكُلُوا لَمَرَّنَا، وَتَضْرِبُوا نِسَاءَنَا؟ فَأَغْضَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنْ رَكِبَ قَرَسَكَ ثُمَّ نَادَى: أَلَا إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَدْخُلُ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ، وَإِنْ اجْتَمَعُوا لِلصَّلَاةِ)) قَالَ: فَاجْتَمَعُوا، ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: ((أَيُّ حَسِبُ أَحَدَكُمْ مَتَّكِنًا عَلَى أَرْجَحِيهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ؟ أَلَا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَّظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمَثَلُ

احکام) قرآن مجید کے احکام جتنے یا ان سے بھی زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بغیر اجازت کے اہل کتاب کے گھروں میں داخل ہونے، ان کی عورتوں کو مارنے اور ان کے پھل کھانے کو حلال نہیں کیا، بشرطیکہ وہ ان امور کی ادائیگی کرتے رہیں جو ان کی ذمہ داری میں ہیں۔“

الْقُرْآنُ أَوْ أَكْثَرُ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحَلِّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ، وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ، وَلَا أَكْلَ ثَمَارِهِمْ، إِذَا أَعْطَوْكُمُ الدِّيَّ عَلَيْهِمْ)). [الصحيحه: ۸۸۲]

تخریج: الصحيحه ۸۸۲۔ ابو داؤد (۳۰۵۰) ابن عبد البر فی التمهید (۱/۱۳۹)

فوائد: قرآن مجید کے احکام کی طرح نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال بھی حجت ہیں۔ اس پر کسی فرد کو تعجب نہیں ہونا چاہئے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ کا عہدہ عطا کیا۔ تمام پرندوں کی حلت و حرمت احادیث مبارکہ سے ثابت ہوئی، گھریلو گدھے اور شیر چیتا اور لومڑی جیسے کچلی والے جانوروں کی حرمت احادیث سے ثابت ہوئی، مچھلی اور سمزی کے مرداروں کی حلت احادیث سے ثابت ہوئی، زکوٰۃ سے بعض چیزوں کو مستثنیٰ قرار دینا، بعض کے بارے میں شرطیں لگانا اور زکوٰۃ کے نصاب اور شرح زکوٰۃ کی وضاحت کرنا آپ ﷺ کی ذمہ داری تھی۔ غرضیکہ بے شمار مثالیں ہیں جن کی بنا پر کسی شخص کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ احادیث مقدسہ کے بارے میں کچھ ایسے انداز میں اظہار شروع کر دے جس سے ان کی اہمیت کم ہوتی ہو۔

ظلم کی مذمت

ذم الظلم

سیدنا علی بن مرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس آدمی نے زمین پر ایک بالشت کے بقدر ناجائز قبضہ کیا، اللہ تعالیٰ اسے اس بات کا مکلف ٹھہرائے گا کہ وہ کھدائی کرے یہاں تک کہ ساتویں زمین کی آخری (تہہ) تک پہنچ جائے، پھر اسے قیامت کے روز لوگوں کا فیصلہ ہونے تک اس کا طوق پہنایا جائے گا۔“

۱۶۲۴۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُرَّةٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ، كَلَفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفَرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضَيْنِ، ثُمَّ يَطْوَفَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ)).

[الصحيحه: ۲۴۰]

تخریج: الصحيحه ۲۴۰۔ ابن حبان (۵۱۶۳) احمد (۱۴۳/۳) عبد بن حمید (۳۰۷)

فوائد: یہ دوسروں کا مال غصب کرنے کا نتیجہ ہے۔ زمیندار اور پنواری بالخصوص اس چیز کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور کسی نہ کسی شیطانی چیلے بھانے کر کے اور اپنی حدود کو سر کا سر کا کر دوسرے کی زمین قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو کوئی کسی انداز میں دوسرے کا مال غصب کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے انجام بد پر نظر رکھے۔

مہمان کے اپنی مہمانی کے بقدر لینے میں کوئی حرج نہیں

اخذ الضيف بقدر قراه

ہے

سیدنا ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر

۱۶۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا

کوئی مہمان کسی قوم کے پاس اترے اور وہ صبح کے وقت اپنی میزبانی سے محروم رہے تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان سے اپنی میزبانی کے بقدر کوئی چیز لے لے اس میں اس پر کوئی حرج نہیں ہوگی۔“

صَيِّفٌ كَزَلْ يَقُومُ، فَاصْبَحَ الصَّيْفُ مَحْرُومًا،
فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَدْرِ قَرَاهُ وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ))

[الصحيحه: ۶۴۰]

تخریج: الصحيحه ۶۴۰۔ احمد (۲/۳۸۰) طحاوی فی المشکل (۴/۴۰) وفی شرح المعانی (۴/۲۴۲)

فوائد: مہمان کی خدمت کرنا فرض ہے اور یہ اتنا بڑا حق ہے کہ خدمت نہ کرنے کی صورت میں مہمان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بزور اپنی خدمت کے بقدر میزبانی کا سامان وصول کرے۔

باب: الحدود كفارات

باب: حدود گناہوں کا کفارہ ہیں

سیدنا خزیمہ بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی منہیات میں سے کسی چیز کا ارتکاب کرے اور اس پر اس کی حد نافذ کر دی جائے تو اس کا وہ گناہ مٹا دیا جائے گا۔“

۱۶۲۶۔ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ أَصَابَ شَيْئًا مِمَّا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ، ثُمَّ أَقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّهُ، كُفِّرَ عَنْهُ ذَلِكَ الدَّنْبُ)). [الصحيحه: ۱۷۵۵]

تخریج: الصحيحه ۱۷۵۵۔ احمد (۵/۲۱۳ ۲۱۴) حاکم (۴/۳۸۸) واللفظ لہ طبرانی (۳۷۲۸)

فوائد: امام البانیؒ نے اس حدیث کے جتنے شواہد ذکر کئے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مجرم پر اس کے جرم کی حد نافذ کر دی جائے تو وہ اس کے جرم کا کفارہ بن جاتی ہے۔

سیدنا جریر بن بحیلہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اللہ اور اس کا رسول) اس آدمی سے بری الذمہ ہیں جو مشرکوں کے ممالک میں ان کے ساتھ اقامت پذیر ہے۔“

۱۶۲۷۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ بُحَيْلَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((بَرَرْتُ الذِّمَّةَ مِمَّنْ أَقَامَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ فِي بِلَادِهِمْ)) [الصحيحه: ۷۶۸]

تخریج: الصحيحه ۷۶۸۔ محمد بن مخلد العطار فی المتقی من حدیثہ (۲/۱۱۵) طبرانی فی الکبیر (۲۲۳۳) ابن عدی فی الکامل (۶/۲۱۳۳)

فوائد: جب مسلمان مسلمانوں میں رہتا ہے تو مسلم حکمران اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہوتے ہیں، لیکن اگر وہ مشرکوں کے ساتھ رہ رہا ہے اور اس وجہ سے اسے کوئی نقصان پہنچتا ہے، بیشک وہ نقصان مسلمانوں کی وجہ سے پہنچا ہو، تو وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

یعلیٰ بن امیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تیرے پاس میرے قاصدین آئیں تو انہیں تیس زرہیں اور تیس اونٹ دے دینا۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر (یہ چیزیں جو میں) عاریہ (دے رہا ہوں) ہلاک ہو گئیں تو ان کی قیمت کی ضمانت ہوگی یا نہیں؟ آپ

۱۶۲۸۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَاكَ رَسُولِي، فَأَعْطِهِمْ ثَلَاثِينَ دِرْعًا وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعَارِيَّةٌ مَضْمُونَةٌ أَمْ عَارِيَّةٌ مُؤَدَّاةٌ؟ قَالَ: ((بَلْ عَارِيَّةٌ مُؤَدَّاةٌ)). [الصحيحه: ۶۳۰]

ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ چیزیں بحیثہ موجود رہیں تو واپسی کی ضمانت ہوگی اور تلف ہونے کی صورت میں کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔“

تخریج: الصحیحة ۲۳۰۔ ابو داؤد (۳۵۶۶) نسائی فی الکبریٰ (۵۷۷۹) احمد (۲۲۲/۳) ابن حبان (۳۷۲۰)

فوائد: ”عاریہ مؤداة“ اس چیز کو کہتے ہیں جو عارضی طور پر لی گئی ہو اور اس وقت تک اس کو واپس کرنا ضروری ہو جب تک وہ باقی ہو اگر ضائع ہو جائے تو عوض میں اس کی قیمت ادا نہیں کی جاتی اور ”عاریہ مضمونہ“ اس چیز کو کہتے ہیں جو عارضی طور پر لی گئی ہو اس کو واپس کرنا ضروری ہو اگر وہ تلف ہو جائے تو اس کی قیمت ادا کی جائے گی۔

باب: معتدة الوفاة تحد بالسواد باب: وفات کی عدت گزارنے والی عورت تین دن

ثلاثا فقط باندا از سرگوشی گفتگو کرے

۱۶۲۹۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا أُصِيبَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((تَسْلِمِي لثَلَاثًا، ثُمَّ اصْنَعِي مَا شِئْتِ)). [الصحیحة: ۳۲۲۶]

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب سیدنا جعفر بن ابوطالب شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ: ”تین دن سوگی لباس پہننے کا اہتمام کر، پھر جو مرضی کرنا۔“

تخریج: الصحیحة ۳۲۲۶۔ احمد (۳۳۸/۶) ابن حبان (۳۱۳۸) ابن سعد (۲۸۲/۸) بیہقی (۳۳۸/۷)

فوائد: عورت اپنے قریبی سے قریبی رشتہ دار میت پر زیادہ سے زیادہ تین دن تک سوگ منا سکتی ہے البتہ بیوی اپنے خاوند کی وفات پر چار ماہ اور دس دن سوگ میں رہے گی بشرطیکہ وہ غیر حاملہ ہو حاملہ ہونے کی صورت میں وضع حمل تک سوگ کی مدت جاری رہے گی وہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ عورت سوگ کے دوران زیب و زینت ترک کر دے رنگا ہوا لباس نہ پہنے لیکن رنگے ہوئے سوت یا کپڑا پہن سکتی ہے سر نہ لگائے خوشبو نہ لگائے مہندی نہ لگائے اور کنگھی بھی نہ کرے۔ [احادیث صحیحہ ماخوذ از بخاری نسائی ابو داؤد]

۱۶۳۰۔ عَنْ أُمِّ هَانِي: أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَتَتَزَوَّرُ إِذَا مِتْنَا وَبَرَأَى بَعْضُنَا بَعْضًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَكُونُ النَّسَمُ طَيِّرًا تَعْلُقُ بِالشَّجَرِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَخَلَتْ كُلُّ نَفْسٍ فِي جَسَدِهَا)). [الصحیحة: ۶۷۹]

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا ہم مرنے کے بعد ایک دوسرے کو ملیں اور دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(مرنے کے بعد) روح ایک پرندے کی شکل میں ہوتی ہے جو درختوں پر چمکتا رہتا ہے حتیٰ کہ قیامت کا دن آ جائے گا اور ہر روح کو اس کے جسم میں داخل کر دیا جائے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۶۷۹۔ احمد (۳۲۳/۶) ابونعیم فی الحلیۃ (۷۷/۲) طبرانی فی الکبیر (۱۳۷/۲۵)

فوائد: موت سے میدان حشر تک کی مدت کو عالم برزخ کہتے ہیں عالم برزخ کی کیفیت و نوعیت کے بارے میں مختلف احادیث منقول ہیں اگر کسی حدیث کی حقانیت کا بادی النظر علم ہو جائے تو ٹھیک و اگر نہ اس کو حق تسلیم کر کے اس کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر

دیا جائے۔ اس حدیث میں آپ ﷺ سے جو سوال کیا گیا تھا اس کا جواب درج ذیل حدیث میں موجود ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی موت کے وقت رحمت کے فرشتے سفیرِ ریشم لے کر آتے ہیں..... پھر وہ مومن کی پاکیزہ روح کو مومنوں کی رگوں میں پہنچا دیتے ہیں، جتنی خوشی ہمیں کسی پرولسی کی آمد پر ہوتی ہے ان رگوں کو اس روح کے آنے کی وجہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ وہ اس سے پوچھتی ہیں: فلاں کیا کر رہا تھا؟ فلاں کیا کر رہا تھا؟ وہ جواب دیتی ہے: اس کا تذکرہ چھوڑ دو وہ تو دنیا کے بارے میں فکر مند تھا اور فلاں آدمی (تو فوت ہو چکا ہے کیا اس) کی روح تمہارے پاس نہیں پہنچی؟ وہ کہتی ہیں: (یہاں نہ پہنچنے کا مقصد یہ ہوا کہ) اسے جہنم میں لے جایا جا چکا ہے۔ جب کافر کی موت کا وقت ہوتا ہے تو عذاب والے فرشتے ٹاٹ لے کر آتے ہیں..... پھر وہ اسے کافروں کی ارواح میں پہنچا دیتے ہیں۔ [نسائی]

باب: کوڑے رجم اور جلا وطنی کی سزا کا بیان

باب: الجلد والرجم والنفي

سیدنا ابی بن کعب ص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شادی شدہ زانیوں کو (پہلے 100) کوڑے لگائیں جائیں گے پھر سنگسار کیا جائے گا اور کنوارے زانیوں کو (100) کوڑے لگائے جائیں گے اور (ایک سال کے لئے) جلا وطن کیا جائے گا۔“

۱۶۳۱۔ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ مَرْفُوعًا: ((الزَّانِيَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ، وَالْبُكَرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيْنِ)). [الصحيحه: ۱۸۰۸]

تخریج: الصحيحه ۱۸۰۸۔ ابو نعیم فی مسابند ابی یحییٰ فراس (۱/۹۱) دیلمی (۲/۷۰) ابن مردويه کمافی تفسیر ابن کثیر (۲/۲۱۰) له شاهد عنه مسلم (۱۶۹۰) وغیرہ من حدیث عبادہ رحمہ اللہ۔

فوائد: سر دست یہ سزا زیادہ نظر آتی ہے لیکن جن کی عزتیں لٹ چکی ہوں اور وہ انتقام نہ لے سکتے ہوں ان سے پوچھا جائے تو وہ اس حد کو بھی کم سمجھیں گے۔ دراصل اس قسم کے مجرم پر حد لگانے کا مقصد اس کی اصلاح نہیں بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں خاندانوں قبیلوں اور روئے زمین پر پھیلنے والے تمام مسلمانوں کی عزتوں کی حفاظت کرنا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی عزتوں اور حرمتوں کو محفوظ کرنے کے لئے یہ حدود لاگو کرنے کا حکم دیا ہے۔

نیز اس حد سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ زنا کتنا سنگین جرم ہے کہ برائی کرنے والے شادی شدہ مرد و زن کو سو سو کوڑے لگا کر پتھروں سے مار مار کر موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے اور غیر شادی شدہ کو سو سو کوڑے لگا کر ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جا رہا ہے۔

باب: خودکشی کی حرمت کا بیان

باب: تحريم الانتحار

سیدنا جندب بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ایک آدمی زخمی ہو گیا تھا وہ بہت بے تاب ہوا اور چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ دیا پھر خون نہ تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ مجھ سے سبقت لے گیا ہے (یعنی میری تقدیر پر راضی نہ ہوا اور خود فیصلہ کر دیا) میں نے

۱۶۳۲۔ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَلِيِّ مَرْفُوعًا: ((جُرِحَ رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ جِرَاحًا، فَجَزَعَ مِنْهُ، فَآخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ، فَمَا رَفَى الدَّمُ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ اللَّهُ: عَزَّوَجَلَّ عَبْدِي بَادَرَنِي نَفْسَهُ، حَرَمْتُ

اس پر جنت حرام کر دی ہے۔“

عَلَيْهِ الْجَنَّةُ)) [الصحیحة: ۴۶۲]

تخریج: الصحیحة ۳۶۲۔ طبرانی فی الکبیر (۱۶۶۳) بخاری (۱۳۶۳) مسلم (۱۱۱۳) احمد (۳۱۲/۳) نحوہ۔

فوائد: صبر کی تین اقسام ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے پر صبر کرنا (۲) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے پر صبر کرنا اور (۳) اللہ تعالیٰ کی آزمائشوں کو صبر سے برداشت کرنا۔ اس حدیث سے صبر کی اہمیت ثابت ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس قسم کی مصیبت آجائے اسے خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرنا چاہئے اور جزع و فزع کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔

باب: حدود قائم کرنے کی فضیلت

باب: فضل اقامة الحدود

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شرعی حد جسے زمین (میں بسنے والوں) پر نافذ کیا جائے وہ اہل زمین کے حق میں چالیس دنوں کی بارش سے بہتر ہے۔“

۱۶۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَدٌّ يُعْمَلُ بِهِ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِّأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوا أَرْبَعِينَ صَبَاحًا)).

تخریج: الصحیحة ۲۳۱۔ ابن ماجہ (۲۵۳۸) نسائی (۳۹۰۸) احمد (۳۰۲/۲) ابن الجارود (۸۰۱)

فوائد: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جانوں کی حفاظت کے لئے قتل کی حد ان کے مالوں کی حفاظت کے لئے چوری کی حد اور ان کی عزتوں کی حفاظت کے لئے زنا اور تہمت کی حد کو مشروع قرار دیا ہے۔ بارش کے فوائد اپنی جگہ پر مسلم ہیں بلکہ نظام زندگی کے قیام کے لئے ضروری ہے، لیکن بارش جس رزق کا سبب بنے گی، اگر وہی چوروں اور ڈاکوؤں کے ہتھے لگتا رہے تو سب کچھ رایگان ہو جاتا رہے گا۔ اگر ایک دفعہ خاندان کی عزت لٹ جائے تو مال و دولت کی ریل پیل کے باوجود نظریں جھکا کر اور گردنیں خم زدہ کر کے زندگیاں گزارنی پڑتی ہیں۔ اگر کسی قبیلے کا ایک فرد قتل کر دیا جائے تو جہاں برسوں کے لئے قاتل و مقتول کے خاندانوں کا سکون غارت ہوتا ہے وہاں بسا اوقات درجنوں افراد کو قتل و غارت گری کے بازار میں بھٹکنا پڑتا ہے۔ ان سب امور کا حل یہی ہے کہ اگر کسی کا جرم حد کے قابل ہے تو جرأت و دلیری اور اسلامی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے نافذ کر دیا جائے۔

کنواں کے احاطہ کا بیان

بیان حرم البشر

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کنویں کا احاطہ اس کے ارد گرد چالیس ہاتھ ہے یہ ساری جگہ اونٹوں اور بھیڑوں بکریوں کے بیٹھنے کے لئے ہے۔“

۱۶۳۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَرِيمُ الْبَشْرِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا مِنْ حَوْلِهَا كُلِّهَا لَا عُطَّانَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ)) [الصحیحة: ۲۵۱]

تخریج: الصحیحة ۲۵۱۔ احمد (۳۹۲/۲) بیہقی (۱۵۵/۶)

فوائد: اونٹ، گائے، بکریوں وغیرہ پر لوگوں کی معیشت کا انحصار رہا ہے اور اب بھی ہے۔ عہد قدیم میں مویشیوں کو پانی پلانے کے مخصوص ذرائع تھے اور آجکل بھی بعض مقامات پر ایسے ہی ہے۔ ان میں سے ایک ذریعہ کنواں تھا جس پر مختلف لوگوں کے مویشی جمع ہو جاتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے اس کے ارد گرد چالیس ہاتھ یعنی ساٹھ فٹ احاطہ خالی رکھنے کی تلقین کی تاکہ کسی قسم کی تنگی نہ ہو۔

باب: جائز کھیل کا بیان

باب: من اللعب المباح

۱۶۳۵۔ عَنْ الشَّعْبِيِّ رَفَعَهُ: أَنَّهُ مَرَّ عَلَى أَصْحَابِ الدَّرَكِلَةِ فَقَالَ: ((خُذُوا يَا بَنِي أَرْفَدَةَ حَتَّى تَعْلَمَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَنَّ فِي دِينِنَا فُسْحَةً)) قَالَ: فَيَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذَا جَاءَ عُمَرُ، فَلَمَّا رَأَوْهُ انْدَعَرُوا۔ [الصحيحه: ۱۸۲۹]

امام شعبی (جو تابعی ہیں) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کا ایک (مخصوص حبشی) کھیل کھیلنے والوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ”اے بنو ارفدہ! (یعنی حبشیو!) کھیلتے رہو تاکہ یہودیوں اور عیسائیوں کو پتہ چل جائے کہ ہمارے دین میں وسعت ہے۔“ وہ کھیل رہے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آگئے جب انھوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو سہم گئے۔

تخریج: الصحيحه ۱۸۲۹۔ ابو عبیدہ فی غریب الحديث (۲/۱۰۴) حارث بن ابی اسامہ (بقیہ الباعث ۸۲۶) مرسلًا ديلمی (۱۱۰/۲) احمد (۲۳۳/۱۱۶/۶) حمیدی (۲۵۹) موصولاً من طریق آخر۔

فوائد: ہماری شریعت میں مباح اور جائز کھیل کھیلنے میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن یہ پابندی ضروری ہے کہ اس کھیل کا کوئی نہ کوئی دنیوی یا اخروی فائدہ ہو مثلاً صحت اور دینی تازگی وغیرہ اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ کھیل محض غیر مسلموں کی نقالی کرتے ہوئے نہ کھیلا جائے۔ بعض جدیدیت کے مارے ہوئے علماء کرام پر طعنہ زنی کرتے ہیں کہ مولوی تو ہنسنے کو بھی جرم کہتے ہیں۔ اس روایت میں ان کے لیے سبق ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تو کھیلوں کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ لیکن ایسے کھیل کہ جن کے دوران نماز کا وقت آیا اور گزر گیا، کھلاڑی نے نماز پڑھی نہ تمنا شائی نے۔ یہ ناجائز ہے۔ ان کھیلوں کو ناجائز کہنے پر کوئی سچ پا ہوتا ہے تو ہوا کرے۔ فرمان نبوی ﷺ کے ہوتے ہوئے نہ مداخلت ہو سکتی ہے اور نہ کسی قسم کا سمجھوتہ۔

الخمرام الخبائث

شراب تمام گناہوں کی جڑ ہے

۱۶۳۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا: ((الْخَمْرُ أُمُّ الْخَبَائِثِ، وَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَإِنْ مَاتَ وَهِيَ فِي بَطْنِهِ مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً))۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب خبائثوں کی جڑ ہے، جس نے شراب پی چالیس روز اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ وہ آدمی جاہلیت کی موت مرے گا، جس کے پیٹ میں مرتے وقت شراب ہوگی۔“

[الصحيحه: ۱۸۵۴]

تخریج: الصحيحه ۱۸۵۴۔ معجم اوسط طبرانی (۳۶۸۰) وخذی فی الوسيط (۲/۲۵۵) قضاعی فی مسند الشهاب (۵۷) مختصرًا دارقطنی (۳/۲۳۷)

فوائد: پہلے بھی نشہ آور چیزوں کی حرمت و قباحت بیان کی جا چکی ہے۔ یہ حدیث اپنے مفہوم میں خود واضح ہے۔ یہ یاد رہے کہ سگریٹ نوشی، حقہ نوشی، بیڑا اور نسوار کا تعلق بھی اسی شعبے سے ہے، لیکن چونکہ ہر گھر اس جرم میں ملوث ہے اس لئے تسلیم کرنے میں ذرا ہچکچاہٹ ہوتی ہے، وگرنہ اعلیٰ قسم کے سگریٹ اور حقے کے شائقین پر پابندی لگا کر یا ان خبائثوں کو استعمال نہ کرنے والے بچوں اور لڑکوں کو زیادہ مقدار میں سگریٹ یا حقہ استعمال کروائیں اور ان کی کیفیت کا مظاہرہ کریں۔ اگر کوئی فرد پھر ان کا نشہ آور ہونا تسلیم نہ کرے تو وہ یہ حقیقت تو ماننا ہوگا کہ یہ چیزیں صحت کے لئے سخت مضر ہیں اور شریعت نے ایسی چیزوں کو خبائث کہا اور حرام قرار دیا۔

باب: ام الفواحش والخبائث

۱۶۳۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ: ((الْحَمْرُ أُمُّ الْفَوَاحِشِ، وَأكْبَرُ الْكَبَائِرِ، مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلَى أُمِّهِ وَخَالَتْهُ وَعَمَّتْ)).

[الصحيحة: ۱۸۵۳]

تخریج: الصحيحة ۱۸۵۳- طبرانی فی الكبير (۱۱۳۷۲/۱۱۳۹۸) والاوسط (۳۱۵۸)

فوائد: شراب نہ صرف کئی خباثتوں کی جڑ ہے بلکہ دنیا بھی تباہ کر دیتی ہے اور آخرت کو بھی داؤ پر لگا دیتی ہے۔ شرابی نہ اولاد کا رہتا ہے اور نہ والدین کا۔ ایک شرابی کی وجہ سے پورے خاندان کے سکون کا جنازہ اٹھ جاتا ہے۔ ایک شرابی کی وجہ سے گھروں کے گھر بے عزت ہو کر اجڑ جاتے ہیں۔ ایک شرابی کی وجہ سے کئی افراد کی مسکراہٹیں سکیوں میں اور خوشحالیاں تنگ دستیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ یہ شرابی ہی ہے جسے ماں بہن بیوی اور بیٹی جیسے مقدس رشتوں کی تمیز نہیں رہتی۔ یہ شرابی ہی ہے جو تمام ارکان اسلام کو منہدم کر دیتا ہے۔ سچ فرمایا ہمارے اولین خیر خواہ ﷺ نے کہ شراب ام الغیث ہے ام الفواحش ہے۔

تذکیر العادی باللہ ثلاثا

زیادتی کرنے والے کو تین مرتبہ اللہ کا خوف دلانا

سیدنا قتیبہ عفراریؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک سائل نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! اگر کوئی زیادتی کرنے والا مجھ پر زیادتی کرے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے تین دفعہ اللہ کا واسطہ دے کر نصیحت کر، اگر وہ انکار پر تیار رہے تو اس سے لڑائی کر۔ اگر اس نے تجھے قتل کر دیا تو تو جنت میں جائے گا اور اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔“

۱۶۳۸- عَنْ قُتَيْبَةَ الْعَفَرِيِّ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ عَدَا عَلَيَّ عَادٍ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((ذَكَرَهُ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنْ أَبَى لِقَاتِلَهُ، فَإِنْ قَتَلْتَ، فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنْ قَتَلْتَهُ، فَإِنَّهُ فِي النَّارِ)).

[الصحيحة: ۳۲۴۷]

تخریج: الصحيحة ۳۲۴۷- بخاری فی التاريخ (۱۹۸/۱۹۸) بیہقی (۳۳۶/۸) احمد (۴۲۲/۳)

فوائد: اگر ظالم اس بات کا موقع نہ دے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیا جاسکے تو اپنی جان کی حفاظت کے لئے میدان میں اتر کر مقابلہ کیا جائے جیسا کہ سیدنا سعید بن زیدؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (.....) ومن قتل دون دمه فهو شهيد۔ [ابوداؤد ترمذی] یعنی: جو اپنے خون کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو گیا وہ شہید ہے۔

دھوکے کی مذمت

سیدہ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام مسلمانوں کی ضمانت (کا حکم) ایک ہے اگر کوئی مسلمان عورت کسی کو پناہ دے دے تو اس کا عہد مت توڑو۔ (یاد رہے کہ) ہر

ذم الغدر

۱۶۳۹- عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَإِنْ جَارَتْ عَلَيْهِمْ جَائِرَةٌ، فَلَا تُخْفَرُوهَا فَإِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءً

يُعْرَفُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [الصحيحه: ۳۹۳۸] دھوکے باز پر ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے وہ قیامت کے روز پہچانا جائے گا۔“

تخریج: الصحيحه ۳۹۳۸۔ ابو یعلیٰ (۳۹۳) حاکم (۱۳۱/۲) طبرانی فی الاوسط (۴۲۳) فوائد: اسلام میں عہد و پیمان کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے اگرچہ وہ غیر مسلموں کے بارے میں ہی کیوں نہ ہو۔ سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (یحیر علی المسلمین ادناہم۔) [صحیحہ: ۲۳۳۹] یعنی: ”(میری امت کا) کا ادنیٰ فرد بھی پوری امت پر پناہ دے گا۔“ جو آدمی کسی سے کیا گیا عہد و پیمان توڑے گا دھوکہ کرے گا اور خیانت کرے گا تو اس جرم کی علامت اس پر جھنڈے کی صورت میں نظر آئے گی۔

شراب کی اقسام

نوع من الخمر

۱۶۴۰۔ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ هُوَ الْخَمْرُ يَعْنِي إِذَا تَبَدَّلَا جَمِيعًا)). سیدنا جابر ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مٹھہ اور کھجور تو شراب ہیں (یعنی جب ان کی اکٹھی نیبذ بنائی جائے تو)۔“

تخریج: الصحيحه ۱۸۷۵۔ نسائی (۵۵۳۸) طبرانی فی الکبیر (۱۷۱) حاکم (۱۳۱/۲) فوائد: اسی طرح آپ ﷺ نے تر اور کھجور کا اکٹھا نیبذ بنانے سے بھی منع فرمایا۔ [بخاری، مسلم] شریعت نے شراب کے بارے میں حتیٰ قانون یہ پیش کیا ہے کہ جو چیز نشہ دے گی وہ حرام ہوگی۔ مختلف چیزوں کو ملا کر نیبذ بنانے سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

زنا کو کیسے پہچانا جائے گا اور اس کی حد

كيف يعرف الزنا وحده

”جب شادی شدہ مرد اور عورت زنا کریں تو انھیں بہر صورت سنگسار کر دو۔“ یہ حدیث سیدنا عمرؓ سیدنا زید بن ثابتؓ سیدنا ابی بن کعبؓ اور سیدہ عجماءؓ جو ابوامامہ بن سہلؓ کی خالہ تھیںؓ سے مروی ہے۔ سیدنا ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سیدنا عمرؓ نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ طویل زمانہ بیت جانے کے بعد کہنے والا کہے گا کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سنگسار کرنے کا حکم نہیں ملا اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فریضے کو ترک کر کے گمراہ ہو جائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ! شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا حق ہے جب گواہ گواہی دے دیں یا عورت کا حمل واضح ہو جائے یا مجرم خود اعتراف کر لے۔ میں نے (یہ آیت) خود پڑھی تھی: ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً سَلْطَنًا بِمَا ظَنَرْتُمَا فِيهِ وَبِأَنَّهُ يُظْلَمُونَ نَبِيًّا﴾ الخ۔ رسول اللہ ﷺ نے اور

۱۶۴۱۔ ((الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي إِذَا زَنِيَا فَاَرْجُمُوهُمَا إِلَى التَّنَّةِ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَأَبِي بَنِ كَعْبٍ، وَالْعَجْمَاءِ خَالَةِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ۔ حَدِيثُ عُمَرَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَلْوُلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: مَا نَحْجِدُ الرَّجْمَ مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ، أَوْ أَنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ إِذَا أَحْصَنَ، أَوْ قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ حَمْلٌ، أَوْ اعْتِرَافٌ، وَقَدْ قَرَأْتُهَا: ((الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً سَلْطَنًا بِمَا ظَنَرْتُمَا فِيهِ وَبِأَنَّهُ يُظْلَمُونَ نَبِيًّا)) الْحَدِيثُ، رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ۔

[الصحيحة: ۲۹۱۳] آپ ﷺ کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔

تخریج: الصحيحة ۲۹۱۳۔ ابن ابی شیبہ (۱۰/۴۵، ۴۶) مسلم (۱۶۹۱) ولم یسق لفظه ' ابن ماجہ (۲۵۵۳) احمد (۵/۱۸۳) نسائی فی الکبیر (۱۴۵) نسائی فی الکبیر (۱۴۱) حاکم (۲/۳۱۵) نسائی فی الکبیر (۴۱۶) حاکم (۳/۳۵۹) فوائد: اس آیت «الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَبَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ» کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے لیکن حکم باقی ہے۔

۱۶۴۲۔ عَنْ الْحَارِثِ مَرْفُوعًا: ((صَلَاةُ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ)) [الصحيحة: ۶۲۰] سیدنا جارود رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کی گندہ چیز آگ کی لپٹ ہے۔"

تخریج: الصحيحة ۳۰۔ احمد (۵/۸۰) طبرانی فی الکبیر (۲۱۲۰) والصغیر (۸۳۶) دارمی (۲۶۰۲) نسائی فی الکبیر (۵۴۹۳) فوائد: گندہ چیز کے بارے میں شریعت نے یہ قانون نافذ کیا ہے اسے اٹھانے والا ایک سال تک اعلان کرے گا ایک سال کے بعد اسے استعمال کرنے کی اجازت ہوگی لیکن بعد میں اگر مالک آجاتا ہے تو اسے ادا کرنا ہوگی۔ یہ حدیث اس آدمی کے بارے میں ہے جو مومن کی گندہ چیز اس نیت سے اٹھاتا ہے کہ وہ اس پر قبضہ کر لے اور کسی کو نہ بتائے۔

العاریة مؤداة

۱۶۴۳۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاءٌ، وَالْمُنْعَةُ مَرْفُودَةٌ، وَمَنْ وَجَدَ لِقِطْعَةً مُصْرَاءً، فَلَا يَحِلُّ لَهُ صِرَارُهَا حَتَّى يُرِيَهَا)). [الصحيحة: ۶۱۱] سیدنا ابو امامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عاریت لی ہوئی چیز واپس کی جائے گی اور دودھ والی بکری (جو بطور عارضی عطیہ دی گئی ہو) لوٹا دی جائے گی جس آدمی نے ایسی گری پڑی چیز اٹھائی جسے دھاگے وغیرہ کے ساتھ باندھا ہوا ہو تو اس کے لئے اسے کھولنا حلال نہیں جب تک کسی دوسرے کو دکھا کر (اسے گواہ) نہ بنا لے۔"

تخریج: الصحيحة ۶۱۱۔ ابن حبان (۵۰۹۳) نسائی فی الکبیر (۵۴۸۱) ابن حزم فی المحلی (۱۴۲/۹) فوائد: اس حدیث شریف میں بیان شدہ احکامات کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے۔ گندہ چیز اٹھانے والے کو چاہئے کہ عادل گواہ بنا لے تاکہ بعد میں جہاں شبہ پیدا ہوا اسے دور کیا جاسکے۔

باب: کفر دون کفر

۱۶۴۴۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ مَرْفُوعًا: ((قَتَلُ الْمُؤْمِنِ كُفْرًا، وَسِبَاةُ فُسُوقٍ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)) [الصحيحة: ۲۲۹۸] سیدنا سعد بن ابوقاص رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن سے لڑنا کفر ہے اور اسے گالی دینا فسق ہے اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ (قطع رحمی کرتے ہوئے) اپنے بھائی سے تین سے زیادہ دنوں کے لئے ترک تعلق رکھے۔"

تخریج: الصحيحة ۲۲۹۸۔ احمد (۱/۱۴۶) طبرانی فی الکبیر (۳۲۳) الضیاء فی المختار (۱۰۲۱) نسائی (۳/۱۹۹) مختصر۔

فوائد: مومن سے لڑائی کرنا کفر یہ عمل ہے اور اسے گالی دینا منافقانہ صفت اور نافرمانی کا کام ہے۔ دو مومنوں کا آپس میں تعلقات توڑنا سنگین جرم ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لا یحل لمسلم ان یمحر اخاه فوق ثلاث فمن محر فوق ثلاث فمات دخل النار) [ابوداؤد] یعنی: کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دنوں سے زیادہ تک قطع تعلق کئے رکھے جس نے تین دنوں سے زیادہ تک تعلق قطع کئے رکھا اور پھر اسی حال میں مر گیا، تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

ایفاء الیمین الا ان یکون غیر خیراً قسم کو پورا کرنا ہاں اگر کوئی اور چیز اس سے بہتر ہو تو

وہی کرے

منہا

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب قسم اٹھاتے تھے تو اسے توڑتے نہیں تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قسم توڑنے کے کفارے کا حکم نازل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب جب بھی میں قسم اٹھاؤں گا اور کسی دوسری چیز کو اس سے بہتر پاؤں گا تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے بہتر چیز کو اختیار کر دوں گا۔“

۱۶۴۵۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ إِذَا حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لَا يَحْنُ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى كَفَّارَةَ الْيَمِينِ، فَقَالَ: لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا تَكْفَرْتُ عَنْ يَمِينِي، ثُمَّ آتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ))

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۶۸۔ حاتم (۳۰۱/۳)

فوائد: اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں قسم کا یہ کفارہ بیان کیا ہے: دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھانا یا ان کو کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا۔ اگر تینوں میں سے کسی کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھنا ہے۔ قسم کی تین اقسام ہیں جن کی تفصیل اسی باب کے شروع میں گزر چکی ہے۔

رسول اللہ کی اکثر دعاء یہ ہوا کرتی تھی

اکثر دعاء رسول

شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المؤمنین! جب رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس ہوتے تو کون سی دعا بکثرت پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ زیادہ تر یہ دعا پڑھتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔“ جب آپ ﷺ سے اس دعا کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے جس کو چاہے (راہ ہدایت پر) ثابت رکھے اور جس کو چاہے گمراہ کر دے۔“

۱۶۴۶۔ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ؟ قَالَتْ: ((كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيًّا إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ، فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَزَاعَ))

[الصحیحۃ: ۲۰۹۱]

تخریج: الصحیحۃ ۲۰۹۱۔ ترمذی (۳۵۱۷) احمد (۳۱۵۳۰۲/۶) ابن ابی شیبہ فی الایمان (۵۶)

فوائد: دین پر استقامت اور ثابت قدمی اختیار کرنے کے لئے درج ذیل دعا کرنی چاہئے۔

يَا مُقَلَّبَ الْقُلُوبِ اِثْبَتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

الفاظ حلف النبی

نبی کی قسم کے الفاظ

سیدنا رفاعہ بن عرابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یوں قسم اٹھاتے تھے: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔“

۱۶۴۷۔ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ عَرَابَةَ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَلَفَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ)). [الصحيحه: ۲۰۶۹]

تخریج: الصحيحه: ۲۰۶۹۔ ابن ماجه (۲۰۹۰/۲۰۹۱) احمد (۱۶/۲) ابن ابی عاصم فی الاحاد و المثنی (۲۵۶۰)

فوائد: صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھانی چاہئے۔ آپ ﷺ عاجزی و انکساری کا اظہار کرتے ہوئے قسم کا مذکورہ بالا انداز اختیار کرتے تھے۔

باب: قاضی کی مداخلت کے بغیر طلاق دینے کا جواز
سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی تھی پھر ان سے رجوع کر لیا تھا۔

باب: جواز الطلاق دون تدخل القاضي
۱۶۴۸۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ: ((كَانَ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا)). [الصحيحه: ۲۰۰۷]

تخریج: الصحيحه: ۲۰۰۷۔ ابو داؤد (۲۲۸۳) نسائی (۳۵۹۰) ابن ماجه (۲۰۱۶) حاکم (۱۹۷/۲)

خیر و شر کے کچھ امور کا ذکر

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے اونٹ کے ایک پہلو سے کچھ بال پکڑے اور فرمایا: ”اس میں میرا حصہ بھی وہی ہے جو تمہارا ہے“ خیانت کرنے سے بچو کیونکہ خیانت قیامت کے روز خائن کے لئے باعث رسوائی ہوگی۔ دھاگہ سوئی اور اس سے بھی کم قیمت والی چیز ادا کر دو اور سفر قریب کا ہو یا بعید کا حضر ہو یا سفر ہر صورت میں اللہ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے پریشانی و پشیمانی اور غم و الم سے نجات دلاتا ہے اور رشتہ دار ہوں یا غیر رشتہ دار ہر ایک پر اللہ تعالیٰ کی حدیں قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں متاثر نہ کرنے پائے۔“

ذکر من امور الخیر و الشر

۱۶۴۹۔ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: ((كَانَ ﷺ يَأْخُذُ الْوَبْرَةَ مِنْ جَنْبِ الْبُعِيرِ مِنَ الْمَغْنَمِ، فَيَقُولُ: مَالِي فِيهِ إِلَّا مِثْلُ مَا لَأَخَذَكُمْ مِنْهُ، إِيَّاكُمْ وَالْقُلُولُ! فَإِنَّ الْقُلُولَ يَخْرِجُ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَذْوًا نَحِيطَ وَالْمَخِيطَ وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ، وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى. الْقَرِيبَ وَالْبُعِيدَ، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، إِنَّهُ لَيُنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ، وَاقْبِمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبُعِيدِ، وَلَا يَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَانِمٌ)).

[الصحيحه: ۶۷۰]

تخریج: الصحيحه: ۶۷۰۔ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند (۳۳۰/۵) ابن ماجه (۲۵۳۰) مختصر طبرانی فی الاوسط (۵۶۵۶)

حفظ الامانة

امانت کی حفاظت کا بیان

۱۶۵۰۔ عَنْ الْعِرْبَاضِ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ الْوَبْرَةَ مِنْ قَصَبٍ مِنْ قَمِيءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَيَقُولُ: مَالِي مِنْ هَذَا إِلَّا مِثْلُ مَا لَاحِدَكُمْ، إِلَّا النُّحْمَسَ، وَهُوَ مَرْدُودٌ فِيكُمْ، فَأَذُوا الْخِيْطَ وَالْمِخِيْطَ لِمَا فَوْقَهُمَا، إِيَّاكُمْ وَالْفُلُولَ فَإِنَّهُ عَارٌ وَشَنَارٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[الصحيحة: ۶۶۹]

سیدنا عرباض ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے دیئے ہوئے مال فی (کے ایک جانور کے) پیشانی کے بال پکڑے اور فرمایا: ”اس میں میرا حصہ بھی وہی ہے جو تمہارا ہے (یعنی) پانچواں حصہ میرا ہے اور وہ بھی تم میں تقسیم کر دیا جائے گا“ لہذا دھاگہ سوئی اور ان سے بھی کم قیمت والی چیزیں ادا کر دی اور خیانت سے بچو یہ قیامت کے روز خان کے لئے عیب و رسوائی کا باعث بنے گی۔“

تخریج: الصحيحة ۶۶۹۔ احمد (۴/۱۲۷۷) البزار (الكشف ۱۷۳۳) طبرانی فی الكبير (۱۸/۲۶۰) والاوسط (۲۳۳۳) فوائد: مال فی سے مراد وہ مال غنیمت ہے جو بلا جگہ حاصل ہو۔

اذا اجتمعت العدتان ای العدة تعتد

جب دو عدتیں جمع ہو جائیں تو کون سی عدت شمار کی جائے گی

۱۶۵۱۔ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ تَعَالَتْ مِنْ نِفَاسِهَا بَعْدَ وَقَاةٍ زَوْجَهَا بِأَيَّامٍ، فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ، فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تَحْلِي حَتَّى تَمْكُمِي أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((كَذَّبَ أَبُو السَّنَابِلِ، لَيْسَ كَمَا قَالَ، قَدْ حَلَلْتُ، فَأَنْكِحِي، إِذَا أَتَاكَ أَحَدٌ تَرْضِيَنَّهُ فَأَنْبِئِي أَوْ أَنْبِئِي)). [الصحيحة: ۳۲۷۴]

سیدنا عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سمیعہ بنت حارث کا اپنے خاوند کی وفات کے (کچھ دن بعد بچہ پیدا ہوا) چند دن کے بعد وہ نفاس کے خون سے بھی پاک ہو گئی۔ ابوسنابل ان کے پاس سے گزرے اور کہا: تو اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک چار ماہ دس دن نہ گزر جائیں۔ اس نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابوسنابل غلط کہہ رہا ہے وہ حقیقت نہیں جو اس نے کہا“ تو واقعی حلال ہو چکی ہے اور نکاح کر سکتی ہے اگر کوئی پسندیدہ آدمی تجھے پیغام نکاح بھیجے تو مجھے آگاہ کرنا۔“

تخریج: الصحيحة ۳۲۷۴۔ سعید بن منصور (۱۵۰۶) شافعی فی الام (۵/۲۰۶) بیہقی (۶/۲۲۹)

فوائد: قرآن مجید کی رو سے بیوہ عورت کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے لیکن اگر وہ حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہوگی وہ جلدی ہو جائے یا دیر سے۔ اس تھے میں سمیعہ کا بچہ چار ماہ اور دس دن سے پہلے ہی پیدا ہو گیا تھا۔

کوڑے سے ایک بار مارنا ہی سانپ کے لیے کافی ہے

كفاية للحية ضربة بالسوط

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سانپ کو کوڑے وغیرہ کی ایک ضرب کافی ہے وہ لگے یا نہ لگے۔“

۱۶۵۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَفَاكَ الضَّرْبَةُ بِالسَّوْطِ، أَصَبْتُهَا أَمْ أَخْطَأْتُهَا)). [الصحيحة: ۶۷۶]

تخریج: الصحیحة ۶۷۶۔ ابو العباس الاصم فی حدیثہ (۱۳۸) بیہقی (۲/۲۶۲) دارقطنی فی الافراد (ج ۳ رقم ۳۸) فوائد: یعنی اگر سانپ بھاگ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے کفایت کرے گا زیادہ تک دد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ہرنشہ آور چیز شراب ہے

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہرنشہ آور چیز ”خمر“ ہے اور نشہ آور چیز حرام ہے جس نے نشہ آور مشروب پیا تو چالیس روز اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اگر اس نے چوتھی دفعہ شراب پی لی تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اسے ”طینۃ الخبال“ سے پلائے۔“ کہا گیا کہ ”طینۃ الخبال“ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنہیوں کی خون ملی پیپ۔ جس آدمی نے کم سنی میں شراب پی کہ وہ اس کے حرام یا حلال ہونے کی تمیز بھی نہیں کر سکتا تھا تو اللہ پر حق ہے کہ اسے ”طینۃ الخبال“ سے پلائے۔“

کل مسکر خمر

۱۶۵۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((كُلُّ مُخَمَّرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا بُخَسَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ، فَيُلْ: وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: صَدِيدُ أَهْلِ النَّارِ، وَمَنْ سَقَاهُ صَغِيرًا لَا يَعْرِفُ حَلَالَهُ مِنْ حَرَامِهِ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ)). [الصحيحة: ۲۰۳۹]

تخریج: الصحیحة ۲۰۳۹۔ ابو داؤد (۳۶۸۰) بیہقی (۸/۲۸۸)

فوائد: یہ نشہ آور چیزیں استعمال کرنے کا انجام ہے۔

یہود و نصاریٰ کو جزیرے عرب سے نکالنے کا بیان

اخراج اليهود والنصارى من جزيرة العرب

العرب

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا اور مسلمان کے علاوہ یہاں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔“

۱۶۵۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا أَخْرَجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، حَتَّى لَا أَدْعِيَ إِلَّا مُسْلِمًا)).

تخریج: الصحیحة ۹۴۳۔ مسلم (۱۷۶۷) ابو دائود (۳۰۳۰) ترمذی (۱۶۰۷) احمد (۱/۲۹)

فوائد: جزیرہ العرب: بحر ہند، بحر شام، پھر جلد فرات نے جتنے علاقے پر قبضہ کیا ہوا ہے یا طول کے لحاظ سے عدن امین کے درمیان

سے لے کر اطراف شام تک کے علاقہ اور عرض کے اعتبار سے جدہ سے لے کر آبادی عراق کے اطراف تک کا علاقہ جزیرۃ العرب کہلاتا ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اخرجوا المشركين من جزيرة العرب۔) [بخاری، مسلم] یعنی: ”مشرکوں کو جزیرۃ عرب سے نکال دو۔“ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی تعمیل کی جیسا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حجاز کی سرزمین سے یہود و نصاریٰ کو جلا وطن کر دیا اور اسی طرح خیبر کے یہودیوں کو بھی تلاء اور اریحا کے مقام کی طرف جلا وطن کر دیا۔

النهي من بعض الاسماء

کچھ ناموں سے روکنے کا بیان
سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور میں زندہ رہا تو ان ناموں سے منع کر دوں گا: رَبَّاح (نفع، کامیابی)، نَجِيع (معتق، صابر، ثابت قدم)، أَفْلَح (کامیاب، بامراد)، نَافِع (نفع مند)، بَسَّار (آسودگی، خوشحالی)۔“

۱۶۵۵: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَرْفُوعًا: ((لَيْسَ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَا نَهَيْتُ أَنْ يُسْمَى: رَبَّاحٌ وَنَجِيعٌ وَأَفْلَحٌ وَنَافِعٌ وَبَسَّارٌ))

[الصحيح: ۲۱۴۳]

تخریج: الصحيح ۲۱۴۳۔ ترمذی (۲۸۳۵) ابن ماجہ (۳۷۲۹) حاکم (۲/۴۷۷)

فوائد: امام البانیؒ کہتے ہیں: مسلم کی روایت کے مطابق سیدنا سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بالآخر آپ ﷺ نے ان ناموں سے منع فرمادیا تھا۔ اس کی مزید تفصیل ”الزواج و تربية الاولاد وتحسين اسماء هم“ میں آئے گی۔

باب: ذنب الاعتداء على الجار

باب: ہمسائے کے ساتھ زیادتی کا گناہ کئی گنا ہو جاتا

مضاعف

ہے

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا: ”زنا کے بارے میں تم کیا کہو گے؟“ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے اور یہ قیامت تک حرام رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدی کا دس عورتوں سے زنا کرنے کا جرم صرف ایک ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرنے کے جرم (کی سنگینی) سے کم ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے ان سے چوری کے بارے میں سوال کیا، انھوں نے وہی جواب دیا جو بدکاری کے بارے میں دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدی کا دس گھروں سے چوری کرنے کا جرم ہمسائے کے گھر

۱۶۵۶: عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: ((مَاتَقُولُونَ فِي الزَّانَا؟)) قَالُوا: حَرَّمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةٍ جَارِهِ)) ثُمَّ سَأَلَهُمْ عَنِ السَّرِقَةِ؟ فَأَجَابُوا بِنَحْوِ مَا أَجَابُوا عَنِ الزَّانَا، ثُمَّ قَالَ: ((وَلَأَنْ يَسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرِ أَيْيَاتٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ جَارِهِ)).

[الصحيحة: ۶۵] سے چوری کرنے کے جرم (کی گنہگار) سے کم ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۶۵۔ احمد (۸/۶) الادب المفرد (۱۰۳) طبرانی فی الکبیر (۲۵۷/۲۰) والاوسط (۲۳۲۹)
 فوائد: اس حدیث سے صرف یہ معلوم ہوا کہ مسائے کے حق میں کیا جانے والا جرم انتہائی سنگین شمار ہوتا ہے۔ اس حدیث سے زنا اور چوری کے جرائم کی خفت معلوم نہیں ہوتی۔

اجنبی عورت کو چھونے کا گناہ

الذنب بمس المرأة الاجنبية

۱۶۵۷: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ مَرْفُوعًا: ((لَا يُطْعَنُ فِي رَأْسِ رَجُلٍ بِمِخْطَبٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ)).
 سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی آدمی کے سر میں لوہے کی سوئی ٹھونس دی جانے کی تکلیف اس گناہ سے کم ہے جو اسے غیر محرم عورت کو چھونے سے ملتا ہے۔“ [الصحيحة: ۲۲۶]

تخریج: الصحيحة ۲۲۶۔ الروایانی فی مسنده (۱۴۸۳) طبرانی فی الکبیر (۲۱۲/۲۰) بیہقی فی الشعب (۵۴۵۵)
 فوائد: آج کل بے پردگی کا جنون عروج پر ہے۔ ذمہ دار اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ مغربی تہذیب مغرب سے تنگ آ کر مشرق میں اپنے نیچے گاڑنا چاہتی ہے۔ معلوم ایسے ہوتا ہے کہ شاید وہ اللہ اس کا ستیاناس کرے مکمل طور پر کامیاب ہو جائے۔ اسی بے پردگی کا ایک نقصان یہ بھی ہوا ہے کہ غیر محرم مرد و زن کا میل ملاپ زیادہ ہو گیا ہے۔ بچا زاد بھائی بہنیں آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے یا ایک دوسرے کے سر یا کندھے پر ہاتھ پھیرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے، لیکن شریعت کا اپنا مزاج ہے جو لازوال پائیدار اور خیر خواہ مزاج ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی محبتوں اور رشتوں کو شریعت کے تابع کریں۔ بلاشبہ رشتہ دار عورتوں سے محبت ہوتی ہے بالخصوص جب دین کا غلبہ ہو، لیکن یہ محبت کا تقاضا کہاں سے آ گیا کہ زبانی سے دعا و سلام پر اکتفا کرنے کی بجائے ایک دوسرے پر ہاتھ پھیرا جائے یا بڑا چھوٹا ہونے کی صورت میں بوسے دیے جائیں؟ غور فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ تو عورتوں سے بیعت لیتے وقت بھی مصافحہ نہیں کرتے تھے بلکہ زبانی بیعت لیتے تھے۔ لیکن ہم..... مذکورہ بالا حدیث پر غور کریں۔

زانی کی توبہ کی فضیلت

فضل التوبة الزانی

۱۶۵۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً، لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مُخَسٍّ، لَقَبِلْتُ مِنْهُ)).
 سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس آدمی نے ایسی (عظیم) توبہ کی ہے کہ اگر تکس وصول کنندہ ایسی توبہ کر لے تو اس سے بھی قبول کر لی جائے گی۔“ [الصحيحة: ۳۲۳۸]

تخریج: الصحيحة ۳۲۳۸۔ طبرانی فی الکبیر (۱۲۱۱) البزار (الکشف ۱۵۴۱) عن انس رضی اللہ عنہ شاهد عنہ مسلم (۱۲۹۵/۲۳) ابو داؤد (۴۴۴۲) من حدیث بریدۃ رضی اللہ عنہ۔

۱۶۵۹: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: ((لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيُؤَى فِي (الْفُرْقَانِ) وَالَّذِينَ سیدنا زید بن ثابت کہتے ہیں: جب سورہ فرقان والی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَوْ كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں

پکارتے اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ جان کو قتل کرتے ہیں مگر حق کے ساتھ ﴿تو ہمیں اس آیت میں دی گئی چلک اور نرمی پر بڑا تعجب ہوا﴾ چھ مہینے گزر گئے پھر سورہ نساء والی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا﴾ اس کا بدلہ ہمیشہ کے لئے جہنم ہے اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوا اور اس پر لعنت کی..... آخر تک ﴿

لَا يَذْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ عَجَبْنَا لِلنِّسَاءِ فَلَيْسَتْ بِنِسَاءٍ أَشْهُرَ نَمَّ نَزَلَتْ الَّتِي فِي النِّسَاءِ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَهُ حَتَّىٰ قُورَغَ﴾. [الصحيحہ: ۲۷۹۹]

تخریج: الصحيحہ ۲۷۹۹۔ طبرانی فی الکبیر (۳۸۶۹) نسائی (۴۰۱۲) وابن فجریر فی التفسیر (۱۳۹/۳) ابو دائود (۳۲۷۲) من طریق آخر عنه۔

فوائد: اس باب کی پہلی حدیث کے فوائد دیکھیں۔ اس حدیث میں مذکورہ دوسری آیت کو دوسرے دلائل کی روشنی میں اس معنی پر محمول کریں گے کہ ”خالد مخلد“ سے مراد لمبی مدت ہے یا اس کا معنی یہ ہے کہ اگر ایسے آدمی کو مکمل سزا دی جائے تو اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہنا پڑے گا۔

گناہوں کو چھپانے کا استحباب

نعیم بن ہزال اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ماعزؓ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور چار مرتبہ (زنا کا ارتکاب کرنے کا) اقرار کیا۔ آپ ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور ہزال سے کہا: ”اگر تو اسے اپنے کپڑے سے ڈھانپ لے تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔“ یہ حدیث محمد بن منکدر اور سعید بن مسیب سے مرسل روایت کی گئی ہے۔

استحباب الاستتار من الذنوب

۱۶۶۰: عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَزَالٍ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَأَقْرَأَ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَقَالَ لِهَزَالٍ: ((لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَّكَ)) وَرَوَى مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، كِلَاهُمَا مُرْسَلًا۔ [الصحيحہ: ۳۴۶۰]

تخریج: الصحيحہ ۳۴۶۰۔ ابو دائود (۳۳۷۷) نسائی فی الکبیر (۷۲۷۴) احمد (۲۱۷/۵) حاکم (۳۶۳/۳) ابو دائود (۳۳۱۹) مطولاً۔

فوائد: صحابہ کرام کے ایمان کی فضیلت ہے کہ انہوں نے اخروی کامیابی و کامرانی کے حصول کے لئے دنیا میں ہر قسم کی تکلیف برداشت کر لی۔

دماغی چوٹ کا قصاص نہیں ہے

سیدنا طلحہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دماغی چوٹ کا قصاص نہیں ہے۔“

لیس فی المامومۃ قود

۱۶۶۱: عَنْ طَلْحَةَ مَرْفُوعًا: ((لَيْسَ فِي الْمُمُومَةِ قَوْدٌ)). [الصحيحہ: ۳۴۶۰]

تخریج: الصحيحہ ۳۴۶۰۔ بیہقی (۶۵/۸) وفی معرفة السنن والآثار (۵۱۰۳)

فوائد: ”مامومہ“ ایسے زخم کو کہتے جو دماغ تک پہنچ جائے۔ ایسے زخم میں قصاص نہیں لیا جاسکتا البتہ اس کی دیت تینتیس (۳۳)

اونٹ ہیں۔

باب: النهی عن التشبه بالكفار فی

التسلیم وغیره

۱۶۶۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا النَّصَارَى، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ إِشَارَةٌ، بِالْأَصَابِعِ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى إِشَارَةٌ بِالْأَكْفُفِ)). [الصحيحه: ۲۱۹۴]

باب: سلام و دیگر امور میں کفار کی

مشابہت کی ممانعت

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو دوسروں سے مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو بلاشبہ یہودیوں کا سلام انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں سے اشارہ کرنا ہے۔“

تخریج: الصحيحه ۲۱۹۴۔ ترمذی (۲۶۹۶) طبرانی فی الاوسط (۷۳۷۶) ابن الجوزی فی العلل (۲/۲۳۴)

فوائد: لیکن دو مقامات پر شریعت نے اشارہ کے ساتھ سلام کہنے یا جواب دینے کی تخصیص کر دی ہے:

(۱) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب لوگ رسول اللہ ﷺ کو سلام کرتے اس حال میں کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ ﷺ جواب کیسے دیتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: بقول حکذا و بسط کفہ۔ اس طرح کرتے تھے پھر (کیفیت بیان کرنے کے لئے) اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ [ابوداؤد ترمذی]

امام نافع کہتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک آدمی کے پاس سے گزرنے وہ نماز پڑھ رہا تھا آپ نے اسے سلام کہا اس نے بول کر جواب دیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کی طرف پلٹ کر آئے اور اسے کہا: جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اسے سلام کہا جائے تو وہ بول کر جواب نہ دے بلکہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیا کرے۔ [موطا امام مالک]

لہذا ثابت ہوا کہ نمازی لوگوں کو سلام کیا جاسکتا ہے اور نمازیوں کو چاہئے کہ اشارہ کر کے جواب دے دیا کریں۔

(۲) عورتوں کو سلام کہنا: سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں عورتوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ان کو سلام کہا۔ [ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ] اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی بعض محققین کے نزدیک حسن الحدیث ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کچھ چیزوں کے بیان سے خاموشی عفو ہے

سکوت اللہ عن اشیاء عفو

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا وہ حلال ہے جو حرام کیا وہ حرام ہے اور جن چیزوں سے خاموش رہے وہ معاف ہیں تم اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی کو قبول کرو اور تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے (سورہ مریم: ۶۳)۔“

۱۶۶۳: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ، فَاقْبَلُوا مِنَ اللَّهِ عَافِيَتَهُ)) وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا (مریم: ۶۳) [الصحيحه: ۲۲۵۶]

تخریج: الصحیحة ۲۲۵۶۔ دارقطنی (۲/ ۱۳۸) حاکم (۲/ ۳۷۵) بیہقی (۱۰/ ۱۲) البزار (الکشف ۱۲۳)

نوافذ: نیز نبی کریم ﷺ نے بھی کئی چیزوں کی حلت و حرمت کا حکم لگایا جو دراصل قرآن کا ہی حکم ہے ان کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ سبق حاصل ہوا کہ جس چیز کے حرام ہونے کا واضح تذکرہ شریعت میں نہ ملے تو وہ حلال ہی ہوگی۔

جس چیز کا انکار تیرا دل کرے وہ حرام ہے

الحرام ما انکر قلبک

سیدنا عبد اللہ بن معاویہ بن حدیج ؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! حرام کردہ چیزوں میں سے کون سی چیزیں میرے لئے حلال ہیں؟ آپ ﷺ خاموش رہے اس نے تین دفعہ سوال دوہرایا آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر فرمایا: ”سوال کرنے والا کون ہے؟“ اس آدمی نے جواباً عرض کیا: جی ہاں اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپ ﷺ نے اسے انگلی کی ٹھونگ ماری اور فرمایا: ”جو چیز تیرے دل کو ناپسند لگے اسے چھوڑ دے۔“ [الصحیحة: ۲۲۳۰]

۱۶۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيْجٍ قَالَ: رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيَّ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ سَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ السَّائِلُ؟)) نَالَ الرَّجُلُ: أَنَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ نَقَرَ صَبْعِيْهِ: ((مَا أَنْكَرَ قَلْبُكَ فَدَعَهُ)).

تخریج: الصحیحة ۲۲۳۰۔ ابن المبارک فی الزهد (۸۲۳/ ۱۱۲۳) مرسلًا۔

نوافذ: بلاشبہ حلال و حرام کے سلسلے میں شریعت نے مکمل رہنمائی فرمائی ہے مذکورہ بالا حدیث میں حلت و حرمت کا جو قانون ذکر یا گیا ہے اس کی دو شرطیں ہیں: (۱) وہ چیز تشابہات میں سے ہو اور (۲) یہ فیصلہ کرنے والا حلال و حرام کے سلسلے میں شریعت کا راجع سمجھنے والا اور سلیم الفطرت ہو۔

دور جاہلیت کے معاہدوں کو پورا کرنے کا حکم

إيفاء الحلف فى الجاهلية

سیدنا قیس بن عاصم ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو معاہدہ دور جاہلیت میں طے پایا اس کی پابندی کرو اور اسلام میں ایسا کوئی معاہدہ مؤثر نہیں (جو کسی کو بلا سبب وراثت وارث بنائے)۔“ [الصحیحة: ۲۲۶۲]

۱۶۶: عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَتَمَسَّكُوا، وَلَا حِلْفَ فِى الْإِسْلَامِ.

تخریج: الصحیحة ۲۲۶۲۔ احمد (۵/ ۲۱) طبرانی فی الکبیر (۱۸/ ۳۳۷) ابن جریر فی التفسیر (۵/ ۵۵)

نوافذ: حدیث کے پہلے حصے میں جس عہد و پیمان پر قائم رہنے کی تلقین کی گئی ہے اس سے مراد راجح حق میں ایک اس دوسرے کی مدد اور کی نشر و اشاعت کے لئے باہمی اتحاد و تعاون ہے اور دوسرے حصے میں جس معاہدے سے منع کیا گیا ہے اس سے مراد ایک مرسوہ کا وارث بننے کا عہد و پیمان یا مہاجر اور انصاری کا اسلام کی بنا پر آپس میں رخصت وراثت ہے جو ابتدائے اسلام میں جائز تھا، ن بعد میں منسوخ کر دیا ہے۔ اب وراثت اللہ تعالیٰ کے مقررہ حصوں کے مطابق صرف قرابت داروں میں تقسیم ہوگی۔

ہر حاکم کے دو راز دار ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر حاکم کے دو ہم راز ہوتے ہیں ایک ہم راز اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے اور دوسرا اس کی ہلاکت و تباہی کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتا۔ جو حاکم اس کے شر سے بچ گیا وہ تو محفوظ ہو گیا اور ہے بھی یہی جو غالب آ جاتا ہے۔“

لکل والی بطانتان

۱۶۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَامِنْ وَالٍ إِلَّا وَلَهُ بَطَانَتَانِ: بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَبَطَانَةٌ لَا تَأْتِيهِ خَبَلًا، فَمَنْ وَفَى شَرَّهَا فَقَدْ وَفَى وَهُوَ مِنَ الْيَتَى تَغْلِبُ عَلَيْهِ مِنْهُمَا)).

[الصحيحة: ۲۲۷۰]

تخریج: الصحیحہ ۲۲۷۰۔ نسائی (۳۲۰۹) احمد (۲/۲۸۹۲۳۷) طحاوی (۳/۲۳/۲۳) بخاری (۷۱۹۸) تعلیقاً۔

باب: برائی سے روکنے اور اس پر خاموش رہنے والے کی مثال

باب: مثل الناهی عن المنکر والساکت علیہ

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود کو قائم کرنے والا ہے اور اس کی جو ان حدود میں مبتلا ہونے اور کوتاہی کرنے والا ہے ان لوگوں کی طرح ہے (جو ایک کشتی میں سوار ہوئے) انھوں نے کشتی کے (اوپر اور نیچے والے حصوں کے لئے) قرعہ اندازی کی پس ان میں سے بعض اس کی بالائی منزل پر اور بعض چلی منزل پر بیٹھ گئے چلی منزل والوں کو جب پانی لینے کی طلب ہوتی تو وہ اوپر آتے اور بالائینوں سے گزرتے لیکن انھیں ناگوار گزرتا (ایک روایت میں یوں ہے: چلی منزل والے پانی لینے کے لئے اوپر چڑھتے تو اوپر والے لوگوں پر پانی گر جاتا تھا اس لئے اوپر والی منزل کے لوگوں نے کہا: ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے تم اوپر چڑھ آتے ہو اور ہمیں تکلیف دیتے ہو) انھوں نے سوچا کہ اگر ہم اپنے نچلے والے حصے میں سوراخ کر لیں اس سے پانی حاصل کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (اور ایک روایت میں ہے: تاکہ ہم اوپر والوں کے پاس گزر کر انھیں تکلیف نہ دیں)۔ (اس فیصلے پر عمل کرتے ہوئے) ایک آدمی نے کلباڑا پکڑا اور کشتی کے نچلے حصے

۱۶۶۷: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَالِيِّ (وَفِي رَوَايَةٍ: وَالرَّائِي) فِيهَا [وَالْمُذْهِبِ فِيهَا] كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ [فِي الْبَحْرِ] فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَ [أَصَابَ] بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا [وَأَوْعَرَهَا] فَكَانَ الَّذِي (وَفِي رَوَايَةٍ: الَّذِي) فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ قَمَرُوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، [فَتَادَرَا بِهِ] (وَفِي رَوَايَةٍ: فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَصْعَدُونَ فَيَسْتَقُونَ الْمَاءَ، فَيَصْبُونَ عَلَى الَّذِي فِي أَعْلَاهَا، فَقَالَ الَّذِي فِي أَعْلَاهَا: لَا نَدْعُكُمْ تَصْعَدُونَ فَنُودُّونَا) فَقَالُوا: لَوْ أَنَا خَرَقْنَا فِي نَصِينَا خَرْقًا [فَاسْتَقَيْنَا مِنْهُ] وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا (وَفِي رَوَايَةٍ: وَلَمْ نَمُرْ عَلَى أَصْحَابِنَا فَنُؤْذِيَهُمْ) [فَأَخَذَ قَاسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ، فَاتَوَّه فَقَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: تَأْذِيْتُمْ بِي

وَلَا يَكُلُّ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا، هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ، نَجَوْا وَالْجَوَّاءُ جَمِيعًا)). [الصحيحہ: ۶۹]

میں کریدنا شروع کر دیا۔ اوپر والے لوگ اس کے پاس آئے اور کہا: تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: تم تکلیف محسوس کرتے ہو اور ہمیں پانی کی ضرورت ہے۔ اگر اوپر والے لوگ نیچے والوں کو اور ان کے ارادے کو نظر انداز کر دیں تو وہ سب کے سب ہلاک ہو جائے گے اور اگر وہ انھیں پکڑ لیں تو خود نجات پا جائیں گے اور ان کو بھی بچالیں گے۔“

تخریج: الصحيحہ ۶۹۔ بخاری (۳۶۹۳/۲۳۸۶) ترمذی (۲۱۷۳) احمد (۲۷۸/۳) (۲۷۸/۳)

فوائد: اس میں علمائے اسلام کی بہت بڑی ذمہ داری کا تذکرہ ہے کہ انھوں نے علم شریعت کی جتنی سمجھ بوجھ حاصل کی، اسے دوسروں تک پہنچائیں اور تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے بروں کو برائی سے روکیں؛ ورنہ ان کے گناہوں کی نحوست سے نیکوکار اور مبلغین بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

اجلال سلطان اللہ

اللہ کی دلیل کی تعظیم کرنا

سیدنا ابوبکر ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی دلیل و حجت کی تعظیم کی، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی تعظیم کرے گا۔“

۱۶۶۸: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَجَلَّ سُلْطَانَ اللَّهِ أَجَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

[الصحيحہ: ۲۲۹۷]

تخریج: الصحيحہ ۲۲۹۷۔ ابن ابی عاصم فی السنۃ (۱۰۲۵) احمد (۳۲/۵) (۳۹/۳۸) ترمذی (۲۲۲۵) وغیرہ من طریق آخر عنہ۔ فوائد: دنیا کی زندگی میں انسان کا گراماں مایہ متاع قرآن اور حدیث ہیں جو آدمی موجودہ معاشرے اور دور حاضر کی تہذیب و ثقافت کا ناظر رکھے بغیر قرآن و حدیث کی تمام مشقوں پر عمل پیرا ہوگا، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تعظیم پائے گا۔

احیاء الارض المیتة

بنجر زمین کو آباد کرنے کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بنجر زمین آباد کی اسے اجر ملے گا اور روزی کے متلاشی وہاں سے جو کچھ کھائیں گے، اس کے بدلے بھی اسے اجر ملے گا۔“

۱۶۶۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً لَهَا بِهَا أَجْرٌ، وَمَا أَكَلَتْ مِنْهُ لِعَاقِبَةِ قَلَّةٍ بِهَ أَجْرٌ)). [الصحيحہ: ۵۶۸]

تخریج: الصحيحہ ۵۶۸۔ احمد (۳/۳۱۳) نسائی الکبریٰ (۵۷۶) ابن حبان (۵۲۰۳)

فوائد: ہر دور میں لوگوں کی معاشی ضروریات پوری کرنے میں زمین کو مرکزی کردار کی حیثیت حاصل رہی، کوئی جتنی مرضی ترقی کر جائے اس کی ترقی کا دار و مدار زمین پر ہوگا، اس لئے زمین کو کاشت کے قابل بنانا صدقہ جاریہ ہیرا اس کی پیداوار کا مسئلہ تو سیدنا جابر بن عبد اللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ما من مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منه له صدقة، وما سرق منه له صدقة، ولا یرزؤه احد الا کان له صدقة الی یوم القیامۃ۔) [مسلم] یعنی: جب کوئی مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے تو جو جانور

اس سے جتنا کھاتا ہے اتنا اس کی طرف سے صدقہ ادا ہو جاتا ہے اس سے جتنی مقدار کی چیز چوری کر لی جاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ ہوتی ہے اور جو کوئی اس میں کسی قسم کی کمی کرتا ہے اس کے لئے روز قیامت تک کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے۔

جزاء اخذ الارض بظلم ظلم کے ساتھ کسی کی زمین لینے کی سزا

۱۶۷۰: عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا، كُفِّلَ أَنْ يَحْمَلَ تَرَابَهَا إِلَيَّ الْمُحْشَرِ)). [الصحيحه: ۲۴۲]

سیدنا یعلیٰ بن مرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا: ”جس نے ناحق زمین غصب کر لی تو اسے محشر تک اس کی مٹی اٹھا کر لے جانے کی تکلیف دی جائے گی۔“

تخریج: الصحیحہ ۲۴۲۔ احمد (۱۷۳/۲) طحاوی فی شرح المشکل (۶۱۵۰) ابن جریر فی تہذیب الآثار (۲۸۵) طبرانی (۲۷۰/۲۶۹)

فوائد: ایک مسلمان کا مال جان اور عزت و حرمت دوسرے مسلمان پر حرام ہے مسلمان کے مال کی کتنی حرمت ہے کہ جو کوئی کسی کی زمین ناجائز قبضہ کرے گا تو اس کو یہ عذاب دیا جائے گا کہ وہ اس مقبوضہ حصے کی مٹی کو کندھا دے اتنا وزن اٹھانا کسی کے بس کی بات نہیں، لیکن بہر حال اٹھانا پڑے گا۔

الذم من ادعى إلى غير ابيه

۱۶۷۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَلَنْ يَرَوْحَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَرِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا)). [الصحيحه: ۲۳۰۷]

تخریج: الصحیحہ ۲۳۰۷۔ احمد (۱۸۱/۲) خطیب فی التاريخ (۳۳۷/۲) ابن ماجہ (۲۶۱۱)

غير باپ کی طرف منسوب ہونے والے کی مذمت

سیدنا عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا“ اور اس کی خوشبو تو ستر سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔“

فوائد: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو آدمی کسی وجہ سے حقیقت میں اپنا نسب بدل دیتا ہے وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ کسی بزرگ یا تایا چچا کو ابو کہہ کر بلانے اور اسی طرح چھوٹے بچوں کو بیٹا کہہ کر پکارنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جیسا کہ سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسے یوں کہا: (یا بُنَیَّ)۔ یعنی: اے میرے چھوٹے سے (یا پیارے سے) بیٹے۔ [ترمذی]

لا ضمان من فوت الودیعة

۱۶۷۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا: ((مَنْ اسْتَوْدَعَ وَدِيعَةً فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ)). [الصحيحه: ۲۳۱۴]

امانت کے تلف ہو جانے پر کوئی ضمان نہیں ہے

سیدنا عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی کے پاس کوئی امانت رکھی اس پر کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۱۲۔ ابن ماجہ (۲۳۰۱) دارقطنی (۱۳/۳) بیہقی (۲۸۹/۶)
فوائد: اگر اس قسم کی کوئی چیز ضائع ہو جاتی ہے تو امین پر کوئی ضمانت نہیں ہوگی بشرطیکہ ضائع ہونے میں اس کا کوئی دخل نہ ہو۔

باب:

باب: من اسلم علی ہدیہ رجل فھو

وریشہ

۱۶۷۳: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ فَهُوَ مَوْلَاهُ)) رَوَى مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ، وَتَمِيمِ الدَّارِيِّ، وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ مُرْسَلًا۔
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوگا“
 وہی اس کا حلیف ہوگا۔“ یہ حدیث سیدنا ابوامامہؓ سیدنا تميم داریؓ اور سیدنا راشد بن سعدؓ سے مرسل مروی ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۱۶۔ سعید بن منصور (۲۱۰) دارقطنی (۱۸۱/۳) بیہقی (۲۹۸/۱۰) ابو داؤد (۲۹۱۸) ترمذی (۲۱۱۳)
 حاکم (۲۱۹/۲) بیہقی (۲۹۶/۱۰)

فوائد: اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے امام عبد اللہ بن مبارک نے کہا: دوسرے تمام ورثاء کی عدم موجودگی میں ایسا آدمی وارث بنے گا اور امام ثوری نے کہا: یہ وارث بنے گا اور یہ دوسروں سے زیادہ حقدار ہوگا۔ [مصنف عبد الرزاق]
 سعید بن منصور کی روایت میں ”یرثہ و یعقل عنہ“ کی زیادتی ہے لیکن اس کی سند میں احوص بن حکیم راوی ضعیف الحفظ ہے جس کے متعلق امام البانی نے کہا: ”فیستشہد بہ“۔ [صحیحہ: ۲۳۱۶]

حد کا قائم ہو جانا گناہ کے لیے کفارہ ہے

إهامة الحد كفارة للذنوب

۱۶۷۴: عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُفِيمَ عَلَيْهِ حَدٌّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ))۔ [الصحیحۃ: ۲۳۱۷]
 سیدنا خزیمہ بن ثابتؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
 ”جس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا اور اس پر اس کے جرم کی حد قائم کر دی گئی تو وہ اس گناہ کا کفارہ ثابت ہوگی۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۱۷۔ بخاری فی التاریخ (۲۰۶/۳) احمد (۲۱۵/۵) ترمذی فی العلل (۲۰۲/۲)

۱۶۷۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْثُوعًا: ((مَنْ أَعَانَ ظَالِمًا يَبْاطِلُ لِيُدْحَضَ بِبَاطِلِهِ حَقًّا فَقَدْ بَرَى مِنْ ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ))۔
 سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”جس نے ظالم کی تاق مدد اس لئے کی تاکہ اس کے باطل کے ذریعے حق کو مٹا دے وہ اللہ اور اس کے رسول کی حفاظت و ضمانت سے بری ہو گیا۔“ [الصحیحۃ: ۱۰۲۰]

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۲۰۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۵۳۹) حاکم (۱۰۰/۳)

فوائد: اکثر لوگوں کی دوستی کا تعلق اسلام اور ایمان کی بنیاد پر نہیں بلکہ سیاست یا قریبنداری یا کسی اور بنیاد پر ہوتا ہے۔ جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ جب ایک دوست کی کسی سے لڑائی ہو جاتی ہے تو دوسرا دوست ہر صورت میں اس کے ساتھ تعاون کرے گا اگرچہ لڑائی میں زیادتی کرنے والا وہی ہو۔ تاق تائید و نصرت کے مواقع سیاست کی بنیاد پر یا ایکشن کے وقت زیادہ پیش

آتے ہیں۔ شریعت میں ہر مسلمان کا فریضہ یہ ہے کہ لڑنے والے ہر دو یا زائد مسلمانوں میں صلح کروائے، چہ جائیکہ وہ بھی باطل بنیادوں کو مد نظر رکھ کر ایک کے ساتھ مل کر دوسرے کی پٹائی کرنا شروع کر دے یا دوسرے سے قطع تعلقی کر لے۔

اعانة على ظلم سخط الله
ظلم پر کسی کی مدد کرنا اللہ کی ناراضگی ہے

۱۶۷۶: عَنْ ابْنِ عَمَرَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ يَظْلِمُ، أَوْ يُعِينُ عَلَى ظُلْمٍ، لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ)).
سیدنا عبد اللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ظلم کرتے ہوئے کسی جھگڑے پر یا ظلم پر تعاون کیا تو وہ جب تک باز نہیں آتا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی و ناگواری میں رہتا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۰۲۱۔ ابن ماجہ (۲۳۲۰) ابو داؤد (۳۵۹۸) حاکم (۹۹/۲)

عمری اور رقبی کا بیان

بيان العمرى والرقبى

۱۶۷۷: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعَمَّرِهِ، مَحْيَاهُ وَمَمَاتُهُ، وَلَا تَرْتَفِئُوا، فَمَنْ أَرْتَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُهُ، وَفِي رِوَايَةٍ: سَبِيلُ الْوَيْثِ)).
سیدنا زید بن ثابت ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو کوئی چیز بطور عمری دی گئی تو وہ اسی کی ہو کر رہ جائے گی وہ زندہ رہے یا مر جائے۔ کسی کو کوئی چیز بطور رقبی نہ دیا کرو جس نے کوئی چیز بطور رقبی دی تو وہ وراثت کے حکم میں آ جائے گی۔“

[الصحیحة: ۳۵۶۴]

تخریج: الصحیحة ۳۵۲۳۔ ابو داؤد (۳۵۵۹) نسائی (۳۷۵۳) ابن ماجہ (۲۳۸۱) مختصر أحمد (۵/۱۸۲۱۸۲)

فوائد: عمری: ایک معاملہ جس میں کوئی چیز کسی کی ملکیت میں اس کی یا مالک اصلی کی زندگی بھر کے لئے دی جاتی ہے۔ رقبی: ایک شخص کا دوسرے کو کوئی چیز اس شرط پر دینا کہ دونوں میں سے جو پہلے مر جائے وہ چیز زندہ رہنے والے کی ہو گی۔

ہمارے ہاں عمری اور رقبی کا رواج نہیں ہے بہر حال جو آدمی ایسے اعزاز میں کوئی چیز دے گا تو اس سے اس کی ملکیت ختم ہو جائے گی اور وہ ہمیشہ کے لئے اسی کی ہو جائے گی جسے بطور عمری یا بطور رقبی دی جاتی ہے۔

امیر کی اطاعت معروف کاموں میں ہے

اطاعة الامير في المعروف

۱۶۷۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُخْزَرٍ عَلَى بَعْثٍ وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاتِهِ، أَوْسَكَانَ بِنَعِصِ الطَّرِيقِ اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْحَيْشِ، فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنَ قَيْسٍ السَّهْمِيُّ، فَكَثُتْ فِيمَنْ غَزَا مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ فِي

تھا کہ اس نے گرمی حاصل کرنے کے لئے یا اس پر کوئی چیز پکانے کے لئے آگ جلائی۔ لشکر کے امیر عبداللہ جن کے مزاج میں خوش طبعی پائی جاتی تھی نے کہا: کیا تمہارے لئے ضروری نہیں کہ تم میرا حکم سنو اور مانو؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ اس نے کہا: میں تمہیں جس چیز کا حکم دوں گا تم اس کی تعمیل کرو گے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: میں تمہیں سختی کے ساتھ حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کود پڑو۔ لوگوں نے کمروں پر پیشیاں باندھیں۔ جب اسے گمان ہوا کہ یہ تو آگ میں کودنے والے ہیں ان سے کہا: ٹھیر جاؤ میں تو تمہارے ساتھ مذاق کر رہا تھا۔ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو یہ سارا واقعہ آپ ﷺ کو سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو امراء تمہیں (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کا حکم دیں تم ان کی اطاعت نہ کرو۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۲۲۔ ابن ماجہ (۲۸۷۳) احمد (۶۷/۳) ابن حبان (۳۵۵۸) ابو یعلیٰ (۱۳۴۹)

فوائد: اس واقعہ سے دو اہم مسائل کا استنباط ہوتا ہے: (۱) صحابہ کرام میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کی اطاعت کا جذبہ کہ انھوں نے امیر کی اطاعت کے متعلقہ حکم نبوی کو مد نظر رکھ کر آگ میں کود جانے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ (۲) جب اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہو رہی ہو تو کسی کی اطاعت کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جائے گا۔

الذنب من حضر ذمته

۱۶۷۹: عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ الْقَتَبَانِيِّ، قَالَ: لَوْلَا كَلِمَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمَتِيِّ الْخَزَاعِيِّ، لَمَشَيْتُ فِيهَا بَيْنَ رَأْسِ الْمُخْتَارِ وَجَسَدِهِ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى دِمِهِ فَقَتَلَهُ، فَإِنَّهُ يَحْوِلُ لِرِوَاءِ عَدُوِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحیحۃ: ۴۴۰]

تخریج: الصحیحۃ ۴۴۰۔ نسائی الکبریٰ (۸۷۳۹) ابن ماجہ (۲۱۸۸) بخاری فی التاریخ (۳/۳۲۲) احمد (۵/۲۲۳)

فوائد: پہلے یہ وضاحت گزر چکی ہے کہ مومن کسی غیر مسلم کو ہر قسم کی پناہ دے سکتا ہے اور شریعت میں اس کی پناہ کا اتنا لحاظ رکھا گیا کہ دوسرے مسلمان کو بھی یہ اجازت نہیں دی گئی کہ وہ اس کی پناہ کی مخالفت کرے۔ بہر حال جو ایسا کرے گا وہ عہد شکنی کے زمرے میں

الذنب انتفاء الولد

۱۶۸۰: عَنْ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ لِيَقْضِيَهُ فِي الدُّنْيَا، فَضَحَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ، قِصَاصٌ بِقِصَاصٍ)).

بیٹے کی نفی کرنے کا گناہ
سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے بیٹے کو دنیا میں بدنام کرنے کے لئے اس کے بیٹا ہونے کی نفی کر دی، اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت حاضرین کے سامنے رسوا کرے گا۔ یہی برابر کا بدلہ ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۳۳۸۰۔ احمد (۲/۲۶۰) طبرانی فی الکبیر (۱۳۳/۴۸) والوسط (۲۳۰۹)

فوائد: اللہ تعالیٰ نے نسبتوں کے جو اصول قائم کر دیے ہیں ان پر راضی ہونا تقاضہ بندگی ہے۔ اسی میں عزتیں ہیں اور اسی میں عظمتیں ہیں۔ جو آدمی ذاتی مقاصد کو مد نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ کے اس اصول کو پس پشت ڈال دیتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ”جیسا کرو گے دیا بھرو گے“ کا معاملہ کرے گا اور حشر کے میدان میں اسے ذلیل اور رسوا کر دے گا۔

بیان من لازمة له

۱۶۸۱: عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ بَاتَ فَوْقَ بَيْتٍ لَيْسَ لَهُ إِجَارٌ فَوَقَعَ فَمَاتَ، فَبَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ، وَمَنْ رَكِبَ الْبُحْرَ عِنْدَ ارْتِجَاجِهِ فَمَاتَ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ)). [الصحیحة: ۸۲۸]

بعض صحابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو گھر کی چھت جس پر کوئی پردہ وغیرہ نہ ہو پر سوئے اور گر کر مر جائے تو اس کا کوئی ذمہ نہ رہے گا۔ اسی طرح جو سمندری سفر کرے اس حال میں کہ سمندر طلطم خیز ہو اور وہ (ڈوب کر) مرے جائے تو اس کا بھی کوئی ذمہ نہ رہے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۸۲۸۔ احمد (۵/۷۹) بیہقی فی الشعب (۴/۲۵) الادب المفرد (۱۱۹۳)

فوائد: معلوم ہوا کہ انسان اپنی حفاظت کا خود ذمہ دار ہے اگر بظاہر اسے اپنی ہلاکت کا خطرہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قسم کی حفاظت کی ضمانت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کے لئے جو شرعی قوانین وضع کئے ہیں ان میں انسانیت کی جان مال اور عزت غرضیکہ ہر چیز کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

الذنب من تولی غیر موالیہ

۱۶۸۲: عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ)). [الصحیحة: ۲۳۲۹]

جو غلام غیر آقاؤں کی طرف اپنی نسبت کرے اس کا گناہ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے غیر آقاؤں سے تعلق رکھا اس نے اپنی گردن سے ایمان کا کڑا تار پھینکا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۲۹۔ احمد (۳/۳۳۲) بخاری فی التاریخ (۳/۱۴۳)

فوائد: غلام مکمل طور پر اپنے آقا کا پابند ہوتا ہے۔ سیدنا جریر بن عبد اللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اذا ابی العبد لم تقبل له صلاہ۔) [مسلم] یعنی: ”جب غلام (اپنے آقا سے) فرار ہو جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“

باب: النهی عن مساکنۃ المشرکین باب: مشرکین کے ساتھ رہائش رکھنے کی ممانعت

۱۶۸۳: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ، وَسَكَنَ مَعَهُ، فَإِنَّهُ مِثْلُهُ)).
[الصحیحۃ: ۲۳۳۰]
سیدنا سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مشرک کا ساتھ دیا اور اس کے ساتھ رہا، وہ اسی کی طرح ہوگا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۳۰۔ ابو دائود (۲/۴۸۷) طبرانی فی الکبیر (۷۰۴۳) حاکم (۴/۱۳۱) من طریق آخر بمعناہ۔

فوائد: سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (الرجل علی دین خلیلہ، فلینظر احدکم من یخالل۔) [صحیحہ: ۹۲۷] یعنی: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔

جو آدمی مشرک کی صحبت میں رہے گا، اس کے ساتھ اٹھک بیٹھک رکھے گا، تو اس کے بارے میں یہ اندیشہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی تہذیب سے متاثر ہو کر اسی کا طرح نہ ہو جائے۔

الذم جلب الخیل یوم الرہان مقابلے کے دن گھوڑا دوڑانے کے لیے شور مچانے کی

خدمت

۱۶۸۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ جَلَبَ عَلَى الْخَيْلِ يَوْمَ الرَّهَانِ، فَلَيْسَ مِنَّا)).
[الصحیحۃ: ۲۳۳۱]
سیدنا عبد اللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مقابلے والے دن گھوڑے کو دوڑانے کے لئے شور مچایا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۳۱۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۵۵۸) ابو یعلیٰ (۲۳۱۳) ضیاء فی المختارۃ (۱۱/۲۷۶) (۲۷۷)

فوائد: جلب: گھڑ سوار کا اس نیت سے کسی بندے کا اہتمام کرنا کہ وہ دوڑ کے دوران جیت و پکار اور ڈانٹ ڈپٹ کر کے گھوڑے کو تیز دوڑنے پر آمادہ کرے تاکہ وہ میدان مار جائے۔ گھڑ دوڑ کی مقابلہ بازی جائز ہے، لیکن یہ بازی جیتنے کے لئے کوئی سوار گھوڑے کو تیز دوڑانے کے لئے کوئی خارجی ذریعہ استعمال نہیں کر سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عرب اونٹوں کی دوڑ میں بچوں کا استعمال کرتے ہیں وہ بھی درست نہیں کیونکہ معصوم بچے کے شور سے اونٹ تیز دوڑتا ہے۔

الذنب شفاعۃ المعجرم جرم کرنے والے کی سفارش کا گناہ

۱۶۸۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ، فَقَدْ جَرَمَ)).
[الصحیحۃ: ۲۳۳۱]
سیدنا عبد اللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی سفارش اللہ تعالیٰ کی کسی حد کے لئے رکاوٹ بن گئی، اس

نے اللہ کے حکم کی مخالفت کی۔ جو آدمی مقروض ہو کر مرا تو (وہ یاد رکھے کہ) روز قیامت دینار و درہم کی ریل بیل نہیں ہوگی وہاں تو نیکیوں اور برائیوں کا تبادلہ ہوگا۔ جس نے دیدہ دانستہ باطل کے حق میں جھگڑا کیا وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب میں رہے گا جب تک باز نہیں آتا۔ جس نے مومن پر ایسے جرم کا الزام لگایا جو اس میں نہیں پایا جاتا اسے ردغۃ الزبال (جنہیوں کے پیپ) میں روک لیا جائے گا حتیٰ کہ ایسی نیکی کرے جو اسے وہاں سے نکال سکے۔“

صَادَّ اللَّهُ فِي أَمْرِهِ وَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَلَيْسَ تَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، وَلَكِنَّهَا الْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ، وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخِطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَالِيَسَ فِيهِ، حُبْسَ فِي رَذْعَةِ الْخَبَالِ حَتَّى يَأْتِيَ بِالْمُخْرَجِ مِمَّا قَالَ)).

[الصحیحة: ۴۳۷]

تخریج: الصحیحة ۴۳۷۔ ابو دائود (۳۵۹۷) احمد (۷۰/۲) حاکم (۲۷/۲) والسیاق لہ۔

فوائد: مسلمان سے بھلائی بشریت غلطی ہو جانا ممکن ہے اور یہ چیز زیادہ قابل جرح بھی نہیں ہے کیونکہ نیکیوں کے ذریعے یا توبہ کرنے سے اس کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑنے کے درپے ہو جانا بغاوت ہے اور بغاوت کو کوئی بھی برداشت نہیں کرتا۔ اگر کسی مجرم کا معاملہ عدالت میں پہنچ چکا ہو اور اس پر حد نافذ کرنے کا فیصلہ کیا چکا ہو تو کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کی حد کے سامنے روڑے اٹکائے۔ یہی معاملہ اس جھگڑے کا ہے جس کی بابت جھگڑنے والے کو پتہ ہو کہ وہ باطل پر ہے لیکن پھر بھی اپنی انایت کے دفاع کا بھوت سوار کر کے یا کسی اور مقصد کے پیش نظر لڑائی جاری رکھے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کو عزتیں اور عظمتیں عطا کرتا ہے اور پھر ان کی حفاظت بھی کرتا ہے لیکن جو آدمی مومن کی توہین کرنے کے درپے ہو جائے تو وہ اپنے جرم کی نوعیت کے لئے اتنا ضرور ذہن نشین کر لے کہ ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ معزز ٹھہرانا چاہتے ہیں اور وہ اسے ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ نیز ہمیں چاہئے کہ اپنے قرضے چکا دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی لین دین کی سستیاں ہماری آخرت کو لے ڈوبیں۔ انسان کی عظمت کا تصور کریں کہ جب تک وہ اپنا قرضہ معاف نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کریں گے۔

جھوٹی تاکید والی قسم کا گناہ

سیدنا عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جان بوجھ کر بڑی تاکید کے ساتھ جھوٹی قسم اٹھائی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار کر لے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۳۳۲۔ ابو دائود (۳۲۲۲) ابن جریر فی التفسیر (۵۳۳/۶) احمد (۴۳۲/۴) حاکم (۲۹۳/۴)

فوائد: جھوٹی قسم اٹھانا کبیرہ گناہ ہے۔

گناہ والی قسم کو پورا کرنا نہیں ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا ایفاء لیمین المأثومة

۱۶۸۷: عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ حَلَفَ فِي

”جس نے قطع رحمی پر یا نامناسب کام پر قسم اٹھائی تو (شریعت علیٰ ذلک))۔ [الصحيحہ: ۲۳۳۴]

میں) ایسی قسم کو پورا کرنا یہ ہے کہ اسے پورا نہ کیا جائے۔“

تخریج: الصحيحہ ۲۳۳۴۔ ابن ماجہ (۲۱۱۰) طبرانی فی الاوسط (۴۸۱۸)

فوائد: لیکن درج ذیل حدیث میں ایسی قسم اٹھانے کا کفارہ ادا کرنے کا بھی ذکر ہے:

سیدنا مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول! میرا ایک بچا زاد ہے میں اس کے پاس جاتا ہوں اور اس سے بعض چیزوں کا سوال کرتا ہوں، لیکن وہ مجھے نہ کوئی چیز دیتا ہے اور نہ میرے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے، لیکن جب وہ میرا محتاج ہوتا ہے تو میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے سوال کرتا ہے۔ (یہ صورتحال دیکھ کر میں نے قسم اٹھائی کہ میں بھی اسے کچھ دوں گا نہ اس سے صلہ رحمی کروں گا۔ فامرنی ان آتی الذی ہو خیر واکفر عن یمنی وفی روایۃ: کفر عن یمنک۔ یعنی: آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ بہتر کام کروں اور اپنی قسم کا کفارہ دوں۔ ایک روایت میں ہے: تو اپنی قسم کا کفارہ دے۔ [نسائی ابن ماجہ]

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مساکین کو کھانا کھلایا جائے یا ان کو پڑے پہنائے جائیں یا غلام آزاد کیا جائے۔ اگر ان تینوں کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھے جائیں۔

۱۶۸۸: عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِي دِينَارًا ثُمَّ جَاهَدَ فِيهِ قَضَائِهِ فَمَاتَ وَلَمْ يَقْضِهِ، فَأَنَا وَلِيُّهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے جس فرد نے قرضہ لیا اور پھر اس کی ادائیگی کے لئے کوشش کی، لیکن چکانے سے پہلے مر گیا تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔“ [الصحيحہ: ۳۰۱۷]

تخریج: الصحيحہ ۳۰۱۷۔ احمد (۱۵۳۷۴/۶) ابو یعلیٰ (۴۸۳۸) بیہقی (۲۲/۷)

فوائد: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی نیوٹوں اور ارادوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرتا ہے قرضہ لینا انسان کی بہت بڑی مجبوری ہے اگر قرض خواہ قرضہ چکانے میں تخلص ہو لیکن حالات ساتھ نہ دے رہے ہوں اور اتنے میں وہ فوت ہو جائے تو آپ ﷺ اس کے قرض کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔

۱۶۸۹: عَنْ ابْنِ عَمْرٍ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ الْخُمْرَ فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يَنْبُ لَمْ يَشْرُهَا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ)). [الصحيحہ: ۲۶۳۴]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دنیا میں شراب پی اور توبہ نہ کی تو وہ آخرت میں (یہ مشروب) نہیں پی سکے گا، اگرچہ جنت میں داخل بھی ہو جائے۔“

تخریج: الصحيحہ ۲۶۳۴۔ بیہقی فی الشعب (۵۵۷۳)

فوائد: یہ شراب کی نہوست ہے جو جنت میں بھی برقرار رہتی ہے۔

۱۶۹۰: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ بِشَفَاعَةٍ، فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً))

سیدنا ابو امامہ رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے بھائی کے لئے سفارش کی اور اس نے کوئی ہدیہ دیا جو اس

عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا، فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ
الرُّبَا)). [الصحيحة: ۳۴۶۵]

تخریج: الصحيحة ۳۳۱۷۔ ابو دائود (۳۵۳۱) احمد (۲۱۱/۵) طبرانی فی الکبیر (۷۸۵۳)

فوائد: مسلمان بھائیوں کے جائز حد تک سفارش کرنا مستحسن عمل ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا﴾ [سورۃ نساء: ۸۵] یعنی: ”جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی سفارش کرے گا اسے بھی اس کا کچھ حصہ ملے گا۔“
لیکن جو آدمی محض سفارش کو بنیاد بنا کر کوئی تھنہ دیتا اور سفارش کرنے والا قبول کرتا ہے تو اسے شریعت نے سود (جیسا گناہ) تصور کیا ہے۔ ہاں اگر پہلے سے ان میں ایسے تعلقات موجود ہیں تو ان کی بنا پر تحائف و ہدایا کا تبادلہ کیا جاسکتا ہے۔

۱۶۹۱: عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ شَهَرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ قَدَمَهُ
هُدْرًا)). [الصحيحة: ۲۳۴۵]

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنی تلوار سونپی اور لوگوں کی قتل و غارت شروع کر دی تو اس کا خون رائیگاں جائے گا (جس میں قصاص ہوگا نہ دیت)۔“

تخریج: الصحيحة ۲۳۳۵۔ نسائی (۳۱۰۲) حاکم (۱۵۹/۲) ابو نعیم فی الحلیۃ (۲۱/۲)

فوائد: دنیا میں سب سے بڑا سرمایہ مسلمان کی جان ہے شریعت نے دیت کی صورت میں جس کی سو (۱۰۰) اونٹ قیمت مقرر کی ہے۔ لیکن جو آدمی اس گرامیہ متاع کو خود داد پر لگا دیتا ہے تو اسے انتہائی بے قیمت سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی آدمی تلوار سونت کر لوگوں کی گردنیں گاجر مولیٰ کی طرح کاٹنا شروع کر دیتا ہے اور کوئی آدمی ایسے قاتل کو قتل کر دیتا ہے تو اس سے کسی قسم کا قصاص اور دیت نہیں لی جائے گی۔

باب: الاقتصاص من الظالم يوم القيامة
باب: روز قیامت ظالم سے ظلم کا بدلہ لیا جائے گا
۱۶۹۲: عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ
صَرَبَ مَمْلُوكَهُ ظَالِمًا، أُفِيدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))
[الصحيحة: ۲۳۵۲]

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے غلام کو ظلم مارا اس سے روز قیامت بدلہ لیا جائے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۲۳۵۲۔ ابو نعیم فی الحلیۃ ص ۳/۷۸۷ طبرانی فی الکبیر کما فی المجمع (۲۳۸/۳) الادب المفرد (۱۸۱) موقوفاً علیہ۔

فوائد: اگرچہ غلام مکمل طور پر اپنے آقا کے ماتحت ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو اس کی مرضی کے مطابق ڈھالتا ہے۔ لیکن اگر آقا ہی ظلم و ستم پر اتر آئے تو پوری کائنات کے عدل و انصاف کے تقاضے بیچ میں حائل ہو جاتے ہیں۔

۱۶۹۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ قَتَلَ
مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا، لَمْ يَرْحَ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ،
وَلِنْ رِيحَ الْجَنَّةِ تَوَجَّدَ مِنْ مَسِيرَةِ مِئَةِ عَامٍ)).
[الصحيحة: ۲۳۵۶]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ایسے حلیف کو ناحق قتل کر دیا جس سے معاہدہ کیا گیا تھا وہ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکے گا اور جنت کی خوشبو سو سال کی مسافت تک پائی جاتی ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۳۵۶۔ الضیاء فی صفة الجنة (۲/۸۶/۳) ابو بکر الاسماعیل فی معجمه (۲/۷۲۵/۷۲۶) وعنه السهمی فی تاریخ جرجان (ص ۳۲۳) طبرانی فی الاوسط (۸۰۰۷) کلهم من طریق میں بن یونس عن عوق الاعرابی عن ابن سید بن عن ابی ہریرة ؓ۔

فوائد: اس حدیث سے عہد شکنی کی تکفیری واضح ہو رہی ہے کہ اگر عہد و پیمان کا پاس و لحاظ نہ رکھتے ہوئے کوئی مسلمان کافر کو بھی قتل کر دے تو وہ جنت سے سو سال کی مسافت دور ہو جاتا ہے اگر کوئی مسلمان مسلمانوں سے ہی خیانت کرنا شروع کر دے تو اس کے جرم کی نوعیت کا اندازہ اسی حدیث سے کیا جاسکتا ہے۔

باب: حلیف سے عہد شکنی کی حرمت کا بیان

سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ ؓ اور رومیوں کے مابین معاہدہ تھا، سیدنا معاویہ ؓ ان کے ملک میں چل رہے تھے یہاں تک کہ عہد کی مدت ختم ہو گئی، انھوں نے (موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے) ان پر چڑھائی کر دی۔ ایک آدمی جو کسی چوپائے یا گھوڑے پر سوار تھا نے کہا: اللہ اکبر، عہد پورا کیجئے، عہد شکنی مت کیجئے۔ وہ سیدنا عمرو بن عبسہ سلمی ؓ تھے، سیدنا امیر معاویہ ؓ نے ان سے کہا: آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ عمرو نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اگر کسی آدمی نے کسی قوم سے کوئی عہد کیا ہو تو وہ نہ عہد شکنی کرے اور نہ ہی اس کو مضبوط کرے، یہاں تک کہ مدت ختم ہو جائے یا (ان سے دھوکے کے ڈر کی وجہ سے) انھیں معاہدہ توڑنے کی خبر دے (تاکہ مد مقابل بھی عہد توڑنے میں) اس کے برابر ہو جائے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۳۵۷۔ ابو دائود الطیالسی (۲۰۷۵) ابو دائود (۲۷۵۹) ترمذی (۱۵۸۰) احمد (۳/۳۸۵/۳۸۶)

فوائد: مذکورہ حدیث میں عہد و پیمان کی مدت تو پوری ہو چکی تھی۔

در اصل بات یہ ہے کہ جب رومیوں سے معاہدہ طے ہوا تھا، اس وقت سیدنا امیر معاویہ ؓ اپنے ملک میں تھے۔ جب اس معاہدے کی مدت ختم ہو گئی تو اس وقت بھی ان کو اپنے ملک میں ہی ہونا چاہئے تھا، نہ کہ وہ معاہدے کی مدت میں روم کے قریب پہنچ جاتے تاکہ جو نبی مدت ختم ہو تو ان پر چڑھائی کر دی جائے۔ ماحصل یہ ہے کہ جب معاہدے کی مدت ختم ہو تو دونوں فریق اپنے اپنے ممالک میں ہوں، پھر نبی پالیسی پر عمل کیا جائے۔ [ماخوذ از تحفۃ الاحوذی]

قرض ادا کرنے کی نیت کی فضیلت کا بیان

فضل النية لاداء الدين

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ”جس آدمی پر قرضہ ہو اور وہ قرضہ چکانے کا ارادہ بھی رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ساتھ ایک مددگار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے رزق کے اسباب پیدا کرتا ہے۔“

۱۶۹۵: عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ يَنْوِي آدَاءَهُ كَانَ مَعَهُ مِنَ اللَّهِ عَوْنٌ، وَسَبَّبَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا)). [الصحيحه: ۲۸۲۲]

تخریج: الصحيحه ۲۸۲۲۔ طبرانی فی الاوسط (۷۶۰۳) احمد (۷۲/۶) طیالسی (۱۵۲۳) من طریق آخر عنها بمعناه۔
فوائد: جہاں قرضہ لینا مسلمان کی دنیوی مجبوری ہے وہاں اس کی ادائیگی دنیوی اور اخروی دونوں جہانوں کی مجبوری ہے۔ لیکن جو آدمی قرضہ چکانے میں تخلص اور کرم مند ہو اللہ تعالیٰ غیر محسوس انداز میں غیر متوقع اسباب پیدا فرمادیں گے۔

باغ سے کھالینے کی رخصت

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی کسی باغ کے پاس سے گزرتا ہے تو وہ اس کا (پھل وغیرہ) کھالے اور اٹھا کر نہ لے جائے۔“

الرخصة الأكل من الحائط

۱۶۹۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَالَ: ((مَنْ مَرَّ بِحَائِطٍ فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَحْمِلْ)). [الصحيحه: ۳۱۲۱]

تخریج: الصحيحه ۳۱۲۱۔ ترمذی (۱۲۸۷) ابن ماجہ (۲۳۰۱) احمد فی مسائل ابی داؤد عنه (ص ۳۰۳)
فوائد: ایسے صورت میں ضرورت پوری کی جاسکتی ہے باغ کے مالک کو دعوت ظہری کا ثبوت دینا چاہئے۔

ظالم کو اس کے ظلم کے بقدر سزا دینے کی رخصت

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوہ احد والے دن چوتھ (۲۳) انصاری اور چھ (۶) مہاجرین شہید ہو گئے، اصحاب رسول کہنے لگے: اگر ہمیں مشرکین کے مقابلے میں اس قسم کا موقع مل گیا، تو بڑھ چڑھ کر انتقام لیں گے۔ جب فتح مکہ والا دن آیا تو ادھر ایک غیر معروف آدمی نے اعلان کیا: آج کے بعد قریش نیست و نابود ہو جائیں گے اور ادھر رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا: ہر کالے گورے (یعنی ہر خاص و عام) کو امن ملے گا مگر فلاں فلاں چند لوگوں کے نام لئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمادیں: ﴿اور اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی جتنا تم کو نقصان پہنچا ہے اور جو (لوگوں کی ایذا پر) صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے لئے (بدلہ لینے سے) بہتر ہے۔﴾ (سورہ نحل: ۱۲۶) رسول اللہ نے فرمایا: ”ہم صبر کرتے ہیں اور بدلہ نہیں لیتے۔“

جزاء الظالم بظلمه

۱۶۹۷: عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ قُتِلَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ رَجُلًا وَمِنْ الْمُهَاجِرِينَ سِتٌّ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ كَانَ يَوْمَ مِثْلٍ هَذَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قُتِرِينَ عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ، قَالَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُ: لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَتَلَاى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَمِنَ الْأَسْوَدُ وَالْأَبْيَضُ، إِلَّا فَلَانًا وَفَلَانًا، نَاسًا سَمَاهُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - ﴿وَإِنْ عَاقِبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُمْ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ﴾ (النحل: ۱۲۶) ﴿فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (نَصْبِرُ وَلَا نَعَاقِبُ)). [الصحيحه: ۲۳۷۷]

تخریج: الصحیحہ ۲۳۷۷۔ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند (۵/ ۱۳۵) الضیاء فی المختارۃ (۱۱۳۳)

فوائد: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا يَجْرِمُكُمْ شَتَانُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَنْ لَا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ﴾ [سورۃ مائدہ: ۸] یعنی: ”اور کسی قسم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کروئے عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔“ کسی مقام پر شریعت انسان کو زیادتی کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔

بیع مخاہرہ کی ممانعت

النہی عن المخاہرۃ

۱۶۹۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَرْفُوعًا: ((نَهَى عَنِ الْمُخَاهَرَةِ)) قُلْتُ: وَمَا الْمُخَاهَرَةُ؟ قَالَ: أَنْ تَأْخُذَ الْأَرْضَ بِنِصْفٍ أَوْ ثُلُثٍ، أَوْ رُبْعٍ۔
سیدنا زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ”مخاہرہ“ ہے منع فرمایا۔ میں نے کہا: مخاہرہ کس کو کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا: پیداوار کے نصف یا تہائی یا چوتھائی حصے کے بدلے زمین کرائے پر دینا۔ [الصحیحہ: ۳۵۶۹]

تخریج: الصحیحہ ۳۵۶۹۔ ابن ابی شیبہ (۶/ ۳۳۶) ابو داؤد (۴۳۰۷) بیہقی (۶/ ۱۳۳) احمد (۵/ ۱۸۸، ۱۸۷)

فوائد: مخاہرہ: زمین کی بعض پیداوار کے بدلے زمین کرائے پر دینا مخاہرہ کہلاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اہل خیر کو زمین کی پیداوار کے نصف حصے پر وہ زمین کرائے پر دی تھی۔ [بخاری، مسلم]

اس حدیث کی روشنی میں مخاہرہ کو اس صورت پر محمول کیا جائے گا کہ جس میں زمین کو اس کے مخصوص حصوں کی پیداوار کے بدلے کرائے پر دیا جائے اور یہی صورت ہے جو مالک اور مزارع کے مابین جھگڑے کا باعث بنتی ہے۔ آپ ﷺ کے عہد میں ایسے ہوتا تھا اور آپ ﷺ نے منع فرمایا۔

باب:

باب: لا ضمان علی من غلبته النار

۱۶۹۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((الْكَأَرُ جُبَارٌ))۔ [الصحیحہ: ۲۳۸۱]
سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگ کی وجہ سے ہونے والا نقصان رائیگاں ہوگا۔“

تخریج: الصحیحہ ۲۳۸۱۔ ابو داؤد (۳۵۹۳) نسائی الکبریٰ (۵۷۸۹) ابن ماجہ (۲۶۷۶)

فوائد: امام البانیؒ کہتے ہیں: آگ سے مراد کسی چیز کا جلنا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک آدمی کسی غرض و غایت کے لئے آگ جلاتا ہے لیکن ہوا کی وجہ سے آگ اڑتی ہے اور کسی دوسرے بندے کا مال وغیرہ جل جاتا ہے اور وہ بندہ مال لوٹانے پر قادر بھی نہیں ہے تو وہ جلنے والے مال کا ضامن نہیں ہوگا۔ [صحیحہ: ۲۳۸۱ کے تحت]

سچی نیت کی فضیلت

فصل النیۃ الصادقة

۱۷۰۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُعْطِيتُ أُمِّي حَقِيقَةً لِي، وَإِنِّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرِي، فَقَالَ سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ﷺ سے روایت ہے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میں نے اپنی ماں کو اپنا ایک باغ دیا تھا اب وہ فوت ہو گئی ہیں اور ان کا وارث صرف میں ہوں؟ رسول

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ وَرَجَعَتْ إِلَيْكَ حَدِيثُكَ)). [الصحیحة: ۲۴۰۹] تیری طرف لوٹ آیا۔ اللہ ﷻ نے فرمایا: ”تیرا صدقہ بھی ثابت ہو گیا اور تیرا باغ بھی

تخریج: الصحیحة ۲۳۰۹۔ ابن ماجہ (۲۳۹۵) احمد (۱۸۵/۲) البزار (الکشف ۱۳۱۳)

فوائد: معلوم ہوا کہ اولاد اپنی ملکیت والی چیزیں والدین کو ہبہ کر سکتے ہیں۔ نیز والدین کی وفات کی صورت میں وہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیزوں میں سے اپنا حصہ وصول کریں گے۔

والد الزنا شر الثلاثة

۱۷۰۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَلَدُ الزَّانَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ)). سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زنا کا بیٹا

تین لوگوں کی شر ہے۔“

[الصحیحة: ۶۷۲]

تخریج: الصحیحة ۶۷۲۔ ابو داؤد (۳۹۱۳) احمد (۳۱۱/۲) حاکم (۲۱۳/۲) بیہقی (۵۹۵۷/۱۰)

فوائد: امام سفیانؒ کہتے ہیں: یعنی: اذا عمل بعمل ابويه۔ یعنی: اس حدیث کو اس کے مفہوم پر اس وقت محمول کیا جائے گا جب وہ بیٹا بھی اپنے والدین والافعل کرے۔ امام البانیؒ نے اسی مفہوم کو پسند کیا ہے۔ [صحیحہ: ۶۷۲ کے تحت]

باب:

باب: العفو عن الناس وحتى لا يعفو

الامام

ابو ماجہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ انھوں نے کہا: میں اس پہلے آدمی کو جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے جس کا ہاتھ کاٹا تھا۔ چور کو لایا گیا، آپ ﷺ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ لیکن ایسے لگ رہا تھا کہ آپ ﷺ رنجیدہ ہو گئے ہیں۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے لگتا ہے کہ آپ اس کا ہاتھ کاٹنے کو ناپسند کر رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے؟ اپنے اس بھائی کے بارے میں شیطان کے مددگار نہ بنو۔ ہر امام کو یہی لائق ہے کہ جو نبی کوئی حد اس تک پہنچے وہ اسے نافذ کر دے بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے“ (ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِذَا عَفَاكَ﴾ اور وہ معاف کریں اور درگزر کریں) کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ

۱۷۰۲: عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَقَالَ: إِنِّي لَأَذْكُرُ أَوَّلَ رَجُلٍ قَطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ، فَكَانَ مَا أَسِفَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّكَ كَرِهْتَ قَطْعَهُ؟ قَالَ: ((وَمَا يَمْنَعُنِي؟ لَا تَكُونُوا أَعْوَانًا لِلشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ إِذَا أَنْهَى إِلَيْهِ حَدًّا إِلَّا أَنْ يَقِيمَهُ، إِنَّ اللَّهَ عَفْوٌ يُجِبُّ الْعَفْوَ وَيُعْفُو وَيُصَفِّحُوا إِلَّا تَوَجَّهْتُمْ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ عَفْوٌ رَحِيمٌ [النور: ۲۲])) [الصحیحة: ۱۶۳۸]

تمہیں بخشے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۳۸۔ احمد (۱/۳۳۸) حاکم (۳/۳۸۲، ۳۸۳) بیہقی (۸/۳۳۱)

فوائد: نبی کریم ﷺ رحمۃ اللعالمین تھے اسی وصف کی بناء پر آپ ﷺ رنجیدہ ہوئے اور متکلف ہونا ہی آپ ﷺ کو زیب دیتا تھا لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا قانون تھا کہ جب حاکم وقت کی عدالت میں ایسے مجرم کو لایا جائے جس پر حد نافذ ہوتی ہو تو حاکم معاف نہیں کر سکتا، بلکہ اسے ہر صورت میں حد نافذ کرنا پڑتی ہے۔

باب: توحید الموازین

باب:

۱۷۰۳: عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((الْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ، وَالْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ)).
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
” (وشریعت میں) اہل مکہ کا وزن (تول) اور اہل مدینہ کا ماپ معتبر ہے۔“ [الصحیحۃ: ۱۶۶۵]

تخریج: الصحیحۃ ۱۶۵۔ ابن الاعرابی فی المعجم (۱۴۰۲) ابو داؤد (۲۳۳۰) نسائی (۴۵۹۸) بیہقی (۶/۳۱)

فوائد: امام البانی نے اس حدیث کی بڑی عمدہ شرح کی ہے اس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے: جب ہم نے اس حدیث کے بارے غورو خوض کیا تو معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں اور آپ ﷺ سے پہلے وقتوں میں مکہ معظمہ میں پھل اور کھیتیاں نہیں تھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول ﴿وَرَبُّنَا انِّیْ اسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بُوَادٍ غَیْرِ ذِی زَرْعٍ﴾ سے بھی اسی حقیقت کا انداز ہوتا ہے۔ مکہ تجارت گاہ تھی۔ حج کرنے والے لوگ سامان تجارت لے کر آتے اور وہاں فروخت کرتے تھے۔ مدینہ منورہ کا معاملہ اس کے برعکس ہے یہاں کھجوروں کے باغات تھے اور انہی پر ان کی زندگی کا دار و مدار تھا اور اسلام کی آمد کے بعد اہل مدینہ پر زکوٰۃ بھی فرض ہوتی تھی جو جس ماپ کے وصول کی جاتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے تمام شہروں اور بستیوں کو ان دو شہروں کے تابع کر دیا۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ وہ پہلی ہستی ہیں جنہوں نے ماپ تول کا بنیادی قانون پیش کیا اور ماپ تول کے سلسلے میں تمام شہروں کے مسلمانوں کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے کیمینوں کے انداز کی طرف متوجہ کیا۔

کوئی عقل مند اس بحث پر غور کرے اور اس کا مسلمانوں کے ماپ تول کے طریقوں کے ساتھ اس کا موازنہ کرے کسی نے کون سا انداز اختیار کیا اور کسی نے کفار کے عرف کو اختیار کر لیا..... [صحیحہ: ۱۶۵۵ تحت]

معلوم ہوا کہ جب بھی زکوٰۃ صدقہ فطر اور کفارات کی ادائیگی کا وقت آئے تو حرمین شریفین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ماپ تول کو سامنے رکھا جائے۔

الولد من کسب الوالد

بیٹا باپ کی کمائی ہے

۱۷۰۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((الْوَلَدُ مِنْ كَسْبِ الْوَالِدِ)). [الصحیحۃ: ۲۴۱۴]
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”بیٹا باپ کی کمائی ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۴۱۴۔ طبرانی فی الاوسط (۵۱۳۲) من طریق محارب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن شیبہ (۴/۱۵۸) عن محارب مرسلًا۔

فوائد: امام البانیؒ نے اس حدیث کا یہ شاہد ذکر کیا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ان اولادکم من اطیب کسبکم فکلوا من کسب اولادکم۔) [صحیحہ: ۲۳۱۳ کے تحت] یعنی: تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی ہے، سو تم اپنی اولاد کی کمائی کھا سکتے ہو۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ جب والدین بلا ضرورت بچے کا مال لے رہے ہوں یا وہ اپنے بچوں بچیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرتے ہوئے بعض بچوں کے مال کو مکمل طور پر دوسرے بچوں بچیوں کے نام لگوانا چاہتے ہوں تو اولاد اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے اسے والدین سے بھی روک سکتی ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (..... فہم واموالہم لکم اذا احتتم البہا۔) [صحیحہ: ۲۵۶۳] یعنی: وہ بچے اور ان کے اموال تمہارے لئے ہیں جب تمہیں ان کی ضرورت پڑے۔

بہر حال اولاد اپنے والدین کی خدمت سعادت سمجھے اور ان کو فارغ البال اور خوشحال رکھے ہاں اگر وہ اس کے مال پر زیادتی کرنا چاہیں جیسا کہ بعض والدین کو دیکھا گیا ہے تو وہ اچھے انداز میں اپنے مال کا دفاع کرے۔

عاریتالی ہوئی چیز ادا کی جائے گی

العاریۃ مؤدۃ

۱۷۰۵: عَنْ أُمِّیۃَ بِنِ صَفْوَانَ بِنِ أُمِّیۃَ، عَنْ أَبِيہِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْہُ أَذْرَاعًا یَوْمَ حُنَینَ، فَقَالَ: أَغْضَبَ یَا مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: ((لَا بَلَّ عَارِیۃٌ مَّضْمُونۃٌ)). [الصحیحہ: ۶۳۱]

امیہ بن صفوان بن امیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے حنین والے دن کچھ زرہیں استعارۃً (عارضی طور پر) لیں۔ اس نے کہا: اے محمد! کیا ان کو غصب کر لیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! یہ ایسا عاریہ ہے کہ ہلاک ہونے کی صورت میں قیمت کی ضمانت ہوگی۔“

تخریج: الصحیحہ ۳۳۱۔ ابو داؤد (۳۵۶۳) احمد (۳۶۵/۶) بیہقی (۸۹/۶)

کوئی دوسرے کے جرم کی سزا نہیں پائے گا

لا یجنی احد علی الآخر

۱۷۰۶: عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِیِّ مَرْقُوعًا: ((لَا تَجْنِیْ اُمَّ عَلٰی وَلَدٍ لَا تَجْنِیْ اُمَّ عَلٰی وَلَدٍ)). [الصحیحہ: ۹۸۹]

سیدنا طارق محاربیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ماں اپنے بیٹے کے حق میں برا نہیں کر سکتی، ماں اپنے بیٹے کے حق میں برا نہیں کر سکتی (یعنی وہ اپنے جرم کی خود ذمہ دار ہوگی)۔“

تخریج: الصحیحہ ۹۸۹۔ نسائی (۳۸۴۳) ابن ماجہ (۳۶۷۰) حاکم (۲/۶۱۱/۲)

فوائد: یعنی بیٹے کے جرم کی سزا ماں کو اور ماں کے جرم کی سزا بیٹے کو نہیں دی جاسکتی، ہر کوئی خود ذمہ دار ہے۔

۱۷۰۷: عَنْ اَلْحَشْحَاشِ الْعَبْرِیِّ، قَالَ: اَتِیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَمَعِیْ اِبْنُ لَیْ، قَالَ: فَقَالَ اَبْنُکَ هَذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ۔ قَالَ: ((لَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ وَلَا یَجْنِیْ عَلَیْکَ)). [الصحیحہ: ۹۹۰]

سیدنا خشاش عبزیؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کے ہمراہ نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”یہ تیرا بیٹا ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اس کے حق میں برا نہیں کر سکتا اور وہ تیرے حق میں برا نہیں کر سکتا (یعنی تم دونوں اپنے اپنے افعال کے خود ذمہ دار ہو)۔“

تخریج: الصحیحہ ۹۹۰۔ ابن ماجہ (۳۶۷۱) احمد (۳/۳۳۳/۳۳۵)

۱۷۰۸: عَنْ أَسَمَةَ بْنِ شَرِيكٍ مَرْقُوعًا: سیدنا اسامہ بن شریک ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ((لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى)).
”کوئی کسی کے حق میں برا نہیں کر سکتا (یعنی ہر کوئی اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے)۔“

[الصحیحہ: ۹۸۸]

تخریج: الصحیحہ ۹۸۸۔ ابن ماجہ (۳۶۷۲)

بیان الرضاعة

۱۷۰۹: عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، قَالَتْ: دَخَلَ أَعْرَابِي عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ: (لَا تَحْرُمُ الْإِمْلَاجَةَ وَالْإِمْلَاجَتَانِ)).

[الصحیحہ: ۳۲۵۹]

دودھ پلانے کا بیان

سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک بدو نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جبکہ وہ میرے گھر تھے اور کہا: اے اللہ کے نبی! میری ایک بیوی تھی میں نے اس پر ایک اور شادی کر لی اب میری سابقہ بیوی کا یہ خیال ہے کہ اس نے میری بیوی کو ایک یا دو دفعہ دودھ پلایا ہے (اب میں کیا کروں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دفعہ یا دو دفعہ دودھ پلانا (رشتوں کو) حرام نہیں کرتا۔“

تخریج: الصحیحہ ۳۲۵۹۔ اسحاق بن راہویہ (۳/۱۳/۲) مسلم (۱۳۵۱)

نوٹ: اس سچے کے رضاعت ثابت ہوگی جو دودھ کی عمر دو سال کے اندر اندر دودھ پینے کم از کم پانچ دفعہ پئے اور ہر دفعہ اپنی مرضی سے عورت کے پستان کو چھوڑ دے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے: انزل فی القرآن عشر رضعات معلومات فنسخ من ذلك خمسا وصار الى خمس رضعات معلومات فتوفي رسول الله ﷺ والامر على ذلك۔ [ترمذی ابن ماجہ] یعنی: ”قرآن مجید میں یہ حکم نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پینا جبکہ اس کے پینے کا یقین ہو جائے (نکاح کو حرام کر دیتا تھا) پھر ان (دس) میں سے پانچ دفعہ دودھ پلانا منسوخ ہو گیا“ پھر جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو (رضاعت والا) معاملہ اسی (پانچ دفعہ والی) صورت پر قائم رہا۔

ایک یا دو دفعہ دودھ پینے سے رضاعت کا رشتہ ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ متن میں مذکورہ روایت سے واضح ہو رہا ہے۔

مسلم غلام کو مارنے کی ممانعت

سیدنا ابوامامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کہیں سے دو غلاموں سمیت تشریف لائے ان میں سے ایک سیدنا علی صلوات اللہ علیہ کو بہہ کرتے ہوئے فرمایا: ”اس کو مارنا نہیں کیونکہ مجھے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے اور ہم جب سے وہاں سے آئے ہیں میں اس کو نماز پڑھتا دیکھ رہا ہوں۔“ دوسرا غلام سیدنا ابوذر کو دیا

النهي عن الضرب غلام المسلم

۱۷۱۰: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُ غَلَامَانِ، فَوَهَبَ أَحَدَهُمَا لِغُلَامٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((لَا تُضْرِبُهُ فَإِنِّي نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ)). وَإِنِّي رَأَيْتُهُ يَضْلِي مُنْذُ أَقْبَلْنَا، وَأَعْطَى أَبَا ذَرٍّ غُلَامًا وَقَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ

مَعْرُوفًا، فَأَعْتَقَهُ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ؟ قَالَ: أَمَرْتَنِي أَنْ
أَسْتَوْصِيَ بِهِ خَيْرًا، فَأَعْتَقْتُهُ۔

[الصحيحه: ۲۳۷۹]

اور فرمایا: ”اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔“ انھوں نے
اسے آزاد کر دیا۔ (ایک دن) آپ ﷺ نے ان سے (غلام کے
بارے میں پوچھا کہ) ”وہ کیسا چل رہا ہے؟“ انھوں نے کہا:
آپ نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں اس کے ساتھ حسن سلوک سے
پیش آؤں (اس وصیت پر عمل کرتے ہوئے) میں نے اسے آزاد
کر دیا ہے۔

تخریج: الصحيحه ۲۳۷۹۔ الادب المفرد (۱۶۳) احمد (۲۵۰/۵) طبرانی الكبير (۸۰۵۷)

فوائد: حدیث کے پہلے حصے میں نماز کی اہمیت کا بیان ہے غلام جو مکمل طور پر اپنے آقا کے نقش قدم پر چلتا ہے اگر وہ بھی نماز پڑھنا
شروع کر دے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے احترام و اکرام میں اضافہ ہو جائے گا۔

جانوروں کو مسئلہ کرنے کی ممانعت

سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کچھ
ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو مینڈھے پر تیر بھیک رہے
تھے آپ ﷺ نے ان کے اس فعل کو ناپسند کیا اور فرمایا:
”جانوروں کا مسئلہ نہ کیا کرو۔“

النهی عن مثله البهائم

۱۷۱۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: مَرَّ
النَّبِيُّ ﷺ عَلَى نَاسٍ يَرْمُونَ كَبْشًا بِالْبُئْلِ، فَكَّرَهُ
ذَلِكَ، وَقَالَ: ((لَا تَمَثِّلُوا بِالْبَهَائِمِ)).

[الصحيحه: ۲۴۳۱]

تخریج: الصحيحه ۲۴۳۱۔ نسائی (۴۴۴۵) ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۱۶۷/۶۲) ابو یعلیٰ (۶۷۹۰)

فوائد: جانور کو اسلامی طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے اور پھر کھایا جائے۔

نہ نقصان پہنچانا ہے اور نہ ہی اٹھانا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اپنے بھائی کو اس کے حق میں کمی کر
دینے والا) ضرر یعنی نقصان پہنچانا اور (پہنچائی گئی اذیت سے)
زیادہ ضرر پہنچانا جائز نہیں۔“ یہ حدیث سیدنا ابوسعید خدریؓ، سیدنا
عبداللہ بن عباسؓ، سیدنا عبادہ بن صامتؓ، سیدہ عائشہؓ، سیدنا
ابو ہریرہؓ، سیدنا جابر بن عبد اللہ اور سیدنا ثعلبہ بن مالکؓ سے
مرسلہ اور موصولاً روایت کی گئی ہے۔

باب لا ضرر ولا ضرار

۱۷۱۲: قَالَ ﷺ: ((لَا ضَرَرَ وَلَا ضَرَارَ)) وَرَدَ
مُرْسَلًا وَمَوْصُولًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ،
وَعَائِشَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،
وَتَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكٍ۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔

[الصحيحه: ۲۵۰۰]

تخریج: الصحيحه ۲۵۰۰۔ حاکم (۵۸/۵۷۷) بیہقی (۷۹/۷۹) ابن ماجہ (۳۳۳۱) احمد (۳۱۳/۱) ابن ماجہ (۲۳۳۰)
دارقطنی (۲۲۷/۳) طبرانی فی الاوسط (۲۷۰) دارقطنی (۲۲۸/۳) طبرانی فی الاوسط (۵۱۸۹) طبرانی (۱۱۳۸۷)

فوائد: حدیث اپنے مفہوم میں واضح ہے کہ کسی کو کوئی اختیار نہیں کہ وہ دوسرے کو نقصان پہنچائے یا اگر وہ کسی سے بدلہ لینا چاہتا ہے تو

اس کی طرف سے پہنچائی گئی اذیت سے زیادہ بدلہ نہیں لے سکتا۔

باب: النهی عن النياحة والغناء

۱۷۱۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ، فَوَجَدَهُ يَحُودُ بِنَفْسِهِ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي جَحْرِهِ، فَبَكَى، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَتَبْكِي! أَوْ لَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ، خَمْسٍ وَجُودٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَرَنَةِ شَيْطَانٍ)).

[الصحيحة: ۲۱۵۷]

تخریج: الصحيحة ۲۱۵۷۔ ترمذی (۱۰۰۵) حاکم (۳/۳۱) بیہقی (۳/۶۹)

فوائد: حدیث اپنے مفہوم میں واضح ہے کہ نوحہ کرنا اور بین کرنا ممنوع ہے اور رونا جائز ہے جس کو نوحہ نہ کہا جاسکے۔

باب: متى لا يرث المولود

۱۷۱۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَحْمَرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَا يَرِثُ الصَّبِيُّ حَتَّى يَسْتَهْلَ صَارِخًا، وَاسْتَهْلَاكُهُ، أَنْ يَصْبَحَ أَوْ يَعْطَسَ أَوْ يَبْكِيَ)). [الصحيحة: ۱۰۵۲]

تخریج: الصحيحة ۱۵۲۔ ابن ماجہ (۲۷۵۱) طبرانی فی الاوسط (۳۵۹۹)

فوائد: اگر بچے کی پیدائش کے بعد اس میں زندگی کی کوئی علامت نظر نہ آئے تو وہ وارث نہیں بنے گا۔

قتل کرنے کی ممانعت

سليمان بن عمرو بن احوص اپنی ماں سیدہ ام جندب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وادی کے اندر سے جمرے کو نکلیاں ماریں اس حال میں کہ آپ سوار تھے ہر نکلی کے ساتھ ”اللہ اکبر“ کہتے

النهي عن القتل

۱۷۱۵: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّهِ [أُمِّ جُنْدَبٍ] قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي الْحَمْرَةَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَهُوَ رَاكِبٌ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَرَجُلٌ خَلْفَهُ يَسْتُرُهُ،

ایک آدمی آپ کے پیچھے بیٹھا تھا جو آپ پر پردہ کر رہا تھا۔ میں نے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ کون تھا؟ انھوں نے کہا کہ وہ فضل بن عباس تھا۔ لوگ بڑی تعداد میں اکٹھے ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کوئی کسی کو قتل نہ کرے اور نہ کوئی کسی کو زخمی کرے اور جب تم لوگ جہرے کو نکلیاں مارو تو وہ (سائز میں اس کنکری کے برابر ہو جو) سچ کی دو انگلیوں میں رکھ کر پھینکی جاتی ہے (یعنی لوہے اور پتے وغیرہ کے دانے کے برابر ہو)۔“

فَسَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ؟ فَقَالُوا: الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَازْدَحَمَ النَّاسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يُصِيبُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا)، وَأَذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوا بِمِثْلِ حَصَا الْخُذْفِ)). [الصحيحه: ۲۴۴۵]

تخریج: الصحيحه ۲۴۳۵۔ ابو داؤد (۱۹۲۲) احمد (۵۰۳/۳) الطیالسی (۱۶۶۰)

فوائد: حج کے دوران حاجی لوگ جہروں کو پتے یا لوہے وغیرہ کے دانے کے بقدر کنکریاں ماریں تاکہ کسی آدمی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

باب: کلمہ حق کو چھوڑنے سے ڈرنا چاہیے
سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی آدمی کو حق کا علم ہو یا اس نے دیکھا ہو یا اس نے سنا ہو تو لوگوں کی ہیبت و جلال اسے اس حق کی وضاحت کرنے سے نہ روکنے پائے۔“

باب: التحذیر من ترك كلمة الحق
۱۷۱۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوعًا: ((لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقِّ إِذَا عَلِمَهُ [أَوْ شَهِدَهُ أَوْ سَمِعَهُ]))

تخریج: الصحيحه ۱۶۸۔ ترمذی (۲۱۹۱) ابن ماجہ (۳۰۰۷) احمد (۱۹/۳) حاکم (۵۰۶/۳)

فوائد: اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾ [سورہ مائدہ: ۵۴] یعنی: ”اور وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔“

یعنی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا راز ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ اور معاشرے کی چاہتوں میں تضاد آجائے تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا تقاضا یہ ہے کہ اسی کی مرضی کو ترجیح دی جائے۔

زانی مجلود کا نکاح اس جیسی کے ساتھ ہونا چاہیے
سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زانی“ جسے بطور حد کوڑے لگائے گئے ہوں اپنے جیسی عورت سے ہی شادی کرے گا۔“

نکاح الزانی المجلود بمثله
۱۷۱۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَا يَنْكِحُ الزَّانِي الْمَجْلُودُ إِلَّا مِثْلَهُ)) [الصحيحه: ۲۴۴۴]

تخریج: الصحيحه ۲۴۳۳۔ ابو داؤد (۲۰۵۲) احمد (۳۲۳/۲) حاکم (۱۹۳/۲)

فوائد: امام البانیؒ کہتے ہیں: کوڑے لگانے کا ذکر اعلیٰ طور پر کیا گیا ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں کسی عام عورت کا زانی مرد سے نکاح کرنا اور کسی عام مرد کا زانیہ عورت سے شادی کرنا ناجائز ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی اسی بات کا علم ہوتا ہے: ﴿وَالزَّانِيَةُ

لَا يَنْكَحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ﴿۱﴾ [سورہ نور] یعنی: زانی اور مشرک ہی زانیہ عورت سے نکاح کرتا ہے۔ [صحیحہ: ۲۳۳۳ کے تحت]

باب: تحريم الخمر وبيعها

۱۷۱۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى. يَعْزِضُ بِالْخَمْرِ، وَلَكَلَّ اللَّهُ سِنْرُؤُهَا أَمْرًا، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ، فَلْيَبِعْهُ، وَلْيُسْتَفْعِ بِهِ)) فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى. حَرَّمَ الْخَمْرَ، فَمَنْ أَذْرَكَهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ، فَلَا يَشْرِبْ وَلَا يَبِعْ)).

[الصحيحہ: ۲۳۴۸]

تخریج: الصحيحہ ۲۳۳۸۔ مسلم (۱۵۷۸) ابو یعلیٰ (۱۰۵۶)

باب: شراب اور اس کی خرید و فروخت کی ممانعت
سیدنا ابوسعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ جبکہ آپ مدینہ میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، کو فرماتے سنا: ”لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب (کی حرمت) کے بارے میں مبہم سا اشارہ دیا ہے، ممکن ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں کوئی (حتمی) حکم نازل کر دے (تم اس طرح کرو کہ) جس کے پاس کوئی شراب ہے وہ اسے بیچ دے یا اس سے فائدہ حاصل کر لے۔“ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے اس آیت کے نزول کے بعد اگر کسی کے پاس شراب ہے تو وہ اس کو بیچ سکتا ہے نہ بیچ سکتا ہے۔“

فوائد: شراب کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اشارے کنایوں سے نبی کریم ﷺ سمجھ گئے کہ اس کی حرمت کا امکان ہے۔ اس لئے صحابہ کی رہنمائی فرمادی کہ ابھی تک شراب کی خرید و فروخت جائز ہے، جلدی جلدی اسے فروخت کر کے یا کسی انداز میں استعمال کر کے اس سے استفادہ کر لو۔ کچھ عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کا حتمی فیصلہ کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّمَا يَرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾ [سورہ مائدہ: ۹۱] یعنی: ”شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض ڈال دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے تمہیں باز رکھے، سو اب بھی باز آ جاؤ۔“

اهمية اداء الامانة

۱۷۱۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُجَيْنَ إِلَى حَنْبٍ بَعِيرٍ مِنَ الْمَقَاسِمِ، ثُمَّ تَنَاوَلَ شَيْئًا مِنَ الْبَعِيرِ، فَأَخَذَ مِنْهُ قَرْدَةً يَعْْنَى: وَبَرَّةً. فَجَعَلَ بَيْنَ إِبْصَعَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ هَذَا مِنْ غَنَائِمِكُمْ، أَذْوَا الْخَيْطِ وَالْمُخِيطِ، فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ، فَمَا دُونَ

ادائے امانت کی اہمیت
سیدنا عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین والے دن مال غنیمت کے اونٹ کے پہلو کی طرف منہ کر کے ہمیں نماز پڑھائی (نماز سے فراغت کے بعد) آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں میں اس اونٹ کے بال پکڑے اور فرمایا: ”لوگو! یہ (بال) بھی تمہاری غنیمتوں کا حصہ ہیں، سوئی دھاگہ اور ان سے کم یا زیادہ قیمت والی چیزیں ادا کر دو، کیونکہ خیانت روز قیامت خائن کے

ذَلِكَ، فَإِنَّ الْعُلُولَ عَارَ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،
وَسَنَارٌ وَنَارٌ)). [الصحيحہ: ۹۸۵]

تخریج: الصحيحہ ۹۸۵۔ ابن ماجہ (۲۸۵۰) البزار (۲۷۱۳) احمد (۳۱۸/۵) حاکم (۳۹/۳) من طریق آخر عنه۔
فوائد: پہلے بھی کئی بار اس موضوع پر احادیث گزر چکی ہیں کہ مال غنیمت سے خیانت کرنا سنگین جرم ہے۔

قتل کا گناہ

ذنب القتل

۱۷۲۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا:
(يَجِبُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ:
يَا رَبِّ! هَذَا قَتَلَنِي، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: لِمَ قَتَلْتَهُ؟
فَيَقُولُ: لَتَكُونَ الْعِزَّةُ لَكَ فَيَقُولُ: فَإِنِّهَا لِي.
وَيَجِبُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: إِنَّ
هَذَا قَتَلَنِي فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: لِمَ قَتَلْتَهُ؟ فَيَقُولُ:
لَتَكُونَ الْعِزَّةُ لِفُلَانٍ فَيَقُولُ: إِنَّهَا لِيَسْتِ
لِفُلَانٍ، فَيَبُوءُ بِأَيْمِهِ)) [الصحيحہ: ۲۶۹۸]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت والے دن) ایک آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر آ کر کہے گا: اے میرے رب اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے اس کو کیوں قتل کیا ہے؟ وہ کہے گا: تیری بڑائی کی خاطر۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: بلاشبہ بڑائی میرے لئے ہی ہے۔ ایک اور آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر آ کر کہے گا: اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے اسے قتل کیوں کیا؟ وہ کہے گا: فلاں کی بڑائی کی خاطر۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ بڑائی فلاں کا حق نہیں ہے، سودہ اس کے گناہ کا بوجھ بھی اٹھائے گا۔“

تخریج: الصحيحہ ۲۶۹۸۔ نسائی (۴۰۰۲) بیہقی فی الشعب (۵۳۲۸)

فوائد: قاتل پر تین حقوق ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ کا حق (۲) لواحقین کا حق اور (۳) مقتول کا حق۔

اللہ تعالیٰ اپنا حق کیسے معاف کرے گا؟ آیا تو بہ ضروری ہے یا دیسے ہی معاف کر دے یا سرے سے معاف ہی نہ کرے۔ اس کا علم مرنے کے بعد ہی ہوگا۔ لواحقین کو تین اختیارات حاصل ہیں کسی ایک کا انتخاب کر کے اپنے حق سے دستبردار ہو سکتے ہیں: معاف کر دیں یا دیت لے لیں یا قصاص لے لیں۔

رہا مسئلہ مقتول کے حق کا تو وہ فیصلہ حشر کے میدان میں ہوگا اس حدیث میں وہی حق وصول کیا جا رہا ہے۔ حقوق العباد کے بارے میں شریعت نے یہ قانون پیش کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک معاف نہیں کرے گا جب تک متعلقہ بندہ معاف نہ کر دے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اس قسم کے اسباب پیدا کر سکتا ہے کہ مظلوم بندہ ظالم کو معاف کر دے۔



(۱۲) الْخِلَافَةُ وَالْبَيْعَةُ وَالطَّاعَةُ وَالْإِمَارَةُ

خلافت، بیعت، اطاعت اور امارت کا بیان

۱۷۲۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ بِالْحَابِيَةِ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِي مِثْلِ مَكَانِي هَذَا فَقَالَ: «(أَحْسِنُوا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَخْلِفُ أَحَدَهُمْ عَلَى الْيَمِينِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَحْلَفَ عَلَيْهَا، وَيَشْهَدُ عَلَى الشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَنَالَ بِحُبُوحَةِ الْجَنَّةِ، فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الْإِثْمَيْنِ أَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِأَمْرٍ آوٍ، فَإِنَّ قَالَهُمَا الشَّيْطَانُ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ تَسْرَةً حَسَنَةً، وَتَسْوُؤَةً سَيِّئَةً، فَهُوَ مُؤْمِنٌ)».

[الصحيحه: ۴۳۰]

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ پر خطبہ دیتے ہوئے کہا: رسول اللہ ﷺ میری طرح اسی مقام پر کھڑے ہوئے جس طرح میں کھڑا ہوں اور ارشاد فرمایا تھا: ”میرے صحابہ سے اچھے برتاؤ اور حسن سلوک والا معاملہ کرنا“ پھر ان لوگوں سے جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر ان لوگوں سے بھی جو ان کے بعد ہوں گے۔ اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قسم اٹھائیں گے حالانکہ ان سے قسم کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ جو آدمی جنت کے وسط (میں مقام) حاصل کرنا چاہتا ہے وہ جماعت کو لازم پکڑے کیونکہ ایک آدمی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے، دو سے ذرا دور ہو جاتا ہے۔ کوئی مرد (غیر محرم) عورت کے ساتھ خلوت میں نہ جائے کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ مومن وہ ہے جس کو اس کی نیکی اچھی لگی اور برائی بری لگے۔“

تخریج: الصحيحه ۳۳۰۔ ابن ماجه (۲۳۶۳) نسائی فی الکبری (۹۲۱۹) طحاوی (۲۸۵۲۸۳/۲) احمد (۲۶/۱) طیالسی (۳۱) فوائد: حدیث مبارکہ میں پانچ اہم مسائل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے: (۱) صحابہ کرام تابعین عظام اور تبع تابعین کے ساتھ حسن سلوک والا معاملہ کرنا۔ قرون اولیٰ کی ان ہستیوں نے اسلام کو سہارا دیا، بعد میں آنے والا کبھی بھی ان کے احسانات سے مستغنی نہیں ہو سکتا، لیکن تعجب اس بات پر ہے کہ اسلام کے نام لیا بعض گمراہ لوگ صحابہ کرام کی حسنات کو نظر انداز کر کے ان کے بشری تقاضوں کو اجمال کران پر طعن و تشنیع اور سب و دشمن کرتے ہیں۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ ان لوگوں کی غرض و غایت کیا ہے؟ اور یہ کیا چاہتے ہیں؟ ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معصوم تھے، لیکن اتنا ضرور کہتے ہیں کہ ان کا قول و کردار اعلیٰ تھا، وہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ

کے دست و بازو بنے اور اسلام کو دنیا کے اطراف و اکناف پھیلانے کا سبب بنے۔ ان کے لیے قرآن کریم میں خوش خبری آئی۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم ان کے مثبت پہلوؤں کو سامنے رکھ کر اپنے آپ کو ان کا ممنون سمجھیں۔ (۲) قسم اٹھانے اور گواہی دینے کا مطلب جھوٹ کا عام ہونا ہے، وگرنہ سچے گواہوں کی نفی نہیں کی جارہی۔ آج کل بھی پچھریوں اور عدالتوں میں ایجنٹوں کچھ لوگ تین چار سو روپیہ کی خاطر جھوٹی گواہی دینے کے لئے گردش کر رہے ہوتے ہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ برائیوں کی طرف اور برائیاں جہنم کی طرف لے کر جاتی ہیں اور بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب اور جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ [بخاری، مسلم] (۳) کوئی مرد کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہیں کر سکتا۔ آجکل بے پردگی اور غیر محرم مرد و زن کا میل ملاپ عام ہے، کوئی اسے محبت کا اور کوئی رشتہ داری کا تقاضا سمجھتا ہے۔ بہر حال شریعت کا مزاج ان امور کی قطعی طور پر اجازت نہیں دیتا۔ (۴) نیکی سے مزاج میں خوشی کی لہر دوڑنا اور برائی سے تنگی محسوس کرنا ایمان و ایقان کی بہت بڑی علامت ہے جس آدمی کو نیکی کر کے خوشی ہوتی ہو نہ برائی کر کے غمی، تو اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اس کا ایمان زنگ آلودہ ہو چکا ہے وہ استغفار کرے اور اپنے ایمان کی تجدید کرے۔

خمس اور امانت کا بیان

بیان الخمس والامانة

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: جب ہوازن کے وفود رسول اللہ ﷺ کے پاس آرہے تھے تو میں بھی وہاں موجود تھا۔ انھوں نے کہا: اے محمد! ہم کنبہ قبیلے والے لوگ ہیں، آپ ہم پر احسان کریں، اللہ آپ پر احسان کرے۔ ہم پر ایسی آزمائش ٹوٹ پڑی ہے جو آپ پر مخفی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ بال بچوں اور مال و منال میں سے ایک چیز کا انتخاب کر لو۔“ انھوں نے کہا: آپ نے ہمیں حسب و نسب اور مال و دولت میں سے ایک چیز کا انتخاب کرنے کا اختیار دیا ہے تو ہم اپنے بچوں کو ترجیح دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو حصہ میرا اور بنو عبد المطلب کا ہے وہ تمہیں واپس مل جائے گا۔ جو نبی میں نمازِ ظہر سے فارغ ہوں تو تم لوگ اس طرح کہنا: ہم اپنے بچوں اور بیویوں (کی واپسی) کے سلسلے میں رسول اللہ سے مومنوں کے پاس اور مومنوں سے رسول اللہ کے پاس سفارش کرواتے ہیں۔“

۱۷۲۲: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ [عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو] قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَحَاضَةً تُؤَوِّدُ هَوَازِينَ فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ إِنَّا أَهْلُ وَعِشِيرَةٍ، فَمَنْ عَلَيْنَا مِنَ اللَّهِ عَلَيْكَ، فَإِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ، فَقَالَ: ((اخْتَارُوا بَيْنَ نِسَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَبْنَائِكُمْ)) قَالُوا: خَيْرَتَنَا بَيْنَ أَحْسَابِنَا وَأَمْوَالِنَا، نَخْتَارُ أَبْنَاءَنَا، قَالَ: ((أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِئِسِي عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ، فَإِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَقُولُوا: إِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَبِالْمُؤْمِنِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فِي نِسَائِنَا وَأَبْنَائِنَا)) قَالَ: فَقَعَلُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِئِسِي عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ)) وَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ: مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ

انہوں نے ایسے ہی کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات سن کر فرمایا: ”جو کچھ میرے اور بنو عبدالمطلب کے حصے میں ہے وہ تمہارا ہے۔“ مہاجرین نے کہا: جو کچھ ہمارے حصے میں آیا وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے۔ انصاریوں نے بھی اسی طرح کہا۔ عیینہ بن بدر نے کہا: میرے اور بنو فزارہ کے حصے میں جو کچھ آیا وہ واپس نہیں دیا جائے گا۔ اقرع بن حابس نے کہا: رہا مسئلہ میرا اور بنو تمیم کا تو ہم واپس نہیں کریں گے۔ عباس بن مرداس نے کہا: میں اور بنو سلیم بھی واپس نہیں کریں گے، لیکن حیان نے کہا: تو جھوٹ بول رہا ہے وہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! ان کی عورتیں اور بچے ان کو واپس کر دو، جس نے حصہ لینا ہی ہے تو جو نبی اللہ تعالیٰ مال فی یا مال غنیمت عطا کرے گا ہم اسے چھ گنا دیں گے۔“ پھر آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ تو یہ کہتے ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ چٹ گئے کہ ہمارا مال ہمیں تقسیم کر دو حتیٰ کہ انہوں نے آپ ﷺ کو ببول کے درخت تک پہنچا دیا، جس نے آپ ﷺ کی چادر اچک لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! میری چادر مجھے واپس کر دو اللہ کی قسم! اگر تہامہ کے درختوں کی تعداد کے برابر بھی اونٹ ہوئے تو میں تم میں تقسیم کر دوں گا، پھر تم مجھے بخیل، بزدل اور جھوٹا نہیں پاؤ گے۔“ پھر آپ ﷺ اپنے اونٹ کے قریب گئے اس کی کوہان کے کچھ بال اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی کے درمیان لے کر انھیں بلند کیا اور فرمایا: ”لوگو! اس مال غنیمت میں میرا حصہ ان بالوں جتنا بھی نہیں، سوائے خمس (پانچویں حصے) کے اور وہ بھی تم میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ لہذا سوئی اور دھاگہ (سب کچھ) ادا کر دو (یاد رہے کہ) خیانت روز قیامت خائनों کے لئے عار و شہار اور عیب و رسوائی ہوگا۔“

لِرَسُولِ اللَّهِ وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ عِيْنَةُ ابْنُ بَدْرٍ: أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي فَزَارَةَ فَلَا، وَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: أَمَّا أَنَا وَبَنُو تَمِيمٍ فَلَا، وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ: أَمَّا أَنَا وَبَنُو سَلِيمٍ فَلَا۔ فَقَالَتِ الْحَيَّانُ: كَذَبْتَ، بَلْ هُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوْا عَلَيْهِمْ نِسَاءَهُمْ، وَأَبْنَاءَهُمْ، فَمَنْ تَمَسَكَ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَقْرِ فَلَهُ عَلَيْنَا سِتَّةَ فَرَائِضٍ مِنْ أَوَّلِ شَيْءٍ يُفِيئُهُ اللَّهُ عَلَيْنَا)) ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَتَعَلَّقَ بِهِنَّ النَّاسُ يَقُولُونَ: ائْتِسِمَ عَلَيْنَا فَيَأْتِيَانَا بَيْنَنَا، حَتَّى الْخَاوَةَ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَاءَهُ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوْا عَلَيَّ رِدَائِي، فَوَاللَّهِ لَوْ كَانَ لَكُمْ بَعْدُ شَجَرٌ يَهَامَةُ نَعْمَ لَقَسَمْتُهٖ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَلْقَوْنِي بِبَحِيلٍ وَلَا جَبَانًا وَلَا كَذُوبًا)) ثُمَّ ذَنَّا مِنْ بَعِيرِهِ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهِ فَجَعَلَهَا بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ، السَّبَابِغَةَ وَالْوُسْطَى، ثُمَّ رَفَعَهَا فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْفَقْرِ وَلَا هَذِهِ (الْوَبَرَةُ) إِلَّا الْخُمْسُ، وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ، فَرُدُّوْا الْخِيَاطَ، وَالْمُخِيطَ، فَإِنَّ الْعُلُولَ يَكُونُ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَارًا وَنَارًا، وَشَارًّا))۔

[الصحيحہ: ۱۹۷۳]

تخریج: الصحیحة ۱۹۷۳۔ احمد (۲/ ۱۸۳) نسائی (۳۷۱۸) بیہقی (۶/ ۳۳۶) (۳۷۷۷)
فوائد: مال غنیمت سے نبی کریم ﷺ کا پانچوں حصہ ہوتا تھا اور وہ بھی مسلمانوں کی مصلحتوں کے لئے صرف کر دیا جاتا تھا۔

باب: الحکام المصلون

۱۷۲۳: قَالَ ﷺ: ((أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَلْمَةَ الْمُضْلُونَ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ عُمَرُ بْنِ الْخَطَّابِ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبِي ذَرٍّ الْغَفَّارِيِّ، وَتُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔ [الصحیحة: ۱۵۸۲]

باب: گمراہ کن حکمرانوں کا بیان
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اپنی امت کے سلسلے میں سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے اماموں اور حکمرانوں سے ہے۔“ یہ حدیث سیدنا عمر بن خطابؓ، سیدنا ابو درداءؓ، سیدنا ابو ذر غفاریؓ، مولائے رسول سیدنا ثوبانؓ، سیدنا شداد بن اوسؓ اور سیدنا علی بن ابوطالبؓ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۵۸۲۔ ابو نعیم فی الحلیة (۶/ ۳۶) احمد (۱/ ۳۲) بمعناه احمد (۶/ ۳۴۱) احمد (۵/ ۱۳۵) ابو داؤد (۳۲۵۲) ترمذی (۲۲۲۹) احمد (۵/ ۱۷۸) احمد (۳/ ۱۲۳) مطولاً ابن ابی عاصم فی السنة (۱۰۰)

فوائد: ”الناس علی دین ملوکھم“ یعنی لوگ اپنے بادشاہوں والا دین ہی اختیار کرتے ہیں۔ جیسا حکمران ہوگا ویسی رعایا ہوگی۔ ظالم و جابر حکمرانوں سے عوام بری طرح متاثر ہوتی ہے جو منافقت اور چالپوسی کرتے ہوئے ان کے ساتھ مل جاتے ہیں وہ دین و دنیا میں خسارہ اٹھاتے ہیں اور جو ان سے دور رہنے میں عافیت سمجھتے ہیں انھیں کوئی زندہ ہی رہنے دیتا یا تو ان کو قید و بند کی صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے یا پھر حکمرانوں کی پابندیوں کے مطابق زندگی گزارنی پڑتی ہے۔

قتل المشرق فی بیعة المسلمین

مسلمانوں کی حکومت میں اختلاف ڈالنے والے کو قتل

کرنا

۱۷۲۴: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا بُوِيعَ الْخَلِيفَتَيْنِ، فَأَقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا)) حَاءَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ۔

[الصحیحة: ۳۰۸۹]

تخریج: الصحیحة ۳۰۸۹۔ مسلم (۱۸۵۳) ابو عوانة (۳/ ۳۶۰) البزار (۱۵۹۵) طبرانی فی الاوسط (۲۷۶۳) طبرانی فی الکبیر (۱۹/ ۳۱۳) والاوسط (۳۸۹۷) خطیب فی التاریخ (۱/ ۲۳۹) عقیلی فی الضعفاء (۱/ ۲۵۹) تعلیقاً۔

فوائد: دوسرا خلیفہ بغاوت کے حکم میں آئے گا اور اللہ تعالیٰ نے باغیوں سے قتال کرنے کی اجازت دی ہے جب تک وہ اپنی بغاوت سے باز نہ آجائیں۔ ایک سلطنت میں دو خلیفے یا دو بادشاہ ہونے کے مفاسد واضح ہیں۔

اهمية الامارة

امارت کی اہمیت

۱۷۲۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوعًا: ((إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ)).
 سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”جب تین آدمی سفر پر نکلیں تو ایک کو امیر بنالیں۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۲۲۔ ابو داؤد (۲۶۰۸) ابو عوانہ (۵/ ۱۱۷) ابو یعلیٰ (۱۰۵۳) عن ابی سعید ؓ ابو داؤد (۲۶۰۹) عن ابی ہریرہ ؓ۔

فوائد: اسلام افراتفری اور بے تنظیم زندگی سے کوسوں دور ہے۔ یہ مذہب انتظام و انصرام سے متصف ہے۔ لوگوں کے لئے امن و شانتی کا شدید خواہاں ہے۔ اسی اصول کے پیش نظر تین مسافروں کو بھی یہ تلقین کی گئی کہ وہ اپنے مختصر یا طویل سفر میں اپنا ایک امیر مقرر کر لیں تاکہ قانون اور ضابطے کے مطابق سفر گزر جائے اور اس کے دوران کے معاملات میں کوئی الجھن پیدا نہ ہو۔

امیر کی اطاعت فرض ہے

اطاعة الأمير واجب

علقمہ بن وائل بن حجر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر ہم پر ایسے حکمران مسلط ہو جائیں جو ہمارا حق نہ دیں، لیکن اپنا حق مانگیں (تو ہمارے لئے کیا حکم ہے)؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ان کی بات سننا اور ماننا ان کے ذمے وہ بوجھ ہے جو انھیں اٹھوایا گیا (یعنی عدل و انصاف) تمھارے ذمے وہ بوجھ ہے جو تمھیں اٹھوایا گیا (یعنی اطاعت)۔“

۱۷۲۶: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: وَرَجُلٌ سَأَلَهُ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أَمْرَاءُ يَمْنَعُونَا حَقَّنَا، وَيَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا، وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)). [الصحیحۃ: ۳۱۷۶]

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۷۶۔ مسلم (۱۸۴۷) ابو عوانہ (۳/ ۳۶۸، ۳۶۹) ترمذی (۲۲۲۰) بخاری فی التاریخ (۴۳/ ۴)

فوائد: کوئی آدمی خلفاء و امراء سے انتقامی کارروائی نہیں کر سکتا، ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ حقوق اور ذمہ داریاں ہیں اگر خلیفہ اپنی ذمہ داریاں ادا نہ کرے تو عوام کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ اس کے حقوق غصب کریں یا اپنی ذمہ داریاں ادا نہ کریں کیونکہ ہر ایک سے اس کی ذمہ داریوں کی باز پرس ہوگی۔

رسول کی اطاعت فرض ہے

اطاعة الرسول فرض

سیدنا عوف بن مالک اشجعی ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوپہر کے وقت ہمیں خطبہ دیا اس حال میں کہ آپ مرعوب تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری اطاعت کرو جب تک میں تمھارے اندر موجود رہوں اللہ کی کتاب کو لازم پکڑنا اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھنا۔“

۱۷۲۷: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْهَجِيرِ وَهُوَ مَرْعُوبٌ فَقَالَ: ((أَطِيعُونِي مَا كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، وَعَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ. عَزَّوَجَلَّ. أَحِلُّوا حَلَائِلَهُ، وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ)).

[الصحیحۃ: ۱۴۷۲]

تخریج: الصحیحة ۱۳۷۲۔ تمام الرازی الفوائد (۷۳۸) طبرانی فی الکبیر (۳۸ / ۱۸) وفی الشامین (۱۱۸۹)

فوائد: قرآن مجید سرچشمہ ہدایت و رشد ہے، حلت و حرمت کی بے مثال کسوٹی ہے، قوموں کی دنیوی اور اخروی ترقی کا راز اسی کتاب میں مضمر ہے۔ جن لوگوں نے اس کتاب کو اپنا امام بنایا، وہ دنیا کے باسیوں کے امام بن گئے اور جس مسلم فرد یا قوم نے اس کتاب سے روگردانی کی، وہ دنیا میں بھی زوال پذیر ہوا اور آخرت میں خسارے میں جانے کا خطرہ ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس کتاب کی تعلیم حاصل کریں، اس کے احکام سمجھیں اور اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کریں۔

خبر رسول اللہ بأشرار الملوك

۱۷۲۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَكَأَنَّ مِنْ خُطْبَتِهِ أَنْ قَالَ: ((أَلَا إِنِّي أُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبُ، فَيَلِيَكُمْ عُمَّالٌ مِنْ بَعْدِي، يَقُولُونَ مَا يَعْلَمُونَ، وَيَعْمَلُونَ بِمَا يَعْرِفُونَ، وَطَاعَةُ أَوْلِيكَ طَاعَةٌ، فَتَلْبُسُونَ كَذَلِكَ دَهْرًا ثُمَّ يَلِيكُمْ عُمَّالٌ مِنْ بَعْدِهِمْ، يَقُولُونَ مَا لَا يَعْلَمُونَ، وَيَعْمَلُونَ مَا لَا يَعْرِفُونَ، فَمَنْ نَاصَحَهُمْ وَوَاذَرَهُمْ وَشَدَّ عَلَى أَعْضَادِهِمْ، فَأُولَئِكَ قَدْ هَلَكُوا وَأَهْلَكُوا، خَالَطُوهُمْ بِأَجْسَادِكُمْ، وَزَايَلُوهُمْ بِأَعْمَالِكُمْ، وَاشْهَدُوا عَلَى الْمُحْسِنِ بِأَنَّهُ مُحْسِنٌ، وَعَلَى الْمُسِيءِ بِأَنَّهُ مُسِيءٌ)). [الصحیحة: ۴۵۷]

رسول اللہ کا شریر حکمرانوں کے بارے میں آگاہ کرنا سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اس خطبے کا ایک اقتباس یہ ہے: ”آگاہ رہو! قریب ہے کہ مجھے بلا لیا جائے اور میں اس بلاؤے کا جواب دے دوں۔ میرے بعد مختلف حکمران تمھاری ذمہ داری اٹھائیں گے، وہ جو کچھ کہیں گے اس پر عمل بھی کریں گے اور عمل بھی اسی چیز پر کریں گے جس کا انھیں علم ہوگا، ان کی اطاعت حقیقت میں اطاعت ہے، تم لوگ کچھ زمانہ اسی طرح رہو گے۔ پھر ایسے حکمران مسلط ہو جائیں گے جو اپنے کہے پر عمل نہیں کریں گے اور اگر عمل کریں گے تو اسے پہچانتے نہیں ہوں گے۔ جن لوگوں نے ان کی ہمدردی کی، ان کے مشیر و مصاحب بنے اور ان کی پشت پناہی کی تو وہ خود بھی ہلاک ہوں گے اور دوسروں کو ہلاک بھی کریں گے۔ (لوگو!) بظاہر ان کے ساتھ رہنا، لیکن عمل کے معاملے میں ان سے جدا ہو جانا اور جو نیک ہو اس کے صالح ہونے کی اور جو برا ہو اس کے برا ہونے کی گواہی دینا۔“

تخریج: الصحیحة ۳۵۷۔ طبرانی فی الاوسط (۶۹۸۳) و بیہقی فی الزهد الکبیر (۱۹۱)

فوائد: ہم حدیث کے آخری حصے میں کی گئی پیشین گوئی والے دور سے گزر رہے ہیں، حکمرانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے، وہ اپنی ذمہ داریوں سے یکسر سبکدوش ہو چکے ہیں، نہ انکی موافقت میں کوئی عافیت نظر آتی ہے اور نہ ان کی مخالفت میں۔ زبان اور عمل میں زبردست تضاد ہے، ظلم و ستم اور دہشت و بربریت کا دور دورہ ہے۔ ایسے میں ہر فرد قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنی ذمہ داریاں سمجھے، اپنے گھر کا ماحول پاکیزہ بنائے اور حکمت و دانائی سے فیصلہ کرے کہ ارباب حکومت کے ساتھ کس حد تک موافقت ضروری ہے۔ اگر ان کے دربار میں حاضری دینی پڑ جائے تو کتنا وقت کیسے گزارنا چاہئے اور اگر وہاں جائے بغیر گزارا ہو سکتا ہے تو اسی میں عافیت سمجھے۔

باب: دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الحکام الذین یضرون بالامۃ ولا یحکمون بالسنة

باب: امت کو نقصان پہنچانے اور سنت کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے حکمرانوں کے لیے نبی کریم ﷺ کی بددعاء

عبدالرحمن بن ثمالہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک چیز کی بابت پوچھنے کے لئے آیا۔ انھوں نے کہا: تمہارا تعلق کن لوگوں سے ہے؟ میں نے کہا: اہل مصر سے۔ انھوں نے کہا: تمہارا ساتھی اس لڑائی میں کیسا رہا؟ میں نے کہا: ہم کسی معاملے میں ان پر ملامت نہیں کرتے، اگر کسی آدمی کا اونٹ مر جاتا ہے تو وہ اسے اونٹ دیتا ہے، اگر کسی کا غلام مر جاتا ہے تو وہ اسے غلام دیتا ہے اور ان نفقہ کے محتاجوں کی ضروریات بھی پوری کرتا ہے۔ انھوں نے کہا: اس نے میرے بھائی عبدالرحمن بن ابوبکر کے حق میں جو کچھ کہا، اس کو مد نظر رکھ کر میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنانے سے باز نہیں رہ سکتی۔ آپ ﷺ نے میرے اس گھر میں ارشاد فرمایا تھا: ”اے اللہ! جس نے میری امت کے امور کا اقتدار سنبھالا اور ان پر مشقت ڈالی تو تو بھی اس کو مشقتوں میں مبتلا کر دینا اور جو میری امت کے امور کا حاکم بنا اور ان کے ساتھ نرمی برتی تو تو بھی اس پر رحم فرماتا۔“

۱۷۲۹: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَمَالَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَائِكُمْ هَذِهِ؟ فَقَالَ: مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا، إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَ الْبُعِيرِ، فَيُعْطِيهِ الْبُعِيرُ، وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدُ، وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ، فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ، فَقَالَتْ: أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ- أَحْيَى- أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا: ((اللَّهُمَّ! مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ)). [الصحيحه: ۳۴۵۶]

تخریج: الصحيحه ۳۴۵۶- مسلم (۱۸۲۸) ابو عوانه (۳/ ۳۱۲) نسائی فی الکبری (۸۸۷۳) احمد (۶/ ۹۳) (۲۵۷)

فوائد: ہر قسم کے ادنیٰ و اعلیٰ مسئلوں کو چاہئے کہ وہ آپ ﷺ کے فرزندانی امت کے ساتھ نرم برتاؤ کریں، تاکہ وہ نبی کریم کی مبارک دعا کا مضائقہ بن سکیں۔

باب: کل راع مسؤول

باب: ہر نگران سے (اس کی زیر نگرانی) افراد سے متعلق پوچھا جائے گا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یشک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کرے گا“ کہ اس نے اس کی حفاظت کی یا اسے ضائع کر دیا، حتیٰ کہ وہ

۱۷۳۰: عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ سَائِلُ كُلِّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَزَعَاهُ، أَحَفِظَ ذَلِكَ أَمْ ضَيَعَ؟ حَتَّى يَسْأَلَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ)).

[الصحیحة:] بندے سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی پوچھے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۱۶۳۶۔ نسائی فی الکبریٰ (۹۱۷۴) ابن حبان (۳۴۹۲)

فوائد: تقریباً ہر بالغ کسی نہ کسی فرد یا افراد کا نگران ہوتا ہے، اسے چاہئے کہ وہ اپنی رعایا کو نیکیاں کرنے کی رغبت دلائے اور ان کو مصیبتوں سے دور رکھے

باب: بھلائی اور برائی کے مصاحب

باب: بطانة الخير و بطانة الشر

۱۷۳۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَأَبِي الْهَيْثَمِ: ((هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَإِذَا آتَاكَ سَبِيٌّ فَأَتِنَا)) فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ، فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخْتَرْنِيهِمَا)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّاهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هَذَا، فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي، وَاسْتَوْصِي بِهِ، خَيْرًا)) فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ: مَا أَتَتْ بِبَالِغٍ مِثْلَ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا أَنْ تُعْتِقَهُ، قَالَ: فَهُوَ عَتِيقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَعْزِ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً، إِلَّا وَلَّهُ بِطَانَتَانِ، بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَبَطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا مَنْ يُؤَقِّ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ)). [الصحیحة: ۱۶۶۱]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو ہثیم سے پوچھا: ”کیا تیرے پاس خادم ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب ہمارے پاس قیدی آئیں گے تو آنا (ہم تجھے خادم دے دیں گے)۔“ نبی کریم ﷺ کے پاس دو قیدی لائے گئے، تیسرا کوئی نہیں تھا۔ ابو ہثیم بھی آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ”ایک پسند کرلو۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول: آپ خود میرے لئے منتخب کریں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی کو ممتد علیہ شخصیت سمجھ کر ہی اس سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے (اگر تو نے مجھ پر اعتماد کیا ہے تو میں یہ فیصلہ کروں گا کہ) یہ غلام لے لو، کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے (اب میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ) اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔“ (ابو ہثیم غلام لے کر گھر چلا گیا) اس کی بیوی نے اسے کہا کہ نبی ﷺ کی وصیت پر عمل کرنا صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ تو اسے آزاد کر دے۔ اس نے کہا: وہ آزاد ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی اور خلیفہ نہیں بھیجا، مگر اس کے ساتھ دو مصاحب و مشیر ہوتے ہیں، ایک نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے اور دوسرا اسے دیوانہ بنانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتا، جس کو اس برے ہماراز سے بچا لیا گیا وہ محفوظ رہا۔“

تخریج: الصحیحة ۱۶۶۱۔ الادب المفرد (۲۵۶) ترمذی (۲۳۶۹) والشمائل (۱۳۳) حاکم (۱۳۱/۳)

فوائد: یہ نبی کریم ﷺ کا انتخاب ہے کہ مشورہ دینے کی امانت کا خیال رکھتے ہوئے نمازی غلام پر ہاتھ رکھا اور پھر اس کے ساتھ ہمدردی کرنے کی نصیحت کی۔ دوسری طرف صحابی رسول میں اطاعت کا جذبہ دیکھیں کہ آپ ﷺ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے

زیدؓ اور اسامہؓ کی فضیلت

سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا: ”اگر تم اس (اسامہ بن زید) کی امارت پر تنقید کرتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم نے اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طنز کیا ہے۔ اللہ کی قسم! وہ (زید) تو اسی (عہدے) کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ اللہ کی قسم! وہ لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ (اسامہ) اسی (امارت) کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ زید کے بعد مجھے لوگوں میں شب سے زیادہ محبوب ہے۔ میں تمہیں اس کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، وہ تو تمہارے نیکو کار لوگوں میں سے ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۳۹۶۔ مسلم (۲۳۲۶/۶۳) احمد (۱۰۶/۸۹/۲) بھذا للفظ بخاری (۳۷۳۰/۳۷۳۰) ترمذی (۳۸۱۶) باختلاف یسیر۔

فوائد: سیدنا زید بن حارثہؓ کو ۸ھ میں معرکہ موتہ میں اسلامی سپاہ کا سپہ سالار بنا کر بھیجا گیا تھا، جو اس جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ سیدنا حارث بن عرزادیؓ رسول اللہ ﷺ کا خط لے کر ہیر بصری کی طرف گئے، لیکن شریل بن عمرو غسانی نے ان کو قتل کر دیا، ان کا انتقام لینے کے لئے آپ ﷺ نے تین ہزار (۳۰۰۰) کا لشکر تیار کیا اور اس کی قیادت سیدنا اسامہ بن زیدؓ کے سپرد کی، زندگی نے وفانہ کی اور لشکر اسامہ کی روانگی سے قبل رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔ جب سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے خلافت کی باگ ڈور سنبھالی تو سب سے پہلے سیدنا اسامہؓ کو دشمنان اسلام کی طرف روانہ کیا جو فتح کا پرچم لہراتے ہوئے واپس آئے۔ اس حدیث میں سیدنا اسامہؓ کی عظمت و فضیلت کا بیان ہے کہ ان کو امارت کے لیے مناسب سمجھا گیا اور انہیں آپ ﷺ کا محبوب ترین اور صالح قرار دیا گیا۔

امارت کی حقیقت کیا ہے

سیدنا عوف بن مالکؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم چاہتے ہو تو میں تم پر امارت کی حقیقت واضح کر دیتا ہوں کہ یہ ہے کیا؟ سب سے پہلے ملامت ہوتی ہے اس کے بعد ندامت ہوتی ہے اور آخر میں روز قیامت عذاب ہوتا ہے مگر وہ

ماہی الامارۃ

۱۷۳۳: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ عَنِ الْإِمَارَةِ وَمَا هِيَ؟ أَوَّلُهَا مَلَامَةٌ، وَثَانِيهَا نَدَامَةٌ، وَثَلَاثُهَا عَذَابٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ عَدَلَ، فَكَيْفَ يَعْدِلُ مَعَ

جس نے عدل و انصاف کیا۔ بھلا کون ہے جو اپنے قراہنداروں کے ساتھ انصاف والا معاملہ کر سکے۔“

[أَقْرَبُهُ؟] (الصحیحة: ۱۰۶۲)

تخریج: الصحیحة ۱۵۶۲۔ البزار (الکشف ۱۵۹۷) البحر الزخار (۲۷۵۶) طبرانی فی الکبیر (۷۱/۱۸) واللاوسط (۶۷۴۳) باختصار وفی مسند الشامیین (۱۱۹۵)

فوائد: ارباب حکومت اور دوسرے عہدیداران اس حدیث کا بدرجہ اتم مصداق ہیں انتہائی شاذ و نادر شخصیات کے علاوہ ہر کوئی جانبداری اور رشوت خوری میں مبتلا ہے۔ قوم کے خزانوں کے منہ مخصوص ہستیوں کے لئے کھلے ہیں۔ ملامت کی ان لوگوں کو پروا نہیں ہوتی۔ ندامت انہیں محسوس نہیں ہوتی۔ اب روز قیامت ہی ہے کہ جب مظلوم لوگ انصاف کے لیے بارگاہ رب العالمین میں فریادی ہوں گے۔

بدترین حاکم ظالم ہوتے ہیں

حسن سے روایت ہے کہ سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول تھے عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور کہا: میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”بدترین حاکم وہ ہے جو ظالم ہو۔“ بیچ کے رہنا کہیں تو بھی ان میں سے نہ ہو جائے۔ اس نے کہا: بیٹھ جا تو رومی قسم کے صحابہ میں سے ہے۔ انھوں نے کہا: کیا صحابہ کرام میں بھی رومی لوگ تھے؟ گھٹیا قسم کے لوگ تو صحابہ کے بعد والوں اور غیروں میں پائے جاتے ہیں۔

شرار الرعاء الحطمة

۱۷۳۴: عَنْ الْحَسَنِ أُنْ عَائِذَ بْنِ عَمْرٍو۔ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: أَيُّ بَنِي! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ شَرَّ الرُّعَاءِ الْحَطَمَةَ)) فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نَحَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ! فَقَالَ: وَهَلْ كُنْتُ لَهُمْ نَحَالَةً؟ إِنَّمَا كُنْتُ النُّحَالَةَ بَعْدَهُمْ، وَفِي غَيْرِهِمْ!

تخریج: الصحیحة ۲۸۸۵۔ مسلم (۱۸۳۰) ابو عوانة (۴/۲۲۳) ابن حبان (۴۵۱۱) احمد (۵/۶۳)

فوائد: ظالم حاکم کے بہت زیادہ مفاسد ہیں اس کی رعایا کا ہر بندہ ایسے حاکم سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور ایسے ظلم و ستم ڈھا ڈھا کر ایسے حاکموں کے دماغ بھی ماؤف ہو جاتے ہیں اور کئی مظلوم انسانوں کا بارگراں ان کے سر پر ہوتا ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کا ہر فرد اعلیٰ اور بلند پایہ ہے ہم میں سے کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ ان میں سے کسی ہستی پر کوئی تنقید کریں یا ان کو برا بھلا کہیں۔ ایسا فعل بد کرنے والا ان شاء اللہ دنیا و آخرت میں رسوا ہوگا۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی دلیل

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی آپ ﷺ نے اسے دوبارہ آنے کا حکم دیا۔ اس نے کہا: اگر میں آؤں اور آپ نہ ہوں تو؟ اس کا مطلب آپ

الدلیل علی خلافة أبی بکرؓ

۱۷۳۵: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: أَتَيْتُ امْرَأَةً النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَانَتْهَا تَقُولُ الْمَوْتُ۔

قَالَ: ((إِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَاتَى أَبَا بَكْرٍ)).
 ﷺ کی وفات تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔“
 [الصحيحہ: ۳۱۱۷]

تخریج: الصحيحہ: ۳۱۱۷۔ بخاری (۳۶۵۹، ۴۲۲۰) مسلم (۲۳۸۶) ترمذی (۳۶۷۷) احمد (۸۲/۳)

فوائد: اس میں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کی منقبت کا بیان ہے، جنہیں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی ان کی نیابت نصیب ہوئی تھی، جب آپ ﷺ کا بوجہ مسجد میں پہنچنا مشکل ہوتا تو امامت کے لئے آپ ﷺ خود صدیق اکبر کا تعین کر جاتے یا صحابہ کرام انہیں مقدم کر دیتے۔ اس حدیث میں آپ ﷺ اس عورت کو اپنی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر ؓ کے پاس آ کر اپنا معاملہ حل کروانے کی تعلیم دے رہے ہیں جو اس بات کا مین ثبوت ہے کہ آپ ﷺ کے بعد مسلمانوں کی باگ ڈور سنبھالنے والے سیدنا ابوبکر صدیق ؓ ہوں گے۔

جو عدل نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت

سیدنا ابوموسیٰ ؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک گھر جس میں چند قریشی بیٹھے تھے کے دروازے پر تشریف لائے۔ دروازے کی چوگاٹھ پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور پوچھا: ”آیا گھر میں صرف قریشی ہیں؟“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! (ہم سب قریشی ہیں صرف) ایک ہمارا بھانجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قوم کا بھانجا تو ان میں سے ہی ہوتا ہے۔“ پھر فرمایا: ”یہ (امارت کا) معاملہ اس وقت تک قریشیوں میں رہے گا جب تک وہ رحم کی درخواست پر رحم کرتے رہیں گے عدل کے ساتھ فیصلے کرتے رہیں گے اور تقسیم کے وقت انصاف کرتے رہیں گے جو ایسے نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اس کی فرضی عبادت قبول ہوگی نہ نفلی۔“

من لم يعدل فعليه لعنة الله

۱۷۳۶: عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَابِ بَيْتٍ فِيهِ نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَامَ وَاتَّخَذَ بَعْضُهُ الْبَابَ ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا قُرَشِيٌّ؟)) قَالَ: فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ غَيْرُ فُلَانِ ابْنِ أُخْتِنَا، فَقَالَ: ((ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ مَا دَامُوا إِذَا اسْتَرْجَمُوا رَحِمُوا، وَإِذَا حَكَمُوا عَدَلُوا، وَإِذَا قَسَمُوا أَقْسَطُوا فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)).

[الصحيحہ: ۲۸۵۸]

تخریج: الصحيحہ: ۲۸۵۸۔ احمد (۳۹۶/۳) البزار (الکشف ۱۵۸۲) البحر الزخار (۳۰۶۹) ابو داؤد (۵۱۳۲) مختصراً

دین کی اقامت امارت کا باعث ہے

امام زہری کہتے ہیں کہ محمد بن جبیر بن مطعم ایک قریشی وفد میں شریک سیدنا معاویہ ؓ کے پاس تھا۔ سیدنا معاویہ کو پتہ چلا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر ؓ نے یہ حدیث بیان کی کہ عنقریب قحطان کا ایک بادشاہ ہوگا۔ وہ غصے میں آ گئے کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی

اقامة الدين سبب للامارة

۱۷۳۷: عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُمْ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ۔ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ، فَغَضِبَ

حمد وثناء بیان کی اور کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ تو اللہ کی کتاب میں پائی جاتی ہیں اور رسول اللہ ﷺ سے منقول ہوتی ہیں۔ یہ لوگ پرلے درجے کے جاہل ہیں۔ اس قسم کی خواہشات سے بچو جو خواہش پرستوں کو گمراہ کر دیتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”یہ (امارت والا) معاملہ قریشیوں میں رہے گا جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے ان سے دشمنی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ منہ کے بل گرا دے گا۔“

فَقَامَ فَأَنبَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَّغْنِي أَنَّ رَجُلًا مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَلَا تُؤْتَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأُولَئِكَ جُهَاثُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهَ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ)). [الصحیحة: ۲۸۵۶]

تخریج: الصحیحة ۲۸۵۶۔ بخاری (۳۵۰۰) احمد (۹۳/۳) ابن ابی عاصم فی السنة (۱۱۱۲)

فوائد: امام البانیؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: جب تک قریشی دین کا سہارا بنے رہیں گے اس وقت تک خلافت کا معاملہ ان کے پاس رہے گا، یعنی اگر انھوں نے دین سے وفائے کی تو خلافت کا اختیار ان کے قابو میں نہ رہے گا۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا: جب قریشیوں کو دی گئی دھمکی عملی طور پر وقوع پذیر ہوگی تو خلافت کا معاملہ اس قدر ان کے ہاتھوں سے نکل جائے گا کہ ان کے لقم میں فساد پیدا ہو جائے گا اور وہ ذلیل ہو جائیں گے جیسا کہ بنو عباس کے عہد ملوکیت کے شروع شروع میں ہوا۔ جب مزید بگاڑ پیدا ہوگا تو ان پر ایسے لوگوں کو مسلط کر دیا جائے گا جو ان کو اذیتیں دیں گے اور یہ اس وقت ہوا جب ان کے غلام ان پر غالب آ گئے اور بنو عباس کے بادشاہوں کی حیثیت اس بچے سے زیادہ نہ رہی جس پر معاملات کے سلسلے میں پابندی لگا دی جاتی ہے وہ بادشاہت کی لذتیں لوٹتے رہے اور مملکت کے امور اغیاروں نے سنبھال رکھے تھے۔ مزید آفت بڑھی اور آذر بائجان کے قرب وجوار میں رہنے والے دیلمی لوگوں نے مزید ٹھٹھن اور تنگی پیدا کی اور خلیفہ کے لئے رکی خطبہ کے سوا کچھ نہ بچا پھر یہ لوگ زبردستی تمام صوبوں پر رفته رفته غالب آتے گئے اور خلفاء کے ہاتھوں سے معاملہ بے قابو ہوتا گیا حتیٰ کہ بعض ممالک میں صرف ان کا نام باقی رہ گیا۔

میں (البانی) کہتا ہوں: یہ بات گزشتہ بات سے مماثلت نہیں رکھتی، معاملہ اس سے کہیں سنگین ہے۔ آج مسلمانوں کا کوئی خلیفہ نہیں۔ یہودی، کیمونسٹ اور منافق اکثر اسلامی ممالک پر غلبہ پا چکے ہیں۔ بس اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کیا جاسکتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو شرعی امور میں باہمی مشاورت اور حکام کو متحد ہو کر شرعی احکام کے مطابق ایک سلطنت تشکیل دینے کی توفیق سے نوازے تاکہ یہ دنیا میں عزت اور آخرت میں سعادت پاسکیں۔ اگر ایسے نہ ہوا تو ہم اس آیت کے مصداق بن کر رہ جائیں گے: ﴿هَٰذَا اللَّهُ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرَ مَا بِأَنفُسِهِمْ﴾ [سورۃ رعد: ۱۱] یعنی: ”اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہو۔“ اس آیت کی تفسیر اس حدیث میں کی گئی ہے: ”جب تم بیچ بیچہ نہ کرو گے ہاتھوں میں گائیوں کی دھن پکڑ لو گے کھیتی باڑی کرنے پر راضی ہو جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک تم دین کی طرف نہیں لوٹ آؤ گے۔“ سو مسلم حاکمو! مسلم محکمو! اپنے دین کی طرف پلٹ آؤ۔ (صحیحہ)

(۲۸۵۶ کے تحت)

باب: عفتہ ﷺ وزہدہ

۱۷۳۸: عَنْ الْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدِيكَرِبِ الْكِنْدِيِّ: أَنَّهُ جَلَسَ مَعَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَالْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيِّ، فَتَذَاكَرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِعُبَادَةَ: يَا عُبَادَةُ! كَلِمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ! فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا فِي شَأْنِ الْأَحْمَاسِ - فَقَالَ عُبَادَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فِي غَزْوَةٍ إِلَى بَعْضِ مِنَ الْمَقْسَمِ، فَلَمَّا سَلِمَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَنَازَلَ وَبَرَهُ بَيْنَ أُنْمَلَيْتِهِ فَقَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ مِنْ غَنَائِمِكُمْ، وَإِنَّهُ لَيْسَ لِي فِيهَا إِلَّا نَصِيبِي مَعَكُمْ، إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَذُوا الْخَيْطَ وَالْمُخِيطَ وَأَكْبِرَ مِنْ ذَلِكَ وَأَصْغَرَ وَلَا تَغْلُوا، فَإِنَّ الْغُلُولَ نَارٌ وَعَارٌ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَجَاهِدُوا النَّاسَ فِي اللَّهِ. تَبَارَكَ وَتَعَالَى. الْقَرِيبُ وَالْبُعِيدُ وَلَا تُبَالُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَا نِإِمَ، وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ عَظِيمَةٌ، يُنْجِي اللَّهُ. تَبَارَكَ وَتَعَالَى. بِهِ مِنَ الْقَلَمِ وَالْهَمِّ)). [الصحيحه: ۱۹۷۲]

تخریج: الصحيحه ۱۹۷۲۔ احمد (۵/ ۳۱۳ ۳۱۲) ابن ابی عاصم فی الاحادو المثنائی (۱۸۲۶) البزار (۲۷۱۳)

فوائد: حدیث مبارکہ میں مختلف امور اسلامیہ کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے بالخصوص مال غنیمت میں امانت و دیانت کا مظاہرہ کرنے اور خیانت سے بچنے کی بھرپور تلقین کی گئی ہے ورنہ آدمی دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں ذلیل ہو جاتا ہے۔ اس سے مسلمان کے مال و جان کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جو مال غنیمت ابھی تک تقسیم ہی نہیں ہوا اور کسی مخصوص بندے کی ملکیت میں نہیں آیا اس کے بارے میں یہ وعید ہے اور جو چیز کسی ایک مسلمان کی ملکیت ہو اس میں خیانت کرنا کتنا بڑا جرم ہوگا۔

باب: نبی اکرم ﷺ کی عفت اور زہد کا بیان

مقدم بن معدی کرب کندی بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عبادہ بن صامت، سیدنا ابو دردا اور سیدنا حارث بن معاویہ کندی کے پاس بیٹھے تھے یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا مذاکرہ کر رہے تھے۔ ابو درداء نے عبادہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے وہ کلمات جو انہوں نے فلاں فلاں غزوہ میں پانچویں حصے کے بارے میں کہے تھے۔ عبادہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی آپ کے سامنے مال غنیمت کا ایک اونٹ تھا سلام پھیرنے کے بعد آپ کھڑے ہوئے دو انگلیوں کے پوروں میں اونٹ کے جسم کے بال پکڑے اور فرمایا: ”یہ بھی تمہاری غنیمت کا حصہ ہیں مجھے صرف میرا حصہ ملے گا“ جو کہ پانچواں حصہ ہے اور وہ بھی تم میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ لہذا سوئی دھاگہ اور اس سے چھوٹی بڑی چیزیں سب واپس کر دو اور خیانت نہ کرنا“ کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے عار و شمار اور عیب و رسوائی کا باعث ہو گی۔ اللہ کے لئے لوگوں سے جہاد کرنا“ سفر قریب کا ہو یا بعید“ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا۔ اللہ کی حدیں“ حضر میں ہو یا سفر میں“ قائم کرنا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا“ (یاد رہے کہ) جہاد جنت کے عظیم دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ہر قسم کے غم و الم اور پریشانی و پشیمانی میں سے نجات دلاتا ہے۔“

باب: اثبات العدوی

باب: متعدی بیماری کا ثبوت

شرید بن سوید کہتے ہیں: ثقیف کے وفد میں ایک کوڑھ زدہ آدمی تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ”ہم نے تجھ سے بیعت لے لی ہے تو چلا جا۔“

۱۷۳۹: عَنْ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: كَانَ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَحْدُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَأَرْجِعْ)). [الصحيحة: ۱۹۶۸]

تخریج: الصحيحة ۱۹۶۸۔ مسلم (۲۲۳۱) نسائی (۳۱۸۷) ابن ماجہ (۳۵۲۳)

فوائد: کوئی بیماری متعدی نہیں ہے جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لاعدوی وفیر من المحذوم فراك من الاسد-) [بخاری] یعنی: ”کوئی بیماری متعدی نہیں ہے..... البتہ کوڑھ کے مریض سے اس طرح فرار اختیار کرو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔“ ایک آدمی نے ایک خارشی اونٹ کو اس نظریہ کو سامنے رکھ کر علیحدہ باندھ دیا کہ اس کی وجہ سے دوسرے اونٹوں کو خارش نہ لگ جائے۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: (فمن اعدى الاول؟) [بخاری] مسلم [یعنی: تو پھر پہلے اونٹ کو خارش کس نے لگائی؟ اس موضوع کی احادیث میں جاہلیت کے اس عقیدے کا رد کیا گیا ہے کہ کوئی بیماری طبعی طور متعدی نہیں ہوتی، ہاں جیسے اللہ تعالیٰ نے پہلے شخص کو بیماری لگائی، دوسرے کو اس کے بسبب لگا سکتا ہے، جس میں بیماری کا کمال نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت کا رفرما ہے اور جن احادیث سے بیماری کے متعدی ہونے کا اشارہ ملتا ہے ان کا مقصود ضعیف الایمان لوگوں کے عقائد کی حفاظت کرنا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو بیماری لگانے کا فیصلہ کر لیا ہے، لیکن وہ فیصلہ اس وقت صادر ہوتا ہے جب وہ آدمی اسی قسم کے مریض کے پاس بیٹھا ہو اب وہ گمان نہ کر بیٹھے کہ مجھے یہ بیماری اس مریض کی وجہ سے لگی ہے جیسا کہ دور جاہلیت میں کہا جاتا تھا۔ مذکورہ بالا حدیث کا تعلق بھی اسی موضوع سے ہے کہ اگر کسی کو کسی مریض سے کوئی بیماری لگنے کا خطرہ ہو تو وہ اس کے قریب ہی نہ جائے تاکہ اس کے عقیدے میں بگاڑ پیدا نہ ہو رہا مسئلہ بیماری کا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق لگ کر رہے گی۔

باب: هل يولي طالب العمل

باب: کیا عہدے کے خواہش مند کو عہدہ دیا جائے گا؟

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے چچا کے دو بیٹے رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے۔ ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے جو معاملات آپ کے سپرد کئے ہیں، ہمیں بھی بعض امور پر امیر مقرر کر دیں دوسرے نے بھی اسی قسم کی بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! ہم ان معاملات پر اس کو امیر نہیں بنائیں گے جو خود مطالبہ کرتا ہے یا اس کی حرص رکھتا ہے۔“

۱۷۴۰: عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَاوَلَاكَ اللَّهُ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ: فَقَالَ: ((إِنَّا وَاللَّهِ! لَا نُوَلِّي هَذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ، وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ)). [الصحيحة: ۳۰۹۲]

تخریج: الصحيحة ۳۰۹۲۔ ابن ابی شیبہ (۲۱۵/۱۲) واللفظ له بخاری (۶۹۲۳) مسلم (۱۷۳۳)

فوائد: معلوم ہوا کہ جو آدمی مسئولیت اور امارت کا سوال کرے اسے وہ عہدہ کسی صورت میں نہ دیا جائے۔ موجودہ سیاسی اور جمہوری دور میں لوگ حکومتی عہدے حاصل کرنے کے لئے گھر گھر، بہتی بہتی اور قریہ قریہ کا گشت کر کے ووٹ کی بھیک مانگتے ہیں ایسے لوگ اس

حدیث کی روشنی میں سرے سے دوث کے حقدار نہیں ہیں۔

ذنب الخيانة

۱۷۴۱: عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ سَاعِيًا، ثُمَّ قَالَ: ((أَنْطَلِقُ أَبَا مَسْعُودٍ! وَلَا الْفَيْئَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَجْعِي عَلَى ظَهْرِكَ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ لَهُ رَعَاءٌ قَدْ عَلَلْتَهُ)) قَالَ: إِذَا لَا أَنْطَلِقُ، قَالَ: ((إِذَا لَا أَكْرَهُكَ)). [الصحيحه: ۱۵۷۶]

خیانت کا گناہ

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زکوٰۃ وصول کنندہ کی حیثیت سے بھیجنے کا فیصلہ کیا اور فرمایا: ”ابو مسعود! جاؤ (اور زکوٰۃ وصول کرو) کہیں ایسا نہ ہو کہ تو قیامت کے روز آئے اور تیری پیٹھ پر صدقے کا اونٹ جسے تو نے خیانت کیا ہو بلبلا رہا ہو۔“ اس نے کہا: (اگر یہ وعید ہے) تو میں جاتا ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اگر تو اس قدر احتیاط برتنا چاہتا ہے) تو میں تجھے مجبور ہی نہیں کرتا۔“

تخریج: الصحيحه ۱۵۷۶۔ ابو داؤد (۲۹۳۷)

فوائد: خیانت کرنا بہت بڑا جرم ہے، یہ قبیح عمل منافق کی صفت ہے، ایمان کے ساتھ خیانت کا کوئی سمجھوتہ نہیں، آدمی جس چیز کی خیانت کرے گا وہ قیامت والے دن اپنے کندھے پر اٹھا کر لائے گا۔ وہ کیسا منظر ہو گا کہ آدمی کی پیٹھ پر اونٹ گائے اور بکری وغیرہ لدے ہوئے ہوں گے اور وہ اپنی طبعی آواز نکال رہے ہوں گے۔ حکومتی عہدیدار بالعموم اور سیاسی لیڈر بالخصوص قومی خزانوں کو لوٹنا اپنا ذاتی حق سمجھتے ہیں اور وہ سرے سے حلت و حرمت میں تمیز کرنے سے قاصر ہیں، زکوٰۃ کمیٹیوں کی رقم حقداروں میں نہیں، بلکہ قرابتداروں یا دوستوں میں بانٹی جائے گی اور عوام الناس کی اکثریت کو جہاں اور جس انداز میں موقع ملتا ہے وہ شکار ضائع نہیں جانے دیتا ہے چاہے وہ سرکاری اداروں کا مال چوری کرنے کی صورت میں ہو یا سرکاری جگہ پر قبضہ جمانے کی صورت میں۔ یہ سب خیانتوں کی اقسام ہیں۔ جن کا بھگتان بھگتنا پڑے گا۔

حرص الامارة سبب الندامة

۱۷۴۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَحْرُصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَتَسْتَكُونُ نَدَامَةً [وَحَسْرَةً] يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ، وَبَسَّتِ الْفَاطِمَةُ)).

[الصحيحه: ۲۵۳۰]

امارت کی حرص شرمندگی کا باعث ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم یقیناً حکومت اور امارت کی حرص کرو گے (لیکن یاد رکھو) یہ قیامت والے دن ندامت اور حسرت (کا باعث) ہو گی، دودھ پلانے والی تو بڑی اچھی ہوتی ہے لیکن دودھ چھڑانے والی بڑی بری ہوتی ہے (یعنی امارت کے آغاز میں تو سکون ملتا ہے لیکن اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا)۔“

تخریج: الصحيحه ۲۵۳۰۔ بخاری (۷۱۳۸) نسائی (۳۲۱۶) احمد (۳۷۶/۲)

فوائد: دنیا میں سب سے زیادہ ذمہ داریاں وقت کے امیر اور حاکم پر عائد ہوتی ہیں انھوں نے رعایا کے ہر فرد کی مذہبی ضرورت

پوری کرنی ہے اپنی سلطنت میں قرآن وحدیث کے احکام عملی طور پر نافذ کرنے ہیں مساجد کی امامت کا عہدہ سنبھالنا ہے موقع ملے تو فتوحات کے سلسلے کو جاری رکھنا ہے ہر گھر کی مالی اور دنیوی ضرورتیں پوری کرنی ہیں رعایا کی دشمنان اسلام سے حفاظت کرنی ہے اسلام کو پھیلی نسلوں سے منتقل کر کے اگلی نسلوں تک پہنچانا ہے رعایا کے کسی فرد کو کسی دوسرے فرد پر ظلم کرنے کا موقع نہیں دینا..... غرضیکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی نیابت اختیار کرنی ہے۔ لیکن یہ ذمہ داریاں کون پوری کرے گا؟ خصوصاً اس دور میں جہاں عیاشیوں کے لئے تو عہدوں کے تختوں پر چڑھا جاتا ہے۔ سچ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ امارت وحاکمیت کی گھڑیاں ندامت وحسرت کا سماں پیدا کریں گی، لیکن اس وقت کے پچھتاوے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

باب: غیب کی بعض خبریں

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب ایسے لوگ تمہارے معاملات کا اقتدار سنبھالیں گے جو سنت کو مٹائیں گے اور بدعت کی ترویج کریں گے اور نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کریں گے۔“ سیدنا ابن مسعود نے کہا: اگر مجھے ایسے حکمرانوں کا دور مل جائے تو کیا کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ام عبد کے بیٹے! اللہ کی نافرمانی کرنے والے کی اطاعت نہیں کی جاتی۔“ آپ ﷺ نے یہ جملہ تین دفعہ ارشاد فرمایا۔

باب: من انباء الغیب

۱۷۴۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَرْفُوعًا: ((إِنَّهُ سَيَلِي أُمُورَكُمْ مِنْ بَعْدِي رَجَالٌ يُطْفِنُونَ السُّنَّةَ وَيُحْدِثُونَ بَدْعًا، وَيُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِفِهَا، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: كَيْفَ بِي إِذَا أَدْرَكْتَهُمْ؟ قَالَ: لَيْسَ. يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدِ طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ. قَالَهَا ثَلَاثًا)). [الصحيحہ: ۲۸۶۴]

تخریج: الصحيحہ ۲۸۶۳۔ (ابن ماجہ (۲۸۶۵) احمد (۱/ ۳۹۹-۴۰۰) بیہقی (۳/ ۱۴۷)

فوائد: شریعت نے ایک قانون پیش کیا ہے کہ حاکم وقت کا جو قانون قرآن وحدیث سے متصادم ہوگا اس کا قطعی طور پر کوئی لحاظ نہیں رکھا جائے گا۔

غزوہ خیبر اور علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کر لیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا لیکن فتح نہ ہوئی۔ دوسرے دن عمر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھا لیکن فتح نہ ہو سکی اور لوگوں کو اس دن بڑی مصیبت و پریشانی اور محنت و مشقت کا سامنا کرنا پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کل میں ایسے آدمی کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں وہ اس وقت تک نہیں لوٹے گا جب تک فتح نہ ہو جائے۔“ ہم نے اس امید

غزوہ خیبر و فضل علیؑ

۱۷۴۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ: حَاصِرْنَا خَيْبَرَ، فَأَخَذَ اللَّوَاءَ أَبُو بَكْرٍ، وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ، وَأَخَذَ مِنَ الْعَدِ عُمَرُ، فَانْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ، وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهْدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي دَافِعٌ لَوْ أَنِّي غَدَا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ)) وَبِتَنَّا طَبِئَةً أَنفُسَنَا أَنْ الْفَتْحَ غَدَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ

میں خوشگوار موڈ میں رات گزاری کہ کل فتح ہوگی جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر پڑھائی پھر کھڑے ہوئے جھنڈا منگوایا۔ لوگ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے رہے۔ جو انسان بھی رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مقام و مرتبے والا تھا اسے جھنڈا بردار ہونے کی امید تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اس وقت وہ آشوب چشم کے مرض میں مبتلا تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا لعاب ان کی آنکھوں پر لگایا اور پھر اسے صاف کر دیا اور انھیں جھنڈا تھما دئے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب کر دی۔ میں بھی ان میں تھا جو دیکھنے کے لئے گردن لمبی کر رہے تھے (کہ جھنڈا کس کو ملتا ہے؟)

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۴۔ نسائی فی الکبریٰ (۸۴۰۲) احمد (۵/ ۳۵۳/ ۳۵۴) بیہقی فی الدلائل (۴/ ۲۱۰)

فوائد: اس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عظمت و منقبت کا بیان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے محبت بھی ہیں اور محبوب بھی۔ نیز آپ ﷺ کے ایک معجزے کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لعاب میں شفا رکھی تھی۔

باب: خلافت قریش میں ہوگی جب تک وہ اللہ کے مطیع رہیں گے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تقریباً قریش کے تقریباً اسی (۸۰) آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے تمام کے تمام قریشی تھے۔ اللہ کی قسم! اُس دن یہ لوگ بہت خوبصورت نظر آ رہے تھے۔ انھوں نے عورتوں کا ذکر کیا ان کے بارے میں باتیں کیں آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ گفتگو کرتے رہے (اور اتنا زیادہ کلام کیا کہ) میں نے چاہا کہ آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔ پھر میں آپ ﷺ کے پاس آیا آپ نے خطبہ شہادت پڑھا اور فرمایا: ”حمد و صلوٰۃ کے بعد (میں یہ کہوں گا کہ) قریشیو! تم لوگ اس (امارت) کے مستحق ہو جب تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرو گے اگر تم نے نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بھیجے گا جو تمھاری چڑی ادھیر دیں گے جس طرح اس شاخ کا چھلکا اتار لیا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ قَامَ قَائِمًا، وَدَعَا بِاللَّوَاءِ وَالنَّاسِ عَلَى مَصَافِقِهِمْ، فَمَا مِنَّا إِنْسَانٌ لَهُ مَنْرَلَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ يَرْجُو أَنْ يَكُونَ صَاحِبَ اللَّوَاءِ، فَدَعَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ أَرْمَدٌ فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَمَسَحَ عَنْهُ وَدَفَعَ إِلَيْهِ اللَّوَاءَ وَفَتَحَ اللَّهُ لَهُ، وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلَ إِلَيْهَا۔

[الصحیحۃ: ۳۲۴۴]

باب: الخلافة فی قریش ما اطاعوا الله

۱۷۴۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي قَرِيبٍ مِنْ ثَمَانَيْنِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ لَيْسَ فِيهِمْ إِلَّا قُرَشِيٌّ، لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ صَفِيحَةً وَجْهِهِ وَرَجَالٍ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْ وَجْهِهِمْ يَوْمَئِذٍ، فَذَكَرُوا النِّسَاءَ فَتَحَدَّثُوا فِيهِنَّ، فَتَحَدَّثَ مَعَهُمْ، حَتَّى أَحْبَبْتُ أَنْ يَسْكُتَ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَتَشَهَّدْتُ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! فَإِنَّكُمْ أَهْلُ هَذَا الْأَمْرِ مَا لَمْ تَعْصُوا اللَّهَ، فَإِذَا عَصَيْتُمُوهُ بَعَثَ إِلَيْكُمْ مَنْ يُلْحَاكُمْ كَمَا يُلْحِي هَذَا الْقَضِيبُ، لِقَضِيبٍ فِي يَدِهِ)) ثُمَّ لَحِيَ قَضِيئَهُ، فَإِذَا هُوَ

أَبْيَضُ يَصْلُدُ۔ [الصحيحة: ۱۵۵۲]

جاتا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے اپنی شاخ کا چھلکا اتارا (جس کی وجہ سے) وہ اچانک سفید اور سخت نظر آنے لگی۔

تخریج: الصحيحة ۱۵۵۲۔ احمد (۱/ ۳۵۸) ابو یعلیٰ (۵۰۲۳) والشاشی فی مسنده (۸۶۹)

فوائد: امام البانی ”قطر از ہیں: یہ حدیث نبوت کی (صداقت و حقانیت کی) نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ کئی صدیوں تک قریشیوں کی خلافت جاری رہی بالآخر اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں اور خواہش پرستیوں کی وجہ سے ان کی خلافت و ملکیت دم توڑ گئی اللہ تعالیٰ نے ان پر عجمیوں کو مسلط کر دیا اور مسلمان ذلیل ہو کر رہ گئے۔ اب اگر مسلمان مملکت اسلامیہ کے حصول کے لئے صدق دل سے کوشاں ہیں تو ان پر فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اپنے دین کی طرف متوجہ ہوں اور شرعی احکام کی پیروی کریں۔ غور کریں کہ علم حدیث کی کتب میں وہ شروط و قیود مذکور ہیں جن کی بنا پر قریش میں خلافت کو بقا ملتی تھی، لیکن انھوں نے وہ شرطیں پوری نہیں کیں اس لئے وہ محکوم بن گئے۔ اب ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی آراء و ابواء اور اپنے آباء و اجداد کی تہذیبوں کو ترجیح نہ دیں، ورنہ ہمیں پھر محکوم ہی رہنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْيِرُ مَا يُقِيمُ حَتَّىٰ يَغْيِرَ مَا بَانَفْسُهُمْ﴾ [سورۃ رعد: ۱۱] یعنی: ”کبھی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہو۔“ اور حسن عاقبت تو پرہیزگاروں کے لئے ہی ہے۔

امیر کی اطاعت کے سلسلہ میں رسولؐ کی وصیت

سیدنا عرباض بن ساریہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں بعد از نماز فجر نہایت موثر وعظ کیا جس سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل ڈر گئے۔ ایک صحابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو گویا آخری الوداع کہنے والے کا وعظ ہے (پس آپ ہمیں کوئی وصیت فرما دیجئے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی اور امیر کی بات سننے اور اس پر عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر کوئی حبشی غلام امیر مقرر ہو جائے۔ (یاد رکھو!) تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، پس تم میری سنت کو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑنا ان کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا۔ دین میں نئے نئے کام ایجاد کرنے سے بچنا، کیونکہ ایسا ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

وصیۃ رسول اللہ فی طاعة الأمير

۱۷۴۶: عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: وَقَعْنَا رَسُولُ اللَّهِ بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوفُ، وَوَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَأَنَّهَُا مَوْعِظَةُ مَوْدِعٍ، فَقَالَ: ((أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ بَعْدِي، عَصُوا عَلَيْهَا بِالتَّوَّاجِدِ [وَأَيَّائِكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ])).

تخریج: الصحيحة ۲۷۳۵۔ طبرانی الکبیر (۱۸/ ۲۳۸) وفی مسند الشامیین (۶۹۷) ابو داؤد (۳۵۸۳) ترمذی (۳۸۱۶) ابن ماجہ (۳۳) من طریق آخر عن العرباض ؓ۔

فوائد: حدیث اپنے موضوع میں واضح ہے لیکن خلیفہ راشد کی سنت کی حیثیت کی وضاحت ضروری ہے، کیونکہ بعض اہل علم اور عوام الناس شرعی مسئلے میں خلفاء راشدین کے قول و کردار سے حجت پکڑتے ہیں، تعجب اس بات پر ہے کہ حجت پکڑنے کا یہ انداز مستقل طور پر نہیں بلکہ بتقاضہ ضرورت ہوتا ہے۔ دراصل اسلام میں خلیفہ کا لفظ ”خلیفۃ الرسول“ سے ماخوذ ہے، یعنی خلیفہ کی اصل ذمہ داری رسول اللہ ﷺ کا منج سنبھال کر آپ کے ارشادات و فرمودات اور اقوال و اعمال کی عملی ترویج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کی زندگیوں میں بیسیوں مثالیں ملتی ہیں کہ ان کی رعایا صحابہ کرام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کے فیصلوں پر اعتراض کیا اور انھوں نے شریعت کے ساتھ قیام کرنے کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے فیصلوں سے رجوع کیا۔ دراصل ”سنة الخلفاء“ سے مراد سنت رسول ہی ہے، کیونکہ خلیفہ راشد کا منج ہی آپ ﷺ کی سنت پر قائم ہونا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاں خلفاء و حکام کی اطاعت کا حکم دیا، وہاں یہ شرط بھی لگائی کہ اگر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو رہی ہو تو خلفاء کی کوئی اطاعت و فرمانبرداری نہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (علی المرء المسلم السمع والطاعة فيما احب او كره الا ان يؤمر بمعصية فان امر بمعصية فلا سمع ولا طاعة)۔ [بخاری] یعنی: مسلمان آدمی پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے، خواہ وہ اسے پسند کرتا ہو یا پسند نہ کرے، ہوا لایہ کہ اسے کسی نافرمانی کا حکم دیا جائے، پس اگر اسے نافرمانی کا حکم دیا جائے تو کوئی سننا اور اطاعت کرنا نہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لا طاعة في المعصية انما الطاعة في المعروف)۔ [بخاری] مسلم [یعنی: نافرمانی میں (امیر کی) کوئی اطاعت نہیں، اطاعت و فرمانبرداری تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ ہاں جب امیر المؤمنین لوگوں کی کسی دنیوی مصلحت کے لئے انتظامی ضرورت کے تحت، کوئی قانون بنائے، جو دینی تعلیمات سے متصادم نہ ہو تو اس کو تسلیم کرنا ضروری ہے، مثلاً گاڑیوں کے لئے حد رفتار کا تعین، چوکوں پر اشاروں کا نظام، بازاروں کے لئے اوقات کا تعین۔ وغیرہ وغیرہ۔

نبوت خلافت اور بادشاہت رحمت ہے

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس معاملے کی ابتدا نبوت و رحمت سے ہوئی ہے، اس کے بعد خلافت و رحمت ہوگی اور پھر بادشاہت اور رحمت۔ بعد ازاں گدھوں کا ایک دوسرے کو کاٹنے کی طرح لوگ اس پر ٹوٹ پڑیں گے، تم جہاد کو لازم پکڑنا، بہترین جہاد رباط (سرحد پر مقیم رہنا) ہے اور (شام کے ساحلی شہر) عسقلان کا رباط سب سے افضل ہے۔“

النبوة والخلافة والملك رحمة

۱۷۴۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَّلُ هَذَا الْأَمْرِ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُونُ مُلْكٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَتَكَادَمُونَ عَلَيْهِ تَكَادَمَ الْحُمْرِ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ، وَإِنَّ أَفْضَلَ جِهَادِكُمُ الرِّبَاطَ، وَإِنَّ أَفْضَلَ رِبَاطِكُمُ عَسْقَلَانَ)).

[الصحيحہ: ۳۲۷۰]

تخریج: الصحيحہ ۳۲۷۰۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۳۸)

فوائد: حدیث ۱۷۵۳ کے فوائد ملاحظہ فرمائیے۔

رسول کی بیماری کا بیان

بیان مرض رسول اللہ

۱۷۴۸: عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا تَقَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ، وَاسْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُعْرَضَ فِي بَيْتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخَطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ: بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأُخْبِرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الْآخَرُ؟ قُلْتُ، لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاسْتَدَّ وَجَعُهُ: ((أَهْرَيْقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تَحُلُّ أَوْ كَيْهَنَ، لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ)) وَأُحْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ طَفِقْنَا نَضُبُ عَلَيْهِ تِلْكَ، حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ: ((قَدْ فَعَلْتُنَّ)) ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ. [الصحيحة: ۴: ۳۳۰]

عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت طلب کی کہ میں عائشہ کے گھر میں رہ کر بیماری کے دن گزارنا چاہتا ہوں انھوں نے اجازت دے دی۔ نبی کریم ﷺ دو آدمیوں یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ایک دوسرے آدمی کے سہارے نکلے آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ اس نے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ دوسرا آدمی کون تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا کہ وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں کہ جب نبی کریم ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور آپ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”سات مشکیزوں“ جن کی ڈوری نہ کھولی گئی ہو کا پانی مجھ پر بہاؤ تاکہ میں لوگوں کو کوئی وصیت کر سکوں۔“ آپ ﷺ کو آپ کی بیوی حفصہ کے ٹب میں بٹھایا گیا اور ہم نے آپ پر پانی بہانا شروع کر دیا حتیٰ کہ آپ نے اشارہ کیا کہ ”تم نے (اپنی ذمہ داری) پوری کر دی ہے“ پھر آپ لوگوں کی طرف چلے گئے۔

تخریج: الصحيحة ۳۳۰۴۔ بخاری (۱۹۸/۳۳۳۳۳۵۱۳) نسائی فی الکبریٰ (۱۸۳/۷۱) بیہقی (۱/۳۱) مسلم (۳۱۸)

فوائد: معلوم ہوا کہ اگر خاوند کسی ایک بیوی کے پاس اس کے حق سے زیادہ رہنا چاہے تو وہ دوسری بیویوں سے اجازت لے۔ نیز اگر ضرورت ہو تو زیادہ پانی بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ آپ ﷺ کی وفات سے پانچ دن پہلے کا واقعہ ہے یعنی جمعرات کا دن تھا اور صحابہ کے ساتھ یہ آپ ﷺ کی آخری مجلس تھی۔ آپ ﷺ غسل کرنے کے بعد لوگوں کے پاس تشریف لائے اور خطبہ ارشاد فرمایا تھا (جس میں یہ حدیث بھی ذکر کی تھی کہ) اگر میں نے کسی کو غلیل بنانا ہوتا تو ابو بکر کا انتخاب کرتا۔ (فتح الباری)

باب السلطان صعب هبوط

۱۷۴۹: عَنْ أَبِي الْأَعْوَرِ السُّلَمِيِّ مَرَّ فُوعًا: ((إِنَّا كُنْمْ أَبْوَابَ السُّلْطَانِ، فَإِنَّهُ قَدْ أَصْبَحَ صَعْبًا هَبُوطًا)). [الصحيحة: ۱۲۵۳]

بادشاہ کا دروازہ دشوار گزار اور رسوائی ہے
سیدنا ابو اعور سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سلطانوں کے دروازوں پر جانے سے بچنا“ کیونکہ یہ کام دشوار گزار اور رسوائی کی علامت ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۱۲۵۳۔ دیلمی (۱/۳۳۵۲) ابن مسند فی المعرفة (۲/۲۲) ابن عساکر (۳۸/۳۹) ابو نعیم فی المعرفة (۵۰۷۲)

فوائد: نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئیوں کے مطابق اس دور میں ملوک و سلاطین فتنہ و فساد اور ظلم و ستم کی جڑ ہیں۔ ان کے پاس جانے میں خیر و بھلائی کی کوئی رقع نظر نہیں آتی۔ ہاں جو ان ہی کا طرز حیات اختیار کرنا چاہے اس کے لئے درکھلے ہیں۔ شریف اور مذہبی آدمی کی ان کی بارگاہوں میں کوئی وقعت نہیں ہوتی، بلکہ وہ اسے اپنی سلطنت کے لئے خطرے کی علامت سمجھتے ہیں۔

باب: دھوکہ باز حکمران کی سزا کا بیان

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کچھ رعیت کی ذمہ داری اٹھائی اور اس سے دھوکہ کیا تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔“

باب: عقوبۃ الحاکم الغاش

۱۷۵۰: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَاعٍ اسْتَرْعِيَ عِيَةً فَعَشَّهَا فَهُوَ فِي النَّارِ)). [الصحيحه: ۱۷۵۴]

تخریج: الصحيحه ۱۷۵۴۔ احمد (۲۵/۵) مسلم (الامارة ۱۲۲/۲۲) ولم يسق لفظه بخاری (۱۵۰/۷) مسلم (۱۲۲/۲۱) مطولاً۔
فوائد: مساوات کے ساتھ رعایا کے حقوق پورے کرنا انتہائی کٹھن کام ہے، بہر حال ذمہ داریاں سنبھالنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں مسؤل ہیں اور کامیاب وہی ہے جو لوگوں کے آرام کو اپنے سکون پر ترجیح دیتا ہے۔

امیر کی اطاعت واجب ہے جب تک صریح کفر نہ

اطاعة الامير واجبة ما لم يكفر

کرے

بداحاً

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے تنگدستی و خوشحالی میں اور پسند و ناپسند میں رسول اللہ ﷺ سے سننے، اطاعت کرنے اور آپ کو اپنے آپ پر ترجیح دینے کی بیعت کی، اور اس بات پر بھی کہ ہم (امارت کے) معاملے کو اس کے اہل لوگوں سے نہیں چھینیں گے، ہاں اگر صریح کفر نظر آ جائے اور اللہ کی طرف سے کوئی واضح دلیل ہو اور اس بات پر (بھی بیعت کی کہ) ہم جہاں بھی ہوں گے حق کا اظہار کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

۱۷۵۱: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: ((بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمُنْشَطِ وَالْمَكْرُوهِ، وَعَلَى أَثَرِهِ عَلَيْنَا، وَعَلَى أَنْ لَا نَنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا، عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ)) وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيُّمًا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا تَمُوتُ)). [الصحيحه: ۳۴۱۸]

تخریج: الصحيحه ۳۴۱۸۔ بخاری (۱۹۹/۷۴۰) مسلم (الامارة ۱۷۰۹/۳۱) ابو عوانة (۳۵۳/۳) نسائی (۳۱۵۳)

فوائد: حدیث اپنے مفہوم میں واضح ہے کہ ہر صورت میں وقت کے امیر اور حاکم کی اطاعت کرنا فرض ہے جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کا حکم نہیں دیتا۔ اس وقت تک اس کی امارت و ملوکیت کو قابل تسلیم اور قابل اطاعت سمجھا جائے جب تک اس میں واضح کفر نظر نہیں آ جاتا۔ اس حدیث کے آخری حصے میں انتہائی اہم نصیحت کی گئی ہے۔ مسلمانوں کو شریعت کے اہل فیصلوں پر برقرار رہنا چاہئے، ان کے طرز حیات میں استقامت اور سنجیدگی ہونی چاہئے، زمان و مکان سے متاثر نہیں ہونا چاہئے، اسی بات کو حق مانا جائے جو شریعت کے ہاں حق ہے اور جہاں بھی اس کے اعلان کی ضرورت پڑے کسی قسم کی جھجک کے بغیر اس کا اظہار کر

دیا جائے چاہے وہ انہوں کے مخالف ہو یا پرائیوں کے موافق۔

باب: قصۃ بیعة العقبۃ

۱۷۵۲: عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، يَتَّبِعُ النَّاسُ فِي مَنْازِلِهِمْ بِمُكَافَظٍ وَمَحَنَةٍ وَفِي الْمَوَاسِمِ بَعْنَى، يَقُولُ: ((مَنْ يُؤْمِنُنِي، مَنْ يَنْصُرُنِي، حَتَّى أُلَاقَ رَسُولَ رَبِّي وَلَهُ الْجَنَّةُ؟)) حَتَّى إِذَا الرَّجُلُ لِيَخْرُجَ مِنَ الْيَمَنِ أَوْ مِنْ مُضَرَ- كَذَّابًا وَقَالَ- فَيَأْتِيهِ قَوْمُهُ فَيَقُولُونَ: إِحْذَرْ غُلَامٌ قُرَيْشٍ لَا يَفْتِنُكَ وَيَمْشِي بَيْنَ رِحَالِهِمْ وَهُمْ يَشِيرُونَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، حَتَّى بَعَثْنَا اللَّهَ إِلَيْهِ مِنْ يَثْرِبَ، فَأَوَيْنَاهُ، وَصَدَقْنَاهُ، فَيَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنَّا، فَيُؤْمِنُ بِهِ، وَيُقَرِّئُهُ الْقُرْآنَ فَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ، فَيُسَلِّمُونَ بِإِسْلَامِهِ، حَتَّى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ إِلَّا وَفِيهَا رَهْطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَظْهَرُونَ الْإِسْلَامَ، ثُمَّ اتَّصَرُّوا جَمِيعًا، قُلْنَا: حَتَّى مَتَى تَتْرُكُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطْرُدُ فِي جِبَالِ مَكَّةَ وَيَحَافُ؟ فَرَحَلَ إِلَيْهِ مِنَّا سَبْعُونَ رَجُلًا حَتَّى قَدِمُوا عَلَيْهِ فِي الْمَوْسِمِ، فَأَوَاعَدْنَاهُ شُعْبَ الْعَقْبَةِ، فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ مِنْ رَجُلٍ وَرَجُلَيْنِ حَتَّى تَوَافَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَبَايَعُكَ؟ قَالَ: ((تَبَايَعُونِي عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكُسَلِ، وَالنَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَعَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَأَنْ تَقُولُوا فِي اللَّهِ، لَا تَخَافُونَ فِي اللَّهِ كَلِمَةً لَا نَرِي وَعَلَى أَنْ تَنْصُرُونِي، فَيَتَمَنَّوْنِي. إِذَا قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ مِمَّا تَمَنَّوْنَ

باب: بیعت عقبہ کا واقعہ

سیدنا جابر ؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مکہ میں دس سال تک ٹھہرے رہے عکاظ اور جملہ میں اور حج کے موسم میں منیٰ میں جا کر لوگوں کو کہتے: ”کون ہے جو مجھے پناہ دے کون ہے جو میری مدد کرے تاکہ میں اپنے رب کا پیغام لوگوں تک پہنچا سکوں اور اسے جنت مل سکے؟“ جب یمن یا مضر کا کوئی باشندہ مکہ میں آتا تو آپ ﷺ کی قوم اسے ملتی اور کہتی کہ قریش کے فلاں آدمی (محمد ﷺ) سے بیچ کر رہنا کہیں وہ تجھے بھٹکا نہ دے آپ ان کے گھروں میں چل رہے ہوتے تھے وہ آپ کی طرف اشارے کر کے آپ کا تعین کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یثرب (مدینہ) سے آپ کی طرف بھیجا ہم نے آپ کو جگہ دی اور آپ کی تصدیق کی۔ ہمارا آدمی آپ کے پاس پہنچتا آپ پر ایمان لاتا آپ اسے قرآن مجید پڑھاتے پھر وہ اپنے گھر لوٹ آتا اور لوگ اس کے ذریعے دائرہ اسلام میں داخل ہوتے یہاں تک کہ انصاریوں کے ہر محلے میں مسلمان کی ایک معقول تعداد بن گئی۔ ایک دن ان سب (انصاریوں) نے مشورہ کیا اور کہا کہ ہم کب تک رسول اللہ ﷺ کو چھوڑے رکھیں گے اور آپ مکہ کے پہاڑوں میں در بدر اور ڈرتے ڈرتے پھرتے رہیں گے؟ اس مشورے کے بعد حج کے موسم میں ہم میں سے ستر آدمی آپ ﷺ کی طرف روانہ ہو گئے عقبہ گھاٹی میں جمع ہونے کا آپ ﷺ سے طے پایا۔ ہم ایک ایک دو دو افراد کی صورت وہاں جمع ہوتے رہے یہاں تک کہ سارے اکٹھے ہو گئے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کی بیعت کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس بات پر میری بیعت کرو کہ چستی و سستی میں میری بات سنو گے اور مانو گے تنگدستی و خوشحالی میں خرچہ کرو گے نیکی کا حکم

کرو گے اور برائی سے منع کھو گے، تم اللہ کے حق میں بات کرو گے اور اس کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرو گے، جب میں تمہارے پاس آ جاؤں تو میری مدد کرو گے اور جن (مکروہات سے) اپنے آپ کو اپنی بیویوں کو اور اپنی اولاد کو بچاتے ہو مجھے بھی بچاؤ گے (اگر تم نے ایسے کیا تو) تمہیں جنت ملے گی۔ ہم یہ سن کر آپ کی بیعت کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے، لیکن سعد بن زرارہ جو سب سے چھوٹا تھا نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: یثرب والو! ذرا ٹھہرو، ہم آپ ﷺ کو رسول اللہ ہی سمجھ کر سفر کر کے آئیں ہیں (لیکن یاد رکھو کہ) آپ کو مکہ سے نکالنے کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ پورا عرب ہم سے جدا ہو جائے گا، ہمارے سردار قتل ہوں گے اور تم تلواروں کا لقمہ بنو گے۔ اگر تم (ان آزمائشوں پر) صبر کرتے ہو تو ٹھیک ہے اور اگر بزدلی کی بنا پر ڈرنا ہے تو ابھی وضاحت کر دو تاکہ تم اللہ کے ہاں اپنا عذر پیش کر سکو۔ ہم نے کہا: سعد! اب آگے سے ہٹ جاؤ اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو چھوڑیں گے نہ توڑیں گے۔ ہم کھڑے ہوئے، آپ کی بیعت کی، آپ نے ہم سے بیعت لی اور ہم پر کچھ شرطیں عائد کیں اور اس کے بدلے ہم کو جنت عطا کی۔

تخریج: الصحیحۃ ۶۳۔ احمد (۳/۳۲۲-۳۲۳-۳۲۹) حاکم (۲/۶۲۳-۶۲۴) ابن حبان (۶۲۷۳)

فوائد: نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے نبوی منہج کا آغاز کیا، لیکن وہاں دشمنان اسلام کی طرف سے بڑی بڑی رکاوٹیں کھڑی کر دی گئیں۔ جن شاذ و نادر افراد نے آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہا، ان کو انسانیت سوز تکالیف میں مبتلا کیا گیا۔ آپ ﷺ کسی اور مرکز کے خواہاں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یثرب (مدینہ) سے کچھ سعادت مندوں کا انتخاب کیا، وہ مشرف باسلام ہوئے، انھوں نے آپ ﷺ کو مدینہ تشریف لانے کی دعوت دی اور تائید و نصرت کرنے کا عہدہ بیان کیا۔ اس حدیث میں یہی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

البیعة علی امور الحسنة والسنة

بیعت لینا

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آؤ اور اس بات پر میری بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی

۱۷۵۳: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ مَرْفُوعًا: ((تَعَالَوْا بِأَيْعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ

شَيْنًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا
أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِيَهَتَانِ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ
أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي
مَعْرُوفٍ، لَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ،
وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي
الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا فَتَسَرَّهَ اللَّهُ فَأَمَرَهُ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ
عَاقِبَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ)).

کو شریک نہیں ٹھہراؤ گئے، چوری نہیں کرو گئے، زنا نہیں کرو گئے، اپنی
اولاد کو قتل نہیں کرو گئے، کسی پر بہتان نہیں باندھو گئے اور نیکی کے
معاملے میں میری نافرمانی نہیں کرو گئے۔ جس نے یہ بیعت پوری
کی اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے (کسی گناہ) کا ارتکاب کیا
اور اسے اس کی سزا دنیا میں دے دی گئی تو وہ کفارہ بن جائے گی
اور جس نے (کسی گناہ کا) ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر
پردہ ڈال دیا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو سزا
دے اور چاہے تو معاف کر دے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۹۹۹۔ بخاری (۷۲۱۳، ۱۸۳) مسلم (۱۷۰۹) ترمذی (۱۳۲۹) نسائی (۴۱۶۶)

فوائد: یہ بیعت کا اصول ہے کہ لوگوں سے نیک اعمال سرانجام دینے اور برے اعمال سے اجتناب کرنے کی بیعت لی جائے۔
آجکل مخصوص شخصیات کو بیعت کے لیے خاص کر لیا گیا ہے اور جہاں اس کی بیعت کو ضروری سمجھا جاتا ہے وہاں دوسروں کو ترغیب
دینے کے ساتھ ساتھ ان بندگان خدا پر طعن و تشنیع اور سب و شتم کیا جاتا ہے جو اس قسم کی بیعت سے محروم رہتے ہیں۔ یہ سب کچھ بے
سرو پا اور بے حقیقت ہے۔

خبر النبی بأمور الخلافة والسیاسية

۱۷۵۴: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا
فِي الْمَسْجِدِ۔ وَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا يَكْفُ حَدِيثَهُ۔
فَخَاءَ أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيُّ، فَقَالَ: يَا بَشِيرُ بْنُ
سَعْدٍ! اتَّحَفْتُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَمْرِ،
لَهُمْ حَدِيثُهُ: أَنَا أَحْفَظُ خُطْبَتَهُ فَجَلَسَ أَبُو
ثَعْلَبَةَ، قَالَ حَدِيثُهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
(تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ
يَرْفَعُهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ
خِلَافَةً عَلَى مِنْهَا جِ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ
مُلْكًا عَاصًا فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ
يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا
جَبْرِيًّا، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ

نبی کا سیاسی اور خلافت والے امور کی خبر دینا
سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے
۔ بشیر اپنی بات کو روک دیتے تھے۔ اتنے میں ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ
آئے اور کہا: بشیر بن سعد! کیا تجھے امراء کے بارے میں کوئی
حدیث نبوی یاد ہے؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (اس معاملے
میں) مجھے آپ کا خطبہ یاد ہے۔ ابو ثعلبہ بیٹھ گئے اور حذیفہ نے کہا:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق کچھ
عرصہ تک تو نبوت قائم رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہیں گے
اسے اٹھالیں گے۔ نبوت کے بعد اس کے منج پر اللہ کی مرضی کے
مطابق کچھ عرصہ تک خلافت ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ اسے اختتام پذیر
کر دیں گے، پھر اللہ کے فیصلے کے مطابق کچھ عرصہ تک بادشاہت
ہوگی، جس میں ظلم و زیادتی ہوگی بالآخر وہ بھی ختم ہو جائے گی، پھر
جبری بادشاہت ہوگی، وہ کچھ عرصہ کے بعد زوال پذیر ہو جائے گی،
اس کے بعد منج نبوت پر پھر خلافت ہوگی، پھر آپ ﷺ خاموش

يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ
خِلَافَةً عَلَىٰ مِنْهَا جِ النَّبُوتِ، ثُمَّ سَكَنَتْ)).

[الصحيحہ: ۵]

تخریج: الصحيحہ ۵۔ احمد (۲/ ۲۷۳) ابو داؤد الطیالسی (۳۳۸) البزار (البحر الزخار (۲۷۹۶)

فوائد: حدیث شریف میں بالترتیب درج ذیل پانچ ادوار کا ذکر کیا گیا ہے: (۱) دورِ نبوت، (۲) نبوی منہج سے متصف خلافت، (۳) ظلم و زیادتی والی بادشاہت، (۴) جبری بادشاہت، (۵) نبوی منہج پر مشتمل خلافت۔ بائیس تیس سالوں پر مشتمل دورِ نبوت اور تیس برسوں پر مشتمل زمانہ خلافتِ راشدہ معروف اور معین ہے۔ سب سے آخر میں ذکر کئے گئے دورِ خلافت کے متعلق یہی کہنا درست معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سنہری دور ہے۔ ترتیب میں مذکورہ تیسری اور چوتھی چیز کے تعین کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس حدیث کی سند کے راوی حبیب بن سالم کہتے ہیں: جب عمر بن عبدالعزیز (جن کا دور ۹۹ھ تا ۱۰۱ھ کا ہے) کھڑے ہوئے تو میں نے ان کے ساتھی یزید بن نعمان کو خط لکھا، جس میں یہ حدیث قلم بند کر کے لکھا: مجھے امید ہے کہ ظالم اور جابر دونوں کی حکومتوں کے بعد جس خلافتِ راشدہ کا ذکر کیا گیا وہ عمر بن عبدالعزیز ہی ہیں۔ انھوں نے میرا خط ان تک پہنچا دیا وہ پڑھ کر بڑے خوش ہوئے۔ لیکن امام البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: حدیث کو عمر بن عبدالعزیز کے دور پر محمول کرنا بعید بات ہے، کیونکہ ان کی خلافت تو خلافتِ راشدہ کے قریب ہی ہے۔ اس لئے (یہی معلوم ہوتا ہے کہ) ان کی خلافت کے بعد ہی ظالم اور جابر دونوں حکومتیں مغلط عام پر آئیں۔ اس حدیث کا شاہد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جو صحیحہ (۳۷۰) میں ہے۔ (صحیحہ: ۵ کے تحت) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث یہ ہے: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَّلُ هَذَا الْأَمْرِ نُبُوتٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَتَكَادَمُونَ عَلَيْهِ تَكَادَمَ الْحُمْرِ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ، وَإِنَّ أَفْضَلَ جِهَادِكُمُ الرِّبَاطَ، وَإِنَّ أَفْضَلَ رِبَاطِكُمُ عَسْفَلَانَ)). [الصحيحہ: ۳۲۷۰] یعنی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس معاملے کی ابتدا نبوت و رحمت سے ہوئی ہے اس کے بعد خلافت و رحمت ہوگی اور پھر بادشاہت اور رحمت۔ بعد ازاں گدھوں کا ایک دوسرے کو کاٹنے کی طرح لوگ اس پر ٹوٹ پڑیں گے، تم جہاد کو لازم پکڑنا، بہترین جہاد رباط (سرحد پر مقیم رہنا) ہے اور (شام کے ساحلی شہر) عسقلان کا رباط سب سے افضل ہے۔“ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ دو یقینی ادوار کے بعد ظالم و جابر دونوں بادشاہتیں قصہ پارینہ بن چکی ہیں، کیونکہ بنو امیہ اور بنو عباس میں ظالم اور جابر قسم کے بادشاہ گزرے ہیں بالخصوص اس وقت جب بادشاہت بنو امیہ سے چھین کر بنو عباس کی طرف منتقل ہو رہی تھی۔ اب تو مسلمانوں کا شیرازہ منتشر ہو چکا ہے مسلمانوں کی چون بچپن سلطنتیں موجود ہیں، لیکن برائے نام ہیں، کوئی حکمران خود مختار نہیں اور کہیں بھی مکمل طور اسلامی قانون کا نفاذ نظر نہیں آتا، بلکہ بعض ملکیتیں تو مکمل طور پر یورپ کی نقالی پر اتر آئی ہیں اور ان کی ثقافت اپنانے کی پوری کوشش میں ہیں۔ مذہب کے شائقین مکمل طور پر بے بس ہو چکے ہیں، بہر حال اللہ تعالیٰ کا آسرا اور سہارا موجود ہے اسی پر آس رکھ کر انفرادی و اجتماعی کوشش جاری رکھنی چاہئے۔

سیدنا عثمان کی فضیلت اور اس کی بیعت حق ہے

فضل عثمان والبیعتہ حق

سیدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک

۱۷۵۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ، قَالَ: قَالَ

دن فرمایا: ”اچانک تم ایسے آدمی پر (بیعت کرنے کے لئے) ٹوٹ پڑو گے، جس نے دھاری دار چادر لپیٹی ہوگی وہ لوگوں سے بیعت لے گا، اس حال میں کہ وہ جنتی ہوگا۔“ (ایک دن آیا کہ) ہم نے سیدنا عثمان بن عفان ؓ کی بیعت کرنے کے لئے ان پر ہجوم کیا اور انھوں نے دھاری دار چادر لپیٹی ہوئی تھی۔

رَسُولُ اللَّهِ ذَاتَ يَوْمٍ: ((تَهَجَمُونَ عَلَى رَجُلٍ مُعْتَجِرٍ بِرِدِّ جَبْرَةٍ، يَبَايِعُ النَّاسَ، مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَهَجَمْنَا عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِرِدِّ جَبْرَةٍ يَبَايِعُ النَّاسَ، قَالَ: يَعْنِي الشُّرَاءَ وَالْبَيْعَ)). [الصحيحه: ۳۱۱۸]

تخریج: الصحيحه ۳۱۱۸۔ ابن ابی عاصم فی السنه (۱۲۹۲) حاکم (۹۸/۳) ابن عدی فی الکامل (۱۲۲۹/۳)

فوائد: یہ حدیث اس بات کا بین ثبوت ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان ؓ کی خلافت برحق ہے اور وہ خود خلیفہ رسول ہیں اور جنتی ہیں۔

تین افراد جنت میں نہیں جائیں گے

ثلاثة لا يدخلون الجنة

سیدنا سلمان ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: بوڑھا زانی، جھوٹا حکمران اور مغرور غریب۔“

۱۷۵۶: عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ وَالْعَائِلُ الْمَرْهُو)). [الصحيحه: ۳۴۶۱]

تخریج: الصحيحه ۳۳۶۱۔ البزار (البحر الزخاز ۲۵۲۹)

فوائد: زنا، جھوٹ اور مغرور گناہ کے کام ہیں جو بھی ان کا ارتکاب کرے گا وہ گنہگار ہوگا، لیکن یہی جرم جب بعض شخصیات سے صادر ہوتے ہیں تو ان کی سنگینی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کا تعلق اسی موضوع سے ہے۔

تین افراد کی دعا رو نہیں کی جاتی

ثلاثة لا يرد الدعاء

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تین قسم کی آدمیوں کی دعا رو نہیں کرتا: کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا، مظلوم اور انصاف کرنے والا حکمران۔“

۱۷۵۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ اللَّهُ دُعَاءَهُمْ: الْكَذَّابُ، اللَّهُ كَثِيرًا وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَالْإِمَامُ الْمَقْسُطُ))

[الصحيحه: ۳۳۷۴]

تخریج: الصحيحه ۳۳۷۴۔ البزار (الکشف ۳۱۳۰) البحر الزخاز (۸۷۵۰) بیہقی فی الشعب (۵۸۸'۷۳۵۸)

فوائد: اللہ تعالیٰ ہر وقت سنتا ہے اور ہر وقت قبول کرتا ہے، لیکن اس نے بھی بعض اوقات اور شخصیات کو خاص کر رکھا ہے کہ ان کا بہر حال دوسرے اوقات اور شخصیات سے زیادہ لحاظ کرتا ہے۔ مثلاً عام آدمی کی بجائے جب اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والا عبادت گزار ظلم و ستم کی چکی میں پیا ہوا مظلوم اور منصف حکمران اللہ تعالیٰ کو پکارے گا تو وہ ان کی قدر کرتے ہوئے ان کی پکاروں کا جواب دے گا۔

تین افراد سے اللہ کلام نہیں کرے گا

ثلاثة لا يكلمهم الله

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا نہ اس کی طرف (نظرِ رحمت) سے دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا: وہ آدمی جو کسی بیابان میں زائد پانی کو مسافر سے روک لئے وہ آدمی جو بعد از نماز عصر کو کسی سامان بیچے اور اللہ کی قسم اٹھا کر کہے کہ اس نے اتنے کا خریدا تھا اور مشتری اس کی تصدیق کر دے حالانکہ اس نے اتنے کا خریدا نہ ہو اور وہ آدمی جس نے کسی امام (حکمران) کی بیعت تو کی لیکن محض دنیا کے لئے اگر اس نے اسے (دنیوی مال و دولت) دیا تو بیعت پوری کر دی اور اگر نہ دیا تو پوری نہیں کی۔“

۱۷۵۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يَزِيدُ فِيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ، يَمْنَعُهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ، لَأَخَذَهَا بَكْدًا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ، وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يَبِيعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ آعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ)).

[الصحيحہ: ۳۶۲۱]

تخریج: الصحيحہ ۳۶۲۱۔ بخاری (۲۳۵۸، ۲۳۶۲، ۲۴۱۲) مسلم (۱۰۸) ابو داؤد (۳۲۷۳) ترمذی (۱۵۹۵) ابن ماجہ (۲۳۰۷، ۲۸۷۰) **فوائد:** تمام جانداروں کی زندگی کی اساس پانی پر ہے پانی کی اہمیت بہت زیادہ ہے لیکن اکثر علاقوں میں اس کا حصول آسان اور سستا ہے۔ اس لئے کسی انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت سے لوگوں کو محروم کرے۔

جھوٹی قسم اٹھانا سنگین جرم ہے لیکن عصر کے بعد یہ جرم کرنا زیادہ سنگین کا باعث بنتا ہے اللہ تعالیٰ نے شخصیات اور مقامات کی طرح بعض اوقات کو بھی خاص کیا ہے کہ باقی گھڑیوں کی نسبت ان میں جرم کی نوعیت اور ہوتی ہے۔

رعایا کے دین اور دنیا کو سنوارنا اسلامی حکمران کی ذمہ داری ہے وہ عوام کے عقائد و اعمال کی حفاظت کرے گا اور دونوں جہانوں کو بہتر بنانے کے لئے وہ ہر اعتبار سے ان کی کفالت کرے گا۔ لیکن ایک آدمی اسلامی حکمران کی بیعت کر کے اسلامی انتظام و انصرام میں داخل ہوتا ہے لیکن اس کا مقصد محض حصول دنیا ہے اگر وہ مقصد پورا ہوتا رہے تو وہ خوش و خرم رہے گا اور اگر اس کا مطلوب و رانہ ہو سکے تو وہ غیظ و غضب کا روپ دھار لے گا۔ ایسا کم ظرف شخص بھی اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت کا مستحق نہیں ہوگا۔

جو کم ناپتا ہے اس کے لیے تباہی ہے

وَلِ مَنْ يَنْقُصُ الْمِكْيَالَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سباع بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کو مدینے میں اپنا جانشین مقرر کر کے خبر کی طرف روانہ ہو گئے، میں ہجرت کر کے مدینہ آیا، سباع کے پیچھے نماز فجر پڑھی، اس نے پہلی رکعت میں ﴿کھيْعَص﴾ یعنی سورہ مریم اور دوسری میں ﴿وَبِلْ لِّلْمُطَفِّفِينَ﴾ یعنی سورہ مطففين کی تلاوت کی۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ (سورہ مطففين کی تلاوت سن کر) میں نماز میں ہی یہ کہنے لگ

۱۷۵۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ ﷺ: ((خَرَجَ [إِلَى خَيْبَرَ] حِينَ اسْتَحْلَفَ سَبَاعُ ابْنَ عَرْفَطَةَ عَلَى لَمَدِينَةٍ مَّهَاجِرًا فَصَلَّيْتُ الصُّبْحَ وَرَاءَ سَبَاعٍ، فَقَرَأَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى ﴿كْهْيَعَصْ﴾ [وَقَرَأَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ﴿وَبِلْ لِّلْمُطَفِّفِينَ﴾] قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَقُولُ فِي الصَّلَاةِ: وَبِلْ لِأَبِي فَلَانٍ!))

لَهُ مَكِيلًا، إِذَا اُكْتَالَ اُكْتَالَ بِالْوَفَىٰ وَإِذَا كَالَ كَالَ بِالتَّقْصِ، فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنْ صَلَاتِنَا أَتَيْنَا سَبَاعًا فَرَوَدْنَا شَيْئًا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَقَدْ افْتَتَحَ خَيْرٌ، فَكَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ فَأَشْرَكُونَا فِي سِهَامِهِمْ)) [الصحيحه: ۲۹۶۵]

گیا کہ فلاں آدمی ہلاک ہو اس نے دو قسم کے ناپ بنائے ہوئے ہیں (اور وہ اس طرح کہ) جب دوسروں سے ناپ کر لیتا ہے تو پورا لیتا ہے اور جب دوسروں کو ناپ کر دیتا ہے تو کم کرتا ہے۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو سباع کے پاس آئے، انھوں نے ہمارے لئے کچھ توشہ سفر تیار کیا (ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ ہو گئے) یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ گئے، آپ ﷺ خیر فتح کر چکے تھے، آپ نے مسلمانوں سے بات چیت کی اور ہمیں بھی ان کے (غنیمت والے) حصوں میں شریک کیا۔

تخریج: الصحيحه ۲۹۶۵۔ بخاری فی التاريخ الصغير (۱/ ۳۳) احمد (۲/ ۳۳۵، ۳۳۶) ابن حبان (۱۵۶/ ۷) ابن خزيمة (۱۰۳۹) فوائد: نبی کریم ﷺ غزوہ خیبر میں مشغول تھے کہ تھے، ادھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشرف باسلام ہو کر مدینہ پہنچ گئے۔ جب انھیں علم ہوا کہ محبوب تو سرزمین مکہ میں خیبر کے علاقے کی چابیاں سنبھال رہے ہیں تو انھوں نے مدینہ میں بیٹھ کر آپ ﷺ کی آمد کا انتظار نہ کیا، بلکہ رخت سفر باندھا اور سیدہ خیرہ پہنچ گئے۔ جسے آپ ﷺ فتح کر کے مالی غنیمت تقسیم کرنے لگے تھے، جب آپ ﷺ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو دیکھا تو مسلمانوں سے مشورہ کر کے ان کو بھی مالی غنیمت میں شریک کیا، اگرچہ ان سے پہلے لڑائی ختم ہو چکی تھی۔

بہترین حکمران کون ہیں؟

من خيار ائمة

۱۷۶۰: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشَجَعِيِّ مَرْفُوعًا: ((خَيْرُ أَيْمَتِكُمُ الَّذِينَ تَجِبُونَهُمْ وَيَجِبُونَكُمْ وَيَصْلُونَ عَلَيْكُمْ وَتَصْلُونَ عَلَيْهِمْ وَشَرَارُ أَيْمَتِكُمُ الَّذِينَ تَبْغِضُونَهُمْ وَيَبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نَبَاهِدُهُم بِالسَّيْفِ؟ فَقَالَ: لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ وَلَا يَكُمُ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ، فَاتَّكَبُوا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوا أَبَدًا مِنْ طَاعَتِهِ)) [الصحيحه: ۹۰۷]

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے حق میں دعائے خیر کرو اور وہ تمھارے حق میں دعائے خیر کریں اور تمھارے بدترین حکمران وہ ہیں جن کو تم ناپسند کرو اور وہ تمھیں ناپسند کریں، تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔“ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان کی بیعت توڑ کر ان کی بغاوت نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ جب تک وہ تمھارے اندر نماز قائم کرتے رہیں۔ جب تم اپنے حکمرانوں میں ایسی چیزیں دیکھو جنھیں تم ناپسند کرتے ہو، تو اس چیز کو مکروہ سمجھو، لیکن ان کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچو۔“

تخریج: الصحيحه ۹۰۷۔ مسلم (۱۸۵۵) احمد (۲۸/ ۲۳) دارمی (۲۸۰۰)

فوائد: نماز ہی ہے جس نے بدرکدار حکمران کو تحفظ دیا اور اس کی بادشاہت کو باقی رکھنے کی تلقین کی، اگر اسلامی مملکت کا کوئی حکمران نماز سے بھی غافل ہو جائے تو اسے حکمرانی کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ اسے اپنا امیر تسلیم کرنے سے انکار کر دیں۔

باب: خلافة النبوة

باب: نبوت کی خلافت کا بیان

۱۷۶۱: عَنْ سَفِيْنَةَ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَرْفُوعًا: ((اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ بَعْدَ ذَلِكَ مُلْكًا)).

مولائے رسول سیدنا ابو عبد الرحمن سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیس سال تک خلافت رہے گی اور اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔“

تخریج: الصحیحة ۳۵۹۔ ابو داؤد (۳۶۳۶/۳۶۳۷) ترمذی (۲۳۲۶) احمد (۵/۲۲۱، ۲۲۰) حاکم (۷۱/۳)

فوائد: پہلے اس کی وضاحت ہو چکی ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور کی خلافت راشدہ اور آخری دور کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ظالم اور جابر دو قسم کی سلطنتیں ہوں گی۔

۱۷۶۲: عَنْ عَتَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَرْفُوعًا: ((اَلْخِلَافَةُ فِيْ قُرَيْشٍ، وَالْحُكْمُ فِيْ الْاَنْصَارِ، وَالِدَّعْوَةُ فِيْ الْحَبَشَةِ، وَالْهَجْرَةُ فِيْ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ بَعْدَ)).

سیدنا عتبہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خلافت قریش میں، عہدہ قضا انصاریوں میں، دعوت و تبلیغ حبشیوں میں اور ہجرت مسلمانوں میں رہے گی اور مہاجرین اس کے بعد ہیں۔“

تخریج: الصحیحة ۱۸۵۱۔ احمد (۱۸۵/۴) ابن ابی عاصم فی السنة (۱۰۱۳) بخاری فی التاريخ (۳۳۸/۴)

فوائد: اس حدیث میں اعلیٰیت کا پہلو مد نظر رکھا گیا کہ زیادہ تر مذکورہ عہدے مذکورہ قبائل میں ہی رہیں گے یا پھر ان قبائل کی اعلیٰ طبقاتی خویہوں کو ملحوظ خاطر رکھ کر ان کو یہ عہدے سونپے گئے۔

اشتراط علی البيعة

بیعت کے وقت شرط لگانا

۱۷۶۳: عَنْ ابْنِ لَهَيْعَةَ، ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ شَأْنِ نَقِيفٍ إِذَا بَايَعْتُ؟ فَقَالَ: ((اَشْتَرَكْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ أَنْ لَا صَدَقَةً عَلَيْهَا وَلَا جِهَادًا)) قَالَ: وَأَخْبَرَنِي جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَيَصْلَحُونَ وَيُجَاهِدُونَ إِذَا أَسْلَمُوا)). [الصحيحه: ۱۸۸۸]

ابن لہیعہ، ابو زبیر سے بیان کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے نقیف قبیلہ کی بیعت کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا کہ اس قبیلہ نے (بیعت کرتے وقت) رسول اللہ ﷺ پر یہ شرط عائد کی تھی کہ ان پر صدقہ ہوگا نہ جہاد۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب جب یہ لوگ (پکے) مسلمان ہو جائیں گے تو صدقہ بھی دیں گے اور جہاد بھی کریں گے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۸۸۸۔ احمد (۳۴۱/۳) ابو داؤد (۳۰۲۵) بیہقی فی الدلائل (۵/۳۰۶) مطولاً

فوائد: یہ نبی کریم ﷺ کی حکمت و دانائی کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اگر کوئی قبیلہ یا فرد مشرف باسلام تو ہونا چاہتا ہے، لیکن اسلام

کے ایک دو اجزاء یا شقوں کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں، تو حکمت یہ ہے کہ اس امید پر اس کی شرطیں قبول کر لی جائیں کہ کچھ عرصہ تک ایمان و ایقان میں پختہ ہو کر اسلام کے ہر جزو اور شق کو تسلیم کر لے گا۔ اسی قسم کی بات ”الاذان والصلاة“ کے باب میں ہے کہ ایک آدمی کو آپ ﷺ نے پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا، لیکن وہ کہنے لگا کہ وہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے پانچ نمازیں تو ادا کرنے سے قاصر ہے، اس نے آسان عمل کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو پھر عصر اور فجر کی نمازیں ادا کرتا رہے۔ [دیکھیں: صحیحہ: ۱۸۱۳]

اس حدیث کا یہ معنی نہیں کہ ظہر، مغرب اور عشا کی نمازیں ترک کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ آپ ﷺ کی غرض و غایت مذکورہ آدمی کو راغب کرنا تھی۔ لیکن نبی کریم ﷺ کے بعد اب ایسی کوئی گنجائش نہیں دی جاسکتی۔

آپ کا بری خلافت کے متعلق خبر دینا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب میرے بعد ایسے خلفاء ہوں گے جو اپنے علم پر عمل کریں گے اور انھیں جو حکم دیا جائے اسے سرانجام دیں گے، ان کے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو ایسی چیزوں پر عمل کریں گے جن کو وہ جانتے نہیں ہوں گے اور ایسے افعال سرانجام دیں گے جن کا انھیں حکم نہیں دیا جائے گا۔ ایسوں پر انکار کرنے والا آدمی بری اور ان سے اپنے آپ کو روک لینے والے سالم رہے گا، لیکن وہ جو ان کے ساتھ راضی ہو گیا اور ان کے پیچھے چل پڑا وہ.....“

خبر النبى بالخلافة اليستة

۱۷۶۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَيَكُونُ بَعْدِي خُلَفَاءُ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ وَيَقُولُونَ مَا يُؤْمَرُونَ وَسَيَكُونُ بَعْدِي خُلَفَاءُ يَعْمَلُونَ بِمَا لَا يَعْلَمُونَ، وَيَقُولُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ انْكَرَ عَلَيْهِمْ بَرٌّ، وَمَنْ أَمْسَكَ بِيَدِهِ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)).

[الصحيحہ: ۳۰۰۷]

تخریج: الصحيحہ ۳۰۰۸۔ ابو یعلیٰ (۵۹۰۲) ابن حبان (۶۲۵۸) بیہقی ۸/ ۱۵۷ (۱۵۸)

فوائد: جس نے ایسے حکمرانوں کی اداؤں کو تسلیم کرنے سے انکار کیا، وہ منافقت کرنے، حق پوشی کرنے اور چالپوشی کرنے سے بچ جائے گا۔ جو حسب استطاعت خاموش ہو گیا، موافقت کی نہ مخالفت، تو وہ کم از کم ان کے وبال میں شریک نہیں ہوگا، لیکن جو ان کے ساتھ راضی ہو گیا تو وہ تو ان کی سرکشی، بغاوت اور نافرمانی میں برابر کا شریک ہوگا۔ شاید یہ بات درست ہو کہ موجودہ دور کے تمام حکمران اس قسم کی تمام احادیث کے مصداق ہیں۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد عنقریب تم پر ایسے امراء مسلط ہوں گے جو تم میں ایسی (بری) چیزیں متعارف کروائیں گے جن کا تم انکار کرو گے اور ایسی (اچھی) چیزوں کا انکار کریں گے جن کو تم (بحیثیت نیکی) پہچانتے ہو گے۔ اگر کوئی ایسے (لوگوں کا زمانہ) پالے تو (وہ یاد رکھے کہ) ایسے (حکمرانوں) کی کوئی اطاعت نہیں کی جاتی

۱۷۶۵: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ مَرْفُوعًا: ((سَيَلِيكُمُ أُمَرَاءُ بَعْدِي يَعْرِفُونَكُمُ مَا تُكْبِرُونَ وَيُنْكِرُونَ عَلَيْكُمْ مَا تَعْرِفُونَ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَلَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ)). [الصحيحہ: ۵۹۰]

جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں۔“

تخریج: الصحیحة ۵۹۰۔ حاکم (۳/ ۳۵۲) عقیلی فی الضعفاء (۲/ ۳۱۲)

فوائد: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں کسی کی بات، کسی کا فتویٰ، کسی کا قول، کسی کا عمل، کسی کا فیصلہ اور کسی کا قانون کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ایمان و ایقان کا اولین تقاضا ہے کہ حالات و واقعات اور اوقات و مقامات سے متاثر ہوئے بغیر قرآن و حدیث کے قانون پر عمل پیرا ہونے کو ہی قابل فخر سمجھا جائے۔

اطاعة الامير مالم يأمر بالمعصية حکمران کی اطاعت لازم ہے۔ جب تک (رب کی)

نافرمانی کا حکم نہ دے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان آدمی اس وقت تک اپنے حکمران کی اطاعت کرے جب تک اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے، اگر نافرمانی کا حکم دیا جائے تو اس کی کوئی اطاعت نہیں کی جائے گی۔“

۱۷۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((طَاعَةُ الْإِمَامِ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ، مَا لَمْ يَأْمُرْ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ. عَزَّوَجَلَّ. فَإِذَا أَمَرَ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلَا طَاعَةَ لَهُ)).

تخریج: الصحیحة ۴۵۲۔ تمام الرازی فی الفوائد (۶۸)

فوائد: خلیفہ وقت کی اطاعت کرنا فرض ہے، لیکن جب تک اس کا فیصلہ شریعت کے متصادم نہ ہو۔

حکمران کی غلطی کا وبال اسی پر ہے

سیئة الامیر علیہ

علقمہ بن وائل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: اگر ہم پر ایسے حکمران مسلط ہو جائیں جو ایسے اعمال سرانجام دیں جن کا اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے تعلق نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ”ان کے ذمے وہ بوجھ ہے جو انھیں اٹھوایا گیا (یعنی عدل و انصاف) اور تمھارے ذمے وہ بوجھ ہیں جو تمھیں اٹھوایا گیا (یعنی اطاعت)۔“

۱۷۶۷: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَعْمَلُونَ بِغَيْرِ طَاعَةِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ((عَلَيْهِمْ مَا حُمِلُوا، وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِلْتُمْ)). [الصحیحة: ۱۹۸۷]

تخریج: الصحیحة ۱۹۸۷۔ بخاری فی التاریخ (۱/ ۳۲) ابن ابی شیبہ (۱۵/ ۵۹)

فوائد: ہم نے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں اور اپنے حقوق کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرنا ہے۔ شریعت نے اس بات کی کوئی اجازت نہیں دی کہ خلیفہ کی خیانت اور غفلت کی وجہ سے عوام بھی ایسا کرنے لگ جائیں۔ کیونکہ حاکم و محکوم دونوں کے علیحدہ علیحدہ حقوق اور ذمہ داریاں ہیں، ہر ایک سے اس کی ذمہ داریوں کا سوال کیا جائے گا۔

باب: گمراہ کن حکمرانوں کا بیان

باب: الحکام المضلون

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک دوسرے کی کمر پر ہاتھ رکھ کر آپ کے گھر کی طرف جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے حق میں گمراہ کرنے والے حکمران دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہوں گے۔“

۱۷۶۸: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كُنْتُ مُحَاصِرًا لِلنَّبِيِّ يَوْمًا إِلَى مَنْزِلِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي مِنَ الدَّجَالِ، الْإِنَّمَةُ الْمُضِلُّونَ)). [الصحيحة: ۱۹۸۹]

تخریج: الصحيحة ۱۹۸۹۔ احمد (۵/ ۱۳۵) ابن عبد الحکم فی فتوح مصر (ص ۲۸۵) وقد تقدم برقم (۱۷۲۳)

فوائد: دجال اسلام کے حامیوں اور دشمنوں دونوں کے حق میں بہت بڑی آزمائش ہوگا۔ مسلمانوں کے لئے موت سے پہلے اور کافروں کے لئے موت کے بعد آزمائش ثابت ہوگا۔ لیکن گمراہ حکمرانوں کا مضر پہلو دجال کے شر و فساد سے کوئی کم نہ ہوگا رعایا کا جو آدمی ظالم حکمرانوں کی موافقت کرنے لگے اس کا دین اور دنیا دونوں خسارے میں جاتے ہیں اور جو ان کی مخالفت کرے وہ یا تو مصائب کی دھونکی میں دھونک دیا جاتا ہے یا پھر اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

باب: اسلام میں فرقے اور جماعتیں نہیں ہیں صرف

باب: لا فرق ولا احزاب فی الاسلام

ایک جماعت اور ایک خلیفہ ہے

وانما جماعة وخليفة

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں شر کے بارے میں دریافت کرتا تھا تاکہ اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ (ایک دن) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر کا زمانہ گزار رہے تھے اللہ تعالیٰ نے اسلام جسے ہم نے قبول کیا، کو اور آپ کو ہماری طرف بھیجا۔ (اب سوال یہ ہے کہ) کیا اس خیر کے بعد پھر شر (کا غلبہ ہوگا) جیسا کہ پہلے تھا؟ آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا: ”حذیفہ! اللہ کی کتاب پڑھ اور اس کے احکام پر عمل کر۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں نے کہا: اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تلوار۔“ میں نے کہا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی؟ اور ایک روایت میں ہے کہ کیا تلوار کے بعد خیر کا کوئی حصہ باقی رہے گا؟ (یعنی لڑائی کے بعد اسلام باقی رہے گا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”امارت (اور جماعت) تو قائم رہے گی، لیکن معمولی چون و چرا اور دلوں میں

۱۷۶۹: عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: ((كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةً أَنْ يُذَرِّكُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ [فَنَحْنُ فِيهِ]، [وَجَاءَ بِكَ] فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ [كَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟]، [قَالَ: ((يَا حُذَيْفَةُ تَعْلَمُ كِتَابَ اللَّهِ، وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبْعَدَ هَذَا الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: فَمَا الْبَعْضَةُ مِنْهُ؟ قَالَ: ((السَّيْفُ))، [قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ (وَفِي طَرِيقٍ قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟) قَالَ: ((نَعَمْ، وَفِيهِ (وَفِي طَرِيقٍ تَكُونُ إِمَارَةً) لَفْظٍ: جَمَاعَةٌ) عَلَ أَقْدَاءٍ، وَهَدَنَةٌ عَلَى دَخْنٍ)) قُلْتُ: وَمَا دَخْنُهُ؟ قَالَ: ((قَوْمٌ

نفرتیں اور کہنے ہوں گے اور بظاہر صلح باطن لڑائی ہوگی۔“ میں نے کہا: کہنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد ایک قوم یا مختلف حکمران ہوں گے جو میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور میری سیرت کے علاوہ کوئی اور سیرت اختیار کریں گے تو ان کے بعض امور کو اچھا سمجھ گا اور بعض کو برا اور ان میں ایسے لوگ بھی منظر عام پر آئیں گے جو انسانوں کے روپ میں ہوں گے لیکن ان کے دل شیطانی ہوں گے۔“ ایک روایت میں ہے: میں نے کہا: بظاہر صلح باطن لڑائی اور دلوں میں کینہ ان چیزوں کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے دل (ان خصائل حمیدہ) کی طرف نہیں لوٹیں گے جن سے وہ پہلے متصف ہوں گے۔“ میں نے کہا: کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! اندھا دھند فتنہ ہوگا اور (اس میں ایسے لوگ ہوں گے گویا کہ) وہ جہنم کے دروازوں پر کھڑے داعی ہیں جو آدمی ان کی بات مانے گا وہ اس کو جہنم میں پھینک دیں گے۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے لوگوں کی صفات بیان فرمائیے! آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ ہماری نسل کے ہوں گے اور ہماری طرح باتیں کریں گے۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر ایسا زمانہ مجھے پالے تو میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کی جماعت اور ان کے حکمران کو لازم پکڑے رکھنا“ امیر کی بات سننا اور ماننا۔ اگرچہ تیری پٹائی کر دی جائے اور تیرا مال لوٹ لیا جائے پھر بھی ان کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔“ میں نے کہا: اگر سرے سے مسلمانوں کی جماعت ہو نہ حکمران (تو پھر میں کیا کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمام فرتوں سے کنارہ کش ہو جانا اگرچہ کسی درخت کے تنے کے ساتھ چمٹنا پڑے یہاں تک کہ تجھے موت پالے اور تو اسی حالت پر ہو۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”حدیفہ! کسی درخت کے تنے

(وَفِي طَرِيقِ أُخْرَى: يَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ يَسْتَنُونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي، وَ[يَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتَنْكِرُ] وَسَيُؤْمِنُ فِيهِمْ رَجُلًا قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ، فِي جُثَمَانِ [إِنْسٍ])۔ (وَفِي أُخْرَى: الْهَذَنَةُ عَلَى ذَخَنِ مَايُ؟ قَالَ: ((لَا تَرَجُعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الْإِذْيِ كَانَتْ عَلَيْهِ))۔ قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرُ مِنْ شَرِّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، فِتْنَةُ عُمَيَّاءَ صَمَاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: ((هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِاللِّسِنَتَيْنَا)) قُلْتُ: ((يَا رَسُولَ اللَّهِ! صِفْهُمْ لَنَا۔ قَالَ: ((هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِاللِّسِنَتَيْنَا)) قُلْتُ: ((يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْتَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: ((تَلْزِمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، تَسْمَعُ وَتَطِيعُ الْإِمِيرَ، وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرُكَ، وَأَخَذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ)) قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: ((فَاعْتَزِلْ بِلَاكِ الْفِرْقَى كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعْصَ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ)) (وَفِي طَرِيقٍ): ((فَإِنْ تَمَّتْ يَأْخُذُ بَقِيَّةُ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جِدْلِ خَيْرٍ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ)) (وَفِي أُخْرَى): ((فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً فَالْزِمْ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرُكَ وَأَخَذَ مَالُكَ، فَإِنْ لَمْ تَرَ خَلِيفَةً فَاهْرُبْ [فِي الْأَرْضِ] حَتَّى

يُذَرِّكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَاثِرٌ عَلَى جَذَلٍ
 (شَجَرَةٍ)) [قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ
 يَخْرُجُ الدَّجَالُ)) قَالَ: قُلْتُ: فِيمَ يَجِيئُ؟ قَالَ:
 ((بَنَهْرٍ. أَوْ قَالَ: مَاءٍ وَنَارٍ. فَمَنْ دَخَلَ نَهْرَهُ
 حَطَّ أَجْرُهُ، وَوَجَبَ وَزْرُهُ، وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ
 وَجَبَ أَجْرُهُ، وَحَطَّ وَزْرُهُ)) [قُلْتُ: يَا رَسُولَ
 اللَّهِ: فَمَا بَعْدَ الدَّجَالِ؟ قَالَ: ((عِيسَى ابْنُ
 مَرْيَمَ)) [قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: لَوْ أَنْتَ جِئْتَ
 فَرَسًا لَمْ تَرْكَبْ فَلَوْهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)) [الصحیحة: ۲۷۳۹]

کے ساتھ چمٹ کر مرنا ان (حکمرانوں) کی اطاعت کرنے سے
 بہتر ہوگا۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”اگر ان دنوں میں تجھے
 اللہ کی زمین میں کوئی خلیفہ مل جائے تو اس کو لازم پکڑنا، اگرچہ وہ
 تیری پٹائی کرے اور تیرا مال چھین لے اور اگر تجھے کوئی خلیفہ نظر نہ
 آئے تو کسی (گوشہ) زمین میں بھاگ جانا، حتیٰ کہ تجھے موت آ
 جائے اور تو کسی درخت کے تنے کے ساتھ چمٹا ہوا ہو۔“ میں نے
 کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر دجال ظاہر ہوگا۔“
 میں نے کہا: وہ کون سی علامت لے کر آئے گا؟ آپ ﷺ نے
 فرمایا: ”نہر-یا پانی اور آگ- کے ساتھ آئے گا، جو اس کی
 نہر میں داخل ہوا اس کا اجر ضائع اور گناہ ثابت ہو جائے گا اور جو
 اس کی آگ میں داخل ہوا اس کا اجر ثابت ہو جائے گا اور اس کا
 جرم مٹ جائے گا۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! دجال کے
 بعد کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عیسیٰ بن مریم۔“ میں نے کہا:
 پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس وقت تیری گھوڑی کا
 بچہ پیدا ہوا تو وہ ابھی تک اس قابل نہیں ہوگا کہ تو اس پر سواری کر
 سکے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔“

تخریج: الصحیحة ۲۷۳۹- بخاری (۳۶۰۶/۸۰۸۳) مسلم (۱۸۳۷/۵) ابو عوانة (۵۷۷/۵) ابو داؤد (۵۲۳۳/۳۲۳۷)

عدم المصافحة بالنساء فی البیعة

۱۷۷۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ لَا يُصَافِحُ النِّسَاءَ فِي الْبَيْعَةِ)).

تخریج: الصحیحة ۵۳۰- احمد (۲/۲۱۳) ابن سعد (۱۱/۸)

بیعت لیتے وقت عورتوں سے مصافحہ نہ کرنا
 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ بوقت
 بیعت عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتے تھے۔

فوائد: چونکہ غیر محرم عورتوں کو چھونا منع ہے اس لئے آپ ﷺ عورتوں سے زبانی بیعت لے لیتے تھے۔

اقامة الحد على القريب والبعيد

واجبة

۱۷۷۱: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ مَرْفُوعًا:
 ((كَانَ يَأْخُذُ الْوَبْرَةَ مِنْ جَنْبِ الْبُعِيرِ مِنْ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
 مال غنیمت کے ایک اونٹ کے پہلو سے کچھ بال پکڑے اور فرمایا:

”اس مال میں میرا حصہ بھی وہی ہے جو تم میں سے کسی ایک کا ہے“ خیانت کرنے سے بچو کیونکہ خیانت خائن کے لئے روزِ قیامت باعثِ رسوائی ہوگی لہذا سوئی دھاگہ اور ان سے کم قیمت والی چیزیں ادا کر دو۔ سفر ہو یا حضر اور رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار بس اللہ کے لئے جہاد کرو۔ (یاد رکھو کہ) جہاد جنت کا ایک دروازہ ہے یہ مجاہد کو غم و الم اور پریشانی و پشیمانی سے نجات دلاتا ہے اور رشتہ داروں اور غیر رشتہ داروں میں اللہ کی حدیں قائم کرو اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں متاثر نہ کرنے پائے۔“

الْمَغْنَمُ ثُمَّ يَقُولُ: مَالِي فِيهِ إِلَّا مِثْلُ مَا لَا أَحَدَكُمْ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّاكُمْ وَالْغُلُولُ، فَإِنَّ الْغُلُولَ خِزْيٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَذُوا الْخَيْطَ وَالْمُخِيطَ وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ الْقَرِيبَ وَالْبُعِيدَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ إِنَّهُ يَنْجِي صَاحِبَهُ مِنَ الْهَمِّ وَالْقَمَمِ، وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبُعِيدِ، وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَّائِمَةٌ. [الصحيحه: ۱۹۴۲]

تخریج: الصحيحه: ۱۹۴۲۔ الضياء في المختارة (۸/۲۸۰) طبرانی فی الاوسط (۵۲۵۲) ابن ماجه (۲۵۳۰) مختصراً جداً بذكر امامه الحدود۔

رات کو گفتگو کرنے کی رخصت کا بیان

سیدنا عمر بن خطاب ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے کسی معاملے میں سیدنا ابوبکر ؓ کے ساتھ رات کو گفتگو کرتے تھے اور میں دونوں کے پاس موجود ہوتا تھا۔

الرخصة الاسماء

۱۷۷۲: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمُرُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنَا مَعَهُمَا)).

تخریج: الصحيحه: ۲۷۸۱۔ ترمذی (۱۲۹) نسائی فی الکبری (۷۲۵۲) ابن حبان (۲۰۳۳) احمد (۱/۲۶۲۵) بیہقی (۱/۳۵۲) وفيه قصة۔

فوائد: اس حدیث کے ذریعے نبی کریم ﷺ یہ سبق دینا چاہتے ہیں کہ حاکم وقت کو مسلم رعایا کے بارے میں ذوقِ دوراندیش تجربہ کار اور منجھے ہوئے حضرات سے مشاورت کرنی چاہیے۔

سیدنا عثمان اور جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر

عثمان ومن تبعه على الهدى

ہے

جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عثمان ؓ کی شہادت کے بعد سیدنا معاویہ ؓ کے ساتھ خیمہ زن تھے۔ سیدنا کعب بن مرہ بہزری ؓ کھڑے ہوئے اور کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہوتی تو میں اس مقام پر کھڑا نہ ہوتا۔ جب معاویہ نے رسول اللہ ﷺ کا نام سنا تو لوگوں کو بٹھا دیا انھوں نے کہا: ”ہم

۱۷۷۳: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَكْرَيْنَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَامَ كَعْبُ بْنُ مَرَّةَ الْبَهْرِيُّ فَقَالَ: لَوْلَا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا قُمْتُ هَذَا الْمَقَامَ، فَلَمَّا سَمِعَ [مُعَاوِيَةَ] بِذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَجْلَسَ

رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا انھوں نے اپنے بالوں کو سنوارا ہوا اور چہرے پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس (عثمان) کے قدموں کے نیچے سے فتنہ نکلے گا“ اس وقت یہ (عثمان) اور اس کے پیروکار ہدایت پر ہوں گے۔“ منبر کے پاس سے ابن حوالہ ازدی کھڑا ہوا اور مجھے کہا: (کعب!) تو بھی اسی کا ساتھی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اللہ کی قسم! میں اس مجلس میں حاضر تھا، اگر مجھے یہ یقین ہو جائے کہ اس لشکر میں میری تصدیق کرنے والے موجود ہیں تو میں اس کے بارے میں سب سے پہلے میں کلام کروں گا۔

النَّاسَ، فَقَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ مَرَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ عَلَيْهِ مَرْجُلًا [مُعْدِفًا] قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَتَخْرُجَنَّ فِتْنَةٌ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ. أَوْ بَيْنَ رَجُلَيْ. هَذَا يَعْنِي: عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. هَذَا يَوْمُنِيذٍ وَمَنْ اتَّبَعَهُ عَلَى الْهُدَى)) قَالَ: فَقَامَ ابْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ مِنْ عِنْدِ الْمَنْبَرِ، فَقَالَ: إِنَّكَ لَصَاحِبُ هَذَا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاللَّهِ! إِنِّي لَحَاضِرُ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ، وَلَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي فِي الْحَبِشِ مُصَدِّقًا كُنْتُ أَوَّلَ مُتَكَلِّمٍ بِهِ))۔ [الصحيحہ: ۳۳۱۹]

تخریج: الصحيحہ ۳۱۱۹۔ احمد (۳/۲۳۱) ابن ابی عاصم فی السننہ (۲/۵۹۰) طبرانی فی الکبیر (۲۰/۳۱۶)
فوائد: معلوم ہوا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ صحیحہ تھے وہ اور ان کے رفقاء ہدایت و رشد پر گامزن تھے اور ان کے مخالفین اور ان کو خلع شہادت پہنانے والے ضلالت و گمراہی کے گڑھوں میں گرے ہوئے تھے۔

باب: قیامت کے دن غدار کی رسوائی و بدنامی کا بیان
 سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے روز ہر دھوکے باز کی دیر کے ساتھ ایک جھنڈا ہوگا جس سے اس کی پہچان ہوگی۔“

باب: فضیحة الغادر يوم القيامة
 ۱۷۷۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ عِنْدَ اسْتِثْنِهِ))۔ [الصحيحہ: ۱۶۹۰]

تخریج: الصحيحہ ۱۶۹۰۔ احمد (۳/۳۵) مسلم (۱۵۳۸) ابو یعلیٰ (۱۲۳۵)
فوائد: بہت بڑی رسوائی ہے کہ حشر کے میدان میں پوری خلق خدا کے سامنے دیر کے ساتھ ایک جھنڈا اگڑا ہوا ہو جو اس کی خیانت دھوکے اور عہد شکنی پر دلالت کرے۔

غلط حکمرانوں کے ساتھ تعاون نہ کرنا
 سیدنا ابوسعید اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم پر ایسے امراء مسلط ہوں گے جو شریر لوگوں کو اپنے قریب کریں گے اور نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے جو آدمی ان کا زمانہ پالے تو وہ ان (کی حکومت کا) نہ منظم بنے نہ سپاہی نہ وصول کنندہ اور نہ خزانچی۔“

عدم المعاونة بشرار الأعة
 ۱۷۷۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ، يَقْرَبُونَ شِرَارَ النَّاسِ، وَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِفِهَا، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْهُمْ، فَلَا يَكُونَنَّ عَرِيفًا، وَلَا شَرِيطًا وَلَا جَابِيًا، وَلَا خَازِنًا))۔

تخریج: الصحیحہ ۳۶۰۔ ابن حبان (۴۵۸۶) ابو یعلیٰ (۱۱۱۵)

فوائد: اس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ باطل نظام میں کسی قسم کا تعاون نہ کیا جائے۔

غیر کے طریقہ کو اپنانا بدترین کام ہے

اخذ سنة الغير شر

سیدنا شہاد بن اوس ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس امت کے شر پسند لوگ پہلے گزر جانے والے اہل کتاب کے طریقوں کے مطابق ایسے ہی چلیں گے جیسے تیار کیا ہوا تیر دوسرے تیر کے مطابق ہوتا ہے۔“

۱۷۷۶: عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرْفُوعًا: ((لَيَحْمِلَنَّ شِرَارُ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى سَنَنِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ. أَهْلُ الْكِتَابِ. حَدُّو الْقُدَّةَ بِالْقُدَّةِ)). [الصحیحہ: ۳۳۱۲]

تخریج: الصحیحہ ۳۳۱۲۔ احمد (۱۲۵/۳) طبرانی الکبیر (۷۱۳۰) علی بن الجعد (۳۳۵۹)

فوائد: یعنی جو برائیاں اہل کتاب میں پائی جاتی تھیں اس امت کے شر پسند لوگ بھی ان کے مرتکب ہوں گے۔

حکمرانی سے ڈرنے کا بیان

الترهيب من الامارة

یزید بن شریک کہتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے اسے زیبائش کا کپڑا دے کر مروان کے پاس بھیجا۔ مروان نے چوکیدار سے کہا: دیکھو دروازے پر کون ہے؟ اس نے کہا: ابو ہریرہ ؓ ہیں۔ اس نے انھیں اندر آنے کی اجازت دی اور کہا: ابو ہریرہ! رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان کرو۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”عنقریب آدمی یہ تمنا کرے گا کہ اگر وہ ثریا ستارے سے گر پڑے (تو کوئی بات نہیں، لیکن کہیں) اسے لوگوں کے کسی معاملے کا ذمہ دار نہ بنا دیا جائے۔“

۱۷۷۷: عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ، أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ بَعَثَ مَعَهُ بِكِسْوَةٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ مَرْوَانُ لِلْبَوَّابِ: أَنْظِرْ مَنْ بِالْبَابِ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذِنَ لَهُ، قَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيُوشِكُ رَجُلٌ أَنْ يَتَمَنَّيَ أَنَّهُ خَرَّ مِنَ الثَّرْيَا، وَلَمْ يَلِ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا)). [الصحیحہ: ۳۶۱۱]

تخریج: الصحیحہ ۳۶۱۱۔ حاکم (۹۱/۳) احمد (۲۷۷/۲) البزار (الکشف ۱۲۳)

یزید بن شریک کہتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے اسے زیبائش کا کپڑا دے کر مروان کی طرف بھیجا۔ مروان نے اپنے پہرے دار سے کہا: دیکھو دروازے پر کون ہے؟ اس نے کہا: ابو ہریرہ ؓ ہیں۔ اس نے انھیں اندر آنے کی اجازت دی اور کہا: ابو ہریرہ! کوئی حدیث بیان کرو جو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”عنقریب آدمی یہ تمنا کرے گا کہ وہ ثریا ستارے سے گر پڑے (تو خیر ہے

۱۷۷۸: عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ، أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ بَعَثَ مَعَهُ بِكِسْوَةٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ مَرْوَانُ لِلْبَوَّابِ: أَنْظِرْ مَنْ بِالْبَابِ؟ قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ، فَأَذِنَ لَهُ، قَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! حَدِّثْنَا شَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيُوشِكَنَّ رَجُلٌ أَنْ يَتَمَنَّيَ أَنَّهُ خَرَّ مِنَ الثَّرْيَا، وَلَمْ يَلِ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ

[شَيْئًا]]. [الصحيحة: ۲۶۲۰]

تخریج: الصحیحة ۲۶۲۰۔ انظر الحديث السابق۔

اغلاق الباب الأمير ليس بخير

حکمران کا دروازے کو ضرورت مندوں سے بند کر لینا

بہتر نہیں ہے

۱۷۷۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَأْمِنُ إِمَامٍ يَغْلُقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكِينَةِ، إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلْقِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكِنَتِهِ)).

سیدنا عمرہ بن مروہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاویہ بن سفیان ؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جو حکمران ضرورت مندوں، مفلسوں اور حاجت مندوں سے اپنے دروازے بند کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت، حاجت اور مسکنت کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۲۹۔ ترمذی (۱۳۳۲) احمد (۲۳۱/۲) حاکم (۹۳/۲)

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں جو حقیقت بیان کی گئی ہے، عصر حاضر کے باختیار عہدیداروں نے اس کی خوب وضاحت کر دی ہے۔ غریبوں اور بے سکون کے ساتھ ظلم اور ناانصافی کرنے والا کبھی بھی سکون کی سانس نہیں لے گا بشرطیکہ اسے علم ہو کہ سکون اور بے سکونی کس کو کہتے ہیں۔ دو جہانوں کے سردار ﷺ کو یہ اجازت نہیں دی گئی کہ وہ سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم ؓ جیسے ناوار، غریب اور نابینے صحابی کی آمد پر ناخوشگواری کا اظہار کریں، لیکن دور حاضر کا دو ٹکے کا آدمی ”لو لے لنگروں“ سے ہم کلام ہونا گوارا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ خود فیصلہ کر لے گا۔

الشدة على الأمير

امیر پر سختی کا بیان

۱۷۸۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَأْمِنُ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَغْلُولًا، لَا يَفْكُهُ إِلَّا الْعَدْلُ، أَوْ يُؤْبَقُهُ الْجَوْرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”دس آدمیوں کے امیر کو بھی قیامت کے روز اس حال میں لایا جائے گا کہ وہ جکڑا ہوا ہوگا“ اس کا عدل و انصاف اس کو آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم و ستم اس کو ہلاک کر دے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۲۶۲۱۔ احمد (۲۳۱/۲) ابو یعلیٰ (۲۶۲۹) بیہقی (۹۶/۱۰) ابن الجارود (۵۱۵)

فوائد: جنھوں نے مملکتوں کی مملکتوں اور ان کے کروڑوں باشندوں کو داؤ پر لگا رکھا ہے ان کا کیا حشر ہوگا۔

۱۷۸۱: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَأْمِنُ رَجُلٍ يَلِكِي أَمْرَ عَشْرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ، إِلَّا أَتَى اللَّهُ. عَزَّ وَجَلَّ. مَغْلُولًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهُ

سیدنا ابوامامہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی دس افراد کے معاملات کی ذمہ داری سنبھالتا ہے وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی

گردن تک جکڑے ہوں گے۔ اس کی نیکی اس کو آزاد کرائے گی یا اس کی برائی اس کو ہلاک کر دے گی۔ (اس امارت کی) ابتدا میں ملامت درمیان میں ندامت اور آخر میں یعنی قیامت کے روز رسوائی ہوتی ہے۔“

إِلَىٰ عُنُقِهِ، فَكَفَّ بَوَّءَهُ، أَوْ أَوْبَقَهُ اُثْمَهُ، أَوَّلَهَا مَلَامَةً، وَأَوْسَطُهَا نَدَامَةً، وَآخِرُهَا حِزْبُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحہ: ۳۴۹]

تخریج: الصحيحہ ۳۳۹۔ احمد (۲۱۷/۵) طبرانی فی الکبیر (۷۷۲۳) وفی الشامیین (۱۵۸۰) باختلاف فی السند۔

فوائد: موجودہ دور میں اس حدیث کا حصہ سمجھنا آسان ہو گیا ہے جب ایک حکمران امارت سنبھالتا ہے تو اس ملک کے کتنے باشندے اسے ملامت کرتے ہیں، سارے کے سارے مخالفین اور موافقین میں سے بھی کئی افراد اس پر سب و شتم کرتے ہیں۔ جب وہ عہدہ اس سے چھین جاتا ہے یا الیکشن میں وہ ہار جاتا ہے تو اسے جس حسرت و ندامت اور شرمندگی و پشیمانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے کوئی زبان اس کو تعبیر نہیں کر سکتی اور امارت کے مکمل تقاضے پورے نہ کرنے کی وجہ سے آخرت میں بھی رسوائی و ناکامی کا خطرہ ہوتا ہے۔

دھوکے باز حکمران پر جنت حرام ہے

حسن کہتے ہیں کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ مرنے پر مرض الموت میں مبتلا تھے عبید اللہ بن زید ان کی تیمارداری کرنے کے لئے آئے۔ سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی، اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میں زندہ رہوں گا تو تجھے بیان نہ کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی رعیت کی رکھوالی جس آدمی کے سپرد کر دے اور وہ انھیں دھوکے دیتے ہوئے مرجائے تو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا۔“

تحريم الخبة على الامير الفاش

۱۷۸۲: عَنْ الْحَسَنِ، قَالَ: عَادَ عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، قَالَ مَعْقِلٌ: أَنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَاحَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). [الصحيحہ: ۲۶۳۱]

تخریج: الصحيحہ ۲۶۳۱۔ بخاری (۷۱۵۰) مسلم (۱۳۲) احمد (۲۵/۵)

فوائد: جو حاکم یا امیر اپنی رعایا سے خیانت کرتا ہے ان پر ظلم کرتا ہے ان کے حقوق پورے نہیں کرتا اور ان سے ناجائز ٹیکس لیتا ہے تو وہ جنت سے محروم رہتا ہے۔

برائی کی سزا کا بیان

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو قوم عہد توڑتی ہے اس میں قتل عام ہو جاتا ہے۔ جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر موت مسلط کر دیتا ہے اور جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی اللہ تعالیٰ اس سے

جزاء السيئة

۱۷۸۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ مَرْثُوعًا: ((مَا نَقُصُّ قَوْمَ الْعَهْدِ قَطُّ، إِلَّا كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ، وَمَا ظَهَرَتْ فَاحِشَةٌ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ، وَلَا

مَنْ قَوْمَ الزَّكَاةِ، إِلَّا حَبَسَ اللَّهُ عَنْهُمْ الْقَطْرَ)). [الصحيحة: ۱۰۷]

تخریج: الصحيحة ۱۰۷۔ حاکم (۱۲۶/۲) بیہقی (۳۲۶/۳)

دنب التفريق من الجماعة

۱۷۸۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصْبَةٍ، أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصْبَةٍ، أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً، فَقَتِلَ فَقَتْلُهُ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مَوْتِهَا، وَلَا يَفِي لِدَىْ عَهْدٍ عَهْدَةٍ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ)). [الصحيحة: ۹۸۳]

جماعت سے الگ ہونے کا گناہ

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حکمران کی اطاعت ترک کر دی اور جماعت سے مفارقت اختیار کر لی اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت والی موت مرے گا۔ جس نے اندھا دھند جھنڈے کے نیچے لڑائی کی عصبيت کی بنا پر غصے میں آیا، عصبيت کی طرف دعوت دی اور عصبيت کی بنا پر مدد کی اور قتل ہو گیا تو وہ بھی جاہلیت والی موت مرے گا اور جو میری امت پر بغاوت کرتے ہوئے نکلا، نیکوکاروں اور بدکاروں کو قتل کرتا گیا، مومن سے کنارہ کشی نہ کی اور عہد والے کا عہد پورا نہ کیا تو وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں۔“

تخریج: الصحيحة ۹۸۳۔ مسلم (۱۸۳۸) نسائی (۳۱۱۹) احمد (۳۰۶/۳) (۳۸۸)

فوائد: جو آدمی امام کی اطاعت ترک کر دیتا ہے اسلامی جماعت سے دور بدک جاتا ہے اور اہل اسلام کے اتفاق و اتحاد کی مخالفت کرتا ہے اور اسی حالت میں مر جاتا ہے تو وہ اسی میت و حالت میں مرتا ہے جس پر دور جاہلیت میں مرنا تھا، کیونکہ اس وقت بھی شتر بے مہارت تھا اور اب بھی ہے۔ اس دور میں خاندانی عصبيت اور قبائلی انانیت عروج پر ہے اللہ تعالیٰ کے نام پر دوستی و یاری عقدا ہو چکی ہے۔ سبستوں کے چکر ہیں، تو میتوں کے چکر ہیں، تعلقات قدیمہ کے چکر ہیں، جھوٹی محبتوں کے دعوے ہیں۔ ان چکروں میں پڑ کر اور حق و باطل کو پس پشت ڈال کر تیر و کمان کا تبادلہ ہوتا ہے، برس ہا برس قطع تعلقی میں گزر جاتے ہیں، مسلمانوں کے بعض خاندانوں میں عداوت و کدورت وہ مقام حاصل کر چکی ہے کہ دشمن بھی اس کے سامنے شرم جائے۔

۱۷۸۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ خَلَعَ يَدَهُ مِنْ طَاعَةِ، لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)). [الصحيحة: ۹۸۴]

سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے (حکمران کے جائز کاموں میں) اطاعت سے ہاتھ اٹھالیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔“

تخریج: الصحيحة ۹۸۴۔ مسلم (۱۸۵۱) ابو عوانہ (۳۶۹/۳) (۳۰۷) بهذا اللفظ احمد (۸۳/۲) حاکم (۱/۷۷) (۱۷۷) بمعناه۔

فوائد: اگر مسلمانوں کی جماعت موجود ہو تو اس میں شامل ہونا اور اس کے حاکم کو اپنا امیر تسلیم کر کے اس کی اطاعت کرنا فرض ہے۔ لیکن موجودہ دور میں اسلامیوں کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ قوانین و ضوابط میں پابند ہو کر پروان چڑھنے والی قوم انتظام و انصرام سے یکسر ناواقف ہو چکی ہے۔ فالِی اللہ المُنشئُکِ۔

عصیت اور بغیر سوچے سمجھے لڑنے کا گناہ

سیدنا جناب بن عبد اللہ بکلی ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اندھا دھند جھنڈے کے نیچے قتل ہوا جہاں اس نے عصیت کے لئے پکارا یا عصیت کی بنا پر مدوکی تو اس کا قتل ہوتا جاہلیت والا ہوگا۔“ [الصحيحة: ۴۳۳]

ذنب القتال على العصبية والعمية

۱۷۸۶: عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ مَرْفُوعًا: ((مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِيَّةٍ يَدْعُو عَصِيَّةً، أَوْ يَنْصُرُ عَصِيَّةً فَيَقْتُلُهُ جَاهِلِيَّةٌ)).

تخریج: الصحيحة ۳۸۹۔ نسائی (۳۲۰۹) بیہقی فی السنن (۱۰/ ۱۱۱) فی الشعب (۷۴۰۲) احمد (۷۰/ ۲) ابو داؤد (۲۹۳۲) عن طریق آخر۔

فوائد: ہمیں اسلام کے نام پر زندہ رہنا چاہئے ہماری محبتیں اور نفرتیں اسلام کے نام پر ہوں ہماری صلہ رحمی اور قطع تعلقی اسلام کے نام پر ہو ہم اپنے بھائی سے سب سے پہلے اسلام کے نام پر محبت کریں پھر اپنے والدین کا بیٹا ہونے کی وجہ سے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی دلیری و بہادری اور قوت و قدرت کا اظہار دشمنان اسلام کے سامنے کریں نہ کہ اپنے ہمسائیوں اور محلے والوں کے سامنے تاکہ ہم اسلام کی موت مریں نہ کہ جاہلیت والی جو قبولیت اسلام سے پہلے مرنے تھی۔

نیک وزیر کی اہمیت

قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھو سیدہ عائشہ ؓ سے سنا انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی کسی کام کا ذمہ دار بنا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ خیر کا ارادہ کر رکھا ہو تو وہ اس کو ایک نیک وزیر عطا کرے گا کہ اگر وہ بھول گیا تو وہ اسے یاد کرائے گا اور اگر اسے یاد رہا تو وہ اس کی مدد کرے گا۔“

اہمیت وزیر الصالح

۱۷۸۷: عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي [عَائِشَةَ] تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَأَرَادَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا، جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا صَالِحًا، إِنْ نَسِيَ ذِكْرًا وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ)) [الصحيحة: ۴۸۹]

تخریج: الصحيحة ۳۸۹۔ نسائی (۳۲۰۹) بیہقی فی السنن (۱۰/ ۱۱۱) فی الشعب (۷۴۰۲) احمد (۷۰/ ۲) ابو داؤد (۲۹۳۲) عن طریق آخر۔

فوائد: متقی و پرہیزگار وزیر و مشیر بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتا ہے جو حکمران کو ضلالت و گمراہی سے بچاتا ہے۔

باب: (اور وہی بہترین رفیق ہیں) آیت کا شان

باب: سبب نزول آية (وحسن اولئك

نزول

رفیقا)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے میری جان سے زیادہ محبوب ہیں! آپ مجھے میرے اہل سے زیادہ پیارے ہیں اور آپ مجھے میرے بیٹے سے زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور آپ مجھے یاد آتے ہیں تو مجھ سے صبر نہیں ہوتا؛ حتیٰ کہ آپ کے پاس آجاتا ہوں اور آپ کا دیدار کر کے (سکون پالیتا ہوں)۔ لیکن جب مجھے اپنی موت یاد آتی ہے تو سوچتا ہوں کہ جب آپ جنت میں داخل ہوں گے تو انبیاء کے ساتھ (بلند مرتبوں پر) فائز ہو جائیں گے اور اگر میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کو نہیں دیکھ سکوں گا؟ نبی کریم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا؛ حتیٰ کہ جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے: ﴿اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول کا کہنا مانے وہ (جنت میں) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے سرفراز کیا یعنی پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیکوں کے ساتھ اور ان لوگوں کا ساتھ اچھا ساتھ ہے﴾ (سورۃ نساء: ۶۹)

۱۷۸۸: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَإِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَأَتُكُونُ فِي الْبَيْتِ فَأَذْكُرُكَ فَمَا أَصْبِرُ حَتَّى آتِيكَ، فَأَنْظُرَ إِلَيْكَ وَإِذَا ذَكَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَكَ عَرَفْتُ أَنَّكَ إِذَا دَخَلْتَ الْحَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَإِنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْحَنَّةَ خَشِيتُ أَنْ لَا أَرَاكَ؟ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ - بِهَذِهِ الْآيَةِ ﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ (النساء: ۶۹) [الصحيحه: ۲۹۳۳]

تخریج: الصحيحه ۲۹۳۳- طبرانی فی الاوسط (۳۸۰) الصغير (۲۶/۱)

فوائد: یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فکر تھی جنہوں نے دنیا میں رسول اللہ ﷺ کا دیدار تو کر لیا، لیکن جنت میں پہنچ کر آپ ﷺ کا دیدار کرنے یا نہ کرنے کی فکر پڑ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دلائی اور بعد میں آنے والوں کے لئے ایک قانون پیش کر دیا کہ اگر کسی کو آپ ﷺ کا دیدار کرنے کی خواہش ہے تو وہ آپ ﷺ کی پیروی کرے۔

باب: اصل قولہم والتابعین لہم

باحسان

۱۷۸۹: عَنْ مُحَاشِيعِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِابْنِ أَخٍ لَهُ يُبَايِعُهُ عَلَى الْهَجْرَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا بَلَ يُبَايِعُ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنَّهُ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَيَكُونُ مِنَ التَّابِعِينَ)). [الصحيحه: ۲۹۰]

باب: بھلائی کے ساتھ ان (صحابہ) کی پیروی کرنے والے اس قول کی اصل بنیاد کا بیان

سیدنا مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنا ایک بھتیجا لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے تاکہ وہ ہجرت پر آپ ﷺ کی بیعت کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! اب صرف اسلام پر بیعت ہوگی کیونکہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔“

تخریج: الصحیحہ ۲۹۰۔ احمد (۳/۳۶۸/۳۶۹) ابن ابی عاصم فی الآثار (۱۳۰۳) طحاوی فی شرح المشکل (۲۶۱۸)
فوائد: اس کا معنی یہ ہے کہ جس شہر کو مسلمان فتح کر چکے ہوں اس سے ہجرت کرنے کا کیا تک ہے؟ کیونکہ اب وہ دارالسلام ہے۔
 امام البانیؒ اسی حدیث کی دوسری سند کرتے ہوئے کہا: مجاشع بن مسعود کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائی معبد کو رسول اللہ ﷺ کے پاس فتح مکہ کے بعد لے کر گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! اس کی ہجرت پر بیعت لے لیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہجرت تو مہاجرین کے لئے گزر چکی ہے۔ میں نے کہا: تو پھر کس چیز پر اسلام قبول کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام اور جہاد پر۔ [صحیحہ: ۲۹۰ تحت] معلوم ہوا کہ دارالکفر سے ہجرت کرنا ضروری ہے نہ کہ دارالسلام سے۔

لا طاعة فی معصية الله

اللہ کی نافرمانی کرنے میں کسی کی اطاعت نہیں ہے

سیدنا عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
 ”اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی میں (کسی خلیفہ کی) کوئی اطاعت نہیں۔“

۱۷۹۰: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا طَاعَةَ لِمَا مَعْصِيَةِ اللَّهِ. تَبَارَكَ وَتَعَالَى)). [الصحیحہ: ۱۸۰]

تخریج: الصحیحہ ۱۸۰۔ احمد (۳/۳۲۶/۳۲۷) ابو داؤد الطیالسی (۸۵۰) ابن ابی شیبہ (۱۲/۵۳۵)

سیدنا عبداللہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ زیاد نے سیدنا عمران بن حصینؓ کو خراسان کا گورنر بنا کر بھیجنا چاہا، لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ ان کے ساتھیوں نے انھیں کہا: کیا تجھے خراسان کی مسؤلیت گوارا نہیں؟ انھوں نے کہا: بخدا! مجھے یہ بات بھلی معلوم نہیں ہوتی کہ میں لڑائیوں کی آگ میں جلتا رہوں اور تم لوگ فتح کے بعد پرسکون ہو کر پہنچ جاؤ۔ دراصل مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں دشمن کے مقابلے میں ہوں گا اور ادھر سے زیاد کا خط پہنچ جائے گا۔ اس کے بعد اگر میں آگے بڑھا تو ہلاک ہو جاؤں گا اور اگر واپس آ گیا تو میری گردن کٹ جائے گی۔ ان کے بعد زیاد نے سیدنا حکم بن عمرو غفاریؓ کو بھیجے کا ارادہ کیا، انھوں نے اس کا حکم مان لیا۔ عمرانؓ نے کہا: کیا کوئی حکم کو میرے پاس بلا کر لائے گا؟ جو ایک قاصد گیا اور حکم ان کی طرف چل پڑا اور ان کے پاس پہنچ گیا۔ عمرانؓ نے حکمؓ سے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاتی؟“ انھوں نے کہا: ہاں۔ عمرانؓ نے

۱۷۹۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: أَرَادَ زَيْدٌ أَنْ يَبْعَثَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَلَى خُرَاسَانَ، فَأَبَى عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: أَتَرَكْتَ خُرَاسَانَ أَنْ تَكُونَ عَلَيْهَا؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا يَسُرُّنِي أَنْ أَصْلَى بَحْرَهَا وَتُصَلُّونَ بِزِدْهَا، وَإِنِّي أَخَافُ إِذَا كُنْتُ فِي نُحُورِ الْعَدُوِّ أَنْ يَأْتِيَنِي كِتَابٌ مِنْ زَيْدٍ، فَإِنْ أَنَا مَضَيْتُ هَلَكْتُ، وَإِنْ رَجَعْتُ ضُرِبْتُ عُنُقِي، قَالَ: فَأَرَادَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغَفَارِيَّ عَلَيْهَا، قَالَ: فَأَنْقَادَ لِأَمْرِهِ۔ قَالَ: فَقَالَ عِمْرَانُ: أَلَا أَحَدٌ يَدْعُو لِي الْحَكَمُ؟ قَالَ: فَأَنْطَلَقَ الرَّسُولُ، قَالَ: فَأَقْبَلَ الْحَكَمُ إِلَيْهِ۔ قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ عِمْرَانُ لِلْحَكَمِ: أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا طَاعَةَ لِأَحَدٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى))؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عِمْرَانُ: لِلَّهِ الْحَمْدُ، أَوْ: اللَّهُ أَكْبَرُ۔

[الصحیحة: ۱۷۹] ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ یا ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہا۔

تخریج: الصحیحة ۱۷۹۔ احمد (۲۲/۵) طبرانی فی الکبیر (۱۸۵/۱۸) بهذا اللفظ، ولحدیث طرق۔

فوائد: جہاں صحابہ کرام کو کوئی شبہ پڑتا تو وہ اس کام سے باز آ جانے والے تھے جیسا کہ عمران بن حصین ؓ کہتے ہیں کہ میں نے خراسان کا عہدہ اس لئے ترک کیا، کیونکہ مجھے شبہ تھا، مثلاً ایک دن ہم اپنے دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کے تیار ہو جاتے ہیں لیکن بعد میں پتہ چلے کہ اس لڑائی کا کوئی مقصد نہیں۔ تو ایسی صورت میں اگر لڑائی لڑی جائے تو پھر بھی نقصان ہے اور اگر واپس آیا جائے تو زیادہ نقصان کرتا ہے۔

سیدنا علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر ایک آدمی کو امیر مقرر کیا۔ اس امیر نے آگ جلائی اور کہا: اس میں داخل ہو جاؤ۔ کچھ لوگوں نے (امیر کی اطاعت کرتے ہوئے) واقعی داخل ہونے کا ارادہ کر لیا، دوسروں نے کہا: ہم نے (اسلام قبول کر کے تو) آگ سے دور بھاگنے کی کوشش کی ہے (اور اب.....)۔ جب یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کو سنایا گیا تو آپ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا: جو داخل ہونا چاہتے تھے: ”اگر تم آگ میں داخل ہو جاتے تو روز قیامت تک وہیں ٹھہرنا پڑتا۔“ اور آپ ﷺ نے دوسرے لوگوں کی تعریف کی اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی بشر کی اطاعت نہیں کی جاتی، اطاعت تو نیکی کے کاموں میں ہوتی ہے۔“

۱۷۹۲: عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ جَيْشًا، وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا، وَقَالَ: ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: إِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا، فذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: ((لَوْ دَخَلْتُمُوهَا، لَمْ تَزَلُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا، وَقَالَ: ((لَا طَاعَةَ إِلَّا لِلْمَعْرُوفِ)).

[الصحیحة: ۱۸۱]

تخریج: الصحیحة ۱۸۱۔ بخاری (۷۲۵۷) مسلم (۱۸۳۰) ابو داؤد (۲۲۲۵) نسائی (۲۲۱۰) ابو داؤد الطیالسی (۱۰۹)

فوائد: کوئی اعلیٰ ہو یا ادنیٰ، حاکم ہو یا محکوم جس کی بات بھی قرآن وحدیث کے مخالف ہوگی، اس کی کوئی اطاعت نہیں کی جائے گی۔

باب: ما للخليفة من بيت المال

۱۷۹۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَفَارِيِّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ أَضْحَى، فَقَدَّمُ إِلَيْنَا خَزِيرَةً، فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَوْ قَدَّمْتَ إِلَيْنَا مِنْ هَذَا الْبَطِّ وَالْوَزِّ وَالْخَيْرِ الْكَثِيرِ! قَالَ: يَا ابْنَ زُرَيْرٍ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِلْخَلِيفَةِ إِلَّا قَصْعَتَانِ: قَصْعَةٌ يَأْكُلُهَا

باب: بیت المال میں خلیفہ کے حق کا بیان

عبداللہ بن زریر غفاری کہتے ہیں کہ ہم عید الاضحیٰ کے موقع پر سیدنا علی بن ابوطالب ؓ کے پاس گئے، انھوں نے (بطور ضیافت) خزیرہ، قیسے اور آٹے سے تیار کیا جانے والا ایک قسم کا کھانا پیش کیا۔ ہم نے کہا: امیر المؤمنین! اگر آپ ؓ بطح اور مرغابی کا گوشت پیش کر دیتے تو (بہت اچھا ہوتا) مال کثیر موجود ہے۔ انھوں نے کہا: ابن زریر! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ”خلیفہ کے لئے

هُوَ وَأَهْلُهُ، وَقَصْعَةً يُطْعَمُهَا)).
[الصحيحہ: ۳۶۲] صرف دو پیالے حلال ہیں: ایک پیالہ اس کے اور اس کے اہل کے کھانے کیلئے اور ایک کسی کو کھلانے کے لئے۔“

تخریج: الصحيحہ ۳۶۲۔ ابن ابی الدنيا فی الورع (۱۲۸) احمد (۱/ ۷۸) ابن عاکر (۳۶۹/ ۳۵) وفی فضائل الصحابة (۱۲۴۱) فوائده: امام البانیؒ اس حدیث پر یہ عنوان قائم کرتے ہیں: ”ما للخلیفة من بیت المال“ یعنی: خلیفہ کا بیت المال میں کتنا حصہ ہے؟ دراصل خلیفہ عوام کا خادم ہوتا ہے وہ لوگوں کے دین کی اصلاح کرتا ہے وہ لوگوں کو امن مہیا کرتا ہے جس کا صلہ اللہ تعالیٰ سے وصول کرے گا۔ آپ ﷺ نے اسے پر تکلف زندگی نہیں بلکہ سادہ زندگی گزارنے کی رغبت دلائی۔

اثنا عشر خلیفہ من قریش قریش کے بارہ خلیفوں کا بیان

۱۷۹۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ مَرْقُوعًا: ((لَا يَزُولُ هَذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَّا إِلَىٰ اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً كُلَّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)). [الصحيحہ: ۳۷۶] سیدنا جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ (خلافت والا) معاملہ بارہ خلفا تک غالب رہے گا وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔“

تخریج: الصحيحہ ۳۷۶۔ مسلم (۸/ ۱۸۲۱) ابو داؤد (۳۲۸۰) احمد (۵/ ۹۸۹۳)

فوائده: اس حدیث کی وضاحت میں مختلف قسم کی آراء پیش کی گئی ہے کیونکہ کئی صدیوں تک قریشیوں کی خلافت جاری رہی کئی خلفاء اور امراء گزرے۔ اب اس حدیث میں مذکورہ بارہ خلفاء سے مراد کون لوگ ہیں؟ ہر ایک نے اس حدیث کے مختلف طرق سے ثابت ہونے والے متون اور تاریخ پر نگاہ رکھ کر اپنا اپنا نظریہ پیش کیا، کچھ تفصیل یہ ہے:

(۱) اس حدیث کا مصداق یہ ہے کہ زمین کے مختلف خطوں میں یہ بارہ خلفاء ایک وقت میں ہوں گے اور پانچویں صدی ہجری میں عملی طور پر ایسے ہوا۔ اندلس میں پانچ افراد جن میں ہر کوئی خلیفہ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا، اُدھر مصر کا خلیفہ، بغداد میں عباسیوں کا خلیفہ اور اس کے ساتھ مختلف علاقوں میں علویوں اور خوارج کے خلفاء تھے۔

(۲) اس سے مراد بنو امیہ کے بارہ خلفاء ہیں بشرطیکہ ان میں صحابہ کو شمار نہ کیا، اس اعتبار سے پہلا خلیفہ یزید بن معاویہ اور آخری مروان ہمارا تھا یہ کل تیرہ بنتے ہیں۔ اگر مروان بن حکم کا شمار اس بنا پر نہ کیا جائے کہ ان کی صحبت میں اختلاف ہے یا وہ زبردستی قابض ہو گئے تھے۔ بنو امیہ کے دور حکومت کے بعد فتنوں اور لڑائیوں کا دور شروع ہو گیا۔

(۳) یہ بارہ خلفاء امام مہدی کے بعد ہوں گے جو آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے پہلے تشریف لائیں گے۔

(۴) اس سے مراد وہ درج ذیل بارہ خلفاء ہیں جن پر لوگ متحد ہو گئے تھے: (۱) سیدنا ابوبکر صدیقؓ (۲) سیدنا عمر فاروقؓ (۳) سیدنا عثمان بن عفانؓ (۴) سیدنا علی بن ابوطالبؓ (۵) سیدنا معاویہؓ (۶) یزید بن معاویہ (۷) عبد الملک بن مروان (۸) ولید بن عبد الملک (۹) سلیمان بن عبد الملک (۱۰) عمر بن عبد العزیز (۱۱) یزید بن عبد الملک (۱۲) ہشام بن عبد الملک (۱۳) ولید بن یزید بن عبد الملک۔

(۵) سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے عمر بن عبد العزیز تک کل چودہ خلفاء گزرے، ان میں دو کی نہ ولایت درست تھی اور نہ مدت لمبی تھی اور وہ معاویہ بن یزید اور مروان بن حکم ہیں۔ ان میں سے اکثر خلفاء اپنے عہد خلافت میں ہر اعتبار سے تقریباً منظم رہے، اگرچہ قابل جرح

امور بھی منظر عام پر آئے، لیکن وہ مثبت پہلوؤں کی نسبت شاذ و نادر تھے۔ (فتح الباری ۷: ۲۲۲ کے تحت)

۱۷۹۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب ((لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ)). [الصحيحہ: ۳۷۵]

تخریج: الصحيحہ ۳۷۵۔ بخاری (۳۵۰۱) مسلم (۱۸۲۰) احمد (۲۹۲/۹۳) ابو داؤد الطیالسی (۱۹۵۶)

باب:

باب: الامراء المستبدون

۱۷۹۶: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ مَرْفُوعًا: سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے امراء بھی ہوں گے کہ (ان کی بیعت کی وجہ سے) ان کی بات کو رد نہیں کیا جاسکے گا، وہ آگ میں بزدور گھس گئے اور وہ ایک دوسرے کے نقش قدم پر چلیں گے۔“ [الصحيحہ: ۱۷۹۰]

تخریج: الصحيحہ ۱۷۹۰۔ ابو یعلیٰ (۷۳۷۳) طبرانی فی الکبیر (۳۴۱/۱۹) طبرانی فی الاوسط (۵۳۰۷) مختصرآ۔

خليفة چلو بھر بھر مال تقسیم کرے گا

الخليفة يحثو المال حثوا

ابونضرہ کہتے ہیں: ہم سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انھوں نے کہا: قریب ہے کہ اہل عراق کی طرف فقیر اور درہم کی درآمد رک جائے۔ ہم نے کہا: اب یہ چیزیں کہاں سے لائی جارہی ہیں؟ انھوں نے کہا: عجم کی طرف سے (ایک وقت آئے گا کہ) وہ روک لیں گے۔ پھر کہا: قریب ہے کہ اہل شام کی طرف دینار اور مدہ کی درآمد رک جائے۔ ہم نے کہا: اب یہ چیزیں کہاں سے منتقل کی جا رہی ہیں؟ انھوں نے کہا: روم سے (ایک وقت آئے گا کہ) وہ روک لیں گے۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر کے لئے بات کرنے سے رک گئے اور پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے آخر میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا جو مال کے چلو بھرے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔“ میں نے ابونضرہ اور ابو علاء سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز ہو سکتا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔

۱۷۹۷: عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْحَمِمْ يَمْنَعُونَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مَدٌّ قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ، قَالَ: ثُمَّ أَمْسَكَ هَيْئَةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثُوا الْمَالَ حَثْوًا لَا يَعْدُهُ عَدًّا)) قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ: أَتَرَبَّيْنَا أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ فَقَالَا: لَا

[الصحيحہ: ۳۰۷۲، ۴۰۰۱]

تخریج: الصحيحہ ۳۰۷۲۔ احمد (۳۱۷/۳) مسلم (۲۹۱۳) ابن حبان (۲۶۸۲) حاکم (۴۵۳/۴)



(۱۳) الزکاة والسخاء والصدقة والهبة

زکوٰۃ، سخاوت، صدقہ، ہبہ

باب:

باب: من الکبائر الترب بعد الهجرة

ونحوه التعزب

۱۷۹۸: عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ، وَالصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى)).
سیدنا حکیم بن حزام ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جن افراد کی کفالت کا تو ذمہ دار ہے ان کے ساتھ ابتداء کر اور صدقہ تو مال کفالت (اور بے نیازی) کے بعد ہوتا ہے۔“ [الصحيحہ: ۲۲۴۳]

تخریج: الصحيحہ ۲۲۳۳۔ طبرانی فی الکبیر (۵۶۳۶) بخاری فی التاريخ (۱/ ۱۰۷)

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں اہل و عیال کی اولیت و فوقیت اور عفت و قناعت کا بیان ہے۔ شریعت نے ہمیشہ لوگوں کی مصلحت کو مقدم رکھا ہے۔ بیوی بچوں اور والدین کی کفالت کرنا فرض ہے جبکہ دوسرے افراد پر صدقہ کرنا نفلی عبادت ہے شریعت نے اس باب میں فرض کو نفل پر مقدم کیا ہے۔ اسی طرح شریعت نے انسان کو فقر و فاقہ سے بچانے کے لئے اس پر یہ وضاحت کی کہ بہترین صدقہ وہ ہے جو تو گری اور بے نیازی کے بعد ہو۔ ہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ بسا اوقات حالات و واقعات کو دیکھ کر گھر کا سارا مال صدقہ کرنا پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے یہ اقدام بھی کرنا چاہئے جیسا کہ سیدنا ابو بکر صدیق ؓ نے کیا تھا۔ لیکن عوام الناس نے اس موضوع کی احادیث سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اہل و عیال کی کفالت سے انتہائی تکلفات پر مشتمل زندگی مراد لی ہے۔ ایک دن میں ایک بھائی سے اس موضوع پر بات کر رہا تھا کہ ٹھیک ہے کہ آپ ہال بچے دار ہیں لیکن آپ کے والدین کے بھی تو آپ پر حقوق ہیں آپ ان کے بارے میں غفلت اور لاپرواہی کا شکار کیوں ہیں حالانکہ آپ کی معقول آمدنی ہے؟ انھوں نے جواباً گھر کے اخراجات کی فہرست پڑھنی شروع کر دی میں نے مختلف آیات و احادیث کی روشنی میں کچھ کہنا چاہا لیکن بے سود۔ تو اس حدیث کا یہ مطلب نہیں جو عام لوگوں نے سمجھ لیا ہے صدقہ و خیرات مسلمان کی زندگی کا اہم ترین جزو ہے جس کو پورا کرنے کے لئے خلوص اور جذبے کی ضرورت ہے بھاری آمدنی کی نہیں ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بچوں کی اہم ضروریات پر توجہ دھریں اور دوسرے مسلمانوں کے حقوق سے غفلت مت برتیں۔ مسئلہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ عام نفلی و مستحب صدقہ و خیرات سے قبل اہل خانہ کا خیال رکھنا چاہئے نہ کہ اپنی آمدنی اور کمائی کی اصل غرض و غایت بیوی بچوں کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیار کو سمجھنا چاہئے۔

بیان صدقة الفطر

۱۷۹۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعْبٍ - أَوْ عَنْ ثَعْلَبَةَ - عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «(أَذُوا صَاعًا مِنْ بَرٍّ أَوْ قَمْعَ بَيْنِ اثْنَيْنِ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ، وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ)». [الصحيحه: ۱۱۷۷]

تخریج: الصحيحه ۱۱۷۷ - احمد (۵/ ۳۳۲) دارقطنی (۲/ ۱۵۰) ابو داؤد (۱۶۱۹/ ۱۶۲۱)

صدقہ فطر کا بیان

عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ثعلبہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر آزاد اور غلام اور چھوٹے بڑے کی طرف سے ایک صاع گندم (جو دو آدمیوں کی طرف سے ادا کیا جائے گا) کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا (بطور صدقہ فطر) ادا کرو۔“

فوائد: ”صدقہ فطر“ سے مراد وہ مخصوص صدقہ ہے جو ماہ رمضان کے اختتام پر ہر مسلمان کی طرف سے نماز عید سے پہلے ادا کیا جاتا ہے۔ صاع ایک پیانے کا نام ہے جس کا وزن 2.100 کلوگرام کے برابر ہوتا ہے، تخمینے طور پر اڑھائی کلو بتایا جاتا ہے۔ یہ صدقہ صرف مسلمانوں پر فرض ہے کیونکہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ”من المسلمین“ کے الفاظ بھی ہیں۔ گندم میں سے پورا یا نصف صاع صدقہ فطر دیا جائے گا؟ یہ صحابہ کرام میں بھی ایک مختلف فیہ مسئلہ تھا۔ جب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرے کے موقع پر مکہ مکرمہ تشریف لائے تو لوٹنے سے پہلے لوگوں سے خطاب کیا اور کہا: میرا خیال ہے کہ شام کی گندم کا نصف صاع (قیمت میں) کھجور کے ایک صاع کے برابر ہے لہذا آئندہ گندم کا نصف صاع ادا کیا کریں گے۔ لیکن سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ اسی طرح (ایک صاع) ہی ادا کرتا رہا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھا۔ [مسلم] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گندم کا نصف صاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد تھا۔ لیکن امام البانی رحمہ اللہ کی نقل کردہ مذکورہ بالا حدیث نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ گندم میں سے واقعی نصف صاع ہی ادا کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

۱۸۰۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «(أَذُوا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ)»۔

تخریج: الصحيحه ۱۱۷۹ - بیہقی (۳/ ۱۶۷) ابو نعیم فی الحیلة (۳/ ۱۲ / ۶ / ۶۲۲)

فوائد: اس حدیث میں صدقہ فطر کا ہی ذکر ہے جس کی تفصیل گزشتہ حدیث میں گزر چکی ہے۔ امام البانی نے کہا: سابقہ حدیث کی تخصیص کی وجہ سے اس حدیث کا تعلق گندم کے علاوہ دوسری اجناس سے ہے۔ [صحیحہ: ۱۱۷۹ تحت]

اذا وصل المال الیل من غیر مسئلة جب مال بغیر سوال کے مل جائے تو قبول کرے

فاقبلہ

زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اہل شام کا ایک پسندیدہ آدمی تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کس صفت کی بناء پر اہل شام تجھ سے محبت کرتے ہیں؟ اس نے کہا: میں ان کے

۱۸۰۱: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ [عَنْ أَبِيهِ] قَالَ: كَانَ رَجُلٌ فِي أَهْلِ الشَّامِ مَرْضِيًّا، قَالَ لَهُ عُمَرُ: عَلَيَّ مَا يُحِبُّكَ أَهْلُ الشَّامِ؟ قَالَ: أَغَارِبُهُمْ وَأُوَاسِيَهُمْ،

ساتھ مل کر جہاد کرتا ہوں اور ان سے بھردی کرتا ہوں۔ سیدنا عمر ؓ نے اسے دس ہزار (دینار) دیئے اور کہا: یہ لے لے اور ان کو اپنے غزودوں میں استعمال کر۔ اس نے کہا: مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ آپ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر اس سے کم مال پیش کیا تھا جو میں نے تجھ پر کیا اور میں نے وہی بات کہی جو تو نے کہی لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ تجھے کوئی مال عطا کرے جبکہ تو نے وہ کسی سے نہ مانگا ہو اور نہ اس کا حریص بنا ہو تو قبول کر لیا کر“ کیونکہ وہ تو اللہ کا رزق ہوتا ہے جو وہ تجھے عطا کرتا ہے۔“

قَالَ فَعَرَضَ عَلَيْهِ عُمَرُ عَشْرَةَ آلَافٍ، قَالَ: نَحْنُهَا وَاسْتَعِينْ بِهَا فِي غَزْوِكَ، قَالَ: إِنِّي عَنْهَا عَنِي، قَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَرَضَ عَلَيَّ مَالًا ذُوْنَ الَّذِي عَرَضْتُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتُ لِي، قَالَ: ((إِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا لَمْ تَسْأَلْهُ، وَلَمْ تَشِرْهُ إِلَيْهِ نَفْسَكَ فَاَقْبَلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ اللَّهِ سَاقَاةَ اللَّهِ إِلَيْكَ)).

[الصحيحه: ۱۱۸۷]

تخریج: الصحيحه ۱۱۸۷۔ حاکم (۲۸۶/۳) بیہقی (۱۸۴/۶) ابو نعیم فی اخبار اصحابان (۲۲۸/۱)

فوائد: حدیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انسان کی نگاہ دوسرے کے مال و دولت پر نہیں لگی رہنی چاہئے اسے حرص و طمع سے کلی طور پر اجتناب کرنا چاہئے ہاں اگر کسی لالچ کے بغیر اللہ تعالیٰ اس کے لئے رزق وسیع کے اسباب پیدا کر دیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم سمجھ کر اسے قبول کر لے۔ سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شرف المؤمن صلاته باللیل وعزه استغناؤه عما فی یدی الناس۔) [صحیحہ: ۱۹۰۳] یعنی: مومن کا شرف اس میں ہے کہ وہ رات کو نماز پڑھے اور اس کی عزت اس میں ہے کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس سے بے پرواہ ہو جائے۔

پہلے مال کو اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا

سیدنا جابر بن سرہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی کو مال عطا کرے تو وہ اسے اپنے اور اپنے گھر والوں سے خرچ کرنا شروع کرے۔“

انفاق المال علی اہلہ اولاً

۱۸۰۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَرْفُوعاً: ((إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ)). [الصحيحه: ۲۵۶۸]

تخریج: الصحيحه ۲۵۶۸۔ مسلم (۱۸۴۲) ابو عوانہ (۴۰۰/۳) احمد (۸۷/۲)

فوائد: اس حدیث مبارکہ کا وہی مفہوم ہے جو اس باب کی پہلی حدیث میں گزر چکا ہے کہ انسان اپنی آمدنی سے سب سے پہلے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے اخراجات کا بندوبست کرے پھر صدقہ و خیرات کے لئے دوسرے لوگوں کا انتخاب کرے لیکن اپنے اخراجات سے مراد پر تکلف زندگی نہیں ہے۔

اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

سیدنا ابو مسعود بدری ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

انفاق المال علی اہلہ صدقہ

۱۸۰۳: عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ مَرْفُوعاً: ((إِذَا انْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً يَحْتَسِبُهَا فَيَلَهُ صَدَقَةً)). [الصحيحه: ۷۲۹]

تخریج: الصحیحة ۷۲۹۔ بخاری (۵۵) نسائی (۲۵۳۶) ابو داؤد الطیالسی (۶۱۵)

فوائد: اہل وعیال پر خرچ کرنا ان کے سربراہ کا فریضہ ہے جب وہ اس نیت سے ان کے مطالبے پورے کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میری یہ ذمہ داری لگائی ہے تو نہ صرف ان کے ہال بچوں کو سکون ملے گا بلکہ اسے بھی اجر و ثواب سے نوازا جائے گا۔ البتہ اس بات کا ہے کہ ہماری روزمرہ زندگی کے اکثر افعال و اعمال شریعت کے آئینہ دار ہوتے ہیں، لیکن انہیں ہم اپنی زندگی کا معمول سمجھ کر سرانجام دیتے ہیں۔ ہمارا ذہن ان کے نیکی ہونے کی طرف منتقل نہیں ہوتا، بلکہ ان کی حیثیت معاشرے کے ایک رواج سے زیادہ نہیں رہتی۔

بغیر سوال کے مال کا ملنا اللہ کا رزق ہے

انصال المال من غیر مسألة رزق الله

قبیصہ بن ذؤیب کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب ؓ نے ابن سعدی کو ایک ہزار دینار ردینے چاہے لیکن اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا: مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ سیدنا عمر ؓ نے اسے کہا: میں تجھے وہی بات کہوں گا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہی تھی کہ ”جب اللہ تعالیٰ تجھے کوئی مال عطا کرے جبکہ تو نے نہ کسی سے سوال کیا اور نہ اس کے لئے حرص و طمع رکھی ہو تو وہ قبول کر لیا کر“ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا کیا ہے۔“

۱۸۰۴: عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَى [ابْنَ] السَّعْدِيِّ أَلْفَ دِينَارٍ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ: أَنَا عَنْهَا غَنِيٌّ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنِّي قَائِلٌ لَكَ مَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَأَلَكَ اللَّهُ إِلَيْكَ رِزْقًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ، وَلَا إِشْرَافٍ نَفْسٍ فَخُذْهُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْطَاكَهُ)).

[الصحیحة: ۱۳۲۴]

تخریج: الصحیحة ۱۳۲۳۔ ابن حبان (۳۴۰۳)

فوائد: ملاحظہ فرمائیے حدیث نمبر ۱۸۰۴ کے فوائد۔

عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کر لے

لا تصدق المرأة الا باذن زوجها

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مرد (بذریعہ نکاح) کسی عورت کا مالک بن جاتا ہے تو خاوند کی اجازت کے بغیر اس کا عطیہ دینا جائز نہیں ہوتا۔“

۱۸۰۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ، لَمْ تُجْزِ عَطِيَّتُهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ)). [الصحیحة: ۲۵۷۱]

تخریج: الصحیحة ۲۵۷۱۔ ابو داؤد الطیالسی (۲۳۶۷) بیہقی فی السنن (۶۰/۶) والمعرفة (۳۶۵۳) بهذا اللفظ۔

فوائد: یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر مال و دولت میں تصرف نہیں کر سکتی۔ سیدنا ابوامامہ باہلی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع والے سال اپنے خطبہ میں فرمایا: (لا تنفق امرأة شيئا من بيت زوجها الا باذن زوجها)۔ قبل: یا رسول اللہ! ولا الطعام؟ قال: (ذلك من افضل اموالنا)۔ (ترمذی ابن ماجہ) یعنی: کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کسی کو کھانا بھی نہیں دے سکتی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارے افضل (اور قیمتی) اموال میں سے ہے۔ لہذا عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے خاوند کے صلاح و مشورے کے بعد کسی کو کوئی چیز دے، لیکن جس چیز کے بارے میں عورت کو علم ہو کہ اگر اس کو خرچ کر بھی دیا جائے تو خاوند کچھ نہیں کہے گا یا موجود

ہونے کی صورت میں وہ اجازت دے دے گا تو ایسا مال خرچ کرنے کی اسے اجازت ہوگی۔

لوگوں سے بے نیاز ہونے کی اہمیت

اہمیت استغناء الناس

۱۸۰۶: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ: ((اسْتَغْنُوا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِشَوْصِ السَّوَالِكِ)).
سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں سے غنی (اور بے پرواہ) ہو جاؤ اگرچہ مسواک ملنے کے ساتھ۔“ [الصحيحہ: ۱۴۵۰]

تخریج: الصحيحہ ۱۳۵۰۔ البزار (الكشف ۹۱۳) والبحر (۳۸۴۳) طبرانی فی الکبیر (۱۲۴۵) الضیاء فی المختارۃ (۱۰/۱۷۶)

کون سا صدقہ افضل ہے

ای الصدقة افضل

۱۸۰۷: عَنْ جَابِرِ مَرْفُوعًا: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ جَهْدُ الْمُؤَلِّ، وَابْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ)).
سیدنا جابر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کم مایہ آدمی کی محنت کا صدقہ افضل ہے اور جن افراد کی کفالت کا تو ذمہ دار ہے ان کے ساتھ ابتداء کر۔“ [الصحيحہ: ۵۶۶]

تخریج: الصحيحہ ۵۶۶۔ النبوی فی حدیث ابی الجہم العلاء بن موسیٰ (۲/۲) حمیدی (۱۲۷۶) وابن عدی فی الکامل (۳/۱۰۸۵) من طریق آخر باختلاف۔

فوائد: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ [سورہ ملک: ۲]۔ (وہ اللہ) جس نے موت و حیات کے (نظام کو) پیدا کیا تاکہ تم (انسانوں) کو آزمائے کہ تم میں کون ہے جو اچھے عمل کرے گا۔ دراصل اللہ تعالیٰ کی قدر دان نگاہ سب سے پہلے عمل کے حسن پر پڑتی ہے اور پھر عمل کی کثرت پر وگرنہ کثرت عمل رائیگاں ہو جاتی ہے۔ ایک غریب آدمی ہے محنت و مشقت کر کے معمولی مقدار میں مال و دولت اکٹھی کی اور بمشکل اپنے اخراجات پورے کر کے اس کی انتہائی معمولی مقدار اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس تڑپ سے خرچ کی کہ اس کا نام بھی صدقہ کرنے والوں کی فہرست میں آجائے۔ ایسے آدمی کے عمل کی قدر بہر حال ایک امیر زادے کے عمل سے زیادہ ہے جو نعمتوں کی فراوانیوں کے ماحول میں پالا پوسا گیا ہو اور وہ اپنی آمدن کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر دے۔ بات اس جذبے کی ہے کہ جو اس صدقے کے پس منظر میں ہے

دودھ دینے والے جانور کا عطیہ سب سے افضل ہے

افضل الصدقة المنيحة

۱۸۰۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الْمَنِيعَةِ، تَعْدُوا بِعَسَاءٍ، وَتَرَوْحُ بِعَسَاءٍ)). [الصحيحہ: ۲۵۸۷]
سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”(دودھ والا جانور) بطور عطیہ دینا افضل صدقہ ہے جو صبح کو ایک پیالہ دودھ کا دے اور ایک شام کو۔“

تخریج: الصحيحہ ۲۵۸۷۔ الخطابی فی غریب الحدیث (۲/۱۰۶) الحمیدی (۱۰۶۱) بخاری (۲۳۴۹) مسلم (۱۰۱۹) احمد (۲/۲۳۲) باختلاف يسير۔

فوائد: یہ بھی صدقہ کی ایک قسم ہے دراصل اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو رزق دینے کے دو انداز اختیار کئے ہیں: (۱) براہ راست

رزق دینا، یعنی ایسے اسباب مہیا کرنا، جن کی بنا پر بندہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے بغیر اپنی روزی کا اہتمام کر لیتا ہے اور (۲) کسی کے لئے محض یہ سبب ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے یا لوگ اس پر از خود صدقہ کر دیں۔ وہ لوگ کتنے سعادت مند ہیں جو اللہ تعالیٰ سے اسباب رزق وصول کرنے کے بعد اس کی آزمائش پر پورے اترتے ہیں اور ان لوگوں کی فکر کرتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے اسباب روزی سے محروم رکھا ہوا ہے۔ کسی شخص کو مستقل طور پر جانور دینے کے اجر و ثواب کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اربعون خصلة اعلاها منيحة العنز ما من عامل يعمل بخصة منها رجاء ثوابها وتصديق موعودها الا ادخله الله بها الجنة)۔ [بخاری] یعنی: چالیس خصلتیں ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ، بکری کا دودھ پینے کے لئے دے دینا ہے۔ جو عامل بھی ان میں سے کسی ایک خصلت پر ثواب کی امید پر اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئے گئے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور جنت میں داخل فرماتا ہے۔

۱۸۰۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبْلَغُ بِهِ: ((أَلَا رَجُلٌ يَمْنَحُ أَهْلَ بَيْتٍ [لَادِرْلَهُمْ] نَاقَةً [مِنْ إِبِلِهِ] تَغْدُو بِعِيسٍ وَتَرُوحُ بِعِيسٍ؟ إِنَّ أَجْرَهَا لَعَظِيمٌ)). [الصحيحة: ۳۶۰۱]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ (حدیث کو نبی ﷺ سے) روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں: ”کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو کسی اہل خانہ، جن کے پاس دودھ نہیں ہے، کو اونٹنی بطور عطیہ دے دے جو صبح کو ایک بڑا پیالہ دودھ کا دے اور ایک شام کو؟ بلاشبہ اس کا اجر بہت زیادہ ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۳۶۰۱۔ مسلم (۱۰۱۹) احمد (۲/۲۳۲) ابو یعلیٰ (۶۳۶۸) المروزی فی زوائد علی الزہد ابن وانظر الحديث السابق المبارك (۷۸۰)

خیر کے کاموں میں ہاتھوں کا پھیلانا

۱۸۱۰: عَنْ أَسْوَدَ بْنِ أَصْرَمَ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي، قَالَ: ((أَمْلِكُ يَدَكَ وَفِي رِوَايَةٍ: لَا تَبْسُطُ يَدَكَ إِلَّا إِلَى خَيْرٍ)). [الصحيحة: ۱۵۶۰]

سیدنا اسود بن اصرم محاربی ؓ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھ۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”ہاتھ کو نہ پھیلا، مگر خیر و بھلائی کی طرف۔“

تخریج: الصحيحة ۱۵۶۰۔ بخاری فی التاريخ (۱/۳۳۳) طبرانی فی الكبير (۸۱۸) ابن ابی الدنيا فی الصمت (۵) ابو نعیم فی المعرفة (۹۱۳، ۹۱۴) وفی اخبار اصبهان (۱۷۹/۲)

فوائد: جسم کے تمام اعضاء بالخصوص ہاتھ اللہ تعالیٰ کا بیش قیمت احسان و اکرام اور نعمت و امانت ہیں۔ انسان زندہ رہنے کے لئے جتنے اسباب و وسائل استعمال کرتا ہے ان میں اس کا سب سے زیادہ تعاون کرنے والے اس کے ہاتھ ہوتے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے احسانات کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں کو ان امور کے لئے استعمال کریں، جن سے ہمارے دنیوی اور اخروی فوائد معلق ہوں۔

تالیف قلبی کے لیے مال دینا

اعطاء المال لتالیف القلب

سیدنا عمرو بن تغلبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال یا قیدی آئے۔ آپ نے انہیں تقسیم فرما دیا۔ کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہ دیا۔ آپ کو یہ بات پہنچی کہ جن کو آپ نے نہیں دیا، انھوں نے ناراضی کا اظہار کیا ہے۔ پس آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ”اِیْمَا بَعْدَ اللّٰهِ کِیْسَمِ! میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا۔ وہ لوگ جن کو میں چھوڑ دیتا ہوں (انھیں نہیں دیتا) وہ مجھے ان سے زیادہ محبوب ہیں جن کو میں دیتا ہوں (یاد رکھو) ان کو صرف اس لئے دیتا ہوں کہ میں ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور سخت بے چینی دیکھتا ہوں اور دوسرے لوگوں کو میں اس تو نگری اور بھلائی کے سپرد کر دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے۔ ان ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب ہے۔“

عمرو بن تغلب کہتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے رسول اللہ ﷺ کی اس بات کے مقابلے میں سرخ اونٹ لینا بھی پسند نہیں ہے۔

۱۸۱۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِمَالٍ - أَوْ سَبْيٍ - فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى رَجُلًا وَتَرَكَ رَجُلًا فَلَبَّغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمَدَ اللَّهَ، ثُمَّ أَتْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ: فَوَاللَّهِ! إِنِّي أُعْطِيَ الرَّجُلَ [وَأَدْعُ الرَّجُلَ] وَالَّذِي أَدْعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِيَ، وَلَكِنْ أُعْطِيَ أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ، مِنْهُمْ: عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ)) قَالَ عَمْرُو: فَوَاللَّهِ! مَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُمْرُ النَّعَمِ! [الصحيحه: ۳۴۹۴]

تخریج: الصحيحه ۳۴۹۴۔ بخاری (۹۲۳/۳۱۳۵) احمد (۵/۶۹) ابو داؤد الطیالسی (۱۱۷۰)

فوائد: نبی کریم ﷺ کے پاس جو مال بھی آتا وہ آپ ﷺ تقسیم فرما دیتے، ہاں یہ بات ضرور ہے کہ تقسیم میں آپ ﷺ کے سامنے مختلف پہلو ہوتے تھے، کبھی ضرورت و حاجت کا لحاظ کر کے حاجتمندوں اور مستحق لوگوں کو دے دیتے اور بسا اوقات تالیف قلبی کو مد نظر رکھ کر مخصوص لوگوں میں بانٹ دیتے تھے اور ایسی صورت میں آپ ﷺ صرف ان لوگوں کو دیتے جن کے بارے میں آپ ﷺ کو اندیشہ ہوتا کہ اگر انہیں نظر انداز کیا گیا تو یہ بے صبری اور ضعف کا مظاہرہ کریں گے اور یوں قابل اعتماد اور دلوں کی تو نگری سے بہرہ ور قسم کے لوگ عمدہ محروم کر دیئے جاتے۔ اس سے عمرو بن تغلب کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ ان کو بھی رسول اللہ ﷺ نے اسی دوسری قسم میں شمار فرمایا، جس کو انہوں نے اپنے لئے بجا طور پر ایک بہت بڑا اعزاز قرار دیا۔ گویا بیت المال سے تقسیم کرنے میں حاکم مجاز کو صواب دیدی اختیارات حاصل ہیں بشرطیکہ حاکم تقویٰ اور امانت و دیانت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنے والا ہو۔ اندھے کی طرح انہوں میں ہی ریوڑیاں تقسیم کرنے والا نہ ہو۔

دنیا کی وسعت اور آخرت کی کامیابی کا بیان

سیدنا عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، آپ کے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک فقر وفاقہ کی اور دوسرا راستے کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کر رہا تھا۔

سعة الدنيا والنجاح في الآخرة

۱۸۱۲: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْبُعْلَةَ، وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رہا مسئلہ راستے کے غیر محفوظ ہونے کا“ تو قلیل عرصہ کی بات ہے اس کے بعد غلے والے قافلے بھی مکہ کی طرف بغیر محافظ کے روانہ ہوں گے اور جہاں تک غربت و افلاس کا تعلق ہے تو قیامت کے قائم ہونے سے پہلے تم میں سے ایک آدمی صدقہ لے کر گھومے گا لیکن (مال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے) وہ ایسا فرد نہیں پائے گا جو اس کا صدقہ قبول کرے۔ (یاد رکھو کہ) تم میں سے ہر کوئی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا دونوں کے بیچ میں پردہ ہوگا نہ ترجمانی کرنے والا ترجمان۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا میں نے تجھے مال دیا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا میں نے تیری طرف رسول بھیجا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ سو جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو صرف آگ نظر آئے گی اور بائیں جانب دیکھے گا تو اُدھر بھی صرف آگ نظر آئے گی۔ ہر کوئی آگ سے بچے اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ اگر وہ بھی نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ۔“

السَّبِيلُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْغَيْرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ، وَأَمَّا الْعَمِيلَةُ، فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ، لَا يَجِدُوا مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَفْقَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ يَتَرَجَّمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا؟! فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى. ثُمَّ لَيَقُولَنَّ: أَلَمْ أَرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا؟! فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى. فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ، فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، فَلَيَتَقَيَّنَ أَحَدُكُمْ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)).

[الصحيحہ: ۳۴۹۵]

تخریج: الصحيحہ ۳۴۹۵۔ بخاری (۱۳۱۳) ابن حبان (۴۳۷۳) طبرانی فی الکبیر (۹۳/۱۷)

فوائد: معلوم ہوا کہ حسب استطاعت صدقہ و خیرات جہنم سے بچنے کے بہت بڑے اسباب ہیں اور لیکن ہر ایک کے بس کی بات نہ ہونے کی وجہ سے شریعت نے ”کلمہ طیبہ“ یعنی اچھی بات کہنے کی تلقین کر دی جو ہر کس و ناکس کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ آدمی صدقہ و خیرات کی صورت میں جو مال و دولت اللہ تعالیٰ کے پاس جمع کر دیتا ہے وہی اس کا حقیقی سرمایہ ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی اور نبی کریم ﷺ نے آکر پوچھا کہ اس کا کتنا حصہ باقی ہے؟ ہم نے کہا: (ساری تقسیم کر دی گئی ہے) صرف ایک دتی بچی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بقی کلہا غیر کثیفہا)۔ [ترمذی] یعنی: (اس کا مطلب یہ ہوا کہ) سب ہی باقی ہے سوائے ایک دتی کے۔ (یعنی بکری کا جو حصہ تقسیم کر دیا گیا ہے دراصل وہی باقی ہے جو روز قیامت کام آئے گا اور جو بیچ گیا ہے اس کو ہم خود کھا کر فنا کر دیں گے)۔ نیز سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پاکیزہ (حلال) کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ صدقہ قبول ہی پاکیزہ کمائی کا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر وہ اسے صاحب صدقہ کے لئے بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے ایک شخص اپنے پھیرے کو پالتا اور بڑھاتا ہے یہاں تک کہ (وہ کھجور) پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔ [بخاری، مسلم] رہا مسئلہ اچھی بات کا تو سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ان فی الحنة عُرفة يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها۔ فقال ابو مالک الاشعري: لمن هي يا رسول الله؟ قال: لمن اطاب الكلام واطعم الطعام وبات قائما والناس نيام۔) [حاکم طبرانی] یعنی: جنت میں ایسے

بالا خانے ہیں کہ اندر سے ان کا باہر کا منظر اور باہر سے اندر کا منظر نظر آتا ہے۔ سیدنا ابو موسیٰ اشعری ؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کس کے لئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس کے لئے ہیں جو اچھی اور عمدہ گفتگو کرتا ہے، کھانا کھلاتا ہے اور جب (رات کو) لوگ سو رہے ہوتے ہیں تو وہ قیام کرتا ہے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ اپنی حیثیت کو دیکھ کر صدقہ و خیرات کی مختلف صورتوں میں اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے رزق میں سے کچھ مقدار صرف کرتے رہیں اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئیں۔

بچے ہوئے مال کو عطیہ کرنا بہتر ہے

اعطاء فضل المال خیر

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! اگر تو زائد از ضرورت مال خرچ کر دے تو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر روکے رکھے تو وہ تیرے لئے برا ہے اور اللہ تعالیٰ برابر سرابری روزی پر ملامت نہیں کرتا اور ابتداء اپنے اہل و عیال کے ساتھ کر اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔“

۱۸۱۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنْ تَعَطَّ الْفَضْلُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تَمَسَّكَهُ فَهُوَ شَرٌّ لَكَ، وَأَبْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَلَا يَلُومُ اللَّهُ عَلَى الْكَفَافِ وَالْيَدُ الْعَلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)). [الصحيح: ۲۴۷۳]

فوائد: اس حدیث میں جہاں اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضرورت اور حاجت کے مطابق مال رکھنے کی اجازت، بلکہ تاکید اور حکم ہے وہاں دوسری طرف ضرورت سے زائد مال کو ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کا انتخاب ہے اور مال کو روکے رکھنے کو انسان کے حق میں برا قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس کا نتیجہ دنیا و آخرت دونوں جگہ صحیح نہیں۔ دنیا میں دولت جمع کرنے سے دولت کی گردش رک جاتی ہے جس سے معاشرے میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہے اور آخرت میں اس بخل کا انجام بد واضح ہی ہے۔

باب: قرض حسنہ کی فضیلت اور یہ کہ وہ اجر میں نصف

باب: فضل القرض الحسن وانہ

رقم کے صدقہ کرنے کے برابر ہے

يعدل التصدق بنصفه

قرض دینا بھی صدقہ ہے

ان السلف صدقة

ابن اذنان کہتے ہیں کہ میں نے علقمہ کو دو ہزار درہم قرضہ دیا، جب ادائیگی کا وقت آیا تو میں اس کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے میرا قرضہ چکاؤ۔ اس نے کہا: مجھے اگلے سال تک مہلت دو۔ (میں نے اس کی یہ بات تسلیم کر لی اور ایک سال کے بعد) رقم لینے کے لئے آیا، پھر اس کے بعد تیسری دفعہ آیا، اس نے کہا: تو مجھے تکلیف دینے پر مصر ہے اور تو نے مجھے روکا ہوا ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں وہ تیرا ہی عمل ہے۔ اس نے کہا: میرا عمل کیسے؟ میں نے کہا:

۱۸۱۴: عَنْ ابْنِ أَذْنَانَ، قَالَ: أَسْلَفْتُ عَلْقَمَةَ الْفَرَسِيَّ دِرْهَمًا، فَلَمَّا خَرَجَ عَطَاؤُهُ قُلْتُ لَهُ: اقْضِنِي، قَالَ: أَخْرِنِي إِلَى قَابِلٍ، فَأَتَيْتُ فَلِيهِ فَأَخَذْتُهَا قَالَ فَأَتَيْتُهُ بَعْدَ، قَالَ يَرِحْتُ بِي وَقَدْ مَنَعْتَنِي، فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَهُوَ عَمَلُكَ، قَالَ: وَمَا شَأْنِي قُلْتُ: إِنَّكَ حَدَّثْتَنِي بِرُحْبٍ بِي وَقَدْ مَنَعْتَنِي، فَقُلْتُ: نَعَمْ هُوَ عَمَلُكَ، قَالَ: وَمَا

بلاشبہ تو نے مجھے سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ سے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرضہ صدقہ کے نصف کے قائم مقام ہوتا ہے“ اس نے کہا: ہاں وہ اسی طرح ہی ہے۔ اُس نے کہا: اب لے لیجئے۔

شَانِي، قُلْتُ: إِنَّكَ حَدَّثَنِي عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ السَّلْفَ يُجْرِي مَجْرَى شَطْرِ الصَّدَقَةِ)) قَالَ: نَعَمْ فَهُوَ كَذَلِكَ قَالَ: فَخُذْ الْآنَ - [الصحيحة: ۱۵۵۳]

تخریج: الصحيحة ۱۵۵۳۔ ۲۸۳۱۔ ہناد فی الزہد (۷۲۲) ابن حبان (۳۲۳۳) بخاری (۵۶۷۲) والادب المفرد (۳۵۵) نبوہ۔

فوائد: کسی کو اپنا مال قرضہ دینا بھی صدقہ و خیرات اور اجر و ثواب کی اعلیٰ قسم ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من انظر معسرا او وضع عنه اظله الله في ظل عرشه يوم القيمة) [مسند احمد] یعنی: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس سے قرض معاف ہی کر دیا تو اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائیں گے۔ جبکہ سیدنا بریدہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (له بكل يوم صدقة قبل ان يحل الدين، فاذا حل الدين فانظروا فله بكل يوم مثليه صدقة) [صحیح: ۸۶] یعنی: جب آدمی کسی کو (معین وقت تک) قرضہ دیتا ہے تو اسے ہر روز (ادھار دی گئی چیز) کے برابر صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب (قرض واپس کرنے کا) معین وقت ہو جاتا اور وہ اسے پھر مہلت دے دیتا ہے تو اسے ہر روز اس مقدار کا دو گنا (صدقہ کرنے کا) ثواب ملتا ہے۔ اگرچہ آج کل لوگ قرضہ لے کر وعدہ خلافی کی انتہا کر دیتے ہیں بہر حال ایسی صورت میں قرضہ دینے والے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار بن کر وقت گزارنا چاہئے، اس سے بڑا کیا احسان اور انعام ہو سکتا ہے کہ آپ نے ایک لاکھ روپیہ قرض دیا جو معین مدت کے بعد ابھی تک واپس نہ ملا تو آپ کو ہر روز دو لاکھ روپیہ صدقہ کرنے کا اجر و ثواب ملے گا۔

خرج کرنے میں ایک انسان کو اجر دیا جاتا ہے۔ مکان کی تعمیر کے علاوہ

يوجر الرجل في نفقته الا التراب

ہم سیدنا خباب ؓ جنھوں نے اپنے بدن پر سات داغ لگائے ہوئے تھے کے پاس بیمار پرسی کے لئے آئے۔ انھوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا: ”موت کی تمنا نہ کیا کرو۔“ تو میں موت کی تمنا کرتا۔ وہ اپنی دیوار (یعنی مکان وغیرہ) درست کر رہے تھے اسی اثاء میں انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”آدمی کو اس کے ہر قسم کے خرچے پر اجر دیا جاتا ہے مگر اس مٹی میں (یعنی مکان تعمیر کرنے میں کوئی اجر نہیں)۔“

۱۸۱۵: عَنْ خَبَابٍ، قَالَ: اُكْتُوِي سَبْعَ كَيَاتٍ، فَأَتَيْنَاهُ نَعُوْدُهُ، فَقَالَ: لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَتَمَتَّوْا الْمَوْتَ)) لَتَمَتَّيْتُ، وَاِذَا هُوَ يُصْلِحُ حَائِطًا لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الرَّجُلَ يُوجَرُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا إِلَّا فِي هَذَا التَّرَابِ)).

[الصحيحة: ۲۸۳۱]

تخریج: الصحيحة ۱۵۵۳۔ ۲۸۳۱۔ ہناد فی الزہد (۷۲۲) ابن حبان (۳۲۳۳) بخاری (۵۶۷۲) والادب المفرد (۳۵۵) نبوہ۔

فوائد: علامہ البانی رحمہ اللہ رحمۃ و صلحہ نے ”صحیح“ میں اس حدیث کے جتنے طرق و الفاظ روایت کئے ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ آدمی اپنی زندگی میں جس صورت پر خرچ کرتا ہے اسے اجر و ثواب سے نوازا جاتا ہے، لیکن جو رقم عمارتوں کے بنانے میں صرف کی

جائے گی، اس کا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ نے کہا: ان تمام روایات کو (ان عمارتوں پر) محمول کیا جائے گا، جن کی تعمیر کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، یعنی وہ رہائش کے لئے اور گرمی و سردی سے بچنے کے لئے نہیں بنائی جاتیں۔ (بحوالہ صحیحہ) عصر حاضر میں پر شکوہ محلات اور کوشیوں پر بھاری رقم خرچ کی جا رہی ہے حالانکہ گھربنانے کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ مختلف موسموں کی سختیوں سے اپنی حفاظت کی جائے اور یہ مقصد ایک کنال پر آٹھ دس لاکھ روپیہ صرف کر کے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے اور کروڑ ہا روپیہ بھی۔ قوم عاد نے مضبوط اور عالی شان رہائشی عمارتیں تعمیر کیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی سرزنش کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَتَتَخَذُونَ مِصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلَدُونَ﴾ [سورہ شعراء: ۱۲۹] یعنی: ”اور بڑی صنعت والے (مضبوط محل تعمیر) کر رہے ہو گویا کہ تم ہمیشہ یہاں رہو گے۔“

قبروں کی گرمی کو صدقہ کا ٹھنڈا کرنا

اطفاء الصدقة حرا تصور

سیدنا عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ صدقہ کرنے والوں سے قبروں کی حرارت کو بجھا دیتا ہے اور صرف مومن ہے جو قیامت کے روز اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا۔“

۱۸۱۶: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ تُلْطِفُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُورِ، وَإِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ)). [الصحيحه: ۳۴۸۴]

تخریج: الصحيحه ۳۳۸۳۔ طبرانی فی الکبیر (۲۸۷/۱۷) بیہقی فی الشعب (۳۳۷)

فوائد: یہ صدقہ و خیرات کی برکتیں ہیں کہ عذابِ قبر کی حرارت کا اثر بھی زائل ہو جاتا ہے اور حشر کے میدان میں سایہ نصیب ہوتا ہے سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات آدمی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو قیامت والے دن اپنے سائے تلے جگہ دے گا: (ان میں سے ایک آدمی وہ ہے) جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے چھپایا حتیٰ کہ اس کے ہاتھ اس کو علم نہیں ہوا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ [بخاری، مسلم]

باب: اہل بیت اور ان کے موال (آزاد کردہ غلام) پر

باب: تحریم الصدقة علی اهل البيت

صدقہ حرام ہے

وموالیہم

سیدنا ابورافعؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے بنو مخزوم کے ایک آدمی کو صدقات کی وصولی کے لئے بھیجا، اس نے ابورافعؓ سے کہا کہ تو بھی میرے ساتھ آ جا، تاکہ تجھے بھی کچھ مل جائے۔ اس نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کئے بغیر کوئی (فیصلہ) نہیں کرتا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور (اس آدمی کی بات کے بارے میں) سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تک ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کے غلام انہی میں سے ہوتے ہیں (لہذا ان کا بھی یہی حکم ہوگا)۔“

۱۸۱۷: عَنْ أَبِي رَافِعٍ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- أَنَّ النَّبِيَّ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ: إِصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَأَحْتَنِي أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْأَلُهُ فَإِنِّي أَتَطَلَّقُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْأَلُهُ فَقَالَ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)).

[الصحيحه: ۱۶۱۳]

تخریج: الصحیحة ۱۶۱۳۔ ابو داؤد (۱۶۵۰) نسائی (۲۶۱۳) ترمذی (۶۵۷) احمد (۶/۱۰/۳۹۰)

فوائد: آل محمد ﷺ کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سیدنا حسن بن علی ؓ نے صدقہ کی کھجور پکڑی اور اپنے منہ میں ڈال لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اوہ اوہ۔ (تا کہ وہ پھینک دے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (اما شعرت انا لا ناکل الصدقة۔) یعنی: کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے؟ [بخاری، مسلم] یہ حکم بنو عبدالمطلب اور بنو ہاشم کے لئے ہے نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان کے غلاموں کا بھی یہی حکم ہے۔

باب: عطیہ واپس لینے کی حرمت

باب: تحریم الرجوع فی العطیة

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی اپنا عطیہ واپس کر لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو کھاتا رہا جب اس کا پیٹ بھر گیا تو اس نے قے کر دی اور پھر قے کو چائنا شروع کر دیا۔“

۱۸۱۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعُودُ فِي عَطِيَّتِهِ، كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءً، ثُمَّ عَادَ فِي قَيْتِهِ فَأَكَلَهُ)).
[الصحیحة: ۱۶۹۹]

تخریج: الصحیحة ۱۶۹۹۔ ابن ماجہ (۲۳۸۳) احمد (۲/۲۵۳) ابن ابی شیبہ (۶/۳۷۷) طحاوی (۴/۷۸)

فوائد: جہاں صدقہ کرنا افضل و اعلیٰ عمل ہے وہاں صدقہ کر کے واپس لینا انتہائی کمینی اور گھٹیا عادت ہے۔ آپ ﷺ نے مثال سے وضاحت کر کے اس کی مزید سنگینی اور کمینگی کو واضح کر دیا ہے۔

بوجھ کے مطابق مددگار آتا ہے

المعونة على قدر المؤنة

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک (انسان پر ڈالے گئے) بوجھ اور تکلیف کے مطابق اللہ کی طرف سے اس کے لئے مددگار آتا ہے اور (اسی طرح اس پر ڈالی گئی) آزمائش کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے صبر (کی توفیق) ملتی ہے۔“ یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ ؓ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

۱۸۱۹: قَالَ ﷺ: ((إِنَّ الْمُعُونَةَ تَأْتِي مِنَ اللَّهِ عَلَى قَدْرِ الْمُؤْنَةِ وَإِنَّ الصَّبْرَ يَأْتِي مِنَ اللَّهِ عَلَى قَدْرِ الْبَلَاءِ)) رَوَى مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَنْسِبِ بْنِ مَالِكٍ. [الصحیحة: ۱۶۶۴]

تخریج: الصحیحة ۱۶۶۴۔ البزار (الکشف ۱۲۰۶) (البحر ۸۸۷۸) تضاوی فی مسند الشہاب (۹۹۳) بیہقی فی الشعب (۹۹۵۳) ابو جعفر البخاری فی سنة مجالس من الامالی (ص ۱۳۸/۵۸)

فوائد: اس حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ جو بندہ جتنا مشقت و تکلیف میں مبتلا ہوگا اسی قدر اللہ تعالیٰ کی طرف سے امداد و معاونت حاصل ہوگی اسی طرح جو آدمی جتنی زیادہ آزمائشوں میں مبتلا ہوگا اسی قدر اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر و برداشت کی زیادہ توفیق ملے گی۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مشقتوں اور فحشی و جسمانی بیماریوں میں مبتلا بندوں پر خاص رحمت فرماتے ہیں۔

کمزور کی فضیلت کا بیان

فضل الضعیف

سیدنا ثوبان ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری

۱۸۲۰: عَنْ ثَوْبَانَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ

امت کے بعض افراد ایسے ہیں کہ اگر وہ تم میں سے کسی سے دینار کا سوال کریں تو وہ انھیں نہیں دے گا، اگر درہم کا سوال کریں تو وہ انھیں نہیں دے گا اور اگر فلس (درہم کے چھٹے حصے) کا بھی سوال کریں تو وہ نہیں دے گا، لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کریں تو وہ انھیں جنت عطا کر دے گا۔ وہ لوگ مفلس و نادار ہیں، انھیں حقیر (اور ناقابل توجہ) سمجھا جاتا ہے، لیکن (اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی اتنی قدر و قیمت ہے کہ) اگر وہ اللہ پر قسم اٹھا دیں تو وہ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۶۳۳۔ طبرانی فی الاوسط (۷۵۳۳) الشجرى فی الاحالی (۲/ ۲۰۵)

فوائد: اس حدیث میں کمزور غریب اور گوشہ غول لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے ہاں فضیلت و عظمت کا بیان ہے، جن کو معاشرے میں کوئی امتیازی مقام حاصل نہیں ہوتا، لیکن ایمان و ایقان اور تقویٰ و طہارت کے وہ ایسے بلند مقام پر فائز ہوتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کرتے ہوئے قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما دیتے ہیں۔ دنیوی اعتبار سے معاشرے کے ذی مقام اور بے وقعت لوگوں کا موازنہ کرتے ہوئے سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا، آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے فرمایا: تیری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: یہ معزز لوگوں میں سے ہے، اللہ کی قسم! یہ اس قابل ہے کہ اگر کہیں پیغام نکاح دے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو سفارش قبول کی جائے، رسول اللہ ﷺ یہ جواب سن کر خاموش رہے۔ پھر ایک اور آدمی وہاں سے گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پھر پوچھا: اس کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس شخص کا تعلق فقراء مسلمین سے ہے، یہ اس لائق ہے کہ اگر نکاح کا پیغام دے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے اور اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات سنی نہ جائے۔ (اس کی آراء کو سامنے رکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (هذا خير من ملء الارض مثل هذا) یعنی: یہ فقیر پہلے شخص جیسے دنیا بھر کے آدمیوں سے بہتر ہے۔ [بخاری، مسلم] ما حاصل یہ ہے کہ وقعت اور بے وقعتی کا معیار تقویٰ و طہارت ہے نہ کہ ظاہری حسن و جمال حسب و نسب اور مال و دولت کی فراوانی۔ ہم اسی کو معزز سمجھیں جو ظاہری طور پر نیک اور پارسا لگتا ہے۔

زکاۃ کی ادائیگی اسلام کی تکمیل میں سے ہے

عیسیٰ بن حضری بن کلثوم بن علقمہ بن ناجیہ خزاعی اپنے دادا کلثوم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں جب وہ مسلمان ہوئے تھے غزوہ مریضج والے سال فرمایا:

اداء الزکاۃ من تمام اسلام

۱۸۲۱: عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَضَرَمِيِّ بْنِ كِلْثُومٍ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ جَدِّهِ كِلْثُومٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُمْ عَامَ (الْمُرَبِّيعِ)

جَبْنَ اسْلَمُوا: ((إِنَّ مِنْ تَمَامِ إِسْلَامِكُمْ أَنْ تَوَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ)). [الصحيحة: ۳۲۳۲]

”مالوں کی زکاة دینے سے تمہارے اسلام کی تکمیل ہوگی۔“

تخریج: الصحیحة ۳۲۳۲۔ ابن ابی عاصم فی الأحاد و المثنی (۲۳۳۳) طبرانی فی الکبیر (۸/۱۸) البزار (الکشف ۸۷۶)

فوائد: زکوة اسلام کا اہم رکن ہے زکوة جہاں اللہ تعالیٰ کا فریضہ ہے وہاں یہ مال کو پاک کر دیتی ہے اور صاحب مال کو بخل کی رذالت اور گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔ شریعت کے بیسیوں مقامات پر نماز اور زکوة کو ایک انداز فریضت میں ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ نے زکوة ادا نہ کرنے والوں کو مختلف احادیث میں مختلف قسم کے عذابوں کی وعیدیں سنائیں۔ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت پر متمکن ہوئے تو بعض قبائل نے زکوة دینے سے انکار دیا آپ نے ان سے قتال کا ارادہ کیا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آڑے آنے کی کوشش کی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا: واللہ لا قاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکاة فان الزکاة حق المال۔ واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ ﷺ لقاتلنہم علی منعہا۔ یعنی: اللہ کی قسم! جس آدمی نے نماز اور زکوة میں فرق کیا میں اس سے ضرور بضر و رزوں گا کیونکہ یہ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر لوگ کبریٰ کا جو بچہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے اگر آج انھوں نے ادا نہ کیا تو میں ان سے قتال کروں گا۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سید قتال کے لئے کھول دیا ہے سو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہی حق ہے۔ [بخاری مسلم] سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان امور پر نبی کریم ﷺ کی بیعت کی کہ میں نماز قائم کروں گا زکوة ادا کروں گا اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا۔ [بخاری] زکوة کی ادائیگی کے بغیر اسلام نامکمل اور ادھورا ہے۔

باب: مشرکین کے تحائف کا بیان

حکیم بن حزام کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے عہد جاہلیت میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔ جب آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور مدینہ کی طرف ہجرت فرما گئے اور حکیم بن حزام جبکہ وہ کافر تھے حج کے موسم میں مکہ میں آئے اور دیکھا کہ ذی یزن کی ایک عمدہ پوشاک فروخت کی جا رہی تھی انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ دینے کے لئے وہ خرید لی اور مدینہ میں پہنچ گئے۔ جب انھوں نے یہ پوشاک بطور ہدیہ آپ ﷺ کے حوالے کرنا چاہی تو آپ نے انکار کر دیا۔ عبید اللہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم مشرکین سے کوئی چیز قبول نہیں کرتے ہاں اگر آپ دینا ہی چاہتے ہیں تو ہم قیمت کے بدلے خرید لیتے ہیں۔“ جب آپ نے ہدیہ

باب: ہدایا المشرکین

۱۸۲۲: عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ أَحَبَّ رَجُلٍ فِي النَّاسِ إِلَيَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا تَنَبَّأَ وَخَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ شَهِدَ حَكِيمُ بْنُ حَزَامٍ الْمَوْسِمَ، وَهُوَ كَافِرٌ فَوَجَدَ حِلَّةً لِيَذِي يَزْنَ تَبَاعُ، فَاشْتَرَاهَا بِخَمْسِينَ دِينَارًا، لِيَهْدِيَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ فَقَدِمَ بِهَا عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ، فَأَرَادَهُ عَلَى قَبْضِهَا هَدِيَّةً، فَأَبَى. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّا لَا نَقْبَلُ شَيْئًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ)) وَلَكِنْ إِنْ شِئْتَ اخْدُنَاهَا بِالثَّمَنِ، فَأَعْطَيْتُهُ حِينَ أُنِيَ عَلَى الْهَدِيَّةِ. [الصحيحة: ۱۷۰۷]

سو (۱۰۰) دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا دے اور اللہ تعالیٰ کثادگی والا اور علم والا ہے۔ ”لہذا ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس کے دیئے ہوئے رزق میں سے اس کی راہ میں کچھ نہ کچھ مقدار خرچ کرتے رہیں اور کبھی بھی اس کی وجہ سے مال و دولت میں کمی ہو جانے کا نہ سوچیں۔

باب: عدد مفاصل الانسان وما علیها

باب: انسان کے جوڑوں اور ان کے ذمہ صدقات کا

من الصدقات

بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بنو آدم میں سے ہر انسان کی تخلیق تین سو ساٹھ جوڑوں پر ہوئی پس جس نے ”اللہ اکبر“ کہا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہا ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہا ”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ“ کہا، راستے سے کوئی پتھر ہٹایا، کوئی کاٹیا یا ہڈی راستے سے دور کر دی یا کسی نیکی کا حکم دیا یا کسی برائی سے روکا۔ (یعنی) تین ساٹھ جوڑوں کی تعداد میں یہ مذکورہ کام کرے تو وہ اس دن اس حالت میں شام کرتا ہے کہ اس نے اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے دور کر لیا ہوتا ہے۔“

۱۸۲۴: عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّهُ خَلَقَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثٍ مِئَةٍ مَفْصَلٍ فَمَنْ تَكَبَّرَ اللَّهُ، وَحَمِدَ اللَّهُ، وَهَلَّلَ اللَّهُ، وَسَبَّحَ اللَّهُ، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكًا أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِئَةٍ سَلَامَى فَإِنَّهُ يُمَسِّي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ رَخَّخَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ)).

تخریج: الصحیحة ۱۷۱۷-۱- مسلم (۱۰۷۷) ابو الشیخ فی العظمة (۱۰۲۲) ابو الشیخ (۱۰۶۵) وابو یعلیٰ (۳۵۸۹) عن طریق آخر عنہا۔
فوائد: انسان کا مکمل وجود اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے۔ اس وجود میں ہڈیوں کے جوڑوں کی جو اہمیت ہے وہ کسی بیوقوف سے بھی مخفی نہیں ہے۔ اگر کسی انسان کے وجود میں سرے سے ہڈیاں نہ ہوں یا ہڈیاں ہوں لیکن ان میں کوئی جوڑ نہ ہو تو اس کی زندگی کا کیا بنے گا؟ وہ کس قدر دوسروں کا محتاج رہے گا؟ وہ اپنی زندگی سے کس حد تک لطف اندوز ہوگا؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نعمت عظمیٰ کا صرف یہ تقاضا کیا ہے کہ انسان ہر روز معمولی معمولی تین سو ساٹھ (۳۶۰) نیکیاں کر دے، نتیجتاً اللہ تعالیٰ اس کے وجود کو جہنم سے آزاد کر دے گا، لیکن جو آدمی ہر روز یہ کام نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کا دن بدن مقروض ہوتا جائے گا۔ یاد رہے کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ صبح کی کم از کم دو رکعات کو تین سو ساٹھ جوڑوں سے صدقہ ادا کرنے کے لئے کافی قرار دیا ہے لہذا جو آدمی دو رکعت نمازِ صبحی (نمازِ اشراق) ادا کر لے اس کا وجود انشاء اللہ تعالیٰ آزاد ہو جائے گا۔

اعضاء المال لتألف

تالیف قلبی کے لیے مال دینا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں قریش کی تالیف قلبی کے لئے دیتا ہوں، کیونکہ انھوں نے حال ہی میں زمانہ جاہلیت کو ترک کیا ہے۔“

۱۸۲۵: عَنْ أَنَسٍ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ، لَا تَهُمُّ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ)).

تخریج: الصحیحة ۳۵۹۰- بخاری (۳۱۳۶) مسلم (۱۰۵۹ / ۱۳۳) ترمذی (۳۹۰۱)

فوائد: اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کے مصارف میں ایک مصرف "والمؤلفۃ قلوبہم" کا ذکر کیا ہے جو تین قسم کے لوگوں کو شامل ہے: (۱) وہ کافر جو اسلام کی طرف میلان رکھتے ہوں اور یہ امید کی جاتی ہو کہ مالی امداد کی وجہ سے وہ مشرف باسلام ہو جائیں گے۔ (۲) وہ نو مسلم افراد جن کی امداد کر کے ان کو اسلام پر ڈٹ جانے کی ترغیب دینا مقصود ہو۔ (۳) وہ غیر مسلم افراد جن کے بارے میں یہ امید ہو کہ وہ اپنے علاقے کے لوگوں کو مسلمانوں پر حملہ آور ہونے سے روکیں گے نیز وہ کمزور مسلمانوں کا کسی نہ کسی انداز میں تحفظ کریں گے۔ خلیفہ وقت اسی غرض و غایت کو سامنے رکھ کر مال غنیمت کی تقسیم بھی کر سکتا ہے اس حدیث میں اسی چیز کو بیان کیا جا رہا ہے کہ نو مسلموں کی زیادہ سے زیادہ دہیوتی کی جائے تاکہ وہ اسی احسان کے عوض ایمان و ایقان پر ڈٹ جائیں اور اسلام کے سچے محافظ بن جائیں۔

سیدنا عمرو بن تغلبہؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو مال دیا اور بعضوں کو ترک کر دیا جب انھوں نے ناراضگی کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں کیونکہ مجھے ان کی بے تابی اور بے صبری کا ڈر ہوتا ہے اور دوسرے لوگوں کو میں اس تو نگری اور بھلائی کے سپرد کرتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے۔ ان ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلبہؓ ہے۔" عمرو بن تغلبہؓ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے رسول اللہ ﷺ کی اس بات کے مقابلے میں سرخ اونٹ لینا بھی پسند نہیں ہے۔"

۱۸۲۶: عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ، قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ قَوْمًا، وَمَنَعَ آخَرِينَ، فَكَانَتْهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((إِنِّي أُعْطِي قَوْمًا أَخَافُ ظَلْمَهُمْ وَجَزَعَهُمْ، وَأَكْلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَ[وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ] عَمَرُو بَن تَغْلِبٍ)) فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ: مَا أَحْبَبُ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُمْرُ النَّعَمِ۔

[الصحيحہ: ۳۵۹۱]

تخریج: الصحيحہ ۳۵۹۱۔ بخاری (۳۱۳۵/۹۲۳) احمد (۲۹/۵) بیہقی (۱۸/۷)

فوائد: حدیث نمبر ۱۸۱۱ میں وضاحت ہو چکی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض خاندانوں کے لوگ طبعی طور پر غنی اور ایثار کرنے والے ہوتے ہیں۔

باب: رد ہدایا المشرکین

۱۸۲۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ السُّلَمِيِّ: أَنَّ عَامِرَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جَعْفَرٍ الَّذِي يَدْعَى مَلَاعِبَ الْأَسْنَةِ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُشْرِكٌ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِسْلَامَ، فَأَبَى أَنْ يُسَلَّمَ وَأَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَدِيَّةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَا أَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ)).

[الصحيحہ: ۱۷۲۷]

باب: مشرکین کے تحائف واپس لوٹانا

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سلمیٰ سے روایت ہے کہ عامر بن مالک بن جعفر جسے "ملاعب الاسنہ" یعنی تیروں سے کھیلنے والا کہا جاتا تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ مشرک تھا آپ نے اس پر اسلام پیش کیا، لیکن اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اس نے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ پیش کیا، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: "میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔"

تخریج: الصحیحة ۱۷۷۷۔ البزار (الكشف ۱۹۳۳/۱۹۳۴) بیہقی فی الدلائل (۳/ ۳۴۳)
 فوائد: حدیث نمبر ۱۸۲۲ کے تحت غیر مسلموں کا ہدیہ قبول کرنے یا نہ کرنے کی وضاحت ہو چکی ہے۔

فضل الاعتقاد

۱۸۲۸: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (۱): ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فُكَاكُهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ. (۲) وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتْ فُكَاكُهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ فِيهِمَا عَضْوًا مِنْهُ. (۳) وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فُكَاكُهَا مِنَ النَّارِ، يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْهَا)).

[الصحیحة: ۲۶۱۱]

تخریج: الصحیحة ۲۶۱۱۔ ترمذی (۱۵۴۷) احمد (۴/ ۲۳۵) ابو داؤد (۳۹۶۷) طیالسی (۱۱۹۸) عن كعب بن مرة ؓ۔

فوائد: عصر حاضر میں چونکہ حقیقی جہاد تقریباً مفقود ہے اس لئے غلاموں کا تصور بھی ختم ہو چکا ہے۔ ان کی آزادی جہنم سے رہائی اور جنت میں داخلے کا بہت بڑا سبب ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کا مقام مرد سے کم ہے کہ آزاد کرانے والے مرد کے حق میں ایک غلام مرد کو آزاد کرنے کا اجر و ثواب دو عورتوں کی آزادی کے برابر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔

افضل اعمال میں سے کچھ کا بیان

سیدنا ابو ذر ؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔“ میں نے کہا: کون سا غلام (آزاد کرنا) افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنے مالکوں کے نزدیک زیادہ قیمتی اور عمدہ ہو۔“ میں نے کہا: اگر میں ایسا (غلام آزاد) نہ کر سکوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کسی کاریگری کی مدد کر دو یا بے ہنر کا کام کر دو۔“ میں نے کہا: اگر میں یہ عمل بھی نہ کر سکوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو اپنے شر سے بچا کر رکھو یہ بھی

من افضل الاعمال

۱۸۲۹: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ)) قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَعْلَاهَا. وَفِي رِوَايَةٍ: أَكْثَرُهَا. فَمَنْ وَأَنَفْسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا)) قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تُعِينُ صَانِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ)) قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى

تمہارا اپنے نفس پر صدقہ ہے۔“

[الصحيحة: ۳۹۸۹]

تخریج: الصحيحۃ ۳۹۸۹۔ بخاری (۲۵۱۸) مسلم (۸۳) ابو عوانہ (۱/ ۶۲) ابن ماجہ (۲۵۲۳) احمد (۵/ ۱۵۰)

فوائد: حدیث سے ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت و افضلیت واضح ہو رہی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ عام غلام کی نسبت قیمتی غلام آزاد کرنا افضل عمل ہے۔ اسی طرح دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور تعاون بھی باعثِ اجر و ثواب عمل ہے۔ علاوہ ازیں دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے اجتناب بھی اجر میں صدقہ و احسان سے کم نہیں ہے۔

عمدہ ترین مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

انفاق الجید فی سبیل اللہ

۱۸۳۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا

مِنْ نَحْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءَ،

وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ - قَالَ

أَنَسٌ: فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ

حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (آل عمران: ۹۲) ﴿

قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - يَقُولُ:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾

وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْرُ حَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ،

أَرْجُو بَرَّهَا وَدُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

((بِئْسَ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ! وَقَدْ

سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي

الْأَفْرَينِ)). [الصحيحة: ۳۹۸۲]

سیدنا انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو طلحہ ؓ انصارِ مدینہ میں کھجور کے باغات کے اعتبار سے سب سے زیادہ دولت مند تھے اور انھیں اپنے مالوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ بیرحاء (نای باغ) تھا یہ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا نبی ﷺ اس میں تشریف لاتے اور باغ میں موجود پاکیزہ پانی پیتے۔ سیدنا انس ؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے تا آنکہ تم اپنی پسندیدہ چیزیں خرچ کرو﴾ تو ابو طلحہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی: ﴿تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے تا آنکہ تم اپنی پسندیدہ چیزیں خرچ کرو﴾ اور مجھے اپنے مالوں میں سے سب سے زیادہ محبوب بیرحاء (باغ) ہے میں اسے اللہ کے لئے صدقہ کرتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر کی اور اس کے پاس اس کے ذخیرہ ہونے کی امید رکھتا ہوں پس آپ اللہ کی دی ہوئی سمجھ کے مطابق جہاں مناسب سمجھیں اسے اپنے تصرف میں لائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”واہ واہ یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے تم نے جو کچھ کہا ہے میں نے سن لیا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ تم اسے اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دو۔“

تخریج: الصحيحۃ ۳۹۸۲۔ بخاری (۱۲۲۱) مسلم (۹۹۸) احمد (۳/ ۱۳۱)

فرائد: صحابہ کرام ؓ اپنے خون سے فجر اسلام کی آبیاری کرنے والی آغوشِ نبوت کی پروردہ اور پاکیزہ ہستیاں تھیں۔ وہ اللہ تعالیٰ

اور رسول اللہ ﷺ کے احکام پر عمل کرنے کے نہ صرف سخت پابند تھے بلکہ اسی میں اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان سن کر اپنے بیش قیمت باغ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے۔ لیکن قربان جائے محمد رسول اللہ ﷺ کی سخاوت اور حکمت پر کہ صلہ رحمی کی مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے اتنے قیمتی مال کو قربانداروں کی خاطر واپس لوٹایا جا رہا ہے۔

تؤخذ صدقات المسلمین علی جانوروں کی زکاۃ مسلمانوں سے گھاٹ پر لی جائے

میاہم

۱۸۳۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تُؤْخَذُ صَدَقَاتُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مِثْلِهِمْ» (يَعْنِي: مَوَاشِيَهُمْ۔ [الصحيحہ: ۱۷۷۹]

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں سے (ان کے مویثیوں کی) زکوٰۃ پانی کے گھاٹ پر وصول کی جائے۔“

تخريج: الصحيحة ١٤٤٩- أحمد (٢/ ١٨٢) أبو داؤد الطيالسي (٢٢٦٣) بيهقي (٣/ ١١٠)

فوائد: مختلف قسم کے جانوروں کا نصابِ زکوٰۃ اور شرحِ زکوٰۃ مقرر ہے، اسلامی حکومت کی طرف سے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے ایک عامل مقرر کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے اور موسیٰ شیوں کے مالکوں کے لئے اس میں آسانی ہے کہ پانی کے گھاٹوں پر زکوٰۃ وصول کی جائے۔

۱۸۳۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِحَنَازَةٍ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَاتَكَ؟)) قَالُوا: تَرَكَ دِينَارَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةَ، قَالَ: ((تَرَكَ كَيْفَيْنِ، أَوْ ثَلَاثَ كَيْفَاتٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی کا جنازہ لایا گیا، آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھائی اور پوچھا: ”اس نے (اپنی میراث میں) کیا چھوڑا ہے؟“ لوگوں نے بتایا کہ دو یا تین دینار۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو داغنے کی جگہیں چھوڑ گیا ہے یا تین۔“

[الصحيحة: ٣٤٨٣]

تخريج: الصحيحة ٣٢٨٣- ابن أبي شيبة (٣/ ٣٤٢) احمد (٢/ ٢٢٩) البزار (الكشف ٣٧٣٩)

فوائد: جہاں میراث کے قوانین مقرر ہیں وہاں قریب المرگ آدمی کے لئے یہ حد بندی بھی کر دی گئی ہے کہ وہ اپنے مال کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ وصیت نہیں کر سکتا اگر وہ اس مقدار سے زیادہ وصیت کرتا ہے تو اسے رد کر دیا جائے گا اور مال اس کے ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا نیز شریعت کی روشنی میں کسی کو یہ حق بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی وارث کے حق میں تقسیم کرے۔ مذکورہ بالا حدیث کا یہ مطلب قطعی طور پر نہیں کہ آدمی اپنی موت کے وقت سارا مال بطور صدقہ صرف کر دے اس میں صرف ترغیب دلائی گئی ہے کہ آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی میں صدقہ کیا کرے وہی ہے جو اس کے کام آئے گا باقی ماندہ مال تو اس کے ورثاء کا حصہ ہے۔

الصدقة على اهل الأديان

۱۸۳۳: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصَدَّقُوا إِلَّا عَلَى أَهْلِ دِينِكُمْ» (فَأَنْزَلَ اللَّهُ - تَعَالَى: «لَيْسَ عَلَيْكَ هَذَا هُمْ» إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصَدَّقُوا إِلَّا عَلَى أَهْلِ دِينِكُمْ» (فَأَنْزَلَ اللَّهُ - تَعَالَى: «لَيْسَ عَلَيْكَ هَذَا هُمْ» إِلَى

قَوْلُهُ: ﴿وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ﴾ (البقرة: ۲۷۲) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَصَدَّقُوا عَلَى أَهْلِ الْإِدْيَانِ)).
 کرے اور تم جو مال خرچ کرو گے خیرات کے طور پر (قیامت کے دن) پورا بھر پاؤ گے (سورہ بقرہ: ۲۷۲) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمام اہل ادیان پر صدقہ کر سکتے ہو۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۲۶۔ ابن ابی شیبہ (۱۷۷/۳) مرسلاً ابن ابی حاتم فی التفسیر (۵۳۱/۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، جریر (۶۳/۳)

فوائد: عام صدقہ و خیرات کے لئے تو مصلحت و ضرورت کو مد نظر رکھ کر مسلم و غیر مسلم میں سے کسی ایک یا دونوں کا انتخاب کیا جاسکتا ہے، لیکن زکوۃ کی ادائیگی کی صورت میں غیر مسلم کا انتخاب صرف تالیف قلبی کی نیت سے کیا جاسکتا ہے۔

زیادہ صدقہ کرنے کی ترغیب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ کیا کر اور (مال کو) محفوظ کر کے نہ رکھ دے وگرنہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محفوظ کر لے گا۔“ یہ حدیث سیدہ اسماء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں: (وہ مال کو بچا کر رکھتی تھیں) وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس مال نہیں، مگر وہی جو (میرے خاوند) زبیر نے مجھے پہنچایا ہے کیا میں صدقہ کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ کیا کر اور محفوظ کر کے نہ رکھ دے وگرنہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محفوظ کر لے گا۔“

ترغیب صدقۃ الکثیرۃ

۱۸۳۴: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَصَدَّقْ وَلَا تُوعِ قِيَوْمِي عَلَيْكَ)) حَاءُ مِنْ حَدِيثِ أَسْمَاءَ، وَعَائِشَةَ، وَلَفْظُ حَدِيثِ أَسْمَاءَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - [وَكَانَتْ مُحْصِيَةً] قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَالِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلُ عَلَى الزُّبَيْرِ فَاتَصَدَّقْ؟ قَالَ: ((تَصَدَّقْ وَلَا تُوعِ قِيَوْمِي عَلَيْكَ)). [الصحیحۃ: ۳۶۱۷]

تخریج: الصحیحۃ ۳۶۱۷۔ بخاری (۳۵۹۰) مسلم (۱۰۳۹) ابو داؤد (۱۶۹۹) ترمذی (۱۹۶۰) ابو داؤد (۱۷۰۰) احمد (۱۸۰/۶)

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ایک اصول کا تذکرہ کیا گیا ہے اور وہ جزاء جنس عمل سے دیتا ہے یعنی جیسا عمل دیا ہی بدلہ۔ جب خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے حساب خرچ کرے گا تو بدلہ بھی بے حساب ہوگا۔ اگر کوئی گن گن کر خرچ کرے گا تو اجر و ثواب کے وقت بھی اس کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے گا اور اگر سینٹ کر رکھو گے خرچ نہ کرو گے، تو وہ بھی دینا بند کر دے گا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوب خرچ کرنے کی ترغیب اور بخل اور امساک پر سخت وعید و تہدید ہے۔

قیراط کے وزن کی وضاحت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دینار خزانہ ہے، درہم خزانہ ہے اور قیراط خزانہ ہے۔“ صحابہ نے پوچھا: ہم دینار اور درہم کو تو پہچانتے ہیں، قیراط سے کیا مراد ہے؟

تفسیر القیراط

۱۸۳۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الدِّينَارُ كَنْزٌ وَالدرهم كَنْزٌ، وَالْقِيرَاطُ كَنْزٌ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَا

الدِّينَارُ وَالذَّرْهُمُ فَقَدْ عَرَفْنَا هُمَا، فَمَا الْفَيْرَاطُ؟
قَالَ: ((نَصْفُ دِرْهِمٍ، نَصْفُ دِرْهِمٍ، نَصْفُ دِرْهِمٍ)). [الصحيحة: ۷۲۱]

تخریج: الصحيحة ۷۲۱۔ طحاوی فی شرح المشکل (۲/ ۱۰۷) ابن ابی حاکم فی العلل (۲۲۰: ۲۱۹۸)

فوائد: دینار و درہم سے مراد کویت اور دوسری کی موجودہ کرنسی نہیں ہے بلکہ سونے اور چاندی کی ایک مقدار کا نام ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

درہم = 21/80 تولہ چاندی = 3 ماشے اور 1/5 - 1 رتی = 3.061.8 گرام

دینار = 4 ماشہ 4 رتی سونا (ساڑھے چار ماشے) = 4.374 گرام

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبِشْرِهِمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ [سورہ توبہ: ۳۴] یعنی: ”اور جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے۔“ اس آیت مبارکہ میں مال و دولت کو خزانہ رکھنے یعنی ”کنز“ کرنے کی وعید و تہدید کا بیان ہے۔ کسی بھی ملک کی کرنسی سونے اور چاندی کے حکم میں داخل ہے، لیکن جب کسی نوعیت کے مال کی زکوٰۃ ادا کر لی جائے تو اسے خزانہ اور ”کنز“ نہیں کہا جاسکتا جیسا کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں سونے سے تیار کردہ پازیب پہنتی تھی۔ ایک دن میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بھی خزانہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَّا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَرَيْتُ فَلَئْسَ بِكَنْزٍ)). یعنی: ”جو (زیور) زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو وہ خزانہ نہیں رہتا۔“ [صحیحہ: ۵۵۹] معلوم ہوا کہ متن میں مذکورہ بالا حدیث کا تعلق اس سونے اور چاندی سے ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی جاتی۔

صدقہ جلدی کرنے کی ترغیب

تعجيل الصدقة

سیدنا عقبہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز عصر پڑھی آپ نے سلام پھیرا، جلدی جلدی کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے ایک بیوی کے گھر میں داخل ہو گئے۔ لوگ آپ کی سرعت پر تعجب کرنے لگ گئے (اتنے میں) آپ ﷺ واپس آ گئے اور دیکھا کہ لوگوں کو آپ کی جلدی پر تعجب ہو رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے سونے یا چاندی کی زکوٰۃ کی ایک ڈلی یاد آئی جو ہمارے پاس تھی۔ میں نے ناپسند کیا کہ وہ مجھے روک لے (اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ہمارے ہی پاس شام کرے یا رات گزارے) اس لئے میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔“

۱۸۳۶: عَنْ عُقْبَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَحَطَّيَ رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَاءٍ ه فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ فَقَالَ: ((ذَكَرْتُ [وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ] شَيْئًا مِنْ تَبَرٍّ [مِنَ الصَّدَقَةِ] عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي [وَفِي رِوَايَةٍ: أَنْ يَمْسَى. أَوْ يَبْتَ. عِنْدَنَا] فَأَمَرْنَا بِقِسْمَتِهِ)).

[الصحيحة: ۳۵۹۴]

تخریج: الصحيحة ۳۵۹۴۔ بخاری (۸۵۱/ ۱۲۲۱/ ۱۳۳۰) نسائی (۱۳۶۶/ ۱۳۶۶) احمد (۸۰۷/ ۳)

فوائد: مسلمان خیر و بھلائی کے جن امور کو سرانجام دینا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ پہلی فرصت میں سرانجام دے۔

چار چیزوں میں زکوٰۃ ہے

الزكاة من اربعة

۱۸۳۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الزَّكَاةَ فِي هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ: الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّرْبِيبِ وَالْتَّمْرِ)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ان چار اصناف میں زکوٰۃ نافذ کی: گندم، جو، منفی اور کھجور۔

تخریج: الصحیحة ۸۷۹۔ دارقطنی (۹۶/۲)

فوائد: امام البانیؒ نے اس حدیث پر درج ذیل بحث کی ہے: یہ حدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، لیکن اس کی سند میں محمد بن عبید اللہ عزیٰ "متروک" ہے، لیکن اس کی متابعت موجود ہے جسے امام دارقطنیؒ اور امام حاکم نے روایت کیا کہ موسیٰ بن ابوطلمح نے کہا: عندنا کتاب معاذ بن جبل عن النبی ﷺ انه انما اخذ الصدقة من الحنطة۔ یعنی: آپ ﷺ نے صرف گندم..... میں زکوٰۃ وصول کی ہے۔ امام حاکم نے کہا: موسیٰ بن طلحہ عظیم تابعی ہیں اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے زمانے کو ان کے پانے کا انکار نہیں کیا گیا۔ لیکن ابن عبد البر نے کہا کہ موسیٰ بن طلحہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو نہ ملے ہیں اور نہ ان کو پایا ہے۔ لیکن امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ اس کا یہ شاہد ذکر کیا ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((لَا تَأْخُذُوا إِلَّا مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ.....)) یعنی: صرف ان چار اصناف میں زکوٰۃ وصول کرو۔ ان احادیث کی روشنی میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، امام عبداللہ بن مبارک، امام حسن بصری اور امیر صنعانی وغیرہ کا یہ مسلک ہے کہ زرعی پیداوار کی تمام اقسام میں سے صرف گندم، کھجور اور منفی پر زکوٰۃ فرض ہے۔ جبکہ بعض علمائے کرام کا یہ مسلک ہے کہ زمین سے پیدا ہونے والی ہر قسم کی زرعی پیداوار پر عشر یعنی زکوٰۃ فرض ہے، انھوں نے اپنے حق میں درج ذیل عام آیات پیش کی ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ [سورۃ انعام: ۱۳۲] یعنی: "کھیتی کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔" نیز فرمایا: ﴿مِمَّا اخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ﴾ [سورۃ بقرہ: ۲۶۷] یعنی: "اس چیز میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی۔" نیز بعض احادیث بھی اس عموم پر دلالت کرتی ہیں۔

ترغيب امور الاخرة في الدنيا

۱۸۳۸: عَنْ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّمَّرِيِّ، أَنَّ أُمَّ الْحَكَمِ أَوْ ضَبَاعَةَ ابْنَتِي الزُّبَيْرِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَتْهُ، عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبِيًّا، فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ، وَسَلَّلْنَا أَن يَأْمُرَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَبَكُنَّ يَتَامَى بَدَنٍ،

دنیا کے مقابلہ میں آخرت کے کاموں کی ترغیب دلانا فضل بن حسن ضمری ام حکم یا ضباعہ جو دونوں زبیر بن عبدالمطلب کی بیٹیاں ہیں سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، میں، میری بہن اور فاطمہ آپ ﷺ کے پاس گئیں آپ کے سامنے اپنی مشکلات کی شکایت رکھی اور مطالبہ کیا کہ ہمارے لئے کچھ قیدیوں کا فیصلہ کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بدر کے یتیم لوگ تم سے سبقت لے گئے ہیں لیکن میں تمہیں ایسی چیز بتلاتا ہوں جو تمہارے لئے قیدیوں سے بہتر

ہے (اور وہ یہ کہ) ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ ”اللہ اکبر“ کہنا تینتیس دفعہ ”سبحان اللہ“ کہنا تینتیس دفعہ ”الحمد لله“ کہنا اور (ایک دفعہ) ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ (نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) کہنا۔“

وَلَكِنْ سَادُّ لُكُنَّ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُنَّ مِنْ ذَلِكَ: تَكْبِيرُ اللَّهِ عَلَى إِنْ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرًا، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحًا، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدًا وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. [الصحيحه: ۱۸۸۲]

تخریج: الصحیحہ ۱۸۸۲۔ ابو داؤد (۵۰۲۲، ۲۹۸۷) طحاوی فی معانی الآثار (۳/ ۳۹۹)

فوائد: نبی کریم ﷺ نے دنیاوی سہولت کی فراہمی کی بجائے اخروی منفعت کی طرف رہنمائی فرمائی۔

زیادہ کنجوسی اور سخت بزدلی بدترین صفات ہیں
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”سخت کنجوسی اور سخت بزدلی بدترین صفات ہیں جو آدمی میں پائی جاتی ہیں۔“

شر الصفات شح هالغ و جبن خالع
۱۸۳۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((شَرُّ مَا فِي رَجُلٍ شُحُّ هَالِغٌ وَجَبْنٌ خَالِعٌ)). [الصحيحه: ۵۶۰]

تخریج: الصحیحہ ۵۶۰۔ ابو داؤد (۳۵۱۱) احمد (۲/ ۳۰۲، ۳۲۰) ابن حبان (۳۲۵۰)

فوائد: کنجوسی اور بزدلی انسان کی کمینگی پر دلالت کرنے والی گھٹیا صفات ہیں۔ ایسی صفات دنیا چاہنے والوں کو دنیا میں بھی ذلیل کر دیتی ہیں اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم رہیں گے۔

باب: پوشیدہ صدقہ کرنے کی فضیلت
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مخفی صدقہ رب کے غضب کو مٹا دیتا ہے۔“ یہ حدیث سیدنا عبد اللہ بن جعفر، سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا عبد اللہ بن عباس، سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا عبد اللہ بن مسعود، سیدہ ام سلمہ، سیدنا ابوامامہ، سیدنا معاویہ بن حیدر اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

باب: فضل صدقة السر
۱۸۴۰: قَالَ ﷺ: ((صَدَقَةُ السَّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ)) رَوَى مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأُمُّ سَلَمَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَمُعَاوِيَةَ بْنُ حِجْدَةَ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ. [الصحيحه: ۱۹۰۸]

تخریج: الصحیحہ ۱۹۰۸۔ طبرانی فی الاوسط (۷۷۵۷) والصغیر (۲/ ۹۵، ۹۶) العسکری فی کتاب النسائر (۱۷۹/ ۱-۲) ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۱۹/ ۱۲۳) مفولاً۔ ابن ابی الدنیا فی قضاہ الحوائج (۶) ابو بکر الذکوان فی اثنا عشر مجلساً (۹/ ۲) مطولاً۔ قضاعی فی مسند الشہاب (۱۰۰) طبرانی فی الاوسط (۶۰۸۲) مطولاً۔ طبرانی فی الکبیر (۸۰۱۳) طبرانی فی الاوسط (۹۳۷) قضاعی فی مسند الشہاب (۱۰۲) ترمذی (۶۲۳) ابن حبان (۳۳۰۹) قضاعی (۱۰۵)

فوائد: جن اعمال و افعال کو خفیہ طور پر سرانجام دینا ممکن ہو ان کے بارے میں شریعت کی رائے یہ ہے کہ انہیں مخفی طور پر ہی

سراجام دیا جائے، کیونکہ یہی واحد انداز ہے جو اعمالِ صالحہ کی قبولیت کا سبب بنتا ہے اور بندہ خدا کے خلوص اور للہیت پر دلالت کرتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات آدمی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو قیامت والے دن اپنے سائے تلے جگہ دے گا (ان میں سے ایک وہ ہے جو) کوئی صدقہ کرتا ہے اور اسے چھپاتا ہے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم بھی نہیں ہوتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا کچھ خرچ کیا۔ [بخاری، مسلم] اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی کو اس عمل کی خبر نہیں ہونے دیتا۔

ہر عضو پر صدقہ ہے

الصدقۃ علی کل عضو

۱۸۴۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((عَلَى كُلِّ عَضْوٍ مِنْ أَعْضَاءِ بَنِي آدَمَ صَدَقَةٌ)).
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بنو آدم کے اعضا میں سے ہر عضو پر صدقہ ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۵۷۴۔ احمد (۲/۳۹۵)

فوائد: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر احسان کرتے ہوئے اس کے جسم میں کئی صلاحیتیں ودیعت کر رکھی ہیں۔ مختلف اعضاء تشکیل دیئے ہیں اور اسے خوبصورت اور دلکش وجود سے نوازا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس عظیم نعمت کی بنا پر ایک تقاضا کیا ہے کہ اس احسان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے روزانہ ہر عضو کی طرف سے صدقہ کیا جائے، پہلے یہ تفصیل گزر چکی ہے کہ انسانی وجود میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑ ہیں اور ہر روز کوئی نہ کوئی ٹیکل کر کے اس کی طرف سے صدقہ ادا کیا جائے جیسے سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا، ٹیکل کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا وغیرہ وغیرہ لیکن اگر کوئی آدمی نمازِ غُحّی کی دو رکعت نماز ادا کر لے تو اس کے تمام وجود کی طرف سے صدقہ ادا ہو جاتا ہے اور اس کا وجود آزاد ہو جاتا ہے۔

باب: زکاة صرف مومنوں پر واجب ہے

باب: لازکاة علی غیر المؤمن

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل یمن یعنی حارث بن عبدکلال اور اس کے معافری اور ہمدانی ساتھیوں کی طرف خط لکھا کہ: ”اگر زمین چشموں سے یا بارش سے سیراب ہوئی ہو تو اس کے پھلوں کی پیداوار یا مال پر دسواں حصہ زکوۃ ہے اور جن کو ڈول (وغیرہ کے ذریعے کھینچ کر) پانی پلایا جائے ان کی (پیداوار پر) بیسواں حصہ زکوۃ ہے۔“

۱۸۴۲: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ مُعَاوِرٍ وَهَمْدَانٍ: ((عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فِي صَدَقَةِ الثَّمَارِ أَوْ مَالِ الْبُقَارِ عَشْرَمًا سَقَّتِ الْعَيْنُ وَمَا سَقَّتِ السَّمَاءُ وَعَلَى مَا يُسْقَى بِالْغُرْبِ نِصْفُ الْعُشْرِ)). [الصحیحۃ: ۱۴۲]

تخریج: الصحیحۃ ۱۴۲۔ ابن ابی شیبہ (۳/۱۳۵، ۱۳۶) دارقطنی (۲/۱۳۰) بیہقی (۴/۱۳۰)

فوائد: زمین سے فصلیں پیدا کر کے انسان کو رزق مہیا کرنا اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس احسان کا بدلہ یوں طلب کیا ہے کہ زرعی پیداوار کا دسواں یا بیسواں حصہ بطور زکوۃ اس کی راہ میں دیا جائے جو پیدا ہونے والی کل فصل کے مقابلے میں انتہائی کم مقدار ہے۔ مذکورہ بالا اور اس موضوع پر دوسری احادیث سے یہ مسئلہ عیاں ہوتا ہے کہ اگر زمین کسی ایسے ذریعے سے سیراب ہوتی ہو جس میں مشقت نہ ہو یا کم مشقت ہو مثلاً بارش، شبنم، اولے زمینی نمی و رطوبت اور چشموں وغیرہ سے تو اس میں دسواں حصہ زکوۃ نکالنا

ضروری ہے لیکن اگر کسی مشقت طلب ذریعے سے سیراب کی جاتی ہو مثلاً اونٹ، بیل یا آدمی پانی لا کر سیراب کرے یا کنوؤں یا ٹیوب ویل سے پانی لا کر یا پانی خرید کر سیراب کیا جائے یا جیسے آجکل معین رقم ادا کر کے نہری پانی سے فصلوں کو سیراب کیا جاتا ہے تو ان سب صورتوں میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہوگی۔ واضح رہے کہ کسی بھی فصل میں زکوٰۃ کو لاگو کرنے کے لئے ضروری ہے وہ پانچ وقت (15 من اور 30 کلوگرام) ہو اس کو نصاب زکوٰۃ کہتے ہیں۔ اگر صاع ڈھائی کلو کا ہو تو وزن 18 من 30 کلو بنتا ہے۔ مولانا صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ نے صاع کا وزن 2½ کلو ہی اتحاد الکرام شرح بلوغ المرام میں تحریر کیا ہے۔ واللہ اعلم

ترغیب ذبح الفرع فی سبیل اللہ
(اونٹنی یا بکری کے) پہلے بچے کو اللہ کی راہ میں ذبح کرنے کی ترغیب

۱۸۴۳: عَنْ عَبْدِ الْمَزْنِيِّ مَرْفُوعًا: ((فِي الْإِبِلِ قُرْعٌ، وَفِي الْغَنَمِ قُرْعٌ)).
سیدنا عبد مزنی رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”اونٹ میں بھی فرع ہے اور بکریوں میں بھی۔“
تخریج: الصحیحة ۱۹۹۶۔ طبرانی فی الاوسط (۳۳۶) والکبیر (۱۳/۱۳۷) بیہقی (۹/۳۰۳) تعلیقاً۔

فوائد: دور جاہلیت میں اونٹنی کے پہلے بچے کو معبودانِ باطلہ کیلئے ذبح کیا جاتا تھا۔ اس کو ”فرع“ کہتے تھے۔ اسلام نے اس شرکیہ عمل کو باطل قرار دیا ہاں یہ گنہگار رکھی کہ اگر کوئی آدمی اپنی اونٹنی اور بکری کے پہلے بچے کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرنا چاہتا ہے تو اسے اختیار ہے بلکہ اس کا یہ عمل پسندیدہ اور افضل ہے۔

ترغیب الصدقة فی الفطر والاضحیٰ
۱۸۴۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوعًا: ((كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّى صَلَاةً وَسَلَّم قَامَ [قَائِمًا] عَلَى رَجْلَيْهِ] فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ [بَوَجْهِهِ] وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بَعْضُ ذِكْرِهِ لِلنَّاسِ، أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بَغَيْرِ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُولُ: ((تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا)) وَكَانَ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ)).
سیدنا ابوسعید خدری رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے موقع پر نکلتے اور نماز سے ابتداء کرتے تھے جب نماز سے سلام پھیرتے تو اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور وہ آپ کے سامنے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔ اگر آپ کو کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت یا کوئی اور حاجت ہوتی تو لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ کرتے اور اسے پورا کرنے کا حکم دیتے نیز فرماتے: ”صدقہ کرو صدقہ کرو صدقہ کرو۔“ زیادہ تر صدقہ کرنے والی عورتیں ہوتی تھیں۔ پھر آپ واپس چلے جاتے۔

تخریج: الصحیحة ۲۹۹۸۔ مسلم (۸۸۹) نسائی (۱۵۷۷) وفی الکبیر (۱۷۸۵) ابن ماجہ (۱۲۸۸) ابن حبان (۳۳۱۱)
فوائد: معلوم ہوا کہ عیدین کے روز مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنا چاہئے تاکہ فقراء و مساکین بھی عید کی خوشیوں میں بلا امتیاز شامل ہو سکیں۔

صدقہ کی اقسام

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے ہر جوڑ کی طرف سے ایک صدقہ کرنا (واجب) ہے۔ (اور صدقہ صرف مال کا خرچ کرنا ہی نہیں ہے بلکہ) دو آدمیوں کے درمیان انصاف کر دینا بھی صدقہ ہے کسی آدمی کو اس کی سواری پر بٹھانے میں یا اس کا سامان اٹھا کر اس پر رکھوانے میں بھی صدقہ ہے اچھی بات کرنا صدقہ ہے ہر اس قدم میں جس سے چل کر وہ نماز کی طرف جائے صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۲۵۔ بخاری (۲۹۸۹) مسلم (۱۰۰۹) احمد (۳۱۲/۲)

فوائد: اس سے قبل یہ وضاحت ہو چکی ہے کہ بندہ خدا کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تقاضا پورا کرتے ہوئے اپنے وجود کے جوڑوں کی طرف سے صدقہ ادا کرے جس کی تفصیل اس حدیث میں بیان کر دی گئی ہے۔

گھوڑے اور غلام پر صرف صدقہ الفطر ہے

علی الخیل والرقيق صدقة الفطر

فقط

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑے اور غلام پر زکوٰۃ نہیں ہے البتہ غلام پر صدقہ فطر ہے۔“

۱۸۴۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ زَكَاةٌ إِلَّا زَكَاةُ الْفِطْرِ فِي الرَّقِيقِ)). [الصحیحۃ: ۲۱۸۹]

تخریج: الصحیحۃ ۲۱۸۹۔ ابو داؤد (۱۵۹۳) بیہقی (۱۱۷/۳) بهذا اللفظ۔

فوائد: معلوم ہوا کہ گھوڑوں اور غلاموں میں ایک سال کے گزر جانے کے بعد فرض ہونے والی زکوٰۃ نہیں ہے البتہ غلام کے مالک پر یہ ضروری ہے کہ وہ عید الفطر کے موقع پر اس کی طرف سے ایک صاع (2 کلو 100 گرام) صدقہ فطر ادا کرے۔

زکاۃ کی وضاحت کا بیان

شرح الزکاة

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ سے کم اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں اور نہ چار اونٹوں پر زکوٰۃ ہے جب ان کی تعداد پانچ سے نو تک ہو تو ایک بکری جب دس سے چودہ تک ہو تو دو بکریاں جب پندرہ سے انیس تک ہو تو

۱۸۴۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْأَرْبَعِ شَيْءٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خُمُسًا فَبِهَا شَاةٌ، إِلَى أَنْ تَبْلُغَ تِسْعًا

تین بکریاں اور بیس سے چوبیس تک چار بکریاں زکوٰۃ میں دی جائیں گی۔ جب اونٹوں کی تعداد پچیس سے بڑھ کر پینتیس ہو جائے تو اس تعداد پر ایک سالہ اونٹنی اگر یہ میسر نہ ہو تو پھر دو سالہ زربچہ جب چھتیس سے تعداد بڑھ کر پینتالیس تک پہنچ جائے تو دو سالہ اونٹنی اگر تعداد چھیالیس ہو جائے تو ساٹھ تک ایک تین سالہ اونٹنی اگر تعداد اکٹھ ہو جائے تو پچھتر تک چار سالہ اونٹ اگر اس سے تعداد بڑھ جائے تو نوے تک دو دو سالہ اونٹیاں اگر اس سے تعداد بڑھ جائے تو ایک سو بیس تک دو تین سالہ اونٹیاں۔ (ایک سو بیس کی تعداد) کے بعد ہر پچاس پر تین سالہ اونٹنی اور ہر چالیس پر دو سالہ اونٹنی زکوٰۃ میں دی جائے گی۔“

فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا، فَفِيهَا شَاتَانِ، إِلَى أَنْ تَبْلُغَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ سَبْعَ عَشْرَةَ، فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ، فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بَنْتٌ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِذَا لَمْ تَكُنْ بَنْتٌ مَخَاضٍ فَلَا بُنْ لَبُونٌ ذِكْرٌ، فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا بَنْتٌ لَبُونٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا، فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَسَبْعِينَ، فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا بَنَتَانِ لَبُونٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ سَبْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا، فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِنَهُ ثُمَّ فِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنْتٌ لَبُونٌ)).

[الصحيحہ: ۲۹۹۲]

تخریج: الصحيحہ ۲۹۹۲۔ ابن ماجہ (۱۷۹۹)

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں اونٹوں کی زکوٰۃ کے نصاب اور شرح کی مکمل تفصیل بیان کی گئی ہے۔

صدقہ کی کچھ اقسام

سیدنا مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تیرا اپنے آپ کو کھانا تیرے لئے صدقہ ہے، تیرا اپنے بیٹے کو کھانا تیرے لئے صدقہ ہے، تیرا اپنی بیوی کو کھانا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا اپنے خادم کو کھانا تیرے لئے صدقہ ہے۔“

من انواع الصدقة

۱۸۴۸: عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ مَرْفُوعًا: ((مَا أَطْعَمْتُ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا أَطْعَمْتُ وَلَدَكَ، فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا أَطْعَمْتُ زَوْجَكَ، فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا أَطْعَمْتُ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ)).

[الصحيحہ: ۴۵۲]

تخریج: الصحيحہ ۳۵۲۔ احمد (۳/۱۳۱) الادب المفرد (۸۲/۱۹۵) نسائی فی الکبریٰ (۹۱۸۵)

فوائد: اسلام میں ہر نیکی کی بنیاد نیت پر ہے، کسی نے کیا خوب کہا: ”رب عمل کبیر تصغره النیۃ ورب عمل صغیر تعظمه“

النّیۃ۔ یعنی: کتنے ہی عظیم اعمال ہیں جنہیں نیت کم تر بنا دیتی ہے اور کتنے ہی معمولی معمولی نیک اعمال ہیں کہ جن کو نیت عظیم تر بنا دیتی ہے۔ اگر کوئی آدمی خلوص نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کر رہا ہے تو وہ بے شمار اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے، لیکن اگر اسی صدقہ و خیرات کی بنیاد ریاکاری اور نمود و نمائش ہو تو ایسی ”نام نہاد نیکی“ اس کے لئے وبال جان بن جاتی ہے۔ اس موقع پر خلیفۃ المسلمین عمر بن عبدالعزیزؒ کا قول ذکر کرنا انتہائی مناسب ہے۔ وہ کہتے ہیں: لا تکن ممن یتبع الحق اذا وافق هواہ ویخالفہ اذا خالف هواہ۔ فَاذا انت لا تثاب علی ما وافقہ من الحق و تعاقب علی ما ترکہ منہ لانک انما اتبعْتَ هواک فی الموضعین۔ [شرح العقیدۃ الطحاویہ/ ابن ابی العز الحنفی] ما حاصل یہ ہے کہ مسلمان جب اپنے آپ پر اپنے اہل و عیال پر اور اپنے نوکروں چاکروں پر خرچ کرے تو سب سے پہلے شریعت کی روشنی میں اپنی نیت کو درست کرے کہ وہ یہ رقم کیوں خرچ کر رہا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی ذمہ داری لگائی یا کن کن آیات اور احادیث کا مصداق بن رہا ہے۔

جس کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی وہ خزانہ نہیں ہے

ما ادى زکاتہ لیس بکنز

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں سونے سے تیار کردہ پازیب پہنتی تھی، ایک دن میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بھی خزانہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو (زیور) زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو وہ خزانہ نہیں رہتا۔“

۱۸۴۹: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ الْبَسْتُ أَوْ نَسَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنْزُ هُوَ؟ قَالَ: ((مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَرَجَحِيَ فَلَيْسَ كُنْزًا)). [الصحيحه: ۵۵۹]

خبریح: الصحيحه ۵۵۹۔ ابو داؤد (۱۵۶۳) حاکم (۳۹۰/۱) دارقطنی (۱۰۵/۲) بیہقی (۸۳/۳)

واللہ: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبِشْرِهِمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ سورۃ توبہ: یعنی: ”اور جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر بچا دیجئے۔“ خزانے کو عربی میں ”کنز“ کہتے ہیں، آیت مبارکہ میں ”کنز“ کی مذمت کی جا رہی ہے، لیکن یہ وعید اس صورت میں ہے ب سونا چاندی جمع کرنے والے سال کے بیت جانے کے بعد بھی ان کی زکوٰۃ ادا نہ کریں، اگر وہ زکوٰۃ ادا کرتے رہیں تو مذکورہ بالا ریث کی روشنی میں ان کو موردِ طعن نہیں بنایا جائے گا۔

تھوڑا مال زیادہ غافل کر دینے والے مال سے بہتر ہے

قلیل المال خیر من الكثير لاه

سیدنا ابو درداءؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے ہوتے ہیں، وہ جن دُائس کے علاوہ زمین والوں کو سناتے ہوئے اعلان کرتے ہیں: لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ۔ کفایت کرنے والا قلیل مال غافل کر دینے والے کثیر مال سے بہتر ہوتا ہے۔ اسی طرح جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں

۱۸۵: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْثُوعًا: ((مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ، إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَيْهَا مَلَكَانِ يَنَادِيَانِ سَمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ، إِلَّا الثَّقَلَيْنِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اهْلِكُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ، فَإِنَّ مَا قُلَّ وَكَفَىٰ بِهِ مِمَّا كُنْتُمْ وَاللَّهِ وَلَا آهَتْ شَمْسٌ قَطُّ، بُعِثَ بِجَنْبَيْهَا مَلَكَانِ يَنَادِيَانِ يُسَمِعَانِ

پر دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو جن وانس کے علاوہ اہل زمین کو سنا تے ہوئے نداء دیتے ہیں: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما اور روک کر رکھنے والے کے حصے میں ہلاکت کر۔“

تخریج: الصحیحة ۴۴۳۔ احمد (۵/ ۱۹۷) ابن حبان (۶۸۶) ابو داؤد الطیالسی (۹۷۹)

فوائد: مال و دولت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے، لیکن اگر کوئی آدمی اس احسان کے نتیجہ میں اسلام کے احکام و مسائل سے غافل ہو جاتا ہے، تو یہی مال و دولت اس کے لئے زحمت کا سامان بن جاتا ہے، لہذا اگر اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان پر رزق کی فراوانی کر رکھی ہے تو وہ عاجزی و انکساری اختیار کرے نہ کہ بغاوت و دھڑ دھڑی۔ اسے سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی در در کی ٹھوکریں کھانے اور ایک ایک دمڑی کا محتاج کر سکتا تھا، لیکن اس نے احسان کیا اور اسے رزق کے وسائل براہ راست عطا کر دیئے۔

الجواز الاکل من الحائط فی جوع
بھوک کی وجہ سے باغ سے کچھ کھا لینے کی اجازت کا

بیان

سیدنا عباد بن شریحیل ؓ کہتے ہیں: میں قحط سالی میں مبتلا ہو گیا، میں مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوا، ایک بالی کو ملا اور اس سے دانے نکالے۔ کچھ دانے کھائے اور کچھ کپڑے میں نے اٹھائے، اتنے میں باغ کا مالک آ گیا تو اس نے مجھے مارا اور میرا کپڑا چھین لیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (اور ساری بات بتائی) آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”وہ جاہل تھا تو نے اسے تعلیم نہیں دی اور وہ بھوکا تھا تو نے اسے کھلایا نہیں۔“ پھر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا، اس نے میرا کپڑا مجھے واپس کر دیا اور مجھے اسے سبق یا نصف وقت کھانے کا بھی دیا۔

۱۸۵۱: عَنْ عَبَادِ بْنِ شَرِيحِيلٍ، قَالَ: أَصَابَنِي سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَفَرَكْتُ سَبِيلًا فَأَكَلْتُ وَحَمَلْتُ فِي ثَوْبِي فَجَاءَ صَاحِبُهُ، فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ ثَوْبِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: ((مَا عَلِمْتُهُ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتُهُ إِذْ كَانَ سَاعِيًا أَوْ جَانِعًا)) وَأَمَرَهُ فَرَدَّ عَلَيَّ ثَوْبِي وَأَعْطَانِي وَسَقًا أَوْ نِصْفَ وَسَقٍ مِنْ طَعَامٍ۔ [الصحیحة: ۴۵۳]

تخریج: الصحیحة ۴۵۳۔ ابو داؤد (۲۶۳۰) نسائی (۵۳۱۱) ابن ماجہ (۲۲۹۸) احمد (۱/ ۱۶۶) (۱۶۷)

فوائد: ایک ”صاع“ 2 کلو 100 گرام کے برابر ہوتا ہے اور ایک وسق میں 60 صاع ہوتے ہیں۔

اللہ کی راہ میں جو بڑا خرچ کرنے کی فضیلت

فضل انفاق الزوجین فی سبیل اللہ

صعصعہ بن معادیہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابو ذر ؓ سے ملا اور کہ مجھے کوئی حدیث بیان کرو۔ انھوں نے کہا: جی ہاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان بندہ ہر مال میں سے ایک ایک

۱۸۵۲: عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: قُلْتُ حَدِّثْنِي قَالَ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِمَّنْ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُنْفِقُ مِنْ

اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے اور اسے اپنی طرف والی نعمتوں کی طرف بلائیں گے۔“ میں نے کہا: (ہر مال میں سے ایک ایک جوڑا) اس کی کیا صورت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اونٹ ہیں تو دو اونٹ اور اگر گائیں ہیں تو دو گائیں (علیٰ ہذا القیاس)۔“

تخریج: الصحیحۃ ۵۶۷۔ نسائی (۳۱۸۷) دارمی (۲۴۰۸) ابن حبان (۳۶۳۳) احمد (۱۵۱/۵)

فرشتہ کی خرچ کرنے والے کے لیے دعا اور نہ کرنے والے کے لیے بددعا

دعاء الملك للمنفق و علی المسک

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر دن جس میں بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روک کر رکھنے والے کے (مال) کو ضائع فرمادے۔“

۱۸۵۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا)).

[الصحیحۃ: ۹۲۰]

تخریج: الصحیحۃ ۹۲۰۔ بخاری (۱۱۳۳) مسلم (۱۰۱۰)

فوائد: اتفاق فی سبیل اللہ سے دنیا میں بھی مال و دولت میں برکت ہوتی ہے اور آخرت میں اجر و ثواب بھی ملتا ہے۔ اجر و ثواب کا اندازہ تو سابقہ حدیث سے لگایا جاسکتا ہے اور برکت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے کہ جس کے مطابق فرشتے بہترین متبادل کا سوال کرتے ہیں۔

ابوبکرؓ کا مال دین کے لیے سب سے زیادہ نفع مند ہے

مال ابی بکر انفع للدين

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوبکر کے مال نے ہمیں جو نفع دیا وہ کسی کے مال نے نہیں دیا۔“

۱۸۵۴: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَفَعَنَا مَالٌ [أَحَدٍ] مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ)). [الصحیحۃ: ۲۷۱۸]

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۱۸۔ ابن راہویہ فی مسنده (۱/۸۰/۳) حمیدی (۲۵۰) ابو یعلیٰ (۳۹۰۲) ابن ابی عاصم فی السنۃ (۱۳۳۰)

فوائد: سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مالا احد عندنا يد الا وقد كافيناه ما خلا ابا بکر فان له عندنا يدا يكافيه الله بها يوم القيامة۔) [ترمذی] یعنی: ”سوائے ابوبکر کے ہم نے تمام کے احسانات کا بدلہ چکا دیا ہے اور ان کے ہم پر ایسے احسانات ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کو روز قیامت بدلہ دیں گے۔“ ان میں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کی منقبت کا بیان ہے۔

شدة الصدقة على الشيطان

۱۸۵۵: عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ مَرْفُوعًا: ((مَا يَخْرُجُ رَجُلٌ صَدَقْتُهُ حَتَّى يَفُكَّ بِهَا لِحْيَتِي سَبْعِينَ شَيْطَانًا)). [الصحيحه: ۱۲۶۸]

تخریج: الصحيحه ۱۲۶۸۔ (ابن خزيمة (۲۴۵۷) احمد (۳۵۰/۵) حاکم (۳۱۷/۱) بیہقی (۱۸۷/۲)

شیطان پر صدقہ کے سخت ہونے کا بیان
ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”جب (مسلمان) بندہ صدقہ کرتا ہے تو وہ (اپنے سامنے روڑے
الکانے والے) ستر شیطانوں کے جڑے توڑ کر صدقہ کرتا ہے۔“

فوائد: معلوم ہوا کہ شیطان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ بندے کو نجوی اور بخلی جیسی رذیل صفات سے متصف کیا جائے یہی وجہ ہے کہ صدقہ وغیرات کرنے سے اس کو بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے رب کے حکم کی پیروی کر کے اسے خوش کرتے ہوئے اور اپنے ابدی دشمن شیطان کو ستاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا کریں۔

تعدی فی الزکاة ظلم

۱۸۵۶: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ بَيْنَمَا هُوَ فِي بَيْتِهَا وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُونَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ صَدَقَةٌ كَذَا وَكَذَا مِنَ التَّمْرِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَذَا وَكَذَا مِنَ التَّمْرِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّ فَلَانًا تَعْدِي عَلَيَّ فَأَخَذَ مِنِّي كَذَا وَكَذَا، فَأَزَادَ صَاعًا؟ فَقَالَ ﷺ: ((فَكَيْفَ إِذَا سَعَى عَلَيْكُمْ مِنْ يَتَعَدَّى عَلَيْكُمْ أَشَدَّ مِنْ هَذَا لِنَعْدِي؟)) فَخَاضَ النَّاسُ وَبَهَرَهُمُ الْحَدِيثُ، حَتَّى قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ رَجُلًا غَائِبًا عَنْكَ فِي إِبِلِهِ وَمَاشِيَّتِهِ وَزَرْعِهِ وَأَذَى زَكَاةِ مَالِهِ فَنَعْدِي عَلَيْهِ الْحَقَّ فَكَيْفَ يَصْنَعُ وَهُوَ غَائِبٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَدَى زَكَاةَ مَالِهِ، طَيَّبَتْ بِهَا نَفْسَهُ يَرْيَدُ وَجْهَ اللَّهِ وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ، لَمْ يَغِبْ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ، وَأَمَّا الصَّلَاةُ، وَأَذَى الزَّكَاةِ فَتَعْدِي عَلَيْهِ الْحَقَّ فَأَخَذَ سَلَاحَهُ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ، فَهُوَ شَهِيدٌ)).

زکوٰۃ زیادہ لینا ظلم ہے
سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے پاس کچھ صحابہ کرام بیٹھے گفتگو کر رہے تھے۔ اسی اثنا میں ایک آدمی آیا اور پوچھا: اتنی کھجوروں پر کتنی زکوٰۃ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اتنی کھجوریں۔“ وہ کہنے لگا: فلاں آدمی نے مجھ پر زیادتی کی ہے اور اتنی کھجوریں لی ہیں یعنی ایک صاع (تقریباً 2.100 کلوگرام) زیادہ لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت کیا ہوگا جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو تم پر اس سے کہیں زیادہ زیادتی کریں گے۔“ لوگ غور و خوض میں پڑ گئے اور اس حدیث نے انھیں حیران کر دیا، حتیٰ کہ ایک آدمی یوں کہہ اٹھا: اے اللہ کے رسول! اگر ایک آدمی آپ سے غائب اپنے اونٹوں، مویشیوں اور کھیتی میں فروکش ہے اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے لیکن اس پر زیادتی کی جاتی ہے اب وہ کیا کرے اور وہ ہے بھی آپ سے دور؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اس حال میں کہ اس کا نفس راضی تھا اور وہ اللہ کی رضا مندی اور یومِ آخرت کا متلاشی تھا، اس نے اپنے مال کا کوئی حصہ نہیں چھپایا اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی، لیکن اس پر زیادتی کی گئی، جس کی وجہ

[الصحيحه: ۲۶۵۵] سے اس نے اپنا السلحہ پکڑا، لڑنا شروع کر دیا اور قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے۔“

تخریج: الصحيحه ۲۶۵۵۔ ابن خزيمة (۲۳۳۶) ابن حبان (۳۱۹۳) حاکم (۳۰۴/۱) بیہقی (۱۳۷/۳)
فوائد: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے عامل کو زیادتی نہیں کرنی چاہئے، اگر وہ ایسا کرتا ہے تو صاحب مال اپنے مال کے دفاع میں لڑ سکتا ہے، لیکن سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اذا اتاكم المصدق فلا يفارقكم الا عن رضی)۔ [ترمذی] یعنی: جب تم لوگوں کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل آئے تو وہ راضی ہو کر تم سے جدا ہو (یعنی تم اسے راضی کر دو)۔ امام سیوطی نے کہا: اس حدیث کا یہ معنی ہے لوگ اس کی اطاعت کریں اور اسے اچھے انداز میں مہربا کریں یہ معنی نہیں کہ وہ اسے وہ مال دے دیں جو ان پر واجب نہیں ہوتا۔ جبکہ امام بیہقی کہتے ہیں: اگر عامل مقدار سے زیادہ زکوٰۃ وصول کر کے ظلم بھی کرے تو اسے راضی کرنا چاہئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا یہ خیال ہے کہ ان کی زیادتی پر لوگوں کو صبر کرنا چاہئے۔

أهمية الاستعاذ بالله

۱۸۵۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِوَجْهِ اللَّهِ فَأَعْطُوهُ)). [الصحيحه: ۲۵۰۳]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ کے واسطے سے پناہ مانگے، اس کو پناہ دے دو اور جو اللہ کے نام پر سوال کرے تو اس کو دو۔“

تخریج: الصحيحه ۲۵۰۳۔ ابو داؤد (۵۱۰۸) احمد (۲۵۰/۱) ابو یعلیٰ (۲۵۳۶)

۱۸۵۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللَّهِ، فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ، فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ [وَمَنْ اسْتَجَارَ بِاللَّهِ، فَأَحْبِرُوهُ] وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِرُهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا اللَّهَ لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ لَدَى كَافَرْتُمُوهُ)). [الصحيحه: ۲۵۰۴]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو تم سے اللہ کے واسطے سے پناہ مانگے، اسے پناہ دے دو اور جو تم سے اللہ کے نام پر مانگے تو اسے دو اور جو تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو اور جو تم سے اللہ کے واسطے سے مدد کا مطالبہ کرے تو اس کی مدد کرو اور جو تمہارے ساتھ احسان کرے تو تم اس کا بدلہ دو اور اگر تم بدلہ دینے کی طاقت نہ پاؤ تو اس کے لئے دعائے خیر کرو (اور اتنی دعاء کرو کہ) تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کو بدلہ دے دیا ہے۔“

تخریج: الصحيحه ۲۵۰۳۔ ابو داؤد (۵۱۰۹) نسائی (۲۵۶۸) الادب المفرد (۲۱۶) احمد (۹۹/۲)

فوائد: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول کرتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔ [بخاری] چونکہ کسی کو ہدیہ دینا بھی اس کے ساتھ ایک قسم کی نیکی کرنا ہے اس لئے آپ ﷺ ہدیہ قبول فرما کر اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔

باب: فضل انظار المعسر باب: تنگ دست کو قرض میں مہلت دینے کی فضیلت

۱۸۵۹: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلُهُ صَدَقَةً)) قَالَ: ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةً)) قُلْتُ: سَمِعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلُهُ صَدَقَةً)) ثُمَّ سَمِعْتُكَ تَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةً))؟ قَالَ: ((لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الدِّينُ، فَإِذَا حَلَّ الدِّينُ فَانْظَرُوهُ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةً)). [الصحيحة: ۸۶]

سليمان بن بريدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اسے ہر روز اسی (مقدار) کی مثل صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔“ اس کے بعد آپ ﷺ کو یوں فرماتے سنا: ”جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اسے ہر روز اس (مقدار) کے دو گنا ثواب ملے گا۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول میں نے آپ کو پہلے یوں فرماتے سنا: ”جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اسے ہر روز اسی (مقدار) کی مثل صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔“ اور پھر یوں: ”جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اسے ہر روز اس (مقدار) کے دو گنا ثواب ملے گا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قرض کی ادائیگی سے پہلے تک اسے ہر روز (اتنی ہی مقدار میں) صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور جب (عدے کے مطابق) قرض واجب الادا ہو تو اس نے پھر مہلت دی (ایسی صورت میں) اسے (اس مقدار) سے دو گناہ زیادہ ثواب ملے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۸۶۔ احمد (۳۶۰/۵) حاکم (۲۹/۲) طحاوی فی شرح المشکل (۳۸۱۰) ابو یعلیٰ فی المعجم (۲۵۱) فوائد: نبی کریم ﷺ نے قرضے کو ایک قسم کا صدقہ قرار دیا ہے۔ کسی کو قرضہ دے کر اس کی ضرورت پوری کرنا شریعت کی نظر میں بہت بڑا احسان ہے یہی وجہ ہے کہ اس حدیث میں بے شمار اجر و ثواب کا مژدہ سنایا گیا ہے۔

اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرنے کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اسے جنت (کے دروازوں سے) یوں پکارا جائے گا: اے اللہ کے بندے یہ دروازہ بہتر ہے۔ پس جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا اسے باب الصلوٰۃ (نمازیوں کے مخصوص دروازے) سے پکارا جائے گا جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا اسے باب الجہاد سے پکارا جائے گا جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اسے باب الصدقہ سے

فضل انفاق الزوجین فی سبیل اللہ

۱۸۶۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ،

پکارا جائے گا اور جو روزہ رکھنے والوں میں سے ہوگا اسے باب الریان سے پکارا جائے گا۔“ ابوبکر صدیق نے کہا: اے اللہ کے رسول! جس کو ان دروازوں میں سے (کسی ایک دروازے سے) پکارا جائے گا اس کے لئے کوئی نقصان اور خسارہ نہیں (کیونکہ مقصود جنت میں داخلہ ہے) لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں اور مجھے امید ہے کہ تو بھی ان ہی میں سے ہوگا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۷۹۔ بخاری (۲۸۳۱/۱۸۹۷) مسلم (۱۰۲۷) ترمذی (۳۶۷۵) نسائی (۲۳۳۱)

فوائد: اس حدیث کا مفہوم یہ کہ جس آدمی کے نامہ اعمال میں جس نیک عمل کی کثرت ہوگی اسی مناسبت سے اسے جنت کے مخصوص دروازے سے بلایا جائے گا یہ مفہوم نہیں ہے کہ جہاد کی کثرت سے مراد نمازوں میں غفلت ہے یا نماز کی کثرت سے مراد رمضان کے روزوں میں سستی ہے۔ نیز سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی منقبت ثابت ہو رہی ہے کہ ان کا نام جنت کے ہر دروازے پر ہوگا۔

جو چیز بغیر سوال کیے تجھ کو مل جائے اس کو قبول کر لے
سیدنا خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اگر کسی کو اپنے بھائی کی طرف کوئی چیز موصول ہوتی ہے حالانکہ اس نے نہ سوال کیا تھا اور نہ حرص و طمع رکھی تھی تو وہ قبول کر لے کیونکہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے۔“

ما اتصل اليك في غير مسألة فاقبله

۱۸۶۱: عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ جَاءَ مِنْ أَحِبِّهِ مَعْرُوفٌ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ، وَلَا يَأْشُرَافَ نَفْسٍ فَلْيَقْبَلْهُ، وَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ)). [الصحیحۃ: ۱۰۰۵]

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۰۵۔ احمد (۲۲۱/۲۲۰) ابن حبان (۳۳۰۳) حاکم (۶۲/۲) ابن سعید (۳۵۰/۳)

فوائد: انسان کو حریص اور لالچی نہیں ہونا چاہئے۔ اگر حرص و طمع کے بغیر اللہ تعالیٰ رزق کے اسباب پیدا کر دیتا ہے تو وہ قبول کر لینے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرنا چاہئے۔

باب: انسان کا حسن خاتمہ باعث خوشخبری ہے

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بیمار تھے میں آپ کے پاس گیا میں نے دیکھا کہ آپ بیٹھنا چاہتے ہیں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ اوگھ کی وجہ سے ڈانواڈول ہو رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خیال ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ رات کو

باب: من المبشرات حسن الخاتمة

۱۸۶۲: عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فِي مَرَضِهِ فَرَأَيْتُهُ يَهْمُ بِالْقُعُودِ وَعَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَهُ يَمِيدُ يَعْنِي مِنَ النَّعَاسِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى نَرِي قَدْ سَاحَرَكَ فِي لَيْلَتِهِ

هَذِهِ أَفَلَا أَدْنُوْمِكَ؟ قَالَ: عَلَيَّ أُولَىٰ بِذَلِكَ مِنْكَ
فَدَنَا مِنْهُ عَلَيَّ - عَلَيْهِ السَّلَام - فَسَازِدُهُ فَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ: ((مَنْ خَتَمَ لَهُ بِإِطْعَامِ مُسْكِينٍ مُحْتَسِبًا
عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ خَتَمَ لَهُ
بَصُومٍ يَوْمَ مُحْتَسِبًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَخَلَ
الْجَنَّةَ مَنْ خَتَمَ لَهُ بِقَوْلٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُحْتَسِبًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

[الصحيحة: ١٦٤٥]

جاگتے رہے تو اب میں آپ کو (سہارا دینے کے لئے) آپ کے
قریب نہ ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”علی تیری نسبت اس
خدمت کا زیادہ حقدار ہے۔“ چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے
قریب ہوئے اور آپ ﷺ کو سہارا دیا۔ میں نے آپ کو فرماتے
سنا: ”جس کا خاتمہ ہوا اور اس نے اللہ سے ثواب حاصل کرنے کی
امید میں کسی مسکین کو کھانا کھلا رکھا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا“
جس کی (زندگی) کا خاتمہ ہوا اور اس نے اللہ سے ثواب حاصل
کرنے کی امید میں روزہ رکھا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس
کا اختتام اس صورت میں ہوا کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے ثواب کی
امید میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ پڑھا ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

تخریج: الصحيحة ۱۶۳۵۔ ابو نعیم فی اخبار اصحابان (۱/ ۲۱۸، ۲۱۹) المخلص فی فوائد المنتقاء (۲/ ۲۳) احمد (۵/ ۳۹۱)
بیہقی فی الاسماء (ص ۳۰۳)

فوائد: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی منقبت ثابت ہو رہی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنے کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ نیز مسکین کو
کھانا کھلانے روزہ رکھنے اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت ثابت ہو رہی ہے۔

منع فضل الماء وغیره جرم

۱۸۶۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَتَبَ إِلَى عَامِلٍ
لَهُ عَلَى أَرْضٍ لَهُ، أَنْ لَا تَمْنَعَ فَضْلَ مَائِكَ فَإِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ مَنَعَ فَضْلَ
مَائِهِ أَوْ فَضْلَ كَلْبِهِ مَنَعَهُ اللَّهُ فَضْلَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ)). [الصحيحة: ۱۴۲۲]

زائد پانی اور دوسری زائد چیزوں سے روکنا جرم ہے
سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی زمین
کے عامل کی طرف لکھا کہ زائد پانی کو نہیں روکنا، کیونکہ میں نے
رسول اللہ ﷺ سے سنا: ”جس نے (اپنی ضرورت سے) زائد پانی
یا گھاس روک لی تو روز قیامت اللہ تعالیٰ اس سے اپنے فضل کو
روک لے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۱۳۲۲۔ احمد (۲/ ۱۷۹، ۲۲۱) طبرانی فی الصغير (۱/ ۳۷) عقیلی الضعفاء (۳/ ۱۵۱)

فوائد: شریعت مطہرہ میں اجتماعی فائدے کو سامنے رکھا جاتا ہے نہ کہ فرد واحد کے فائدے کو۔ اس حدیث میں یہی قانون بیان کیا
گیا ہے۔ پانی اور گھاس اللہ تعالیٰ کے ایسے عطیے ہیں کہ جن کے حصول میں کسی کی قابلیت کو کوئی دخل حاصل نہیں ہے۔ لہذا سب
لوگوں کو ان کے استعمال کا حق حاصل ہے۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع فضل الماء۔ [مسلم]
یعنی: رسول اللہ ﷺ نے زائد پانی کی بیع سے منع فرمایا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لا تمنعوا
فضل الماء لتمنعوا به الكلا). [بخاری مسلم] یعنی: تم زائد پانی کو اس لئے نہ روکو کہ اس کے ذریعے تم گھاس کو روک لو۔ اس کی

صورت یہ ہے کہ کسی شخص کے پانی کے قریب گھاس اگ آئی ہو۔ لوگوں کے مویشی وہاں پانی پینے آئیں تو گھاس بھی چرنے لگ جائیں یہ بات مالک کو ناگوار گزرے اور وہ گھاس بچانے کے لیے پانی روک دے۔

اہمیت صدقۃ الماء

پانی کے صدقہ کرنے کی اہمیت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ وصیت کئے بغیر فوت ہو گئی ہیں تو کیا اب میرا ان کی طرف سے صدقہ کرنے سے ان کو نفع ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ (لیکن اگر تو صدقہ کرنا چاہتا ہے تو لوگوں کو) پانی (مہیا کرنے کا اہتمام کر)۔“

۱۸۶۴: عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ سَعْدًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُمْتُتِي تُوفِّيتَ وَلَمْ تُوصَ أَتُفَعِّلُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَعَلَيْكَ بِالْمَاءِ)). [الصحيحه: ۲۶۱۵]

تخریج: الصحيحه: ۲۶۱۵۔ طبرانی فی الاوسط (۸۰۵۷)

فوائد: معلوم ہوا کہ اولاد اپنے والدین کی طرف سے کسی قسم کا بھی صدقہ و خیرات کر سکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں پانی کا صدقہ کرنے کی تلقین کی ہے، یعنی عامۃ الناس کے استفادے کے لئے کوئی کنواں وغیرہ کھدوا دیں عصر حاضر میں لوگوں کو پانی کی سہولت مہیا کرنے کے بہت سے وسائل موجود ہیں، موقع محل کے مطابق ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ اگر کسی علاقے میں پانی کی فراوانی ہو تو والدین کے ایصالِ ثواب کے لئے کسی اور خیراتی کام کا انتخاب کیا جائے۔

نفقة الرجل علی اہله صدقۃ

آدمی کا اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا ثواب کی نیت سے اپنے اہل پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔“

۱۸۶۵: عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ مَرْفُوعًا: ((نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ [يَحْتَسِبُهَا] صَدَقَةٌ)). [الصحيحه: ۹۸۲]

تخریج: الصحيحه ۹۸۲۔ بخاری (۲۰۰۶) ترمذی (۱۹۶۵) احمد (۲۷۳/۵)

فوائد: اللہ تعالیٰ نے گھر کے سربراہ پر اہل و عیال کی کفالت کرنا اور ان پر خرچ کرنے کو فرض قرار دیا ہے لہذا جب آدمی یہ ذمہ داری ادا کرے تو اسے اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر سرانجام دے نہ کہ کسی اور مجبوری کو مد نظر رکھ کر۔

ویل للمکثرین البخلاء

زیادہ مال دار بخیلوں کے لیے تباہی ہے

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہت دولت مندوں کے لئے ہلاکت ہے مگر جس نے اپنے مال کو اس طرح کیا اور اس طرح کیا اور اس طرح کیا اور اس طرح کیا۔ یعنی چاروں (اطراف) دائیں طرف اور بائیں طرف اور آگے اور پیچھے (میں خوب صدقہ و خیرات کیا)۔“

۱۸۶۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوعًا: ((وَيْلٌ لِّلْمَكْثُرِينَ، إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا أَرْبَعُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ قُدَّامِهِ وَمِنْ وَرَائِهِ)). [الصحيحه: ۲۴۱۲]

تخریج: الصحیحة ۲۴۱۲- ابن ماجہ (۲۱۴۹) احمد (۲/ ۳۱ ۵۲) ابو یعلیٰ (۱۰۸۳) باختلاف سیر-

فوائد: چشم فلک شاہد ہے کہ مال و دولت کی کثرت نے لوگوں کو اخروی فکر سے غافل کئے رکھا! الا ماشاء اللہ۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو پندرہویں صدی جاری ہے اس لیے دور ایسے میں جن جن لوگوں نے کسی نہ کسی انداز میں اپنے خون سے شجر اسلام کی آبیاری کی ان کی بھاری اکثریت کا تعلق غریب یا معتدل آمدنی والے لوگوں سے ہے۔ رزق کی فراوانی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے بشرطیکہ اس کے تقاضے پورے کئے جائیں وگرنہ وہ رحمت کی بجائے زحمت بن جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس حدیث مبارکہ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ دولت مند لوگ ہلاکت اور خسارے میں جا رہے ہیں ہاں جو اس نعمت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کثرت سے صدقہ و خیرات کرتا ہے اس کے لئے ایسا رزق نعمت عظمیٰ اور جنت میں لے جانے کا بہت بڑا سبب ہے۔ یہی وہ وصف تھا جس کی وجہ سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو رہتی دنیا تک ”غنی“ کے لقب سے نوازا گیا۔ صدقہ و خیرات کے فضائل پہلے گزر چکے ہیں۔

باب: من سأل وله اربعون درهما فهو

باب: چالیس درہم ہونے کے باوجود سوال کرنے والا

المحلف

ہی محلف (چمٹ کر سوال کرنے والا) ہے

۱۸۶۷: عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، أَنَّهُ قَالَ: نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَيْعِ الْعُرْقَدِ، فَقَالِي لِي أَهْلِي: اذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَاسْأَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ، وَجَعَلُوا يَذْكُرُونَ مِنْ حَاجَتِهِمْ، فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ ﷺ: ((لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ)) فَتَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغَضَّبٌ وَهُوَ يَقُولُ: لَعُمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيهِ، مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أَوْقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ الْخَافًا)) قَالَ الْأَسَدِيُّ: فَقُلْتُ لِلْفَقْهَةِ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أَوْقِيَّةٍ - قَالَ مَالِكٌ: وَالْأَوْقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا - قَالَ: فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ بِشُعَيْرٍ وَزَيْبٍ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللَّهُ - عَزَّوَجَلَّ - [الصحیحة: ۱۷۱۹]

بنو اسد قبیلے کا ایک آدمی کہتا ہے: میں نے اپنے اہل سمیت بیع العرقہ میں پڑاؤ ڈالا میرے اہل نے مجھے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں اور کھانے کے لئے کوئی چیز مانگ کر لائیں پھر وہ اپنی ضروریات کا تذکرہ کرنے میں مصروف ہو گئے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس بیٹھا سوال کر رہا تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”تجھے دینے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔“ وہ آدمی غصے کی حالت میں یہ کہتے ہوئے چل دیا: میری عمر کی قسم! آپ جس کو چاہتے ہیں دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ مجھ پر اس لیے ناراض ہو رہا ہے کہ اسے دینے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے حالانکہ تم میں سے جس آدمی نے سوال کیا اور اس کے پاس ایک اوقیہ (40 درہم) یا اس کے برابر کوئی چیز ہو تو اس نے ضد اور اصرار کے ساتھ سوال کیا۔“ (جب اُس) اسدی نے (یہ بات سنی تو) کہا: ہماری اونٹنی اوقیہ سے تو بہتر ہے۔ سو میں لوٹ آیا اور آپ ﷺ سے سوال نہیں کیا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جو اور منہ لایا گیا، آپ ﷺ ہم کو دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

نے ہمیں غنی کر دیا۔ مالک کہتے ہیں کہ ایک اوقیہ میں چالیس درہم ہوتے ہیں۔

تخریج: الصحیحۃ ۱/۱۷۹۔ مالک فی الموطا (۲/۹۹۹) ابو داؤد (۱۲۷) نسائی (۲۵۹۸)۔

فوائد: اس حدیث میں دو اہم قوانین بیان کئے گئے ہیں: (۱) یہ عقل مندی نہیں کہ غصے ہونے والے کے ساتھ برابر کا برا سلوک کیا جائے بلکہ دانش مندی یہ ہے کہ اس کے جذبات کو سمجھ کر اس کے غیظ و غضب کے اسباب پر غور کیا جائے۔ غور فرمائیں کہ ایک عام آدمی رسول اللہ ﷺ پر غصے ہو رہا ہے اور غصے کی حالت میں اعتراض بھی کئے جا رہا ہے لیکن آپ ﷺ اس کے غصے کو برداشت کر رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جو جذبات لے کر آیا تھا وہ پورے نہ ہوئے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ اگر کوئی آدمی ہم پر غصے کا اظہار کر رہا ہے تو اتنا کام مسئلہ نہ بناتے ہوئے اس کی وجوہات کی کھوج لگا کر ان کی وضاحت کر دی جائے۔ (۲) جس کے پاس چالیس درہم ہوں وہ لوگوں سے سوال مت کرے۔ یہ قانون علی الاطلاق نہیں بلکہ مقید ہے یعنی جس آدمی کی زندگی کے اخراجات چالیس درہموں کے ساتھ پورے ہو سکتے ہوں وہ کسی صورت میں سوال نہ کرے مثلاً ایک مزدور جو روزانہ آٹھ نو درہم کماتا ہے اور اس کے پاس چالیس درہم موجود بھی ہوں تو وہ لوگوں سے بھیک نہیں مانگ سکتا یہی معاملہ چھابڑی فروشوں اور معمولی درجے کے دوکانداروں کا ہے۔ لیکن ایک آدمی کے پاس رہنے کے لئے گھر اور دودھ کے لئے بکری موجود ہے لیکن ان دو چیزوں سے اس کے گھر کے اخراجات کا سلسلہ تو جاری نہیں رہ سکتا حالانکہ اسے چالیس درہم سے زیادہ مال کی ملکیت حاصل ہے لہذا وہ لوگوں سے سوال کر سکتا ہے۔ ماحصل یہ ہے کہ جس کی زندگی کے معمولات چالیس درہم یا اتنی قیمت کے مال سے چل سکتے ہوں وہ دوسروں کے سامنے دست سوال نہیں پھیلا سکتا اور اتنے مال سے جس کے روزمرہ کے معمولات کا انتظام نہیں ہو سکتا ہے تو وہ حالات کی بہتری تک لوگوں سے مال و دولت کا سوال کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب: بیش قیمت آداب

باب: آداب کریمہ

ابو جریجی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جنگل میں رہنے والے لوگ ہیں آپ ہمیں کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ ہمیں نفع دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نیکی کے کسی کام کو حقیر مت سمجھنا اگرچہ وہ پانی مانگنے والے کے ڈول میں پانی ڈالنے کی صورت میں ہو یا اپنے بھائی کے ساتھ خندہ روئی کے ساتھ کلام کرنے کی صورت میں۔ اپنے ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچ، کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ عز و جل تکبر کو پسند نہیں کرتے۔ اگر کوئی آدمی تیرے عیب کو سامنے رکھ کر تجھے برا بھلا کہے تو تو اس کے کسی عیب جسے تو جانتا ہے کی بنا پر اسے گالی گلوچ نہ

۱۸۶۸: عَنْ أَبِي جَرِيٍّ الْهَجَمِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا مِنْ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَعَلَّمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللَّهُ- تَبَارَكَ وَتَعَالَى- بِهِ قَالَ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَفْرُغَ مِنْ دُلُوكَ فِي إِتَاءِ الْمُسْتَسْقَى وَلَوْ أَنْ تَكَلَّمَ أَخَاكَ وَوَجْهَكَ إِلَيْهِ مُبْسِطٌ وَإِيَّاكَ وَتَسْبِيلُ الْإِزَارِ، فَإِنَّهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ، وَالْخِيَلَاءُ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ. عَزَّ وَجَلَّ. وَإِنْ أَمَرُوا سَبَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تَسُبَّهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ، فَإِنَّ أَجْرَهُ لَكَ، وَوَبَّالَهُ عَلَى مَنْ

[الصحیحة: ۱۳۵۲]

دے، کیونکہ اس چیز کا اجر تیرے لئے ہوگا اور وبال کہنے والے پر۔“

تخریج: الصحیحة ۱۳۵۲۔ احمد (۵/ ۶۳) ابن حبان (۵۲۲) نسائی فی الکبریٰ (۹۹۹)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں ہمیں انتہائی بیش قیمت چند نصیحتیں فرمائی ہیں: ہر نصیحت اپنی جگہ پر واضح ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے زندگی کے معمولات کا ان چند نصائح سے موازنہ اور تقابل کیا جائے عصر حاضر میں ہمارے معاشرے میں سب سے بڑی خرابی یہ پائی جاتی ہے کہ حسن سلوک اور بدسلوک اور نیکی و برائی کے لیے مخصوص شخصیات کا انتخاب کر لیا جاتا ہے۔ یعنی جس نے ہمارے ساتھ نیکی کی اس کے ساتھ ہم نیکی کریں گے اور جو ہمارے ساتھ بد اخلاقی کے ساتھ پیش آیا تو یہ ناممکن ہے کہ ہم اس کے ساتھ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ مسکراہٹوں کے تبادلے ہو رہے ہیں بدی کا بدلہ بدی سے دیا جا رہا ہے تحائف و ہدایا ان ہی کے لئے خاص ہو گئے ہیں جنہوں نے ہم کو یاد رکھا اور نفرتوں کے مقابلے میں نفرتیں پیش کی جا رہی ہیں۔ اگر کوئی ہم کو ہماری بشری غلطیوں کی وجہ سے مورد وطن ٹھہراتا ہے تو ہم اس کے پورے کنبے کی توہین کر دیتے ہیں۔ قارئین کرام! نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کا گہرا مطالعہ کریں اور انسانیت کے جذبات کو ہوا دینے کے بجائے فرمودات نبوی کو عملی طور پر فروغ دیں۔ اس حدیث میں یہ مسئلہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مردوں کو چاہئے کہ وہ اپنی چادروں اور شلواریوں کو ٹخنوں سے اوپر رکھیں جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ما أسفل من الكعبين من الازار في النار)۔ [بخاری] یعنی: ٹخنوں کا جو حصہ ازار میں (چھپا) ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔ اس موضوع پر کئی ایک احادیث ہیں جن میں مردوں کے لئے ٹخنوں کو چھپانا حرام قرار دیا گیا ہے۔ بعض لوگ یہ بہانہ کرتے ہیں کہ ہم تکبر اور نازی کی وجہ سے نہیں کرتے۔ مذکورہ بالا حدیث میں ان کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ ایسا کرنا بذات خود تکبر کی علامت ہے۔

مسکینوں کو وہ کھانا جو تم خود کھاتے ہو

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی ﷺ کو صب (گوہ) بطور ہدیہ پیش کی گئی لیکن آپ نے نہیں کھائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم مسکین کو یہ کھلا دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو چیز تم خود نہیں کھاتے وہ کسی کو مت کھاؤ۔“

تخریج: الصحیحة ۲۳۲۶۔ احمد (۲/ ۱۳۳۱۰۵) طبرانی فی الاوسط (۵۱۲) بیہقی (۹/ ۳۲۲۳۵)۔

اطعام المساکین مما تاکلون

۱۸۶۹: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَهْدَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ضَبًّا فَلَمْ يَأْكُلْهُ، قَالَتْ: عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَطْعِمُهُ الْمَسَاكِينَ؟ قَالَ: ((لَا نَطْعِمُوهُمْ مِمَّا لَا تَأْكُلُونَ)).

زائد چیز سے روکنے کا گناہ

بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے آزاد شدہ غلام (یا کسی رشتہ دار) کے پاس آکر اس سے زائد از ضرورت چیز کا سوال کرتا ہے لیکن وہ نہیں دیتا تو روز قیامت

ذنب منع شی فضلًا

۱۸۷۰: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ [مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ] مَرْفُوعًا: ((لَا يَأْتِي رَجُلٌ مَوْلَاهُ يَسْأَلُهُ فَضْلًا عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِلَّا دَعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا يَتَلَمَّظُ فَضْلَهُ الَّذِي

[الصحيحة: ۲۴۳۸]

اس کیلئے ایک سانپ لایا جائے گا جو اس کی روکی ہوئی زائد از ضرورت چیز کو منہ میں پھرائے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۲۴۳۸۔ ابو داؤد (۵۱۳۹) نسائی فی الکبریٰ (۲۳۳۷) احمد (۵/۵۳)۔

فوائد: اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہمارے مال و دولت میں زکوۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔ جب کوئی آدمی ہم سے زائد از ضرورت چیز کا سوال کرے تو اسے دے دینی چاہئے۔

ذم المسئلة

سوال کرنے کی مذمت

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے لئے (لوگوں سے) سوال کرنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقیری کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اگر آدمی رسی پکڑے کسی پہاڑ (جنگل) میں چلا جائے لکڑیاں اکٹھی کر کے اٹھا کر لائے اور ان کے ذریعے اپنے کھانے کے سامان کا اہتمام کرے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے اسے کچھ دیا بھی جائے یا نہ دیا جائے۔“

۱۸۷۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَفْتَحُ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ، يَأْخُذُ الرَّجُلُ حَبْلَهُ فَيَعْمِدُ إِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبُ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَأْكُلُ بِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ مُعْطًى أَوْ مَمْنُوعًا)). [الصحيحة: ۲۵۴۳]

تخریج: الصحيحة ۲۵۴۳۔ احمد (۲/۲۱۸) ابن حبان (۳۳۸۷) قضاعی فی مسند الشہاب (۸۲۱)۔

فوائد: جہاں لوگوں سے سوال کرنا بہت بڑی توہین ہے وہاں بہت بڑا جرم بھی ہے افسوس کہ جس مذہب نے گداگری کو اتنا بڑا جرم قرار دیا اس مذہب کے ماننے والوں میں گداگری عام ہے مسلمانوں کی اسلامی تعلیمات سے بے خبری اور بے نیازی قابل صد افسوس اور لائق ہزار مذمت ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں سے مال میں اضافہ کرنے کے لئے سوال کرتا ہے تو وہ آگ کے انگارے کا سوال کرتا ہے (اسے اختیار ہے کہ) وہ کم طلب کرے یا زیادہ طلب کرے۔ [مسلم] لہذا انسان کو چاہئے کہ وہ خود کفیل بننے کی ہر ممکن کوشش کرے مزدوری کرنے میں قطعاً جھجک محسوس نہ کرے تاکہ سوال کرنے کی ذلت سے محفوظ رہ سکے۔

الضرب للتأديب

ادب کے لیے مارنے کا جواز

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عائشہ کے سلسلے میں ابو بکر سے عذر خواہی کی نبی ﷺ کو یہ علم نہیں تھا کہ ابو بکر عائشہ کے معاملے میں وہ کچھ کر سکتے ہیں جو وہ خود کر سکتے ہیں۔ ابو بکر نے ہاتھ اٹھایا اور عائشہ کو تھپڑ دے مارا اور ان کے سینے پر بھی زور سے ضرب لگائی۔ نبی کریم ﷺ نے یہ بات محسوس

۱۸۷۲: عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْدَرَ أَبَا بَكْرٍ مِنْ عَائِشَةَ، وَلَمْ يَطْنُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنَالَ مِنْهَا بِالْيَدِ نَالَ مِنْهَا، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَلَطَمَهَا وَصَلَّ فِي صَدْرِهَا، فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا أَنَا بِمُسْتَعْدِرِكَ مِنْهَا بَعْدَ

هَذَا أَبَدًا)) (الصحيحة: ۲۹۰۰]

کی اور فرمایا: ”ابوبکر! آئندہ میں کبھی بھی تجھ کو عذر خواہی نہیں کروں گا۔“

تخریج: الصحيحة ۲۹۰۰۔ ابن حبان (۳۱۸۵) عبد الرزاق (۲۰۹۳)۔

فوائد: سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کے ذہن میں نبی کریم ﷺ کا جتنا مقام و مرتبہ تھا وہ شاید ہی کسی کے نصیب میں آیا ہو۔ اسی احترام و اکرام کا لحاظ تھا کہ ان سے اپنی لاڈلی بیٹی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی قابل اعتراض بات برداشت نہ ہو سکی اور انھوں نے ان کو تھپڑ دے مارا۔ درج ذیل حدیث کی روشنی میں اس نقطے کو سمجھنا آسان ہو جائے گا: رسول اللہ ﷺ بنو عمر بن عوف کے مابین صلح کروانے کے لئے تشریف لے گئے، ادھر نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن سیدنا ابوبکر ؓ کے پاس آیا کہ نبی کریم ﷺ تو موجود نہیں اس لیے آپ ہی نماز پڑھا دیں۔ انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ اقامت کہی گئی۔ سیدنا ابوبکر ؓ نے نماز پڑھانا شروع کی اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور ابوبکر کی قیادت میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے امام کو متنبہ کرنے کے لئے تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ ابوبکر نماز میں کسی خارجی چیز کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب کثرت سے لوگوں نے تالیاں بجا کیں تو انھوں نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کی قیادت میں کھڑے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کی طرف اشارہ کیا کہ آپ نماز پڑھانا جاری رکھیں، لیکن وہ پیچھے ہٹ آئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ نے ابوبکر سے پوچھا کہ میں نے جو اشارہ کر کے حکم دیا کہ نماز کی امامت جاری رکھیں تم نے وہ حکم تسلیم کیوں نہیں کیا؟ انھوں نے کہا: ابن ابوقحافہ (ابوبکر) کو زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائے پھر آپ ﷺ نے دوسرے مقتدیوں سے فرمایا کہ نماز میں کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے تو مردوں کو ”سبحان اللہ“ کہنا چاہئے، تالی تو عورت بجاتی ہے۔ [مسلم]

تکرار اللفظ ثلاثا لفہم

۱۸۷۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو ذَرٍّ: يَا ابْنَ أُجَيٍّ! كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ أَخْذًا بِيَدِهِ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا أَحْبَبُّ أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا وَفِضَّةً أَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمُوتَ يَوْمَ أَمُوتُ فَأَدْعُ مِنْهُ قِيرَاطًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قِنْطَارًا؟ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! أَذْهَبُ إِلَى الْأَقْلِ وَتَذْهَبُ إِلَى الْأَكْثَرِ؟ أُرِيدُ الْآخِرَةَ وَتُرِيدُ الدُّنْيَا؟ قِيرَاطًا)) فَأَعَادَهَا عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

[الصحيحة: ۳۴۹۱]

لفظ کو تین مرتبہ سمجھانے کے لیے دھرانا

عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا ابو ذر ؓ نے کہا: میرے بھتیجے! میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ذر! اگر مجھے احد پہاڑ بھر سونا یا چاندی مل جائے تو میں اسے اللہ کے راستے میں خرچ کر دوں گا۔ میں جس دن بھی مروں یہ نہیں چاہوں گا کہ اس میں سے ایک قیراط بھی باقی ہو۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! (آپ کیا کہہ رہے ہیں) ایک قنطار؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ذر! میں قلیل کی طرف جاتا ہوں اور تو کثیر کی طرف؟ میں آخرت کا ارادہ رکھتا ہوں اور تو دنیا کا؟ آپ نے قیراط قیراط قیراط۔“ یہ الفاظ تین دفعہ دہرائے۔

تخریج: الصحيحة ۳۴۹۱۔ البزار (البحر الزخار: ۳۸۹۹) و (الكشف: ۳۶۵۷) احمد (۱۱۹/۵)۔

فوائد: اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کا آپ ﷺ کا جذبہ یہ تھا۔ آپ ﷺ سخاوت کے وصف سے بدرجہ اتم متصف تھے

آپ ﷺ نے عمل بھی اس وصف کو ثابت کیا اور اس خواہش کا اظہار بھی کیا۔ غور فرمائیں کہ آپ ﷺ نے سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کو صرف اس بات سرزنش کی کہ انھوں نے قیراط کی بجائے قطار سمجھا جس کی مقدار زیادہ ہے۔

قیراط = 255.1 ملی گرام۔ قطار: اس کے دو معانی ہیں: (۱) مال کثیر (۲) ایک مقدار وزن جو مختلف ممالک میں مختلف ہوتی ہے، مصر میں قطار 100 رطل کے برابر ہوتا ہے اور رطل 393.660 گرام کے برابر ہوتا ہے۔

باب: الجود بالمال علی الناس باب: اپنی جان اور لوگوں پر سخاوت کرنے کا بیان

والنفس

۱۸۷۴: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مَرْفُوعًا: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! ابْتَاعُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ مَالِ اللَّهِ فَإِنْ بَخِلَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُعْطَى مَالَهُ لِلنَّاسِ فَلْيَبْذُ بِنَفْسِهِ وَلْيَتَصَدَّقْ عَلَى نَفْسِهِ، فَلْيَاكُلْ وَلْيَكْسُ مِمَّا رَزَقَهُ اللَّهُ. عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! اللہ تعالیٰ سے اس کے دیئے ہوئے مال کے بدلے اپنے نفسوں کو خرید لو اگر کوئی بخل کرے اور لوگوں کو اپنا مال نہ دے تو اپنے آپ سے شروع کرے اور اپنے نفس پر صدقہ کرے (اور وہ اس طرح کہ) اللہ عزوجل کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھائے اور پئے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۹۲۔ خرائطی فی مکارم الاخلاق (۳۲۰) تقدم برقم (۱۳۲۳)۔

فوائد: بنی آدم کے پاس مال و دولت کی جتنی صلاحیتیں موجود ہیں ان کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے وہی ہے جو آقاؤں کو گدا اور گداؤں کو آقا بنا دیتا ہے۔ یہ حقیقت بھی بڑی تعجب انگیز ہے کہ اس نے جو مال و دولت عطا کیا اس کا کچھ حصہ واپس لے کر ہمارے وجود کو آزاد کرنا چاہتا ہے۔ ایسے اس وقت ہو گا جب آدمی سخاوت کرے گا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک کلیہ پیش کیا ہے کہ اگر کوئی اپنا روپیہ پیسہ کسی پر خرچ کرنے سے گریز کرتا ہے تو وہ اپنی ذات سے آغاز کرے شاید اسی وجہ سے اسے دوسروں پر خرچ کرنے کی عادت پڑ جائے۔

باب: اخذه صلى الله عليه وسلم باب: نبی کریم ﷺ کا زیورات کی زکاۃ لینے اور اسے

زكاة الحلی وتزيعه اياها

۱۸۷۵: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ بِطَوْرِ فِيهِ سَبْعُونَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! خُذْ مِنْهُ الْفَرِيضَةَ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ فِيهِ، قَالَتْ: فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ مِثْقَالَ وَثَلَاثَةَ أَرْبَاعٍ مِثْقَالٍ، فَوَجَّهَهُ قَالَتْ: فَقُلْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! خُذْ مِنْهُ الَّذِي جَعَلَ اللَّهُ فِيهِ، قَالَتْ: فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى هَذِهِ الْأَصْنَافِ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ہار لے کر آئی اس میں ستر (۷۰) مثقال سونا تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس میں سے اللہ کا مقرر کردہ فریضہ (زکوۃ) لے لیں۔ آپ ﷺ نے ایک اور تین چوتھائی مثقال لے لیا اور باقی واپس کر دیئے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ وہ حصہ لیں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ مال ان چھ اصناف اور ان کے علاوہ دوسروں پر تقسیم کیا

اور فرمایا: ”فاطمہ! بیشک حق تعالیٰ تیرے لئے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑے گا۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں اپنے لئے اسی چیز پر راضی ہوں گی جس پر اللہ اور اس کا رسول راضی ہوں گے۔

السَّنَةِ، وَعَلَىٰ غَيْرِهِمْ، فَقَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ! إِنَّ الْحَقَّ [عَزَّوَجَلَّ] لَمْ يُبْقِ لَكَ شَيْئًا)) [قَالَتْ] قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اَرْضَيْتَ لِنَفْسِي مَا رَضِيَ اللَّهُ - عَزَّوَجَلَّ - بِهِ وَرَسُولُهُ.

تخریج: الصحیحة ۲۹۷۸- ابو الشیخ فی جزئہ 'انتقاء ابن مردوی' (ص: ۸۳ برقم: ۳۰)۔

فوائد: مثقال = 4.374 گرام

باب: نافرمانیاں قحط، ظلم و جور وغیرہ مصائب

باب: المعاصی ہی سبب القحط

کا سبب بنتی ہیں

والجور وغیرہا من المصائب

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”مہاجر! پانچ (آزمائشیں) ہیں جن میں تم مبتلا ہو گے اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم ان کو پاؤ: (۱) جب کسی قوم میں بدکاری عام ہو جاتی ہے اور وہ اعلانیہ اس کا ارتکاب کرتے ہیں تو ان میں طاعون اور مختلف بیماریاں جو ان کے اسلاف میں نہیں تھیں پھیل جاتی ہیں۔ (۲) جب لوگ ماپ تول میں کمی کرتے ہیں تو انھیں قحط سالیان، سخت تکلیفیں اور بادشاہوں کے ظلم دبوچ لیتے ہیں۔ (۳) جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنے سے رک جاتے ہیں تو آسمان سے بارش کا نزول بند ہو جاتا ہے اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نازل نہ ہوتی۔ (۴) جب لوگ اللہ اور اس کے رسول کا عہد و پیمان توڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمنوں، جن کا تعلق ان کے غیروں سے ہوتا ہے، کو مسلط کر دیتا ہے جو ان سے ان کے بعض اموال چھین لیتے ہیں۔ اور (۵) جب مسلمانوں کے عکran اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے اور اس کے نازل کردہ قوانین کو ترجیح نہیں دیتے تو اللہ تعالیٰ ان کو آپس میں لڑا دیتا ہے۔“

۱۸۷۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ! خَمْسٌ إِذَا ابْتَلَيْتُمْ بِهِنَّ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تَذَرَكُوهُنَّ: لَمْ تَظْهَرُوا الْفَاحِشَةَ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يَغْلَبُوا بِهَا إِلَّا قَسَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَصَّتْ فِي الْأَسْلَافِ فِيهِمُ الدِّينَ مَضُوءًا، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أَخَذُوا بِالسِّنِينَ وَشَدَّةَ الْمَوْتِ وَجَوْرَ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مَنَعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْ لَا الْبُهَانُ لَمْ يُمْطَرُوا وَلَمْ يَنْقُصُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بِبَعْضِ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَا لَمْ تَحْكَمْ أَيْمَتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بِأَسْهَمٍ بَيْنَهُمْ)). [الصحیحة: ۱۰۶]

تخریج: الصحیحة ۱۰۶- ابن ماجہ (۳۰۱۹) ابو نعیم فی الحلیة (۸/۳۳۳-۳۳۴) حاکم (۳/۵۳۰)۔

فوائد: حدیث مبارکہ میں جن پانچ برائیوں کی وجہ سے مختلف قسم کے عذابوں اور آزمائشوں کی نشاندہی کی گئی ہے عصر حاضر میں

ان کی حقیقت واضح ہے۔ یہ اور اس قسم کی احادیث نبی کریم ﷺ کے فرمودات کی حقانیت کا ٹھوس ثبوت ہیں۔

باب: وجوب التعاون بالمال فی

باب:

الظروف الطارئة

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوے کا ارادہ کیا اور فرمایا: ”مہاجر و انصار یو! تمہارے بعض بھائی ایسے ہیں کہ نہ ان کے پاس مال ہے اور نہ وہ رشتہ داروں کے ہمراہ ہیں تم میں سے (بعض لوگ) ان میں سے دو دو یا تین تین افراد اپنے ساتھ ملا لیں۔“ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم میں سے ہر ایک کے پاس سواری نہیں تھی بس ان کی باری کی طرح ہماری بھی سواری ہونے کی ایک باری تھی تو میں نے دو یا تین افراد اپنے ساتھ ملا لئے۔ وہ کہتے ہیں: ان کی باری کی طرح میرے لئے بھی اپنے اونٹ پر سواری کی ایک باری تھی (یعنی اونٹ میرا تھا لیکن سب کی باریاں برابر کی تھیں)۔

۱۸۷۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يُغْزَوْ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ! إِنْ مِنْكُمْ أَحُوَانُكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَعَلَى عَشِيرَةٍ فَلْيُضْمُ أَحَدُكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوْ الثَّلَاثَةَ)) قَالَ جَابِرٌ: فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ: يَعْنِي أَحَدَهُمْ. فَضَمَمْتُ إِلَى اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ: قَالَ: مَالِي إِلَّا عُقْبَةُ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جُمْلِي. [الصحيحه: ۳۰۹]

تخریج: الصحيحه ۳۰۹۔ ابو داؤد (۲۵۳۲) احمد (۳۵۸/۳) حاکم (۹۰/۲) بیہقی (۱۷۲/۹)۔

فوائد: جب مہاجرین اپنے گھروں کو الوداع کہہ کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصاریوں نے ایثار کا ثبوت دیتے ہوئے دل کھول کر ان کے ساتھ تعاون کیا۔ ایثار کے ان جذبوں کے بعد غزوات کے مواقع پر مہاجرین اور انصار دونوں نے اپنے منصب کو برقرار رکھا اور مشکلات برداشت کر کے تنگ دست بھائیوں کا دست و بازو بننے کی ہر ممکن کوشش کی۔

موت سے پہلے صدقہ کرنے کا بیان

سیدنا بسر بن جحاش قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات تلاوت کیں: ﴿تَوَاسِعُ بَعْثَرًا﴾ (تو اے پیغمبر!) ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے۔ دائیں اور بائیں طرف سے جٹ کے جٹ تیری طرف دوڑتے آتے ہیں۔ کیا ان میں سے ہر کوئی یہ امید رکھتا ہے کہ وہ آرام کے باغ (بہشت) میں جائے گا۔ یہ تو کبھی ہونا نہیں وہ جانتے ہیں جس چیز سے ہم نے ان کو بنایا۔ ﴿سورۃ معارج: ۳۶﴾ (۳۹) پھر آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی پر تھوکا اور فرمایا: ”اللہ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو مجھے عاجز کرنا چاہتا ہے میں نے تجھے اس سے

ترغیب الصدقة قبل الموت

۱۸۷۸: عَنْ بَسْرِ بْنِ جِحَاشِ الْقُرَشِيِّ، قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَمَا لِلَّذِينَ كَفَرُوا قَبْلَكَ مُهْطِعِينَ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشَّمَالِ غَزِينَ. أَبْطَمَعَ كُلُّ أَمْرٍ مِنْهُمْ أَنْ يَدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ كَلَّا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ مَّاءٍ يَعْلَمُونَ﴾ (المعارج: ۳۶-۳۹) ثُمَّ بَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كَفِّهِ فَقَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ: يَا ابْنَ آدَمَ إِنِّي تَعَجَّرْتُ بِكَ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هَذِهِ حَتَّى

إِذَا سَوَيْتَكَ وَعَدَلْتَكَ مَشَيْتَ بَيْنَ بَرَدَتَيْنِ،
وَلِلْأَرْضِ مِنْكَ وَبَيْدٌ. يَعْنِي يُكُونُ.
فَحَمَعَتْ وَمَنْعَتْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ التَّرَاقِي
قُلْتُ: أَتَصَدَّقُ وَأَنْتَى أَوْأَنُ الصَّدَقَةِ؟

[الصحيحة: ۱۱۴۳]

(پانی) سے پیدا کیا، حتیٰ کہ جب میں نے ٹھیک طور سے (تیرے
سب اعضاء درست کئے) اور خوبصورتی کے ساتھ بنایا یہاں تک
کہ جب تو دو دھاری دار چادروں میں چلنے لگ گیا اور تجھے زمین
میں وقار ملا تو تو نے مال جمع کرنا اور اسے روک کر رکھنا شروع کر دیا
اور جب جان ہنسلپوں میں آگئی تو تو نے کہنا شروع کر دیا: (اب)
میں صدقہ کرتا ہوں۔ لیکن اب کہاں ہے صدقے کا وقت؟

تخریج: الصحيحة ۱۱۴۳۔ ابن ماجہ (۲۷۰۷) احمد (۲۱۰/۳) حاکم (۵۰۲/۲)۔

فوائد: انسان کی حقیقت کیا ہے؟ اس کی بنیاد کیا ہے؟ وہ کیسے پروان چڑھا؟ اس کی زندگی کا کیا مقصد ہے؟ کس نے اس کو مال و
دولت عطا کیا اور اس کی کیا حیثیت ہے؟ اس کی ابتداء و انتہاء کیا ہے؟ اس کا انجام و عاقبت کیا ہے؟ اگر کوئی آدمی ان امور پر مثبت
انداز میں غور و فکر کرے اس کے لیے اپنی اصلاح کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہوگا۔ لیکن انسان کے طرز حیات کی شہادت تو یہ ہے کہ گویا
اللہ تعالیٰ کا اس پر کوئی احسان نہیں وہ اپنی اصلیت کو بھول چکا ہے اور اگر چند سکے اس کے ہاتھ لگ جائیں تو پھر تو اس کی گردن خم
ہونے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتی اور وہ ان تمام نعمتوں کو اپنی صلاحیتوں کا نتیجہ سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی
معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو صحت و عافیت کے زمانے میں صدقہ و خیرات کا انتخاب کرنا چاہئے۔ سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ
ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ وہ کون سا صدقہ ہے جس کا اجر و ثواب عظیم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو تندرست
ہو مال کی حرص بھی ہے، فقیری کا اندیشہ بھی ہو امیری کی لالچ بھی ہو تو اس وقت صدقہ کرنا افضل ہے اور صدقہ کرنے میں دیر نہ کر (اور
ایسا نہ ہونے پائے کہ) جب تیری روح تیرے حلق تک پہنچے تو تو یہ کہنا شروع کر دے کہ فلاں کے لئے اتنا (مال و دولت) اور فلاں
کے لئے اتنا۔ اب تو وہ (تیرے) دوسرے درمیاں کا ہو چکا ہے اور (تیرا اختیار ختم ہو چکا ہے)۔ [بخاری، مسلم] لہذا ہمیں چاہئے کہ
موت کا پیغام وصول کرنے سے پہلے صدقہ و خیرات کر لیں۔

تمہارا خزانہ منجے سانپ کی شکل دھارے گا

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”تمہارا خزانہ (جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی) روز قیامت (زہریلے)
منجے سانپ کا روپ دھار لے گا، اس کا مالک اس سے بھاگے گا،
لیکن وہ اس کا تعاقب کرتے ہوئے کہے گا: میں تیرا خزانہ (ہی)
ہوں۔ اللہ کی قسم! وہ اس کا تعاقب کرتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ
اپنا ہاتھ پھیلانے لگا اور وہ اسے اپنے منہ کا لقمہ بنا لے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۵۵۸۔ احمد (۳۱۶/۲) بغوی (۱۵۱۱) بخاری (۶۹۵۷)۔

فوائد: اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے سخت وعید ہے جو اپنے مال و دولت پر سانپ بن کر بیٹھ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس
کے بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتے۔

(۱۴) الزَّوَّاجُ، وَالْعَدْلُ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَتَرْبِيَةُ الْوُلَادِ وَالْعَدْلُ بَيْنَهُمْ وَتَحْسِينُ أَسْمَائِهِمْ

شادی، بیویوں کے مابین انصاف، اولاد کی تربیت، ان کے درمیان انصاف

اور ان کے اچھے نام

۱۸۸۰: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ مَرْفُوعًا: (أَمَرُوا الْيَتِيمَةَ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنَهَا صَمَاتُهَا)). [الصحيحه: ۶۵۶]

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کنواری بچی سے (اس کے نکاح کے بارے میں) خود اس سے مشورہ کرو اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہوگی۔“

تخریج: الصحيحه ۶۵۶۔ لم اجده بهذا اللفظ احمد (۳/۳۹۳) ابو یعلیٰ (۲۲۹/۷۳۳) دارمی (۲۱۸۵) بالفاظ مختلفه۔

فوائد: ولی کی رضامندی کی طرح لڑکی کی اجازت بھی نکاح کا بنیادی جزو ہے شریعت نے اولیا پر پابندی لگائی ہے کہ وہ اپنی ماتحت بچیوں کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر مت کریں۔ چونکہ کنواری لڑکی شرم و حیا کی پیکر ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب اس سے نکاح کی اجازت طلب کی جاتی ہے تو عموماً وہ بول کر رضامندی کا اظہار نہیں کر سکتی۔ ایسی صورت میں شریعت نے اس کی خاموشی کو رضامندی کی علامت قرار دیا ہے۔

اگر کوئی ولی اپنی کم سن نابالغ بچی کا نکاح کر دیتا ہے تو وہ نکاح اس بچی کے بالغ ہونے کے بعد اجازت دینے تک معلق رہے گا اگر بچی بالغ ہو کر رضامندی کا اظہار کرتی ہے تو نکاح مکمل ہو جائے گا اور اگر وہ انکار کر دے تو نکاح فسخ ہو جائے۔ بعض لوگ اپنی بچیوں کو اپنی خواہشات کے مطابق نکاح کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں ان کے ایسے رویے کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کیا ہے اور وہ ناپسند کرتی ہے تو نبی کریم ﷺ نے اسے اختیار دے دیا۔ [ابوداؤد]

بیوی کے حقوق

حق الزوجه

بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم عورت کے پاس کہاں سے آئیں اور کہاں سے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی کھیتی میں آجیسے چاہے اور جب تو کھائے تو اسے بھی کھلا اور جب تو پیئے تو اسے بھی پہنا اور چہرے

۱۸۸۱: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي [مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ] قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نِسَاؤُنَا مَنَاتُنِي مِنْهُنَّ وَمَا نَدْرُ؟ قَالَ: ((أَنْتِ حَرَّتُكَ أَمِّي شَبْتُ، وَأَطْعَمَهَا إِذَا طَعَمْتُ، وَأَكْسَمَهَا إِذَا أَكْسَمْتُ، وَلَا تُفْجِحِ الْوُجْهَ، وَلَا

تَضْرِبُ)). [الصحيحة: ۶۸۷]

تخریج: الصحیحة ۶۸۷۔ ابو داؤد (۲۱۳۳) نسائی فی الکبری (۹۱۶۰) احمد (۵/ ۵۳)۔

فوائد: اس میں عورت کے حقوق کا بیان ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَعَايِشُوا مَعَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [سورہ نساء: ۱۹] یعنی: ”اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو۔“

عورت سب سے زیادہ خاوند کے حسن اخلاق کی محتاج ہے مختلف احادیث میں اس کی بہت زیادہ تلقین کی گئی ہے علاوہ ازیں عورت کا کھانے پینے لباس اور رہائش کے اخراجات کا ذمہ دار خاوند ہے۔

عورتوں سے غیر فطرتی جماع کرنا حرام ہے

اتيان النساء في ادبارهن حرام

۱۸۸۲: عَنْ خُرَيْمَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

”عورتوں سے غیر فطری جماع کرنا (یعنی عورت کو پشت سے استعمال کرنا) حرام ہے۔“

[الصحيحة: ۸۷۳]

تخریج: الصحیحة ۸۷۳۔ نسائی فی الکبری (۸۹۹۵) بهذا اللفظ احمد (۵/ ۲۱۳) ابن ماجہ (۱۹۲۳) حمیدی (۳۳۶) من طریق آخر عنه بالفاظ متقاربة۔

باب:

باب: توجیه العزیزة الجنسية

سیدنا ابوبکرؓ انماریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے (اچانک) اندر چلے گئے اور غسل کر کے باہر تشریف لائے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کچھ ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! فلاں عورت میرے پاس سے گزری تو میرے دل میں عورت کی طلب پیدا ہوئی اس لئے میں اپنی ایک بیوی کے پاس گیا اور اپنی حاجت پوری کی۔ تم بھی ایسے ہی کیا کرو حلال چیز کو استعمال کرنا افضل عمل ہے۔“

۱۸۸۳: عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فِي أَصْحَابِهِ، فَدَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ وَقَدْ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا يَارَسُولُ اللَّهِ! قَدْ كَانَ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((أَجَلَ مَرَّتُ بِي فُلَانَةٌ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي شَهْوَةُ النِّسَاءِ، فَاتَيْتُ بَعْضَ أَزْوَاجِي، فَأَصْبَحْتُهَا، فَكَذَلِكَ فَافْعَلُوا فَإِنَّهُ مِنْ أَعْمَالِكُمْ إِيَّانُ الْحَلَالِ)). [الصحيحة: ۲۳۵]

تخریج: الصحیحة ۲۳۵۔ احمد (۳/ ۲۳۱) طبرانی فی الاوسط (۳۲۵) وفی الکبیر (۲۲/ ۳۳۹) بخاری فی التاريخ (۱۳۹/ ۶)۔

فوائد: شادی شدہ افراد کو بدکاری کے قتلوں سے محفوظ رکھنے کے لئے شریعت نے قانون بنایا کہ اگر ان کے دلوں عورت کی طلب پیدا ہوتی ہے تو وہ گھر جا کر وظیفہ زوجیت ادا کریں۔

اللہ کے نزدیک پسندیدہ نام

احب الاسماء إلى الله

سیدنا انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(یہ تین) نام اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں: عبد اللہ عبد

۱۸۸۴: عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ: عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَالْحَارِثُ)).

[الصحيحة: ۹۰۴] الرحمن اور حارث۔“

تخریج: الصحيحة ۹۰۴۔ ابن عدی فی الکامل (۱/ ۲۸۲) ابو یعلیٰ (۲۷۷۹)۔

حس الصبیان إلى ذباب فوعة
 رات کی ابتدائی تاریکی جانے تک بچوں کو روکے رکھنا
 العشاء

۱۸۸۵: عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اِحْبِسُوا صِبْيَانَكُمْ حَتَّى تَذْهَبَ فَوْعَةُ الْعِشَاءِ، فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تَخْتَرِقُ فِيهَا الشَّيَاطِينُ)). [الصحيحة: ۹۰۵]

سیدنا جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(رات شروع ہوتے ہی) اپنے بچوں کو پابند کر لیا کرو یہاں تک کہ رات کی ابتدائی تاریکی کا وقت گزر جائے کیونکہ اس گھڑی میں شیطان منتشر ہوتے ہیں۔“

تخریج: الصحيحة ۹۰۵۔ حاکم (۳/ ۲۸۳) احمد (۳/ ۳۶۲) بهذا اللفظ الادب المفرد (۱۲۳۱) ابو یعلیٰ (۱۷۷۱)۔

فوائد: اس میں بچوں کی روح کی حفاظت کی تلقین کی گئی ہے جو والدین کی سب سے اہم ذمہ داری ہے، لیکن آج کل ہر باپ کا ہدف عصری تعلیم کا حصول ہے۔ والدین اور خاندانوں کے سربراہان بچوں کی روحانی تربیت سے غافل ہیں۔ نماز، تلاوت، قرآن ذکر اذکار سونے اور بیدار ہونے کی دعائیں کھانے پینے کے آداب اور حسن اخلاق کے سلسلے میں ان کی کوئی نگرانی نہیں کی جاتی۔ ایسے والدین تو عقائد چکے ہیں جو کہیں کہہ بیٹا! پانی پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھو، بیٹھ کر پیو، دائیں ہاتھ سے پیو، تین سانس لو اور برتن کے اندر سانس نہ لو، کیونکہ یہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات ہیں۔ بس ہر ایک اس تمنا کا ہو کر رہ گیا ہے کہ اس کا بچہ تہذیب و نور اور جدت پرستی میں ڈھلا ہوا ہو، جدید علوم و معارف سے آراستہ ہو، اعلیٰ عہدے پر فائز ہو، کم سنی میں ہی انگریزی زبان پر مکمل عبور رکھتا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

قارئین کرام! آپ کی تمناؤں میں کوئی قباحت نہیں، لیکن اگر یہی خواہشات بچوں کا مقصود زندگی بنا دی جائیں تو کسی پہلو میں خیر نہیں رہتی۔ نیز اس حدیث کا اہم تقاضا یہ ہے کہ غروب آفتاب کے وقت بچوں کو گھر میں بحفاظت رکھا جائے تاکہ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ شیطانوں کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔

تزويج بغیر ذی خلق و دین فتنہ
 اچھے اخلاق اور دین والوں کے علاوہ شادی کرنا فتنہ

ہے

۱۸۸۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا أَتَاكُمْ مَنْ تَرَضَّوْنَ خُلُقَهُ وَدِينَهُ فَرَّوْجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِضٌ)). [الصحيحة: ۱۰۲۲]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب (رشتہ لینے کے لئے) تمہارے پاس ایسا آدمی آئے جس کے اخلاق اور دین کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے شادی کر دو، اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں وسیع پیمانے پر فتنہ و فساد برپا ہو

جائے گا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۲۲۔ ترمذی (۱۰۸۳) ابن ماجہ (۱۹۶۷) حاکم (۱۶۳/۲) (۱۶۵)۔

فوائد: فتنہ و فساد سے مراد یہ ہے کہ اخلاق و کردار میں بگاڑ آجائے گا زنا اور بدکاری عام ہو جائے گی، نو جوانوں کے اعلیٰ جذبات سفلے جذبات کا رخ دھار لیں گے، غیرت و حمیت پر دھن اور بزدلی غالب آجائے گی۔ اگر آج کے دور جہاں شادی کے سلسلے میں مال و دولت کو ہی ترجیح دی جاتی ہے، کا جائزہ لیا جائے تو محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی حقانیت عیاں ہو جائے گی۔

قارئین کرام! میری گزارشات قصہ پارینہ نہیں ہیں، میں جدید تہذیب کی عکاسی کر رہا ہوں۔ کیا کبھی آپ نے ایسے والدین دیکھے ہیں جو اپنی بیٹی کے لئے محض نیک گھرانے کی تلاش میں ہوں، جنہوں نے امانت و دیانت اور شرافت و صداقت کو معیار بنایا ہو، جنہوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی لاج رکھنے کی کوشش کی ہو، جنہوں نے انتخاب کرتے وقت ”نیک“ پارسا، متقی اور پرہیزگار جیسی خصوصیات کا مطالبہ کیا ہو، جنہوں نے مشورہ کرتے وقت رشتہ طے کرنے سے متعلقہ احادیث کے بارے میں جاننے کی کوشش کی ہو؟

من عمل کیس الجماع

سمجھداری کے کاموں میں سے جماع کرنا بھی ہے جابر ؓ کہتے ہیں کہ میں سفر سے واپس لوٹا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اپنے اہل کے پاس جائے تو عقلمندانہ سا اقدام کرنا۔“ جب میں اپنے اہل خانہ کے پاس گیا تو انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اپنے اہل کے پاس جائے تو عقلمندانہ سا کام کرنا۔“ وہ کہنے لگی: تو پھر کرو۔

۱۸۸۷: عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَكَ فَاعْمَلْ عَمَلًا كَيْسًا)) فَلَمَّا أَتَيْتُ أَهْلِي، قُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَكَ فَاعْمَلْ عَمَلًا كَيْسًا)) قَالَتْ: ذُوْنَكَ۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۹۰۔ خطیب فی تاریخ بغداد (۲۹۲۲۹۵/۱۲) بهذا اللفظ بخاری (۵۲۳۵۲۰۹۷) مسلم (الرضاع ۵/۷۱۵) احمد (۲۹۸/۳)۔

فوائد: عقلمندانہ اقدام سے مراد وظیفہ زوجیت ادا کرنا ہے۔

جب شوہر ضرورت کے لیے بلائے تو عورت کو آنا

اتی المرأة اذا دعا الزوج للحاجة

چاہیے

سیدنا طلق ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی آدمی اپنی حاجت پوری کرنے کے لئے اپنی بیوی کو بلائے تو وہ اپنے خاوند کے پاس پہنچے، اگرچہ وہ تنور پر ہو۔“

۱۸۸۸: عَنْ طَلْقٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ مِنْ أُمَّرَأَتِهِ حَاجَةً فَلْيَأْتِهَا وَلَوْ كَانَتْ عَلَى تَنْوَرٍ)) [الصحیحۃ: ۱۲۰۲]

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۰۲۔ ترمذی (۱۱۶۰) احمد (۲۳۲۲/۴) ابن حبان (۲۱۶۵) بیہقی (۲۹۲/۷)۔

فوائد: بیوی پر شوہر کی فرمانبرداری کرنا فرض ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مرد اپنی

بیوی کو بستر کی طرف بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دئے پھر وہ مرد ساری رات اس سے ناراض رہے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ [بخاری، مسلم]

اس موضوع پر مزید روایات اسی باب میں آئیں گی۔ لہذا بیویوں کو چاہئے کہ وہ اپنے خاوندوں کے سامنے زبان درازی نہ کیا کریں ان کی گستاخی نہ کیا کریں اور ان کا ہر حال میں شکریہ ادا کیا کریں۔

تستأذن المرأة للتزويج عورت سے شادی کرنے کے لیے اجازت لی جائے گی

۱۸۸۹: عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَزُوجَ ابْنَتَهُ فَلْيَسْتَأْذِنْهَا)). [الصحيحه: ۱۲۰۶]

سیدنا ابوموسیٰ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”جب آدمی اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لے۔“

تخریج: الصحيحه ۱۴۰۲۔ ابو یعلیٰ والطبرانی کما فی المجمع (۲/۴۷۹)۔

فوائد: اس باب کی پہلی حدیث میں یہ بحث کی جا چکی ہے کہ ولی اپنی ماتحت بیٹی کی رضامندی کے بغیر اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔

شابة الولد فی ای رجل بچے کا کسی بھی مرد کے مشابہ ہو جانا

۱۸۹۰: عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِث، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَنْ يَخْلُقَ النَّسَمَةَ فَجَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ، طَارَ مَاوُهُ فِي كُلِّ عِرْقٍ وَغَضَبَ مِنْهَا، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ السَّابِعِ، أَحْضَرَ اللَّهُ لَهُ كُلَّ عِرْقٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ آدَمَ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فِي أَيِّ صُورَةٍ مَاشَاءَ رَجَعْتُكَ﴾ (الْإِنْفِطَارِ ۸)) [الصحيحه: ۳۳۳۰]

سیدنا مالک بن حویرث ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ انسان کو پیدا کرنا چاہتے ہیں تو مرد اپنی بیوی سے جماعت کرتا ہے اس کا مادہ منویہ عورت کی ہر رگ اور پٹھے میں پھیل جاتا ہے جب ساتواں دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور حضرت آدم ؑ کے مابین تمام رگوں کو حاضر کر دیتا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿جس صورت میں اس نے چاہا تجھ کو جوڑ دیا﴾ (سورۃ انفطار: ۸)۔“

تخریج: الصحيحه ۳۳۳۰۔ یعقوب الفسوی فی المعرفة (۱/۳۴۲) طبرانی فی الکبیر (۱۹/۲۹۰) والاوسط (۱۲۳۶)۔

فوائد: امام البانی ؒ کے ذکر کردہ اس روایت کے شاہد سے معلوم ہوتا ہے کہ ضروری نہیں کہ بچہ اپنے باپ یا ماں کے ہی مشابہ ہو بلکہ اس بچے سے حضرت آدم ؑ تک اس کے نسب نامے میں جتنے لوگ آتے ہیں ان میں سے کسی ایک کے مشابہ ہو سکتا ہے۔

لاباس بنظر المرأة المخطوبة عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس کو منگنی کا

پیغام بھیجا گیا ہے

۱۸۹۱: عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا أُلْقِيَ فِي قَلْبِ امْرِئٍ خَطْبَةٌ امْرَأَةً، فَلَا بَأْسَ

سیدنا سہل بن ابو حنمہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی آدمی کے جی میں کسی عورت سے منگنی کرنے کی

خواہش پیدا ہو تو وہ اسے دیکھ لے اس میں کوئی حرج نہیں۔“

أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا)). [الصحيحة: ۹۸]

تخریج: الصحيحة ۹۸۔ سعید بن منصور فی سننہ (۵۱۹) ابن ماجہ (۱۸۶۳) احمد (۲/ ۲۲۵)۔

فوائد: یہ شرعی حکم ہے جس سے کئی قباحتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

بیوی اور خزانچی کو بھی صدقہ کا اجر ملتا ہے

أَجْرُ الصَّدَقَةِ لِلْمَرْأَةِ وَالْخَازِنِ أَيْضًا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب عورت اپنے گھر کے کھانے سے خرچ کرتی ہے بشرطیکہ ضائع کرنے والی نہ ہو تو اسے خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے۔ خاوند کو کمانے کی وجہ سے اجر ملتا ہے اور خزانچی کو بھی اسی طرح ثواب ملتا ہے کوئی کسی کے اجر و ثواب میں کمی نہیں کر سکتا۔“

۱۸۹۲: عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلَزَوْجُهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا)). [الصحيحة: ۷۳۰]

تخریج: الصحيحة ۷۳۰۔ بخاری (۱۳۲۵) مسلم (۱۰۲۳) ابو داؤد (۱۶۸۵) نسائی (۲۵۳۰) ترمذی (۶۷۲) ابن ماجہ (۲۲۹۳)۔

فوائد: یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر مال و دولت میں تصرف نہیں کر سکتی۔

سیدنا ابوامامہ باہلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع والے سال اپنے خطبہ میں فرمایا: (لاتنفق امرأة شيئا من بيت زوجها الا باذن زوجها)۔ قيل: يا رسول الله! ولا الطعام؟ قال: (ذلك من افضل اموالنا)۔ [ترمذی ابن ماجہ] یعنی: کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ کسی نے کہا: اے اللہ رسول! کسی کو کھانا بھی نہیں دے سکتی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارے افضل (اور قیمتی) اموال میں سے ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ، لَمْ تُحْرَ عَطِيَّتُهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔ [صحیحہ: ۲۵۷۱]

یعنی: جب مرد (بذریعہ نکاح) کسی عورت کا مالک بن جاتا ہے تو خاوند کی اجازت کے بغیر اس کا عطیہ دینا جائز نہیں ہوتا۔

سیدنا واثلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ليس للمرأة أن تنتهك شيئا من مالها الا باذن زوجها)۔ [صحیحہ: ۷۷۷۵]

یعنی: عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں سے کچھ بھی خرچ نہیں کر سکتی۔

لہذا عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے خاوند کے صلاح و مشورے کے بعد کسی کو کوئی چیز دے، لیکن جس چیز کے بارے میں عورت کو علم ہو کہ اگر اس کو خرچ کر بھی دیا جائے تو خاوند کچھ نہیں کہے گا یا موجود ہونے کی صورت میں وہ اجازت دے دے گا تو ایسا مال خرچ کرنے کی اسے اجازت ہوگی۔ متن میں مذکورہ بعد میں آنے والی اور اس موضوع سے متعلقہ دوسری احادیث کا یہی معنی و مفہوم ہے۔ خاوند حضرات کو چاہئے کہ وہ اپنی بیویوں کو معقول حد تک مالی تصرف کرنے کی اجازت دے دیں تاکہ وہ اس جرم سے محفوظ رہیں۔

شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنے کی رخصت

الرخصة بالصدقة من غير اذن زوج

سیدنا ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے اس کے حکم کے بغیر خرچ کرتی ہے

۱۸۹۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ

تو اسے نصف اجر ملتا ہے۔“

[نصفُ أجره]۔ [الصحيحة: ۷۳۱]

تخریج: الصحيحة ۷۳۱۔ بخاری (۵۱۹۲)، مسلم (۱۰۳۶)۔ ابو داؤد (۱۶۸۶)۔ احمد (۳۱۶/۲)۔

فوائد: یہ حدیث مبارکہ ان معمولی چیزوں سے متعلق ہے جو عام طور پر صدقہ کی جاتی ہیں یا جن کے بارے میں بیوی کو یہ ظن غالب ہوتا ہے کہ خاوند بھی رضامند ہو جائے گا۔ جیسا کہ اس سے پہلے والی حدیث کی شرح سے معلوم ہوتا ہے۔

اقامة عند البكر سبعا
کنواری لڑکی کے پاس شادی کے بعد سات دن تک

رہنا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی بیوہ (یا مطلقہ) عورت کی موجودگی میں کنواری عورت سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن ٹھہرے اور اگر کنواری کی موجودگی میں بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے۔“

۱۸۹۴: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَزَوَّجَ الْبُكَرُ عَلَى الثَّيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبُ عَلَى الْبُكَرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا)). [الصحيحة: ۱۲۷۱]

تخریج: الصحيحة ۱۲۷۱۔ بیہقی فی السنن (۳۰۲/۷)۔ خطیب فی التاريخ (۳۰۶/۱۰)۔ ابو عوانہ۔

فوائد: بیوہ یا مطلقہ کے پاس تین دن اور کنواری کے پاس سات دن ٹھہرنے کے بعد باریاں مقرر کی جائیں گی۔

شادی کرنے کے ساتھ دین کے مکمل ہو جانے کا بیان

استكمال الدين بالتزوج

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی شادی کرتا ہے تو اس کا نصف ایمان مکمل ہو جاتا ہے اب اسے چاہئے کہ بقیہ ایمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔“

۱۸۹۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ دِينِهِ، فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِيمَا بَقِيَ)). [الصحيحة: ۶۲۵]

تخریج: الصحيحة ۶۲۵۔ طبرانی فی الاوسط (۷۶۳۳)۔ بیہقی فی الشعب (۵۳۸۶)۔ خطیب فی الموضح (۸۳/۲)۔

فوائد: زیادہ تر لوگ غلط شہوات اور جنسی ہیجان کی وجہ سے گمراہ ہو جاتے ہیں اسی بنا پر ان کی آنکھوں، زبانوں، کانوں اور دوسرے اعضا کا غلط استعمال ہوتا ہے۔ لیکن شادی کرنے سے وہ ان تمام برائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اسی کو نصف دین کہا گیا۔

مغنی کا پیغام بھیجی لڑکی دیکھنے میں کوئی حرج نہیں

لا جناح بنظر المرأة المخطوبة

سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی کسی کو مغنی کا پیغام بھیجے تو اسے دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ مغنی کی وجہ سے دیکھ رہا ہو اگرچہ اس عورت کو علم نہ بھی ہو۔“

۱۸۹۶: عَنْ أَبِي حَمِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِخَطْبَتِهَا، وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ)).

تخریج: الصحیحة ۹۷۔ احمد (۲۲۳/۵) طحاوی (۱۳/۳) طبرانی فی الاوسط (۹۱۵)۔

فوائد: یہ بہت بڑی مصلحت ہے اگر متعلقہ آدمی کو وہ عورت پسند نہیں آتی تو وہ ابھی سے اپنا ارادہ ترک کر دے۔ اگر ایسے نہ کیا جائے تو ممکن ہے کہ نکاح کے بعد اس عورت کی شکل و صورت نفرت کا باعث بنے اور معاملہ طلاق تک جا پہنچے۔

متن کی کا پیغام بھیجی گئی لڑکی کو دیکھنے کی ترغیب

الترغیب بنظر المرأة المخطوبة

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی آدمی کسی عورت کو متن کی کا پیغام بھیجے تو وہ اس کے جس وصف کی بنا پر اس سے شادی کرنا چاہتا ہے اسے دیکھ لے۔“

۱۸۹۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا خُطِبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ، فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ)).

تخریج: الصحیحة ۹۹۔ ابو داؤد (۲۰۸۲) احمد (۳۳۳/۳) حاکم (۱۶۵/۲) بیہقی (۸۳/۷)۔

ہر حال میں مرد کی اطاعت عورت پر فرض ہے

اطاعة الرجل واجب على المرأة

على كل حال

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنی بیوی کو بلائے تو وہ (فورا) جواب دے اگرچہ وہ پالان کی پیٹھ پر ہو۔“

۱۸۹۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَعَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلْتَجِبْ، وَإِنْ كَانَتْ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ)). [الصحیحة: ۱۲۰۳]

تخریج: الصحیحة ۱۲۰۳۔ البزار (الكشف: ۱۳۷۲) طبرانی فی الاوسط (۷۳۹)۔

فوائد: بیوی پر خاوند کی اطاعت فرض ہے بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے بعد اپنے خاوند کو راضی رکھنا ہے۔ پہلے بھی اس موضوع پر بحث ہو چکی ہے۔

مرد کا عورت کو پانی پلانا بھی صدقہ ہے

سقاية الرجل امرأته صدقة

سیدنا عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے اجر دیا جاتا ہے۔“ میں یہ حدیث سن کر اٹھا اپنی بیوی کو پانی پلایا اور اسے یہ حدیث سنائی۔

۱۸۹۹: عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَقَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ الْمَاءَ أَجْرًا)) فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَسَقَيْتُهَا وَأَخْبَرْتُهَا بِمَا سَمِعْتُ۔ [الصحیحة: ۲۷۳۶]

تخریج: الصحیحة ۲۷۳۶۔ بخاری فی التاريخ (۱۲۳/۳) طبرانی فی الکبیر (۳۵۹/۱۸) وفی الاوسط (۸۵۸) احمد (۱۲۸/۳)۔

فوائد: عورت کے حقوق جن کا ذکر اس باب کی دوسری حدیث میں ہو چکا ہے خاوند پر فرض ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی ادائیگی پر اجر و ثواب عطا کرتا ہے۔

باب: غروب آفتاب کے بعد بچوں کو باہر نکلنے سے روکنے کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سورج غروب ہو جائے تو بچوں کو پابند کر لیا کرو کیونکہ اس وقت شیطان منتشر ہو رہے ہوتے ہیں۔“

باب:

باب: امساك الصبيان عن الخروج بعد الغروب

۱۹۰۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ: ((إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَكْفُوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّهَا سَاعَةٌ يَنْتَشِرُ فِيهَا الشَّيَاطِينُ)). [الصحيحہ: ۱۳۶۶]

تخریج: الصحيحہ ۱۳۶۶۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۰۹۳)۔
فوائد: حدیث نمبر ۱۸۸۵ میں اس کی وضاحت ہو چکی ہے۔

باب: من الحقوق المهجورة تجاه الزوجة

سیدنا جابر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی آدمی رات کو (کسی سفر وغیرہ سے) واپس آئے تو وہ رات کو اپنی بیوی کے پاس اس وقت تک نہ آئے جب تک وہ استرا استعمال نہ کر لے اور پرانگندہ بالوں والی کنگھی نہ کر لے۔“

۱۹۰۱: عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلاً فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طُرُقاً حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةَ، وَتَمْشِطَ الشَّعْنَ)). [الصحيحہ: ۳۹۸۶]

تخریج: الصحيحہ ۳۹۸۶۔ مسلم (الإمامة: ۱۸۳/۹۷۱۵) نسائی فی الکبیر (۱۳۶) احمد (۳/۲۹۸ ۳۵۵) بخاری (۵۲۳۵۵۳۳۵۲۳۳)۔

فوائد: میاں بیوی کے مابین تعلقات کا خوشگوار ہونا مطلوب شریعت ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے شریعت نے عورت کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ خاوند کے لئے زینت و آرائش اختیار کرے۔ اس حدیث کا مقصد نفرت کا باعث بننے والے اسباب کو ختم کرتا ہے۔

سیدنا جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے سے مدینہ واپس پہنچ کر جب اپنے گھروں کو جانے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہر جاؤ تا کہ تمہاری بیویاں پرانگندہ بالوں میں کنگھی کر لیں اور فاضل بالوں کی صفائی کر لیں۔ [بخاری، مسلم]

اس کے برعکس کچھ خواتین اپنے گھر میں سادہ لمبوسات پر اکتفا کرتی ہیں اور صفائی کا بھی کوئی خاص خیال نہیں رکھا جاتا لیکن جب وہ کسی کے گھر جاتی ہیں تو حسن و جمال کے جو انداز اختیار کئے جاتے ہیں ان کے سامنے دہن بھی شرم جائے۔ ایسا کرنا مقصود شریعت نہیں ہے۔

شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ جائز نہیں

سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی (بذریعہ نکاح) کسی عورت کا مالک بن جاتا ہے تو

لا تجوزا الصدقة إلا بإذن الزوج

۱۹۰۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَرْفُوعاً: ((إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لَمْ تَجْزِ عَطِيَّتُهَا إِلَّا

اس کا عطیہ خاوند کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہوتا۔“

بیہدہ)) [الصحيحة: ۲۵۷۱]

تخریج: الصحيحہ ۲۵۷۱۔ ابو داؤد الطیالسی (۲۲۶۷) تقدم برقم (۱۸۰۵)۔

فوائد: اسی باب میں سیر حاصل بحث ہو چکی ہے کہ بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر مالی تصرف نہیں کر سکتی، ہاں معمولی قیمت کی چیزیں جن کے بارے میں خاوند اجازت دے دیتا ہو خرچ کر دینا درست ہے۔

باب: نیک بیوی اور کشادہ مکان کا بیان

باب: فی المرأة الصالحة والمسکن

الواسع

نیک بیوی نیکی بختی والے امور میں سے ہے

المرأة الصالحة من امور السعادة

سیدنا سعد بن ابودقاص ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار چیزیں سعادت ہیں: نیک بیوی، وسیع گھر، نیک ہمسایہ اور پر سکون سواری۔“

اور چار چیزیں بدبختی ہیں: برا ہمسایہ، بری عورت، بری سواری اور تنگ گھر۔“

۱۹۰۳: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَةِ: الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمُسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَيَّئُ، وَأَرْبَعٌ مِنَ الشَّقَاءِ: الْجَارُ السُّوءُ، وَالْمَرْأَةُ السُّوءُ، وَالْمَرْكَبُ السُّوءُ، وَالْمُسْكَنُ الضَّيِّقُ)) [الصحيحة: ۲۸۲]

تخریج: الصحيحہ ۲۸۲۔ ابن حبان (۴۰۳۲) خطیب فی التاریخ (۹۹/۱۲) احمد (۱۶۸/۱)۔

فوائد: یہی چار چیزیں ہیں جو آدمی کو خوش و خرم رہنے کا موقع فراہم کرتی ہیں یا رنج و الم میں مبتلا کر دیتی ہیں۔

کنواری لڑکی کی اجازت کیسے ہے

كيف اذن البكر

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں سے ان کے جسموں (یعنی ان کا نکاح کرنے) کے بارے میں مشورہ کرو۔“ کہا گیا کہ کنواری عورت تو بات کرنے سے شرماتی ہے (اس سے مشورہ کیسے کیا جائے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔“

۱۹۰۴: عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((اسْتَأْمَرُوا النِّسَاءَ فِي أَبْضَاعِهِنَّ. قِيلَ: فَإِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِ أَنْ تَكَلَّمَ؟ قَالَ: سَكَوتُهَا إِذْنُهَا)). [الصحيحة: ۳۹۸]

[الصحيحة: ۳۹۸]

تخریج: الصحيحہ ۳۹۸۔ نسائی (۳۲۶۸) احمد (۲۰۳/۳۵) بهذا اللفظ بخاری (۶۹۳۶) مسلم (۱۳۲۰) بمعناه۔

فوائد: پہلے بحث ہو چکی ہے کہ ولی اپنی ماتحت بچی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا ہے۔

خالہ ماں کے قائم مقام ہے

الخالة بمنزلة الأم

سیدنا علیؑ کہتے ہیں: ہم مکہ سے نکلے سیدنا حمزہؓ کی بیٹی ہمارے پیچھے چل پڑی اور آواز دی: میرے چچا جان! میرے چچا جان! میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، اسے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کیا اور کہا: یہ تیرے چچا کی بیٹی ہے اس کو اپنی نگرانی میں رکھ۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو اس کے بارے میں سیدنا زیدؓ اور سیدنا جعفرؓ جھگڑنے لگ گئے۔ میں نے کہا: میں اس کو لے کر آیا اور یہ میرے چچا کی بیٹی ہے زید نے کہا: یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے اور جعفر نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ رسول اللہؐ نے (فیصلہ دیتے ہوئے) جعفر سے فرمایا: ”تو پیدائشی اور اخلاقی اوصاف میں میرے مشابہ ہے۔“ زید سے فرمایا: ”تو ہمارا بھائی اور دوست ہے۔“ اور مجھے فرمایا: ”تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس طرح کرو کہ یہ بچی اس کی خالہ کے حوالے کر دو کیونکہ خالہ ماں ہی ہوتی ہے۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس سے شادی کیوں نہیں کرتے؟ آپؐ نے فرمایا: ”یہ میری رضاعی بہتیجی ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۱۸۲۔ ابو داؤد (۲۴۸۰) احمد (۱/ ۱۱۵۵۸۸) حاکم (۳/ ۱۲۰) واللفظ لہ۔

نوٹ: معلوم ہوا کہ ماں کی عدم موجودگی میں خالہ بچے کی زیادہ مستحق ہوتی ہے۔

بڑے ڈھول کے ساتھ نکاح کی تشہیر کا جواز

عبداللہ بن ابوعبداللہ بن ہبار بن اسود اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سیدنا ہبارؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی بیٹی کی شادی کی اور ان کے پاس یک رخا ڈھول اور ایک بلجہ تھا۔ رسول اللہؐ نکلے اور آوازیں سنیں آپؐ نے پوچھا: یہ کیا ہے (یعنی یہ آوازیں کیوں آرہی ہیں)؟ کہا گیا کہ ہبار نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے۔ پس نبیؐ نے فرمایا: ”نکاح کی تشہیر کرو نکاح کی تشہیر کرو۔ یہ نکاح ہے زنا نہیں ہے۔“ ایک راوی کہتا ہے: میں نے کہا کہ ”سکبر“ کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا بڑے ڈھول

۱۹۰۵: عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ اتَّبَعَتْنَا ابْنَةُ حَمْزَةَ فَتَادَتْ: يَا عَمَّ يَا عَمَّ! فَأَعْدَتْ يَدَيْهَا فَتَوَلَّيْنَاهَا فَاطِمَةُ قُلْتُ: ذُو نِكَ ابْنَةُ عَمِّكَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اخْتَصَمْنَا فِيهَا أَنَا وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ، فَقُلْتُ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أَخِي وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي، وَخَالَتُهَا عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَجْعَلَ: ((أَشْبَهْتُ خَلْقِي وَخَلْقِي)) وَقَالَ لِرَزِيدٍ: ((أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا)) وَقَالَ لِي: ((أَنْتَ مَنِّي وَأَنَا مِنْكَ، إِذْ قَعَمُوا إِلَى خَالَتِهَا، لِأَنَّ الْخَالَهَ أُمُّ)) فَقُلْتُ: أَلَا تَزَوَّجُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ)).

[الصحیحۃ: ۱۱۸۲]

جواز تشہیر النکاح بالطبال

۱۹۰۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَبَّارِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَدِيدٍ أَنَّهُ زَوَّجَ بِنْتًا لَهُ، وَكَانَ عِنْدَهُمْ كُفْرٌ وَغَرَابِلٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَسْمَعُ الصَّوْتِ، فَقَالَ: مَا هَذَا فَقِيلَ: زَوَّجَ هَبَّارُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَشِيدُوا النِّكَاحَ أَشِيدُوا النِّكَاحَ، هَذَا النِّكَاحُ، لَا السَّفَاحُ)) قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الْكُفْرُ قَالَ: ((الطَّبْلُ الْكَبِيرُ)) وَالْغَرَابِيلُ الصُّنُوجُ۔ [الصحیحۃ: ۱۴۶۳]

کو کہتے ہیں۔ اور ایک قسم کے سارنگی جیسے باجے کو ”غَرَابِل“ کہتے ہیں۔

تخریج: الصحیحة ۱۳۶۳۔ ابن مندہ فی المعرفة (۲/۳۲۱۸) طبرانی فی الکبیر کما فی المجمع (۳/۲۹۰) ومن طریقہ وغیرہ ابو نعیم فی المعرفة (۶۵۷/۶۵۷)۔
فوائد: معلوم ہوا کہ نکاح کے موقع پر ایسا کرنا درست ہے۔

عورت کے نکاح کے لیے راضی ہونے کی نشانی

عدی بن عدی کنندی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں سے ان کے نفوس کے بارے میں مشورہ کیا کرو۔“ کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کنواری لڑکی تو شرماتی ہے (اس سے مشورہ کیسے کیا جائے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ تو اپنے بارے میں خود وضاحت کرتی ہے اور کنواری کی رضامندی اس کا خاموش ہو جانا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۳۵۹۔ احمد (۳/۱۹۲) طحاوی فی شرح المعانی (۳/۳۶۹) بهذا اللفظ ابن ماجہ (۱۸۷۲) بیہقی (۱۸۷۲) بیہقی (۱۳/۷) مختصراً۔

فوائد: نکاح کے معاملے میں جو بھگ کنواری بچی کو ہوتی ہے یقیناً وہ بیوہ یا مطلقہ عورت کو نہیں ہوتی اس حدیث میں یہی فرق بیان کیا گیا ہے۔

عزل کی ناپسندیدگی کا بیان

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے غزوہ حنین والے دن کچھ قیدی حاصل کئے اور ہم انھیں بیچنا بھی چاہتے تھے سو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا (تاکہ قیدی عورتیں حاملہ نہ ہو جائیں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کرتے رہو جب تک مناسب سمجھو جو فیصلہ اللہ نے کر دیا ہے وہ تو ہو کر رہے گا یہ بات نہیں کہ ہر پانی (مادہ منویہ) سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۳۶۲۔ مسلم (۱۳۳۸/۱۳۳۸) احمد (۳/۴۷۲۶) واللفظ له ابن ابی عاصم فی السنة (۳۶۵۳۶۳)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ ”عزل“ جائز ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کنا نعزل علی عهد رسول اللہ ﷺ والقرآن ينزل۔ [بخاری مسلم] یعنی ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں عزل کرتے تھے اور قرآن اس وقت نازل ہو رہا تھا۔ (یعنی ہمیں منع نہیں کیا

علامة الرضاء المرأة للنكاح

۱۹۰۷: عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكُنْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ مَرْقُوعًا: ((أَشِيرُوا عَلَى النِّسَاءِ فِي أَنْفُسِهِنَّ، فَقَالَ: إِنَّ الْبُكَرَ تُسْتَحَىٰ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْبُتُّ تُعْرَبُ عَنْ نَفْسِهَا يَلِسَانِهَا، وَالْبُكَرُ رِضَاهَا صَمَاتُهَا)). [الصحیحة: ۱۴۵۹]

كراهة العزل

۱۹۰۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: أَصَبْنَا سَبِيًّا يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَكُنَّا نَلْتَمِسُ فِدَاءَهُنَّ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: ((اصْنَعُوا مَا بَدَا لَكُمْ، فَمَا قَضَى اللَّهُ فَهُوَ كَائِنٌ، فَلَيْسَ مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ)). [الصحیحة: ۱۴۶۲]

شادی، بیویوں کے مابین انصاف، اولاد کی تربیت.....
گیا، اگر عزل حرام ہوتا تو یقیناً منع کر دیا جاتا۔

بچوں میں عدل کرنے کی ترغیب کا بیان

ترغیب العدل بین الأولاد

۱۹۰۹: عَنِ التَّمَمَاتِ بْنِ يَسِيرٍ مَرْفُوعًا: ((اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ أَوْ لَادِكُمْ، أَعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ)). [الصحيحہ: ۱۲۴۰]

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی اولاد کے مابین انصاف کرو اپنی اولاد کے مابین انصاف کرو۔“

تخریج: الصحيحہ ۱۲۴۰۔ بخاری فی التاریخ (۳/ ۷۳) ابو داؤد (۳۵۳۳) نسائی (۳۷۱۷) احمد (۲/ ۲۸۸۲۷۵)۔

فوائد: والدین کسی ایک بچے کے ساتھ کسی اعتبار سے امتیازی سلوک نہیں کر سکتے، کچھ والدین کو دیکھا گیا ہے کہ بعض بچے ہمیشہ ان کے غیظ و غضب اور طعن و تشنیع کا نشانہ بنتے ہیں اور بعض لاڈ پیار کے مستحق ٹھہرتے ہیں، اسی طرح جب بچوں پر خرچ کرنے کی باری آتی ہے تو پھر اسی امتیاز کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ ایسا کرنا ضلالت و گمراہی اور نبوی منہج سے بھٹک جانے کی علامت ہے۔ بچوں اور بچیوں کی شادیوں پر بھی مساوات کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔

فوت شدہ بچے کا جنت کے دروازے پر اپنے والدین

استقبال الولد المتوفی بأبوی علی

کا استقبال کرنا

باب الجنة

معاویہ بن قرہ اپنے چچا [یعنی قرہ بن ایاس کے بھائی] سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے چھوٹے بچے کے ہمراہ نبی ﷺ کے پاس آتے اور اسے اپنے سامنے بٹھا لیتے تھے۔ نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ”کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟“ انھوں نے کہا: بہت زیادہ محبت کرتا ہوں۔ (اللہ کا کرنا کہ) وہ بچہ فوت ہو گیا، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”آپ کو غم تو ہو گا؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں! اللہ کے رسول!۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو اس بات پر خوش ہو جائے گا کہ جب تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے تو تو اس بچے کو جنت کے دروازے پر پائے اور وہ تیرے لئے جنت کا دروازہ کھولے؟“ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سو اسی طرح ہو گا“ ان شاء اللہ۔“

۱۹۱۰: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَمِّهِ، [أَبِي قُرَّةَ بْنِ إِيَّاسَ] أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ بِإِبْنِهِ فَيَحْلِسُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((تُحِبُّهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ حُبًّا شَدِيدًا، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ الْعَلَامَ مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَأَنَّكَ حَزَنْتَ عَلَيْهِ؟)) قَالَ: أَجَلُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَفَمَا يَسُرُّكَ إِذَا أَدْخَلَكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ أَنْ جَلَّهَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهَا فَيَسْفِحُ لَكَ)) قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((فَإِنَّهُ كَذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) [الصحيحہ: ۲۰۷۷]

تخریج: الصحيحہ ۲۰۷۷۔ ابن سعد (۴/ ۳۳۳۲) نسائی (۲۰۹۰) احمد (۳/ ۳۶۶) من طریق معاویہ بن قرہ عن ابیہ۔

فوائد: بلوغت سے پہلے فوت ہونے والے بچے نہ صرف خود جنتی ہیں بلکہ اپنے مسلمان والدین کا جنت میں داخل ہونے کا بہت بڑا سبب بھی ہیں۔ اگر ایک اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے والدین کو غم دالم میں مبتلا کیا ہے تو دوسری طرف آخرت کی خوشیاں ان کا مقدر بنا دی ہیں۔

جنتی افراد کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنتی مردوں کی خبر نہ دوں؟ نبی جنت میں جائے گا صدیق جنت میں داخل ہوگا شہید جنتی ہوگا“ (تابلغ) بچہ جنتی ہوگا اور وہ آدمی جنت میں جائے گا جو شہر کے کنارے میں بسنے والے بھائی سے اللہ تعالیٰ کے لئے ملاقات کرنے کے لئے جاتا ہے۔ اب کیا میں تمہیں جنتی عورتوں کی خبر نہ دوں؟ ہر محبت کرنے والی اور زیادہ بچنے جنم دینے والی خاتون کہ جب اس پر غصے ہوا جاتا ہے یا اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہے یا اس کا خاوند اس پر غصے ہوتا ہے تو وہ (اپنے خاوند سے) کہتی ہے: یہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے میں اس وقت تک سوؤں گی نہیں جب تک تو راضی نہیں ہوتا۔“ یہ حدیث سیدنا انسؓ سیدنا ابن عباسؓ اور سیدنا کعب بن عجرہؓ سے مروی ہے۔

بیان رجال الجنة

۱۹۱۱: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ فِي الْجَنَّةِ؟ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالصَّدِيقُ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ! وَالرَّجُلُ يَزُورُ أَخَاهُ فِي نَاحِيَةِ الْمِصْرِ لَا يَزُورُهُ إِلَّا لِلَّهِ فِي الْجَنَّةِ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِبَسَائِكُمْ فِي الْجَنَّةِ؟ كُلُّ وَدُودٍ وَلَوْ إِذَا غَضِبْتُ أَوْ أَسَى إِلَيْهَا [أَوْ غَضِبَ زَوْجُهَا] قَالَتْ: هَذِهِ يَدِي فِي يَدِكَ لَا أَكْتَحِلُ بِغَمَضٍ حَتَّى تَرْضَى)). رَوَى مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ۔

[الصحيحہ: ۳۳۸۰]

تخریج: الصحيحہ ۳۳۸۰۔ (۱) انس: طبرانی فی الاوسط (۱۵۶۳) والصغیر (۳۶/۱)۔ (۲) ابن عباس: نسائی فی الکبریٰ (۹۱۳۹) وقد تقدم برقم (۲۷۷)۔ (۳) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ: طبرانی فی الکبیر (۱۳/۱۹) والاوسط (۵۶۳۳)۔

فوائد: اس میں ان لوگوں کے جنتی ہونے کا بیان ہے:

نبی صدیق شہید تابلغ بچہ اللہ تعالیٰ کے لئے دوسروں کی زیارتیں کرنے والا زیادہ بچوں کی ماں جو خاوند کو راضی رکھنے والی ہو۔

کسی شخص کا عورت اور مرد کے درمیان (صلح کے

مداخلتہ الرجل بین المرأة والزوج

لیے) مداخلت کرنا

سیدنا نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں: سیدنا ابوبکرؓ آئے اور نبی ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی اور انھوں نے سنا کہ سیدہ عائشہؓ رسول اللہ ﷺ پر اپنی آواز بلند کر رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے انھیں اجازت دی اور وہ اندر آگئے اور کہا: ام رومان کی بیٹی۔ اور انھیں پکڑنا چاہا۔ کیا تو اپنی آواز کو رسول اللہ ﷺ پر بلند کرتی ہے؟ لیکن نبی ﷺ دونوں کے درمیان حائل ہو گئے۔ جب ابوبکرؓ چلے گئے تو نبی ﷺ نے سیدہ عائشہؓ کو راضی کرتے ہوئے فرمایا: ”تو دیکھتی نہیں کہ میں تیرے اور ایک آدمی کے

۱۹۱۲: عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ يُسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَمِعَ عَائِشَةَ وَهِيَ رَافِعَةٌ صَوْتَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَأَذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ، فَقَالَ: يَا ابْنَةُ أُمِّ رُومَانَ۔ وَتَنَاهَا وَلَهَا۔ اَتَرَفَعِينَ صَوْتَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فَخَالَ النَّبِيُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ حَمَلَ النَّبِيُّ يَقُولُ لَهَا: يَرْضَاهَا۔ ((أَلَا تَرَيْنِ أَنِّي قَدْ حَلَلْتُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنِكَ)) قَالَ: ثُمَّ

درمیان حائل ہو گیا۔“ ابو بکرؓ پھر آگئے اور اجازت طلب کی اور سنا کہ آپؐ سیدہ عائشہؓ کو ہنس رہے تھے۔ آپؐ نے انھیں اجازت دی، سو وہ اندر آگئے۔ ابو بکرؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اپنے امن و صلح والے ماحول میں بھی شریک کر دو جس طرح اپنی لڑائی میں کیا تھا۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۰۱۔ احمد (۳/ ۴۷۳۲۷۱) ابو داؤد (۳۹۹۹) نسائی فی الکبریٰ (۹۱۵۵)۔

فوائد: اس میں درج ذیل امور کا بیان ہے:

- (۱) سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی رسول اللہ ﷺ سے محبت اپنی بیٹی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی محبت سے زیادہ تھی۔
- (۲) رسول اللہ ﷺ کو سیدہ عائشہؓ سے شدید محبت تھی کہ آپ ﷺ سیدنا ابو بکرؓ کی زد و کوب کے سامنے حائل ہو گئے۔ نیز اس محبت کو برقرار رکھنے کے لئے آپ ﷺ کوشش بھی کرتے تھے۔
- (۳) سیدنا ابو بکرؓ نبی کریم ﷺ کے گھرانے کے خوشگوار ماحول کے خواہش مند تھے۔

بوسہ لینے میں عدل کرنا

سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس کے پاس اس کا بیٹا آیا اس نے اس کا بوسہ لیا اور اسے اپنی گود میں بٹھالیا اس کے بعد اس کی بیٹی آئی اس نے اسے اپنے پہلو کے ساتھ بٹھالیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو نے ان کے درمیان انصاف کیوں نہیں۔“ یعنی بیٹے کا بوسہ لیا اور بیٹی کا نہیں لیا۔

العدل فی التقبیل

۱۹۱۳: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ ابْنُ لَهُ فَأَخَذَهُ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ أَحْلَسَهُ فِي حُجْرِهِ، وَجَاءَتْ ابْنَتُهُ لَهُ، فَأَخَذَهَا إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا عَدَلْتُ بَيْنَهُمَا)) يَعْنِي: بَيْنَ ابْنِهِ وَبِنْتِهِ فِي تَقْبِيلِهِمَا۔

[الصحیحۃ: ۲۸۸۳، ۲۹۹۴]

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۸۳، ۲۹۹۴۔ البزار (الکشف: ۱۸۹۳) ابن العربی فی المعجم (۱۸۳۳) بیہقی فی الشعب (۸۷۰۰)۔

فوائد: یہ اولاد کے مابین مساوات کا معیار ہے کہ محبت کے ظاہری تقاضوں میں کمی بیشی نہیں ہونی چاہئے۔ یہ ممکن ہے کہ والدین کے دل میں کسی ایک بیٹے کا لحاظ یا اس کی محبت دوسروں کی بہ نسبت زیادہ ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ یہ کسی کے بس کی بات نہیں۔

عورت کو زیادہ مارنے کی کراہت کا بیان

سیدنا زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ ہو جاؤ ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی لونڈی کی طرح اپنی بیوی کی پٹائی کرے۔ خبردار تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لئے بہتر ہے۔“

کراہۃ ضربا الشدید للمرأة

۱۹۱۴: عَنْ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا عَسَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْرِبَ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْأَمَةِ! أَلَا خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ))

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۷۸۔ البزار (الکشف: ۱۲۸۳) و (البحر الزخار: ۹۸۳)۔

فوائد: خاوند کے حسن اخلاق کی سب سے زیادہ مستحق اس کی بیوی ہے، وہ اس کے حقوق کا ذمہ دار ہے کسی جرم کی بنا پر خاوند اپنی بیوی کو اولاد کی طرح سزا دے سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَجْزَوْنِ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ﴾ [سورہ نسا: ۳۴] یعنی: ”اور انھیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انھیں مار کی سزا دو۔“

لیکن یہ تادیبی کارروائی کرتے وقت عورت کی تربیت کرنا مقصود ہو نہ کہ اپنے غصے کا اظہار کرنا یا عورت کو تنگ کرنا اور دوسری صحیح روایات کے مطابق خاوند چہرے پر مار سکتا ہے ایسی مار کہ جس سے زخم اور گہرے نشانات بن جائیں۔

بچوں میں عدل کی اہمیت کا بیان

عامر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا نعمان بن بشیر ؓ سے سنا جبکہ وہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: میرے باپ نے مجھ پر صدقہ کیا، سیدہ عمرہ بنت رواحہ نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تو رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ نہیں بنائے گا۔ بشیر ؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: میں نے اپنے بیٹے پر صدقہ کیا ہے اور عمرہ بنت رواحہ نے مجھے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تو رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہیں بنائے گا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”کیا اس کے علاوہ تیرے اور بیٹے بھی ہیں؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے ان سب کو وہ چیز دی ہے جو ایک کو دی؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ظلم ہے مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ اللہ سے ڈر جاؤ اور اپنی اولاد کے مابین انصاف کرو جیسا کہ تم پسند کرتے ہو کہ وہ سب تم سے (برابر کا) حسن سلوک کریں۔“

تخریج: الصحیحة ۳۹۳۶۔ طبرانی فی الکبیر کما فی الجامع الصغیر للسيوطی (۱۲۲) بحشل فی تاریخ واسط (۲۲۳/۲۲۵) مسلم (۱۲۳/۱۷) ابوداؤد (۳۵۳۳)۔

کون سی عورتیں سب سے بہتر ہیں

سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی عورتیں بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(وہ عورت بہتر ہے کہ) جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے جب اسے حکم دے تو وہ فرمانبرداری کرے اور اپنے نفس اور مال میں

اهمية العدل بين الاولاد

۱۹۱۵: عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: تَصَدَّقْ أَبِي عَلَى بِصَدَقَةٍ، فَقَالَتْ عُمَرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تَشْهَدَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ فَأَتَى بَشِيرٌ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى ابْنِي بِبَصَدَقَةٍ فَقَالَتْ عُمَرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تَشْهَدَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: ((أَلَاكَ بَنُونَ غَيْرُهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَكُلُّهُمْ أُعْطِيََتْ مِثْلُهَا أُعْطِيََتْ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((هَذَا جَوْرٌ فَلَا تَشْهَدُنِي عَلَيْهِ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ، كَمَا تَوَحَّيْتُمْ أَنْ يَبْرُوَكُمْ)).

[الصحیحة: ۳۹۴۶]

ای النساء خیر

۱۹۱۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((الَّتِي تَسْرُوهُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا، وَتَطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهِ وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ)).

[الصحيحه: ۱۸۳۸] ایسے انداز میں اس کی مخالفت نہ کرے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔“

تخریج: الصحيحه ۱۸۳۸۔ نسائی (۳۲۳۳) احمد (۲/۲۳۲۲۵۱) حاکم (۲/۱۲۱)۔

فوائد: یہ اچھی خاتون کی صفات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بعد اپنے خاوند کو راضی کرنے کے درپے ہے۔ ”جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ خوش کر دے“ کا مطلب یہ ہے کہ عورت اپنی وضع قطع، بول چال، رہن سہن اور خاوند کی خدمت کرنے میں ایسا انداز اختیار کرتی ہے کہ خاوند دیکھ کر بارگ بارگ ہو جاتا ہے۔ نیز اس کی یہ صفت بھی ہے کہ وہ اپنے مال میں بھی ایسا تصرف نہیں کرتی جو خاوند کی ناراضگی کا سبب بنے۔

جو عورتیں اپنے روزگار کی بنا پر یا کسی اور وجہ سے خود کفیل ہو جاتی ہیں وہ اپنے آپ کو خاوند سے مستغنی سمجھ کر اس کی اطاعت کی پروا نہیں کرتیں اور بسا اوقات اپنی آمدنی کا طعنہ دیتے ہوئے اس کا اظہار بھی کر دیتی ہیں۔ ایسی عورتوں کا یہ رویہ شریعت کی نظر میں نہایت نامناسب ہے۔ خاوند کے مقابلے بیوی ہزار گنا مالدار سہی، لیکن اس کا عہدہ بیوی کا ہی رہے گا اور اخروی کامیابی و کامرانی کے لئے اسے خاوند کی اطاعت کرنا پڑے گی۔

عائشۃ زوجۃ رسول اللہ فی الدنیا سیدہ عائشہ زوجۃ رسول اللہ ﷺ کی دنیا اور آخرت کی

والآخرة بیوی ہے

۱۹۱۷: عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: فَتَكَلَّمْتُ أَنَا فَقَالَ: ((أَمَّا تَرْضَيْنَ أَنْ تُكُونِي زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَأَنْتِ زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا تو میں نے کچھ کلام کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ دنیا و آخرت میں میری بیوی ہو؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سو تو دنیا و آخرت میں میری بیوی ہے۔“

تخریج: الصحيحه ۲۲۵۵۔ حاکم (۲/۱۰) ابن حبان (۷۰۹۵)۔

فوائد: اس میں سیدہ عائشہ زوجہ کرامت کی عظمت و منفیت کا بیان ہے کہ وہ دنیا میں بھی ام المؤمنین تھیں اور آخرت میں بھی زوجہ رسول ہوں گی۔ غیر ذہن نشین کر لیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ کو یہ مژدہ اس وقت سنایا جب انھوں نے تقاضہ بشریت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر جارحانہ کلام کی۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو آئندہ ایسا نہ کرنے کی تلقین کی اور ساتھ ہی ان کے مقام کی وضاحت کر دی۔

باب: مال الولد لایبہ اذا احتاجہ باب: بیٹے کا مال باپ کا ہے جب وہ ضرورت مند

ہو جائے

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے باپ کے خلاف رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کی اور کہا: اس نے

۱۹۱۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَعِيدِي عَلَى وَالِدِهِ، قَالَ: إِنَّهُ أَخَذَ مَالِي

میرا مال لے لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تجھے علم نہیں کہ تو اور تیرا مال اپنے باپ کی کمائی ہو؟“

قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ: ((أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّكَ وَمَالُكَ مِنْ كَسْبِ أَبِيكَ؟)) [الصحیحة: ۱۵۴۸]

تخریج: الصحیحة ۱۵۳۸۔ طبرانی فی الکبیر (۱۳۳۵) البزار (الکشف: ۱۲۵۹)۔

فوائد: اولاد کو چاہئے کہ وہ اپنے والدین کے حقوق ادا کریں اور اگر ان کو کوئی مالی ضرورت پڑے تو پوری کریں۔ پہلے اس حدیث کی وضاحت ہو چکی ہے کہ جب والدین کا مقصد محض اپنے بیٹے کے مال پر قبضہ کرنا ہو جس کی مثالیں موجود ہیں تو وہ اپنا مال روک سکتا ہے پھر بھی ان کی ضروریات کا خیال رکھے۔

میاں بیوی کی جدائی پر ابلیس کا خوش ہونا

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابلیس پانی پر (ایک روایت کے مطابق سمندر پر) اپنا تخت رکھتا ہے پھر (لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے) اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے۔ سب سے بڑا فتنہ برپا کرنے والا منزلت میں اس سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ایک واپس آ کر کہتا ہے کہ میں نے ایسے ایسے کیا۔ ابلیس کہتا ہے: تو نے کچھ نہیں کیا۔ ایک اور آ کر کہتا ہے: میں نے اسے اس وقت تک نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے مابین جدائی ڈال دی۔ وہ اسے اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے: واہ! تیری کیا بات ہے!“ اعمش راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال کہ میرے شیخ نے یہ الفاظ بھی نقل کئے: ”پھر وہ اسے گلے لگا لیتا ہے۔“

فرح ابلیس بالتفریق المرأة والزوج

۱۹۱۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ. وَفِي طَرِيقِ الْبَحْرِ. ثُمَّ يَنْتَعِ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَكْثَرَهُمْ فِتْنَةً، يَجِيءُ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكَتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، فَيَدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ: نَعَمْ أَنْتَ! قَالَ أَعْمَشُ: أَرَاهُ قَالَ: فَيَلْتَزِمُهُ)).

[الصحیحة: ۳۲۶۲]

تخریج: الصحیحة ۳۲۶۲۔ مسلم (۲۸۱۳) احمد (۳/ ۳۱۳) عبد بن حمید (۱۰۳۱)۔

فوائد: اس میں بلا وجہ طلاق دینے کی قباحت ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگوں کا آپس میں قطع رحمی کرنا ابلیس کا پسندیدہ گناہ ہے کیونکہ شراب کی طرح قطع رحمی بھی کئی گناہوں کا سبب بنتی ہے۔

طلاق بڑے گناہوں میں سے ایک ہے

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی ایک عورت سے شادی کرے اس سے اپنی حاجت پوری کرے پھر اسے طلاق دے دے اور حق مہر بھی لے لے۔ (مزید دو قسم کے آدمی بھی سب سے

الطلاق من أعظم الذنوب

۱۹۲۰: عَنْ ابْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا: ((إِنَّ أَكْثَرَ الذُّنُوبِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا طَلَّقَهَا وَذَهَبَ بِمَهْرِهَا، وَرَجُلٌ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا فَذَهَبَ بِأَجْرَتِهِ، وَآخَرُ يَقْتُلُ

[دَابَّةُ عُبَّأَ]۔ [الصحيحة: ۹۹۹]

بڑے گنہگار ہیں ان میں ایک وہ ہے) جس نے ایک آدمی کو مزدوری پر لگایا اور اس کی اجرت ہڑپ کر گیا (اور دوسرا وہ ہے) جس نے کسی چوپائے کو بے فائدہ قتل کر دیا۔“

تخریج: الصحيحة ۹۹۹۔ حاکم (۲/ ۱۸۲)۔

مومن کا حرام کام کو کرنا۔ اللہ کی غیرت ہے

غیرۃ اللہ ان یاتنی المؤمن ما حرم

علیہ

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بھی غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مومن اس کے حرام کردہ امور کا ارتکاب کرے۔“

۱۹۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يُغَارُ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يُغَارُ، وَغَيْرَةُ اللَّهِ: أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ)).

[الصحيحة: ۳۵۱۵]

تخریج: الصحيحة ۳۵۱۵۔ بخاری (۵۲۲۳) مسلم (۲۷۶۱) ترمذی (۱۱۶۸) احمد (۲/ ۳۲۳)۔

فوائد: غیرت: (آدمی کے حق میں): اپنی محبوب یا محترم شے پر کسی کی دست درازی کے خلاف جوش اور ناگواری کو غیرت کہتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کے حق میں): مومن کا اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور کا ارتکاب کرنا۔ یعنی جب کوئی مومن کسی حرام کام مرتکب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس پر غصہ آتا ہے۔

عورتوں کے متعلق خیر کی نصیحت کا بیان

وصية الخير بالنساء

سیدنا مقدم بن معدی کرب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں عورتوں سے حسن سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہے کیونکہ وہ تمہاری مائیں، بیٹیاں اور خالائیں ہیں۔ اہل کتاب کا ایک آدمی ایک عورت جو کم عمر اور فقیر ہوتی ہے اسے شادی کرتا ہے پھر ان میں سے کوئی دوسرے سے بے رغبتی نہیں کرتا، حتیٰ کہ عمر رسیدہ ہو کر مر جاتے ہیں۔“

۱۹۲۲: عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمُ بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ أُمَّهَاتُكُمُ وَبَنَاتُكُمُ وَخَالَاتُكُمُ، إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَمَا يُلْقِي يَدَهَا الْغَيْطَ فَمَا يَرْعُبُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ حَتَّى يَمُوتَا هَرَمًا)).

[الصحيحة: ۲۸۷۱]

تخریج: الصحيحة ۲۸۷۱۔ طبرانی فی الکبیر (۳۷۴۳) ابن عساکر (۲/ ۲۰۳) والحوادث فی منہ (بغية الباحث: ۳۹۵)۔ فوائد: اس حدیث میں صحابہ کرام کو براہ راست اور ہمیں بالواسطہ عورتوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہر عورت بیٹی، ماں، بہن، بیوی، خالہ اور پھوپھو جیسے مقدس رشتوں میں ڈھلتی ہے۔ اگر ایک آدمی اپنے بیوی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا

تو اسے سوچنا چاہئے کہ یہ بھی کسی کی بیٹی ہے کسی کی ماں ہے کسی کی بہن ہے لہذا اسے بھی اس کے ساتھ حسن سلوک والا معاملہ کرنا چاہئے۔ ہمارے معاشرے میں بطور ضرب الشل کہا جاتا ہے: مائیں بہنیں سب کی مشترکہ ہوتی ہیں۔ حدیث کے ابتدائی حصے کا یہی مفہوم ہے۔

اس حدیث میں اہل کتاب کا عمل بطور اسوۂ حسنہ پیش کیا گیا، حالانکہ ان کی حالیہ صورتحال تو ناگفتہ بہ ہے۔ امام البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: آپ ﷺ کی بیان کردہ مثال کا تعلق اس وقت سے ہے جب اہل کتاب اپنے دین اور خلق پر تھے اگرچہ وہ مسخ شدہ دین ہی کیوں نہ ہو۔ رہا مسئلہ موجودہ زمانے کا تو اب تو وہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ طلاق کی صورتوں کو حرام سمجھتے ہیں اور زنا اور لواطت جیسی قباحتوں کو اعلانیہ جائز قرار دیتے ہیں۔ [صحیحہ: ۲۸۷۱ کے تحت]

تکلف المرأة بالثياب والصیغ ہلاکۃ

۱۹۲۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ خُطْبَةً فَأَطَالَهَا، وَذَكَرَ فِيهَا أَمْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَذَكَرَ ((أَنَّ أَوَّلَ مَا هَلَكَ بَنُو إِسْرَائِيلَ أَنَّ امْرَأَةً الْفَقِيرِ كَانَتْ تُكَلِّفُهُ مِنَ الثِّيَابِ أَوْ الصَّيْغَةِ. أَوْ قَالَ: مِنَ الصَّيْغَةِ مَا تُكَلِّفُ امْرَأَةُ الْغَنِيِّ فَذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ قَصِيرَةً، وَاتَّخَذَتْ رَجُلَيْنِ أَوْ جَسِيمَتَيْنِ، فَبَعَثُوا إِنْسَانًا يَتَّبِعُهُمْ فَعَرَفَ الطَّوِيلَتَيْنِ، وَلَمْ يَعْرِفْ صَاحِبَةَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ حَسَبٍ)). [الصحيحہ: ۵۹۱]

عورتوں کا کپڑوں اور زیورات میں تکلف ہلاکت ہے سیدنا ابوسعید اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ لمبا خطبہ دیا، دنیوی و اخروی امور کا تذکرہ کیا اور فرمایا: ”سب سے پہلے بنو اسرائیل یوں ہلاک ہوئے کہ ایک غریب آدمی کی بیوی کپڑوں یا زیورات کے بارے میں اپنے خاوند کو مالدار آدمی کی بیوی کی طرح تکلیف دیتی تھی پھر آپ ﷺ نے بنو اسرائیل کی ایک عورت کو کوتاہی دے کر کہا: ”اس نے لکڑی کے جوتے (کھڑاؤں) تیار کروائے اور ایک انگلی بنوائی“ اس میں ایک خلا تھا اور اس پر ایک ڈھکن تھا، اس نے اس خلا میں کستوری بھری اور دو دراز قد یا بھاری بھر کم عورتوں کے ہمراہ نکلی۔ انھوں نے ان کے پیچھے ایک آدمی کو بھیجا، اس نے لمبے قد والی دو عورتوں کو تو پہچان لیا لیکن لکڑی کی جوتیوں والی عورت کو نہ پہچان سکا۔“

تخریج: الصحيحہ ۵۹۱۔ ابن خزيمة في التوحيد (ص: ۲۰۳) مسلم (۲۲۵۲) احمد (۳۶/۳)۔

فوائد: عورتوں کا بے جا تکلف بنو اسرائیل کی ہلاکت کا سبب بنا۔ موجودہ دور میں شادی بیاہ کے موقع پر یا بازاروں میں جاتے وقت عورتوں کی طرف سے لمبوسات، زیورات، اونچی ہیل والی جوتیاں، بناؤ سنگھار، حسن و جمال اور مال و دولت کا اظہار کرنے کے لئے جو انداز اختیار کر کے وڈیو فلمیں بنوائی جاتی ہیں، یقیناً بنو اسرائیل کی عورتوں کو شکست ہو چکی ہوگی۔ بعض عورتوں کی ”سادگی“ اور ”غیرت“ کا کیا کہنا کہ جب وہ بطور دلہن بیوٹی پارلر میں ہوتی ہیں تو اس وقت بھی ہوری ہوتی ان کی وڈیو فلم تیار ہے، پھر اسی دلہن کو مردوزن کے مجمع میں سب کے سامنے سٹیج پر بٹھا دیا جاتا ہے (میرے اللہ! تیری پناہ) بخدا! یہ امت مسلمہ کی زیوں حالی ہے ان تکلفات کے جتنے مفاسد مظہر عام پر آئے، ان کا ادراک کرنے کے لئے اسلامی غیرت و حمیت سے مزین دماغوں کی ضرورت ہے۔

اولادِ ہبۃ اللہ

۱۹۲۴: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوْلَادَكُمْ هَبَّةُ اللَّهِ لَكُمْ وَيَهَبُ لَكُمْ يَشَاءُ إِنَانَا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذَّكُورُ (الشوریٰ ۳۹) فَهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ لَكُمْ إِذَا احْتَجْتُمْ إِلَيْهَا)). [الصحيحہ: ۲۵۶۴]

تخریج: الصحيحہ ۲۵۶۳۔ حاکم (۲/۲۸۳) وعنه البیهقی (۷/۳۸۰)۔

فوائد: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اولاد کو والدین کی ضروریات پوری کرنی چاہئیں۔

ایلاء کے جائز ہونے کا بیان

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایک مہینے کے لئے ایلاء کیا (یعنی قریب نہ آنے کی قسم اٹھائی) جب انیس دن گزرے تو بوقت صبح یا شام آگئے۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ نے تو قسم اٹھائی تھی کہ ایک مہینہ کے لئے (اپنی بیویوں کے پاس) داخل نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیٹھک مہینہ انیس دنوں کا ہوتا ہے۔“ یہ حدیث متواتر ہے جو صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے۔

جواز الایلاء

۱۹۲۵: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةُ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا. أَوْ رَاحَ. فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ حَلَفْتَ أَلَّا تَدْخُلَ شَهْرًا؟ فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا)). حَدِيثٌ مُتَوَاتِرٌ جَاءَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ.

[الصحيحہ: ۳۵۰۵]

تخریج: الصحيحہ ۳۵۰۵۔ بخاری (۵۲۰۴/۱۹۱۰) مسلم (۱۰۸۵) ابن ماجہ (۲۰۶۱) احمد (۱/۳۱۵) عن ام سلمة رضی اللہ عنہا۔

فوائد: ایلاء: شوہر کا قسم اٹھانا کہ وہ کچھ خاص مدت تک اپنی اہلیہ سے ہم بستر نہیں ہوگا ایلاء کہلاتا ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چار ماہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایک ماہ تک ایلاء کیا تھا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی مہینہ ۲۹ دنوں کے ہوتا ہے اور ۲۹ تاریخ کو چاند نظر نہ آنے کی صورت میں ۳۰ دنوں کا ہوتا ہے۔

ناپسندیدہ ناموں سے روکنے کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”اگر میں ان شاء اللہ زندہ رہا تو ان ناموں سے روک دوں گا: برکت، نافع اور فلاح۔“ مجھے یہ علم نہیں کہ آپ ﷺ نے ”فلاح“ کہا تھا یا نہیں پھر آپ ﷺ فوت ہو گئے اور ان ناموں

منع من الاسماء المکروہۃ

۱۹۲۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنْ عِشْتُ. إِنْ شَاءَ اللَّهُ. زَجَرْتُ أَنْ يُسَمَّى: بَرَكَةً وَنَافِعًا، وَأَفْلَحَ فَلَا أَدْرِي قَالَ: أَفْلَحَ أَوْلًا، فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَمْ

يَرْجُو عَنْ ذَلِكَ)). [الصحيحة: ۳۲۷۱] سے منع نہیں کیا تھا۔

تخریج: الصحيحة ۳۲۷۱۔ ابن حبان (۵۸۳۹) احمد (۳۲۶/۳) الادب المفرد (۸۳۳) ابو داؤد (۴۹۶۰) من طریق آخر عنه واخرجه مسلم (۲۱۳۸) بنحوہ۔

فوائد: یہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی لاعلمی ہے کہ آپ ﷺ نے ان ناموں سے مستقل طور پر منع نہیں کیا تھا، کیونکہ سیدنا سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا تسم غلامك رباحا ولا افلح ويسار ولا نجيح۔ يقال: اثم هو؟ فيقال: لا۔ [مسلم] یعنی: اپنے بچے کا نام رباح، افلح، يسار اور نجح نہ رکھو کیونکہ پوچھا جاتا ہے کہ کیا وہ یہاں ہے؟ جواباً کہا جاتا ہے: نہیں۔

ان ناموں کے معانی یہ ہیں: رباح: نفع۔ افلح: فلاح پانے والا۔ يسار: خوشحالی۔ نجح: کامیاب ہونے والا امام مبارکپوری کہتے ہیں: لوگ نیک فال لینے کے لئے یہ نام رکھتے تھے کیونکہ ان اسماء کے الفاظ اور معانی دونوں میں حسن اور برکت پایا جاتا ہے۔ لیکن انہی ناموں کی وجہ سے وہ بدفالی کا شکار ہو جاتے تھے۔ وہ اس طرح کہ جب پوچھا جاتا ہے کہ آیا یہاں (گھر میں) يسار یا نجح ہے؟ جب جواباً ”نہیں“ کہا جاتا تو لوگ اس سے بدفال مراد لیتے تھے اور خوشحالی سے ناامید ہو جاتے تھے۔ لوگوں کو اس سونے ظن اور خیر و برکت سے ناامیدی سے بچانے کے لئے آپ ﷺ نے ایسے نام رکھنے سے ہی منع کر دیا۔ [تحفة الاحوذی]

العدل بين الاول سبب بر اولاد کے ساتھ عدل والدین کے ساتھ نیکی کا سبب

ہے

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا، پھر اس نے ارادہ کیا کہ نبی ﷺ اس پر گواہی دیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا تو نے اس کی طرح اپنے تمام بچوں کو عطیہ دیئے ہیں؟“ انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یشک تجھ پر حق ہے کہ تو اپنی اولاد کے مابین عدل کرے جیسا کہ ان پر فرض ہے کہ وہ تجھ سے (برابر کا) حسن سلوک کریں۔“

۱۹۲۷: عَنْ التَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ نَحْلًا، فَأَرَادَ أَنْ يَشْهَدَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((كُلُّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ كَمَا نَحَلْتَهُ؟)) فَقَالَ: لَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ أَنْ تَعْدِلَ بَيْنَ وَلَدِكَ كَمَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يَبْرُوكَ)). [الصحيحة: ۲۸۴۷]

تخریج: الصحيحة ۲۸۴۷۔ ابو داؤد الطیالسی (۷۸۹) واللفظ له مسلم (۱۲۳۳) الادب المفرد (۱۶) ابن ماجہ (۲۳۷۵)۔

فوائد: پہلے بحث ہو چکی ہے کہ بچوں اور بچیوں میں مساوات کا خیال رکھنا فرض ہے۔ ظاہری طور پر کسی بچے کو کسی احسان کے ساتھ خاص نہیں کرنا چاہئے۔

بہی کے دین کی حفاظت کے لیے فیصلہ کرنا

علی بن حسین سے روایت ہے کہ مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں: جب لوگ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یزید بن

قضاء الاب لحفاظة ابنة دينها

۱۹۲۸: عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَ: أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ

عِنْدَ بَرْيَدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مَقْتَلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ -
لَقِيَهُ الْمُسَوِّرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ
حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَا قَالَ لَهُ:
هَلْ أَنْتَ مُعْطَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي
أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، وَإِيَّاهُ اللَّهُ! لَئِنْ
أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يَخْلُصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي،
إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَتَهُ أَبِي جَهْلٍ
عَلَى فَاطِمَةَ، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: وَهُوَ
يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مَنَبِهِ هَذَا وَأَنَا
يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ - فَقَالَ: ((إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي،
وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي ذِيْنِهَا)) قَالَ: ثُمَّ
ذَكَرَ صَهْرَاءَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَتْنِي عَلَيْهِ
فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأُحْسِنَ، قَالَ: ((حَدَّثَنِي
فَصْدَقْنِي، وَوَعَدَنِي فَوَقَّى لِي، وَإِنِّي لَكُنْتُ
أَحْرَمٌ حَلَالًا، وَلَا أَجَلٌ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ
تَجَمُّعُ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ وَابْنَةِ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا
وَاحِدًا أَبَدًا وَفِي رِوَايَةٍ: عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ
أَبَدًا))، [الصحيحه: ۳۵۳۴]

معاویہ کے پاس سے مدینہ میں پہنچے تو میں علی بن حسین کو ملا اور
کہا: کیا آپ کو میری کوئی ضرورت ہے (اگر ہے تو) حکم دیں؟
انھوں نے کہا: نہیں۔ میں نے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی
تلوار دے دیں گے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگ آپ سے
چھین نہ لیں اور اللہ کی قسم! اگر آپ نے مجھے دے دی تو اس دقت
تک اس تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا جب تک مجھے قتل نہ کر دے۔
سیدنا علی بن ابوطالب ؓ نے سیدہ فاطمہ ؓ کے ہوتے ہوئے
ابو جہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیجا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے
سنا آپ اس مسئلہ پر لوگوں سے خطاب کر رہے تھے اور میں اس
وقت بالغ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا
ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں دین کے معاملے میں کسی فتنے
میں مبتلا نہ ہو جائے۔“ پھر آپ ﷺ نے اپنے داماد جو بنو عبد شمس
قبیلے سے تھا کا ذکر کیا اور اس کی دامادی کی خوب تعریف کرتے
ہوئے فرمایا: ”اس نے مجھ سے جو گفتگو کی اسے سچا کر کے دکھایا
اور جو عہد و پیمان کیا اسے پورا کیا۔ اور (یاد رہے کہ) میں نہ حلال
کو حرام کرتا ہوں اور نہ حرام کو حلال! لیکن (اتنی بات ضرور ہے کہ)
نبی کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک مقام پر (ایک روایت کے
مطابق: ایک خاوند کے گھر) کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتیں۔“

تقریج: الصحيحه ۳۵۳۳۔ بخاری (۳۷۲۹۳۱۱۰) مسلم (۲۳۳۹) ابوداؤد (۲۰۶۹) ابن ماجہ (۱۹۹۹)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ نے خود وضاحت فرمادی کہ آپ ﷺ حلال کو حرام یا حرام کو حلال نہیں کرتے، یعنی شرعی قوانین کی روشنی میں
سیدنا علی ؓ کا ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا حلال ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے بحیثیت باپ سیدہ فاطمہ ؓ کی رو رعایت رکھتے ہوئے
اور ان کے دین کی حفاظت کرتے ہوئے سیدنا علی ؓ کو ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

العوج فی تخلیق المرأة

۱۹۲۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، لَنْ
تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ، فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا،

ٹیڑا پن عورت کی تخلیق میں ہے
سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے یہ کسی طریقے سے بھی تیرے
لئے سیدھی نہیں ہوگی۔ پس اگر تو اس سے فائدہ اٹھائے تو اسی کجی

اِسْتَمْتَعَتْ بِهَا وَبِهَا عَوْجٌ، وَإِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهَا کی حالت میں ہی فائدہ اٹھا، اگر تو اسے سیدھا کرنے لگے گا تو اسے توڑ ڈالے گا اور اس کا توڑ دینا اس کو طلاق دینا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۳۵۱۷۔ بخاری (۵۱۸۳/۳۳۱) مسلم (الرضاع: ۵۹/۷۱۵) ترمذی (۱۱۸۸) احمد (۴۴۹/۲)۔

فوائد: جیسے ہزار بار کوشش کے باوجود پہلی سیدھی نہیں ہوگی، اسی طرح وعظ و نصیحت یا زد و کوب کی کثرت سے عورت کے مزاج میں فرق نہیں آئے گا اور وہ زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر اس کا ثبوت فراہم کر دے گی۔ ہاں جیسے ہر کوئی میٹھی پسلیوں کو سیدھا کئے بغیر ان سے استفادہ کر رہا ہے اسی طرح عورت کے ساتھ رہنا ممکن ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ورایت النار فاذا اکثر اهلها النساء يكفرن) میں نے جہنم کی آگ دیکھی وہاں عورتوں کی کثرت تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کفر کرتی ہیں۔

پوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (يكفرن العشير ويكفرن الاحسان - لو احسنت الى احداهن الدهر ثم رأت منك شيئا قالت: ما رأيت منك خيرا قط)۔ [بخاری، مسلم] وہ خاوندوں کے (احسانات کا) کرتی ہیں آپ چاہے کسی عورت کے ساتھ عرصہ دراز تک احسان کرتے رہیں۔ لیکن اگر اسے کوئی قابل اعتراض بات نظر آگئی (نوزا) بول اٹھے گی کہ میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی پائی ہی نہیں۔

کل شرط يخالف كتاب الله فهو
ہر وہ شرط جو اللہ کی کتاب کے خلاف ہے وہ باطل ہے

باطل

۱۹۳۰: عَنْ أُمِّ مَيْسَرَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ أُمَّ مَيْسَرَةَ بِنْتَ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ، فَقَالَتْ: إِنِّي اشْتَرَطْتُ لِرَوْحَى أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ بَعْدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ هَذَا لَا يُصْلِحُ)).

[الصحیحة: ۶۰۸]

تخریج: الصحیحة ۶۰۸۔ طبرانی فی الصغیر (۱۳۸/۲) وفی الکبیر (۱۱۸۶)۔

فوائد: چونکہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو ایک سے زائد شادیاں کرنے اور معقول عذر کی بنا پر طلاق دینے کا حق دیا ہے اس لئے نکاح کے کسی عقد کے موقع پر ان امور پر پابندی نہیں لگائی سکتی، اگر ایسی شرط لگائی جاتی ہے تو وہ باطل اور بے اثر ہوگی۔

اجتماع العدتين
دو عدتوں کے اکٹھا ہو جانے کا بیان

۱۹۳۱: عَنْ مَسْرُوقٍ وَعَمْرِو بْنِ عُثْبَةَ، أَنَّهُمَا كَتَبَا إِلَى سَبِيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ يَسْأَلَانِهَا عَنْ أَمْرِهَا؟ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِمَا: أَنَّهَا وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةٍ مَسْرُوقٍ أَوْ عَمْرِو بْنِ عُثْبَةَ بِنْتِ حَارِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کی طرف خط لکھ کر ان سے اس کے معاملے کی وضاحت طلب کی۔ انھوں نے جواباً لکھا: میرے خاوند کی وفات کے پچیس دن

بعد میرا بچہ پیدا ہوا میں دوسری شادی کے لئے تیار ہوئی۔ میرے پاس سے ابوسائل بن بعلک گزرے اور کہا: تو جلدی کر رہی ہے تو دونوں مدتوں میں سے طویل مدت یعنی چار ماہ اور دس دن عادت میں رہ۔ میں نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے لئے بخشش طلب کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کس لئے؟“ جب میں نے ساری تفصیل بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی نیک آدمی مل جائے تو اس سے شادی کر لے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۲۲۔ ابن ماجہ (۲۰۲۸) ابن راہویہ (۵۹۵) طبرانی فی الکبیر (۲۳/۲۹۳) بخاری (۳۹۹۱) مسلم (۱۳۸۳) من طریق آخر مطلوب۔

فوائد: بیوہ کی عادت چار ماہ اور دس دن ہے لیکن اگر وہ حاملہ ہو تو اس کی عادت وضع حمل ہوگی۔ وہ جلدی پوری ہو جائے یا بدیر جیسا کہ اس حدیث کے مطابق پچیس دنوں میں عورت کی عادت پوری ہوگی۔

باب: استحباب النظر الى المرأة قبل خطبتها

۱۹۳۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا» يَمْنِي: الصَّغُرُ۔ [الصحیحۃ: ۹۵]

تخریج: الصحیحۃ ۹۵۔ (۱۳۲۳) سعید بن منصور (۵۲۳) نسائی (۳۲۳۹)۔

فوائد: شادی کے مقدمات میں ہی مرد کو چاہئے کہ وہ اپنی متوقع بیوی کو دیکھ لے تاکہ قابل اعتراض چیز کی صورت میں معاملہ وہیں روک دیا جائے۔

۱۹۳۳: عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَعْرَى أَنْ يُوَدَّمَ بَيْنَكُمَا»۔ [الصحیحۃ: ۹۶]

تخریج: الصحیحۃ ۹۶۔ سعید بن منصور (۵۱۸/۵۱۵) نسائی (۳۲۳۷) ترمذی (۱۰۸۷) ابن ماجہ (۱۸۲۲)۔

الزوج جنة المرأة والنار

شوہر ہی بیوی کی جنت اور دوزخ ہے

۱۹۳۴: عَنْ حُصَيْنِ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمِّهِ لَهُ

حصین بن حصین اپنی پھوپھو جن کا نام اسماء بتایا جاتا ہے سے

روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس کسی کام کے لئے گئیں آپ ﷺ نے ان کا کام کیا اور پوچھا: ”کیا تو شادی شدہ ہے؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”تیرا اس کے ساتھ کیسا سلوک ہے؟“ انھوں نے کہا: میں اس کے حق میں کوئی کوتاہی نہیں برتی، مگر جو میرے بس میں نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیکھ لے تیرا اس کے ہاں کیا مقام ہے؟ کیونکہ وہی تیری جنت ہے اور وہی تیری جہنم۔“

[يُقَالُ: اسْمُهَا اَسْمَاءُ] اَنَّهُا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيُعْطِيَ الْحَاجَةَ فَقَضَى حَاجَتَهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَذَاتِ زَوْجٍ اَنْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ كَيْفَ اَنْتِ لَهُ؟ قَالَتْ: مَا الْوَدُ، اِلَّا مَا عَزَزْتُ عَنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اَنْظُرِي اَيْنَ اَنْتِ مِنْهُ، فَإِنَّهُ جَنَّتُكَ وَنَارُكَ)).

[الصحيحة: ۲۶۱۲]

تخریج: الصحيحة ۲۶۱۲۔ نسائی فی الکبریٰ (۸۹۲۳) احمد (۳۲۱/۳) حاکم (۱۸۹/۲) الحمیدی (۳۵۵)۔

فوائد: عورت پر خاوند کی اطاعت ضروری ہے بلکہ اس کی کامیابی و کامرانی اور ناکامی و نامرادی کا انحصار خاوند کی رضامندی اور ناراضگی پر ہے۔

عورتیں مردوں کی طرح ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتیں مردوں کی مانند ہیں۔“ یہ حدیث سیدہ عائشہ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ اس میں ایک قصہ بھی ہے۔

النساء شقائق الرجال

۱۹۳۵: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ)) جَاءَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، وَأَنْسٍ وَفِيهِ قِصَّةٌ - [الصحيحة: ۲۸۶۳]

تخریج: الصحيحة ۲۸۶۳۔ عائشہ: ابو داؤد (۳۳۶) ترمذی (۱۱۳) احمد (۲۵۶/۶) انس رضی اللہ عنہ: دارمی (۷۷۰)۔

فوائد: اس حدیث کا پس منظر یہ ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا، جس (کی شہوار یا چادر) پر تری کے اثرات موجود ہیں، لیکن احکام کا اسے کوئی خیال نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ غسل کرے گا۔ پھر اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس کا خیال ہے کہ احکام ہوا ہے لیکن تری کی صورت میں (اس کی کوئی علامت) نظر نہیں آ رہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر کوئی غسل نہیں۔ سیدہ ام سلمہ نے کہا: کیا عورت کا بھی اسی قسم کا معاملہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نعم) انما النساء شقائق الرجال۔ یعنی: ہاں، عورتیں مردوں کی مانند ہیں۔ [صحیح: ۲۸۶۳ کے تحت]

باب: مطلقہ عورت کے لیے مکان و نفقہ نہیں ہے

باب: المطلقة ثلاثا لا سكن لها ولا نفقة

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میں آل خالد کی بیٹی ہوں، میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے، میں نے اس کے قریبداروں سے نفقہ اور رہائش کا مطالبہ کیا، انھوں نے انکار کر دیا اور (رسول اللہ ﷺ کو آ

۱۹۳۶: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: أَنَا بِنْتُ آلِ خَالِدٍ وَإِنْ زَوْجِي فَلَانَا أُرْسِلَ إِلَيَّ بِطَلَاقِي، وَإِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَهُ النِّفْقَةَ وَالسَّكْنَ، فَأَبَوْا عَلَيَّ، فَأَتَوُا: يَا رَسُولَ اللَّهِ

کر بتلایا کہ) اُس نے اس کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خاوند عورت کے نفقہ و رہائش کا ذمہ دار اس وقت ہوتا ہے جب اسے رجوع کا حق حاصل ہو۔“

إِنَّهُ قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهَا بِلَاثٍ تَطْلِيقَاتٍ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا النِّفْقَةُ وَالسَّكْنُ لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِرُجُوعِهَا عَلَيْهَا الرُّجْعَةُ)).

[الصحيحه: ۱۷۱۱]

تخریج: الصحيحه ۱۷۱۱۔ نسائی (۳۳۳۲) احمد (۳۱۵۳۷۳/۹)۔

فوائد: جس عورت کو تین طلاقیں دے دی جائیں اس کی رہائش اور رہن بہن کے اخراجات خاوند کی ذمہ داری نہیں ہوتی، کیونکہ اس کے ساتھ اس کا رجوع نہیں ہو سکتا۔ حدیث میں ”تین طلاقیں“ دینے کا ذکر ہے اس کا یہ معنی نہیں کہ سیدہ فاطمہ کے خاوند نے اسے بیک وقت تین طلاقیں دیں تھیں، یہ طلاقیں مختلف اوقات میں دی گئی تھیں، جیسا کہ دوسری روایات سے واضح ہوتا ہے۔

مریم کو ہارون کی بہن کیوں کہا؟

لای قال مریم یاخت ہارون

سیدنا مغیرہ بن شعبہ ؓ کہتے ہیں کہ جب میں نجران آیا تو وہاں کے لوگوں نے مجھ سے سوال کیا کہ تم لوگ (سیدہ مریم علیہا السلام کو) (اے ہارون کی بہن) (سورہ مریم: 28) کہتے ہو حالانکہ (ہارون کے بھائی) حضرت موسیٰ علیہ السلام تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اتنا عرصہ پہلے تھے (تو سیدہ مریم علیہا السلام حضرت ہارون علیہ السلام کی بہن کیسے ہوئیں)؟ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اپنے انبیاء اور سلف صالحین کے ناموں پر نام رکھتے تھے (یعنی سیدہ مریم علیہا السلام کے بھائی کا نام بھی ہارون تھا)۔“

۱۹۳۷: عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي، فَقَالُوا: إِنَّكُمْ تَقْرَوْنَ: ﴿يَا أَيْحَتُ هَارُونَ﴾ وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا؟ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ؟ وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا؟ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: ((إِنِّي كَانُوا يُسَمُّونَ بَنِيَّاهُمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ)). [الصحيحه: ۳۵۸۸]

تخریج: الصحيحه ۳۵۸۸۔ مسلم (۲۱۳۵) ترمذی (۳۱۵۵۰) نسائی فی الکبریٰ (۱۱۳۱۵) احمد (۲۵۲/۳)۔

فوائد: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا اور دوسرے قرآنی مقامات میں حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بھائی بتلایا گیا اور حضرت موسیٰ اور حضرت مریم کے مابین تقریباً گیارہ بارہ صدیوں کا فاصلہ ہے تو حضرت مریم، حضرت ہارون کی بہن کیسے ہوئیں؟

جواب یہ دیا گیا کہ اس وقت کے لوگ اپنے بچوں کے نام انبیاء کے نام پر رکھتے تھے، اسی عادت کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مریم کے بھائی کا نام بھی ہارون رکھا گیا کہ حضرت مریم کو جن کی بہن کہا گیا۔

عورت اور یتیم کے حقوق کے متعلق ڈرانا

التخويف من حق اليتيم والمرأة

سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں دو

۱۹۳۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷻ: ((إِنِّي أُحْرِجُ حَقَّ الضَّعِيفِينَ: الْيَتِيمَ وَالْمَرْأَةَ)). [الصحيحة: ۱۰۱۵]

ضعیفوں یعنی عورت اور یتیم کے حق کو ممنوع و حرام قرار دیتا ہوں۔“

تخریج: الصحيحة ۱۰۱۵۔ ابن ماجہ (۳۶۷۸) احمد (۲/۳۳۹) ابن حبان (۵۵۶۵) حاکم (۱/۲۳)

فوائد: ہر مسلمان کا حق بالعموم اور عورت اور یتیم کا حق بالخصوص دوسرے مسلمانوں پر حرام ہے۔

تخیر ازواجہ

۱۹۳۹: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ، بَدَأَ بِی فَقَالَ: ((إِنِّي ذَاكِرُ لَكَ أَمْرًا، فَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَسْتَعِجِلِي، حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبُوبَكَ)) قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبُوبِي لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ أَزْوَاجَكَ..... (الأحزاب: ۲۸ - ۲۹)﴾ إِلَى تَمَامِ الْآيَتَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: فَفِي أَيِّ شَيْءٍ أَسْتَأْمِرُ أَبُوبِي؟! فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْدارَ الْآخِرَةَ۔ [الصحيحة: ۳۵۹۳]

آپ کا اپنی بیویوں کو اختیار دینا

زوجہ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا حکم دیا گیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے ابتداء کی اور فرمایا: ”میں تیرے سامنے ایک بات رکھتا ہوں، تو نے جلدی نہیں کرنی، بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کرنا ہے۔“ اور آپ ﷺ کو علم تھا کہ میرے والدین مجھے آپ ﷺ سے جدا ہونے کا حکم نہیں دے سکتے، پھر آپ ﷺ نے دو آیات کی تلاوت کی ﴿اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو: اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی رونق چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دوں اور اچھی طرح تم کو رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو جو تم میں سے نیکو کار ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔﴾ (سورہ احزاب: ۲۸، ۲۹) میں نے کہا: میں کس چیز میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں اللہ اس کے رسول اور دواۓ آخرت کو چاہتی ہوں۔

تخریج: الصحيحة ۳۵۹۳۔ بخاری (۳۷۸۵) مسلم (۱۳۷۵) ترمذی (۳۲۰۳) نسائی (۳۳۲۹) ابن ماجہ (۲۰۵۳)۔

فوائد: فتوحات کے نتیجے میں جب مسلمانوں کی حالت پہلے سے کچھ بہتر ہو گئی تو انصار و مہاجرین کی عورتوں کو دیکھ کر ازواج مطہرات نے بھی نان و نفقہ میں اضافے کا مطالبہ کیا، جس پر آپ ﷺ سادگی پسند ہونے کی وجہ سے سخت کبیدہ خاطر ہوئے اور بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی، جو ایک ماہ تک جاری رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں، جن میں ازواج مطہرات کو آپ ﷺ کے عقد میں رہنے یا طلاق لینے کا اختیار دیا گیا، آپ ﷺ نے سب سے پہلے یہ آیات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنائیں۔ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ سے محبت تھی کہ انھوں نے دنیوی ساز و سامان سے بے رخی اختیار کی اور آپ ﷺ کو ترجیح دی۔

عورتیں کفر کیسے کرتی ہیں؟

کیف یکفرن النساء

سیدہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اپنی ہم عمر لڑکیوں کے پاس بیٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خوشحال لوگوں کی طرح ناشکری کرنے سے بچنا۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول خوشحال لوگوں کی ناشکری کیا ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ممکن ہے کہ تم عرصہ دراز تک اپنے والدین کے پاس بے شوہر کی زندگی گزارتی رہو پھر اللہ تعالیٰ تمہیں خاوند عطا کرے اور (اس کے ذریعے) اولاد کی نعمت بھی دے دے لیکن تم کسی دن غصے میں آکر (خاوند کو) یہ کہہ دو کہ میں نے تیرے پاس کوئی خیر و بھلائی دیکھی ہی نہیں۔“

تخریج: الصحیحۃ ۸۲۳۔ الادب المفرد (۱۰۳۸) احمد (۳۵۲/۶) حمیدی (۳۶۶)۔

فوائد: یقین مائے کہ اگر بیوی اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھتی ہے تو یہ نعمت اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے خاوند کے ذریعے عطا کی جس کی وہ ناشکری کر رہی ہے۔ اسی طرح اگر خاوند اپنی اولاد کو زندگی کی خوشیوں کا پیغام سمجھتا ہے تو اسے سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی بیوی کے ذریعے سے یہ نعمت عطا کی ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جائے۔

بیوہ اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے

الایم احق بنفسها

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ عورت اپنے لئے (خاوند کا انتخاب کرنے میں) اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہوگی۔“

۱۹۴۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صَمَاتُهَا)).

[الصحیحۃ: ۱۲۱۶]

تخریج: الصحیحۃ ۱۲۱۶۔ مالک فی الموطا (۵۲۳/۲) مسلم (۱۳۲۱) ابوداؤد (۲۰۹۸) نسائی (۳۲۲۲) ترمذی (۱۱۰۸) ابن ماجہ (۱۸۷۰)۔

فوائد: حدیث مبارکہ کے پہلے جملے کا یہ مفہوم لینا غلط ہے کہ شوہر دیدہ عورت خود اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ کیونکہ قرآن اور حدیث دونوں میں کنواری عورت کی طرح بیوہ یا مطلقہ عورت بھی اپنے ادلیا کے ماتحت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكَحْنَ أَرْوَاحَهُنَّ﴾ [یعنی: ”اگر وہ عورتیں (پہلی اور دوسری طلاق کی عدت گزر جانے کے بعد) اپنے سابقہ خاوندوں سے نکاح کرنا چاہیں تو تم انہیں مت روکو۔“]

اس آیت میں مطلقہ عورتوں جن کی عدت گزر چکی ہو کے اولیاء کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اگر وہ اپنے سابقہ خاوندوں سے نکاح کرنے پر راضی ہو جائیں تو اولیا کو چاہئے کہ وہ نکاح کر دیا کریں۔ اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ایسی عورت کو بھی اولیاء روک سکتے ہیں۔ نیز بخاری کی روایت کے مطابق یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب ایک بھائی نے اپنی ایسی ہی بہن کا دوبارہ نکاح کرنے سے

انکار کر دیا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس نے دوبارہ نکاح کروا دیا۔ امام بخاری نے اس آیت کے شان نزول پر ”لانکاح الا بولی“ کا باب قائم کیا۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لا نکاح الا بولی) [ابوداؤد ترمذی، ابن ماجہ] یعنی: بولی کی اجازت کے بغیر نکاح درست نہیں۔

اس حدیث میں لفظ ”احق“ میں مشارکت پائی جاتی ہے یعنی نکاح میں شوہر دیدہ کا حق بھی ہے اور ولی کا بھی اور عورت کے حق کی زیادہ اہمیت ہے بہر حال دونوں کا متفق ہونا ضروری ہے۔ نیز درج ذیل حدیث سے ”احق بنفسھا“ کے معنی کی وضاحت ہوتی ہے۔

سیدنا عدی کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (أَشِيرُوا عَلَى النِّسَاءِ فِي أَنْفُسِهِنَّ، فَقَالَ: إِنْ الْبِكْرُ تَسْتَحْيِي يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: النَّبْتُ تَعْرُبُ عَنْ نَفْسِهَا بِلِسَانِهَا، وَالْبِكْرُ رَضَاهَا ضَمَانُهَا) [صحیحہ: ۱۳۵۹] یعنی: ”عورتوں سے ان کے نفوس کے بارے میں مشورہ کیا کرو۔ کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کنواری لڑکی تو شرماتی ہے (اس سے مشورہ کیسے کیا جائے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ تو اپنے بارے میں خود وضاحت کرتی ہے اور کنواری کی رضا مندی اس کا خاموش ہو جانا ہے۔“

تبدیل الاسماء المکروہہ

ناپسندیدہ ناموں کو تبدیل کرنے کا بیان

۱۹۴۲: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: شِهَابٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَلْ أَنْتَ هِشَامٌ)). [الصحيحه: ۲۱۵]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی جسے شہاب کہا جاتا تھا کا تذکرہ کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو ہشام ہے (شہاب نہیں)۔“

تخریج: الصحيحه ۲۱۵۔ الادب المفرد (۸۴۵) احمد (۷/۷۵) ابو نعیم فی المعرفة (۳۸۳۶) حاکم (۴/۲۷۷)۔

فوائد: ان اسماء کے معانی یہ ہیں:

شہاب: آگ کا دھڑکا ہوا انگارہ، شعلہ روشن اور چمکدار ستارہ آزمودہ کار اور ماہر آدمی، آتشیں تیز نیزک، نیزے کا پھلکا۔

ہشام: سخاوت

لفظ ”شہاب“ کے مختلف معانی ہیں۔ شاید آپ ﷺ نے نامناسب معانی کا خیال کر کے نام بدل کر ”ہشام“ رکھ دیا ہو۔ واللہ اعلم۔

تخیر اَطِيب من النساء للنکاح

نکاح کے لیے عمدہ ترین عورتوں کا انتخاب کرنا

۱۹۴۳: عَنْ عَائِشَةَ مَرْقُوعًا: ((تَخَيَّرُوا لِنُطْفُوكُمْ فَأَنْكِحُوا الْأَنْكِهَاءَ، وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِمْ)). [الصحيحه: ۱۰۶۷]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے نطفوں کے لئے (اچھی عورتوں کا) انتخاب کرو ہم پہلے عورتوں سے نکاح کرو اور ہم پہلے مردوں کو (اپنی بیٹیوں وغیرہ کا) نکاح دو۔“

تخریج: الصحيحه ۱۰۶۷۔ ابن ماجہ (۱۹۱۸) دارقطنی (۳/۲۹۹) حاکم (۲/۱۲۳)۔

فوائد: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار اسباب کی بنا پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے: (۱) اس کے مال کی وجہ سے (۲) حسب و نسب کی وجہ سے (۳) حسن و جمال کی وجہ سے اور (۴) دین کی وجہ سے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (فاظفر بذات الدین) [بخاری، مسلم] یعنی: تو دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیاب ہو جا۔

امام البانیؒ لکھتے ہیں: دوسرے متابعات اور طرق کی بنا پر حدیث تو صحیح ہے لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ مرد و زن میں یکسانیت و برابری کا دار و مدار دین اور اخلاق پر ہے۔ [صحیحہ: ۱۰۶۷ کے تحت]
معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا حدیث میں "اکفاء" یعنی ہم پہلے سے مراد پندار لوگ ہیں۔

باب: کراہۃ تحدید النسل او باب: خاندانی منصوبہ بندی کی کراہت اور رہبانیت کی

ممانعت کا بیان

تنظیمہ والنهی عن الرهبانية

سیدنا ابو امامہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شادیاں کرو کیونکہ میں روز قیامت تمہاری بنا پر باقی امتوں سے کثرت و زیادتی تعداد میں مقابلہ کروں گا" عیسائیوں کی رہبانیت کی طرح نہ ہو جاؤ۔"

۱۹۴۱: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مَرْفُوعًا: ((تَزَوَّجُوا فَإِنِّي نَكِّحُكُمْ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَحْكُمُوا كَرُهْبَانِيَةِ النَّصَارَى)). [الصحيحه: ۱۷۸۲]

تخریج: الصحيحه ۱۷۸۲۔ بیہقی (۷/۷۸) ابن عدی فی الکامل (۶/۲۱۳)۔

نوائذ: دنیا اور اس کی نعمتوں اور اہل و عیال سے کنارہ کشی کر کے گوش نشینی اختیار کرنا رہبانیت کہلاتا ہے جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ آپ ﷺ نے شادیاں کرنے کی بھرپور ترغیب دلائی ہے جن کی وجہ سے دین بھی محفوظ رہتا ہے اور آپ ﷺ کی امت میں ضافہ بھی ہوتا ہے۔

باب: رسول اللہ ﷺ کا اپنی زوجہ محترمہ سے دوڑ میں

باب: مسابقتہ صلی اللہ علیہ وسلم

مقابلہ کرنا

لاہلہ

سیدہ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھی اس وقت میں (کم سن) لڑکی ہی تھی اور موٹے بدن والی نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: "تم لوگ آگے نکل جاؤ۔ وہ آگے نکل گئے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: "آؤ میں تجھ سے (دوڑ میں) مقابلہ کرتا ہوں۔" میں نے آپ ﷺ سے مقابلہ کیا اور آگے نکل گئی۔ آپ ﷺ خاموش ہو گئے بعد میں میں موٹے بدن والی ہو گئی اور اس واقعہ کو بھول گئی۔ آپ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلی، آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: "تم لوگ آگے نکل جاؤ۔ وہ آگے نکل گئے۔ پھر مجھے فرمایا: "آؤ میں تم سے (دوڑ میں) مقابلہ کرتا ہوں۔" میں پہلے والے مقابلے کو بھول چکی تھی

۱۹۴۵: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَهِيَ جَارِيَةٌ قَالَتْ: لَمْ أُحْمِلْ إِلَّا لَهُمْ وَلَمْ أُبَدَّنْ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((تَقَدَّمُوا)) [فَتَقَدَّمُوا] ثُمَّ قَالَ: ((تَعَالَى أَسَابِقُك)) فَسَابَقْتُهُ، فَسَبَقْتُهُ عَلَى رَجُلِي فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ - وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَكَّتْ عَنِّي حَتَّى إِذَا حَمَلْتُ اللَّحْمَ وَبَدَنْتُ وَنَسِيتُ - خَرَجْتُ مَعَهُ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((تَقَدَّمُوا)) [فَتَقَدَّمُوا] ثُمَّ قَالَ: ((تَعَالَى أَسَابِقُك)) وَنَسِيتُ الَّذِي كَانَ، وَقَدْ حَمَلْتُ اللَّحْمَ فَقُلْتُ:

چونکہ میرا بدن بھاری ہو چکا تھا اس لئے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول میری یہ حالت ہے میں آپ سے کیسے مقابلہ کروں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے ضرور ضرور کرنا ہوگا۔“ میں نے مقابلہ کیا اور آپ ﷺ مجھ سے آگے بڑھ گئے۔ آپ ﷺ مسکرانے لگ گئے اور فرمایا: ”یہ اُس (سابقہ) فتح کے مقابلے میں ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۳۱۔ ابوداؤد (۲۵۷۸) نسائی فی الکبریٰ (۸۹۳۲) ابن ماجہ (۱۹۷۹) احمد (۲۶۳۳۹/۶)۔

فوائد: یہ نبی کریم ﷺ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ خوش طبعی کا اظہار تھا۔

نکاح المرأة بدینہا ظفر

۱۹۴۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَنْكُحُ الْمَرْأَةُ عَلَى إِحْدَى خِصَالٍ ثَلَاثَةٍ: تَنْكُحُ الْمَرْأَةُ عَلَى مَالِهَا وَتَنْكُحُ الْمَرْأَةُ عَلَى جَمَالِهَا، وَتَنْكُحُ الْمَرْأَةُ عَلَى دِينِهَا، فَخُذْ ذَاتَ الدِّينِ وَالْخُلُقِ تَرَبِّتْ يَمِينُكَ)). [الصحیحة: ۳۰۷]

تخریج: الصحیحة ۳۰۷۔ احمد (۸۱۸۰/۳) ابن حبان (۳۰۳۷) حاکم (۱۶۱/۲)۔

فوائد: پہلے یہ وضاحت کی جا چکی ہے کہ اسلام نے دین اور حسن اخلاق سے مزین عورت سے نکاح کرنے کو ترجیح دی ہے۔

باب: جن کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں

سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے آدمی دعا تو کرتے ہیں لیکن ان کی دعا قبول نہیں ہوتی: وہ آدمی جس کی بیوی برے اخلاق والی ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے وہ آدمی جس نے کسی سے قرضہ لینا ہے لیکن اس پر کوئی گواہ نہ بنایا گیا ہو اور وہ آدمی جس نے بیوقوف (یعنی مال کے انتظام کی صلاحیت نہ رکھنے والے چھوٹے بچے یا نا تجربہ کار) آدمی کو مال دے دیا ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اپنے اموال بیوقوفوں کے حوالے نہ کر دو﴾ (سورہ نساء: ۵)۔“

تخریج: الصحیحة ۱۸۰۵۔ ابن شاذان فی شیخہ الصغریٰ (۱/۵۷) حاکم (۳۰۲/۲) بیہقی (۱۳۶/۱۰)۔

باب: من لا يستجاب له

۱۹۴۷: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ مَرْفُوعًا: ((ثَلَاثَةٌ يَدْعُونَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ: رَجُلٌ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطْلَقْهَا، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى جَلٍّ مَالٌ فَلَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ آتَى سَفِيهًا مَالَهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ: ﴿وَلَا تُوَوَّرُ السَّفَهَاءُ أَمْوَالُكُمْ﴾ (النساء: ۵)). [الصحیحة: ۱۸۰۵]

فوائد: اگرچہ طلاق ایک مکروہ فعل ہے، لیکن جب بد اخلاق بیوی کی وجہ سے گھر کے ماحول میں بگاڑ اور فساد پیدا ہو رہا ہو آئے دن جھگڑا لگا رہتا ہو خاوند کی ذہنی صلاحیتیں مفقود ہو رہی ہوں اور اولاد کی پریشانیوں میں اضافہ ہو رہا ہو تو ایسے میں خاوند کو چاہئے کہ وہ اپنے گھر کی مصلحت کو ترجیح دیتے ہوئے طلاق دے دے۔

کنواری لڑکی کی اجازت کیسے ہے؟

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ عورت (اپنے خاوند کے انتخاب کے بارے میں) اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کا باپ اجازت لے گا اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۸۰۷۔ مسلم (۱۳۲۱/۶۸) ابو داؤد (۲۰۹۹) نسائی (۳۲۲۲) احمد (۱/۲۱۹)۔

فوائد: اس حدیث کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

بیوی کی سہیلیوں کی تکریم کرنا بھی اچھے ایمان کی دلیل

التکریم

ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک بڑھیا عورت نبی ﷺ کے پاس آئی، جبکہ آپ ﷺ میرے پاس تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”تو کون ہے؟“ اس نے کہا: میں جنامہ مرنی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(تو جنامہ نہیں) حسانہ مرنی ہے تم لوگوں کا کیا حال ہے؟ ہمارے بعد تم کیسے رہے؟“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خیر و عافیت کے ساتھ۔ جب وہ چلی گئی تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول آپ اس بڑھیا پر اس قدر توجہ دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ خدیجہ کے زمانے میں ہمارے پاس آتی تھی اور (اس قسم کے آدمی کا) اچھا خیال رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔“

۱۹۴۹: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ عَجُوزٌ إِلَى النَّبِيِّ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ((مَنْ أَنْتِ؟)) قَالَتْ: أَنَا جُنَامَةُ الْمَرْيَةِ، فَقَالَ: ((كُلِّ حَسَنَةٍ حَسَنَةِ الْمَرْيَةِ، كَيْفَ أَنْتُمْ؟ كَيْفَ حَالُكُمْ؟ كَيْفَ كُنْتُمْ بَعْدَنَا؟)) قَالَتْ: بِخَيْرٍ يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّی یَا رَسُولَ اللَّهِ! فَلَمَّا خَرَجَتْ، قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللَّهِ! تُقْبِلُ عَلَیْ هَذِهِ الْعُجُوزِ هَذَا الْإِقْبَالَ؟ فَقَالَ: ((إِنَّهَا كَانَتْ تَأْتِينَا زَمَنَ خَدِیْجَةَ وَإِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيْمَانِ)).

[الصحیحۃ: ۲۱۶]

تخریج: الصحیحۃ ۲۱۶۔ ابن الاعرابی فی المعجم (۳۷۴) قضاعی فی مسند الشہاب (۹۷۱) حاکم (۱/۱۲۱۵)۔

فوائد: آپ ﷺ نے جنامہ نام کو حسانہ میں تبدیل کر دیا۔ ان ناموں کے معانی یہ ہیں:

جنامہ: ست، کال، گھٹو

حسانہ: حسینہ و جمیلہ۔

امام البانیؒ کہتے ہیں: ”فتح معانی والا ترکیب پر دلالت کرنے والا اور گالی کا معنی ادا کرنے والا نام رکھنا جائز نہیں ہے۔ اگرچہ ایسے نام اعلام ہو سکتے ہیں کہ جن میں معنی کا خیال نہیں رکھا جاتا، لیکن کراہت کی وجہ یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ نام سننے والا یہ گمان کرنے لگے کہ یہ حقیقت میں اس آدمی کی مفت ہے اس لئے آپ ﷺ ایسے اسماء تبدیل کر کے جو نیا نام رکھتے تھے وہ سنی کی حقیقی مفت پر دلالت کرتا تھا۔“

اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ پرانے تعلقات کا لحاظ کر کے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے۔

خياركم خياركم لاهله

تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو بیوی بچوں کے ساتھ

ایچھے ہیں

۱۹۰: عَنْ أَبِي كَبْشَةَ مَرْفُوعًا: ((خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِأَهْلِهِ)). [الصحیحة: ۱۸۳۰]

سیدنا ابو کبشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیوی کے لئے بہترین ہیں۔“

تخریج: الصحیحة ۱۸۳۵۔ طبرانی فی الکبیر (۳۲۱/۲۲) ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۶/۵۵۲۸/۱۴۵)۔

فوائد: چونکہ شادی کے بعد آدمی کا سب سے زیادہ تعلق اپنی بیوی سے ہوتا ہے، میاں بیوی دونوں ایک خاندان کی بنیاد بن رہے ہوتے ہیں، ان کے آپس کے تعلقات سے ان کی اولاد شدید متاثر ہوتی ہے اس لئے خاندان کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ انتہائی حسن سلوک سے پیش آئے۔

خیر الاسماء

بہترین ناموں کا بیان

۱۹۰۱: عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بَخْتٍ مَرْفُوعًا: ((خَيْرُ الْأَسْمَاءِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَصْدَقُ الْأَسْمَاءِ هَمَامٌ وَحَارِثٌ وَشَرُّ الْأَسْمَاءِ حَرْبٌ وَمَرْءَةٌ)). [الصحیحة: ۱۰۴۰]

سیدنا عبدالوہاب بن بختؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”عبداللہ اور عبدالرحمن سب سے بہترین اور ہمام اور حارث سب سے سچے اور حرب اور مرہ سب سے بدترین نام ہیں۔“

تخریج: الصحیحة ۱۰۴۰۔ عبد اللہ بن وہب فی الجامع (۳۶) مرسلًا ابو داؤد (۳۹۵۰) نسائی (۳۵۶۵) الادب المفرد (۸۱۳) احمد (۳۳۵/۳) عن ابی وہب الجشمیؒ۔

فوائد: ان اسماء کے معانی یہ ہیں:

عبداللہ: اللہ کا بندہ

عبدالرحمن: رحمن کا بندہ

ہمام: ارادے کا پکا، بڑا باہمت، صاحب عزم و ہمت، کام کو کر گزرنے والا۔

حارث: اچھی طرح معاملہ کرنے والا، کھیتی کرنے والا، کمائی کرنے والا، جمع کرنے والا، ٹکڑے ٹکڑے کرنے والا۔

حرب: لڑائی، جنگ۔

مرہ: کڑوا، تلخ۔

باب: خیر النساء

باب: بہترین عورتوں کا بیان

سیدنا ابو اذینہ صدیقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھاری بہترین بیویاں وہ ہیں جو محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی، ہم نوائی کرنے والی اور ہمدردی کرنے والی ہوں بشرطیکہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔ اور بدترین عورتیں وہ ہیں جو غیر شوہر کے سامنے زیبائش کرنے والی اور اکڑ کر چلنے والی ہوں ایسی عورتیں منافق ہیں ان میں سے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگی مگر سرخ چوچ اور سرخ پیر والے کوے کی طرح بہت کم۔“

۱۹۵۲: عَنْ أَبِي أُذَيْنَةَ الصَّنَفِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ الْوَلُودُ، الْمَوَاسِيَةُ، الْمَوَاسِيَةُ، إِذَا تَقَيَّنَ اللَّهُ، وَشَرُّ نِسَائِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَعَلِّلَاتُ، وَهُنَّ الْمُتَنَافِضَاتُ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْهُنَّ إِلَّا مِثْلُ الْغَرَابِ الْأَعْصَمِ)). [الصحيحه: ۱۸۴۰]

تخریج: الصحيحه ۱۸۴۰۔ بیہقی (۸۲/۷)۔

فوائد: جس طرح سرخ چوچ اور سرخ بچوں والے کوے تعداد میں دوسرے کوں کی بہ نسبت بہت کم ہوتے ہیں یہی معاملہ مذکورہ بالا عورتوں کا ہے۔

کون سا نکاح بہتر ہے؟

ای النکاح خیر

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین نکاح وہ ہے جو سب سے زیادہ آسان ہو۔“

۱۹۵۳: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مَرْفُوعًا: ((خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ)). [الصحيحه: ۱۸۴۲]

تخریج: الصحيحه ۱۸۴۲۔ ابوداؤد (۲۱۱۷) ابن حبان (۴۰۷۲) قضاعی فی مسند الشہاب (۱۲۲۶)۔

فوائد: سب سے بہتر نکاح وہ ہے جس میں نکاح کرنے والے کے حق میں آسانیاں ہوں مثلاً حق مہر کا کم ہونا، غیر ضروری شرائط کا نہ ہونا، غیر شرعی رسم و رواج کا نہ ہونا۔

اپنے ساتھی کا مرنے کے بعد بھی ذکر خیر کرنا

ذکر الخیر من صاحبه بعد الموت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہترین ہو جب تمھارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کا (تذکرہ شری) ترک کر دیا کرو۔“

۱۹۵۴: عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَلَدَعُوهُ)). [الصحيحه: ۱۱۷۴]

تخریج: الصحيحه ۱۱۷۴۔ دارمی (۲۲۶۵) ترمذی (۳۸۹۵) ابن حبان (۳۱۷۷)۔

فوائد: جب کوئی آدمی فوت ہو جائے تو اس پر طعن و تشنیع اور سب و شتم کرنا منع ہے۔ ہاں اس کے خصائل حمیدہ کا تذکرہ کرنا چاہئے جیسا کہ دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہترین ہے اور میں اپنے اہل کے لئے سب سے بہترین ہوں۔ جب تمھارا کوئی

۱۹۵۵: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ،

فَدَعُوهُ)). [الصحيحة: ۲۸۵]

تخریج: الصحيحة ۲۸۵۔ انظر احديث السابق۔

باب: من غیرة النساء وعدله صلی

الله عليه وسلم فيهن

۱۹۵۶: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا عَلِمْتُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ بَغِيرَ إِذْنٍ، وَهِيَ غَضْبَى، ثُمَّ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْسَبُكَ إِذَا قُلْتُ لَكَ نَبِيَّةٌ أَبِي بَكْرٍ ذَرِيعَتُهَا؟ ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَى، فَأَعْرَضَتْ عَنْهَا حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دُونِكَ فَانْتَصِرِي)) فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا حَتَّى رَأَيْتُهَا وَقَدْ بَيَّسَ رِقَبَهَا فِي فِيهَا مَا تَرُدُّ عَلَى شَيْءٍ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ يَتَهَلَّلُ وَجْهَهُ. [الصحيحة: ۱۸۶۲]

تخریج: الصحيحة ۱۸۶۲۔ الادب المفرد (۵۵۷) ابن ماجه (۱۹۸۱) احمد (۹۳/۶)۔

فوائد: اس حدیث میں عورت کے فطرتی مزاج کا ذکر ہے۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کے بے جا اعتراض کا جواب دیا جا سکتا ہے۔

فوقية الأبقار للنكاح

۱۹۵۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَوِيْمٍ بْنِ سَاعِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَبْقَارِ، فَإِنَّهُنَّ أَعْدَبُ أَلْوَاهَا، وَأَنْتَقَى أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ)). [الصحيحة: ۶۲۳]

نکاح کے لیے کنواری لڑکیوں کو اہمیت دینا

عبدالرحمن بن سالم بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم کنواری عورتوں سے شادی کیا کرو کیونکہ وہ شیریں زبان بہت بچے جننے والی اور معمولی مال پر ماضی ہو جانے والی ہوتی ہیں۔“

تخریج: الصحيحة ۶۲۳۔ ابن امجہ (۱۸۶۲) طبرانی فی الکبیر (۱۴۱/۱۷) تمام الرازی فی الفوائد (۲/۱۱۳) بیہقی (۸۱/۷) من طریق آخر۔

فوائد: جہاں تک ممکن ہو سکے کنواری لڑکی کو ترجیح دینی چاہئے ہاں اگر بیوہ یا مطلقہ سے شادی کرنے میں کوئی بڑی مصلحت نظر آرہی ہو تو اس کا انتخاب کرنا چاہئے۔ جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کنواری کی بجائے بیوہ سے شادی کی تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ ایسی وادی میں نازل ہوں جہاں ایک درخت کو کس کھایا جاتا رہا اور ایک درخت سالم ہے آپ اپنے اونٹ کو کس درخت پر چرنے کے لئے چھوڑیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر جس کو بطور چارہ استعمال نہیں کیا گیا۔“ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی کنواری عورت سے شادی نہیں کی۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۰۵۔ بخاری (۵۰۷۷) ابن حبان (۴۳۳۱)۔

فوائد: سالم درخت سے مراد کنواری خاتون ہے اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کنواری تھیں باقی تمام امہات المؤمنین بیوہ تھیں جن کے لئے استعارہ ”وہ درخت جس کو کھایا جاتا رہا“ کا لفظ استعمال کیا گیا۔

غیر اللہ کے لیے سجدہ کرنا حرام ہے

تحريم السجدة لغير الله

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی کے دو طاقتور سائڈ تھے وہ دونوں مستی میں آ گئے۔ اس نے ان کو ایک باغ میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا پھر دعا کروانے کے لئے نبی ﷺ کے پاس آیا۔ نبی ﷺ چند صحابہ میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آ کر کہا: اے اللہ کے نبی میں ایک ضرورت کے پیش نظر آپ کے پاس آیا ہوں۔ میرے دو سائڈ ہیں وہ دونوں مستی میں آ گئے ہیں۔ میں نے ان کو ایک باغ میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا اب میں چاہتا ہوں کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو میرے لئے مسخر کر دے۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ”اٹھو (چلے ہیں)۔“ آپ چلے یہاں تک کہ باغ کے دروازے تک پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دروازہ کھولو۔“ اس نے دروازہ کھول دیا۔ ایک سائڈ دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا جب اس نے نبی ﷺ کو دیکھا تو آپ کو سجدہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی (رسی وغیرہ) لاؤ تاکہ میں اس کا سر باندھ کر اس کو تیرے لئے مسخر کروں۔“ وہ لگام لے کر آیا آپ ﷺ نے اس کا سر باندھا اور

۱۹۵۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُ فَحْلَانِ فَاعْتَلَمَا فَأَذْعَلَهُمَا حَائِطًا فَسَدَّ عَلَيْهَا الْبَابَ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ لَهُ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي جِئْتُ فِي حَاجَةٍ وَإِنِّي فَحْلَيْنِ لِي اعْتَلَمَا فَأَذْعَلْتُهُمَا حَائِطًا، وَسَدَدْتُ الْبَابَ عَلَيْهِمَا، فَاجِبٌ أَنْ تَدْعُوَ لِي أَنْ يُسَخَّرَ هُمَا لِلَّهِ لِي! فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((قُومُوا مَعَنَا)) فَذَهَبَ حَتَّى أَتَى الْبَابَ فَقَالَ: ((افْتَحْ)) فَفَتَحَ الْبَابَ، فَإِذَا أَحَدُ الْفَحْلَيْنِ قَرِيبٌ مِنَ الْبَابِ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ سَخَدَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي بِشَيْءٍ أَشَدَّ بِهِ رَأْسَهُ، وَأَمْكُنْتُ مِنْهُ)) فَجَاءَ بِحِطَامٍ، فَشَدَّ بِهِ رَأْسَهُ وَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، ثُمَّ مَشَى إِلَى أَقْصَى الْحَائِطِ إِلَى الْفَحْلِ الْآخَرِ، فَلَمَّا رَأَى

اسے اس کے لئے مسخر کر دیا۔ پھر دوسرے سائڈ کو پکڑنے کے لئے دونوں باغ کے دوسرے کنارے کی طرف گئے۔ جب اس نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ بھی سجدے میں گر گیا۔ آپ ﷺ نے اس آدمی سے فرمایا: ”کوئی (رسی وغیرہ) لاؤ تاکہ میں اس کا سر باندھ دوں۔“ آپ ﷺ نے اس کا سر باندھا اور اس کی تسخیر میں دے دیا اور فرمایا: ”جاؤ اب یہ تیری بغاوت نہیں کریں گے۔“ جب صحابہ نے (سجدے کرنے کا) منظر دیکھا تو کہا: اے اللہ کے رسول یہ دو سائڈ جو غیر عاقل ہیں آپ کو سجدہ کرتے ہیں کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم نہیں دیتا“ اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔“

وَقَعَ لَهُ سَاجِدًا، فَقَالَ لِلرَّحْلِ: ((اَتَيْتَنِي بِشَيْءٍ أَشَدَّ بِهِ رَأْسَهُ)) فَشَدَّ رَأْسَهُ، وَأَمْكَنَهُ مِنْهُ وَقَالَ: ((ادْهَبْ، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْصِيَانِكَ)) فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ ذَلِكَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَانِ فَخْلَانِ لَا يَعْصِيَانِ سَخْدًا لَكَ أَفَلَا تَسْجُدُ لَكَ؟ قَالَ: ((لَا أَمُرُّ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَا أَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِرِجُلٍ وَجْهًا)).

[الصحیحة: ۲۴۹۰]

تخریج: الصحیحة ۲۴۹۰۔ طبرانی فی الکبیر (۱۲۰۰۳)۔

فوائد: خاوند کی فرمانبرداری کرنا بیوی پر فرض ہے۔ کسی کو سجدہ کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے سامنے انتہائی عاجزی و انکساری اور اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا جائے۔ اگر یہ انداز اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز ہوتا تو وہ صرف بیوی ہوتی جو اپنے خاوند کے سامنے اطاعت کا اظہار کرتی۔

تحويل اسماء المكروهة

۱۹۶۰: عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، قَالَ: ((كَانَ إِذَا آتَاهُ الرَّجُلُ وَلَهُ اسْمٌ لَا يُحِبُّهُ حَوْلَهُ)).

[الصحیحة: ۲۰۹]

ناپسندیدہ ناموں کو تبدیل کرنے کا جواز
سیدنا عتبہ بن عبد السلمیؓ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی آپ ﷺ کے پاس آتا اور اس کا نام آپ کو ناپسند ہوتا تو اسے تبدیل کر دیتے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۰۹۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۹/۱۷) وفی الشامین (۱۲۴) ابو نعیم فی المعرفة (۵۳۵۲)۔

فوائد: جیسے ”جنامہ“ کا نام ”حسانہ“، ”نمّہ“ کا نام ”نمب“، ”عاصیہ“ کا نام ”جیلہ“، ”حزن“ کا نام ”سہل“ اور ”شہاب“ کا نام ”ہشام“ رکھا۔

شادی کے لیے نکاح پڑھانے والے کا عورت سے

سؤال المنکح من المرأة للتزویج

پوچھنا

جب رسول اللہ ﷺ کسی بیٹی کی شادی کرتے تو اس کے پردے کے پاس بیٹھ کر (اجازت لینے کے لئے) فرماتے: ”فلاں آدمی-اس

۱۹۶۱: ((كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ بِنْتًا مِنْ بَنَاتِهِ جَلَسَ إِلَى خِدْرِهَا فَقَالَ: إِنَّ فَلَانًا

شادی، بیویوں کے مابین انصاف، اولاد کی تربیت.....

کا نام لیتے۔ فلاں عورت۔ اس کا نام لیتے۔ کا تذکرہ کر رہا تھا اگر وہ خاموش رہتی تو اس کے ساتھ اس کی شادی کر دیتے اور اگر وہ ناپسند کرتی تو پردہ گرا دیتی تھی جب وہ پردہ گرائی تو آپ ﷺ شادی نہ کرتے تھے۔ یہ حدیث سیدہ عائشہ سیدنا ابو ہریرہ سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

يَذْكُرُوْا فُلَانَةً يُسَمِّيْهَا وَيُسَمِّي الرَّجُلَ الَّذِي يَذْكُرُهَا. فَإِنْ هِيَ سَكَتَتْ، زَوَّجَهَا، أَوْ إِنْ كَرِهَتْ نَكَحَتْ السُّتْرَ فَإِذَا نَكَحْتَهُ لَمْ يَزُوجْهَا))
رَوَى مِنْ حَدِيثِ: عَائِشَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ وَآنَسِ بْنِ مَالِكٍ [الصحيحه: ۲۹۷۳]

تخریج: الصحيحه ۲۹۷۳۔ (۱) عائشہ: احمد (۶/۷۸) ابو یعلیٰ (۳۸۸۳)۔ (۲) ابو ہریرہ: بیہقی (۴/۱۲۳) البزار (الکشف: ۱۳۲۱)۔ (۳) ابن عباس: طبرانی فی الکبیر (۱۱۹۹۹)۔ (۴) انس رضی اللہ عنہ: طبرانی فی الاوسط (۷۱۰۹)۔

فوائد: یہ کنواری کی موافقت یا عدم موافقت کا ایک انداز تھا۔

بدل النبی اسماء المکروہہ

نبیؐ نے ناپسندیدہ نام تبدیل کیے
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آپ ﷺ کوئی قبیح نام سنتے تو اسے تبدیل کر دیتے آپ ﷺ ایک گاؤں جسے غفرہ کہا جاتا تھا کے پاس سے گزرے اور اس کا نام خضرہ رکھا۔

۱۹۶۲: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَا إِذَا سَمِعْنَا سَمَاءً قَبِيحًا غَيْرَهُ، فَمَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا: غَفْرَةٌ، فَسَمَّيْنَاهَا: خَضْرَاءَ)).

[الصحيحه: ۲۰۸]

تخریج: الصحيحه ۲۰۸۔ طبرانی فی الصغیر (۱/۱۲۶) طحاوی فی شرح المعانی (۲/۳۴۴)۔

فوائد: ان ناموں کے معانی یہ ہیں:

غفرہ: مثالیہ پن خاکستری رنگ۔

خضرہ: ہر رنگ سبز ترکاری نری و تازگی۔

”خضرہ“ کے معانی میں حسن اور نیک فال پائی جاتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زینب کا نام بڑہ تھا [کہا جاتا تھا کہ یہ اپنے آپ کو پاک کرتی ہے] نبیؐ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

۱۹۶۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((كَانَ اسْمُ زَيْنَبَ بَرَةً [قَبِيلٌ: تَزَوَّجِي نَفْسَهَا] فَسَمَّيْنَاهَا النَّبِيَّ زَيْنَبَ)) [الصحيحه: ۲۱۱]

تخریج: الصحيحه ۲۱۱۔ بخاری (۶۱۹۳) مسلم (۲۱۳۱) ابن ماجہ (۳۷۴۲) احمد (۲/۳۴۰)۔

فوائد: ”برہ“ کے معانی نیکی یا نیک و صالح کے ہیں۔

اس کی وضاحت اس حدیث سے ہوتی ہے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ جویریہ کا نام بڑہ تھا آپ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھا۔ آپ ناپسند کرتے تھے کہ یہ کہا جائے: آپ بڑہ یعنی نیکی کے پاس سے نکلے ہیں۔ [مسلم]

نیز ایسے نام سے منع کرنے کی ایک وجہ مذکورہ بالا حدیث کے متن میں بیان کی گئی ہے کہ ایسا نام نہیں ہونا چاہئے جو نام والے کی نیکی یا اس کے نیک ہونے پر دلالت کرنے والی حقیقت میں ایسا ہو یا نہ ہو۔

باب: من ملاطفته ﷺ للاطفال

۱۹۶۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَدْلُعَ لِسَانَهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَيَرَى الصَّبِيَّ حُمْرَةَ لِسَانِهِ، فَيَهْنُ إِلَيْهِ)).

باب: بچوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا خوش طبعی کرنا
سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا خوش طبعی کرنا
ﷺ کے لئے اپنی زبان باہر نکالتے، جب بچہ زبان کی سرخی دیکھتا تو
وہ خوش ہوتا۔

تخریج: الصحيحة ۷۰۔ ابو الشیخ فی اخلاق النبی ﷺ (ص: ۹۰) بغوی فی شرح السنة (۳۶۰۳) وفی الانوار فی الشمانل (۳۱۳)۔

باب: جواز الطلاق دون تدخل

القاضي

۱۹۶۵: عَنْ عُثْمَانَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا)). [الصحيحة: ۲۰۰۷]

تخریج: الصحيحة ۲۰۰۷۔ تقدم برقم (۱۹۳۸)۔

سیدنا عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حفصہ کو طلاق
دی، پھر رجوع کر لیا۔

إخراج النساء للعیدین

۱۹۶۶: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُ بَنَاتَهُ وَنِسَاءَهُ أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ)).

عیدین کے لیے عورتوں کو نکالنا
سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی
بٹیوں اور بیویوں کو حکم دیتے کہ وہ عیدین کے لئے نکلا کریں۔

[الصحيحة: ۲۱۱۵]

تخریج: الصحيحة ۲۱۱۵۔ احمد (۲۳۱/۱) ابن ابی شیبہ (۱۸۲/۲) ابن ماجہ (۱۳۰۹) بیہقی (۳۰۷/۳)۔
فوائد: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: (أخرجوا العواتق وذوات الخدور، فليشهدن العيد ودعوة المسلمين وليعتزل الحيض مصلی المسلمین)۔ [صحیحہ: ۲۰۰۰]
میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”جو اس عمار اور پردہ نشیں عورتوں کو نکالو انھیں چاہئے کہ وہ عید میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں اور حائضہ عورتیں مسلمانوں کی جائے نماز سے علیحدہ ہو کر بیٹھیں۔“

عیدین کے نمازیں اسلام اور اہل اسلام کا عظیم شعار ہیں، عام طور پر عورتوں کا گھر نماز پڑھنا افضل ہے، اگرچہ مسجد میں آنا جائز ہے، لیکن عیدین کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے تمام عورتوں کو میدان میں آنے کا خاص حکم ارشاد فرمایا، بلکہ جو عورتیں ایام ماہواری میں نماز و روزہ سے بھی مستثنیٰ ہوتی ہیں، انھیں بھی عید گاہ میں پہنچنے کی تلقین کی، ہاں اتنا ضرور ہے کہ وہ جائے نماز سے علیحدہ ہو کر بیٹھیں۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب یہ عذر پیش کیا گیا کہ اگر کوئی عورت چادر نہ ہونے کی وجہ سے نماز عید کے لئے نہ جاسکے تو آیا اس پر کوئی حرج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی کوئی سبلی اسے چادر دے دے۔ بس انھیں چاہئے کہ وہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔

معلوم نہیں کہ بعض لوگ ان واضح نصوص کے باوجود عورتوں کو عید گاہ میں جانے سے کیوں روکتے ہیں؟

باب: نبی ﷺ کا برے وقیع ناموں کو تبدیل کرنے کا

باب: تفسیرہ صلی اللہ علیہ وسلم

بیان

للأسماء والقبیحة

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبیح نام کو اچھے نام میں تبدیل کر دیتے تھے۔

۱۹۶۷: عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ يُغَيِّرُ الْأِسْمَ الْقَبِيحَ إِلَى الْأِسْمِ الْحَسَنِ)).

[الصحيحة: ۲۰۷]

تخریج: الصحيحة ۲۰۷۔ ترمذی (۲۸۳۹) ابن عدی فی الکامل (۵/ ۱۷۰۲)۔

شفقت کی وجہ سے نام میں معمولی تبدیلی کا جواز

تغیر الاسماء بالتلطف

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کھلتے تھے اور کئی دفعہ (پیار کرتے ہوئے) فرماتے: زینب! زینب! زینب!

۱۹۶۸: عَنْ أَنَسٍ: ((كَانَا يُلَاعِبُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ وَهُوَ يَقُولُ: يَا زَوْنِبُ! يَا زَوْنِبُ، مِرَارًا)). [الصحيحة: ۲۱۴۱]

تخریج: الصحيحة ۲۱۴۱۔ الضیاء فی المختارة (۱۷۳۳)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ بچوں اور بچیوں کے ساتھ خوش طبعی کرتے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ شفقت کرتے ہوئے ناموں میں معمولی تبدیلی کرنا جائز ہے جیسے اس حدیث میں ”زینب“ کا ”زونب“ کہا گیا اور اسی طرح آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ کو ”عائش“ کہا۔

ناموں کے تبدیل کرنے کا بیان

تحويل الاسماء

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ جویریہ کا نام برہ تھا آپ ﷺ نے تبدیل کر کے جویریہ رکھا۔ آپ ناپسند کرتے تھے کہ یہ کہا جائے: آپ برہ کے پاس سے نکلے ہیں۔

۱۹۶۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((كَانَتْ جُوَيْرِيَةَ اسْمَهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ)). [الصحيحة: ۲۱۱۲]

تخریج: الصحيحة ۲۱۱۲۔ مسلم (۲۱۳۰) الادب المفرد (۸۳۱) احمد (۱/ ۲۵۸)۔

فوائد: چونکہ ”برہ“ کے معانی نیکی اور نیک و صالح کے ہیں اس لئے آپ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ کہا جائے کہ آپ ﷺ برہ یعنی نیکی کے پاس سے نکل گئے ہیں۔

نکاح امور محبت میں سب سے زیادہ محبت والا امر

النكاح احب من الامور

ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۹۷۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷻ: ((لَمْ يَرِ لِلْمُتَحَابِّينِ مِثْلَ النِّكَاحِ)). فرمایا: ”نکاح کی وجہ سے دو محبت کرنے والوں کی مثال نہیں ملتی۔“

[الصحيحة: ۶۲۴]

تخریج: الصحيحہ ۲۳۳۔ ابن ماجہ (۱۸۴/۷) حاکم (۱۶۰/۲) بیہقی (۷۸/۷)۔

فوائد: شادی سے پہلے کسی کو کسی جوڑے کا علم نہیں ہوتا، لیکن نکاح کے بعد وہی جوڑا شفقت و محبت اور پاس و لحاظ میں اپنی مثال آپ پیش کرتا ہے۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ بیوی کی محبت خاوند کو والدین کی محبت سے محروم نہ کر دے۔

شوہر کے حق ادا کرنے کی تاکید

التأكيد اداء حق الزوج

سیدنا زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ سیدنا معاذ ؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول آپ نے دیکھا ہو گا کہ اہل کتاب اپنے پادریوں اور عالموں کو سجدہ کرتے ہیں، کیا ہم بھی آپ کو سجدہ کیا کریں؟ آپ ؐ نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور بیوی تو اس وقت تک اپنے خاوند کے حق سے عہدہ برآ ہو ہی نہیں سکتی، جب تک ایسا نہ ہو کہ وہ اس سے اس کے نفس کا سوال کرے تو وہ اس کی بات مان لے، اگرچہ وہ پالان پر ہو۔“

۱۹۷۱: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ: أَنَّ مُعَاذًا قَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ أَهْلَ الْكِتَابِ يَسْجُدُونَ لِسَاقِطَتِهِمْ وَبَطَارِقَتِهِمْ أَفَلَا نَسْجُدُ لَكَ؟ قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَلَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ زَوْجِهَا، حَتَّى لَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا عَلَى قُبِّ الْأَعْكُفَةِ)). [الصحيحة: ۳۳۶۶]

تخریج: الصحيحہ ۳۳۶۶۔ طبرانی فی الکبیر (۵۱۱۶)۔

فوائد: خاوند کی فرمانبرداری بیوی پر فرض ہے اس حدیث میں دو مثالیں بیان کر کے اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

جن چیزوں کا مالک نہیں ان میں طلاق اور آزادی کا

لا طلاق ولا عتاق فيما لا يملك

اختیار نہیں ہے

سیدنا عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی کسی عورت کا مالک ہی نہ ہو وہ اسے طلاق نہیں دے سکتا۔ جو آدمی کسی غلام کا مالک ہی نہ ہو وہ اسے آزاد نہیں کر سکتا اور جو شخص کسی مال کا مالک ہی نہ ہو وہ اسے فروخت نہیں کر سکتا۔“

۱۹۷۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا: ((لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ طَلَاقٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتَاقٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا بَيْعٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)). [الصحيحة: ۲۱۸۴]

تخریج: الصحيحہ ۲۱۸۴۔ احمد (۱۹۰/۲) نسائی (۳۶۱۶) مختصرأ۔ طحاوی فی شرح المشکل (۲۸۱/۱) وللحديث طرق والفاظ۔

فوائد: طلاق، آزادی اور کسی چیز کی فروخت کی بنیاد ملکیت پر ہے۔ موجودہ دور میں تاجر لوگ ایسی چیز فروخت کر دیتے ہیں جو ان کے پاس نہیں ہوتی اور وہ اس خیال کے بندے ہوتے ہیں کہ بعد میں خرید کر مہیا کر دیں گے۔ شریعت نے ایسی تجارت سے منع کر دیا ہے۔

زنا کی اولاد پر والدین کے گناہ کا کوئی وزن نہیں ہے
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”زنا کی اولاد پر اپنے والدین کے گناہ کا کوئی وبال نہیں“
(ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ (فاطر: ۱۸) [الصحيحة: ۲۱۸۶]
اٹھانے والا کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا﴾ (سورہ فاطر: ۱۸)۔“

ليس على ولد الزنا في وزر ابويه شيء
١٩٧٣: عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((لَيْسَ عَلَى وَلَدِ
الزَّانِدِ مِنْ وَزْرِ أَبِيهِ شَيْءٌ)) وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ أُخْرَىٰ (فاطر: ١٨) [الصحيحة: ٢١٨٦]

تخریج: الصحيحة ۲۱۸۶۔ حاکم (۲/۱۰۰)۔

فوائد: زنا سنگین جرم ہے لیکن اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی اولاد بے قصور ہے ایسے بچوں کو ان کے والدین کے جرم کا کبھی طعنہ
نہیں دینا چاہئے۔

عورت اپنے شوہر کی اجازت سے ہی خرچ کرے گی
سیدنا واہلہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں سے کچھ
بھی خرچ نہیں کر سکتی۔“

لا تنفق المرأة إلا باذن زوجها
١٩٧٤: عَنْ وَائِلَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
((لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْتَهِكَ شَيْئًا مِنْ مَالِهَا إِلَّا
بِإِذْنِ زَوْجِهَا)). [الصحيحة: ٧٧٥]

تخریج: الصحيحة ۷۷۵۔ تمام الرازی فی الفوائد (۱۲۰۶) ومن طریقہ ابن عساکر (۱۳/۱۰۷) طبرانی فی الکبیر (۲۲/۸۵)۔
فوائد: حدیث نمبر ۱۸۹۲ میں اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث ہو چکی ہے کہ بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر مالی تصرف نہیں کر سکتی۔

لڑکے یا والد کا مال کو جمع کرنا عصبہ کے لیے ہے
سیدنا عبد اللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ رباع بن حذیفہ نے
ایک عورت سے شادی کی اس سے اس کے تین بچے پیدا ہوئے۔
جب ان کی ماں فوت ہوئی تو انھوں نے خاوند کو اس کی جائداد
کے چوتھائی حصے اور اس کے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کا وارث
بنایا۔ عمرو بن عاص اس کے بیٹوں کے عصبہ تھے انھوں نے ان کو
شام کی طرف بھیجا وہ وہیں فوت ہو گئے جب عمرو بن عاص آئے
تو اس عورت کا غلام کچھ مال چھوڑ کر مر گیا۔ اس کے بھائی جھگڑا
لے کر سیدنا عمر بن خطاب ؓ کے پاس آئے۔ سیدنا عمر نے کہا
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ یا باپ جو کچھ جمع کرے گا وہ
اس کے عصبہ کو ملے گا وہ کوئی بھی ہوں۔“

احراز الولد أو الوالد للعصبته
١٩٧٥: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رِقَابَ بْنَ
حُذَيْفَةَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ غِلْمَةٍ،
فَمَاتَتْ أُمُّهُمُ، فَوَرَّثُوَهَا رُبَاعَهَا وَوَلَاءَ مَوَالِيهَا،
وَكَانَ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ عَصْبَةً بَيْنَهُمَا، فَأَخْرَجَهُمْ
إِلَى الشَّامِ، فَمَاتُوا فَقَدِمَ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ،
وَمَاتَ مَوْلَى لَهَا، وَتَرَكَ مَالًا فَخَاصَمَهُ إِخْوَتُهَا
إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ أَوْ الْوَالِدُ لَهُوَ
لِعَصْبَتِهِ مَنْ كَانَ)). [الصحيحة: ٢٢١٣]

تخریج: الصحیحہ ۲۲۱۳۔ ابو داؤد (۲۹۱۷) ابن ماجہ (۲۷۳۲) نسائی فی الکبریٰ (۶۳۳۸) احمد (۲۷/۱)۔

فوائد: اس حدیث کا تعلق علم میراث سے ہے۔

عصب: میت کے وہ قرابتدار جو اصحاب الفروض سے بچا ہوا مال اور ان کی عدم موجودگی میں سارے مال کے وارث بنتے ہیں۔ ان کی تین اقسام ہیں: (۱) عصب بنفسہ (۲) عصب بغیرہ (۳) عصب بغیرہ۔

ان کی تفصیل علم میراث کی کسی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔

مرد کا اپنی بیوی کو دینا بھی صدقہ ہے

اعطاء الرجل امرأته صدقہ

سیدنا عمرو بن امیہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”آدی اپنی بیوی کو جو کچھ دے گا وہ صدقہ ہوگا۔“

۱۹۷۶: عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةٍ مَرْقُوعًا: ((مَا أَعْطَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

[الصحیحہ: ۱۰۲۴]

تخریج: الصحیحہ ۱۰۲۴۔ احمد (۱۷۹/۳) ابو داؤد الطیالسی (۱۳۶۳) البزار (الکشف: ۱۵۰۷)۔

فوائد: بیوی کے کھانے پینے لباس اور رہائش کا بندوبست کرنا خاوند پر فرض ہے یہ فرض ادا کرنے میں اسے ثواب ملتا ہے اسی بنا پر بیوی کے اخراجات پورا کرنے کو صدقہ کہا گیا۔

جس عورت کے تین بچے فوت ہوئے وہ جنت میں داخل ہوگی

ایما امرأة تقدم ثلاثا من الولد دخلت الجنة

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ عورتیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: ”اے اللہ کے رسول جب آپ مردوں کی مجالس میں بیٹھے ہوتے ہیں ہم وہاں نہیں آسکتیں آپ ہمارے لئے ایک دن مقرر کر دیں ہم اس دن آجائیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”فلاں کے گھر میں (فلاں دن) پہنچ جانا۔“ آپ ﷺ وعدے کے مطابق اسی دن تشریف لائے اور انھیں جو کچھ فرمایا (اس کا ایک اقتباس) یہ ہے: ”جس عورت کے تین بچے فوت ہو جاتے ہیں اور وہ ثواب کی توقع کے ساتھ صبر کرتی ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔“ ایک عورت نے کہا: اگر دو ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور دو بھی۔“

۱۹۷۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: جَاءَ نِسْوَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ فِي مَجْلِسِكَ مِنَ الرِّجَالِ، فَوَاعِدْنَا مِنْكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ، قَالَ: ((مَوْعِدُكُمْ بَيْتُ فَلَانٍ)) وَأَتَاهُنَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَلِلْفُلَانِ الْمَوْعِدِ، قَالَ: فَكَانَ مِمَّا قَالَ لِهُنَّ: ((مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَقْدُمُ ثَلَاثًا مِنَ الْوُلَدِ تَحْتَسِبُهُنَّ إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ، قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: أَوْ اثْنَانِ؟ قَالَ: أَوْ اثْنَانِ)).

[الصحیحہ: ۲۶۸۰]

تخریج: الصحیحہ ۳۶۸۰۔ احمد (۲۳۶/۲) الادب المفرد (۱۳۸) نسائی فی الکبریٰ (۵۸۹۸) مسلم (۳۶۳۲/۱۵۱)۔ بالفاظ متقاربه۔

فوائد: معلوم ہوا کہ اسلام کے مبلغین عورتوں کے لئے مخصوص اجتماعات کا اہتمام کر سکتے ہیں بہر حال کسی قسم کے فتنے کا اعتراف نہیں ہونا چاہئے۔

صبر کرنے کا یہ مطلب ہے کہ عورت ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پڑھے، نوحہ اور واویلا نہ کرے، زبان سے ناشکری اور بے مبری والا کوئی کلمہ نہ کہے، تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے۔ یاد رہے کہ غمی کے موقع پر رونا جائز ہے، بلکہ وہ دل کے نرم ہونے کی دلیل ہے۔ البتہ رونے اور نوحہ کرنے میں فرق کرنا چاہئے۔

شیطان کا بچوں کو چھونا

سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”حضرت مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ) کے علاوہ بنو آدم کا ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے چھوتا ہے اس وجہ سے وہ زور سے چلاتا ہے۔“ پھر ابو ہریرہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿اور میں اس (مریم) کو اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے بچانے کے لئے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔﴾

تخریج: الصحیحۃ ۲/۴۱۱۔ بخاری (۳۵۳۸۳۳۳۱) مسلم (۲۳۶۶) احمد (۲/۴۴۳۲۳۳)۔

فوائد: اس میں حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت و منقبت کا بیان ہے۔ حدیث میں مذکورہ آیت حضرت مریم کی والدہ کی دعا ہے جو انھوں نے اپنی بیٹی اور نواسوں کے حق میں کی تھی۔

بچوں کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کی دو بیٹیاں پیدا ہوں اور جب تک اس کے ساتھ رہیں وہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا رہے تو وہ ان کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲/۴۷۶۔ الادب المفرد (۴۷۷) ابن ماجہ (۳۶۷۰) احمد (۱/۲۳۵) حاکم (۳/۱۷۸)۔

فوائد: بیٹیاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں، ان کے رحمت ہونے کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی حسن صحبت کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کروا دیتی ہیں۔ بلا شک و شبہ ہر معاشرے میں اور ہر دور میں بیٹوں کی تمنائیں کی جاتی رہیں، لیکن اگر ان خواہشات کی تکمیل نہ ہو سکے تو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو اپنی تمنائے زیادہ حکمت و دانائی والا سمجھ کر بیٹیوں پر مکمل رضامندی کا اظہار کیا جائے۔ اور ان کی ایسی اعلیٰ تربیت کی جائے کہ وہ بیٹیاں نیکی و پارسائی اور تقویٰ و طہارت میں اپنی مثال آپ ہوں۔

جس کے تین بچے فوت ہوئے اس کی فضیلت

سیدہ حبیبہ یا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر بیٹھی تھیں، رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوئے

مس الشیطان من الولد

۱۹۷۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: ((مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٍ إِلَّا يَمْسُهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلُ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ، غَيْرَ مَرِيَمَ وَآيِسَةَ)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: ((وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) [الصحيحه: ۲۷۱۱]

فضل احسن البنات

۱۹۷۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَذَرُكَ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحَبَتْهُ أَوْ صَحَبَهُمَا إِلَّا أَذْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ)).

[الصحيحه: ۲۷۷۶]

فضل لمن مات الولد الثلاث

۱۹۸۰: عَنْ حَبِيبَةَ: أَوْ أُمِّ حَبِيبَةَ: قَالَتْ: كُنَّا فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ:

اور فرمایا: ”جن دو مسلمانوں (یعنی میاں بیوی) کے تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں فوت ہو جائیں، ان بچوں کو جنت کے دروازے پر لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے: کیا ہم اپنے والدین کے بغیر جنت میں داخل ہوں؟ ان سے کہا جائے گا: تم اور تمہارے آباء جنت میں داخل ہو جاؤ۔ یہی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿پس (ان کافروں کو) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت نفع نہیں دے گی۔﴾ آباء کو ان کی اولاد کی سفارش نفع دے گی۔“

((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ أَطْفَالٌ لَمْ يَبْلُغُوا النُّحْتِ، إِلَّا جِئَ بِهِمْ حَتَّى وَقَفُوا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُمْ: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُونَ: أَدْخُلْ وَلَمْ يَدْخُلْ أَبُونَا؟ فَيَقَالُ لَهُمْ: فَلَا أَدْرِي فِي الثَّلَاثَةِ: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَآبَاءُكُمْ، قَالَ: فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾ قَالَ: تَنْفَعَتِ الْآبَاءُ شَفَاعَةً أَوْ لَا دِهِمْ)). [الصحيحہ: ۳۴۱۶]

تخریج: الصحيحہ ۳۴۱۶۔ اسحاق بن راہویہ (۲۲۲) ابن سعد (۳۳۶/۸) طبرانی فی الکبیر (۲۳/۲۲۲)۔

فوائد: اگر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو مد نظر رکھا جائے تو نابالغ بچوں کی وفات پر والدین مبارکباد کے مستحق ہوتے ہیں نہ کہ افسوس کے۔ بلوغت سے پہلے فوت ہونے والے بچے نہ صرف جنت کے وارث ہوں گے بلکہ اپنے والدین کو جنت میں داخل کرنے کا بہت بڑا سبب بنیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ والدین کا عقیدہ قرآن و سنت کے مطابق ہو اور وہ اپنے بچوں کی وفات پر مکمل مبرا کا مظاہرہ کریں۔ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ إِنَّا لِلَّهِ وَأَنَا لِلَّهِ وَاجِعُونَ“ پڑھیں اور صبر کے دمرے تقاضے بھی پورے کریں۔

سیدنا ابن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے خطاب کیا اور فرمایا: ”تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔“ ان میں سے ایک عمر رسیدہ عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول فوت ہونے والے دو بچوں کی ماں بھی جنت میں جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو بچوں والی بھی جنت میں جائے گی۔“

۱۹۸۱: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النِّسَاءَ فَقَالَ لَهُنَّ: ((مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ يَمُوتُ لَهَا ثَلَاثَةٌ، إِلَّا أَدْخَلَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ، فَقَالَتْ أَجْهَلُنَّ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَصَاحِبَةُ الْأَثْنَيْنِ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: وَصَاحِبَةُ الْأَثْنَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)). [الصحيحہ: ۳۴۴۱]

تخریج: الصحيحہ ۳۴۴۱۔ احمد (۳۲۱/۱) البزار (البحر الزخار: ۱۷۲۹) ابو یعلیٰ (۵۰۸۵)۔

باب:

باب: متعة الطلاق لا بد منها

سیدنا جابر بن عبد اللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا حفص بن مغیرہ ؓ نے اپنی بیوی فاطمہ کو طلاق دی تو وہ آپ ﷺ کے پاس آئی اور (ساری بات کی وضاحت کی)۔ آپ ﷺ نے اس کے خاوند کو فرمایا: ”اس کو کچھ مال وغیرہ دے کر رخصت کرو۔“ اس نے کہا: میرے پاس تو کوئی ایسی چیز نہیں کہ اسے دے سکوں۔

۱۹۸۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ: لَمَّا طَلَّقَ حَفْصُ بْنُ الْمُغِيرَةِ امْرَأَتَهُ فَاطِمَةَ، فَاتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِرِزْوَجِهَا: ((مَتَّعَهَا)) قَالَ: لَا أَجِدُ مَا أُمَتَّعُهَا، قَالَ ((فَإِنَّهُ لَا بَدَّ مِنْ الْمَتَاعِ)) قَالَ: ((مَتَّعَهَا وَلَوْ نَصَفَ

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچانا تو ضروری ہے۔“
پھر فرمایا: ”تو اس کو مال وغیرہ دے کر رخصت کر، اگرچہ وہ نصف
صاع کھجور ہی کیوں نہ ہو۔“

[الصحيحه: ۲۲۸۱]

تخریج: الصحيحه ۲۲۸۱۔ بیہقی (۲۵۸/۷) خطیب فی التاريخ (۷۳۷/۳)۔

فوائد: ایک صاع تقریباً ۲ کلو ۱۰۰ گرام کے برابر ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِلْمَطَاقَاتِ مَنَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقٌّ عَلَى الْمُتَّقِينَ﴾ [سورہ بقرہ: ۲۳۱] یعنی: ”طلاق والیوں کو اچھی طرح فائدہ دینا ہے ایسا کرتا پرہیزگاروں پر لازم ہے۔
یہ حکم عام ہے جو ہر طبقہ کو شامل ہے۔ اس میں تفریق کے وقت حسن سلوک اور تطہیبِ قلوب کا اہتمام کرنے کی تاکید کی گئی ہے جس کے پیشاں معاشرتی فوائد ہیں۔

بچوں کی وجہ سے مشکل جہنم سے بچاؤ ہے

زوجہ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ دو بچیوں کے ہمراہ
ایک عورت آئی اور مجھ سے سوال کیا اس کے لئے میرے پاس
صرف ایک کھجور تھی میں نے وہ اسے دے دی۔ اس نے پکڑی
اور دو بیٹیوں میں تقسیم کر دی اور خود نہ کھائی اور بیٹیوں کو لے کر
چلی گئی۔ نبی ﷺ میرے پاس آئے اور میں نے ساری بات ان کو
بتلائی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کو ان بیٹیوں کے ذریعے آزمایا
جائے اور وہ ان سے حسن سلوک سے پیش کرے تو وہ اس کے
لئے جہنم سے آڑ ثابت ہوں گی۔“

ابتلاء من البنات ستر من النار

۱۹۸۳: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: جَاءَتْ نِسَاءً امْرَأَةً وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلَتْنِي، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَأَخَذَتْهَا، فَفَسَّمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْتَنَاهَا، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَدَّثَنِي حَدِيثَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ [هَذِهِ] الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، فَحَدَّثَنِي حَدِيثَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ [هَذِهِ] الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)).

[الصحيحه: ۳۱۴۳]

تخریج: الصحيحه ۳۱۴۳۔ بخاری (۵۹۹۵/۱۳۱۸) والادب المفرد (۱۳۲) مسلم (۳۲۲۹) ترمذی (۱۹۱۸/۱۹۱۶)۔

فوائد: اگر اللہ تعالیٰ کسی جوڑے کے حق میں بیٹیوں کا فیصلہ کر دے تو وہ اسی میں سعادت سمجھیں اور ان کی تعلیم و تربیت پر مکمل توجہ دیں۔

غیر فطری جماع کرنے کا گناہ

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس نے عورتوں سے غیر فطری جماع کیا اس نے کفر کیا۔“

ذنب اتیان النساء فی اعجازهن

۱۹۸۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَتَى النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَقَدْ كَفَرَ)).

[الصحيحه: ۳۲۷۸]

تخریج: الصحیحة ۳۳۷۸۔ طبرانی فی الاوسط (۹۱۷۵) نسائی فی الکبریٰ (۹۰۱۴/۱۸) بمعناه۔

باب: فضل الاستعفاف و الاستغناء باب: سوال کرنے سے رکنے اور بچنے کی فضیلت

عن السؤال

۱۹۸۵: عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، أَنَّهُ قَالَتْ لَهُ أُمُّهُ: أَلَا تَنْطَلِقُ فَتَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ كَمَا يَسْأَلُهُ النَّاسُ؟ فَأَنْطَلَقْتُ أَسْأَلُهُ، فَوَجَدْتُهُ قَائِمًا يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُولُ: ((مَنْ اسْتَعْفَّ أَعْفَاهُ اللَّهُ، وَمَنْ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ، وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ عَدْلٌ خَمْسُ أَوَاقٍ، فَقَدْ سَأَلَ الْإِحْفَافَ)) فَقُلْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي: لَنَاقَةٍ لَهُ هِيَ خَيْرٌ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ، وَلَعَلَّامَةُ نَاقَةٍ أُخْرَى هِيَ خَيْرٌ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ. [الصحیحة: ۲۳۱۴]

مرئی قبیلے کے ایک آدمی کو اس کی ماں نے کہا: کیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں جاتا تاکہ ان سے کچھ مانگ لائے جیسا کہ لوگ ان سے سوال کرتے رہتے ہیں؟ میں کچھ مانگنے کے لئے چلا گیا، میں نے دیکھا کہ آپ لوگوں سے خطاب کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”جس نے پاکدامنی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ اسے پاکدامن کر دے گا اور جس نے (لوگوں سے) بے نیاز ہونا چاہا اللہ اسے بے نیاز کر دے گا۔ (یاد رکھو کہ) جس کے پاس پانچ اوقیے ہوں اور وہ پھر بھی سوال کرے تو اس کا سوال اصرار اہوگا۔“ میں نے اپنے دل میں ہی کہا: ہماری اونٹنی پانچ اوقیوں سے تو بہتر ہے اور ایک اونٹنی میرے غلام کی بھی ہے وہ بھی پانچ اوقیوں سے بہتر ہے۔ اس بناء پر میں لوٹ آیا اور آپ ﷺ سے کچھ نہ مانگا۔

تخریج: الصحیحة ۲۳۱۴۔ احمد (۱۳۸/۷) طحاوی فی شرح المشکل (۱/۲۰۵۲۰۳) وفی شرح المعانی (۳/۳۷۲)۔

فوائد: جس کے پاس دوسو درہم ہوں وہ لوگوں سے سوال مت کرے۔ یہ قانون علی الاطلاق نہیں بلکہ عقید ہے یعنی جس آدمی کی زندگی کے اخراجات دوسو درہم کے ساتھ پورے ہو سکتے ہوں وہ کسی صورت میں سوال نہ کرے مثلاً ایک مزدور جو روزانہ آٹھ نو درہم کماتا ہے اور اس کے پاس دوسو درہم موجود بھی ہوں تو وہ لوگوں سے بھیک نہیں مانگ سکتا، یہی معاملہ چھابڑی فروشوں اور معمولی درجے کے دوکانداروں کا ہے۔ لیکن ایک آدمی کے پاس رہنے کے لئے گھر اور دودھ کے لئے بکری موجود ہے مگر ان دو چیزوں سے اس کے گھر کے اخراجات کا سلسلہ تو جاری نہیں رہ سکتا حالانکہ اسے دوسو درہم سے زیادہ مال کی ملکیت حاصل ہے لہذا وہ لوگوں سے سوال کر سکتا ہے۔ ماحصل یہ ہے کہ جس کی گزراوقات دوسو درہم یا اتنی قیمت کے مال سے ہو سکتی ہو وہ دوسروں کے سامنے دست سوال نہیں پھیرا سکتا اور اتنے مال سے جس کے روزمرہ کے معمولات کا انتظام نہیں ہو سکتا تو وہ حالات کی بہتری تک لوگوں سے مال و دولت کا سوال کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ پانچ اوقیے دوسو درہم بنتے ہیں۔

حلال چیز کو استعمال کرنا تمہارے افضل اعمال میں سے ہے

من امثال اعمالکم اتیان الحلال

سیدنا ابوبکرؓ انماریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں

۱۹۸۶: عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ، قَالَ: كَانَ

تشریف فرما تھے۔ آپ گھر چلے گئے اور غسل کر کے باہر تشریف لائے۔ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول کچھ ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ جب فلاں عورت میرے پاس سے گزری تو میرے دل میں عورتوں کی طلب پیدا ہوئی۔ اس لئے میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اپنی حاجت پوری کی۔ تم بھی ایسے کیا کرو کیونکہ حلال چیز کو استعمال کرنا افضل عمل ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۴۱۔ احمد (۲۳۱/۳) ابو نعیم فی الحلیۃ (۲۰/۲) بخاری فی التاریخ (۱۳۹/۱)۔

بھڑکانے کا گناہ

ذنب الخب

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی خادم کو اس کے مالکوں کے خلاف بھڑکایا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس نے کسی خاوند کے حق میں اس کی بیوی کو بگاڑا وہ بھی ہم سے نہیں ہے۔“

۱۹۸۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ خَبَّ خَادِمًا عَلَى أَهْلِيهَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ أَلَسَدَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا، فَلَيْسَ مِنَّا))۔ [الصحیحۃ: ۳۲۴]

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۲۔ احمد (۳۹۷/۲) ابو داؤد (۵۱۷۰) ابن حبان (۵۶۸) من طریق آخر۔

فوائد: حدیث میں جن دو گناہوں کی نشاندہی کی گئی ہے وہ کسی گھرانے میں فساد ڈالنے کے لئے کافی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ کسی شادی شدہ عورت کے ساتھ مل کر اس کے خاوند پر ناقدانہ بحث نہ کریں تاکہ اس کے دل میں خاوند کا احترام برقرار رہے۔

یتیم کو غنی کرنے کی فضیلت

فضل اغنیاء الیتیم

سیدنا عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے یا کسی دوسرے آدمی کے یتیم بچے کو اپنے ساتھ ملا لیا اور اسے غنی کر دیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

۱۹۸۸: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ ضَمَّ يَتِيمًا لَهُ أَوْ لغيرِهِ حَتَّى يُغْنِيَهُ اللَّهُ عَنْهُ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))۔ [الصحیحۃ: ۲۸۸۲]

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۸۲۔ طبرانی فی الاوسط (۵۳۳۱) بهذا للفظ ابن المبارک فی الزهد (۵۷۵) احمد (۳۳۳/۳) عن عمرو بن مالک ؓ۔

فوائد: یتیم کی کفالت کرنا باعث اجر و ثواب عمل ہے۔ سیدنا سہل بن سعد ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انا و کافل الیتیم فی الجنة هكذا..... و اشار بالسبابة والوسطی و فرج بینہما۔ [بخاری] یعنی: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور ان میں فاصلہ کیا۔

بہنوں بیٹیوں کی پرورش کرنے کی فضیلت

فضل عیالۃ البنات و اخوات

سیدنا انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دو یا تین بیٹیوں یا دو یا تین بہنوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئیں (اور ایک روایت میں ہے: حتیٰ کہ وہ دور ہو گئیں اور ایک روایت ہے: حتیٰ کہ وہ بالغ ہو گئیں) یا وہ خود فوت ہو گیا تو میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔“ پھر آپ ﷺ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۶۔ احمد ۳۰/۱۳۸۱۳۸ ابن حبان (۳۴۷) ابن ابی الدنیا فی العیال (۱۱۰)۔

۱۸۸۹: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ بَنَاتٍ، أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ، حَتَّى يَمُوتَ (وَفِي رَوَايَةٍ وَفِي أُخْرَى: يُلْفَنَ) أَوْ يَمُوتَ عَنْهُنَّ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ، وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْأُسْطَى)). [الصحیحۃ: ۲۹۶]

باب: بچیوں کی پرورش کرنے کی فضیلت

سیدنا جابر ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے تین بیٹیوں کی پرورش اس طرح کی کہ انھیں کفایت کرتا رہا ان پر رحم کرتا رہا اور ان کے ساتھ نرمی کرتا رہا تو وہ جنت میں ہوگا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۹۲۔ ابو یعلیٰ (۲۳۱۳) ابن ابی شیبہ (۳۶۲/۸) احمد (۳۰۳/۳) الادب المفرد (۷۸) البزار (الکشف: ۱۹۰۸)۔

باب: فضل اعالة البنات

۱۹۹۰: عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ عَالَ ثَلَاثًا مِنْ بَنَاتٍ يَكْفِيهِنَّ وَيَرْحُمُهُنَّ، وَيَرْفُقُ بِهِنَّ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ)). [الصحیحۃ: ۲۴۹۲]

سیدنا انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دو بچیوں کی ان کے بالغ ہونے تک پرورش کی تو میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گے۔“ پھر آپ ﷺ نے قربت کی وضاحت کرتے ہوئے اپنی انگلیوں کو ملایا۔

۱۹۹۱: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ جَارِئَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَصَمَّ أَصَابِعَهُ)). [الصحیحۃ: ۲۹۷]

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۷۔ مسلم (۲۶۳۱) ترمذی (۱۹۱۳) الادب المفرد (۸۹۳) ابن ابی شیبہ (۳۶۲/۸)۔

باب: بچیوں کی تربیت اور ان سے اچھا سلوک کرنے کی فضیلت

سیدنا انس ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی دو بہنیں یا دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے جب تک وہ اس کے ساتھ رہیں تو میں اور وہ اس طرح جنت میں (ایک دوسرے کے قریب) ہوں گے۔“ پھر آپ ﷺ نے وضاحت کرتے ہوئے اپنی دو انگلیوں کو ملایا۔

باب: فضل تربية البنات والاحسان اليهن

۱۹۹۲: عَنْ أَنَسِ مَرْفُوعًا: ((مَنْ كَانَ لَهُ أُخْتَانِ أَوْ ابْنَتَانِ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِمَا مَا صَحَبَتَاهُ، كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ، وَقَرَنَ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ)). [الصحیحۃ: ۱۰۲۶]

تخریج: الصحیحۃ ۱۰۲۶۔ خطیب فی تاریخہ (۲۸۵۲۸۳/۸) ابن ابی شیبہ (۳۶۲/۸) من طریق آخر۔

باب: فضل تربية البنات

۱۹۹۳: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، فَصَبَّرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِلْدَتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحہ: ۲۹۴]

تخریج: الصحيحہ ۲۹۳۔ ابن ماجہ (۳۶۶۹) الادب المفرد (۷۵) احمد (۴۰/۱۵۳)۔

۱۹۹۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ يُؤْوِيَهُنَّ وَيُكْفِيَهُنَّ وَيَرْحَمُهُنَّ فَقَدْ وَجَّهَتْ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَعْضِ الْقَوْمِ: وَرَبِّنَّيْنِ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ: وَرَبِّنَّيْنِ)). [الصحيحہ: ۱۰۲۷]

تخریج: الصحيحہ ۱۰۲۷۔ الادب المفرد (۷۸) احمد (۳۰۳/۳) تقدم برقم (۱۹۹۰)۔

۱۹۹۵: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَاتَّقَى اللَّهَ وَأَقَامَ عَلَيْهِنَّ، كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَوْمِي بِالسَّبَاحَةِ وَالْوُسْطَى)). [الصحيحہ: ۲۹۵]

تخریج: الصحيحہ ۲۹۵۔ ابو یعلیٰ (۳۳۳۸) احمد (۱۵۶/۳) بخاری فی التاريخ (۸۳/۸۳)۔

۱۹۹۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ يُؤْوِيَهُنَّ وَيَرْحَمُهُنَّ وَيُكْفِلُهُنَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ. قِيلَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! فَإِنْ كَانَتْ اِثْنَيْنِ؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَتْ اِثْنَيْنِ، قَالَ: فَرَأَى بَعْضُ الْقَوْمِ أَنْ لَوْ قَالُوا لَهُ: وَاحِدَةً؟ لَقَالَ: وَاحِدَةً)).

باب: بچیوں کی پرورش کی فضیلت

سیدنا عقبہ بن عامر ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے اور محنت و کوشش کر کے ان کو کھلائے، پلائے اور انھیں پہنائے تو وہ روز قیامت اس کے لئے آگ سے آڑ ثابت ہوں گی۔“

سیدنا جابر بن عبد اللہ ؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی رہائش کا بندوبست کرنے ان کی ضروریات پوری کرے اور ان پر رحم و کرم کرے تو اس کے لئے ہر صورت میں جنت واجب ہو جائے گی۔“ کسی ایک آدمی نے کہا: اور دو بیٹیاں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور دو بھی۔“

سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ (ان کے بارے میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور ان کی نگہداشت کرتا رہے تو میں اور وہ جنت میں اس طرح (قریب) ہوں گے۔“ پھر آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی رہائش کا انتظام کرے ان پر رحم کرے اور ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جہنم جنت واجب ہو جائے گی۔“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! اگر دو بیٹیاں ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگرچہ دو ہوں۔“ بعض لوگوں کو یہ خیال تھا کہ اگر آپ سے ایک بیٹی کے بارے میں

[الصحيحة: ۲۶۷۹] پوچھا جاتا تو آپ فرمادیتے: اگرچہ ایک ہو۔

تخریج: الصحيحة ۳۶۷۹۔ احمد (۳/۳۰۳) تقدم برقم (۱۹۹۰/۱۹۹۳)۔

فضل بعض الاعمال

کچھ اعمال کی فضیلت کا بیان

۱۹۹۷: عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ انْتِقَاصٌ وَلَا وَهْمٌ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((۱) مَنْ وَلَدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ أَوْلَادٍ فِي الْإِسْلَامِ فَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَتَلَوُوا الْحِجْتَ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ. ۲. وَمَنْ شَابَ شَبِيَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ. عَزَّ وَجَلَّ، كَانَتْ لَهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ۳. وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. عَزَّ وَجَلَّ. بَلَغَ بِهِ الْعَدُوُّ أَصَابًا أَوْ أَخْطَاءً كَانَ لَهُ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ. ۴. وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ. ۵. وَمَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. عَزَّ وَجَلَّ. فَإِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ يَدْخُلُهَا اللَّهُ. عَزَّ وَجَلَّ. مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ مِنْهَا الْجَنَّةُ)). [الصحيحة: ۲۶۹۱]

ابو امامہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمرو بن عبسہ سلمیؓ سے کہا: مجھے کوئی حدیث جس میں کمی ہو نہ وہم بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”(۱) اسلام میں جس کے تین بچے پیدا ہوں اور وہ بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو اللہ ایسے آدمی کو ان پر رحمت کرنے کے سبب جنت میں داخل کرے گا۔ (۲) جو اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو گیا تو یہ عمل اس کے لئے روز قیامت نور ثابت ہوگا۔ (۳) جس نے اللہ کے راستے میں کوئی تیر پھینکا وہ دشمن کو لگے یا نہ لگے تو یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کے برابر ہوگا۔ (۴) جس نے مسلمان غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ (آزاد شدہ کے) ہر ایک عضو کے بدلے (آزاد کنندہ کے) ہر ایک عضو کو آگ سے آزاد کر دے گا۔ (۵) جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (مال کی کسی قسم سے) ایک جوڑا خرچ کیا تو وہ جنت جس کے آٹھ دروازے ہیں کے جس دروازے سے چاہے اللہ تعالیٰ اسے داخل کرے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۲۶۹۱۔ احمد (۳/۳۸۶) سعید بن منصور (۲۳۱۹) بتمامہ۔

فوائد: جوڑا خرچ کرنے سے مراد یہ ہے کہ اگر اونٹوں کا صدقہ کریں تو دو اونٹ اور اگر گائیوں کا صدقہ کریں تو دو گائیوں کا صدقہ کرے۔ علیٰ هذا القیاس۔

لا یجتمع الملاعنان ابداً

دولعان کرنے والے کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے

۱۹۹۸: قَالَ ﷺ: ((الْمُتَلَاعِنَانِ إِذَا تَفَرَّقَا لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا)) وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ، وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔ [الصحيحة: ۲۶۶۵]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لعان کرنے والے (میاں بیوی) جب جدا ہو جائیں گے تو کبھی (نکاح میں) جمع نہیں ہو سکیں گے۔“ یہ حدیث سیدنا ابن عمرؓ، سیدنا اہل بن سعدؓ، سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ اور سیدنا علی بن ابوطالبؓ سے مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۳۶۵۔ (۱) ابن عمر: بیہقی (۴۰۹/۷) تعلیقاً۔ (۲) کھل بن سعد: ابوداؤد (۲۲۵۰) بیہقی (۴۲۰/۷)۔ (۳) ابن مسعود و علی رضی اللہ عنہما: عبدالرزاق (۱۲۳۳۶، ۱۲۳۳۳) بیہقی (۴۱۰/۷)۔

فوائد: لعان: اس کی صورت یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور چار گواہ پیش نہ کر سکے، جبکہ اس کی بیوی انکار کرنے پر معز ہو تو پھر ایسا شوہر عدالت میں چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر گواہی دے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہوا تو اس پر اللہ کی لعنت ہو پھر چوتھا بیوی چار مرتبہ اللہ کی قسم اٹھا کر گواہی دے کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر وہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ ایسی صورت میں وہ دونوں زنا کی حد سے بچ جائیں گے اور ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے ان کے مابین کبھی رجوع نہ ہو سکے گا۔

خلع لینے کی کراہت کا بیان

کراہۃ الخلعة

۱۹۹۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْمُخْلِعَاتُ وَالْمُنْتَزِعَاتُ هُنَّ الْمُتَأَلِّفَاتُ)).
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
”(خاوندوں سے) خلع لینے والی اور الگ ہونے والی عورتیں منافق ہیں۔“
[الصحیحة: ۶۳۲]

تخریج: الصحیحة ۲۳۲۔ نسائی (۳۳۶۱) احمد (۴۱۳/۲) بیہقی (۴۱۶/۷)۔

فوائد: منافق سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو بظاہر خاوند کا مطیع ثابت کرتی ہے، لیکن اندرون خانہ نافرمان ہے۔
خلع: عورت کا مہر میں وصول کی ہوئی رقم شوہر کو واپس کر کے اس سے علیحدگی اختیار کرنا خلع کہلاتا ہے۔

شریعت نے جہاں مرد کو طلاق کا حق دیا وہاں ناسازگار حالات کا خیال رکھتے ہوئے عورت کو خلع کا حق دیا، لیکن یہ تنبیہ بھی کر دی کہ جو عورتیں کسی معقول وجہ کے بغیر خاوند سے علیحدہ ہونے کا مطالبہ کرتی ہیں ان پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہو جاتی ہے۔ [ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ]

عورت جب تک شادی نہ کرے بچے کی زیادہ حق دار

المرأة احق بولدھا مالم تزوج

ہے

۲۰۰۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمَرْأَةُ حَقُّ بَوْلِدِهَا مَا لَمْ تَزَوَّجْ)).
سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے بچے کے بارے میں اپنے خاوند سے جھگڑا کیا، نبی ﷺ نے فرمایا:
”عورت اس بچے کی زیادہ حقدار ہے جب تک (آگے نبی) شادی نہ کر لے۔“
[الصحیحة: ۳۶۸]

تخریج: الصحیحة ۳۶۸۔ دارقطنی (۳۰۵/۳) ابوداؤد (۲۲۷۶) احمد (۲۰۳۱۸۲/۲) حاکم (۲۰۷/۲)۔

فوائد: جب میاں بیوی میں جدائی ہو جائے اور ان کی اولاد بھی ہو تو بچوں کے سن تمیز تک پہنچنے سے پہلے اگر عورت دوسرا نکاح نہیں کرتی تو وہی بچوں کی مستحق ہوگی۔ جب بچے سن شعور اور سن تمیز کو پہنچیں گے تو انہیں ماں باپ کے درمیان اختیار دیا جائے گا، اگر اختیار

ممکن نہ ہو تو ماں باپ کے درمیان قرعہ ڈالا جائے گا۔

المرأة عورة

۲۰۰۱: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ [بْنِ عُمَرَ] عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، وَإِنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَإِنَّهَا لَا تَكُونُ أَقْرَبَ إِلَى اللَّهِ مِنْهَا قَعْرُ بَيْتِهَا)).

[الصحيحة: ۲۶۸۸]

تخریج: الصحيحة ۲۶۸۸۔ طبرانی فی الاوسط (۲۹۱۱)۔

فوائد: عورت کو چاہئے کہ وہ اشد ضرورت کے بغیر اپنے گھر سے باہر نہ نکلے۔

المرأة تكون بأخر الزوج في الآخرة

۲۰۰۲: عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: خَطَبَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَأَبَتْ أَنْ تَزَوَّجَهُ وَقَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَرْأَةُ فِي آخِرِ أَزْوَاجِهَا أَوْ قَالَ: لَا آخِرَ أَزْوَاجِهَا)) أَوْ كَمَا قَالَتْ. وَلَكُنْتُ أُرِيدُ بِأَبِي الدَّرْدَاءِ بَدَلًا. [الصحيحة: ۱۲۹۱]

عورت اپنے آخری شوہر کے ساتھ ہوگی آخرت میں ميمون بن مهران کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ ؓ نے سیدہ ام درداء کو نکاح کا پیغام بھیجا، انھوں نے ان سے شادی کرنے سے انکار کر دیا اور کہا: میں نے ابو درداء ؓ سے سنا اور انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت (جنت میں) اپنے آخری خاوند کے ساتھ ہوگی۔“ اور میں سیدنا ابو درداء ؓ کے عوض کسی کو نہیں چاہتی۔

تخریج: الصحيحة ۱۲۹۱۔ ابو علی الحرانی فی تاریخ ارقۃ (۲/۳۹/۳) ابو الشیخ فی الطبقات (۸۰۶) طبرانی فی الاوسط (۳۱۵۳)۔

فوائد: اگر ایک عورت اپنی زندگی میں بعض وجوہات کی بنا پر ایک سے زائد شادیاں کرتی ہیں تو وہ جنت میں اپنے آخری خاوند کے ساتھ رہے گی۔

احتیاط التکلم بالنساء

۲۰۰۳: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ((نَهَى ﷺ عَنْ أَنْ تَكَلَّمَ النِّسَاءُ (يَعْنِي: فِي بَيُوتِهِنَّ) إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ)).

[الصحيحة: ۶۵۲]

عورت سے کلام کرنے میں احتیاط کرنا سیدنا علی بن ابوطالب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خاوندوں کی اجازت کے بغیر عورتوں سے (ان کے گھروں میں) گفتگو کرنے سے منع فرمایا۔

تخریج: الصحيحة ۶۵۲۔ الخرائط فی مکارم الاخلاق (۳/۲۳۰/۸) احمد (۱۹۸/۳) ترمذی (۲۷۷۹) من طریق آخر وفيه ذكر دخول على النساء۔

فوائد: اگر شادی شدہ عورتوں سے کوئی گفتگو کرنی ہو تو پہلے ان کے خاوندوں کو آگاہ کر کے ان سے اجازت لی جائے۔

باب: تحريم متعة النكاح الى الابد ۲۰۰۴: عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: ((نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ [زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةً النِّسَاءِ] وَقَالَ: أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

باب: نکاح متعہ کا ہمیشہ کے لیے حرام ہونے کا بیان ربیع بن سبرہ جہنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (فتح مکہ کے دوران عورتوں سے) نکاح متعہ کرنے سے منع کیا اور فرمایا: ”آگاہ ہو جاؤ! یہ آج سے روز قیامت تک حرام ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۰۱۰۔ مسلم (۱۳۰۶) الباغندی فی سند عمر (ص: ۱۲)۔

فوائد: کسی عورت سے ایک مقررہ مدت تک نکاح کر لینے کو متعہ کہتے ہیں۔ جو ابتدائے اسلام میں جائز تھا، لیکن فتح مکہ کے موقع پر روز قیامت تک حرام ہو گیا۔

باب:

باب: تحريم متعة النكاح الى الابد ۲۰۰۵: عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ: ((أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ أُعْطِيَ شَيْئًا، فَلَا يَأْخُذْهُ)).

ربیع بن سبرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ سے منع کیا اور فرمایا: ”خبردار! یہ آج سے قیامت کے دن تک حرام ہے اور جو کوئی (اس نکاح کے لئے کسی عورت کو جو کچھ) دے چکا ہے وہ واپس نہ لے۔“

[الصحیحة: ۳۸۱]

تخریج: الصحیحة ۳۸۱۔ انظر الحديث السابق۔

عورتوں سے غیر فطرتی جماع کی حرمت کا بیان

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے غیر فطرتی جماع کرنے سے منع فرمایا۔

تحريم محاشي النساء

۲۰۰۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: ((نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُحَاشِي النِّسَاءِ)).

تخریج: الصحیحة ۲۳۹۹۔ طبرانی فی الاوسط (۷۷۱۸)۔

باب: استطاعت ہونے کی صورت میں شادی کا حکم یا

پھر روزے رکھنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نکاح میری سنت ہے، جو میری سنت پر عمل نہیں کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہوگا۔ تم لوگ شادیاں کرو میں تمہاری تعداد کی بناء پر

باب: الامر بالزواج اذا استطاع

والا بالصوم

۲۰۰۷: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((النَّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي، فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي، وَتَزَوَّجُوا، فَإِنِّي مَكَاثِرُ

سابقہ امتوں سے کثرت و زیادتی تعداد میں مقابلہ کروں گا۔ جس کے پاس وسعت ہو وہ نکاح کر لے اور جس کے پاس وسعت نہ ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ شہوت کو توڑ دیتا ہے۔“

بُكْمُ الْأَمَمِ، وَمَنْ كَانَ ذَا طُولٍ فَلْيَنْكَحْ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّيَامِ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءُ). [الصحيحة: ۲۳۸۳]

تخریج: الصحيحة ۲۳۸۳۔ ابن ماجہ (۱۸۳۶) وللحديث شواهد۔

فوائد: جہاں نفل روزہ عظیم اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے وہاں اس سے شادی کی خواہش میں کمی آجاتی ہے اور بندہ بے راہ روی کا شکار نہیں ہوتا۔

باب: نکاح متعہ کی حرمت کا بیان

باب: تحريم متعة النكاح

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نکلے تو عینہ و داغ میں پڑاؤ ڈالا۔ آپ نے کچھ چراغ دیکھے اور بعض عورتوں کے رونے کی آواز سنی اور پوچھا: ”یہ کیا ہے؟“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول یہ عورتیں ہیں جن سے ان کے خاوندوں نے نکاح متعہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نکاح“ طلاق عدت اور میراث نے متعہ کو منہدم یا حرام قرار دیا ہے۔“

۲۰۰۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ لَمَّا خَرَجَ نَزَلَ ثِيَابَ الْوَدَاعِ، فَرَأَى مَصَابِيحَ، وَسَمِعَ نِسَاءً يَبْكِينَ، فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نِسَاءً كَانُوا تَمْتَعُوا مِنْهُمْ أَزْوَاجَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَدِمَ)) أَوْ قَالَ: حَرَّمَ. الْمُتْعَةَ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ)).

[الصحيحة: ۲۴۰۲]

تخریج: الصحيحة ۲۳۰۲۔ ابن حبان (۳۱۳۹) دارقطنی (۳۵۹/۳) بیہقی (۲۰۷/۷)۔

باب: امہات المؤمنین کے لیے نبی کریم ﷺ کے

باب: امرہ ﷺ ازواجہ بلزوم البیت

ساتھ حج کے بعد گھروں میں رہنے کا حکم

بعد حجتن معہ

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی بیویوں سے فرمایا: ”یہ حج ہے پھر (گھروں میں) اپنی چٹائیوں پر (بیٹھ جانا ہے)۔“ یہ حدیث سیدنا ابو واقد لیثیؓ، سیدنا ابو ہریرہؓ، سیدہ زینب بنت جحشؓ، سیدہ سودہ بن زعمہؓ، سیدہ ام سلمہؓ اور سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے۔

۲۰۰۹: فَإِنَّ: ((هَذِهِ ثُمَّ ظُهُورُ الْحَصْرِ، قَالَ ﷺ: لَا زَوَاجَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ. [الصحيحة: ۲۴۰۱]

تخریج: الصحيحة ۲۳۰۱۔ (۱) ابو واقد: ابو داؤد (۱۷۲۲)۔ احمد (۲۱۹۲۱۸/۵)۔ (۲) ابو ہریرہ: احمد (۳۳۶/۲)۔ ابن سعد (۵۵/۸)۔ (۳) زینب بنت جحش و سودہ: احمد (۳۳۳/۶)۔ ابن سعد (۲۰۸۲۰۷/۸)۔ (۵) ام سلمہ: ابو یعلیٰ (۶۸۸۵)۔ (۶) ابن عمر ؓ: طبرانی فی الاوسط (۷۹۶)۔ ابن حبان (۳۷۰۶)۔

باب: بیوی کے ساتھ اچھی صحبت رکھنے کا وجوب

باب: وجوب احسان صحبة الزوجة

شادی، بیویوں کے مابین انصاف، اولاد کی تربیت.....

۴۰۷

حجر بن قیس۔ جنھوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ کہتے ہیں: سیدنا علیؑ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تیرے لئے ہے، بشرطیکہ اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔“

۲۰۱۰: عَنْ حَجَرِ بْنِ قَيْسٍ - وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ الْحَاہِلِيَّةَ - قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - فَقَالَ: ((هِيَ لَكَ عَلَى أَنْ تُحْسِنَ مُحَبَّتَهَا)).

[الصحيحه: ۱۶۶]

تخریج: الصحيحه ۱۶۶۔ طبرانی فی الکبیر (۳۵۷۰) البزار (۱۳۰۶) الکشف (۲۰۱۹/۸) ابن سعد (۲۰۱۹/۸) عقیدلی فی الضعفاء (۱۲۵/۳) باختلاف۔

فوائد: دیے بھی حسن سلوک بیوی کا حق ہے آپ ﷺ نے مزید تاکید فرمادی۔

میاں بیوی کے درمیان امور آخرت میں مقابلہ بازی

مسابقة الزوجین فی الامور الآخرة

اور جہاد کی فضیلت کا بیان

و فضل الجہاد

سہل بن معاذ بن انس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خاوند جہاد کے لئے روانہ ہو گیا ہے اور میں نماز میں اور اس کے تمام (اچھے) افعال میں اس کی اقتداء کرتی تھی اب آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے اس کے عمل (کے درجے) تک پہنچا دے۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”کیا تو طاقت رکھتی ہے کہ قیام کرتی رہے اور (اسے ترک کر کے) آرام ہی نہ کرے اور روزہ رکھتی رہے اور (کسی دن) افطار نہ کرے اور اللہ کا ذکر کرتی رہے اور (کبھی) اس سے سست نہ پڑے یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے؟“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول میں اس عمل کی طاقت نہیں رکھتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تجھے یہ اعمال کرنے کی طاقت دے بھی دی جائے تو تو اس کے عمل کے دسویں حصے تک بھی نہیں پہنچ سکے گی۔“

۲۰۱۱: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! انْطَلَقَ زَوْجِي غَارِبًا وَكُنْتُ أَقْتَدِي بِصَلَاتِهِ إِذَا صَلَّى، وَيَفْعَلُهُ كُلُّهُ، فَأَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يَبْلُغُنِي عَمَلَهُ حَتَّى يَرْجِعَ؟ فَقَالَ لَهَا: ((أَتَسْتَطِيعِينَ أَنْ تَقُومِي وَلَا تَقْعُدِي، وَتَصُومِي وَلَا تَفْطُرِي وَتَذْكُرِي اللَّهَ. تَبَارَكَ وَتَعَالَى. وَلَا تَفْتُرِي حَتَّى يَرْجِعَ؟)) قَالَتْ: مَا أَطِيقُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ طَوَّقْتِي مَا بَلَغْتَ الْعَشْرَ مِنْ عَمَلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ)).

[الصحيحه: ۳۴۵۰]

تخریج: الصحيحه ۳۴۵۰۔ احمد (۴۳۹/۳) طبرانی فی الکبیر (۱۹۶/۲۰) حاکم (۷۳/۲)۔

فوائد: اس میں مجاہد کی فضیلت و عظمت کا بیان ہے مسلسل قیام روزے اور ذکر اس کے عمل کے دسویں حصے کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔

باب: الزوجة المؤذية ودعاء الحور

العین

۲۰۱۲: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا، إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعَيْنِ: لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدُكَ دَخِيلٌ يُوْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ إِلَيْنَا)). [الصحيحة: ۱۷۳]

تخریج: الصحيحة ۱۷۳۔ ترمذی (۱۱۷۳) ابن ماجہ (۲۰۱۳) احمد (۲۳۲/۵)۔

فوائد: اس کا مطلب یہ ہوا کہ جنت کی ہر حور کو علم ہے کہ کون جنت میں داخل ہو کر بحیثیت خاوند اس کے حصے میں آئے گا۔ نیز خاوند کے لئے تکلیف کا باعث بننے والی عورت کے لیے اس میں وعید پائی جاتی ہے۔

لا تسأل المرأة طلاقاً اختها

۲۰۱۳: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكُنْفِيَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّمَا رِزْقُهَا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). [الصحيحة: ۲۸۰۵]

تخریج: الصحيحة ۲۸۰۵۔ طبرانی فی الکبیر (۲۳/۲۵۳)۔

فوائد: کسی کو طلاق پر ابھارنا شیطانی عمل ہے جیسا کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابلیس پانی پر (ایک روایت کے مطابق سمندر پر) اپنا تخت رکھتا ہے پھر (لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے) اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے۔ سب سے بڑا فتنہ برپا کرنے والا منزلت میں اس سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ایک واپس آ کر کہتا ہے کہ میں نے ایسے ایسے کیا۔ ابلیس کہتا ہے: تو نے کچھ نہیں کیا۔ ایک اور آ کر کہتا ہے: میں نے اسے اس وقت تک نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے مابین جدائی ڈال دی۔ وہ اسے اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے: واہ! تیری کیا بات ہے! پھر اسے گلے لگاتا ہے۔ [صحیح: ۳۲۶۲]

لہذا ہر عورت کو اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہونا چاہئے اور فکر کرنی چاہئے کہ کسی کا گھر اجاڑنے سے حالات نہیں سنورتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے سے دلی سکون ملتا ہے

لا تكلف المرأة الزوج إلا سعة

۲۰۱۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَخَلَ

عورت مرد کو اس کی طاقت بقدر کی تکلیف دے

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

بددعاء

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی عورت اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے تو موٹی آنکھوں والی (جنتی) حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے: اللہ تجھے ہلاک کرے اس کو تکلیف نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے قریب ہے کہ یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس پہنچ جائے۔“

تخریج: الصحيحة ۱۷۳۔ ترمذی (۱۱۷۳) ابن ماجہ (۲۰۱۳) احمد (۲۳۲/۵)۔

فوائد: اس کا مطلب یہ ہوا کہ جنت کی ہر حور کو علم ہے کہ کون جنت میں داخل ہو کر بحیثیت خاوند اس کے حصے میں آئے گا۔ نیز خاوند کے لئے تکلیف کا باعث بننے والی عورت کے لیے اس میں وعید پائی جاتی ہے۔

عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت اپنی کسی بہن کے برتن کو انڈیلنے (یعنی گھر برباد کرنے) کے لئے اس کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے اور (یاد رکھے کہ) اس کا رزق اللہ تعالیٰ پر ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۲۸۰۵۔ طبرانی فی الکبیر (۲۳/۲۵۳)۔

فوائد: کسی کو طلاق پر ابھارنا شیطانی عمل ہے جیسا کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابلیس پانی پر (ایک روایت کے مطابق سمندر پر) اپنا تخت رکھتا ہے پھر (لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے) اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے۔ سب سے بڑا فتنہ برپا کرنے والا منزلت میں اس سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ایک واپس آ کر کہتا ہے کہ میں نے ایسے ایسے کیا۔ ابلیس کہتا ہے: تو نے کچھ نہیں کیا۔ ایک اور آ کر کہتا ہے: میں نے اسے اس وقت تک نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے مابین جدائی ڈال دی۔ وہ اسے اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے: واہ! تیری کیا بات ہے! پھر اسے گلے لگاتا ہے۔ [صحیح: ۳۲۶۲]

لہذا ہر عورت کو اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہونا چاہئے اور فکر کرنی چاہئے کہ کسی کا گھر اجاڑنے سے حالات نہیں سنورتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے سے دلی سکون ملتا ہے

اندر آنے کے لئے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی..... الخ۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے آپ کی بیویاں ارد گرد بیٹھے نان نفقہ کا سوال کر رہی تھیں۔ یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دو: اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی رونق چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دوں اور اچھی طرح تم کو رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو جو تم میں سے نیکو کار ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ میں تیرے سامنے ایک چیز رکھنے کا ارادہ کرتا ہوں“ چاہوں گا کہ تو والدین سے مشورہ کر اور بخلت سے کام نہ لے۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے ابن پر یہ آیت تلاوت کی۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول کیا میں آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں تو اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو پسند کروں گی اور آپ سے مطالبہ کروں گی کہ میں نے آپ سے جو کچھ کہا اپنی کسی دوسری بیوی کو نہ بتلانا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو عورت بھی مجھ سے سوال کرے گی میں اسے بتاؤں گا، اللہ تعالیٰ نے مجھے تکلیف و مشقت میں ڈالنے والا اور پریشان کرنے والا بنا کر نہیں بلکہ تعلیم دینے والا اور آسانیاں پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۵۳۰۔ مسلم (۱۳۷۸) احمد (۳۲۸/۳) بیہقی (۳۸/۷)۔

فوائد: فتوحات کے نتیجے میں جب مسلمانوں کی حالت پہلے سے کچھ بہتر ہو گئی تو انصار و مہاجرین کی عورتوں کو دیکھ کر ازواج مطہرات نے بھی نان نفقہ میں اضافے کا مطالبہ کیا، جس پر آپ ﷺ سادگی پسند ہونے کی وجہ سے سخت کبیدہ خاطر ہوئے اور بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی جو ایک ماہ تک جاری رہی پھر اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب کی مذکورہ آیات نازل کیں اور بیویوں کے سامنے دو چیزیں رکھیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ رہ کر اخروی زندگی کی بہتری چاہتی ہو یا دنیا کی زندگی اور اس کی رونق۔

آپ ﷺ نے سب سے پہلے یہ آیات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے تلاوت کیں، جنہوں نے دنیوی زندگی پر اخروی زندگی کو ترجیح دیتے ہوئے آپ ﷺ کے عقد میں رہنا پسند کیا۔ حدیث کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے خواہ مخواہ تکلف میں پڑنے کی ضرورت نہیں اگر کوئی بیوی سیدہ عائشہ کی بابت پوچھے گی تو میں اس پر معاملہ واضح کر دوں گا۔

لا إكراه علی البنات

بچیوں پر زبردستی نہیں ہے

۲۰۱۵: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مَرْفُوعًا: ((لَا تُكْرَهُوا الْبَنَاتِ فَإِنَّهُنَّ الْمُؤْمِنَاتُ الْغَالِيَاتُ)). [الصحيحه: ۳۲۰۶]

سیدنا عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی بیٹیوں کو مجبور نہ کرو کیونکہ وہ دل بہلانے والی اور اہمیت کی حامل ہیں۔“

تخریج: الصحيحه ۳۲۰۶۔ احمد (۱۵۱/۴) طبرانی فی الکبیر (۳۱۰/۱۷) ابن الجوزی فی العلل (۱۰۴۹) تمام الرازی فی الفوائد (۱۳۰۱)۔

فوائد: معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ نکاح کے معاملے میں ان کی پسند کا بھی لحاظ کرو۔ پہلے بحث کی جا چکی ہے کہ نکاح کرتے وقت ولی اور اس کے ماتحت لڑکی دونوں کی رضامندی ضروری ہے۔

رخصة الكذب لسرور المرأة

عورت کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولنے کی رخصت

۲۰۱۶: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَكْذِبَ [عَلَى] أَهْلِي؟ قَالَ: ((لَا، فَلَا يُحِبُّ اللَّهُ الْكُذْبَ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَسْتَطِيعُهَا وَأَسْتَطِيبُ نَفْسَهَا، قَالَ: ((لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ)). [الصحيحه: ۴۹۸]

سیدنا عطاء بن یسار ؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا مجھے اپنی بیوی سے جھوٹ بولنے سے گناہ ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جھوٹ نہیں بولنا“ اللہ تعالیٰ جھوٹ کو پسند نہیں کرتا۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول میں (جھوٹ بول کر) اس سے صلح چاہتا ہوں اور اس کے نفس کو خوش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو پھر کوئی گناہ نہیں۔“

تخریج: الصحيحه ۴۹۸۔ الحمیدی (۳۲۹) مرسلہ مسلم (۲۶۰۵) الادب المفرد (۳۸۵) احمد (۳۰۴۰۳/۶) ام کلثوم بنت عقبة ؓ۔

فوائد: قاضی عیاض کہتے ہیں: ممکن ہے کہ اس کا معنی یہ ہو کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے اپنی اپنی محبت کا دعویٰ کریں اگرچہ حقیقت حال اس کے برعکس ہو تاکہ ان میں مزید اصلاح اور محبت پیدا ہو۔

امام البانیؒ کے نزدیک اس سے مراد ایسی غلط بیانی نہیں کہ بعد میں جس کا جھوٹ واضح ہو جانے کا خطرہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں اصلاح کی بجائے فساد ہوگا۔ [صحیحہ: ۴۹۸ کے تحت]

بہر حال اس چیز کا فیملہ میاں بیوی میں سے ہر کوئی خود کرے گا مثلاً بیوی نے خاندان سے کوئی مطالبہ کیا لیکن وہ کسی مجبوری کی وجہ سے پورا نہ کر سکا اور اس کی بیوی کا حراج اس کو معذور سمجھنے کے لئے تیار نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ کوئی معقول بہانہ جو اگرچہ خلاف حقیقت ہو کر سکتا ہے۔

لا تنفق المرأة إلا باذن زوجها

عورت اپنے شوہر کی اجازت سے ہی خرچ کرے گی

۲۰۱۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ

سیدنا عبد اللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کا اپنے مال سے عطیہ دینا جائز نہیں۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ [رَفِي مَالِهَا] إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)) [الصحيحه: ۸۲۵]

تخریج: الصحيحه ۸۲۵۔ ابو داؤد (۳۵۴۷) نسائی (۳۷۸۷) احمد (۱۸۳۱۷۹/۲)۔

لوائف: پہلے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث ہو چکی ہے کہ بیوی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر مالی تصرف نہیں کر سکتی۔

عورت کے شکر نہ کرنے کی مذمت

عدم الشکر المرأة

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھتا جو اپنے خاوند کا شکریہ ادا نہیں کرتی“ حالانکہ وہ اس سے بے نیاز بھی نہیں ہو سکتی۔“

۲۰۱۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لَزَوْجِهَا، وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ)).

[الصحيحه: ۲۸۹]

تخریج: الصحيحه ۲۸۹۔ نسائی فی الکبریٰ (۶۱۳۵) حاکم (۱۹۰/۲) بیہقی (۲۹۳/۷)۔

لوائف: کوئی بیوی یہ نہیں چاہتی کہ وہ اپنے خاوند کا گھر چھوڑ کر چلی جائے لیکن وہ خاوند کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتی۔ مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ اپنے کردار میں ایسے تضاد کو پناہ نہ دیں ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت سے محروم ہو جائیں گی۔

باب: دوشیزہ سے شادی کی ترغیب الایہ کہ چھوٹی

باب: الحض علی الزوج بالبکر

بچیوں کی پرورش کی مصلحت ہو

الامصلحة بالصغار

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جابر کیا تیری بیوی ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ سے شادی کی یا کنواری سے؟“ میں نے کہا: بیوہ سے شادی کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کسی نوعمر لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی؟“ میں نے کہا: آپ کے ساتھ فلاں غزوے میں میرے والد شہید ہو گئے تھے ان کی بچیاں تھیں میں نے یہ ناپسند کیا کہ ان کی طرح کی ایک لڑکی سے نکاح کروں۔ میں نے ایک بیوہ عورت سے شادی کر لی تاکہ (میری بہنوں) کی جوگیں مارے اور ان کی پھٹی پرانی قیصوں کی سلائی کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے بہت اچھا سوچا۔“

۲۰۱۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((جَابِرُ! أَلَيْكَ امْرَأَةٌ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((أَيُّهَا نَكَحْتُ أَمْ بِكْرًا؟)) قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَزَوَّجْتُهَا وَهِيَ وَتَرَكَ حَوَارِي، فَكَّرِمْتُ أَنْ أَضْمَّ حَارِيَةً كَلَّا حِدَاهُنَّ، فَتَزَوَّجْتُ نَيْيًّا تَقْصَعُ قُمَّلَةً إِحْدَاهُنَّ، وَتَحْبِطُ دِرْعَ إِحْدَاهُنَّ إِذَا تَعَرَّقَ! قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّكَ نَعَمْ مَا رَأَيْتُ)).

تخریج: الصحيحه ۳۱۵۸۔ احمد (۳۵۸/۳) ابن ابی شیبہ (۴۱۷/۴)۔

لوائف: شریعت نے کنواری لڑکی سے شادی کرنے کو ترجیح دی ہے لیکن اگر کسی بیوہ یا مطلقہ عورت سے شادی کرنے کی کوئی مصلحت

واضح ہو تو اسے اپنا لینا چاہئے۔

نظر المرأة باللب

۲۰۲۰: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: دَخَلَ الْحَبَشَةُ الْمَسْجِدَ بَلَعَيْنِ، فَقَالَ لِي: ((يَا حُمَيْرُ! اتَّحِبِّينَ أَنْ تَنْظُرِي إِلَيْهِمْ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ، وَجِئْتُهُ، فَوَضَعْتُ ذَقْنِي عَلَى عَاتِقِهِ، فَأَسْنَدْتُ وَجْهِي إِلَى حِدِّهِ، قَالَتْ: وَمِنْ قَوْلِهِمْ يَوْمَئِذٍ: أَبَا الْقَاسِمِ طَيْبًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَسْبُكَ!)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَفْعَلْ فَقَامَ لِي، ثُمَّ قَالَ: ((حَسْبُكَ!)) فَقُلْتُ: لَا تَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَتْ: وَمَالِي حُبُّ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَبْلُغَ النِّسَاءَ مَقَامَهُ لِي، وَمَكَانِي مِنْهُ. [الصحيحة: ۳۲۷۷]

عورت کا کھیل کود دیکھنے کا جواز زوجہ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: حبشی لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”حمیراء! کیا تو ان کو (کھیلتا) دیکھنا چاہتی ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہو گئے میں آئی اور اپنی ٹھوڑی آپ کے کندھے پر رکھی اور اپنا چہرے کو آپ کے رخساروں کا سہارا دیا۔ وہ لوگ اس دن بار بار یہ کلمہ دوہراتے تھے: ”أَبَا الْقَاسِمِ طَيْبًا۔“ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اب کافی ہے؟“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول جلدی نہ کریں۔ آپ کھڑے رہے اور (کچھ دیر کے بعد) پھر فرمایا: ”اب کافی ہے؟“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول جلدی نہ کریں۔ مجھے ان لوگوں کی طرف دیکھنا اتنا پسند نہیں تھا میں تو چاہتی تھی کہ عورتوں کو پتہ چل جائے کہ آپ کے نزدیک میرا اور میرے نزدیک آپ کا کیا مقام ہے۔

تخریج: الصحيحة ۳۲۷۷۔ نسائی فی الکبریٰ (۸۹۵۱) طحاوی فی المشکل الآثار (۱/ ۱۱۷)۔

باب: لارهبانية في الاسلام

۲۰۲۱: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ عُمَاصَ بْنِ مَطْعُونٍ الَّذِي كَانَ مَنْ تَرَكَ النِّسَاءَ، بَعَثَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا عُمَاصُ! إِنِّي لَمْ أَوْمَرْ بِالرُّهْبَانِيَّةِ، أُرْغَبْتُ عَنْ سُنَّتِي)) قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((إِنَّ مِنْ سُنَّتِي أَنْ أَصْلِيَ وَأَنَامُ، أَصُومُ وَأَطْعَمُ، وَأَتَكَبَّرُ وَأُطْلِقُ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي، يَا عُمَاصُ، إِنَّ لَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)). قَالَ سَعْدٌ: قَوْلَ اللَّهِ، لَقَدْ كَانَ أَجْمَعَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى أَنَّ رَسُولَ

باب: اسلام میں رہبانیت نہیں ہے سیدنا سعد بن ابو وقاصؓ کہتے ہیں: جب سیدنا عثمان بن مظعونؓ کا عورتوں کو ترک کرنے کا معاملہ پیش آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا: ”عثمان! مجھے رہبانیت کا حکم نہیں دیا گیا“ کیا تو نے میری سنت سے بے رغبتی کی ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرا طریقہ یہ ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں اور طلاق بھی دیتا ہوں“ جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ عثمان تیرے اہل کا تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے۔“ سعد کہتے ہیں: اگر رسول اللہ ﷺ عثمان کو اس کی

اللہ ﷻ اِنْ هُوَ اَقْرَبُ عُنْمَانٍ عَلٰی مَا هُوَ عَلَيْهِ اَنْ نَّخْتَصِيْ فِتْنَتًا۔ [الصحيحة: ۳۹۴]

حالت پر برقرار رکھتے تو مسلمان یہ عزم کر چکے تھے کہ وہ خاصی ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہر شے سے یکسو ہو جائیں گے۔

تخریج: الصحيحة ۳۹۴۔ دارمی (۲۱۷۵)۔

فوائد: دنیا اور اس کی نعمتیں ترک کر دینا اور اپنے اہل و عیال سے علیحدہ ہونا رہبانیت ہے، جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام نے مرد و زن کی روح اور جسم ہر دو کے جائز تقاضوں کو پورا کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ مثلاً نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نیند کے ذریعے جسم کو راحت پہنچائی جائے، جہاں روح کی غذا کو روزے کے ذریعے پورا کیا جائے وہاں روزہ ترک کر کے جسم کا تقاضا پورا کیا جائے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

بیان العقیقة

عقیقة کا بیان

۲۰۲۲: عن عبدالمزنی، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يُعَقُّ عَنِ الْعِلَامِ وَلَا يَمَسُّ رَأْسَهُ بِدَمٍ))۔ [الصحيحة: ۲۴۵۲]

سیدنا عبد مزنی ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”بچے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے گا اور اس کے سر پر خون نہیں لگایا جائے گا۔“

تخریج: الصحيحة ۲۴۵۲۔ ابن ماجہ (۳۱۶۲) طبرانی فی الاوسط (۳۳۵) ابن مندی فی المعرفة (۱/۳۵/۲)۔

فوائد: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دور جاہلیت میں جب لوگ عقیقہ کرتے تھے تو روئی کا ٹکڑا جانور کے خون میں لت پت کر کے اسے بچے کے بال مونڈنے کے بعد اس کے سر پر لگاتے تھے، آپ ﷺ نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا: (اجعلوا مکان الدم خلوقا۔) [ابن حبان، بحوالہ صحیح: ۲۴۵۲ کے تحت] یعنی: خون کی بجائے (سر پر) خلوق خوشبو لگایا کرو۔ اس حدیث میں جاہلیت کی اسی رسم سے منع کیا گیا ہے۔



(۱۵) السَّفَرُ وَالْجِهَادُ وَالْغَزْوُ وَالرِّفْقُ بِالْحَيَوَانِ

یہ باب جہاد سفر لڑائی اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کے بارے میں ہے

کمزور لوگوں کی فضیلت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”ضعفاء کو میرے لئے تلاش کر کے لاؤ، بیشک تم لوگ انہی کمزوروں کی وجہ سے رزق دیئے اور مدد کئے جاتے ہو۔“

فضل الضعفاء

۲۰۲۳: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَبْغَوْنِي الضُّعَفَاءَ، فَإِنَّمَا تُرَزَقُونَ وَتُنَصَّرُونَ بِضَعْفَائِكُمْ)).

[الصحيح: ۷۷۹]

تخریج: الصحيح ۷۷۹۔ ابو داؤد (۲۵۹۳) نسائی (۳۱۸) ترمذی (۱۷۰۲) احمد (۱۹۸/۵)۔

اہل بدر کی فضیلت

سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا: تم اہل بدر کو اپنے اندر کیسا شمار کرتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سب مسلمانوں میں افضل۔“ اس نے کہا: ایسے ہی وہ فرشتے (افضل ہیں) جو بدر کی جنگ میں حاضر ہوئے۔

فضل اهل بدر

۲۰۲۴: عَنْ رُفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ: ((أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ فِينَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ)).

[الصحيح: ۲۵۲۸]

تخریج: الصحيح ۲۵۲۸۔ ابن ابی خيثمة فی التاريخ (۹۹۴) بخاری (۳۹۹۳)۔

سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پشت (اس کی لاغری کی وجہ سے) اس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ پس تم ان پر سواری بھی اس حال میں کرو کہ یہ ٹھیک ہوں اور ان کا گوشت بھی ان

۲۰۲۵: عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِطَبْنِهِ، فَقَالَ: ((اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ، فَارْكَبُوهَا، صَالِحَةً، وَكُلُوا صَالِحَةً)).

[الصحيح: ۲۲۳]

کے تندرست ہونے کی صورت میں کھاؤ۔“

تخریج: الصحیحة ۲۳۔ ابو داؤد (۲۵۳۸) احمد (۱۸۴۱۸۰/۳) ابن حبان (۵۳۵)۔

مسجد میں شعر کہنے کا جواز

ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر ؓ حنان کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں باواز بلند اشعار پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے اسے گھورا لیکن انھوں نے کہا: میں مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھتا تھا جب آپ سے بہتر ہستی (یعنی نبی ﷺ) مسجد میں موجود ہوتی تھی۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”(حسان!) تم میری طرف سے (اشعار کی صورت میں) جواب دو۔ اے اللہ! روح القدس کے ذریعے اس کی مدد فرما۔“

تخریج: الصحیحة ۹۳۳۔ مسلم (۲۳۸۵) ابو داؤد (۵۰۱۳/۵۰۱۳) احمد (۶۶۹/۲) الطیالسی (۲۳۰۹)۔

عورت کو جنگ پر لے جانے کی کراہت

سیدہ ام کلثوم ؓ جن کا تعلق قضاہ قبیلے سے تھا نے نبی ﷺ سے جہاد کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(میں تجھے اجازت) نہیں (دیتا)۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں زخمیوں کی دوا دارو اور مریضوں کی دیکھ بھال کروں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم رہنے دو کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (ﷺ) عورتوں کو جہاد پر لئے جاتے ہیں۔“

تخریج: الصحیحة ۲۸۸۷۔ ابن سعد (۲۲۲۲۲۵/۸) ابن ابی عاصم فی الآحاد (۳۴۷۳) ابو نعیم فی المعرفة (۸۰۲۹) و؟ برقم: ۲۱۲۵۔

جزیرہ عرب سے مشرکوں کو نکالنے کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین وصیتیں فرمائیں: ”مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو و نود سے وہی سلوک کرو جو میں کرتا ہوں۔“ ابن عباس کہتے ہیں کہ

نشد الشعر فی المسجد

۲۰۲۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانٍ وَهُوَ يَنْشُدُ الشَّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَنْشُدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ التَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: أَنْشُدْكَ اللَّهَ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَحَبُّ عَيْنِي، إِلَهُكُمْ أَيَّدَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ)).

کراہۃ الغزو بامرأة

۲۰۲۷: عَنْ أُمِّ كُبَيْشَةَ امْرَأَةٍ مِّنْ قُضَاعَةَ: أَنَّهَا اسْتَأْذَنَتْ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ تَغْزُوَ مَعَهُ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَذْأَوِي الْحَرَجِيَّ، وَأَقُومُ عَلَى الْمَرِيضِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَجْلِسِي، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَغْزُو بِامْرَأَةٍ)).

اخراج المشركين من جزيرة العرب

۲۰۲۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ، فَقَالَ: ((أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِزُوا الْوَلَدَ بِنَحْوِ

مَآكِنَتْ أَجِزُهُمْ)) ثُمَّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تیسری چیز سے خاموشی اختیار کی یا فرمایا کہ مجھے بھلا دی گئی۔
وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ، أَوْ قَالَ فَأَنْسَيْتُهَا۔

تخریج: الصحیحة ۱۱۳۳۔ بخاری (۳۳۳۱/۳۵۲) مسلم (۱۲۳۷) ابوداؤد (۳۰۴۹) احمد (۱/۲۲۲)۔

۲۰۲۹: عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: آجِرُ مَا تَكَلَّمُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخرجوا يهود اهل الحجاز و اهل نجران من جزيرة العرب، واعلموا أن شرار الناس الذين اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد)). [الصحیحة: ۱۱۳۲]

سیدنا ابوعبیدہ ؓ سے روایت ہے کہ آخری بات جو ﷺ نے ارشاد فرمائی، یہ تھی: ”جازی اور نجرانی یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور جان لو کہ بدترین لوگ وہ ہیں جو اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیتے ہیں۔“

تخریج: الصحیحة ۱۱۳۲۔ احمد (۱/۱۹۵) الحمیدی (۸۵) الطیالسی (۲۲۹) دارمی (۲۳۹۸) ابو یعلیٰ (۸۷۲)۔

رات کو سفر کرنے کا استحباب

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سرسبز و شاداب زمین آجائے تو سواری سے نیچے اتر آیا کرو اور اسے چرنے دیا کرو اور جب قحط زدہ زمین آجائے تو سوار ہو جایا کرو اور رات کو سفر کیا کرو کیونکہ رات کو زمین کی مسافت مختصر ہو جاتی ہے۔“

استحباب السفر باللیل

۲۰۳۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اخْضَبَتِ الْأَرْضُ فَأَنْزِلُوا عَنْ ظَهْرِكُمْ، وَأَعْطُوهُ حَقَّهُ مِنَ الْكَلَاءِ، وَإِذَا أَجْدَبَتِ الْأَرْضُ فَأَمْضُوا عَلَيْهَا، وَعَلَيْكُمْ بِالذَّلْجَةِ، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ)).

[الصحیحة: ۶۸۲]

تخریج: الصحیحة ۲۸۲۔ طحاوی فی المشکل (۳۱/۱) بیہقی (۲۵۶/۵) خطیب فی التاریخ (۳۲۹/۸)۔

کون سا گھوڑا بہتر ہے

سیدنا عقبہ بن عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر جہاد کرنے کا ارادہ ہے تو ایسا گھوڑا خرید کر رکھو جس کا رنگ کالا ہو پیشانی اور ٹانگوں میں بیڑی کی جگہ سفید ہو اور اس کی ایک یا دونوں ٹانگوں میں سفید حلقہ نہ ہو۔ (اگر ایسا گھوڑا ہوا تو) تو مالی غنیمت پاؤ گے اور سالم رہو گے۔“

ای الخیل خیر

۲۰۳۱: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أُرِدْتَ أَنْ تَغْزَوْا، إِشْتَرِ قَرَسًا أَدْهَمَ، أَعْرَى، مُحَجَّلًا، مُطْلَقَ الْيَمْنَى، فَإِنَّكَ تَغْنَمُ وَتَسْلَمُ)).

[الصحیحة: ۳۴۴۹]

تخریج: الصحیحة ۳۳۳۹۔ حاکم (۹۲/۲) طبرانی فی الکبیر (۲۹۳/۱۷)۔

جب کوئی شخص مسلمان ہو جاتا ہے تو وہ اپنی زمین کا

اذا اسلم الرجل احق بأرضه

زیادہ حق دار ہے

سیدنا صحر بن عیلہ ؓ کہتے ہیں کہ جب اسلام کا ظہور ہوا تو بنو سلیم کے کچھ لوگ اپنی زمینیں چھوڑ کر بھاگ گئے میں نے ان پر قبضہ کر لیا اور وہ مسلمان ہو (کر واپس آ) گئے اور اس بارے میں نبی ﷺ تک جھگڑا لے گئے۔ آپ ﷺ نے انھیں زمینیں واپس دلا دیں اور فرمایا: ”جب کوئی آدمی مسلمان ہو جاتا ہے تو وہ اپنی زمین اور مال کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔“

۲۰۳۲: عَنْ صَحْرِ بْنِ عَيْلَةَ: إِذَا قَوْمًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَرُّوْا عَنْ أَرْضِهِمْ حِينَ جَاءَ الْإِسْلَامَ، فَأَخَذَتْهَا فَأَسْلَمُوا، فَخَاصَمُونِي فِيهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: ((إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ فَهُوَ أَحَقُّ بِأَرْضِهِ وَمَالِهِ)).

[الصحيحة: ۱۲۳۰]

تخریج: الصحيحة ۱۲۳۰۔ احمد (۳۱۰/۳) ابن الاثیر فی اسد الغابة (۱۲/۳) ابن سعد (۳۱/۶) بخاری فی التاريخ (۳/۳۱۱۰/۳) دارمی (۱۶۴۳) من طریق آخر عنه۔

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اپنے گھر سے نکلے گے تو دو رکعت نماز ادا کر لیا کر، کیونکہ یہ تجھے برے نکلنے سے روک لیں گی اور جب تو اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کر، یہ تجھے برے داخلے سے روک لیں گی۔“

۲۰۳۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنَازِلِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَمْنَعَانِكَ مِنَ مَخْرَجِ السُّوءِ، وَإِذَا دَخَلْتَ إِلَى مَنَازِلِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَمْنَعَانِكَ مِنْ مَدْخَلِ السُّوءِ)). [الصحيحة: ۱۳۲۳]

تخریج: الصحيحة ۱۳۲۳۔ المخلص فی حدیثہ کما فی المنتقى منه (۱۲/۶۹/۱) البزار (الكشف: ۷۳۶) و (البحر الزخار: ۸۵۶۷) بیہقی فی الشعب (۳۰۷۸)۔

جانوروں کے ساتھ نرمی کرنا

سیدنا سوادہ بن ربیع ؓ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے میرے لئے کچھ اونٹنیوں کا حکم دیا اور مجھے فرمایا: ”جب تو اپنے گھر پہنچے تو انھیں کہنا کہ موسم بہار میں پیدا ہونے والے ان کے بچوں کو اچھی غذا دیں، نیز انھیں کہنا کہ وہ اپنے ناخن تراش لیں تاکہ دودھ دوتے وقت مویشیوں کے تھنوں کو تکلیف نہ ہو۔“

الرفق بالحيوان

۲۰۳۴: عَنْ سَوَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْتُهُ: فَأَمْرٌ لِي بِدَوْدٍ، ثُمَّ قَالَ لِي: ((إِذَا رَجَعْتَ إِلَى بَيْتِكَ فَمُرْهُمْ، فَلْيُحْسِنُوا عِدَاءَ رَبَائِعِهِمْ وَمُرْهُمْ فَلْيَقْلِمُوا أَظْفَارَهُمْ وَلَا يَبْطُلُوا بِهَا ضُرُوعَ مَوَاشِيهِمْ إِذَا حَلَبُوا)).

[الصحيحة: ۳۱۷]

تخریج: الصحيحة ۳۱۷۔ احمد (۳۸۳/۳) ابن الاثیر فی اسد الغابة (۲/۳۸۹) بیہقی (۱۳/۸)۔

باب: اس امت کا فتنہ مال و دولت ہے

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

باب: فتنۃ الامۃ المال

۲۰۳۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ

نے فرمایا: ”جب فارس (ایران) اور روم کے خزانے تمہارے لئے فتح کر لئے جائیں گے تو تم اس وقت کس قسم کے لوگ ہو گے؟“ سیدنا عبدالرحمن بن عوف ؓ نے کہا: ہم وہی بات کہیں گے جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی اور بات بھی ہے؟ پہلے تو تم بڑھ چڑھ کر حصہ لو گے پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے پھر باہم قطع تعلق ہو کر ایک دوسرے سے دشمنی کرو گے پھر ایک دوسرے سے منافرت رکھو گے اور اس قسم کی (بیچ عادتیں) اپناؤ گے اور پھر مہاجرین کے گھروں پر بلہ بول دو گے اور ان کو ایک دوسرے سے لڑا دو گے۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ [خَزَائِنُ] فَارِسَ وَالرُّومِ أَى قَوْمِ أَنْتُمْ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ. قَالَ ﷺ: أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ، ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ، ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ، فَتَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ)). [الصحيحة: ۲۶۶۵]

تخریج: الصحيحة ۲۶۶۵۔ مسلم (۲۹۶۲) ابن ماجہ (۳۹۹۶)۔

امامت کی اہمیت

همية الإمامة

سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تین آدمی سفر پر ہوں تو ان میں سے ایک دوسروں کو امامت کروائے اور اس کا حقدار وہی ہوگا جسے قرآن مجید زیادہ یاد ہوگا۔“

۲۰۳۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً [فِي سَفَرٍ] فَلْيُؤَمِّمُهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَفْرُوهُمْ)). [الصحيحة: ۳۹۷۹]

تخریج: الصحيحة ۳۹۷۹۔ مسلم (۲۲۲) ابن حبان (۲۱۳۲) نسائی (۷۸۳) احمد (۲۴/۳)۔

ہلاکت والی زمین کے پاس سے جلدی گزرنا

صرار السريع بأرض المهلكة

سیدنا ابوامامہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جب تم ایسی زمین سے گزرو جہاں کسی امت کی ہلاکت ہوئی ہو تو تیز چلا کرو۔“

۲۰۳۷: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا مَرَرْتُمْ عَلَى أَرْضٍ قَدْ أَهْلَكَتْ بِهَا أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ، فَأَعْلُوا السَّيْرَ)). [الصحيحة: ۳۹۴۱]

تخریج: الصحيحة ۳۹۴۱۔ ابوالشیخ فی الطبقات (۱۷۱) وابو نعیم فی اخبار اصحابان (۱۳۹/۲) طبرانی فی الکبیر (۸۰۶۹/۸۶۰۸)۔

اہل دمشق کی فضیلت کا بیان

فضل من اهل دمشق

سیدنا ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جب گھمسان کی جنگیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ دمشق سے مخلص

۲۰۳۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا وَقَعَتِ الْمَلَاحِمُ بَعَثَ

جہاد سفر لڑائی اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کے.....

اللَّهُ بَعَثَ مِنَ الْمَوَالِي [مِنْ دِمَشْقٍ] هُمْ أَكْرَمُ
الْعَرَبِ قَرَسًا وَأَجُودَهُ سَلَحًا يُؤَيِّدُ اللَّهُ بِهِمُ
الدِّينَ)). [الصحيحه: ۲۷۷۷]

تخریج: الصحيحه ۲۷۷۷۔ ابن ماجہ (۳۰۹۰) حاکم (۵۳۸/۳) ابن عساکر (۱۹۸، ۱۹۹)۔

جانوروں پر آسانی کرنے کا بیان

سیدنا معاذ بن انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان جانوروں پر سوار ہو اس حال میں کہ یہ صحت مند ہوں اور ان کو صحت و سالمیت کی حالت میں ہی چھوڑ دیا کرو اور ان کو کرسیاں نہ بنا لو (یعنی خواہ مخواہ ان پر نہ بیٹھے رہو)۔“

تخریج: الصحيحه ۲۱۔ احمد (۳۲۰/۳) حاکم (۳۲۲/۱) بیہقی (۲۲۵/۵)۔

الرحمة على الدواب

۲۰۳۹: عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((ارْكَبُوا
هَذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً، وَارْتَدِعُوا سَالِمَةً، وَلَا
تَتَخَذُوا كَرَاسِيَّ)). [الصحيحه: ۲۱]

تیر اندازی کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ صحابہ کی ایک جماعت جو تیر اندازی کر رہی تھی کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ”اے اولادِ اسماعیل! تم تیر اندازی کرو اس لئے کہ تمہارا باپ بھی تیر انداز تھا۔“

فضل الرمی

۲۰۴۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى
قَوْمٍ يَرْمُونَ، فَقَالَ: ((ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ)
فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا)). [الصحيحه: ۱۴۳۹]

تخریج: الصحيحه ۱۴۳۹۔ احمد بن محمد الزعفرانی فی فوائد ابی شعیب (۱/۸۲) حاکم (۹۳/۲) ابن حبان (۳۶۹۳) من طریق آخر عنه۔

باب: تعلیمات نبوی ﷺ میں طویل سفر کے لیے روانگی

باب: من تعالیمہ ﷺ کیفیۃ المشی

کی کیفیت کا بیان

فی السفر الطویل

تیز چلنے کے ساتھ مدد طلب کرو

الاستعانة بالنسل

سیدنا جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال نکلے صحابہ آپ کے پاس جمع ہوئے صف بنا کر کھڑے ہوئے پیادہ گئے اور کہنے لگے: ہم رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کے درپے ہوتے ہیں۔ انھوں نے کہا: سفر دشوار ہو گیا ہے اور مسافت لمبی ہے (کیا کریں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیز چلنے کی

۲۰۴۱: عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ
الْفَتْحِ، ثُمَّ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ الْمَشَاءُ مِنْ أَصْحَابِهِ
وَصَفَّوْا لَهُ، وَقَالُوا: نَتَعَرَّضُ لِدَعَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَقَالُوا: اشْتَدَّ عَلَيْنَا السَّفَرُ، وَطَالَتِ الشُّقَّةُ،
قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَعِينُوا بِالنَّسْلِ

صورت میں مدد طلب کرو اس طرح سفر بھی جلدی ہوگا اور تم لوگ آسانی بھی محسوس کرو گے۔“ ہم نے ایسے ہی کیا ہمیں آسانی محسوس ہوئی اور جس چیز کا ہمیں احساس ہو رہا تھا وہ ختم ہو گئی۔

فَإِنَّهُ يَقْطَعُ عَنْكُمْ الْأَرْضَ تُخْفُونَ لَهُ)) فَقَعَلْنَا ذَلِكَ وَخَفْنَا لَهُ، وَذَهَبَ مَا كُنَّا نَحْذَرُ۔

[الصحیحة: ۲۵۷۴]

تخریج: الصحیحة ۲۵۷۴۔ ابن خزيمة (۲۵۳۶) ابو یعلیٰ (۱۸۸۱)۔

چوکیداری کرنے کی فضیلت کا بیان

سیدنا سہل بن حنظلہ ؓ سے روایت ہے کہ حنین والے دن صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے دیر تک چلتے رہے حتیٰ کہ شام ہو گئی۔ نماز کا وقت آ گیا۔ ایک گھوڑ سوار آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے آگے آگے چلتا رہا اور فلاں فلاں پہاڑ کو عبور کرتا گیا، حتیٰ کہ صبح سویرے ہوازن قبیلے تک پہنچ گیا، ان کے آباء اپنی بیویوں، اونٹوں اور بھیڑ بکریوں سمیت حنین میں جمع ہیں۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ”یہ مال تو کل مسلمانوں کی غنیمت بننے والا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔“ پھر فرمایا: ”آج رات کون پہرہ دے گا؟“ انس بن ابومرثد غنوی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سوار ہو جا۔“ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس گھائی کی طرف چلنا شروع کر دے اور اس کی بلند چوٹی تک پہنچ جا، ہمیں آج رات تیری سمت سے کوئی دھوکا نہیں دیا جانا چاہئے۔“ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ جائے نماز کی طرف نکلے دو رکعت سنتیں پڑھیں اور پوچھا: ”کیا تم نے اپنے گھوڑ سوار کو محسوس کیا؟“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں تو محسوس نہیں ہوا۔ پھر اقامت کہی گئی رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھانا شروع کی اور نماز میں ہی اس گھائی کی طرف متوجہ ہوتے رہے یہاں تک کہ نماز مکمل کی اور سلام پھیرا۔ پھر فرمایا: ”خوش ہو جاؤ تمھارا گھوڑ سوار آ گیا ہے۔“ ہم نے گھائی کے درختوں کے بیچ سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اچانک وہ پہنچ گیا رسول اللہ ﷺ کے

فضل الحراسة

۲۰۴۲: عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَأُطْبِنُوا حَتَّى كَانَتْ عَشِيَّةٌ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ حَتَّى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بَكْرَةِ آبَائِهِمْ يَطْعِنُهُمْ وَتَعْمِيهِمْ وَشَائِهِمْ اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((تِلْكَ غَيِّمَةُ الْمُسْلِمِينَ. عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ يَحْرُسَنَا اللَّيْلَةَ؟)) قَالَ: أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: فَارْتَكَبْ فَرَكَبَ قَرَسًا لَهُ، فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَقْبِلْ هَذَا الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ وَلَا تَغْرُونَ مِنْ قِيلِكَ اللَّيْلَةَ)) فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَصَلَاةٍ فَرَسَعَ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَحْسَسْتُمْ فَارِسُكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَحْسَسْنَاهُ، فَثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي يَلْتَفِتُ إِلَى الشَّعْبِ، حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّم، قَالَ: ((أَبَشِّرُوا)) فَقَدْ جَاءَ كُمْ فَارِسُكُمْ)) فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشَّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى

سامنے کھڑا ہوا، سلام کیا اور کہا: رسول اللہ کے حکم کے مطابق میں گیا اور گھائی کی چوٹی تک پہنچ گیا، جب صبح ہوئی تو میں نے دو گھائیوں کو عبور کیا، لیکن کوئی آدمی مجھے نظر نہ آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”کیا تو رات کو اپنی سواری سے اترا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں، مگر نماز پڑھنے یا قضاے حاجت کرنے کے لئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”تو نے (اپنے لئے جنت کو) واجب کر دیا ہے آج کے بعد اگر عمل نہ بھی کرے تو کوئی حرج نہیں۔“

تخریج: الصحیحة ۳۷۸۔ ابو داؤد (۲۵۰۱) نسائی فی الکبریٰ (۸۸۷) حاکم (۲/ ۸۳، ۸۴) ابن خزيمة (۳۸۷)۔

باب: من ادبه ﷺ عند التودیع

۲۰۴۳: عَنْ فَرْعَةَ، قَالَ: أُرْسَلَنِي ابْنُ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ فَقَالَ: تَعَالَ حَتَّى أُوَدِّعَكَ كَمَا وَدَّعَنِي رَسُولُ اللَّهِ، وَأُرْسَلَنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ، فَقَالَ: ((أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِمَ عَمَلِكَ)). [الصحیحة: ۱۴]

تخریج: الصحیحة ۱۴۔ احمد (۲/ ۳۸۲۵) ابو داؤد (۲۶۰۰) حاکم (۲/ ۹۷) ترمذی (۳۳۳۳، ۳۳۳۲)۔

الوداع کرنے کی دعا

دعاء استبداع

سیدنا عبداللہ عظمیٰ ﷺ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی لشکر کو الوداع کہنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: ”میں تیرے دین کو تیری امانت کو اور تیرے آخری عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“

۲۰۴۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطَمِيِّ، قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ، قَالَ: أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِمَ عَمَلِكَ)).

تخریج: الصحیحة ۱۵۔ ابو داؤد (۲۶۰۱) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۵۰۳) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۵۰۷)۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کسی کو الوداع کہتے تو فرماتے: ”میں تیرے دین کو تیری امانت کو اور تیرے آخری عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“

۲۰۴۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا وَدَّعَ أَحَدًا قَالَ: ((أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِمَ عَمَلِكَ))

تخریج: الصحیحة ۱۶۔ احمد (۲/ ۳۵۸) بهذا اللفظ ابن ماجہ (۲۸۲۵) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۵۰۸) بلفظ

استوعکم اللہ الذی لا تضیع ودائعہ۔

ملعون من قتله رسول

۲۰۴۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((اَسْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ حِينَئِذٍ يَشِيرُ إِلَى رَبَائِعِيَّتِهِ. اَسْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). [الصحيحه: ۱۴۶۰]

تخریج: الصحيحه ۱۳۶۰۔ بخاری (۴۰۷۳) و مسلم (۱۷۹۳) واللفظ له۔

جس کو رسول قتل کریں وہ لعنتی ہے

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سامنے والے دانتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوا جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کیا۔ اس آدمی پر بھی اللہ تعالیٰ سخت غضبناک ہوتا ہے جس کو اللہ کا رسول جو جہاد کر رہا ہو قتل کرتا ہے۔“

نہین کے مسائل کا بیان

سیدنا عقبہ بن عامر ؓ کہتے ہیں کہ میں نے شام سے مدینہ کی طرف جمعہ والے دن سفر شروع کیا۔ میں سیدنا عمر بن خطاب ؓ کے پاس آیا۔ انھوں نے پوچھا: تو نے اپنے پاؤں موزوں میں کب داخل کئے تھے؟ میں نے کہا: جمعہ کے دن۔ انھوں نے کہا: کیا ان کو اتارا بھی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے کہا: تو نے سنت کی موافقت کی ہے۔

بیان الخفین

۲۰۴۷: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْحُمَةِ، فَدَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: مَتَى أَوْ لَحْتَ خُفَيْكَ فِي رَجُلَيْكَ؟ قُلْتُ: يَوْمَ الْحُمَةِ، قَالَ: فَهَلْ نَزَعْتَهُمَا؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((أَصَبْتَ السُّنَّةَ)). [الصحيحه: ۲۶۲۲]

تخریج: الصحيحه ۲۶۲۲۔ طحاوی فی شرح المعانی (۴۸/۱) دارقطنی (۱۹۲/۱) حاکم (۱۸۱/۱) بیہقی (۲۸۰/۱)۔

افضل ترین جہاد

سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل جہاد ان لوگوں کا ہے جو پہلی صف میں دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں اور پیچھے کو متوجہ نہیں ہوتے حتیٰ کہ وہ شہید ہو جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنت کے اعلیٰ بالا خانوں میں داخل ہوں گے۔ ان کی طرف تیرازت دیکھتا ہے اور تیرازت جب کسی قوم پر ہنس دے تو ان پر کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا۔“

افضل الجہاد

۲۰۴۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوعًا: ((أَفْضَلُ الْجِهَادِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَلْقَوْنَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَلَا يَلْفِتُونَ وَجُوهَهُمْ حَتَّى يَقْتُلُوا أَوَّلِيكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْعُزْرِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ، إِنَّ رَبَّكَ إِذَا ضَحِكَ إِلَى قَوْمٍ فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ)). [الصحيحه: ۲۵۵۸]

تخریج: الصحيحه ۲۵۵۸۔ طبرانی فی الاوسط (۳۱۳۳)۔

جہاد سفر لڑائی اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کے.....

باب: كلمة الحق

٢٠٤٩: ثَابِتٌ (أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ
عَدْلٍ (وَفِي رِوَايَةٍ: حَقٍّ) عِنْدَ سُلْطَانِ جَائِرٍ))
وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي
أَمَامَةَ وَطَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، وَجَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
وَالزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا - [الصحيحه: ٤٩١]

باب: کلمہ حق کہنے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ عدل (یا کلمہ حق) کہنا ہے۔“ یہ حدیث سیدنا ابوسعید خدریؓ، سیدنا ابوامامہؓ، سیدنا طارق بن شہابؓ اور سیدنا جابر بن عبد اللہؓ سے اور امام زہریؒ سے مرسلۃ مردی ہے۔

تخريج: الصحيحة ٣٩١- (١) أبو سعيد: أبو داود (٣٣٣٣) ترمذی (٢١٤٣) ابن ماجه (٣٠١١)۔ (٢) أبو امامة: ابن ماجه (٣٠١٢)۔ احمد (٥/ ٢٥٢٣٥١)۔ (٣) طارق بن شهاب: نسائي (٣٣١٣) احمد (٣/ ٣١٥)۔ (٤) جابر بن عبد الله: عقيلي في الضعفاء (٣/ ٣٢٦)۔ (٥) عمير اللبني رضي الله عنه: حاكم (٣/ ٦٣٦)۔

نوع آخر من افضل الجهاد

٢٠٥٠: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ مَرْفُوعًا: ((الْفَضْلُ
الْجِهَادُ مِنْ عَقْرِ جَوَادَةٍ وَأَهْرِيقْ دَمَهُ)).
[الصحيحة: ٥٥٢]

افضل جہاد کی ایک اور قسم

سیدنا عمرو بن عبسہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”افضل جہاد اس آدمی کا ہے جس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں اور اس کا خون بہا دیا جائے۔“

تخريج: الصحيحة ٥٥٢. أحمد (٣/ ٣٨٥) ابن ماجه (٢٤٩٣) عبد بن حميد (٣٠١).

٢٠٥١: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى
النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:
«(أَفْضَلُ النَّاسِ (وَفِي رِوَايَةٍ: خَيْرُ النَّاسِ)
رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ، ثُمَّ
مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِّنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ رِثَةً،
وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ»)). (الصحيح: ١٥٣١)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا: کون سے لوگ افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں سب سے افضل (یا بہتر) وہ آدمی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ (اس کے بعد اس) مومن (کا درجہ ہے جو) کسی گھاٹی میں فروکش ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا۔“

تخریج: الصحیحة ۱۵۳۱۔ بخاری (۲۷۸۶) مسلم (۱۸۸۸) ابوداؤد (۲۳۸۵) ترمذی (۱۲۶۰) نسائی (۳۱۰۷) ابن ماجه (۳۹۷۸) احمد (۱۶/۳)۔

باب: من الرفق بالحيوان

٢٠٥٢: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ، قَالَ: أُرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَاسْرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ،

باب: جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کا بیان

سیدنا عبد اللہ بن جعفر ؑ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور میرے ساتھ رازداری سے ایک بات کی جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا اور رسول اللہ ﷺ کو

تضائے حاجت کے لئے کسی اونچی چیز (دیوارِ ٹیلہ وغیرہ) یا بھجور کے جھنڈ کے ساتھ پردہ کرنا سب سے زیادہ پسند تھا۔ سو آپ ﷺ ایک انصاری آدمی کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ پس جب اونٹ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو بلبلیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ نبی ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کی کوہان اور کان کے عقبی حصے پر ہاتھ پھیرا تو اس کو قرار آ گیا۔ آپ نے پوچھا: ”اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟“ پس ایک نوجوان انصاری آپ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو اس جانور کے بارے میں جس کا اللہ نے تجھ کو مالک بنایا ہے اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیونکہ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور (مشقت زیادہ لے کر) تھکا دیتا ہے۔“

تخریج: الصحیحہ ۲۰۔ ابوداؤد (۲۵۴۹) احمد (۱/ ۲۰۵۲۰۳) حاکم (۲/ ۱۰۰۹۹) ابو یعلیٰ (۶۷۸۷) مسلم (۳۳۲/ ۲۳۲۹) مختصراً بدون القصة۔

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنا پاؤں بکری کے پہلو پر رکھ کر چھری تیز کر رہا تھا اور وہ اسے کن آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کام پہلے کیوں نہیں کر لیا؟ کیا تو اسے دو دفعہ ذبح کرنا چاہتا ہے؟“

تخریج: الصحیحہ ۲۴۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۹۱۶) والاوسط (۳۶۱۳) بیہقی (۳/ ۲۳۳۲۳۱)۔

لا یعدل العمل بالجہاد

۲۰۵۴: عَنْ فَضَالَةَ، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ، مَا أَقْرَبُ الْعَمَلِ إِلَى الْجِهَادِ؟ قَالَ: ((أَقْرَبُ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَا يُقَارِبُهُ شَيْءٌ، إِلَّا مَنْ كَانَ مِثْلَ هَذَا، وَأَشَارَ النَّبِيُّ

سیدنا فضالہ ؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے (ذرا بتائیں کہ) جہاد کے قریب ترین عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب عمل اس کے راستے میں جہاد کرنا ہے اور اس جیسا کوئی عمل نہیں ہے ہاں جو اس طرح کا آدمی ہو۔“

جہاد سفر لڑائی اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کے.....

۴۲۵

پھر نبی ﷺ نے قیام کرنے والے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا جو نہ قیام کرنے سے ست پڑتا ہے اور نہ روزے میں رکھے میں غفلت برتا ہے۔

﴿إِلَىٰ قَائِمٍ لَا يُقْتَرُ مِنْ قِيَامٍ وَلَا صِيَامٍ﴾

[الصحيحة: ۳۹۳۸]

تخریج: الصحيحة ۳۹۳۸۔ بخاری فی التاریخ (۱۵۲/۲)۔

چوکیداری کی فضیلت

سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کہ نبی ﷺ نے فرمایا (بسا اوقات وہ اس حدیث کو آپ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کرتے تھے): ”کیا میں تمہیں ایسی رات کے بارے میں بتاؤں جو شب قدر سے بھی زیادہ فضیلت والی ہے؟ (وہ رات جس میں) آدمی ایسی سرزمین میں پہرہ دے رہا ہو جہاں خوف و دہشت ہو اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ شاید وہ اپنے گھر والوں کی طرف نہ لوٹ سکے۔“

تخریج: الصحيحة ۲۸۱۱۔ الرویانی فی مسنده (۱۳۲۰) حاکم (۸۱/۸۰) بیہقی (۱۳۹/۹)۔

میری امت کے کچھ افراد کو زنجیروں میں جھکڑ کر داخل

يساق الى الجنة في امتي رجال في

کیا جائے گا

السلال

سیدنا ابو طفیل ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور بہت مسکرائے پھر فرمایا: ”کیا تم مجھ سے میری مسکراہٹ کے بارے میں دریافت کرو گے؟“ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں نہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنی امت کے کچھ لوگ دیکھے جنہیں زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لے جایا جا رہا ہے وہ جنت انہیں بڑی ہی ناپسند ہے!“ ہم نے کہا: وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ عجمی لوگ ہیں، مہاجروں نے انہیں قیدی بنا کر اسلام میں داخل کر دیا۔“

۲۰۵۶: عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اسْتَفْرَقَ ضِحْكًا ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّا ضَحِكْتُ؟ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّا ضَحِكْتُ؟ قَالَ: رَأَيْتُ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يُسَاقُونَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ، مَا أَكْرَهَهَا إِلَيْهِمْ قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: قَوْمٌ مِنَ الْعَجَمِ يُسَيِّبُهُمُ الْمَهَاجِرُونَ فَيَذْخُلُونَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ)). [الصحيحة: ۲۸۷۴]

تخریج: الصحيحة ۲۸۷۴۔ ابو نعیم فی اخبار اصبهان (۲/۲۹۸) البزار (الكشف: ۱۷۳۰) و (البحر: ۲۷۸۰) الدولابی فی الكنی (۱۰۲/۲)۔

باب: نبی کریم ﷺ کی نبوت کی ایک نشانی

باب: من اعلام نبوته ﷺ

سیدنا سلیمان بن مردؑ کہتے ہیں: جب غزوہ خندق والے دن لشکروں کو بھگا دیا گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اب ہم (غزوہ خندق میں شکست سے دوچار ہونے والے مشرکین مکہ سے) سے لڑنے کے لئے ان کے علاقے میں گھسیں گے، وہ ہم پر چڑھائی نہیں کریں گے، اب ہم ان کی طرف پیش قدمی کریں گے۔“

۲۰۵۷: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ جِئْنَ أَجْلَى الْأَحْزَابِ [يَعْنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ] عَنْهُ: ((الآنَ (وَفِي رَوَايَةٍ: الْيَوْمَ) نَغْزُوهُمْ (يَعْنِي: مُشْرِكِي مَكَّةَ الَّذِينَ أَنْهَزُمُوا فِي غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ) وَلَا يَغْزُونَا، [نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ]))۔

[الصحيحه: ۳۲۴۳]

تخریج: الصحيحه ۳۲۴۳۔ بخاری ۳۱۱۰/۳۱۰۹ احمد (۲/۲۶۲) طبرانی فی الکبیر (۳۸۵/۶۳۸۳)۔

سونے کی دعا

سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر لیٹے تو کہے: اے اللہ! تو نے مجھے پیدا کیا اور تو ہی اس کو فوت کرے گا، تیرے لئے ہی اس کا مرنا اور زندہ رہنا ہے۔ اگر تو اس کو زندگی عطا کرے تو اس کی حفاظت کرنا اور اگر مار دے تو بخش دینا۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اس آدمی نے عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا: کیا تو نے یہ کلمات اپنے باپ عمرؓ سے سنے ہیں؟ انھوں نے کہا: عمرؓ سے اعلیٰ شخصیت یعنی رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں۔

دعاء النوم

۲۰۵۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ: ((اللَّهُمَّ! [أَنْتَ] خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاها، لَكَ مِمَّا تَهَا وَمَحْيَاها، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْها، وَإِنْ أَمَتَهَا فَاعْفُ عَنها، اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ)). فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عُمَرَ؟ فَقَالَ: مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ! مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔ [الصحيحه: ۳۹۹۸]

تخریج: الصحيحه ۳۹۹۸۔ مسلم (۲/۲۷۱۲) احمد (۲/۷۹) ابن حبان (۵۵۳۱)۔

باب: من هديه صلى الله عليه وسلم
في الجهاد و اقتداء الصحابة في

المعارك واستبسالهم فيها

۲۰۵۹: عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ حَيَّةٍ، قَالَ: (أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ قَالَ لِلْهُزْمَرَانِ: أَمَا إِذَا قَتَنِي بِنَفْسِكَ فَانْصَحْ لِي۔ وَذَلِكَ أَنَّهُ قَالَ لَهُ: ((تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ)) فَأَمِنَهُ، فَقَالَ الْهُزْمَرَانُ: نَعَمْ، إِنَّ فَارِسَ

باب: جہاد کے متعلق طریقہ نبوی ﷺ اور صحابہ کا
لڑائیوں کی اس کی پیروی کرنا اور اس میں جان دینے
کے لیے ہمہ وقت تیار رہنا

زیاد بن جبیر بن حبیہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد گرامی نے بتایا بلاشبہ عمر بن الخطابؓ نے ہرمزان کو کہا کہ جب تم نے مجھے اپنے مقابلہ میں کمزور جان ہی لیا ہے تو ہمیں کوئی نصیحت کرو اور اس کو یہ بھی کہا کہ جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہو تم پر کوئی حرج نہیں اور تمہیں امان بھی دی جاتی ہے۔ ہرمزان نے کہا ٹھیک ہے۔ فارس

والوں کے آج ایک سر اور دو بازو ہیں۔ (عمرؓ نے) پوچھا: سر کہاں ہے؟ اس نے کہا: بندار کے ساتھ نہاوند ہے اور اس کے ساتھ بصری کے پرانے عجمی بھی ہیں اور اہل اصفہان بھی۔ انھوں نے پوچھا: بازو کہاں ہیں۔ ہرمزان نے جگہ کے بارے میں بتایا تھا لیکن میں بھول گیا۔ ہرمزان نے یہ بھی کہا کہ آپ ان کے بازوؤں کو کاٹ دیں۔ سر کمزور ہو جائے گا۔ عمرؓ نے کہا: اللہ کے دشمن تم جھوٹ کہتے ہو۔ ہم سر کا ارادہ کریں گے تو اللہ اس کو کاٹ دے گا تو جب اللہ سر کو کاٹ دے گا تو بازو خود بخود کاٹ جائیں گے۔ عمرؓ نے اس جنگ میں خود جانے کا ارادہ فرمایا۔ لیکن صحابہ کرامؓ نے اللہ کا واسطہ دے کر عجم کی طرف جانے سے منع کر دیا اور کہا کہ اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو مسلمانوں کا نظام نہیں چلے گا۔ بلکہ آپ لشکروں کو بھیج دیں تو انہوں نے مدینہ والوں کو بھیجا جن میں عبد اللہ بن عمر بن الخطابؓ تھے اور انصار و مہاجرین بھی۔ ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ تم اہل بصری کو لے کر چلو اور حذیفہ بن یمانؓ کو لکھا کہ تم اہل کوفہ کو لے کر چلو۔ یہاں تک کہ تم سب نہاوند کے مقام پر جمع ہو جانا تو جب تم جمع ہو جاؤ تمہارا امیر نعمان بن مقرن المزنی ہوگا۔ جب وہ نہاوند میں جمع ہوئے تو ان کی طرف بندار (کافر تھا یا ایچی) کو بھیجا کہ اے عرب کی جماعت ہماری طرف اپنے ایک آدمی کو بھیجو۔ ہم اس سے کلام کرنا چاہتے ہیں۔ لوگوں نے (اس کے جواب میں) مغیرہ بن شعبہ کو پسند کیا۔ میرے والد نے بیان کیا کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ ایسا پرانہ کمزور آدمی ہے تو وہ جب ان کے پاس آنے کے بعد ہمارے پاس واپس لوٹا۔ ہم نے اس سے پوچھا تو اس نے ہمیں بتایا کہ میں نے علیؓ (ایچی یا کافر) کو اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے ہوئے پایا کہ تم نے اس عربی کو اپنے پاس کیوں بلایا ہے؟ کیا ہماری زیب و زینت حسن و جمال اور ملک دکھانے کے لیے

الْيَوْمَ رَأْسٌ وَجَنَاحَانِ۔ قَالَ: فَأَيْنَ الرَّأْسُ؟ قَالَ: نَهَاوْنَدُ مَعَ بَنْدَارٍ، قَالَ: فَإِنَّ مَعَهُ أَسَاوِرَةً كِسْرَى وَأَهْلٌ أَصْفَهَانَ۔ قَالَ: فَأَيْنَ الْجَنَاحَانِ؟ فَذَكَرَ الْهَرْمَزَانَ مَكَانًا نَسِيْتُهُ، فَقَالَ الْهَرْمَزَانُ: إِفْطَحِ الْجَنَاحَيْنِ تَوْهِنَ الرَّأْسِ فَيَقْطَعُهُ اللَّهُ، فَإِذَا قَطَعَهُ اللَّهُ عَنِّي انْقَطَعَ عَنِّي الْجَنَاحَانِ۔ فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يُسِيرَ إِلَيْهِ بِنَفْسِهِ، فَقَالُوا: نَذْكُرُكَ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَسِيرَ بِنَفْسِكَ إِلَى الْعَجَمِ، فَإِنْ أَصَبَتْ بِهَا لَمْ يَكُنْ لِلْمُسْلِمِينَ نِظَامٌ، وَلَكِنْ ابْعَثِ الْجُنُودَ۔ قَالَ: فَبَعَثَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَبَعَثَ فِيهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَبَعَثَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ، وَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنْ سِيرَ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ، وَكَتَبَ إِلَى حَذِيفَةَ بْنِ يَمَانَ أَنْ سِيرَ بِأَهْلِ الْكُوفَةِ، حَتَّى تَحْتَمِعُوا بِنَهَاوْنَدَ جَمِيعًا، فَإِذَا اجْتَمَعْتُمْ فَأَمِيرُكُمْ النُّعْمَانُ بْنُ مَقْرَنٍ الْمَزْنِيُّ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا بِنَهَاوْنَدَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ بَنْدَارُ [الْعَلَجِ] أَنْ أُرْسِلُوا إِلَيْنَا يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ رَجُلًا مِنْكُمْ نُكَلِّمُهُ فَاخْتَارَ النَّاسُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ أَبِي: فَكَلَّانِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ رَجُلٌ طَوِيلٌ أَشْمَتْ أَعْوَرُ، فَأَتَاهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْنَا سَأَلَنَاهُ فَقَالَ لَنَا: إِنِّي وَجَدْتُ الْعَلَجَ قَدْ اسْتَشَارَ أَصْحَابَهُ فِي أَمْرٍ شَيْءٍ تَأْذِنُونَ لِهَذَا الْعَرَبِيِّ؟ أَيْبَارُتَنَا وَبَهَحْنَا وَمُلْكِنَا؟ أَوْتَنْقَشَفَ لَهُ فَنَزَهْدُهُ عَمَّا فِي أَيْدِينَا؟ فَقَالُوا: بَلْ نَأْذِنُ لَهُ بِأَفْضَلِ مَا يَكُونُ مِنَ الشَّارَةِ وَالْعِدَةِ، فَلَمَّا رَأَيْتُمْ رَأَيْتَ بَلَدَ الْحَرَابِ وَالذَّرَقِ يَلْمَعُ مِنْهَا الْبَصْرُ،

وَرَأَيْتُهُمْ قِيَامًا عَلَى رَأْسِهِ، فَإِذَا هُوَ عَلَى سَرِيرٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَعَلَى رَأْسِهِ التَّاجُ، فَمَضَيْتُ كَمَا أَنَا وَنَكَسْتُ رَأْسِي لِأَقْعُدَ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ، فَقَالَ: قَدْ بَعَثْتُ نَهْرَثَ فَقُلْتُ: إِنَّ الرُّسُلَ لَا يُفْعَلُ بِهِمْ هَذَا فَقَالُوا لِي: إِنَّمَا أَنْتَ كَلْبٌ، أَتَقْعُدُ مَعَ الْمَلِكِ؟ فَقُلْتُ: لَأَنَا أَشْرَفُ فِي قَوْمِي مِنْ هَذَا فِيكُمْ، قَالَ: فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ إِيْلَسَ- فَحَلَسْتُ فَتَرْجِمَ لِي قَوْلُهُ؟ فَقَالَ: يَامَعَشَرَ الْعَرَبِ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا، وَأَعْظَمَ النَّاسِ شِقَاءً، وَأَقْدَرَ النَّاسِ قَدْرًا، وَأَبْعَدَ النَّاسِ دَارًا، وَأَبْعَدُهُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَمَا كَانَ مَنَعْنِي أَنْ أَمُرَ هَذِهِ الْأَسَاوِرَةَ حَوْلِي أَنْ يَنْتَظِمُواكُمْ بِالنَّشَابِ إِلَّا تَنْجِسًا لِحَيْفِكُمْ لِأَنَّكُمْ أَرْجَاسٌ، فَإِنْ تَذَهَبُوا يُحَلِّي عَنْكُمْ، وَإِنْ تَابُوا نَبَوُكُمْ مَصَارِعَكُمْ- قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَحَمِدْتُ اللَّهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: وَاللَّهِ مَا أَخْطَأْتُ مِنْ صِفَتِنَا وَنَعَيْنَا شِقَاءً، إِنْ كُنْ لِأَبْعَدَ النَّاسِ دَارًا، وَأَشَدَّ النَّاسِ جُوعًا، وَأَعْظَمَ النَّاسِ شِقَاءً، وَأَبْعَدَ النَّاسِ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْنَا رَسُولًا فَوَعَدَنَا بِالنَّصْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَلَمْ نَزَلْ نَعْرِفُ مِنْ رَبِّنَا- مُذْ حَاءَ نَا رَسُولُهُ ﷺ- الْفَلَاحُ وَالنَّصْرُ حَتَّى أَتَيْنَاكُمْ، وَإِنَّا وَاللَّهِ نَرَى لَكُمْ مُلْكًا وَعَيْشًا لَا نَرْجِعُ إِلَى ذَلِكَ الشَّقَاءِ أَبَدًا حَتَّى نَغْلِبَكُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيكُمْ أَوْ نَقْتُلَ فِي أَرْضِكُمْ فَقَالَ: أَمَّا الْأَعْوَرُ فَقَدْ صَلَفَكُمْ الْإِذَى فِي نَفْسِهِ- فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَقَدْ وَاللَّهِ أَرْعَبْتُ الْعَلَجَ جَهْدِي،

یا ہم اس کی بھنگی کو دیکھیں۔ تاکہ جو ہمارے پاس ہے۔ ہم اس سے بے نیاز ہو جائیں تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم نے زیب و زینت اور فوجی تعداد دکھانے سے بھی بڑھ کر مقصد کے لیے بلایا ہے تو جب میں نے ان کو ان کی برچھیوں اور ڈھالوں کو دیکھا تو ان کی وجہ سے ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور وہ اس کے سر کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ وہ اپنے سونے کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر تاج تھا تو میں ایسے ہی چلا گیا اور میں نے بیٹھنے کے لیے اپنا سر جھکایا تاکہ اس کے ساتھ بیٹھ جاؤں تو مجھے روک لیا گیا اور ڈانٹ دیا گیا تو میں نے کہا کہ قاصدوں کے ساتھ ایسا تو نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے مجھے کہا: کہ تو تو کتا ہے۔ بادشاہ کے ساتھ بیٹھتا ہے؟ میں نے کہا تمہارے بادشاہ سے بھی میری قوم میں میری عزت زیادہ ہے تو انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا اور کہا بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھ گیا۔ اس کی گفتگو میرے لیے ترجمہ کی گئی تو اس نے کہا۔ اے عربو تم لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکے تھے اور سب سے زیادہ بد بخت تھے اور سب سے زیادہ گندے تھے۔ گھر بھی تمہارے دور تھے اور ہر اچھائی سے بھی دور تھے اور یہ جو پرانے عجیب میرے ارد گرد بیٹھے ہیں ان کو حکم دینے سے مجھے کوئی چیز مانع نہیں ہے کہ تمہیں تیروں سے سیدھا کریں اور تمہاری لاشوں کو لٹکا دیں۔ اس لیے کہ تم پلید ہو۔ تو اگر تو تم چلے جاؤ تمہارا راستہ چھوڑ دیا جائے گا اور اگر انکار کرو گے تو تمہاری قبروں کو ہم تیار کریں گے۔ مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور میں نے کہا کہ تو نے ہماری صفات اور تعریف میں کوئی کمی نہیں کی۔ ہم گھر کے اعتبار سے لوگوں سے دور تھے۔ معیشت بھی ہماری کمزور تھی۔ سختی بھی ہم پر بہت تھی۔ خیر میں بھی ہم لوگوں سے دور تھے۔ حتیٰ کہ اللہ نے ہماری طرف ایک رسول بھیجا کہ جس نے دنیا میں (اللہ کی) مدد اور آخرت میں جنت کا ہم سے وعدہ کیا۔ اپنے

رب کے اس وعدے کو ہم ہمیشہ پرکھتے رہے ہیں۔ کامیابی اور مدد کی صورت میں جب سے اس کا رسول ہمارے پاس آیا ہے۔ (اسی لیے) تمہارے پاس بھی آگئے ہیں اور اللہ کی قسم ہم تمہارے ملک اور عیاشی کو دیکھ رہے ہیں۔ اس شقاوت کی طرف نہیں لوٹیں گے بلکہ جو تمہارے پاس ہے۔ اس پر غلبہ حاصل کریں گے یا پھر تمہاری زمین میں شہید ہو جائیں گے تو اس کافر نے کہا کہ اس کمزور آدمی نے اپنے دل کی بات کہہ دی ہے۔ میں اس کے پاس سے کھڑا ہو گیا۔ میری ہمت پر علی بھی ڈر گیا تھا تو اس نے علی کو ہماری طرف بھیجا کہ تم نہاد میں آ کر ہمارا مقابلہ کرنا چاہتے ہو یا ہم تمہارا مقابلہ کرنے کے لیے آئیں (اس کے جواب میں) نعمانؓ نے کہا: چلو۔ ہم لڑائی کے لیے چل دیے (میرے والد نے بیان کیا) ایسی سخت لڑائی میں نے کبھی بھی نہیں دیکھی تھی۔ کافر اس طرح آتے تھے۔ گویا لوہے کے پہاڑ ہیں اور وہ ایک دوسرے سے بندھے ہوئے تھے تاکہ عربوں سے ڈر کر بھاگ نہ جائیں اور ایک رسی میں سات سات افراد ملے ہوئے تھے اور ان کے پیچھے لوہے کے تیز دھار کانٹے پھینکے ہوئے تھے اور انہوں نے کہا کہ جو بھی ہم سے بھاگا تو اس کو لوہے کے کانٹے مار دیں گے۔ مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ میں نے جب ان کی کثرت دیکھی تو میں نے اتنے مقتول بھی کبھی نہ دیکھے تھے۔ ہمارے دشمنوں کی نیندیں حرام ہو چکی تھیں اور جلدی بھی نہیں کر پارہے تھے۔ اللہ کی قسم اگر معاملہ میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں ان پر جلدی حملہ کر دیتا لیکن نعمانؓ بڑے ہی روئے (نرم دل) والے شخص تھے۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ان کی طرح شہادت دے گا۔ نیز اس جنگ میں انتظار کرنا تجھے پریشان نہ کرے اور بلاشبہ اللہ کی قسم ان کا مقابلہ کرنے میں مجھے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ جو میں نے رسول اللہ کے عمل کا مشاہدہ کیا۔ آپؐ جب جہاد کے لیے

فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا الْعَلَجَ: إِمَّا أَنْ تُعِيرُوا إِلَيْنَا بَنِيهَا وَنَدَّ وَإِمَّا أَنْ تُعِيرَ إِلَيْكُمْ۔ فَقَالَ النُّعْمَانُ: إَغِيرُوا فَعَبَرْنَا۔ فَقَالَ أَبِي: فَلَمْ أَرُكَ الْيَوْمَ قَطُّ إِلَّا الْعُلُوجَ يَجِيُونَ كَأَنَّهُمْ جِبَالُ الْحَدِيدِ، وَقَدْ تَوَاتَفُوا أَنْ لَا يَفِرُوا مِنَ الْعَرَبِ، وَقَدْ قَرِنَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى كَانَ سَبْعَةً فِي فِرَانٍ، وَالْقَوَا حَسَكَ الْحَدِيدُ خَلَفَهُمْ وَقَالُوا: مَنْ قَرَيْنَا عُقْرَهُ حَسَكَ الْحَدِيدُ۔ فَقَالَ الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ جِئْنَا رَأَى كَثَرَتَهُمْ: لَمْ أَرُكَ الْيَوْمَ قَبِيلًا إِلَّا عَدُوْنَا يَتَرَكُونَ أَنْ يَتَنَامُوا، فَلَا يُعْجِلُوا، أَمَا وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ الْأَمْرَ إِلَيْنَا لَقَدْ أَغْلَحْتَهُمْ بِهِ۔ قَالَ: وَكَانَ النُّعْمَانُ رَجُلًا بُكَاءً، فَقَالَ: قَدْ كَانَ جَلٌّ وَعَزٌّ۔ يَشْهَدُكَ فَلَا يَحْزُنُكَ وَلَا يَعْيبُكَ مَوْفَقُكَ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُنَاجِزَهُمْ إِلَّا لِشَيْءٍ شَهِدْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ إِذَا غَزَا فَلَمْ يَقْبَلْ أَوَّلَ النَّهَارِ لَمْ يُعْجَلْ حَتَّى تَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ، وَتَهَبَ الْأَرْوَاحُ، وَيَطِيبُ الْقِيَالُ)) ثُمَّ قَالَ النُّعْمَانُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُفَرِّعَنِي بِفَتْحٍ يَكُونُ فِيهِ عِزُّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ، وَذَلُّ الْكُفْرِ وَأَهْلِهِ۔ ثُمَّ اخْتَمَ لِي عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ بِالشَّهَادَةِ، ثُمَّ قَالَ: آمَنُوا رَجِمَكُمُ اللَّهُ۔ فَأَمَّا وَبَكَى فَبَكَيْنَا۔ فَقَالَ النُّعْمَانُ: إِنِّي هَازِلُوَالِي فَيَسِّرُوا لِلْسَّلَاحِ، ثُمَّ هَازَهَا الثَّانِيَةَ، فَكُونُوا مُتَسَرِّينَ لِقِتَالِ عَدُوِّكُمْ بِأَزَالِكُمْ، فَإِذَا هَزَزْتَهَا الثَّالِثَةَ فَلْيَحْمِلْ كُلُّ قَوْمٍ عَلَى مَنْ يَلِيهِمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ عَلَى بَرَكََةِ اللَّهِ، قَالَ فَلَمَّا حَضَرَتْ

الصَّلَاةُ وَهَبَ الْأَرْوَاحَ كَبِيرَ وَكَبِيرًا. وَقَالَ: رِيحُ الْفَتْحِ وَاللَّهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَإِنِّي مُفْرِنٌ فَسُحِّي عَلَيْهِ ثَوْبًا وَأَخَذَ اللِّوَاءَ، فَتَقَدَّمَ ثُمَّ قَالَ: تَقَدَّمُوا رَجَمَكُمُ اللَّهُ، فَحَمَلْنَا نَتَقَدَّمُ لَأَرْجُو أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لِي، وَأَنْ يَفْتَحَ عَلَيْنَا، فَهَزَّ اللِّوَاءَ فَتَيَسَّرُوا، ثُمَّ هَزَّهَا الثَّانِيَةَ، ثُمَّ هَزَّهَا الثَّالِثَةَ، فَحَمَلْنَا جَمِيعًا كُلُّ قَوْمٍ عَلَى مَنْ يَلِيهِمْ، وَقَالَ النُّعْمَانُ: إِنْ أَنَا أَصِيبْتُ فَعَلَى النَّاسِ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَإِنْ أَصِيبَ حُذَيْفَةُ فَقُلَانٌ، فَإِنْ أَصِيبَ قُلَانٌ [فَقُلَانٌ] حَتَّى عَدَّ سَبْعَةَ آخِرِهِمْ الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ أَبِي: فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَدًا يُجِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يَظْفَرُ، فَتَبَيَّنَا لَنَا، فَلَمْ نَسْمَعْ إِلَّا وَقَعَ الْحَدِيدَ عَلَى الْحَدِيدِ، حَتَّى أَصِيبَ فِي الْمُسْلِمِينَ عَصَابَةً عَظِيمَةً.

فَلَمَّا رَأَوْا صَبْرَنَا وَرَأَانَا لَأَنْزِدَ أَنْ نَرْجِعَ أَتَهَزَّمُوا، فَجَعَلَ يَقَعُ الرَّجُلُ فَيَقَعُ عَلَيْهِ سَبْعَةٌ فِي قُرْآنٍ فَحَمَلْنَا نَقَدَّمُ اللِّوَاءَ فَتَقَتَّلُهُمْ، وَنَهَزِمُهُمْ، فَلَمَّا رَأَى النُّعْمَانُ قَدِ اسْتَحَابَّ اللَّهُ لَهُ وَرَأَى الْفَتْحَ، جَاءَهُ نَشَابَةٌ فَأَصَابَتْ خَاصِرَتَهُ، فَتَقَتَّلَتْهُ فَجَاءَ أَخُوهُ مَعْقِلُ بْنُ مُفَرِّقٍ فَسُحِّي عَلَيْهِ ثَوْبًا وَأَخَذَ اللِّوَاءَ، فَتَقَدَّمَ ثُمَّ قَالَ: تَقَدَّمُوا رَجَمَكُمُ اللَّهُ، فَحَمَلْنَا نَقَدَّمُ فَتَهَزَّمُهُمْ وَتَقَتَّلُهُمْ فَلَمَّا فَرَعْنَا وَاجْتَمَعَ النَّاسُ قَالُوا: أَيْنَ الْأَمِيرُ؟ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ فَتَهَزَّمُهُمْ وَتَقَتَّلُهُمْ فَلَمَّا فَرَعْنَا وَاجْتَمَعَ النَّاسُ قَالُوا: أَيْنَ الْأَمِيرُ؟ فَقَالَ مَعْقِلُ: هَذَا أَمِيرُكُمْ قَدْ

نکلے تو شروع دن میں لڑائی نہیں کرتے تھے اور نہ ہی جلدی کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نمازوں کا وقت ہو جاتا اور ہوائیں چل پڑتیں اور لڑائی بھی آسان ہو جاتی۔ پھر اس کے بعد نعمان نے دعا کی۔ اے اللہ اس فتح کے ساتھ میری آنکھوں کو ٹھنڈک دے کہ جس سے مسلمانوں کو عزت ملے اور کافر ذلیل ہو جائیں پھر اس جنگ کے اختتام پر مجھے شہادت عطا فرما۔ اپنے ساتھیوں سے کہا تم اس پر آمین کہو اللہ تم پر رحم کرے تو ہم نے آمین کہی۔ وہ بھی رو پڑے اور ہم بھی رو پڑے۔ اس کے بعد نعمان نے کہا کہ میں اپنا جھنڈا لہراؤں گا تو تم اسلحہ کو تیار کر لینا اور جب دوبارہ لہراؤں گا تو تم لڑنے کے لیے تیار ہو جانا اپنے سامنے والے دشمنوں کے ساتھ۔ اور جب میں تیسری بار لہراؤں تو ہر شخص اللہ کی توفیق کے ساتھ اپنے قریب والے دشمن کے اوپر حملہ کر دے۔ تو جب نماز کا وقت ہو گیا ہوا چل پڑی۔ اس نے بھی اور ہم نے بھی اللہ اکبر کہا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم یہ کامیابی والی ہوا ہے انشاء اللہ اور بلاشبہ مجھے اپنی فتح کی امید ہے دعا کی قبولیت کی تو اس نے جھنڈا لہرایا لوگ مقابلے کے لیے تیار ہو گئے۔ پھر دوسری مرتبہ لہرایا پھر تیسری مرتبہ لہرایا تو ہم میں سے ہر شخص نے اپنے سامنے والے کافر پر حملہ کر دیا۔ نیز نعمان نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر میں شہید کر دیا جاؤں تو لوگ حذیفہ بن یمان کو امیر بنالیں اور اگر وہ بھی شہید کر دیے جائیں تو لوگ فلاں کو امیر بنالیں اگر وہ بھی شہید کر دیے جائیں تو فلاں کو یہاں تک کہ انہوں نے سات افراد کا نام لیا اور ان میں آخری مغیرہ بن شعبہ تھے۔ میرے والد نے بیان کیا کہ مسلمانوں میں سے کوئی بھی کامیابی یا شہادت کے بغیر اپنے گھر کی طرف جانا پسند نہیں کرتا تھا۔ وہ (کافر) بھی ہمارے مقابلہ میں ڈٹے رہے تو ہم بس لوہے پر لوہے کے گرنے کی آواز ہی سن رہے تھے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت شہید

ہو چکی تھی۔ لیکن جب انہوں نے ہمارا صبر اور نہ ٹوٹنے کا عزم دیکھا تو وہ شکست کھا گئے۔ جب ان کا ایسا ایک آدمی گرتا تھا تو ساتوں اس پر گرتے تھے اور ساتوں ہی قتل ہو جاتے تھے اور پیچھے سے لوہے کے کانٹے بھی ان کو قتل کا سبب بن رہے تھے۔ نعمانؓ نے کہا جھنڈے کو آگے لاؤ تو ہم نے جھنڈے کو آگے بڑھایا ہم ان کو قتل کر رہے تھے اور ان کو شکست دے رہے تھے۔

نعمانؓ نے دعا کی قبولیت اور فتح دیکھی تو اچانک ایک تیر آیا اور ان کی کوکھ میں لگا۔ جس نے اس کو شہید کر دیا تو اس کا بھائی معقل آیا۔ ان پر کپڑا ڈال دیا اور جھنڈا پکڑ کر آگے بڑھا اور لوگوں کو کہا۔ اللہ تم پر رحم کرے آگے بڑھو تو ہم آگے بڑھتے چلے گئے اور شکست دیتے اور قتل کرتے گئے۔ جب ہم جنگ سے فارغ ہو گئے۔ لوگ جمع ہو گئے۔ انہوں نے کہا امیر کہاں ہے؟ تو معقل نے کہا: یہ تمہارا امیر ہے کہ جس کی آنکھوں کو اللہ نے فتح کے ساتھ ٹھنڈا کیا ہے اور شہادت کے ساتھ اس کا خاتمہ کیا ہے۔

اس کے بعد لوگوں نے حذیفہ بن یمان کی بیعت کی۔ راوی نے بیان کیا (کہ دوسری جانب) عمر بن خطابؓ مدینہ میں اللہ سے دعائیں کر رہے تھے اور پیچھے والی حاملہ کی طرح انتظار کر رہے تھے (یعنی سخت بے صبری سے) حذیفہؓ نے ایک مسلمان شخص کے ذریعہ عمرؓ کی طرف فتح کا خط لکھا تو جب وہ اس کے پاس آیا۔ اس نے کہا: امیر المؤمنینؓ فتح مبارک ہو۔ اللہ نے آج بھی اسلام اور مسلمانوں کو عزت دی ہے، شرک اور مشرکوں کو آج بھی ذلیل کیا ہے۔ (عمرؓ نے) پوچھا: تجھے نعمان نے بھیجا ہے؟ اس نے جواب دیا: امیر المؤمنینؓ نعمانؓ شہید ہو چکے ہیں۔ تو عمرؓ رو پڑے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پوچھا۔ ہائے تجھ پر افسوس! اور کون کون اس نے جواب دیا کہ فلاں فلاں (شہید ہو گئے ہیں) یہاں تک کہ اس نے کئی لوگوں کا نام لیا اور

أَقْرَأَ اللَّهُ عَيْنَهُ بِالْفَتْحِ، وَخَتَمَ لَهُ، بِالشَّهَادَةِ۔ فَبَايَعَ النَّاسُ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ۔ رَضَوَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔ بِالْمَدِينَةِ يَدْعُو اللَّهَ، وَيَنْتَظِرُ مِثْلَ صَبِيحَةِ الْحُبْلَى، فَكَتَبَ حَذِيفَةُ إِلَى عُمَرَ بِالْفَتْحِ مَعَ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ: أَبَشِّرْنَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِفَتْحِ أَعَزِّ اللَّهِ فِيهِ الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ وَأَذَلِّ فِيهِ الشُّرْكَ وَأَهْلَهُ۔ وَقَالَ: النُّعْمَانُ بَعَثَكَ؟ قَالَ: أَحْتَسِبُ النُّعْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَبَكَى عُمَرُ وَاسْتَرْجَعَ، فَقَالَ: وَمَنْ وَ يَحِلُّ؟ قَالَ: فُلَانٌ وَفُلَانٌ۔ حَتَّى عَدَّ نَاسًا۔ ثُمَّ قَالَ: وَآخَرِينَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَعْرِفُهُمْ، فَقَالَ عُمَرُ۔ رَضَوَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔ وَهُوَ يَبْكِي: لَا يَضُرُّهُمْ أَنْ لَا يَعْرِفَهُمْ عُمَرُ، لَكِنَّ اللَّهَ يَعْرِفُهُمْ۔ [الصحيحه: ۲۸۲۶]

کچھ لوگوں کے بارے میں کہا کہ امیر المؤمنین آپ ان کو نہیں جانتے تو عمر رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے جواب دیا کہ عمر کا نہ جانا ان کے لیے نقصان کا باعث نہیں بن سکتا۔ جبکہ اللہ تو ان کو پہچانتا ہے۔

تخریج: الصحيحة ۲۸۲۶۔ ابن جریر الطبری فی التاريخ (۲/ ۲۳۵۲۳) ابن حبان (۳۵۶) بخاری (۳۱۶۰۳۱۵۹) مختصراً۔

اکٹھا کر کے کھانا

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اشعری حضرات! جب جہاد (کے سفر) میں زاوہراہ ختم ہو جاتا ہے یا ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے یا مدینے میں (حالت قیام میں) ان کے اہل و عیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو ان کے پاس جو کچھ ہوتا ہے سب ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں اور پھر اس کو برتنوں میں مساوی طور پر آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں پس یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔“

تخریج: الصحيحة ۳۵۰۳۔ بخاری (۲۲۸۲) مسلم (۲۵۰۰) بیہقی (۱۰/ ۱۳۲) بغوی (۲۱۵۹)۔

جو اللہ کی راہ میں نکلے اس کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہے سیدنا حمید بن ہلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: طفاوہ قبیلے کا ایک آدمی جو ہمارے پاس سے گزرتا تھا اپنے قبیلے کے پاس آیا اور کہا: ہم اپنے سامان تجارت والے قافلے میں مدینہ آئے اور اپنا سامان فروخت کیا۔ پھر میں نے کہا: میں تو اس آدمی (رسول اللہ ﷺ) کے پاس ضرور جاؤں گا اور پچھلوں کو بھی آپ کے حالات سے آگاہ کروں گا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا آپ نے مجھے ایک گھر دکھایا اور فرمایا: ”ایک عورت اس گھر میں رہائش پذیر تھی وہ بارہ بکریاں اور کاتے کا ٹکڑا جس کے ساتھ وہ بننے کا کام کرتی تھی چھوڑ کر مسلمانوں کے ایک فوجی دستے میں ان کے ساتھ چلی گئی۔ (جب وہ واپس آئی تو دیکھا کہ) ایک بکری اور ٹکڑا گم ہو گیا ہے۔ اس نے کہا: اے میرے رب! تو نے اپنے راستے میں نکلنے

الاکل بالجمع

۲۰۶۰: عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْأَشْعَرِيَّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ، جَمَعُوا مَا كَانَ عَنْدهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِثْنِ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ)).

[الصحيحة: ۳۵۰۴]

حفاظة الله على من خرج في سبيله

۲۰۶۱: عَنْ حُمَيْدٍ (يَعْنِي: ابْنَ هِلَالٍ) قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الطَّافَاةِ طَرِيقُهُ عَلَيْنَا فَأَتَانِي عَلَى الْحَيِّ فَحَدَّثَنِي قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي عِبَرٍ لَنَا، فَبَعَثْنَا بِضَاعَتَنَا (الْأَصْلُ: بِبَاعَتِنَا) ثُمَّ قُلْتُ: لَا نُطْلِقَنَّ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَلَاتَيْنِ مِنْ بَعْدِي بِخَبَرِهِ، قَالَ: فَاتَّهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ يُرِيئِي بَيْتًا، قَالَ: ((إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِيهِ (يَعْنِي: بَيْتًا فِي الْمَدِينَةِ) فَخَرَجَتْ فِي سَرِيَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَرَكْتُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ عَنَزًا لَهَا وَصِيصَتَهَا، كَانَتْ تَسْجُجُ بِهَا، قَالَ: فَفَقَدْتُ عَنَزًا مِنْ غَنَمِهَا وَصِيصَتَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ

والے کی حفاظت کی ضمانت دی ہے اور میری تو ایک بکری اور کھلا گم ہو گیا ہے۔ اب میں تجھے قسم کے ساتھ واسطہ دے کر تجھ سے اپنی بکری اور کھلا طلب کرتی ہوں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ رب سے اس کے مطالبے کی شدت کا تذکرہ کرنے لگے اور فرمایا: ”اس کی بکری اور اس کی مثل ایک اور بکری اور اس کا کھلا اور اس کی مثل ایک اور کھلا اسے مل گیا۔ اگر تو چاہتا ہے تو اس کے پاس چلا جا اور اس سے پوچھ لے۔“

إِنَّكَ قَدْ صَمَنْتَ لِمَنْ خَرَجَ لِي سَبِيلَكَ أَنْ تَحْفَظَ عَلَيْهِ، وَإِنِّي قَدْ فَقَدْتُ عَنزًا مِنْ غَنَمِي وَصِصْتِي وَإِنِّي أَنَشِدُكَ عَنزِي وَصِصْتِي، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ يَذْكُرُهُ شِدَّةَ مَنَاشِدِهَا لِرَبِّهَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَأَصْبَحْتُ عَنزَهَا وَمِثْلَهَا، وَصِصْتُهَا وَمِثْلَهَا، وَهَاتِيكَ فَأَيُّهَا فَاسْأَلْهَا إِنْ شِئْتَ)).

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۳۵۔ احمد (۵/۶۷)۔

اول شی یقض یوم القیامۃ علیہ

۲۰۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ: رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ، فَأَتَى بِهِ، فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ. قَالَ: كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيقَالَ: جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ، فَسُجِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أَتَى فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ. قَالَ: كَذَبْتَ وَلَكِنَّ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيقَالَ: عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيقَالَ: هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ، فَسُجِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أَتَى فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يَنْفَقَ فِيهَا

جس چیز کا قیامت کے دن سب سے پہلے فیصلہ ہوگا سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت جن لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا (وہ یہ ہیں): (۱) وہ آدمی جو شہید ہوا، اسے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا تعارف کروائے گا اور وہ اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے کون سا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے تیری خاطر لڑائی کی، حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے، تو تو اس لئے لڑا تھا تا کہ تجھے بہادر کہا جائے، وہ تو کہا جا چکا ہے، پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (۲) وہ آدمی جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن مجید پڑھا، اسے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کا تعارف کروائیں گے، وہ اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کون سا عمل کر کے آیا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے تیری خاطر علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن مجید پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے، تو نے تو علم اس لئے حاصل کیا تھا تا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن مجید پڑھا، تا کہ تجھے قاری کہا جائے اور وہ کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ (۳) وہ آدمی جسے

اللہ تعالیٰ نے رزق میں فراوانی دی اور ہر قسم کا مال عطا کیا۔ اس کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا تعارف کروائیں گے وہ اقرار کر لے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو کون سائل کر کے لایا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے ہر اس مصرف میں مال خرچ کیا جہاں خرچ کرنا تجھے پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے تو نے تو اس لئے کیا تھا تا کہ تجھے سخی کہا جائے اور وہ کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۳۵۱۸۔ مسلم (۱۹۰۵) نسائی (۳۱۳۹) احمد (۳۲۲/۲)۔

ہجرت حبشہ کا بیان

زوجہ رسول سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب مکہ (کی سرزمین) ہم پر تنگ ہو گئی، اصحاب رسول کو نکالیف دی گئیں اور انہیں آزمایا گیا اور انہوں نے دیکھا کہ ہم اپنے دین کی وجہ سے جن آزمائشوں اور فتنوں میں مبتلا ہیں (فی الحال) رسول اللہ ﷺ ان کو رفع دفع نہیں کر سکتے اور خود رسول اللہ ﷺ کو اپنی قوم اور چچا کی وجہ سے طاقت و عزت حاصل تھی اس لئے آپ مکروہات جن میں عام صحابہ مبتلا تھے سے محفوظ تھے۔ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”حبشہ میں ایک بادشاہ ہے اس کی سلطنت میں کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا، تم لوگ اس سے جا ملو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان مصائب سے کشادگی اور راہ فرار کی کوئی صورت پیدا کر دے۔“ ہم (نے اس تجویز پر عمل کیا اور) گروہوں کی شکل میں (مکہ سے) نکل پڑے اور ایک بہترین مقام پر اور بہترین پڑوسی کے پاس اکٹھے ہو گئے اس نے ہم کو ہمارے دین پر امان دی اور ہمیں اس کی طرف سے کسی قسم کے ظلم کا اندیشہ نہ رہا..... راوی نے طویل حدیث ذکر کی اسی طرح یہ روایت سنن میں ہے اور چار صفحات میں مکمل روایت بیان کی ہے۔

ذکر الهجرة الحبشة

۲۰۶۳: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا ضَاقَتْ عَلَيْنَا مَكَّةُ، وَأُوذِيَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَفَتِنُوا، وَرَأَوْا مَآئِصِيَهُمْ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْفِتْنَةِ فِي دِينِهِمْ، وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يَسْتَطِيعُ دَفْعَ ذَلِكَ عَنْهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَنَعَةٍ مِنْ قَوْمِهِ وَعَمِّهِ، لَا يَصِلُ إِلَيْهِ شَيْءٌ مِمَّا يَكْرَهُ، مِمَّا يَنَالُ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ بَارِضَ الْحَبَشَةِ مَلِكًا لَا يُظْلَمُ أَحَدٌ عِنْدَهُ، فَالْحَقُّوا بِبِلَادِهِ حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قَرْجًا وَمَخْرَجًا مِمَّا أَنْتُمْ فِيهِ)) فَخَرَجْنَا إِلَيْهَا أَرْسَالًا حَتَّى اجْتَمَعْنَا وَنَزَلْنَا كَذَا فِي ((السَّنَنِ)) وَقَدْ سَاقَهُ يَطُولُهُ فِي أَرْبَعِ صَفَحَاتٍ.

[الصحیحة: ۳۱۹۰]

تخریج: الصحیحة ۳۱۹۰۔ بیہقی فی السنن (۹/۹) وفی الدلائل (۲/۳۰۱) احمد (۱/۲۰۳۲۰)۔

تقریر الشعار

خاص علامت پہچان کے لیے مقرر کرنا

سیدنا براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اگر تم پر رات کو اچانک حملہ کر دیا جائے تو تمہارا شعار (تعارف کرانے کے لئے نشان خاص) ”حَمَّ لَا يُنْصَرُونَ“ (حم۔ کافروں کی مدد نہیں کی جائے گی۔) ہونا چاہیے۔“

۲۰۶۴: عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ بَيْتَكُمْ فَلْيُكُنْ شِعَارَكُمْ: «حَمَّ لَا يُنْصَرُونَ»)). [الصحیحة: ۳۰۹۷]

تخریج: الصحیحة ۳۰۹۷۔ ابو داؤد (۲۵۹۷) ترمذی (۱۶۸۲) ابن الجارود (۱۰۳) حاکم (۲/۱۰۷)۔

افضل الجہاد ان تجاہد بنفسک

اپنے نفس سے جہاد کرنا افضل جہاد ہے

سیدنا ابو ذر ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر تیرا اپنے نفس اور خواہش سے جہاد کرنا۔“

۲۰۶۵: عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ: ((أَنْ تُجَاهِدَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ. عَزَّ وَجَلَّ)). [الصحیحة: ۱۴۹۶]

تخریج: الصحیحة ۱۴۹۶۔ ابن ملہ فی الامالی (۲/۳) ابو نعیم فی الحلیۃ (۲/۲۳۹) دیلمی (۱/۱۷۷)۔

عدم الاستعانة من المشرک

مشرک سے مدد طلب نہ کرنا

سیدنا ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بروز اتوار نکلے اور شیعہ وداع کو عبور کر گئے۔ آپ کو ہتھیاروں سے لیس ایک لشکر نظر آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”یہ کون لوگ ہیں؟“ صحابہ نے کہا: یہ اپنے چھ سو قبیحہ ع کے یہودی رفقاء جو عبد اللہ بن سلام کا قبیلہ ہیں سمیت عبد اللہ بن ابی بن سلول بن سلول ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”آیا یہ لوگ مسلمان ہو گئے ہیں؟“ انھوں نے کہا: نہیں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان سے کہو کہ لوٹ جاؤ میں مشرکوں کے خلاف مشرکوں سے مدد طلب نہیں کرتا۔“

۲۰۶۶: عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أُحُدٍ، حَتَّى إِذَا حَاوَزَ نَبِيَّةَ الْوَدَاعِ إِذَا هُوَ بِكَيْبَةِ خَشَاءٍ، فَقَالَ: هَلْ لَاءِ؟ فَقَالُوا: هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي [ابن] سَلُولٍ فِي سِتِّ مِثْقَةٍ مِنْ مَوَالِيهِ مِنَ الْيَهُودِ مِنْ أَهْلِ قَيْنَقَاعَ، وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: وَقَدْ أَسْلَمُوا؟ قَالُوا: لَا يَأْسُؤُكَ اللَّهُ. قَالَ: ((قُولُوا لَهُمْ فَلْيَرْجِعُوا، فَإِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ)). [الصحیحة: ۱۱۰۱]

تخریج: الصحیحة ۱۱۰۱۔ ابن سعد (۲/۳۸) حاکم (۲/۱۲۲) طحاوی فی شرح المشکک (۳/۲۳۱)۔

باب: من الشهداء حکما

باب: اعزازی شہداء کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”تم کن کو شہید شمار کرتے ہو؟“ انھوں نے کہا: جو اللہ کی راہ میں لڑتا ہے اور قتل کر دیا جاتا ہے (وہ شہید ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو میری امت میں شہداء کم ہوں گے (بلکہ بات یوں ہے کہ) اللہ کے راستے میں قتل ہونے والا شہید ہے اللہ کے راستے میں نیزہ زدہ آدمی شہید ہے ڈوب کر مر جانے والا شہید ہے اللہ کے راستے میں اپنی سواری سے گر کر مر جانے والا شہید ہے اور اللہ کے راستے میں نمونیا سے مرنے والا آدمی شہید ہے۔“ محمد (یعنی ابن اسحاق) نے کہا: ”مَحْنُوب“ سے مراد ”صَاحِبُ الْحَنْبِ“ ہے۔

۲۰۶۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَاتَعْدُونَ الشَّهِيدَ؟)) قَالُوا: الَّذِي يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَقْتُلَ قَالَ: ((إِنَّ الشَّهِيدَ فِي أُمْتِي إِذَا لَقِيَ الْقَتِيلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ، وَالطَّعْنُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ، وَالْعَرِيقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ، وَالْمَحْنُوبُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ)). قَالَ: مُحَمَّدٌ (يَعْنِي: ابْنَ إِسْحَاقَ) الْمَحْنُوبُ: صَاحِبُ الْحَنْبِ۔

[الصحيحه: ۱۶۶۷]

تخریج: الصحيحه ۱۶۶۷۔ احمد (۲/۳۳۱) ابن ابی شیبہ (۵/۳۳۲) بیہقی فی الشعب (۹۸۸۱)۔

باب: مباح نذر پوری کرنا واجب ہے

سیدنا بریدہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی غزوے کے لئے نکلے۔ جب واپس آئے تو ایک سیاہ رنگ کی لڑکی آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عافیت و سلامتی کے ساتھ لوٹایا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو نے (واقعی) نذر مانی ہے تو دف بجائے ورنہ نہیں۔“ اس نے دف بجانا شروع کر دیا۔ سیدنا ابو بکر ؓ تشریف لائے وہ دف بجاتی رہی پھر سیدنا عثمان ؓ تشریف لائے وہ بجاتی رہی۔ پھر سیدنا عمر ؓ تشریف لائے تو اس نے اپنے سرین کے نیچے دف رکھ لیا اور اس پر بیٹھ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! شیطان تجھ سے ڈرتا ہے میں بیٹھا ہوا تھا یہ دف بجاتی رہی ابو بکر آئے یہ بجاتی رہی پھر علی آئے یہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے یہ بجاتی رہی۔ عمر! جب تم داخل ہوئے تو اس نے دف رکھ دیا۔“

باب: وجوب الوفاء بالنذر المباح

۲۰۶۸: عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، جَاءَتْ حَارِثَةُ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللَّهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالْذُّفِّ وَأَتَغْنَى، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَأَضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا)) فَحَمَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ، فَالْقَتِ الذُّفَّ تَحْتَ إِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ! إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ

جہاد سفر لڑائی اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کے.....

يَا عُمَرُ الْقَبِ الدُّقَّ)). [الصحيحہ: ۲۲۶۱]

تخریج: الصحيحہ ۲۲۶۱۔ ترمذی (۳۶۹۰) ابن حبان (۳۳۸۶) احمد (۳۵۳/۵) بیہقی (۷۷/۱۰)۔

نبض المومن شیطانه

۲۰۶۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَيَنْضِي شَيَاطِينُهُ، كَمَا يَنْضِي أَحَدُكُمْ بِعَيْرِهِ فِي السَّفَرِ)).

[الصحيحہ: ۳۵۸۶]

تخریج: الصحيحہ ۳۵۸۶۔ احمد (۳۸۰/۲) ابن ابی الدنيا فی مکائد الشیطان (۲۰)۔

مومن کا شیطان کو تھکا دینا

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک مومن اپنے شیطانوں کو اس طرح تھکا دیتا ہے جس طرح تم میں سے ایک آدمی سفر میں اپنے اونٹ کو تھکا دیتا ہے۔“

باب: جهاد اللسان

۲۰۷۰: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ أَنْزَلَ فِي الشَّعْرِ مَا أَنْزَلَ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَانَ مَا تَرْمُونَهُمْ بِهِ نَضِجُ النَّبْلِ)). [الصحيحہ: ۱۶۳۱]

سیدنا کعب بن مالک ؓ نے نبی ﷺ سے کہا: بیشک اللہ تعالیٰ نے اشعار کے بارے میں جو کچھ نازل کیا وہ نازل کیا (تو اب شعروں کے بارے میں کیا خیال ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ مومن اپنی تلوار اور زبان دونوں سے جہاد کرتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو کچھ تم انھیں زبان سے کہتے ہو (یعنی شعروں کے ذریعے دشمنوں کی مذمت کرتے ہو) وہ ان پر تیروں کے برسنے کی طرح (اثر کرتا ہے)۔“

تخریج: الصحيحہ ۱۶۳۱۔ احمد (۳۸۷/۲) طبرانی (۷۷/۱۹) بیہقی (۳۳۹/۱۰) من طریق آخر عنه۔

باب: ہجرت اور جہاد کے باقی رہنے کا بیان

سیدنا جنادہ بن ابوامیہ ؓ کہتے ہیں کہ (ایک دفعہ) صحابہ کرام ؓ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہجرت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اس بارے میں ان کی آراء میں اختلاف نظر آنے لگا۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہجرت منقطع ہو چکی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک جہاد باقی ہے ہجرت کا سلسلہ ختم نہیں ہو سکتا۔“

باب: دوام الهجرة والجهاد

۲۰۷۱: عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ، فَأَخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْهَجْرَةَ

لَا تَنْقُطُ مَا كَانَ الْجِهَادُ)). [الصحيحة: ۱۶۷۴]

تخریج: الصحیحة ۱۶۷۴۔ احمد (۳/ ۵۶۲/ ۳۷۵) طحاوی فی مشکل الآثار (۳/ ۲۵۷)۔

انتداب اللہ لمن خرج فی سبیلہ

۲۰۷۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اَنْتَدَبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ. لَا يَخْرُجُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي، وَإِيمَانًا بِي، وَتَصَدِيقًا بِرَسُولِي. فَهُوَ عَلَى صَاحِبٍ أَنْ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ أَرْجَعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، نَائِلًا مَالًا مِنْ أَجْرِ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا مِنْ كَلِمٍ يَكْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ كَلِمٍ، كَوْنَهُ لَوْنُ دَمٍ، وَرِيحُهُ رِيحُ مِسْكِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا، وَلَكِنِّي لَا أَجِدُ سَعَةً فَيَتَعَرَّوْنِي، وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ فَيَتَخَلَّفُونَ بَعْدِي: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوِ دِدْتُ أَنْ أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْتُلُ، ثُمَّ أَغْزُو فَأَقْتُلُ، ثُمَّ أَغْزُو فَأَقْتُلُ)). [الصحيحة: ۳۴۹۸]

جو اللہ کی راہ میں نکلے اس کی ضمانت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی ضمانت اٹھائی ہے جو اس کے راستے میں نکلتا ہے اور (اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ) جب یہ آدمی صرف میرے راستے میں جہاد کرنے، مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسول کی تصدیق کرنے کی وجہ سے نکلتا ہے تو میں بھی ضمانت دیتا ہوں کہ اسے جنت میں داخل کروں گا یا اس کو اجر یا غنیمت جو بھی اس نے حاصل کیا، سمیت اس کے گھر لوٹا دوں گا۔ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو زخم بھی اللہ کے راستے میں لگتا ہے تو زخمی جس حالت میں زخمی ہوا تھا، اسی حالت میں روز قیامت آئے گا، زخم سے بہنے والے خون کا رنگ تو وہی ہوگا جو خون کا ہوتا ہے، لیکن اس کی خوشبو کستوری کی طرح کی ہوگی۔ اس ذات کی قسم کا بیان جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اگر مسلمانوں پر گراں نہ گزرتا تو میں کبھی بھی اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے لشکر سے پیچھے نہ رہتا، لیکن میرے پاس (اسباب کی) وسعت نہیں کہ وہ سب میرے ساتھ آسکیں اور مجھ سے پیچھے رہنا وہ پسند نہیں کرتے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر (زندہ ہو کر) جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر (زندہ ہو کر) جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں۔“

تخریج: الصحیحة ۳۴۹۸۔ بخاری (۳۶) مسلم (۱۸۷۶) ابو عوانہ (۵/ ۲۳) احمد (۲/ ۳۸۳۲۳۱)۔

مثل اعانة القوم على غير حق

۲۰۷۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ

قوم کی ناحق مدد کرنے والے کی مثال

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا، آپ

(چمڑے کے) سرخ خیمے میں تھے اور آپ کے پاس تقریباً چالیس آدمی بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں فتوحات نصیب ہوں گی تمہاری مدد کی جائے گی اور تم غنیمتیں حاصل کرو گے۔ جو آدمی ایسا زمانہ پالے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے نیکی کا حکم دے برائی سے رک جائے اور صلہ رحمی کرے۔ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار کرے۔ وہ آدمی جو اپنی قوم کی غیر حق بات پر مدد کرتا ہے اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو کسی کنویں میں گرا دیا گیا اور پھر دم سے پکڑ کر کھینچا گیا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۳۸۳۔ احمد (۱/۳۰۱) ابو یعلیٰ (۵۳۰۳) ابو داؤد (۵۱۱۸) ترمذی (۲۷۵۷) مختصراً ببعضہ۔

گھوڑوں کے متعلق ڈانٹنے کا بیان

یحییٰ بن سعید (مرسل) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا گیا کہ آپ اپنے گھوڑے کا چہرہ اپنی چادر سے پونچھ رہے تھے جب آپ ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: ”گزشتہ رات مجھے گھوڑوں کے بارے میں ڈانٹا گیا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۱۸۷۔ مالک فی الموطا (۲/۳۶۸) من یحییٰ بن سعید مرسلًا او معضلاً مسند فی مسندہ کما فی المطالب العالیۃ (۱۹۲۹) سعید بن منصور (۳۳۳۸) الطیالسی (۱۰۵۹) ابو داؤد فی المراسیل (۲۹۱) من طرق مرسلۃ۔

عہد کو پورا کرنے کی شدت کا بیان

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے قریشیوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ جب میں نے آپ کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی گئی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں کبھی بھی ان کے پاس لوٹ کر نہیں جاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ خیانت کرتا ہوں۔ تم لوٹ جاؤ اور اگر دل میں وہی (قبولیت اسلام کی چاہت) رہی“ جواب ہے تو لوٹ آنا۔“

وَهُوَ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءَ - قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: مِنْ أَدَمَ - فِي نَحْوِ مَنْ أُرْبَعِينَ رَجُلًا فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ مَفْتُوحٌ عَلَيْكُمْ، مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَثَلُ الْإِدْيِ يُعِينُ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ كَمَثَلِ بَعِيرٍ رَدِيٍّ فِي بَنَرٍ فَهُوَ يَنْزِعُ مِنْهَا بِذَنْبِهِ)). [الصحیحۃ: ۱۳۸۳]

اعتباب فی الخیل

۲۰۷۴: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَوَى وَهُوَ يَمْسَحُ وَجْهَ فَرَسِهِ بِرِدَائِهِ، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: ((إِنِّي عُودِيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْخَيْلِ)). [الصحیحۃ: ۳۱۸۷]

شدة الوفاء بالعهد

۲۰۷۵: عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلْقَى فِي قَلْبِي الْإِسْلَامَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَا أَحْبِسُ بِالْعَهْدِ، وَلَا أَحْبِسُ الْبُرْدَ وَلَكِنْ أَرْجِعُ فَإِنْ كَانَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ)). [الصحیحۃ: ۷۰۲]

تخریج: الصحیحة ۷۰۲۔ ابوداؤد (۴۵۸) نسائی فی الکبریٰ (۸۶۷) احمد (۸/۶) حاکم (۳/۵۹۸)۔

خیر کے کاموں کے متعلق رسولؐ کی وصیت کا بیان

سیدنا ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا: مجھے کوئی وصیت کریں۔ میں نے کہا: تو نے جو سوال مجھ سے کیا ہے میں نے تجھ سے پہلے یہی سوال رسول اللہؐ سے کیا تھا (اور آپؐ نے فرمایا تھا): ”میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ یہ ہر چیز کی بنیاد ہے۔ جہاد کو لازم پکڑو کہ وہ اسلام کی رہبانیت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کیا کرو کیونکہ وہ آسمان میں تیرے لئے باعث رحمت اور زمین میں تیرے لئے باعث تذکرہ ہیں۔“

تخریج: الصحیحة ۵۵۵۔ احمد (۸۲/۳) ابن المبارک فی الزهد (۸۴۰) ابن ابی عاصم فی الزهد (۴۳) مختصراً ابو یعلیٰ (۱۰۰۰) من طریق عنہ باختلاف یسیر۔

قرض کے علاوہ شہید کو معاف کر دیا جاتا ہے

سیدنا سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا: ”جو نبی شہید کے خون کا پہلا قطرہ گرتا ہے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، ماسوائے قرض کے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۷۴۲۔ طبرانی فی الکبیر (۵۵۵۲) حاکم (۱۹۱/۲) بیہقی (۱۶۳/۹)۔

سفر میں روزہ رکھنے کی رخصت کا بیان

سیدنا حمزہ بن عمروؓ نے رسول اللہؐ سے سفر میں روزوں کے بارے میں سوال کیا؟ آپؐ نے فرمایا: ”(سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے میں سے) جس چیز میں تیرے لئے آسانی ہو وہ اختیار کر لے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۸۸۳۔ تمام الرازی فی الفوائد (۱۰۲۶) طبرانی فی الکبیر (۲۹۸۸) ابو نعیم فی المعرفة (۱۸۳۹)۔

ضرورت کے بغیر جانور کو تکلیف نہ دی جائے

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا: ”اپنی سواریوں کی پیٹھوں کو منبر سمجھ کر (ان پر) بیٹھے ہی نہ رہو کیونکہ اللہ

الوصیة رسول بأمر الخیر

۲۰۷۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: أَوْصِنِي، فَقَالَ: سَأَلْتُ عَمَّا سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِكَ: ((أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ، وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ، فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَةُ الْإِسْلَامِ، وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللَّهِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ رُوحُكَ فِي السَّمَاءِ وَذِكْرُكَ فِي الْأَرْضِ)). [الصحیحة: ۵۵۵]

یغض للشہید الا الدین

۲۰۷۷: عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ مَرْفُوعًا: ((أَوَّلُ يَهْرَاقَ دَمَ الشَّهِيدِ يُغْفَرُ لَهُ ذَنْبُهُ كُلُّهُ إِلَّا الدِّينَ)). [الصحیحة: ۱۷۴۲]

رخصة الصوم في السفر

۲۰۷۸: عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّه سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: ((أَيُّ ذَلِكَ عَلَيْكَ أَيْسَرُ فافْعَلْ)). [الصحیحة: ۲۸۸۴]

لا تكلف الحيوان إلا بالضرورة

۲۰۸۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((يَأْكُمُ أَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ، فَإِنَّ اللَّهَ

تعالیٰ نے ان کو تمھارے لئے مسخر کیا ہے تاکہ یہ تمھیں ایسے شہر میں پہنچا دیں جہاں تم بغیر آدمی جان کے پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لئے زمین بنائی ہے اس پر اپنی حاجتیں پوری کیا کرو۔“ [الصحيحہ: ۲۲]

تخریج: الصحيحہ ۲۲۔ ابو داؤد (۲۵۶۷) وعنه بغوی (۲۶۸۳) والبيهقي (۲۵۵/۵) وفي الآداب (۹۳۳) وفي شعب الايمان (۱۱۰۸۳) من غير طريق ابی داؤد۔

باب:

باب: فضل الرمی والشیب فی سبیل

اللہ والعق و غیرہ

ابو طیبہ بیان کرتے ہیں کہ شریحیل بن سمط نے سیدنا عمرو بن عسہ کو بلایا اور کہا: ابن عسہ! کیا تو ایسی حدیث بیان کر سکتا ہے جو تو نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو نہ اس میں زیادتی ہو اور نہ کوئی جھوٹ اور تو نے وہ کسی واسطے سے نہیں بلکہ نبی ﷺ سے براہ راست سنی ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”(۱) جس آدمی نے اللہ کے راستے میں تیر پھینکا وہ نشانے پر لگا یا نہ لگا، اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (۲) جو آدمی اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو گیا تو یہ عمل اس کے لئے نور ہو گا۔ (۳) جس مسلمان مرد نے کسی مسلمان مرد کو آزاد کیا تو آزاد شدہ کے ہر ایک عضو کے بدلے آزاد کنندہ کا ہر عضو آگ سے آزاد ہو جائے گا۔ (۴) جس مسلمان عورت نے کسی مسلمان عورت کو آزاد کیا تو آزاد شدہ عورت کے ہر عضو کے بدلے آزاد کنندہ کا ہر عضو جہنم سے آزاد ہو جائے گا۔ (۵) جس مسلمان مرد یا عورت نے اپنی اولاد میں سے تین نابالغ بچے آگے بھیج دیئے (یعنی فوت ہو گئے) تو وہ اس کے لئے آگ کے سامنے آڑ بن جائیں گے (یعنی وہ جہنم میں داخل نہیں ہو گا)۔ (۶) جو آدمی نماز کے ارادے سے وضو کرنے کے لئے اٹھا اور وضو میں پانی کو اس کی جگہ تک پہنچایا تو وہ

۲۰۸۰: عَنْ أَبِي طَيِّبَةَ، أَنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السَّمْطِ دَعَا عَمْرُو بْنَ عَبْسَةَ السُّلَمِيَّ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبْسَةَ هَلْ أَنْتَ مُحَدِّثِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ أَنْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ تَزْيِيدٌ وَلَا كِذْبٌ، وَلَا تُحَدِّثْنِي عَنْ آخَرٍ سَمِعَهُ مِنْهُ غَيْرُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، أَوْ مُصِيبًا فَلَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَرَكَبَةٍ يُعْتَقُهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ۲. وَأَيُّمَا رَجُلٍ شَابَّ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ نُورٌ ۳. وَأَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَكُلُّ عَضْوٍ مِنَ الْمُعْتَقِ بَعْضُوا مِنَ الْمُعْتَقِ فِدَاءً لَهُ مِنَ النَّارِ ۴. وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ اعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً، فَكُلُّ عَضْوٍ مِنَ الْمُعْتَقَةِ بَعْضٌ مِنَ الْمُعْتَقَةِ فِدَاءً لَهَا مِنَ النَّارِ ۵. وَأَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَقِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ صُلْبِهِ ثَلَاثَةً يَلْفُوا الْحِثَّ، أَوْ امْرَأَةً فَهُمْ لَهُ بَسْتَرَةٌ مِنَ النَّارِ ۶. وَأَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ إِلَى وَضوءٍ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَأَخْضَى الْوَضُوءَ

ہر گناہ یا خطا سے پاک ہو جائے گا۔ اب اگر وہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا اور اگر ویسے ہی بیٹھ جاتا ہے تو (گناہوں سے) پاک ہو کر بیٹھے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۱۷۵۶۔ احمد (۳۸۶/۳) عبد بن حمید (۳۰۳) بهذا التمام۔

پیا سے جانور کو پانی پلانے کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک وقت میں ایک آدمی راستے پر چلا جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی اس نے ایک کنواں پایا پس اس میں اتر کر اس نے پانی پیا پھر باہر نکل آیا وہیں ایک کتا تھا جو پیاس کے مارے زبان باہر نکالے (ہانپتے ہوئے) کچھ چاٹ رہا تھا پس اس آدمی نے (دل میں) کہا کہ اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس نے ستایا ہے جس طرح میں اس کی شدت سے بے حال ہو گیا تھا چنانچہ وہ (دوبارہ) کنویں میں اتر آیا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا اور اسے اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھ آیا اور کتے کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل اور جذبے کی قدر کی اور اسے معاف کر دیا۔ (یہ سن کر) صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے لئے چوپایوں (پر ترس کھانے) میں بھی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(ہاں) ہر تر جگر والے (جاندار کی خدمت اور دیکھ بھال) میں اجر ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۳۹۔ مالک فی موطا (۹۳۰/۲) بخاری (۲۳۶۲) والادب المفرد (۳۷۸) مسلم (۲۳۳) ابو داؤد (۲۵۵۰)۔

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک وقت ایک کتا کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا اسے پیاس مارے دے رہی تھی کہ اچانک اسے بنی اسرائیل کی فاحشہ عورتوں میں سے ایک بدکار عورت نے دیکھا پس اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کے ذریعے سے اس نے اس کے لئے (کنویں سے) پانی کھینچا اور اسے پلا دیا پس اس کے اس عمل کی وجہ سے اسے بخش دیا گیا۔“

إِلَى أَمَّا كَيْفِهِ، سَلَّمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَوْ خَطِيئَةٍ لَهُ، فَإِنْ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا)). [الصحیحة: ۱۷۵۶]

فضل شرب الماء بالحيوان العاطش

۲۰۸۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، إِذْ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بَيْرًا، فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ وَخَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثُّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبَيْرَ، فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَدِهِ حَتَّى رَفَى فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغُفِرَ لَهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِنْ لَنَا فِي الْبُيَاطِمْ لَأَجْرًا؟ فَقَالَ: فِي كُلِّ ذَاتٍ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ)). [الصحیحة: ۲۹]

۲۰۸۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يَطِيفُ بِرَكْبَةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، إِذْ رَأَاهُ بَنِي مِنْ بَنَاتِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَنَزَعَتْ مَوْفَهَا، فَاسْتَقَتْ لَهَا بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ، فَغُفِرَ لَهَا بِهِ)).

[الصحیحة: ۳۰]

تخریج: الصحیحہ ۳۰۔ بخاری (۳۳۶۷) مسلم (۲۲۳۵/۱۵۵) احمد (۵۰۷/۲)۔

فتوح المسلمین

۲۰۸۳: عَنْ نَافِعِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ فَارِسُ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ)).

[الصحیحہ: ۳۲۴۶]

ثلاث دعوات مستجابات

۲۰۸۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَأَشْكُ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ)). [الصحیحہ: ۵۹۶]

ثلاثة يحبهم الله

۲۰۸۵: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ، عَزَّوَجَلَّ. وَصَحَّحَكَ إِلَيْهِمْ، وَبَسَّشَ بِهِمْ، الَّذِي إِذَا انْكَشَفَتْ فِتْنَةٌ، فَابِلٌ وَرَاءَ مَا يَنْفُسُهُ لِلَّهِ. عَزَّوَجَلَّ فَمَا أَنْ يُقْتَلَ وَإِنَّمَا أَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ وَيَكْفِيَهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي كَيْفَ صَبَرْتُ عَلَى نَفْسِي؟ وَالَّذِي لَهُ امْرَأَةٌ حَسَنَاءٌ، وَفِرَاشٌ لَيِّنٌ حَسَنٌ فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ [يَقُولُ] يَذُرُّ شَهْوَتَهُ، فَيَذْكُرُنِي وَيُنَاجِيَنِي، وَلَوْ شَاءَ رَفَعَا وَالَّذِي يَكُونُ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ مَعَهُ رَكْبٌ، فَسَهَرُوا وَنَصَبُوا، ثُمَّ هَجَعُوا، فَقَامَ مِنَ السَّحَرِ فِي

مسلمانوں کی فتوحات کا بیان

سیدنا نافع بن عتبہ بن ابوقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم جزیرہ عرب کے بایسوں سے لڑائی کرو گے، اللہ تعالیٰ فتح نصیب فرمائے گا، پھر فارس سے لڑائی ہوگی، وہ بھی فتح ہو جائے گا، پھر روم سے لڑائی ہوگی اللہ تعالیٰ فتح دے گا اور پھر تم دجال سے لڑائی کرو گے اس پر بھی اللہ تعالیٰ فتح سے ہمکنار کرے گا۔“

تین دعائیں مقبول ہیں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تین دعائیں مقبول ہیں ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: باپ کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔“

تین قسم کے آدمیوں سے اللہ محبت کرتا ہے

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تین قسم کے آدمیوں سے محبت کرتا ہے ان پر ہنستا ہے اور ان سے خوش ہوتا ہے: (۱) وہ آدمی کہ (اس کی جماعت) فرار ہوگئی، لیکن وہ ان کے بعد اللہ کے لئے لڑتا رہا، قتل ہو گیا یا اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد کی اور اسے کفایت کی اللہ تعالیٰ (ایسے آدمی کے بارے میں) کہتا ہے؟ میرے بندے کی طرف دیکھو وہ اپنے آپ سے کیسے صبر کر رہا ہے؟ (۲) وہ آدمی کہ جس کی بیوی خوبصورت اور اس کے پاس بہترین نرم بستر ہے، لیکن وہ قیام کرنے کے لئے رات کو کھڑا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: (میرے بندے نے) اپنی شہوت کو ترک کر دیا ہے اور میرا ذکر کر رہا ہے اور مجھ سے سرگوشی کر رہا ہے اگر یہ چاہتا تو سو بھی سکتا تھا۔ اور (۳) وہ

[الصحيحة: ۳۴۷۸]

آدی جو قافلے سمیت سفر پر ہو وہ رات کو کچھ حصہ جاگئے (اور چلنے کی وجہ سے) پُور ہو گئے ہوں اور (بالآخر) سو گئے ہوں لیکن وہ خوشی و ناخوشی میں سحری کے وقت اٹھ کھڑا ہو (اور نماز پڑھنا شروع کر دے)۔“

تخریج: الصحيحة ۳۴۷۸۔ حاکم (۱/ ۲۵) بیہقی فی الاسماء والصفات (ص: ۳۷۲/۳۷۱) والسیاق لہ۔

باب: اکیلے سفر سے ممانعت کا سبب

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی خیر سے لکھا دو آدمی اس کے پیچھے چل پڑے اور ایک ان دونوں کے پیچھے۔ (آخری آدمی) ان دو سے کہتا رہا: لوٹ آؤ۔ حتیٰ کہ ان کو پا لیا اور واپس لوٹا دیا پھر پہلے کو جلا اور اسے کہا: یہ دو شیطان تھے میں ان کو پھسلاتا رہا حتیٰ کہ ان کو واپس کر دیا۔ جب تو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تو آپ کو میرا سلام دینا اور بتلانا کہ میں ادھر زکوٰۃ جمع کر رہا ہوں اگر وہ آپ کے لئے مناسب ہے تو ہم بھیج دیں گے۔ جب وہ آدمی نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو سارا واقعہ بیان کیا اس وقت آپ ﷺ نے غلوت سے منع کر دیا۔

باب: سبب النهی عن السير وحده

۲۰۸۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ خَيْبَرَ، فَبِعَهُ رَجُلَانِ، وَرَجُلٌ يَتْلُوهُمَا يَقُولُ: ((إِزْجَعَا)) حَتَّى أَدْرَكَهُمَا فَرَدَّهُمَا، ثُمَّ لَحِقَ الْأَوَّلَ قَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ شَيْطَانَانِ [وَأَنِّي لَمْ أَزَلْ بِهِمَا حَتَّى رَدَدْتُهُمَا عَنْكَ، فَإِذَا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَقْرَأُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامَ، وَأَعْلِمُهُ أَنَا فِي جَمْعِ صَدَقَاتِنَا،] [وَأَلَوْ كَانَتْ تَصْلُحُ لَهُ بَعَثْنَا بِهَا إِلَيْهِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ [الرَّجُلُ] عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهُ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ عَنِ الْخَلْوَةِ۔

[الصحيحة: ۲۶۵۸]

تخریج: الصحيحة ۲۶۵۸۔ حاکم (۲/ ۱۰۲) بیہقی فی الدلائل (۷/ ۱۱۳) البزار (الكشف: ۲۰۲۲)۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین (چھوٹا) لشکر سو افراد کا ہے، بہترین (بڑا) لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار افراد کا لشکر محض تعداد کی قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوگا۔“

۲۰۸۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعٌ مِئَةً، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَا يُغْلِبُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قَلَّةٍ))۔ [الصحيحة: ۹۸۶]

تخریج: الصحيحة ۹۸۶۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کی تصحیح سے رجوع کر لیا ہے۔ ضعیف سنن ابی داؤد (۱۰/ ۳۲۵) الصحيحة

(۲/ ۶۸۳-۶۸۲)۔

فتنوں کے دور میں بہترین آدمی کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

خير الناس في الفتن

۲۰۸۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((خَيْرُ النَّاسِ

جہاد سفر لڑائی اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کے.....

فرمایا: ”قتلوں کے زمانے میں بہتر آدمی وہ ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ کے دشمنوں کے تعاقب میں رہے گا، وہ انہیں ڈرائے گا اور وہ اس کو خوفزدہ کریں گے یا وہ آدمی جو کسی دیرانے میں فروکش ہوگا اور اپنے اوپر عائد ہونے والے اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرتا رہے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۶۹۸۔ حاکم (۳۴۶/۳) ابو عمر والدانی فی الفتن (ق: ۱۵۳/۱)۔

مقام و مرتبہ کے اعتبار سے بہترین شخص

سیدہ ام بشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مقام و منزلت کے اعتبار سے بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی کمر پر سوار ہو، وہ اپنے دشمنوں کو خوفزدہ کر رہا ہو اور وہ اسے ڈراتا رہے ہوں۔“

تخریج: الصحیحة ۳۳۳۳۔ بیہقی فی الشعب (۳۳۹۱) طبرانی فی الکبیر (۱۰۳/۲۵) من طریق آخر۔

خیر الناس منزلة

۲۰۸۹: عَنْ أُمِّ مُبَشَّرٍ تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ النَّاسِ مَنْزِلَةً: رَجُلٌ عَلَى مَتْنِ قَرَسِهِ، يَحْيِفُ الْعَدُوَّ وَيَحْيِفُونَهُ)). [الصحیحة: ۳۳۳۳]

باب: فضل الرباط فی سبیل اللہ

۲۰۹۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْقُوعًا: ((رِبَاطٌ يَوْمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ قِيَامِ رَجُلٍ وَصِيَامِهِ فِي أَهْلِهِ شَهْرًا)). [الصحیحة: ۱۸۶۶]

باب: اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دن سرحدی محاذ پر پہرہ دینا گھر میں رہ کر ایک مہینے کے قیام کرنے اور اس کے روزے رکھنے سے بہتر ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۸۶۶۔ ابو حزم احمد بن یعقوب الحنبلی فی الفروسیة (۱/۸) ابن ماجہ (۲۷۷۰) بلفظ آخر۔

ایک مسافر شیطان ہوتا ہے

سیدنا عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسافر شیطان ہوتا ہے، دو مسافر بھی شیطان ہوتے ہیں، تین مسافر ہوں تو قافلہ بنتا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۶۲۔ مالک فی الموطا (۲/۹۷۸) ابوداؤد (۲۶۰۷) ترمذی (۱۶۷۳) احمد (۱۸۶/۲)۔

فوائد: مطلب یہ ہے کہ ایک یا دو مسافروں کو شیطان نقصان پہنچا سکتا ہے۔

الراکب شیطان

۲۰۹۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْقُوعًا: الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ)). [الصحیحة: ۶۲]

سفر صحت مندی ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: ”سفر کیا کرو تندرست رہو گے اور جہاد کیا کرو

السفر صحة

۲۰۹۲: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَافِرُوا تَصِحُّوا

بے نیاز ہو جاؤ گے۔“ یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہؓ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سیدنا ابوسعیدؓ اور زید بن اسلم سے مرسل مروی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۳۳۵۲۔ (۱) ابو ہریرہ: احمد (۳۲۸۰/۲)۔ (۲) ابن عمر: طبرانی فی الاوسط (۴۲۹۶) بیہقی (۴/۱۰۲)۔ (۳) ابن عباس: بیہقی (۴/۱۰۲)۔ (۴) ابو سعید خدریؓ: ابن عدی فی الکامل (۳/۱۱۹۲)۔

باب: آدمی سے زیادہ سمجھ دار عورت کا بیان

طلق بن حبیب بصری سے روایت ہے کہ سیدنا ابوطریقؓ نے ان کو بیان کیا کہ میری بیوی ام طریق رضی اللہ عنہا میرے پاس آئی اور کہا: ابوطریق! حج کی تیاری کرو۔ میرے پاس ایک اونٹ اور ایک اونٹنی تھی۔ اونٹنی کو حج کے لئے اور اونٹ کو جہاد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس نے مجھ سے اونٹ کا مطالبہ کیا تاکہ وہ حج کر سکے۔ میں نے کہا: کیا تو جانتی نہیں کہ میں نے اسے اللہ کی راہ کے لئے وقف کر دیا ہے؟ اس نے کہا: حج بھی اللہ کی راہ میں آتا ہے بس تو مجھے دے دے اللہ تجھ پر رحم کرے۔ میں نے کہا: میں نہیں چاہتا کہ تجھے دوں۔ اس نے کہا: تو پھر مجھے اونٹنی دے دو اور خود اونٹ پر حج کر لو۔ میں نے کہا: میں تجھے خود پر ترجیح نہیں دوں گا۔ اس نے کہا: تو پھر کوئی خرچ وغیرہ ہی دے دو۔ میں نے کہا: میرے پاس اتنا مال ہے ہی نہیں جو میری اور میرے اہل و عیال کی ضروریات سے زائد ہو۔ اس نے کہا: اگر تو مجھے دے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے بہتر بدلہ عطا کرے گا۔ جب میں نے اس کا بھی انکار کیا تو اس نے کہا: جب تو رسول اللہؐ کے پاس جائے تو آپ کو میرا سلام دینا اور میں نے جو کچھ تجھے کہا آپ کو بتلا دینا۔ میں رسول اللہؐ کے پاس گیا آپ کو اس کا سلام پہنچایا اور اس کی ساری باتیں بتلا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ام طریق سچی ہے اگر تو اسے اونٹ دے دیتا تو وہ اللہ کی راہ میں ہی ہوتا اور اگر اونٹنی دیتا تو تم دونوں اللہ کی راہ میں ہوتے اور اگر تو اسے کوئی

باب: امراة افقه من الرجل

۲۰۹۳: عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْبَصْرِيِّ، أَنَّ أَبَا طَلْقٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ امْرَأَتَهُ أُمَّ طَلْقٍ أَتَتْهُ فَقَالَتْ لَهُ: حَضَرَ الْحَجَّ يَا أَبَا طَلْقٍ! وَكَانَ لَهُ جَمَلٌ وَنَاقَةٌ، يَحُجُّ عَلَى النَّاقَةِ، وَيَعْرِوُ عَلَى الْجَمَلِ، فَسَأَلَتْهُ أَنْ يُعْطِيَهَا الْجَمَلَ تَحُجُّ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِي أَنِّي حَبَسْتُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَتْ: إِنَّ الْحَجَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَعْطِينِي بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ قَالَ: مَا أُرِيدُ أُعْطِيكَ، قَالَتْ: فَأَعْطِنِي نَاقَتَكَ وَحُجَّ أَنْتَ عَلَى الْجَمَلِ۔ قَالَ: لَا أُؤْتِرُكَ بِهَا عَلَى نَفْسِي۔ قَالَتْ: فَأَعْطِنِي مِنْ نَفَقَتِكَ قَالَ: مَا عِنْدِي فَضْلٌ عَنِّي وَعَنْ عِيَالِي مَا أَخْرُجُ بِهِ وَمَا أَتْرُكُ (الْأَصْلُ: أَنْزَلَ لَكُمْ، وَقَالَتْ: إِنَّكَ لَوْ أُعْطَيْتَنِي أَخْلَفَكُمَا اللَّهُ قَالَ: فَلَمَّا أُبِيتَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَإِذَا أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَقْرَأْ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ بِالَّذِي قُلْتُ لَكَ، قَالَ: فَاتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَقْرَأْتَهُ مِنْهَا السَّلَامَ، وَأَخْبَرْتَهُ بِالَّذِي قَالَتْ أُمُّ طَلْقٍ، قَالَ: ((صَدَقْتَ أُمُّ طَلْقٍ، لَوْ أُعْطِيَتْهَا الْجَمَلَ كَانَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَوْ أُعْطِيَتْهَا نَاقَتَكَ كَانَتْ وَكُنْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَوْ أُعْطِيَتْهَا مِنْ نَفَقَتِكَ أَخْلَفَكُمَا اللَّهُ)) قَالَ:

خرچ وغیرہ دے دیتا تو اللہ تجھے بہترین بدل عطا کرتا۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ آپ سے یہ سوال کر رہی تھی کہ کون سا عمل آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں عمرہ کرنا۔“

إِنَّهَا تَسْأَلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَعْدِلُ الْحَجَّ مَعَكَ؟ قَالَ: ((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ))

[الصحيحه: ۳۰۶۹]

تخریج: الصحيحه ۳۰۶۹۔ الدولابی فی الکنی (۱/۳۱) ابو یعلیٰ کما فی المطالب العالیہ (۱۰۷۳) طبرانی فی الکبیر (۲۳/۲۳۳) البزار (الکشف: ۱۱۵۱)۔

امیر کے پاس مال غنیمت رکھ دینا

عثمان بن ارقم بن ابوارقم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر والے دن فرمایا: ”تمہارے پاس جو مالی غنیمت ہے وہ رکھ دو۔“ ابواسید ساعدی ؓ نے ابن عائد مرزبان کی تلوار رکھ دی، ارقم بن ابوارقم نے اسے پہچان لیا اور کہا: اے اللہ کے رسول یہ مجھے دے دیں۔ آپ ﷺ نے اسے دے دی۔

وضع الانفال عند الامیر

۲۰۹۴: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَرْقَمِ بْنِ أَبِي الْأَرْقَمِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: ((ضَعُوا مَا كَانَ مَعَكُمْ مِنَ الْأَنْفَالِ)) فَرَفَعَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ سَيْفَ ابْنِ عَائِذٍ الْمُرْزَبَانِ، فَعَرَفَهُ الْأَرْقَمُ بْنُ أَبِي الْأَرْقَمِ، فَقَالَ: هَبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

[الصحيحه: ۲۹۰۳]

تخریج: الصحيحه ۲۹۰۳۔ حاکم (۳/۵۰۳) طبرانی فی الکبیر (۹۰۹) والاوسط (۶۰۳۳) ابونعیم فی المعرفه (۹۰۲۳)۔

بلی کا روکنا عذاب کا سبب ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اس نے اسے قید کر دیا تھا حتیٰ کہ وہ مر گئی پس وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گئی۔ نہ اس نے اسے کھلایا پلا یا جب کہ اس نے اسے قید کر رکھا تھا اور نہ اسے اس نے چھوڑا کہ وہ خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔“

حبس الهرة عذاب

۲۰۹۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا: ((عَذِّبَتْ امْرَأَةً فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ)) فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارُ، لَأَمْهَى أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هُوَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ)). [الصحيحه: ۲۸]

تخریج: الصحيحه ۲۸۔ بخاری (۲۳۶۵) الادب المفرد (۳۷۹) مسلم (۲۲۳۲) احمد (۵۰۷/۲)۔

جنت کے محلات کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مجھ پر میری امت کے مفتوحہ علاقے پیش کئے گئے تو

بیان قصر الجنة

۲۰۹۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَرِضَ عَلَيَّ مَا هُوَ مَفْتُوحٌ

لَأَمْتِي بَعْدِي، فَسَرَنِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى.
﴿وَلَا خَيْرَ خَيْرٍ لَكَ مِنَ الْأُولَى﴾ (الصُّحُفِ:
۴) ﴿إِلَى قَوْلِهِ﴾ ﴿فَقَرَضْنِي﴾ ﴿أَعْطَاهُ اللَّهُ فِي
الْجَنَّةِ أَلْفَ قَصْرٍ مِّنْ لُّؤْلُؤٍ، تَرَاهَا الْمُسْكُ فِي
كُلِّ قَصْرٍ مَا يَنْبَغِي لَهُ﴾. [الصحيحة: ۲۷۹۰]

تخریج: الصحيحة ۲۷۹۰۔ طبرانی فی الاوسط (۵۷۶) والکبیر (۱۰۶۵۰) بیہقی فی الدلائل (۷/۶۱)۔

فضل الصوم والهجرة والسجدة

۲۰۹۷: عَنْ أَبِي فَاطِمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: ((عَلَيْكَ بِالْهَجْرَةِ فَإِنَّ لَامِثَلَهَا، عَلَيْكَ
بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَامِثَلٌ لَهُ، عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ،
فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ اللَّهَ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ
بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ)).

تخریج: الصحيحة ۱۹۳۷۔ طبرانی فی الکبیر (۳۲۲/۲۲) وفی الشامیین (۱۲۱۰) بهذا اللفظ ' ابن ماجه (۱۳۲۲) نسائی (۳۱۷۲) وفی الکبری (۸۶۹۸) مرفقاً۔

باب: جهاد کرنے کا حکم

سیدنا عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ (باب الجہاد) ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے غم و الم اور مصیبت و پریشانی کو دور کر دیتا ہے۔"

تخریج: الصحيحة ۱۹۳۱۔ احمد (۳۱۹/۵) حاکم (۷۵/۲) الہیثم بن کلب فی مسنده (۱۱۷۳) الغیاء فی المختارة (۲۹۱/۸)۔

عليكم بالدلجة

۲۰۹۹: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالدَّلْجَةِ، فَإِنَّ الْأَرْضَ تَطْوِي بِاللَّيْلِ)).

سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم رات کو سفر کیا کرو کیونکہ رات کو زمین سکر جاتی ہے (یعنی اس کی مسافت مختصر ہو جاتی ہے)۔"

تخریج: الصحيحة ۶۸۱۔ ابو داؤد (۲۵۷۱) حاکم (۱۱۳/۲) بیہقی (۲۵۶/۵)۔

الرمی خیر لعب

تیر اندازی بہترین کھیل ہے

۲۱۰۰: عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ [بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ] عَنْ أَبِيهِ مَرْفُوعًا: ((عَلَيْكُمْ بِالرَّمْيِ، فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَّكُمْ)).

مصعب بن سعد بن ابوقاص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم تیر اندازی کیا کرو کیونکہ یہ بہترین کھیل و تفریح ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۸۔ ابو حفص المودب فی المتقی من حدیث ابن مغلہ وغیرہ (۲/۲۲۵) خطیب فی الموضع (۳۰/۲) طبرانی فی الاوسط (۲۰۷۰) البزار (الکشف: ۱۷۰۱)۔

باب: کیف المشی فی السفر

باب:

۲۱۰۱: عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: شَکَّانَاسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الْمَشَى، فَذَعَا بِهِمْ فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالتَّسْلَانِ)) فَتَسَلَّنَا فَوَجَدْنَاهُ أَخْفَ عَلَيْنَا)).

سیدنا جابر ؓ کہتے ہیں: لوگوں نے نبی ﷺ سے پیدل چلنے کی شکایت کی آپ ﷺ نے انھیں بلایا اور فرمایا: ”تیز چلا کرو۔“ ہم نے تیز چلنا شروع کر دیا اس میں ہمیں خفت محسوس ہوئی۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۶۵۔ ابن خزمہ (۲۵۳۷) حاکم (۱/۲۳۴۲۰/۱۰۱) ابو نعیم فی الطب (۲/۸/۱)۔

الاسلام قبل العمل

عمل کرنے سے پہلے اسلام قبول کرنا

۲۱۰۲: عَنِ الْبَرَاءِ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ [مِّنَ الْأَنْصَارِ] مُقْنَعٌ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَاتِلْ أَوْ أَسْلِمْ؟ قَالَ: ((لَا بَأْسَ [أَسْلِمْتُ ثُمَّ قَاتِلٌ]) فَاسْلَمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَقَاتِلْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَمِلَ هَذَا قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا)). [الصحیحۃ: ۲۹۳۲]

سیدنا براء ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی ہتھیاروں سے لیس ہو کر نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں لڑوں یا اسلام قبول کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ بلکہ اسلام قبول کر پھر جہاد کرنا۔“ وہ مسلمان ہو گیا پھر جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے بہت تھوڑا عمل کیا اور بہت زیادہ اجر و ثواب حاصل کر لیا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۳۲۔ بخاری (۲۸۰۸) احمد (۳/۲۹۱۲۹۱) مسلم (۱۹۰۰) من طریق آخر باختلاف۔

ذنب الصرافة

کہانت کا گناہ

۲۱۰۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((الْعِرَافَةُ أَوْ لَهَا مَلَامَةٌ، وَآخِرُهَا نَدَامَةٌ وَالْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحیحۃ: ۱۹۸۲]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کہانت (ایسا پیشہ ہے کہ اس) کے شروع میں ملامت ہوتی ہے آخر میں ندامت و پشیمانی اور روز قیامت عذاب ہوتا ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۱۹۸۲۔ ابوداؤد الطیالسی (۲۵۳۶) ابو العباس الاصم فی حدیثہ (۳۰۱) بیہقی (۱۰/۹۷)۔

ولا تلقوا کی تفسیر

تفسیر الآیۃ ولا تلقوا بایدیکم الی .

التھلکة

۲۱۰۴: فَإِنْ أَسْلَمَ أَبُو عِمْرَانَ: ((عَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَ طِينِيَّةً [وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عَقِبَهُ بَنُ غَامِرٍ] وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَالرُّومَ مُلْصِقُو ظُهُورِهِمْ بِحَاظِطِ الْمَدِينَةِ، فَحَمَلَ رَجُلٌ [مِنَّا] عَلَى الْعَدُوِّ، فَقَالَ النَّاسُ: مَهْ مَهْ الْآيَةُ هُكْدًا أَنْ حَمَلَ رَجُلٌ بِقَاتِلٍ يَلْتَمِسُ الشَّهَادَةَ، أَوْ يَتْلَى مِنْ نَفْسِهِ] إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لِنَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، لِمَا نَصَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ، وَأَظْهَرَ الْإِسْلَامَ، قُلْنَا [بَيْنَنَا خَفِيًّا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ] هَلُمَّ نُقِمْ فِي أُمُورِنَا وَنُصْلِحْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرة: ۱۹۵) ﴿فَالْإِنْفَاءُ بِالْأَيْدِي إِلَى التَّهْلُكَةِ: أَنْ تُقِمْ فِي أُمُورِنَا وَنُصْلِحْهَا وَتَدْعُ الْجِهَادَ، قَالَ: أَبُو عِمْرَانَ: فَلَمْ يَزَلْ أَبُو أَيُّوبٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِالْقُسْطَ طِينِيَّةً)). [الصحيحه: ۱۳]

اسلم ابو عمران نے کہا: ہم جہاد کی نیت سے مدینہ سے نکلے قسطنطنیہ کا ارادہ تھا، اس وقت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مصر کے گورنر عبد الرحمن بن خالد بن ولید لشکر کے امیر تھے۔ رومی شہر پناہ کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے۔ ہمارے ایک آدمی نے دشمن پر حملہ کر دیا۔ لوگوں نے کہا: رک جا، رک جا، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (بڑا تعجب ہے) یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک آدمی شہادت کی آرزو لے کر جہاد کرتا ہے یا وہ (اللہ کی راہ میں) پوری بہادری کا مظاہرہ کرتا ہے اور تم لوگ اسے اس آیت کا مصداق بنا کر روکتے ہو۔ یہ آیت ہم انصاریوں کے بارے میں نازل ہوئی اور وہ اس طرح کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مدد کی اور اسلام کو ظہور بخشا، تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دور ایک نجی مجلس میں کہا: آؤ اب اپنے مال موسیٰ میں رہ کر ان کی اصلاح کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو﴾ (سورہ بقرہ: ۱۹۵) ہاتھوں کو ہلاکت میں ڈالنا یہ ہے کہ ہم مال موسیٰوں میں رہ کر ان کی اصلاح کرنے میں مگن ہو جائیں اور جہاد ترک کر دیں۔ ابو عمران کہتے ہیں: اس کے بعد ابو ایوب انصاری اللہ کے راستے میں جہاد کرتے رہے حتیٰ کہ قسطنطنیہ میں دفن ہوئے۔

تخریج: الصحيحه ۱۳۔ ابو داؤد (۲۵۱۲) حاکم (۲/۲۷۵) بیہقی (۶/۹۴۰۵/۹۹)۔

جنگ کی دو قسمیں ہیں

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”غزوے کی دو قسمیں ہیں: (۱) جس نے (جہاد کر کے) اللہ کی رضامندی تلاش کی، حکمران کی اطاعت کی، عمدہ مال خرچ کیا اور فساد سے اجتناب کیا تو اس کا سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور

الغزو غزوان

۲۱۰۵: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَرْفُوعًا: ((الْغَزْوُ غَزَوَان، فَأَمَّا مَنْ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ، وَاجْتَنَبَ الْفُسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَتَنَبُّهُ أَجْرٌ كُلُّهُ، وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخَرًّا

جہاد سزر لڑائی اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کے.....

(۲) جس نے فخر کرتے ہوئے ریا کاری کرتے ہوئے اور شہرت کے حصول کے لئے (جہاد کیا) حکمران کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد برپا کیا تو وہ برابر سزا بر بھی نہیں لوٹے گا (بلکہ برائیوں کا بوجھ لے کر آئے گا)۔“

وَرِبَاءٌ وَسُمُوعَةٌ، وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِكَفَّافٍ))۔

[الصحيحہ: ۱۹۹۰]

تخریج: الصحيحہ ۱۹۹۰۔ ابو داؤد (۲۵۱۵) نسائی (۳۲۰۰) وفی الکبریٰ (۳۳۹۷) ابن ابی عاصم فی الجہاد (۹۳۳)۔

عورت اور غلام کے قتل کرنے سے بچنا

اجتناب قتل المرأة والعسيف

سیدنا رباح بن ربیعؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے آپ نے کچھ لوگوں کو ایک چیز پر ہجوم کئے دیکھا اور ایک آدمی کو بھیجا کہ (جاؤ اور) دیکھ کر آؤ کہ لوگ کس چیز پر جمع ہیں؟ اس نے واپس آ کر کہا: مقتولہ عورت پر جمع ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اس کو تو قتل نہیں کیا جانا چاہئے تھا۔“ اس وقت ہراول دستے کے کمانڈر خالد بن ولید تھے آپ نے ایک آدمی کے ذریعے پیغام بھیجا کہ: ”خالد کو کہو کہ وہ عورت کو قتل کرے نہ کسی نوکر چاکر کو۔“

۲۱۰۶: عَنْ عَبْدِ بْنِ رَبِيعٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فِي غَزْوَةٍ، فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: أَنْظِرْ عَلَامَ اجْتِمَاعٍ هَؤُلَاءِ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: امْرَأَةٌ قُتِلَتْ؛ فَقَالَ: ((مَا كَانَتْ هَذِهِ لِقَاتِلٍ)) قَالَ: وَعَلَى الْمُقَدَّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: ((قُلْ لِيَخَالِدُ: لَا يَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا)).

[الصحيحہ: ۷۰۱]

تخریج: الصحيحہ ۷۰۱۔ ابو داؤد (۲۲۲۹) نسائی فی الکبریٰ (۸۱۲۵) ابن ماجہ (۲۸۳۲) احمد (۳۸۸/۳) حاکم من طریق آخر بمعناه۔

صبح کی نماز کے بعد تھوڑا سا چلنا

مشى بعد صلاة الصبح قليلا

سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں نماز فجر ادا کرتے تو سواری سے اتر کر کچھ دیر چلتے۔“

۲۱۰۷: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا: ((كَانَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ فِي سَفَرٍ مَشَى عَنْ رَاحِلَتِهِ قَلِيلًا)). [الصحيحہ: ۲۰۷۷]

تخریج: الصحيحہ ۲۰۷۷۔ ابو عثمان البخیرمی (۲/۳/۲) ابو نعیم فی الحلیۃ (۱۸۰/۸) بیہقی (۲۵۵/۵) طبرانی فی الاوسط (۲۹۳۷)۔

رسول اللہ کی انگلی کے زخم کا بیان

جرح واصبع رسول الله

سیدنا جندب بن سفیانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی ایک اجتماع میں تھے جبکہ آپ کی انگلی خون آلود تھی آپ نے فرمایا: ”تو ایک انگلی ہی سے جو خون آلود ہوئی ہے اور اللہ کے

۲۱۰۸: عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ: ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ قَدْ دَمِيتْ إصْبَعُهُ فَقَالَ:

راستے میں اس تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہے۔“

هَلْ أَنْتَ إِلَّا أَصْبَحَ دَمِيئٌ
وَلَهُ سَبِيلُ اللَّهِ مَا لَقِئْتُ

تخریج: الصحیحة ۳۲۸۲۔ بخاری (۲۸۰۲) مسلم (۱۷۹۶) نسائی فی عمل الیوم والليلة (۶۲۰)۔

رسول کے جھنڈے کے رنگ کا بیان

لون لواء رسول الله

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا (بڑے لشکر کا) جھنڈا سفید اور (چھوٹے لشکر کا) جھنڈا سیاہ ہوتا تھا۔

۲۱۰۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((كَانَ لِوَاءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْضُ، وَرَأَيْتُهُ سَوْدَاءَ)).
[الصحیحة: ۲۱۰۰]

تخریج: الصحیحة ۳۱۰۰۔ ترمذی (۱۶۸۱) ابن ماجہ (۲۸۱۸) حاکم (۱۰۵/۲)۔

زوالِ شمس کے وقت دشمن سے مقابلہ کرنے کا استحباب

استحباب النهض عند زوال

الشمس

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ زوالِ آفتاب کے وقت دشمن سے مقابلہ کرنے کو پسند کرتے تھے۔

۲۱۱۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: ((كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَنْهَضَ إِلَى عَدُوِّهِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ)).
[الصحیحة: ۲۱۲۶]

تخریج: الصحیحة ۲۱۲۶۔ احمد (۳۵۶/۳) بخاری (۲۹۶۵) مسلم (۱۷۳۲) من طریق آخر عنه بمعناه۔

قوم کے جھنڈے کے نیچے لڑنے کا استحباب

استحباب القتال تحت راية القوم

عقبہ بن مغیرہ اپنے پردادا مخارق سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں جنگِ جمل والے دن سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو ملا اور وہ سینک میں پیشاب کر رہے تھے۔ میں نے کہا: اگر میں نے آپ کے ساتھ لڑتا ہے تو آپ کے ساتھ ہو جاتا ہوں؟ انھوں نے کہا: اپنے قوم کے جھنڈے کے نیچے لڑو کیونکہ رسول اللہ ﷺ آدی کی اس بات کو پسند کرتے تھے کہ وہ اپنی قوم کے جھنڈے کے نیچے لڑے۔“

۲۱۱۱: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْمُنْغِيرَةِ، عَنْ حَدِّ أَبِيهِ الْمَخَارِقِ، قَالَ: لَقِيتُ عَمَرًا يَوْمَ الْحَمَلِ، وَهُوَ يَبُولُ فِي قَرْنٍ فَقُلْتُ: أَقَاتِلْ مَعَكَ فَأَكُونُ مَعَكَ؟ فَقَالَ: قَاتِلْ تَحْتَ رَايَةِ قَوْمِكَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ يَسْتَحِبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقَاتِلَ تَحْتَ رَايَةِ قَوْمِهِ)).
[الصحیحة: ۳۱۱۶]

تخریج: الصحیحة ۳۱۱۶۔ احمد (۲۶۳/۳) ابو یعلیٰ (۱۶۳۱) البزار (۱۷۰۰) حاکم (۱۰۲۱۰۵/۲)۔

باب: جمعرات کو سفر کرنے کا استحباب

باب: استحباب السفر يوم الخميس

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

۲۱۱۲: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ مَرْفُوعًا: ((كَانَ

جحرات کو سفر کرنا پسند کرتے تھے۔

يَسْتَحِبُّ يَوْمَ الْخَيْمِيسِ أَنْ يُسَافِرَ)).

تخریج: الصحیحة ۲۱۲۸۔ ابو الشیخ فی اخلاق النبی ﷺ (ص: ۲۶۲) طبرانی (۲۶۰/۲۳) ابن عدی فی الکامل (۸۷۹/۳) بخاری (۲۹۵۰) مسلم (۲۷۶۹) من حدیث کعب بن مالک رضی اللہ عنہ۔

۲۱۱۳: عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((كَانَ يَضْمُرُ سَيِّدَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَةَ رَوَايَةٍ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ يَضْمُرُ الْخَيْلُ يَسَابِقُ بِهَا)). [الصحیحة: ۲۱۳۳]

تخریج: الصحیحة ۲۱۳۳۔ ابو داؤد (۲۵۷۶) ابن ماجہ (۲۸۷۷) بنحوہ احمد (۸۶/۲)۔

اخراج اليهود و النصارى من جزيرة
جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکالنے کا بیان

العرب

۲۱۱۴: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَرْفُوعًا: ((لَئِنْ عِشْتُ لأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، حَتَّى لَا أَتْرَكَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا)). [الصحیحة: ۱۱۳۴]

تخریج: الصحیحة ۱۱۳۴۔ مسلم (۱۷۶۷) ابو داؤد (۳۰۳۱) ترمذی (۱۶۰۶) و قد تقدم برقم (۱۶۵۳)۔

بنو قریظہ والوں کا بیان

عامر بن سعد بن ابوقحاص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ جن (مردوں) کے زیر ناف بال نکل آئے ہیں انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کے مالوں اور بیوی بچوں کو تقسیم کر دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(سعد) نے ان کے بارے میں آج وہ فیصلہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۷۳۵۔ نسائی فی الکبریٰ (۸۲۲۳) ابن سعد (۳۲۶/۳) حاکم (۱۲۲/۲) طحاوی (۲۱۶/۳)۔

ذکر بنی قریظہ

۲۱۱۵: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا حَكَمَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي بَنِي قَرْيَظَةَ أَنْ يُقْتَلَ مَنْ حَرَّثَ عَلَيْهِ الْمَوْسُ، وَأَنْ تُفَسَّمْ أَمْوَالُهُمْ وَذَرَارِيُّهُمْ، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقَدْ حَكَمَ فِيهِمْ [الْيَوْمَ] بِحُكْمِ اللَّهِ الَّذِي حَكَمَ بِهِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ))

باب: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

باب: من مناقب علی رضی اللہ عنہ

ہمیرہ بن مریم کہتے ہیں کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا: لوگو! کل ایسے آدمی (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے تم کو داغ مفارقت دیا ہے کہ پہلے لوگ جس سے سبقت نہ لے جاسکے اور

۲۱۱۶: عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ مَرِيَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! فَقَدْ فَارَقَكُمْ أَمْسُ رَجُلٌ مَاسِقَةٌ

الْأُولُونَ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ۔ ((لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَبْعَثُ الْبُعْثَ فَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ، فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، جَبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، يَعْنِي عَلَيْهِمَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)) مَا تَرَكَ بَيِّضَاءَ وَلَا صَفْرَاءَ إِلَّا سَبْعَ مِثَّةٍ دِرْهَمٍ فَضَلَّتْ مِنْ عَطَائِهِ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا۔ [الصحيحة: ۲۴۹۶]

بعد والے لوگ جس (کے مقام) کو نہ پاسکیں گے۔ جب رسول اللہ ﷺ کوئی لشکر بھیجتے تو انھیں جھنڈا اٹھاتے تھے وہ اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک فتح نہ ہو جاتی، ان کی دائیں جانب جبریل ہوتے تھے اور بائیں جانب میکائیل۔ ان کی مراد ”سیدنا علیؑ“ تھے۔ انھوں نے درہم چھوڑا ہے نہ دینار سوائے سات سو درہم کے اور وہ بھی اس طرح بیچ گئے کہ وہ ایک خادم خریدنا چاہتے تھے۔

تخریج: الصحيحة ۲۳۹۶۔ احمد (۱۹۹/۱) نسائی فی الکبریٰ (۸۳۰۸) ابن حبان (۶۹۳۶) طبرانی (۲۷۱۷)۔

فضل قیام ساعة في سبيل الله

۲۱۱۷: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مَرْفُوعًا: ((لِقِيَامِ رَجُلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ [سَاعَةً] أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةٍ سِتِينَ سَنَةً)). [الصحيحة: ۱۹۰۱]

اللہ کی راہ میں تھوڑی ہی دیر ٹھہرنے کی فضیلت
سیدنا عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا کچھ دیر کے لئے اللہ کے راستے میں ٹھہرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۱۹۰۱۔ عقیل فی الضعفاء (۸۶/۱) خطیب فی التاریخ (۲۹۵/۱۰) حاکم (۶۸/۲) بیہقی (۱۶۱/۹) من طریق آخر عنه۔

فضل انفاق في سبيل الله

۲۱۱۸: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ: حَاءَ رَجُلٍ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذِهِ النَّاقَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَ: ((لَكَ بِهَا سَبْعُ مِثَّةٍ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي الْجَنَّةِ)). [الصحيحة: ۶۳۴]

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت
سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نکیل شد اونٹنی لے کر آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ اونٹنی اللہ کے راستے میں جہاد کیلئے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے لئے اس کے بدلے جنت میں سات سو اونٹنیاں ہوں گی سب کی سب مہار والہ ہوں گی۔“

تخریج: الصحيحة ۶۳۴۔ ابو نعیم فی الحلیۃ (۱۱۶/۸) حاکم (۹۰/۲) تنبیہ: مستدرک حاکم میں قدیم و جدید مطبوعہ نسخوں میں عمر ابی مسعود (عقبہ بن عمروؓ) لیکن حافظ ابن حجر اتحاف المہرۃ (۱۲۶۰۸/۱۰) میں ابن مسعودؓ کے ترجمہ میں لائے ہیں۔ اور (۱۱/۱۱) میں ابو مسعودؓ کے ترجمہ میں دیگر مصادر ذکر کیے ہیں لیکن حاکم کا ذکر نہیں ہے۔ واللہ اعلم! ابو مسعودؓ سے یہ حدیث مشہور ہے۔ دیکھئے مسلم (۱۸۹۲) نسائی (۳۱۸۹) احمد (۱۲۱/۳) وغیرہ۔

اجر الغازی والجاعل

۲۱۱۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ

لڑنے والے اور بنانے والے کے اجر کا بیان
سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

مَرْفُوعاً : ((لِلغَازِي أَجْرُهُ، وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِي)). [الصحيحہ: ۲۱۵۳]
 اور غازی کا (یعنی دو) اجر ملتے ہیں۔“
 تخريج: الصحيحہ ۲۱۵۳۔ ابو داؤد (۲۵۲۶) احمد (۱۷۴/۲) ابو عوانہ (۱۲۰/۵) بیہقی (۲۸/۹)۔

غنیمتیں ہمارے لیے حلال کی گئیں ہیں

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے کسی انسان کے لئے مال غنیمت حلال نہیں تھا آسمان سے آگ نازل ہوتی اور مال غنیمت جلا دیتی تھی۔“ جس دن بدر کا معرکہ ہوا لوگ غنیمتوں کے حلال ہونے سے پہلے ان کے حصول کے لئے ان پر ٹوٹ پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿اگر پہلے ہی سے اللہ کی طرف سے بات لکھی ہوئی نہ ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس بارے میں تمہیں کوئی بڑی سزا ہوتی۔﴾ (سورہ انفال: ۲۸)

احلت لنا الغنائم

۲۱۲۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعاً: ((لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ سِوَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِكُمْ، كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا)) فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﷻ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (الْأَنْفَالُ: ۶۸)۔
 [الصحيحہ: ۲۱۵۵]

تخريج: الصحيحہ ۲۱۵۵۔ ترمذی (۳۰۸۵) نسائی فی الکبریٰ (۱۱۲۰۹) ابن حبان (۳۸۰۶) بیہقی (۲۹۱۲۹۰/۶)۔

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم سے پہلے لوگوں کے لیے غنیمتیں حلال نہیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور بے بسی کی بنا پر ان کو ہمارے لئے حلال کر دیا۔“

۲۱۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِمَنْ كَانَ قَبْلَنَا، ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَعَّنَا لَنَا)).
 [الصحيحہ: ۲۷۴۲]

تخريج: الصحيحہ ۲۷۴۲۔ احمد (۳۱۷/۲) السلمي فی صحيفه همام (۸۷) بیہقی (۲۹۰/۶) عبدالرزاق (۹۳۹۲)۔

جنگ بدر کے لیے انصار کی بہادری کا بیان

سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف چلے تو نکلے اور لوگوں سے مشورہ کیا سیدنا ابوبکر ؓ نے ایک مشورہ دیا۔ آپ ﷺ نے پھر مشورہ کیا سیدنا عمر ؓ نے ایک مشورہ دیا آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ ایک انصاری نے کہا: (انصار یو!) نبی ﷺ تم سے مشورہ لینا چاہتے ہیں انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہم سے مشورہ لینا چاہتے ہیں؟ اللہ کی قسم! ہم اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا:

شجاعة الانصار للبدر

۲۱۲۲: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: ((لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَدْرٍ، خَرَجَ فَاسْتَشَارَ النَّاسَ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ فَأَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَسَكَتَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا يَرِيدُ فَقَالُوا: [تَسْتَشِيرُنَا] يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَاللَّهِ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى عَلَيْهِ

السَّلَامُ. ﴿إِذْ هَبْتَ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ (المائدہ: ۲۴) ﴿وَلَكِنَّ وَاللَّهُ لَوْ صَرَبْتَ أَكْبَادَ الْإِبِلِ حَتَّى تَبْلُغَ بَرَكَ الْفَمَادِ، لَكُنَّا مَعَكَ﴾. [الصحيحہ: ۳۳۴۰]

﴿موسیٰ!﴾ تو اور تیرا رب تم دونوں جاؤ اور لڑو ہم تو یہاں بیٹھے والے ہیں ﴿﴾ (سورہ مائدہ: ۲۴) اللہ کی قسم! اگر آپ برک الفماد تک سوار یوں کو چلاتے رہیں تو ہم آپ کے ساتھ چلیں گے۔

تخریج: الصحيحہ ۳۳۴۰۔ نسائی فی الکبریٰ (۱۱۳۱/۸۵۸۰) احمد (۱۸۸۱/۱۰۵) ابو یعلیٰ (۳۸۰۳۳/۷۲۲) ابن حبان (۴۷۴۱)۔

ترہیب من ظلم البہائم

۲۱۲۳: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَوْ غَفَرْتُ لَكُمْ مَا تَأْتُونَ إِلَى الْبَهَائِمِ لَغُفِرْتُ لَكُمْ كَثِيرًا)). [الصحيحہ: ۵۱۴]

جانوروں پر ظلم سے ڈرانا
سیدنا ابودرداء ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو تم چوپایوں سے (ظلم) کرتے ہو اگر وہ بخش دیا جائے (تو سمجھ لو کہ) بہت کچھ معاف کر دیا گیا ہے۔“

تخریج: الصحيحہ ۵۱۴۔ احمد (۳۴۱/۶) بیہقی فی الشعب (۵۱۸۸) عبداللہ بن احمد فی الزیادات (۳۴۱/۶) موقفاً علی ابی الدرداء۔

ترہیب من السفر فی اللیل وحده

۲۱۲۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمَ مَاسَارَ رَاكِبٍ بَلِيلٍ وَحْدَهُ [أَبْدًا])). [الصحيحہ: ۶۱]

رات کو اکیلے سفر کرنے سے ڈرانے کا بیان
سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ تنہائی (کے کیا نقصانات) ہیں تو رات کو کوئی مسافر اکیلا سفر پر نہ نکلے۔“

تخریج: الصحيحہ ۶۱۔ بخاری (۲۹۹۸) ترمذی (۱۶۷۳) ابن ماجہ (۳۷۶۸) احمد (۲۳۲۳/۲)۔

کراہۃ خروج النساء للجهاد

۲۱۲۵: عَنْ أُمِّ كَبْشَةَ - امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَدْرَةَ - أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِهْدِنِي لِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَ حَيْشٍ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ((لَا)) قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَلَا أُرِيدُ الْقِتَالَ، إِنَّمَا أُرِيدُ أَنْ أُدَارِيَ الْحَرْخَى وَأَقُومَ عَلَى الْمَرْضَى قَالَ: ((لَوْ لَا أَنْ تَكُونِ سَنَةً يُقَالُ: خَرَجَتْ فُلَانَةٌ، لِأَذْنَتْ لَكَ، وَلَكِنْ اجْلِسِي فِي بَيْتِكَ)).

عورتوں کے جہاد میں جانے کی کراہت کا بیان
سیدہ ام کبشہ ؓ جو بنوعذرہ قبیلے کی خاتون ہیں کہتی ہیں: اے اللہ کے رسول! مجھے (جہاد کے لئے) فلاں لشکر میں نکلنے کی اجازت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں لڑنا نہیں چاہتی، میرا ارادہ ہے کہ میں زخمیوں کی دوا دارو اور بیماروں کی دیکھ بھال کروں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس طرح کی رخصت ایک عام طریقہ بن جانے کا اندیشہ نہ ہوتا کہ فلاں نکل گئی ہے تو میں تجھے اجازت دے دیتا، بس تو اپنے

گھر میں بیٹھی رہے۔“

[الصحيحة: ۲۲۴۰]

تخریج: الصحيحة ۲۲۴۰۔ طبرانی فی الاوسط (۳۳۳۰) ابن مہندہ فی المعرفة (۲/ ۳۶۲/ ۳) ابن ابی شیبہ (۱۴/ ۵۶۲) وانظر ما تقدم برقم (۲۰۴۷)۔

جنگ کے لیے غلام لے جانے کا بیان

سیدنا یعلیٰ بن معنیہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کا اعلان کیا۔ میں بوڑھا آدمی تھا اور میرا کوئی خادم بھی نہیں تھا۔ میں نے ایک ایسا مزدور تلاش کیا جو مجھے کفایت کر سکے اور اسے اس کا حصہ دے دیا جائے۔ مجھے ایک آدمی مل گیا جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ میرے پاس آیا اور کہا: میں نہیں جانتا کہ دو حصے کیا ہوتے ہیں اور میرا حصہ کتنا بنے گا؟ آپ میرے لئے (میرے حصے کا) تعین کر دیں، حصہ ملے یا نہ ملے۔ میں نے اس کے لئے تین دیناروں کا تعین کر دیا۔ جب غنیمت کی تقسیم ہوئی تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کا حصہ اسے دے دوں اچانک مجھے دینار یاد آ گئے۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور یہ معاملہ آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نزدیک دنیا و آخرت میں اسے اس غزوے میں سے کچھ نہیں ملے گا“ ماسوائے دیناروں کے، جن کا تعین کیا گیا تھا۔“

تخریج: الصحيحة ۲۲۳۳۔ ابو داؤد (۲۵۴۷) حاکم (۱۱۲/ ۲) بیہقی (۳۳۱/ ۶) احمد (۲۲۳/ ۳)۔

جہاد ترک کرنا عذاب کا سبب ہے

سیدنا ابوبکر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ جہاد ترک کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر عام عذاب بھیج دیتا ہے۔“

ترك الجهاد عذاب

۲۱۲۷: عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

((مَاتَرَكَ قَوْمُ الْجِهَادِ إِلَّا عَمَّهُمُ اللَّهُ

بِالْعَذَابِ)). [الصحيحة: ۲۶۶۳]

تخریج: الصحيحة ۲۶۶۳۔ طبرانی فی الاوسط (۳۸۵۱)۔

باب: اللہ کی راہ میں پڑنے والے گردوغبار کی فضیلت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرا مکاتب اپنی مکاتبت کا

باب: فضل الغباء في سبيل الله

۲۱۲۸: عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ مَكَاتِبًا لَهَا دَخَلَ عَلَيْهَا

بَقِيَّةٍ مِّكَاتِيَّتِهِ، فَقَالَتْ لَهُ: أَنْتَ غَيْرَ دَاخِلٍ عَلَيَّ
غَيْرَ مَرَّتِكَ هَذِهِ، فَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا خَالَطَ
قَلْبُ امْرِئٍ رَهْجٌ، فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ
عَلَيْهِ النَّارَ)). [الصحيحه: ۲۲۲۷، ۲۵۵۴]

تخریج: الصحيحه ۲۵۵۴/۲۲۲۷۔ احمد (۸۵/۶) ابن ابی عاصم فی الجهاد (۱۲۲) طبرانی فی الاوسط (۹۳۱۹)۔

فوائد: مکاتبت: آقا اور غلام کے درمیان ایک معاہدے کا نام ہے جس کے تحت غلام مقررہ رقم کی آخری قسط ادا کرنے کے بعد آزاد ہو جاتا ہے۔

سیدنا عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زمین پر جو انسان بھی پایا جاتا ہے جب وہ مرتا ہے اور اللہ کے ہاں اس کے لئے بہتر (انجام یعنی جنت) ہوتی ہے تو وہ واپس آتا پسند نہیں کرتا اگرچہ اسے پوری دنیا ملنی ہو مانوسائے اللہ کے راستے میں شہید ہونے والے کے کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ وہ لوٹ جائے اور اسے دوبارہ شہید کر دیا جائے۔“

۲۱۲۹: عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ، وَلَهَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ، تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا إِلَّا الْقَتِيلُ [فِي سَبِيلِ اللَّهِ] فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيَقْتُلَ مَرَّةً أُخْرَى)). [الصحيحه: ۲۲۲۸]

تخریج: الصحيحه ۲۲۲۸۔ نسائی (۳۱۲۱) احمد (۵/۳۲۳۱۸) عبدالرزاق (۹۵۳۵)۔

باب: جہاد اور مہمان نوازی کی فضیلت

حبیب بن شہاب غزیری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرا دوست سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ کے پاس آئے ہمیں ابن عباس کے دروازے پر سیدنا ابو ہریرہ ؓ ملے۔ انھوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ ہم نے اپنا تعارف کروایا۔ انھوں نے کہا: تم ان لوگوں کے پاس چلے جاؤ جو کھجوروں اور پانی پر ہیں (یہاں تو) ہر آدمی کا بمشکل اپنا گزارا ہو رہا ہے۔ ہم نے کہا: تیرے خزانے زیادہ ہوں بس ہمارے لئے سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے اجازت طلب کیجئے۔ انھوں نے اجازت طلب کی ہم نے ابن عباس کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے سنا: رسول اللہ ﷺ نے تبوک والے دن خطاب کیا اور فرمایا: ”جو آدمی

باب: فضل الجہاد و اقراء الضیف

۲۱۳۰: عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابِ الْعَبْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَا وَصَاحِبُ لِي، فَلَقِينَا أَبَا هُرَيْرَةَ عِنْدَ بَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمَا؟ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: أَنْطَلِقَا إِلَى نَاسٍ عَلَى تَمَرٍ وَمَاءٍ، إِنَّمَا يَسِيلُ كُلُّ وَادٍ بِقَدَرِهِ، قَالَ: قُلْنَا كَثِيرٌ خَيْرٌكَ، اسْتَأْذِنَ لَنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فَاسْتَأْذَنَ لَنَا فَسَمِعْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ تَبُوكَ فَقَالَ: ((مَا فِي النَّاسِ مِثْلُ رَجُلٍ آخَذَ بَعَنَانَ قَرَسِهِ فَيَجَاهِدُ فِي سَبِيلِ

اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور لوگوں کی شرور سے شرارتوں سے بچتا ہے وہ لوگوں میں بے مثال ہے۔ جو آدمی ایک دیرانے میں فروکش ہو کر اپنی بھیڑ بکریاں پالتا ہے، مہمان کی ضیافت کرتا ہے اور اس کا حق ادا کرتا ہے۔“ میں نے کہا: واقعی آپ ﷺ نے یہ باتیں ارشاد فرمائیں؟ انھوں نے یہ کہا: (جی ہاں) ارشاد فرمائیں۔ میں نے پھر کہا: واقعی آپ نے یہ باتیں ارشاد فرمائیں؟ انھوں نے یہ کہا: (جی ہاں) ارشاد فرمائیں۔ میں نے ”اللّٰهُ اَكْبَرُ“ اور ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہا اور اس کا شکریہ ادا کیا۔

اللّٰهُ، وَيَجْتَنِبُ شُرُورَ النَّاسِ وَمِثْلَ رَجُلٍ بَادٍ لِّبِي غَنِيْمَةٍ، يُقْرِى ضَيْفَهُ، وَيُوَدِّي حَقَّهُ)) قَالَ: قُلْتُ: اَقَالَهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: اَقَالَهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: اَقَالَهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: اَقَالَهَا؟ فَكَبِّرْتُ اللّٰهَ، وَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَشَكَرْتُهُ۔
[الصحيحه: ۲۲۵۹]

تخریج: الصحيحه ۲۲۵۹۔ احمد (۱/ ۳۱۱) حاکم (۲/ ۶۷) طبرانی (۱۲۹۲۳) ابن ابی عاصم فی الجہاد (۴۹۵۳)۔

نبی کا خیانت کرنے سے محفوظ ہونا

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ﴾ (آل عمران: ۷۵)) قال: ما كان لنبي أن يتهمه أصحابه [الصحيحه: ۲۷۸۸]

تخریج: الصحيحه ۲۷۸۸۔ البزار الکشف: ۲۱۹۷ بهذا اللفظ ابن جریر طبری (۳/ ۱۰۲) طبرانی (۱۲۰۴۸، ۱۲۰۲۹) ابو داؤد (۳۹۷۱) ترمذی (۱۲)۔

ذکر اساری ہوازن

ہوازن کے قیدیوں کا بیان
ابو جریول زبیر بن صرد جہمی کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں غزوہ حنین (ہوازن) کے دن قیدی بنایا تو آپ نے نوجوانوں اور عورتوں کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ میں نے اس وقت یہ اشعار پڑھے:

۲۱۳۲: عَنْ ابْنِ جُرَيْوَلٍ زُهَيْرِ بْنِ صَرْدٍ الْجُحَمِيِّ قَالَ: لَمَّا أَسْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ يَوْمَ حُنَيْنٍ۔ يَوْمَ هَوَازِنَ۔ وَذَهَبَ يُفَرِّقُ الشَّبَّانَ وَالسِّبْيَ أَنْشَدْتُهُ هَذَا الشُّعْرَ:

اے اللہ کے رسول! ہم پر احسان کرو مہربانی ہوگی آپ ایسی شخصیت ہیں جن سے ہمیں امید ہے اور (اپنی درخواست پوری ہونے کا) انتظار ہے۔

أَمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَرَمٍ فَإِنَّكَ الْمَرْءَ نَزَحُوهُ وَنَتَنَظَّرُ أَمْنُنْ عَلَى بَيْضَةِ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ مُعْرِقًا شَمَلَهَا فِي ذَهْرِهَا غَيْرَ

با عصمت عورتوں پر احسان کرو جنہیں تقدیر نے پابند کر دیا ہے

أَبَقْتُ لَنَا الدَّهْرَ هَنَافًا عَلَى حَزْنٍ
عَلَى قُلُوبِهِمُ الْعَمَاءُ وَالْعُمَرُ
إِنْ لَمْ تُدَارِكْهُمْ نِعْمَاءُ تَنْشُرُهَا
يَا أَرْجَعَ النَّاسَ جِلْمًا حِينَ يَخْتَبِرُ
أُمْنُنٌ عَلَى نِسْوَةٍ قَدْ كُنْتَ تَرْضَعُهَا
وَإِذْ يَزِينُكَ مَا يَأْتِي وَمَا تَذُرُ
لَا تَحْعَلْنَ كَمَنْ شَأَلَتْ نِعَامَتَهُ
فَاسْتَبَقُوا مِنَّا فَإِنَّا مَعَشَرٌ زَهْرُ
إِنَّا لَنَشْكُرُ لِلنُّعْمَاءِ إِذْ كَفَرَتْ
وَعِنْدَنَا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ مُدَحَّرٌ
فَالْبَيْسُ الْعَفْوُ مَنْ قَدْ كُنْتَ تَرْضَعُهُ
مِنْ أُمّهَاتِكَ إِنَّ الْعَفْوَ مُشْتَهَرٌ
يَاخِرَ مَنْ مَرَحَتْ كَمْتُ الْحَيَادِ بِهِ
عِنْدَ الْهَيَاجِ إِذَا مَا اسْتَوْقَدَ الشُّرُ
إِنَّا نُوْمَلُّ عَفْوًا مِنْكَ تَلْبَسُهُ
هَادِي الْبَرِيَّةِ إِذْ تَعْفُو وَتَنْتَصِرُ
فَاعْفُ عَفَا اللَّهُ عَمَّا أَنْتَ رَاهِبَةٌ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذْ يَهْدِي لَكَ الظُّفْرُ
فَلَمَّا سَمِعَ هَذَا الشَّعْرَ قَالَ: ((مَا كَانَ لِي وَلِئَنِي
عَبْدُ الْمُطْلَبِ، فَهُوَ لَكُمْ)) وَقَالَتْ قُرَيْشٌ:
مَا كَانَ لَنَا، فَهُوَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ:
مَا كَانَ لَنَا، فَهُوَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ.

[الصحيحه: ۳۲۵۲]

جن کی شیرازہ بندی زمانے میں بکھر چکی ہے۔
زمانے نے ہمیں غمگین ہو کر چلانے پر مجبور کر دیا ہے
ہمارے دلوں پر سختی و مصیبت چھائی ہوئی ہے۔
اگر ان پر احسان نہیں کریں گے تو وہ بکھر جائیں گی
اے وہ ہستی جو کٹھن مرطے میں بھی بردباری میں رائج ترین ہوتی
ہے۔

ان عورتوں پر رحم کرو کہ جن کا تم دودھ پیتے تھے وہ تمہیں اس وقت
مزین کر رہی تھیں؛ جب کچھ چیزیں اختیار کی جاتی ہیں اور کچھ کو ترک کر
دیا جاتا ہے۔

تم ان کو اس طرح نہ کرو کہ جن کا شیرازہ بکھر چکا ہوتا ہے تم ہم پر
احسان کرنے میں ہم سے سبقت لے جاؤ ہم تو ایک ہی قوم
ہیں۔

جن نعمتوں کی ناشکری کی جاتی ہے ہم ان کا شکریہ ادا کریں گے
اور ہم آج کے بعد آپ کے احسان مند ہوں گے۔

ان کو معاف کرو کہ جن کا تم دودھ پیتے تھے
یعنی اپنی ماؤں کو بیشک اس معافی کو شہرت ملے گی۔

اے وہ بہترین شخصیت کہ سیاہ و سرخ گھوڑوں (کے سوار حفاظت
کے لئے) جن کو گھیر لیتے ہیں اس وقت جب (جنگ میں) جوش و
خروش اور چنگاریاں اٹھ رہی ہوتی ہیں۔

تم سے معافی (کے لباس) کی امید رکھتے ہیں ہم وہ پہنیں گے
اے مخلوق کے ہادی! جب تم معاف کرو گے اور بازی مار جاؤ گے۔
تم معاف کرو اللہ تمہارے لئے وہ امور معاف کر دے جن سے
ڈرتے ہو روز قیامت؛ جب کامیابی تمہارے ہمرکاب ہوگی۔

جب آپ ﷺ نے یہ شعر سنا تو فرمایا جو میرا اور عبدالمطلب کا ہے
وہ تمہارا ہی ہے۔ قریش نے کہا جو ہمارا ہے وہ اللہ اور اس کے
رسول کا ہے انصار نے بھی یہی کہا۔

تخریج: الصحیحة ۳۲۵۲۔ طبرانی فی الکبیر (۵۳۰۳) والاوسط (۴۶۲۷) والصغیر (۱/۲۳۶۷۲۳)۔

الکبر تنقص الحکمة

۲۱۳۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ أَدَمِيٍّ إِلَّا فِي رَأْسِهِ حِكْمَةٌ بَيِّدُ الْمُلْكِ، لَإِذَا تَوَاضَعَ قَبِلَ لِلْمُلْكِ: أَرْقَعَ حِكْمَتَهُ وَإِذَا تَكَبَّرَ قَبِلَ لِلْمُلْكِ: ضَعُ حِكْمَتَهُ)). [الصحیحة: ۵۳۸]

تکبر حکمت کو کم کر دیتا ہے

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر آدمی کے سر میں قدر و منزلت جو فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے پائی جاتی ہے۔ جب بندہ عاجزی اختیار کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ اس کی قدر و منزلت کو بلند کر دے اور جب وہ تکبر کرتا ہے تو فرشتے کو کہا جاتا ہے کہ اس کی قدر و منزلت کو پست کر دے۔“

تخریج: الصحیحة ۵۳۸۔ طبرانی فی الکبیر (۱۲۹۳۹) بیہقی فی الشعب (۸۱۴۳) البزار (الکشف: ۳۵۸۲) و (البحر: ۷۸۳۷)

باب: المصائب کفارات

باب: مصیبتیں اور پریشانیاں گناہوں کے کفارے کا

باعث ہیں

سیدنا عبادہ بن صامت ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جب کوئی آدمی زخمی ہو جاتا ہے اور اسے معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی معافی کے بقدر (اس کے گناہوں کو) مٹا دیتا ہے۔“

۲۱۳۴: عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَجْرَحُ فِي جَسَدِهِ جَرَاخَةً فَيَتَصَدَّقُ بِهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ)). [الصحیحة: ۲۲۷۳]

تخریج: الصحیحة ۲۲۷۳۔ احمد (۳۲۹۳۱۶/۵) ابن جریر فی تفسیرہ (۶/۱۰۰) نسائی فی الکبری (۱۱۱۳۶) الضیاء فی المختارہ (۲۹۹/۸)۔

شہید قتل سے کتنی تکلیف محسوس کرتا ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہید قتل سے اتنی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی کہ تم میں سے کوئی شخص چوٹی کے کانٹے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔“

کم یجد الشہید من مس القتل

۲۱۳۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقِرْصَةِ)). [الصحیحة: ۹۶۰]

تخریج: الصحیحة ۹۶۰۔ نسائی (۳۱۶۳) ترمذی (۱۲۶۸) ابن ماجہ (۲۹۰۲) بیہقی (۱۶۴/۹)۔

جہاد کی فضیلت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزے دار اور قیام

فضل الجہاد فی سبیل اللہ

۲۱۳۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ

کرنے والے آدمی کی طرح ہے جو نماز سے تھکتا ہے نہ روزے سے یہاں تک کہ مجاہد اپنے گھر لوٹ آئے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۸۹۶۔ مالک فی الموطا (۳/۳۴۳) احمد (۲/۳۵۶) ابن حبان (۳۶۲۱) بخاری (۲۴۸۵) مسلم (۱۸۷۸) من طریق آخر عنه بمعناه۔

حیرہ کے فتح کی خبر کا بیان

سیدنا عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لئے حیرہ (مقام) کو کتوں کی کچلیوں سے تشبیہ دی گئی اور عنقریب اسے فتح کر لو گے۔“ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! بت بقیلہ مجھے عطا کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اسے دے دو۔“ اس کے باپ نے آکر کہا: ”کیا تو مجھے فروخت کر دے گا؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ اس نے پوچھا: کتنی قیمت میں؟ اس نے کہا: من مانی کروں گا، ایک ہزار درہم قیمت میں۔ اس نے کہا: میں نے خرید لی ہے۔ کہا گیا کہ اگر میں تیس ہزار کہتا تو؟ اس نے کہا: بھلا ہزار سے بڑا کوئی عدد ہے؟

تخریج: الصحیحة ۲۸۴۵۔ ابن حبان (۲۶۷۴) ابن ابی عاصم فی الاحاد و المنانی (۳۴۹۰) طبرانی (۸۱/۱۷)۔

گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر بندھی ہوئی ہے

سیدنا سوادہ بن ربیع ؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے میرے لئے کچھ اونٹوں کا حکم دیا اور مجھے فرمایا: ”اپنے بیٹوں کو حکم دینا کہ اپنے ناخن کاٹ دیں تاکہ اونٹوں اور دوسرے مویشیوں کے تھنوں کو تکلیف نہ ہو اور انھیں یہ بھی کہنا کہ وہ دودھ دو ہیں اور ان کے بچوں کے لئے بھی چھوڑیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ قحط سالی کی وجہ سے وہ لاغر و کمزور ہو جائیں۔“ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ”تیرے پاس کوئی مال ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں، میرے پاس مال، گھوڑے اور غلام ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کو پالنے کا اہتمام کئے رکھ، ان کو سرحدی حفاظت کے لئے تیار رکھ۔ گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر وابستہ ہے۔“

خبر بفتح الحیرة

۲۱۳۷: عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مُلْتُ لِي الْحَيْرَةَ كَمَا يُبِ الْكِلَابِ، وَإِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَهَا)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هَبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنَةُ بَقِيلَةَ فَقَالَ: ((هِيَ لَكَ)) فَأَعْطَوْهَا إِيَّاهُ فَجَاءَ أَبُوهَا فَقَالَ: أَتَبِيعُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: بِكَمْ؟ قَالَ: أَحْتَكُمُ مَا شِئْتُ، قَالَ: بِالْأَلْفِ دِرْهَمٍ، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهَا فَقِيلَ: لَوْ قُلْتَ ثَلَاثِينَ أَلْفًا؟ قَالَ: وَهَلْ عَدَدُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفٍ؟ [الصحیحة: ۲۸۲۵]

الخيل معقود في نواصيها الخير

۲۱۳۸: عَنْ سَوَادَةَ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَمَرَنِي بِذَوْدٍ قَالَ لِي: ((مُرِّيكَ أَنْ يَقْضُوا أَظْفَارَهُمْ عَنْ ضُرُوعِ إِبِلِهِمْ وَمَوَاشِيهِمْ)) وَقُلْ لَهُمْ: ((فَلْيَحْتَلِبُوا عَلَيْهَا سَخَالَهَا، لَا تَنْدِرُكُمُهَا السَّنَةُ وَهِيَ عِجَافٌ)) قَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، لِي مَالِي وَخَيْلٌ وَرَقِيقٌ۔ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالْخَيْلِ، فَإِنْ تَبَطَّهَا، الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرِ)) [الصحیحة: ۱۹۳۶]

جہاد سفر لڑائی اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کے.....

تخریج: الصحیحة ۱۹۳۶۔ بخاری فی التاریخ الکبیر (۱۸۳/۳) طبرانی فی الکبیر (۶۳۸۰) البزار (۱۶۸۸)۔

معية الملائكة بابی بکر و علیؑ

۲۱۳۹: عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ وَلَا بِي بَكْرٍ۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ يَوْمَ بَدْرٍ: ((مَعَ أَحَدِكُمَا جَبْرِيلُ وَمَعَ الْآخَرِ ميكَائِيلُ، وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ، أَوْ قَالَ: يَشْهَدُ الصَّفَّ))

[الصحیحة: ۳۲۴۱]

تخریج: الصحیحة ۳۲۴۱۔ احمد (۱۳۷/۱) ابن ابی شیبہ (۲۱۶/۱۲) حاکم (۶۸/۳) ابویعلیٰ (۳۴۰)۔

مقام احد کم فی سبیل اللہ خیر فی

ستین سنہ

۲۱۴۰: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِشَعْبٍ فِيهِ عَيْنَةٌ مَاءٍ عَذْبٍ، فَأَعَجَبَهُ طَبِيبُهُ، فَقَالَ: لَوْ أَقَمْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ فَأَعْتَزَلْتُ النَّاسَ، وَلَا أَفْعَلُ حَتَّى اسْتَأْمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاةٍ سِتِّينَ عَامًا خَالِيًا، أَلَّا تَجِبُونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ الْجَنَّةَ؟ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقًا نَاقَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). [الصحیحة: ۹۰۲]

تخریج: الصحیحة ۹۰۲۔ ترمذی (۱۶۵۰) احمد (۵۲۲/۳) حاکم (۶۸/۲) بیہقی (۱۶۰/۹)۔

أجر الفرس للاطراق

۲۱۴۱: عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ أُنِيَ رَجُلًا فَقَالَ: أَطْرَقَنِي مِنْ فَرَسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ

ابوبکرؓ و علیؑ کے ساتھ فرشتوں کی معیت

سیدنا علیؑ کہتے ہیں کہ مجھے اور سیدنا ابوبکرؓ کو نبی ﷺ نے بدر والے دن فرمایا: ”تم میں ایک کے ساتھ جبریل اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور اسرافیل بھی بہت بڑا فرشتہ ہے جو جنگ میں (یا جنگ کی صف) میں شریک ہوتا ہے۔“

جہاد کے لیے کھڑا ہو جانا ہی ساٹھ سال کی عبادت سے

بہتر ہے

اصحاب رسولؐ میں سے ایک آدمی ایک گھائی، جس میں بیٹھے پانی کا چھوٹا سا چشمہ تھا کے پاس سے گزرا، اس کی خوشبو اسے بڑی اچھی لگی۔ وہ (دل میں) کہنے لگا: اگر میں لوگوں سے الگ تھلک ہو کر اسی گھائی میں فروکش ہو جاؤں تو لیکن میں پہلے رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کروں گا۔ جب اس نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے نہیں کرنا کیونکہ اللہ کے راستے میں تمہارا ٹھہرنا ساٹھ سالوں کی انفرادی نماز سے بہتر ہے۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دیں اور تمہیں جنت میں داخل کر دیں؟ اللہ کے راستے میں جہاد کرو جس نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کے دو بار دوہنے کی درمیانی مدت کے لئے جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔“

جہتی کے لیے گھوڑا دینے کے اجر کا بیان

سیدنا ابوبکرؓ انماری ایک آدمی کے پاس آئے اور کہا: مجھے جہتی کے لئے عاریہ گھوڑا دو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

”جس نے جفتی کے لئے کسی مسلمان کو عاریہ گھوڑا دیا تو اسے اللہ کے راستے میں دیئے جانے والے ستر گھوڑوں کے ثواب جتنا اجر ملے گا۔ اگر اس جفتی کی وجہ سے اولاد نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیئے جانے والے ایک گھوڑے کے ثواب کے برابر اجر ملے گا۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَطْرَقَ قَوْمَهُ مُسْلِمًا كَانَ لَهُ كَأَجْرِ سَبْعِينَ قَوْمًا حَمَلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِنْ لَمْ تَعْقُبْ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ قَوْمٍ يُحْمَلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)).

[الصحيحه: ۲۸۹۸]

تخریج: الصحيحه ۲۸۹۸۔ احمد (۲۳۱/۴) ابن حبان (۴۶۷۹) طبرانی (۳۲۱/۲۲)۔

اللہ کی راہ میں غبار آلود قدم کا اجر

عبادہ بن رفاعہ کہتے ہیں: میں جمعہ کی نماز کے لئے جا رہا تھا مجھے سیدنا ابوبعس ﷺ ملے تو انہوں نے کہا: خوش ہو جا تیرے یہ قدم اللہ کے راستے میں ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”جس آدمی کے قدم اللہ کے راستے میں خاک آلود ہوں گے اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کر دے گا۔“

اجر اغبار القوم فی سبیل اللہ

۲۱۴۲: عَنْ عِبَادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: أَذْرَكْنِي أَبُو بَعْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: [أُبَشِّرُ، فَإِنَّ خَطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ] سَمِعْتُ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ)). [الصحيحه: ۲۲۱۹]

تخریج: الصحيحه ۲۲۱۹۔ بخاری (۹۰۷) ترمذی (۱۶۳۲) نسائی (۳۱۱۸) احمد (۴۷۹/۳)۔

اللہ کی راہ میں لگنے والے زخم کی فضیلت

سیدنا معاذ بن جبل ﷺ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے اللہ کے راستے میں کوئی زخم لگا تو وہ روز قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس (زخم سے بہنے والے خون کی) بو کستوی کی طرح کی اور رنگ زعفران کی طرح کا ہوگا اس پر شہداء کی مہر ہو گی۔ جس نے اللہ تعالیٰ سے خلوص دل سے شہادت کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کے اجر سے نواز دے گا اگرچہ وہ بستر پر ہی مر جائے۔“

فضل جرح فی سبیل اللہ

۲۱۴۳: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ جَرَحَ جَرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِيحُهُ رِيحُ الْمُسْلِكِ، وَكَوْنُهُ لَوْنُ الزَّعْفَرَانِ، عَلَيْهِ طَابِعُ الشَّهْدَاءِ، مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ، مُخْلِصًا أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ مَاتَ عَلَى قُرْبِهِ)). [الصحيحه: ۲۵۵۶]

تخریج: الصحيحه ۲۵۵۶۔ ابن حبان (۳۵۱۹) ابوداؤد (۲۵۴۱) نسائی (۳۱۳۳) ترمذی (۱۶۵۷) باختلاف يسير۔

غازی کو تیار کرنے کا اجر

سیدنا زید بن خالد جہنی ﷺ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی غازی کو اللہ کی راہ میں تیار کیا (یعنی اسے جہاد کا ساز و سامان دیا) اسے (اس غازی کے ثواب) جتنا اجر ملے گا

اجر تجهيز الغازی

۲۱۴۴: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، وَمَنْ خَلَّفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ

جہاد سفر لڑائی اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کے.....

اور جس نے کسی مجاہد کی اس کے گھر میں بھلائی کے ساتھ جانشینی کی یا اس کے اہل و عیال پر خرچ کیا تو اسے بھی (مجاہد کے اجر جتنا) ثواب ملے گا۔“

اللَّهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، وَأَنْفَقَ [عَلَى أَهْلِهِ] فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)). [الصحيحه: ۳۵۵۶]

تخریج: الصحيحه ۳۵۵۶۔ طبرانی فی الکبیر (۵۳۳۲) ابن ابی عاصم فی الاحاد (۲۵۵۳) بهذا اللفظ بخاری (۲۸۳۳) مسلم (۱۸۹۵) ابوداؤد (۲۵۰۹) ترمذی (۱۲۴۸) من طریق آخر عنه بمعناه۔

سیدنا زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کے راستے میں کسی غازی کو تیار کیا تو اسے اتنا ہی اجر ملے گا (جو غازی کو ملتا ہے) اور جس نے کسی مجاہد کی اس کے گھر میں بھلائی کے ساتھ جانشینی کی یا اس کے اہل و عیال پر خرچ کیا تو اسے بھی (مجاہد کے اجر جتنا) ثواب ملے گا۔“

۲۱۴۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، وَمَنْ خَلَّفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، وَأَنْفَقَ [عَلَى أَهْلِهِ] فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)). [الصحيحه: ۲۶۹۰]

تخریج: الصحيحه ۲۶۹۰۔ طبرانی فی الاوسط (۷۸۷۹) وانظر الحديث السابق۔

جو کسی عمل کے لیے نکلا لیکن اس کو کر نہ سکا اس کے اجر

اجر من خرج للعمل ولم يفعل

کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو حج کرنے کے لئے نکلا اور فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت کے دن تک حج کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے جو عمرہ کی ادائیگی کے لئے نکلا اور فوت ہو گیا تو اللہ اس کے لئے قیامت کے دن تک عمرہ کرنے والے کا اجر لکھ دیتا ہے اور جو غازی اللہ کے راستے میں نکلا اور فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت کے دن تک غازی کا اجر لکھ دیتا ہے۔“

۲۱۴۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ حَاجًّا فَمَاتَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْمُعْتَمِرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ كَتَبَ اللَّهُ أَجْرَ الْغَازِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحه: ۲۵۵۳]

تخریج: الصحيحه ۲۵۵۳۔ ابویعلیٰ (۲۳۵۰) طبرانی فی الاوسط (۵۳۱۷) بیہقی (۲۶۲/۵) و (۴۱۰۰)۔

غبار کے بقدر کستوری ملنے کا بیان

سیدنا انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں چلا تو جتنا غبار اس پر پڑے گا اسی کے بقدر اسے قیامت کے دن کستوری ملے گی۔“

اصابة المسك بقدر الغبار

۲۱۴۷: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحيحه: ۲۳۳۸]

تخریج: الصحیحة ۲۳۳۸۔ ابن ماجہ (۲۷۷۵) طرائی فی الاوسط (۱۳۸۱) الضیاء فی المختارة (۲۱۹۲)۔

امساك من الطيرة شرك

برے شگون کی وجہ سے رکنا شرک ہے

۲۱۴۸: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ: ((مَنْ رَدَّتْهُ الطَّيْرَةُ، فَقَدْ قَارَفَ الشَّرْكَ)).
سیدنا فضالہ بن عبید بن سیدؓ کہتے ہیں: جو آدمی برے شگون کی وجہ سے (کسی کام سے) رک جاتا ہے وہ شرک سے آلودہ ہو جاتا ہے۔

[الصحیحة: ۱۰۶۵]

تخریج: الصحیحة ۱۰۶۵۔ عبد اللہ بن وہب فی الجامع (۶۵۶/۲) احمد (۲۲۰/۲) ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة (۶۹۳) عن عبد اللہ بن عمرؓ۔

فضل الرمي في سبيل الله

اللہ کی راہ میں تیر پھینکنے کی فضیلت

۲۱۴۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [الصحیحة: ۲۵۵۵]
سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر پھینکا تو یہ روز قیامت اس کے لئے نور ہوگا۔“

تخریج: الصحیحة ۲۵۵۵۔ البزار (الكشف: ۱۷۰۷) بیہقی (۱۶۱/۹) وفی الشہب (۳۳۳۱) عن ابی نجعؓ۔

ذم الرمي بالليل

رات کو تیر پھینکنے کی مذمت

۲۱۵۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ مَرْثُوعَةَ: ((مَنْ رَمَانَا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا)). [الصحیحة: ۲۳۳۹]
سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رات کو ہم پر تیر پھینکا وہ ہم میں سے نہیں۔“

تخریج: الصحیحة ۲۳۳۹۔ احمد (۳۲/۲) الادب المفرد (۱۲۷۹) ابن حبان (۵۶۰۷)۔

باب: افضل الشهداء

باب: افضل شہداء کا بیان

۲۱۵۱: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَفِكَ دَمَهُ، وَعَقِرَ جَوَادَهُ)). [الصحیحة: ۱۵۰۴]
سیدنا ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کون سے شہداء افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا خون بہا دیا اور اس کے گھوڑے کی کوٹھیں کاٹ دی جائیں۔“

تخریج: الصحیحة ۱۵۰۴۔ احمد (۲۶۵/۵) طبرانی فی الکبیر (۷۸۷۱) مطولاً ابوداؤد (۱۳۳۹) نسائی (۲۵۲۸) عن عبد اللہ بن حبشیؓ۔

نوع في الشهداء

شہداء کی اقسام کا بیان

۲۱۵۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مَرْثُوعَةَ: ((مَنْ صُرِعَ عَنْ دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ)). [الصحیحة: ۲۳۴۶]
سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ کے راستے میں اپنی سواری سے گر کر فوت ہو گیا وہ شہید ہو گا۔“

جہاد سفر لازمی اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کے.....

۴۶۷

تخریج: الصحیحۃ ۲۳۳۶۔ الروایاتی فی مسندہ (۱۵۲) ابو یعلیٰ (۱۷۵۲) طبرانی (۳۲۳/۱۷) ابن ابی عاصم فی الجہاد (۲۳۷) من طریق آخر عنہ۔

پرندوں پر نرمی کا بیان

عبدالرحمن بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ ﷺ اپنی بشری حاجت کے لئے تشریف لے گئے، ہم نے (چڑیا کی طرح کا) ایک سرخ پرندہ دیکھا اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے، ہم نے ان بچوں کو پکڑ لیا۔ تو وہ پرندہ (ان کے گرد منڈلانے اور اپنے بازو پھڑپھڑانے لگا اتنے میں نبی ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس پرندے کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے رنج پہنچایا ہے؟ اسے اس کے بچے لوٹا دو اور آپ نے چیونٹیوں کی ایک بستی دیکھی جس کو ہم نے جلا دیا تھا تو آپ نے پوچھا: یہ بستی کس نے جلائی ہے؟ ہم نے جواب دیا: ہم نے (جلائی ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آگ کا عذاب دینا تو آگ کے رب کو ہی سزاوار ہے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۔ الادب المفرد (۳۸۲) ابوداؤد (۲۶۷۵) حاکم (۳/۳۹۹)۔

جو جہاد نہیں کرتا اس کی مذمت کا بیان

سیدنا ابوامامہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے جہاد نہیں کیا یا کسی غازی کو جہاد کا سامان دے کر تیار نہیں کیا یا کسی غازی کے پیچھے اس کے گھروالوں کی بہتر دیکھ بھال نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے کسی بڑی مصیبت یا حادثے سے دوچار کرے گا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۵۶۱۔ ابوداؤد (۲۵۰۳) ابن ماجہ (۲۷۲۳) بیہقی (۹/۳۸)۔

باب: پہرہ دینے اور مسجد حرام میں لیلۃ القدر میں قیام

کرنے کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ میں سرحدی پہرہ دے رہا تھا

الرفق علی الطیر

۲۱۵۳: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فِي سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَةٍ، فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرَحَان، فَأَخَذْنَا فَرَحِيهَا فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بَوْلِدَهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا)) وَرَأَى قَرِيَةً نَمَلٍ قَدْ حَرَقْنَاهَا، فَقَالَ: ((مَنْ حَرَقَ هَذِهِ؟)) قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ)). [الصحیحۃ: ۲۵۰]

ذم الذی لا یجاہد

۲۱۵۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَغْزُ، أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا، أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [الصحیحۃ: ۲۵۶۱]

باب: فضل الرباط و قیام لیلۃ القدر

فی المسجد الحرام

۲۱۵۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ فِي الرِّبَاطِ،

(اچانک) لوگ گھبرا گئے اور ساحل کی طرف نکل پڑے۔ پھر کہا گیا کہ کوئی بات نہیں ہے۔ لوگ پلٹ آئے اور سیدنا ابو ہریرہ ؓ کھڑے رہے ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا اور کہا: ابو ہریرہ! آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”اللہ کے راستے میں کچھ وقت ٹھہرنا حرجِ اسود کے پاس شبِ قدر کا قیام کرنے سے بہتر ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۰۶۸۔ عباس الترقی فی حدیثہ (۲/۳۱) ابن حبان (۵۶۰۳) ابن عساکر فی اربعین الجہاد (۱۸)۔

النصر مع الصبر

سیدنا انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدد“ صبر کے ساتھ ہوتی ہے کشادگی رنج و غم کے ساتھ ہوتی ہے اور بلاشبہ تنگی کے ساتھ آسانی ہوتی ہے اور بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہوتی ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۲۳۸۲۔ خطیب فی التاریخ (۱۰/۲۸۷) دیلمی فی مسند الفردوس (۶۹۰۳) ابن عساکر فی اربعین الجہاد (۱۸)۔

باب: آیت (جو اپنے گھر سے مہاجر ہو کر نکلا) کا شان نزول

سیدنا زبیر بن عوام ؓ کہتے ہیں: خالد بن حشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کی راستے میں ایک سانپ نے اسے ڈسا اور وہ فوت ہو گیا، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف نکل کھڑا ہوا، پھر اسے موت نے آ پکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔﴾ (سورۃ نساء: ۱۰۰) زبیر بن عوام کہتے ہیں کہ مجھے ان کی توقع تھی اور حشہ میں ان کے آنے کا انتظار کر رہا تھا، جب مجھے ان کی وفات کی خبر ملی تو میں رنج و غم میں مبتلا ہو گیا، کیونکہ جو بھی قریش سے ہجرت کر کے گیا، اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی بیوی بچہ یا رشتہ دار ہوتا تھا اور میرے

فَفَزِعُوا، فَخَرَجُوا إِلَى السَّاحِلِ، ثُمَّ قِيلَ: لَا بَأْسَ، فَانْصَرَفَ النَّاسُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَاقِفٌ، فَمَرَّ بِهِ إِنْسَانٌ، قَالَ: مَا يُوقِفُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَوْقِفٌ سَاعَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامٍ لَيْلَةٍ الْقَدَرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ)). [الصحیحة: ۱۰۶۸]

۲۱۵۶: عَنْ أَنَسٍ رَفَعَهُ: ((النَّصْرُ مَعَ الصَّبْرِ، وَالْفَرَجُ مَعَ الْكُرْبِ، وَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا وَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا)). [الصحیحة: ۲۳۸۲]

باب: سبب نزول (ومن یخرج فی بیتہ مہاجرًا)

۲۱۵۷: عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ، قَالَ: ((هَاجَرَ خَالِدُ بْنُ حِزَامٍ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَهَشْتُهُ حَيَّةً فِي الطَّرِيقِ فَمَاتَ فَتَرَكْتُ فِيهِ: ﴿وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (النساء: ۱۰۰)) قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَامِ: وَكُنْتُ أَتَوَقَّعُهُ وَأَنْتَظِرُ قُدُومَهُ وَأَنَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَمَا أَحْزَنَنِي شَيْءٌ حُزَنٌ وَلَقِيَهُ حِينَ بَلَغَنِي، لِأَنَّهُ قُلَّ أَحَدٌ مِمَّنْ هَاجَرَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا مَعَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ أَوْ

جہاؤ سز لڑائی اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کے.....

ساتھ بنو اسد بن عبد العزیٰ قبیلے کا کوئی آدمی نہ تھا اور نہ مجھے اس کے علاوہ کسی کی امید تھی۔

ذی رَحْمَةٍ، وَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْ بَنِي أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَلَا أَرْجُو غَيْرَهُ)).

[الصحيحة: ۳۲۱۸]

تخریج: الصحيحة ۳۲۱۸۔ ابن ابی حاتم فی التفسیر (۱۰۵۰/۳) ابو نعیم فی المعرفة (۲۳۶۵) ابن سعد (۱۱۹/۳)۔

شعروں کے ساتھ دشمنوں کی مذمت کی اہمیت

سیدنا کعب بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (دشمنوں کی مذمت کرتے ہوئے) تم جو شعر کہتے ہو یہ (ان پر) تیر برسانے کی طرح ہیں۔“

تخریج: الصحيحة ۱۹۴۹۔ احمد (۳۵۶/۳) بیہقی (۲۳۹۲۳۷/۱۰) طبرانی فی الکبیر (۷۶/۱۹)۔

باب: اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے روزی کمانے کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک نوجوان پہاڑی راستے کو عبور کرتا ہوا آ رہا تھا جب ہم نے اسے (ایک دفعہ) دیکھا تو پھر ٹکٹی باندھ کر دیکھتے رہے۔ ہم نے کہا: کاش یہ نوجوان اپنی نوجوانی، مستعدی اور قوت کو اللہ کے راستے میں صرف کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہماری یہ بات سنی اور فرمایا: ”کیا اللہ کا راستہ یہی ہے کہ آدمی شہید ہو جائے؟ (نہیں) بلکہ جس نے والدین کی خدمت کی وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے جس نے اپنے اہل و عیال کو پالا پوسا وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے اپنے آپ کو پاکدامن رکھنے کے لئے کوشش کی وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے اور جس نے مقابلہ بازی کے لئے کوشش کی تو وہ طاغوت (شیطان) کے راستے پر ہے۔“

اہمیت ذم الأعداء بالشعر

۲۱۵۸: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَاثِمًا تَنْصَحُونَهُمْ بِالنَّبْلِ فِيمَا يَقُولُونَ لَهُمْ مِنَ الشُّعْرِ)). [الصحيحة: ۱۹۴۹]

باب: فضل السعي على نفسه و عياله

۲۱۵۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ إِذْ طَلَعَ شَابٌّ مِنَ النَّبِيَّةِ، فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ رَمَيْنَاهُ بِأَبْصَارِنَا، فَقُلْنَا: لَوْ أَنَّ هَذَا الشَّابَّ جَعَلَ شُبَابَهُ وَنَشَاطَهُ وَقُوَّتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ! فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ مَقَالَتَنَا فَقَالَ: ((وَمَا سَبِيلُ اللَّهِ إِلَّا مَنْ قُتِلَ؟ مَنْ سَعَى عَلَى وَالِدَيْهِ فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ سَعَى عَلَى عِيَالِهِ فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ [وَمَنْ سَعَى عَلَى نَفْسِهِ لِيُعْفَهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ] وَمَنْ سَعَى مَكَاثِرًا فَفِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ، وَفِي رِوَايَةٍ: سَبِيلُ الشَّيْطَانِ)).

[الصحيحة: ۲۲۳۲]

تخریج: الصحيحة ۲۲۳۲۔ البزار (الكشف: ۱۸۷۱) ابو نعیم فی الحلیة (۱۹۶/۶) بیہقی (۲۵/۹)۔

سردار بننے کی کراہت کا بیان

کراہة فی عریف

سیدنا انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے لئے سردار ہونا ضروری ہے“ (لیکن) سردار ہوتا جہنم میں ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۳۱۷۔ ابوالشیخ فی الطبقات (۳۳) تعلیقاً ابو نعیم فی اخبار اصبهان (۱۳۸/۲) ابو یعلیٰ (۳۱۳۶) من طریق آخر عنه۔

جلا کر نشان لگانے کی کراہت کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ کہتے ہیں کہ سیدنا عباس ؓ نبی ﷺ کے ساتھ ایک اونٹ پر جا رہے تھے انھوں نے اس اونٹ کے چہرے کو داغ کر خاص نشان ڈالا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”عباس! یہ کون سی علامت ہے؟“ انھوں نے کہا: ہم جاہلیت میں یہ علامت لگاتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”داغ کر علامت نہ لگایا کرو۔“

تخریج: الصحیحة ۳۰۵۔ طبرانی فی الکبیر (۱۱۹۸۳) ولد شاهد عند ابی یعلیٰ (۶۶۹۵) من حدیث العباس ؓ۔

گھونگھرو کی مذمت

ابوبکر بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا ام البنین کا ایک قافلہ گزرا اس سے گھنٹیوں کی آواز آ رہی تھی۔ سالم نے اپنے باپ سیدنا عبداللہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس قافلے کے ساتھ ہیں ہوتے جس کے ساتھ گھونگھرو (اور چھوٹی گھنٹیاں) ہوں۔“ ان لوگوں (کے قافلے) میں بہت سارے گھونگھرو ہیں۔

تخریج: الصحیحة ۱۸۷۳۔ نسائی (۵۲۲۳) احمد (۲۷/۲) ابو یعلیٰ (۵۳۳۷)۔

لڑائی سے پہلے دعوت دینے کا بیان

یحییٰ بن اسحاق بن عبداللہ بن ابوطالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا علی ؓ کو بھیجا تو ان کے پیچھے ایک اور آدمی بھیجا اور اسے فرمایا: ”اس کے پیچھے چلا رہ اور اس کے پیچھے ہی رہنا ہے (بلکہ) تو اس کا تعاقب کر ان کو پکڑ لے اور کہہ کہ رسول

۲۱۶۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عَرِيفٍ وَالْعَرِيفُ فِي النَّارِ)). [الصحيح: ۱۴۱۷]

کراہۃ الوسم بالتحریق

۲۱۶۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ الْعَبَّاسُ يَسِيرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى بَعِيرٍ قَدْ وَسَّمَهُ فِي وَجْهِهِ بِالنَّارِ، فَقَالَ: ((مَا هَذَا الْمِيسْمُ يَا عَبَّاسُ؟)) قَالَ: مِيسْمٌ كُنَّا نَسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: ((لَا تَسْمُوا بِالْحَرِيقِ)). [الصحيح: ۳۰۵]

ذم الجلجل

۲۱۶۲: عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُوسَى، قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فَمَرَّتْ رِفْقَةٌ لَأُمِّ الْبَنِينَ فِيهَا أَجْرَاسٌ، فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُكْبًا مَعَهُمْ جَلْجَلٌ)) فَكُنْ تَرَى فِي هَؤُلَاءِ مِنْ جَلْجَلٍ؟ [الصحيح: ۱۸۷۳]

الدعوة قبل القتال

۲۱۶۳: عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ عَلِيًّا بَعَثَ خَلْفَهُ رَجُلًا فَقَالَ: اتَّبِعْ عَلِيًّا، وَلَا تَدْعُهُ مِنْ وَرَائِهِ، وَلَكِنْ اتَّبِعْهُ وَخُذْهُ بِيَدِهِ وَقُلْ لَهُ: قَالَ

جہاد سفر لڑائی اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کے.....

اللہ ﷺ فرما رہے ہیں: ”ٹھہر جا یہاں تک آپ ﷺ آجائیں۔“ وہ ٹھہر گئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ آئے اور فرمایا: ”اس وقت تک کسی قوم سے نہیں لڑنا“ جب تک (اسلام کی) دعوت نہ پہنچا دے۔“

تخریج: الصحیحۃ ۲۷۱۔ عبدالرزاق (۹۳۲۳) مرسلًا ووصلہ ابن ابی شیبہ (۳۶۳/۱۲) عن علی بن ابی طالب وولد طریق آخر عن علی بن ابی طالب البخاری فی التاریخ (۳/۳۷۷) طبرانی فی الاوسط (۸۳۶۱) عن انس بن مالک۔

ہر معاملہ میں اطاعت رسول واجب ہے

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”ابن رواحہ! نیچے اترو اور سوار یوں کو بھگاؤ۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں تو یہ کام ترک کر چکا ہوں۔ (یہ سن کر) سیدنا عمر نے کہا: سن اور اطاعت کر۔ اس نے اپنے آپ کو نیچے گرا دیا اور کہا:

اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم نہ ہدایت پاتے
نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے.....

ہم پر سکینت نازل کر دے

اور جب (دشمنوں سے) آمنا سامنا ہو جائے تو ثابت قدم رکھنا۔

اطاعة الرسول واجب فی کل امر

۲۱۶۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: ((يَا ابْنَ رَوَاحَةَ! انْزِلْ، فَحَرِّكِ الرَّكَّابَ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ تَرَكْتُ ذَاكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اسْمَعْ وَأَطِعْ قَالَ: فَرَمَى نَفْسَهُ وَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَتَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاَقَيْنَا

[الصحیحۃ: ۲۲۸۰]

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۸۰۔ نسائی فی الکبریٰ (۸۲۵۱) بیہقی (۲۲۷/۱۰) نسائی فی الکبریٰ (۸۲۵۰) الضیاء فی المختارۃ (۲۶۳) من حدیث عمر رضی اللہ عنہ وهو الصواب۔

باب:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حنین والے دن ام سلیم ابوطلحہ کے ساتھ تھیں، ام سلیم کے پاس ایک خنجر بھی تھا ابوطلحہ نے پوچھا: ام سلیم! یہ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے یہ اٹھایا ہوا ہے کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہوا تو میں اس کا پیٹ پھاڑ کر آنتیں نکال دوں گی۔ ابوطلحہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ ام سلیم کی بات سن رہے ہیں؟ وہ ایسے ایسے کہہ رہی ہے۔ میں

باب: من بطولات الصحابیات

۲۱۶۵: عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ مَعَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَإِذَا مَعَ أُمِّ سُلَيْمٍ خَنْجَرٌ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: مَا هَذَا مَعَكَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ فَقَالَتْ: اتَّخَذْتُهُ، إِنْ دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِّنَ الْكُفَّارِ أُبْعِجْ بِهِ بَطْنَهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَلَا تَسْمَعُ مَا تَقُولُ أُمَّ سُلَيْمٍ؟ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقْتُلْ مِنْ بَعْدِنَا مِنَ الطَّلَاقِ أَنْهَزُوا
بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: ((يَا أُمِّ سَلِيمُ! إِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَفَانَا وَاحْسَنَ)).

[الصحيحة: ۳۲۶۰]

۲۱۶۶: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ حِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُهَاجِرًا
اسْتَأْذَنَتْ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرُّبَيْعِ زَوْجَهَا أَنْ
تَذْهَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا فَقَدِمَتْ
عَلَيْهِ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا الْعَاصِ لَحِقَ بِالْمَدِينَةِ، فَأَرْسَلَ
إِلَيْهَا: أَنْ خُذِي لِي أَمَانًا مِنْ أَيْدِيكَ فَخَرَجَتْ
فَأَطْلَعَتْ بِرَأْسِهَا مِنْ بَابِ حُجْرَتِهَا وَرَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فِي الصُّبْحِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ: يَا أَيُّهَا
النَّاسُ! أَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَإِنِّي قَدْ
أَجَرْتُ أَبَا الْعَاصِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ
الصَّلَاةِ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي لَمْ أَعْلَمْ بِهَذَا
حَتَّى سَمِعْتُمُوهُ، أَلَا وَإِنَّهُ يُجِيرُ عَلَى
الْمُسْلِمِينَ أَذْنَاهُمْ)). [الصحيحة: ۲۸۱۹]

تخریج: الصحيحة ۲۸۱۹۔ طبرانی فی الاوسط (۳۸۱۹) وفی الکبیر (۳۲۵/۲۳) حاکم (۳۵/۲)۔

تمنی الشہید بعد الشهادة

۲۱۶۷: عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
((يَا جَابِرُ! أَمَا عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحْيَا
أَبَاكَ فَقَالَ لَهُ: تَمَنَّ عَلَيَّ، فَقَالَ: أَرَدْتُ إِلَى الدُّنْيَا
فَأَقْتُلُ مَرَّةً أُخْرَى! فَقَالَ: إِنِّي قَضَيْتُ الْحُكْمَ:
أَنْهُمْ إِلَيْهَا لَا يَرْجِعُونَ؟)). [الصحيحة: ۳۲۹۰]

نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب وہ شکست کھا جائیں گے تو جو
آدی اپنے لشکر سے ادھر ادھر ہوگا میں اسے قتل کر دوں گی۔ آپ
ﷺ نے فرمایا: ”ام سلیم! بیشک اللہ عز وجل نے ہمیں کفایت کیا
ہے اور کیا خوب کیا ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۳۲۶۰۔ احمد (۲۸۶/۳) ابن راہویہ فی مسنده (۱/۱۵/۲) مسلم (۱۸۰۹) ابو عوانہ (۳/۳۱۷)۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ
ہجرت کر کے (مدینہ) چلے گئے تو آپ ﷺ کی بیٹی سیدہ زینب
رضی اللہ عنہا نے اپنے خاندان ابو العاص بن ربیع سے رسول اللہ
ﷺ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی اس نے اجازت دے
دی۔ وہ آپ ﷺ کے پاس پہنچ گئیں پھر ابو العاص بھی مدینہ پہنچ
گئے اور سیدہ زینب کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنے والد محترم سے
میرے لئے امان حاصل کرو۔ میں نکلی اور اپنے حجرے سے جھانکا
تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نے کہا:
لوگو! میں زینب بنت رسول اللہ ہوں میں نے ابو العاص کو پناہ
دے دی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:
”لوگو! مجھے اس بات کا پتہ نہیں تھا، حتیٰ کہ تم نے خود سن لی۔
آگاہ ہو جاؤ! کم سے کم درجہ مسلمان بھی کسی کو مسلمانوں پر پناہ
دے سکتا ہے۔“

شہادت کے بعد شہید کی خواہش

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:
”جابر! کیا تجھے خبر نہیں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو زندہ
کر دیا ہے؟ (وہ اس طرح کہ) اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے
کہا: کوئی آرزو کرو (میں پوری کر دوں گا)۔ تیرے باپ نے کہا:
مجھے دنیا میں واپس لوٹا دیا جائے دوبارہ قتل ہونا چاہتا ہوں۔ اللہ
تعالیٰ نے کہا: بیشک میں ایک فیصلہ کر چکا ہوں کہ (ایک دفعہ مر
جانے والوں کو) دنیا کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔“

تخریج: الصحیحۃ ۳۲۹۰۔ احمد (۳/۳۶۱) حاکم (۲/۱۲۰۱۱۹) ابو یعلیٰ (۲۰۰۲) الحمیدی (۱۲۶۵)۔

سبب نزول (و منهم من يقول إنذن ان میں سے کچھ کہتے ہیں مجھے اجازت دے دیجیے۔ کا

شان نزول

لی.....)

سیدنا جابر بن عبد اللہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”جَدِّ بن قیس! کیا بنو الاصر کے جلاد پر تیرا وار چل سکتا ہے؟“ جد نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے (وہاں جانے کی) اجازت دے دیں گے؟ (لیکن یہ بات یاد رہے کہ) میں عورتوں سے محبت کرتا ہوں اور مجھے اندیشہ ہے کہ بنو الاصر کی بیٹیوں کو دیکھ کر میں فتنے میں نہ پڑ جاؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے اعراض کرتے ہوئے اسے فرمایا: ”میں نے تجھے اجازت دے دی ہے۔“ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿اور ان میں سے کوئی تو کہتا ہے: مجھے اجازت دیجئے، مجھے فتنے میں نہ ڈالے۔ آگاہ ہو جاؤ وہ تو فتنے میں پڑ چکے ہیں﴾ (سورۃ توبہ: ۳۹)۔

۲۱۶۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا جَدًّا! هَلْ لَكَ فِي جَلَادِ بَنِي الْأَصْفَرِ؟)) قَالَ جَدُّ: أَوْ تَأْذُنُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنِّي رَجُلٌ أُحِبُّ النِّسَاءَ وَإِنِّي أَخْشَىٰ إِنْ أَنَا رَأَيْتُ بَنَاتِ بَنِي الْأَصْفَرِ أَنْ أَفْتِنَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَهُوَ مُعْرِضٌ عَنْهُ. ((قَدْ أَذْنْتُ لَكَ)) فَعِنْدَ ذَلِكَ أَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ إِذْنُنْ لِي وَلَا تَفْتِنْنِي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا﴾ (التَّوْبَةُ: ۴۹) ﴿[الصحیحۃ: ۲۹۸۸]

تخریج: الصحیحۃ ۲۹۸۸۔ ابن ابی حاتم فی التفسیر (۵/۱۸۰۹) ابن اسحاق فی السیرۃ (ابن هشام (۳/۱۷۰۱۶۹) ابن جریر فی التفسیر (۱۰/۱۰۳) بیہقی فی الدلائل (۵/۲۱۳ ۲۱۳)۔

فوائد: بنو الاصر: ایشائے کوچک اور قسطنطنیہ وغیرہ میں رہنے والے رومی باشندوں کا لقب ہے۔



(۱۶) السَّيْرَةُ النَّبَوِيَّةُ وَفِيهَا الشَّمَائِلُ

سیرت نبوی اور شمائل النبی ﷺ کا بیان

۲۱۶۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَيْتُ بِالْبَرَّاقِ، وَهُوَ ذَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبُغْلِ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مَنْتَهَى طَرَفِهِ، قَالَ: فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ، قَالَ: فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلَقَةِ الَّتِي يَرْبُطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَ نَبِيُّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَأَنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اخْتَرْتَ الْفُطْرَةَ ثُمَّ عَرَّجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ، فَاسْتَفْتَحَ جَبْرِيلُ فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جَبْرِيلُ قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ بَعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بَعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَانِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَّجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جَبْرِيلُ قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ بَعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بَعِثَ إِلَيْهِ فُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِابْنَتِي الْخَالَةِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَيَحْيَى ابْنُ

انس بن مالک سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا، وہ گدھے سے بڑا، بھروسے جھوٹا سفید رنگ کا لبا جانور ہے، وہ اپنے سم وہاں رکھتا ہے جہاں اُس کی نگاہ پہنچتی ہے، میں اُس پر سوار ہوا حتیٰ کہ بیت المقدس تک پہنچا اور میں نے اُس کو اُس حلقہ سے باندھ دیا جس حلقہ سے دوسرے پیغمبر باندھا کرتے تھے، پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز پڑھی، پھر میں نکلا تو حضرت جبریل علیہ السلام ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا لے کر آئے، چنانچہ میں نے دودھ کو پسند کیا، جبریل نے کہا: آپ نے فطرت کو پسند کیا ہے، پھر ہمیں آسمان کی طرف اٹھایا گیا، اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا، کہا گیا کہ کون ہے؟ کہا میں جبریل ہوں، کہا گیا تیرے ساتھ کون ہے؟ جبریل نے کہا محمد ﷺ! کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ اُس نے کہا انہیں بلایا گیا ہے؟ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا تو میں حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعا کی۔ پھر ہمیں دوسرے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ جبریل نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ کہا جبریل! فرشتوں نے پوچھا تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ! فرشتوں نے کہا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبریل نے کہا انہیں بلایا گیا ہے، چنانچہ ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ تو

میں نے دونوں خالہ زاد بھائیوں عیسیٰ ابن مریم اور یحییٰ بن زکریا کو دیکھا، اُن دونوں نے خوش آمدید کہا اور میرے لیے بھلائی کی دعا کی، پھر ہمیں تیسرے آسمان کی طرف اٹھایا گیا اور جبریل نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ فرشتوں نے کہا کون.....؟ کہا جبریل۔ فرشتوں نے کہا تیرے ساتھ کون ہے.....؟ کہا محمد ﷺ! کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبریل نے کہا: ہاں! انہیں بلایا گیا ہے، چنانچہ ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، وہاں میں نے حضرت یوسف ﷺ کو دیکھا، جبکہ وہ خوبصورتی کا آدھا حصہ دیئے گئے تھے۔ انہوں نے خوش آمدید کہا اور میرے لیے بھلائی کی دعا کی۔ پھر ہمیں چوتھے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ اور جبریل نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ کہا گیا کون.....؟ کہا جبریل۔ پوچھا تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ! کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ اُس نے کہا ہاں انہیں بلایا گیا ہے، تو دروازہ ہمارے لیے کھول دیا گیا۔ وہاں حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے خوش آمدید کہا اور میرے لیے خیر کی دعا کی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اور ہم نے ادریس کا مقام و مرتبہ بلند کیا۔ پھر ہمیں پانچویں آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ کہا گیا کون؟ کہا جبریل! کہا گیا تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ! کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبریل نے جواب دیا ہے ہاں انہیں بلایا گیا ہے، چنانچہ ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ وہاں حضرت ہارون ﷺ کو دیکھا، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے خیر کی دعا کی۔ پھر ہمیں چھٹے آسمان کی طرف اٹھایا گیا اور چھٹے آسمان پر دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ پوچھا گیا کون؟ کہا جبریل۔ کہا گیا تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ! پھر پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! چنانچہ ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ وہاں میں نے حضرت موسیٰ ﷺ کو دیکھا انہوں نے خوش آمدید کہا

زَكَرِيَّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا، فَرَحَّبَا وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ. ثُمَّ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ قِيلَ: وَفَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ ﷺ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسَيْنِ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: جِبْرِيلُ قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ ﷺ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى ﷺ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ

اور میرے لیے خیر کی دعا کی۔ پھر ہمیں ساتویں آسمان کی طرف اٹھایا گیا اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ پوچھا گیا کون؟ کہا جبریل؟ کہا تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ! کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبریل نے کہا: ہاں انہیں بلایا گیا ہے۔ تو فرمایا دروازہ کھول دیا گیا۔ میں نے حضرت ابراہیم ﷺ کو دیکھا۔ وہ بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اور بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے جاتے ہیں اور پھر وہ اُس کی طرف کبھی نہیں لوٹتے۔ پھر جبریل مجھے سدرۃ المنتہی کے پاس لے گئے اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ اور اُس کا پھل مشکوں کی مانند۔ پھر جب اُسکو اللہ کے حکم نے ڈھانکا تو اُس کا حال ایسا ہو گیا کہ مخلوق میں سے کوئی اُس کا حسن بیان نہیں کر سکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی جو میری طرف کرتا تھی۔ اور ہر دن رات میں مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں اُتر کر موسیٰ ﷺ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا تیرے رب نے تیری امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں۔ موسیٰ نے کہا: اپنے پروردگار کی طرف لوٹ اور کی کا سوال کر۔ تیری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا اور اُن کا امتحان لیا، آپ ﷺ نے کہا: میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹا اور کہا اے میرے پروردگار میری امت کے لیے نمازوں میں کمی فرما۔ چنانچہ پانچ کم کردی گئیں۔ پھر میں موسیٰ کی طرف لوٹا اور کہا مجھ سے پانچ نمازیں کم کردی گئی ہیں، انہوں نے کہا: تیری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ اپنے رب کی طرف لوٹ اور اس سے کمی کا سوال کر۔ آپ نے فرمایا: میں اسی طرح اپنے پروردگار اور موسیٰ کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ! وہ دن رات میں پانچ نمازیں ہیں، ہر نماز میں دس کا ثواب ہے۔ تو وہی پچاس نمازیں ہو گئیں۔ اور جس نے نیکی

لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِأَبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهَرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السُّدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَإِذَا وَرَفْهَا كَأَذَانِ الْفَيْكَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَاقِلِ، قَالَ: فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا غَشِيَ، تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْتَعَهَا، مِنْ حُسْنِهَا، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَتَزَلْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أَمَّتِكَ؟ قُلْتُ: بِخَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ أَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أَمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ، فَإِنِّي قَدْ بَكَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَّرْتُهُمْ قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! اخْفَفْ عَلَيَّ أُمَّتِي، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا قَالَ: إِنَّ أَمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعْ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى. وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُمْ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَلِذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، لَمْ يُكْتَبْ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ: فَتَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَرْجِعْ إِلَى

رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ. [الصحيحه: ۳۹۵۶]

کا ارادہ کیا اور کی نہیں اُس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر اُس نے وہ نیکی کر لی تو اُس کے لیے دس گنا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور اُس کو کیا نہیں، اُس کے لیے کچھ نہیں لکھا جاتا۔ اگر اُس نے برائی کر لی تو اُس کے لیے ایک برائی لکھ دی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نیچے اترا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا اور اُن کو بتلایا۔ انہوں نے کہا اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جاؤ اور اُس سے مزید کمی کا سوال کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا: بے شک میں اپنے پروردگار کی طرف بار بار لوٹا ہوں یہاں تک کہ مجھے اُس سے شرم آگئی۔

تخریج: الصحيحه ۳۹۵۶۔ مسلم (۱۲۲) ابو عوانہ (۱/۱۲۶، ۱۲۷) احمد (۳/۱۳۸) بخاری (۳۵۷۰) من طریق آخر۔

نبی کی شادی عائشہ سے انتخاب اللہ نے کیا

انتخاب تزویج عائشہ لنبی من

عند الله

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو مجھے خواب میں دو مرتبہ دکھلائی گئی، اور ایک آدمی نے تجھے رشیم کے کھڑے میں اٹھایا اور کہہ رہا تھا یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے کہا اگر یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری بیوی ہے تو وہ اُس کو میری بیوی بنا دے گا۔“

۲۱۷۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرَيْتَكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، وَرَجُلٌ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ يَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَقُولُ: زَانٍ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُمْنُهُ)).

[الصحيحه: ۳۹۸۷]

تخریج: الصحيحه ۳۹۸۷۔ بخاری (۵۰۷۸، ۳۸۹۵) مسلم (۲۳۳۸) احمد (۶/۱۲۱، ۱۲۲) واللفظ له۔

شام میں ہرقل کے سوال ابوسفیان سے کا بیان

سؤال هرقل من ابي سفيان بالشام

عبداللہ ﷺ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اُن کو خبر دی کہ ابوسفیان بن حرب نے اُن کو بتلایا کہ ہرقل نے ان کے پاس قریش کے قافلے میں ایک آدمی کو بلانے بھیجا اور اس وقت یہ تجارت کے لیے ملک شام گئے ہوئے تھے اور یہ وہ زمانہ تھا جب رسول اللہ ﷺ نے قریش اور ابوسفیان سے ایک وقتی معاہدہ کیا ہوا تھا، جب ابوسفیان اور دوسرے لوگ ہرقل کے پاس مقام ایلیا میں پہنچے جہاں ہرقل نے

۲۱۷۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرْقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تُجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ، وَحَوْلَهُ عِظَمَاءُ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا

در بار طلب کیا تھا۔ اس کے گرد روم کے بڑے بڑے سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ ہر قل نے ان کو اور اپنے ترجمان کو بلوایا۔ پھر ان سے پوچھا کہ تم میں سے کون شخص مدی رسالت کا زیادہ قریبی عزیز ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں بول اٹھا کہ میں اس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں۔ ہر قل نے حکم دیا کہ اس کو میرے قریب لاؤ اور اس کے ساتھیوں کو اس کے پیچھے کر دو۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیان سے اس (حضرت محمد ﷺ) کے متعلق پوچھتا ہوں۔ اگر یہ مجھ سے کسی بات میں جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ ظاہر کر دینا۔ خدا کی قسم! اگر مجھے یہ غیرت نہ آتی کہ یہ لوگ میرا جھوٹ پھیلائیں گے تو میں آپ ﷺ کی نسبت ضرور غلط گوئی سے کام لیتا۔ خیر پہلی بات جو ہر قل نے مجھ سے پوچھی وہ یہ کہ اس شخص کا خاندان تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ تو بڑے اونچے عالی نسب والے ہیں۔ کہنے لگا اس سے پہلے بھی کسی نے تم لوگوں میں ایسی بات کہی تھی؟ میں نے کہا نہیں، کہنے لگا: اچھا اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ پھر اس نے کہا، بڑے لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی ہے یا کمزوروں نے؟ میں نے کہا نہیں کمزوروں نے۔ پھر کہنے لگا، اس کے ماننے والے آئے دن بڑھتے ہیں یا اُن میں سے کوئی منحرف بھی ہو جاتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا، کیا اپنے اس دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی اس نے جھوٹ بولا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اور اب ہمارا اس سے ایک وقت مقررہ تک عہد ہے، معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرنے والا ہے۔ میں اس بات کے سوا اور کسی بات میں کوئی کلمہ شامل نہ کر سکا۔ ہر قل نے کہا۔ کیا تمہاری اس سے کبھی جنگ بھی ہوئی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ بولا پھر تمہاری اور اس کی جنگ کا کیا حال ہوتا ہے؟ میں نے کہا

بِتَرْجُمَانِهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ: أَذْنُوهُ مِنِّي، وَقَرَّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي سَأَلْتُ هَذَا الرَّجُلَ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ، فَوَاللَّهِ لَوْلَا الْحَبَاءُ مِنْ أَنْ يَأْتِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَّبْتُ عَنْهُ، ثُمَّ كَانَ أَوَّلُ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيمَكُم؟ قَالَتْ: هُوَ فِينَا دُونِ نَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضَعْفَاؤُ هُمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ ضَعْفَاؤُهُمْ قَالَ: أَيْرِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَرِيدُونَ، قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخَطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مَدَّةٍ لَا تَنْدَرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا؟ قَالَ: وَلَمْ تُمَكِّبِي كَلِمَةً أَدْخِلَ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قُلْتُ: الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِحَالٌ، يَنَالُ مِنَّا، وَنَنَالُ مِنْهُ، قَالَ: مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: عِبُدُوا اللَّهَ وَاحِدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتَّقُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ وَالْعِفَافِ وَالصَّلَةِ، فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ: سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيمَكُم دُونِ نَسَبٍ،

”لڑائی ڈول کی طرح ہے۔ کبھی وہ ہم سے جیت لیتے ہیں اور کبھی ہم ان سے جیت لیتے ہیں۔ ہر قل نے پوچھا، وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا، وہ کہتا ہے کہ صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی باتیں چھوڑ دو اور ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے، پرہیزگاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ پھر ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہہ دے کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم نے کہا وہ ہم میں عالی نسب ہے اور پیغمبر اپنی قوم میں عالی نسب ہی بھیجے جایا کرتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ یہ بات تمہارے اندر اس سے پہلے کسی اور نے بھی کہی تھی، تو تم نے جواب دیا نہیں، تب میں نے کہا کہ اگر یہ بات اس سے پہلے کسی نے کہی ہوتی تو میں سمجھتا کہ اس شخص نے بھی اسی بات کی تقلید کی ہے جو پہلے کہی جا چکی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ بھی گذرا ہے، تم نے کہا نہیں۔ تو میں نے کہا کہ ان کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوگا تو کہہ دوں گا کہ وہ شخص اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہت اور ان کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس بات کے کہنے سے پہلے تم نے کبھی اس کو دروغ گوئی کا الزام لگایا ہے؟ تم نے کہا نہیں۔ تو میں نے سمجھ لیا کہ جو شخص آدمیوں کے ساتھ دروغ گوئی سے بچے وہ اللہ کے بارے میں کیسے جھوٹی بات کہہ سکتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ بڑے لوگ اس کے پیرو ہوتے ہیں یا کمزور آدمی۔ تم نے کہا کمزوروں نے اس کی اتباع کی ہے، تو یہی لوگ پیغمبروں کے تبعین ہوتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں، تم نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کی کیفیت یہی ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ کامل ہو جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا کوئی شخص اس کے دین

فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ: فَذَكَرْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ لَقُلْتُ: رَجُلٌ يَأْتِيْسِي بِقَوْلٍ قَبْلَ قَبْلِهِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ فَذَكَرْتُ أَنْ لَا، قُلْتُ: فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ: رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَهَمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ: فَذَكَرْتُ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ، وَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ، وَسَأَلْتُكَ: أَشَرَّافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ؟ فَذَكَرْتُ أَنَّ ضَعَفَاءَ هُمْ اتَّبَعُوْهُ، وَهُمْ اتَّبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: أَيْزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَذَكَرْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ أُمِرَ الْإِيْمَانِ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ: أَيْرْتَدُّ أَحَدٌ سَخَطَهُ لِيَدِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ؟ فَذَكَرْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيْمَانُ حِينَ تُحَالِطُ بِشَاشَتِهِ الْقُلُوبَ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَغْدِرُ؟ فَذَكَرْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ: بِمَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَذَكَرْتُ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَ الصَّدَقِ وَالْعَقَابِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصْتُ إِلَيْهِ، لَتَحَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عَنْدَهُ لَفَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولٍ

سے ناخوش ہو کر مرتد بھی ہو جاتا ہے۔ تم نے کہا نہیں، تو ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے جن کے دلوں میں اس کی سرت رچ بس جائے وہ اس سے لوٹا نہیں کرتے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ کبھی عہد شکنی کرتے ہیں۔ تم نے کہا نہیں۔ پیغمبروں کا یہی حال ہوتا ہے، وہ عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور میں نے تم سے کہا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے تو تم نے بتایا کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہیں بتوں کی پرستش سے روکتے ہیں۔ نماز سچ بولنے اور پرہیزگاری کا حکم دیتے ہیں۔ لہذا اگر یہ باتیں جو تم کہہ رہے ہو سچ ہیں تو غریب وہ اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ آنے والا ہے۔ مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ تمہارے اندر ہوگا۔ اگر مجھے علم ہوتا کہ اس تک پہنچ سکوں گا تو اس سے ملاقات کے لیے میں ہر تکلیف برداشت کرتا۔ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا۔ ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا جو آپ نے دجیہ بکلی ﷺ کے ذریعہ حاکم بصری کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ ہرقل کے پاس بھیج دیا تھا۔ پھر اس کو پڑھا تو اس میں لکھا تھا: اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمد ﷺ کی طرف سے یہ خط ہے، شاہ روم کے لیے اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں آپ کے سامنے دعوت اسلام پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ اسلام لے آئیں تو سلامتی نصیب ہوگی۔ اللہ آپ کو دو ہر اواب دے گا اور اگر آپ روگردانی کریں گے تو آپ کی رعایا کا گناہ بھی آپ ہی پر ہوگا اور اے اہل کتاب! ایک ایسی بات پر آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم میں

اللہ الَّذِی بَعَثَ بِہِ دَحِیۃً اِلَی عَظِیْمٍ بُصْرِی، فَذَفَعَهُ اِلَی ہِرَقْلَ، فَفَرَّاهُ فَاِذَا فِیْہِ..... ((بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ: اِلَی ہِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْہُدٰی، اَمَّا بَعْدُ : فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدَعَاِیۃِ الْاِسْلَامِ: اَسْلِمْتَ تَسْلَمَ: یُوْثِقُکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ عَلَیْکَ اِنِّمَ الْاَرِیْسِیْنَ، وَہٰی اَہْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلَی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکُ بِہِ شَیْئًا وَلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوْا اشْہَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ)) قَالَ اَبُو سَفِیَّانَ: فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ، وَفَرَّغَ مِنْ قِرَآءِ ةِ الْکِتَابِ، کَثُرَ عِنْدَہُ الصَّخْبُ، وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ، وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ جِئْنَا اُخْرِجْنَا: لَقَدْ اَمَرَ اَمْرٌ اَبِیْ کَبْشَہُ! اِنَّہُ یَخَافُہُ مَلِکُ بَنِی الْاَضَمَّرِ، فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا اَنَّهُ سَیَظْہَرُ، حَتّٰی اُدْخَلَ اللّٰہُ عَلَی الْاِسْلَامِ وَکَانَ اَبْنُ النَّاطُوْرِ۔ صَاحِبُ اِیْلِیَآء۔ وَہِرَقْلُ اُسْقَفًا عَلٰی نَصَارٰی الشَّامِ یُحَدِّثُ اَنَّ ہِرَقْلَ حَیْثُ قَدِمَ اِیْلِیَآءَ اَصْبَحَ یَوْمًا خَبِیْثَ النَّفْسِ، فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِہِ: قَدْ اسْتَنْکَرْنَا هَیْئَتَکَ قَالَ اَبْنُ النَّاطُوْرِ: وَکَانَ ہِرَقْلُ حَزَّآءٌ یَنْظُرُ فِی النُّجُوْمِ، فَقَالَ لَہُمْ جِئْنَا سَالُوْہُ: اِنِّیْ رَأِیْتُ اللَّیْلَۃَ۔ جِئْنَا نَظَرْتُ فِی النُّجُوْمِ۔ مَلِکُ الْحَتَّانِ قَدْ ظَہَرَ فَمَنْ یَحْتَسِبُ فِیْ ہٰذِہِ الْاُمَّةِ؟ قَالُوْا: لَیْسَ یَحْتَسِبُ اِلَّا الْیَہُوْدُ، فَلَا یُہِیْمَنَّکَ شَأْنُہُمْ، وَاکْتُبْ اِلَی مَذٰلِکَ مُلِکَکَ،

فَيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ، أَتَى هِرَقْلَ بَرَجْلُ أُرْسَلَ بِهِ مَلِكٌ عَسَانٌ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ، قَالَ: أَذْهَبُوا فَانظُرُوا أَمْحُشَنَ هُوَ أَمْ لَا؟ فَانظُرُوا إِلَيْهِ، فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُحْشَنٌ وَسَأَلَهُ ﷺ عَنْ قَرِيبٍ غَالِبٍ هُوَ عَنِ الْعَرَبِ؟ فَقَالَ: هُمْ يَحْشِنُونَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هَذَا مَلِكٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَدْ ظَهَرَ، ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبِ لُةِ بَرْوُمِيَّةٍ وَكَانَ نَظِيرُهُ فِي الْعِلْمِ، وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمَصَ، فَلَمَ يَرِمُ حِمَصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِ يُوَافِقُ رَأَى هِرَقْلَ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةِ لُةِ بِحِمَصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَعُلِقَتْ، ثُمَّ أَطْلَعَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ! هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ، وَأَنْ يَتَّبِعَ مُلْكُكُمْ، فَتَبَايَعُوا هَذَا النَّبِيَّ؟ فَحَاصُوا حِيصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ عُلِقَتْ، فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفَرَتَهُمْ، وَأَيْسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ: رُدُّوهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي أَنِفَاءً، اخْتَبَرْتُهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ، فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ، فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلِ))

[الصحيحه: ۳۶۰۷]

سے کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا رب بنائے۔ پھر اگر وہ اہل کتاب منہ موڑ لیں تو تم ان سے کہہ دو کہ ہم تو ایک اللہ کے عبادت گزار ہیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں: جب ہرقل نے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا۔ تو اس کے ارد گرد بہت شور مچا ہو گیا۔ بہت سی آوازیں بلند ہوئیں اور ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ تب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابو کھنہ کے بیٹے کا معاملہ تو بہت بڑھ گیا۔ اس سے بنی اصراف کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ مجھے اس وقت سے اس بات کا یقین ہو گیا کہ رسول آ کر رہیں گے حتیٰ کہ اللہ نے مجھے مسلمان کر دیا۔ ابن ناطور ایلیاء کا حاکم ہرقل کا مصاحب اور شام کے نصاریٰ کا بڑا پادری بیان کرتا تھا کہ ہرقل جب ایلیاء آیا، ایک دن صبح کو افسردہ حال اٹھا تو اس کے درباریوں نے پوچھا کہ آج ہم آپ کی حالت بدلی ہوئی پاتے ہیں، ابن ناطور کا بیان ہے کہ ہرقل نجوی تھا، علم نجوم میں وہ پوری مہارت رکھتا تھا۔ اس نے اپنے ہم نشینوں کو بتایا کہ میں نے آج رات ستاروں پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ ہمارے ملک پر غالب آ گیا ہے۔ اس زمانہ میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا۔ سوان کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔ سلطنت کے تمام شہروں میں یہ حکم لکھ بھیجے کہ وہاں جتنے یہودی ہوں سب قتل کر دیئے جائیں وہ لوگ انہی باتوں میں مشغول تھے کہ ہرقل کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ جسے شاہ عسان نے بھیجا تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے حالات بیان کئے۔ جب ہرقل نے سن لیے تو کہا کہ جا کر دیکھو وہ ختنہ کئے ہوئے ہے یا نہیں؟ انہوں نے دیکھا تو بتلایا کہ وہ ختنہ کیا ہوا ہے۔ ہرقل نے جب اس شخص سے عرب کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں۔ تب ہرقل نے کہا محمد ﷺ اس امت کے بادشاہ ہیں۔ جو پیدا ہو چکے ہیں۔ پھر اس نے اپنے

ایک دوست کو رومیہ خط لکھا اور وہ بھی علم نجوم میں ہرقل کی طرح دسترس رکھتا تھا پھر وہاں سے ہرقل حمص چلا گیا۔ ابھی حمص سے نکلا نہیں تھا کہ اس کے دوست کا خط آ گیا۔ اس کی رائے بھی محمد ﷺ کی بعثت کے متعلق ہرقل کے مطابق تھی کہ محمد ﷺ رسول ہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے روم کے بڑے بڑے سرداروں کو اپنے حمص کے محل میں طلب کیا اور اس کے حکم سے محل کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ پھر وہ باہر آیا اور کہا: ”اے رومیو! کیا تم میں ہدایت اور کامیابی کی طلب ہے؟ اگر تم اپنی سلطنت کی بقاء چاہتے ہو تو پھر اس نبی کی بیعت کر لو اور مسلمان ہو جاؤ۔“ پھر وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے، مگر انہیں بند پایا۔ آخر جب ہرقل نے ان کی یہ نفرت دیکھی اور ان کے ایمان سے ناامید ہو گیا تو کہنے لگا کہ ان لوگوں کو میرے پاس لاؤ۔ تو اس نے کہا میں نے جو بات کہی تھی اس سے تمہاری دینی استقامت کی آزمائش تھی، وہ میں نے دیکھ لی۔ تب وہ سب کے سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے اور اس سے راضی ہو گئے۔ یہ ہرقل کی آخری کیفیت تھی۔

تخریج: الصحیحة ۳۶۰۷۔ بخاری (۵۱/۷) مسلم (۱۷۷۳) ترمذی (۲۷۱۷) نسائی فی الکبریٰ (۱۱۰۶۳) احمد (۱/۲۶۳)۔

نبیؐ کی انجیل میں بیان کردہ صفات

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے متعلق انجیل میں لکھا گیا ہے: آپ بدخلق تھے نہ سخت دل اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے بلکہ معاف کرتے اور درگزر فرماتے۔

تخریج: الصحیحة ۲۳۵۸۔ حاکم (۲/۲۱۳) ابن عساکر (۲۱۹/۳) بیہقی فی الدلائل (۱/۳۷۸۳۷۷)۔

ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں

حضرت عمر بن عبد اللہ بن لعل بن مرہ اپنے باپ سے اور ان کے باپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے

صفات النبیؐ فی الانجیل

۲۱۷۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ فِي الْإِنْجِيلِ: لَا قُطْ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا سَخَابٌ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يُحَرِّى بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا، بَلْ يَغْفُو وَيُصْفَحُ))۔ [الصحیحة: ۲۴۵۸]

کل شیء یعلم انی رسول اللہ

۲۱۷۳۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ

أَشْيَاءَ مَا رَأَاهَا أَحَدٌ قَبْلِي: أَمْ كُنْتُ مَعَهُ فِي طَرِيقِ
مَكَّةَ، فَمَرَّ عَلَى ابْنَةِ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا بِهِ لَسَمٌ، مَا رَأَيْتُ
لَمَّا أَشَدَّ مِنْهُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي هَذَا
كَمَا تَرَى؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتُ دَعَوْتُ لَكَ)) فَدَعَا
لَهُ، ثُمَّ مَضَى ب - فَمَرَّ عَلَيْهِ بِوَيْعٍ مَا دُ جَرَانَهُ
يَرْغُو، فَقَالَ: ((عَلَيْكَ بِصَاحِبِ هَذَا)) فَقَالَ:
((هَذَا يَقُولُ: تَنَجَّتْ عَنْهُمْ وَاسْتَعْمَلُونِي،
حَتَّى إِذَا كَبُرْتُ أَرَادُوا أَنْ يَنْحَرُونِي)) ثُمَّ
مَضَى ج - فَرَأَى شَجَرَتَيْنِ مُتَفَرَّقَتَيْنِ، فَقَالَ لِي:
((اذْهَبْ فَمَرُّهُمَا، فَلَتَجْتَمِعَا)) فَاجْتَمَعَا،
فَقَضَى حَاجَتَهُ، وَقَالَ: ((اذْهَبْ فَقُلْ لَهُمَا
يَفْتَرِقَا)) ثُمَّ مَضَى فَلَمَّا انْصَرَفَ مَرَّ عَلَى الصَّبِيِّ
وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ وَقَدْ هَيَّأَتْ لَهُ أُمُّهُ بَيْتَةً
أُكْبِشَ، فَأَهْدَتْ لَهُ كَبْشَيْنِ، وَقَالَتْ: مَا عَادَ إِلَيْهِ
شَيْءٌ مِنَ اللَّسَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَآيُنُ
شَيْءٍ إِلَّا يَعْلَمُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا كُفْرَةً أَوْ
فَسَقَةً الْجَنِّ وَالْإِنْسِ)). [الصحيحه: ۳۳۱۱]

حضور ﷺ میں تین چیزیں ایسی دیکھی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نے
نہیں دیکھیں (۱) میں حضور ﷺ کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھا تو
آپ ایک لڑکی کے پاس سے گزرے۔ اس کے ساتھ اس کا بیٹا
تھا جسے آسیب تھا، میں نے ایسا سخت آسیب کبھی نہیں دیکھا تو اس
لڑکی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میرے اس بیٹے کا حال تو
آپ دیکھ رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے تو میں اس
کے لیے دعا کر دیتا ہوں۔ پس آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا
فرمادی پھر تشریف لے گئے۔ (۲) پھر آپ ﷺ کے قریب سے
ایک اونٹ گزرا جس کی گردن جھکی ہوئی تھی اور وہ بلبلا رہا تھا، پس
آپ ﷺ نے فرمایا اس کے مالک کو میرے پاس لے کر
آؤ (جب وہ آیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ اونٹ کہہ رہا ہے کہ
میں اس مالک کے پاس ہی پیدا ہوا تھا۔ انہوں نے مجھے خوب
استعمال کیا یہاں تک کہ جب میں بوڑھا ہو گیا تو انہوں نے مجھے
ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا تو آپ ﷺ آگے تشریف لے گئے۔
(۳) پھر آپ ﷺ نے دو علیحدہ علیحدہ درخت دیکھے تو مجھے فرمایا کہ
جاؤ ان دونوں درختوں کو کہو کہ جڑ جائیں تو وہ دونوں مل گئے پھر
آپ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور فرمایا کہ جاؤ اور
ان دونوں درختوں کو کہو کہ علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تو آپ
ﷺ تشریف لے چلے پھر جب آپ ﷺ واپس لوٹے تو اسی بچے
کے پاس سے آپ کا گزر ہوا وہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا
تھا اور اس کی ماں نے اس کے لیے ۶ مینڈھے پال رکھے تھے تو
آپ ﷺ کو ان میں سے دو مینڈھے ہدیہ پیش کیے اور عرض کیا کہ
اس کو بالکل آسیب نہیں ہوا، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی
ایسی چیز نہیں ہے جو یہ نہ جانتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں سوائے
کافروں یا فرمایا سوائے فاسق جنوں اور انسانوں کے۔

تخریج: الصحيحه ۳۳۱۱ - طبرانی فی الکبیر (۲۳۲/۲۱۱) بیہقی فی الدلائل (۲۲/۲۱)۔

الدعا عند الطعام والشراب

۲۱۷۴۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ: ((كَانَ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى، وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا)) [الصحيحه: ۷۰۵]

کھانے اور پینے کے وقت کی دعا
ابوایوب انصاری ؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ جب کھاتے یا پیتے تو یہ دعا پڑھتے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی، وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا﴾ تمام تعریفیں اُس ذات کیلئے جس نے کھلایا اور پلایا اور کھانے کو خوشگوار کے ساتھ خلق سے اتارا اور اُسکے نکلنے کی جگہ بنائی۔

تخریج: الصحیحة ۷۰۵۔ ابو داؤد (۳۸۵۱) ابن حبان (۵۲۲۰) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۳۶۳)۔

جلس الاحتباء

۲۱۷۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: ((كَانَ ﷺ إِذَا جَلَسَ احْتَبَأَ)) [الصحيحه: ۸۷۲]

گوٹھ مار کر بیٹھنا
ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ گوٹھ مار کر بیٹھتے تھے۔

تخریج: الصحیحة ۸۷۲۔ ابو داؤد (۳۸۳۶) ترمذی فی الشمائل (۱۳۸) بیہقی (۲۳۸/۳)۔

حالة غضب النبي

۲۱۷۶۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ إِذَا غَضِبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ)) [الصحيحه: ۲۰۷۹]

نبی کے غصہ کی حالت کا بیان
ابن مسعود ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں جب آپ ﷺ غصے میں آتے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔

تخریج: الصحیحة ۲۰۷۹۔ ابو الشیخ فی اخلاق النبی ﷺ (۲۸) طبرانی فی الکبیر (۹۷۹)۔

باب: من شمائله ﷺ

۲۱۷۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ((كَانَ ﷺ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ)) [الصحيحه: ۲۰۸۵]

باب: شمائل نبوی کا بیان
ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں: آپ ﷺ جب کسی چیز کو ناپسند کرتے تھے تو ہم اُس چیز کی ناپسندیدگی آپ ﷺ کے چہرے سے پہچان لیتے تھے۔

تخریج: الصحیحة ۲۰۸۵۔ بخاری (۳۵۶۲) والادب المفرد (۵۹۹) مسلم (۲۳۲۰) ابو داؤد الطیالسی (۲۲۲۲)۔

کیفیه مشی النبی

۲۱۷۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: ((كَانَ ﷺ إِذَا مَشَى كَانَهُ يَتَوَكَّأُ)) [الصحيحه: ۲۰۸۳]

نبی کے چلنے کی کیفیت کا بیان
انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ جب چلتے تو ایسے محسوس ہوتا گویا کہ آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔

تخریج: الصحیحة ۲۰۸۳۔ ابو داؤد (۳۸۶۳) حاکم (۲۸۱/۲) ابو الشیخ فی اخلاق النبی ﷺ (ص: ۹۸) ترمذی (۱۷۵۳) مطولاً من طریق آخر عنه۔

كَانَ النَّبِيُّ إِذَا مَشَى لَمْ يَلْتَفِ

۲۱۷۹۔ عَنْ جَابِرٍ: ((كَانَ ﷺ إِذَا مَشَى لَمْ

يَلْتَفِ)) [الصحيحه: ۲۰۸۶]

تخریج: الصحيحه ۲۰۸۶۔ حاکم (۲/۲۹۲) ابن سعد (۱/۳۷۹) ابن ابی حاتم فی العلل (۲/۳۳۸)۔

ذكر حالة نزول الوحي

وحی کے نزول کی حالت کا بیان

۲۱۸۰۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ: ((كَانَ إِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ ﷺ لَقُلْ لِلذِّكْرِ، وَتَعَدَّرَ حَبِيبُهُ عَرَفًا كَأَنَّهُ الْجُمَانُ، وَإِنْ كَانَ فِي الْهَرْدِ)).

سہل بن سعد سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے زید بن ثابت سے سنا وہ کہہ رہے تھے جب آپ ﷺ پر وحی اترتی تو وہ آپ ﷺ پر بڑی بھاری ہوتی آپ ﷺ کی پیشانی سے پسینہ بہتا گویا موتی ہیں اگرچہ وحی کا نزول سردی میں ہوتا

تخریج: الصحيحه ۲۰۸۸۔ ابو نعیم الدلائل (۷۳) طبرانی فی الکبیر (۴۷۸۷)۔

ذكر عجز النبي

نبی کی عاجزی کا بیان

۲۱۸۱۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْلُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: ((كَانَ بَشْرًا مِنَ الْبَشَرِ: يُقْبَلُ ثَوْبُهُ، وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَعْلَمُ لِنَفْسِهِ)). [الصحيحه: ۶۷۱]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں ان سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کام کاج کیا کرتے تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ انسانوں میں سے ایک انسان تھے، اپنے کپڑوں میں سے کپڑے وغیرہ خود تلاش کر لیتے، اپنی بکری کا دودھ دھو لیتے اور اپنی خدمت خود کرتے۔

تخریج: الصحيحه ۶۷۱۔ احمد (۲/۲۵۶) الادب المفرد (۵۳۱) ترمذی فی الشمائل (۳۳۵) ابن حبان (۵۶۷۵)۔

ذكر جسم النبي والاخلاق

نبی کے جسم اور اخلاق کا بیان

۲۱۸۲۔ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَوْفِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ فِي ظَهْرِهِ بَضْعَةً نَاشِئَةً)). [الصحيحه: ۲۰۹۳]

ابونضرہ عوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے ابوسعد خدری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی مہر کے متعلق سوال کیا، انہوں نے کہا آپ ﷺ کی نبوت والی مہر آپ کی پشت مبارک میں ابھرا ہوا گوشہ کا ایک ٹکڑا تھا۔

تخریج: الصحيحه ۲۰۹۳۔ ترمذی فی الشمائل (۲۱) بخاری فی التاريخ (۳/۳۳) احمد (۳/۶۹) بیہقی فی الدلائل (۱/۲۶۵) من طریق آخر عنه۔

باب: من الشمائل المحمدية

باب: نبی کریم ﷺ کے شمائل کا بیان

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا رنگ ایسا سفید تھا گویا چاندی سے آپ کو بنایا گیا تھا۔ اور آپ کے بال تھوڑے گھنگریالے تھے۔

۲۱۸۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أبيضَ، كَانَمَا صِغَ مِنْ فِصَّةِ رَجُلٍ الشَّعْرَ)). [الصحيحة: ۲۰۵۳]
تخریج: الصحيحة ۲۰۵۳۔ نبی کریم ﷺ کے شامل کا بیان۔

نبی کے جسم اور اخلاق کا بیان

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، کہ آپ ﷺ لمبے بازوؤں والے اور لمبی پلکوں والے اور آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ زیادہ تھا۔ پورے وجود کے ساتھ متوجہ ہوا کرتے تھے اور پورے وجود کے ساتھ اعراض فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ بدخلق تھے نہ ہی بدزبان تھے اور نہ آپ ﷺ بازاروں میں جیتے تھے۔

ذکر جسم النبی والاخلاق

۲۱۸۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((كَانَ ﷺ شُبْحَ الذَّرَاعَيْنِ، أَهْدَبَ أَشْفَارَ الْعَيْنَيْنِ، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، يُصِلُ جَمِيعًا، وَيُدْبِرُ جَمِيعًا لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَلَا صَحَابًا فِي الْأَسْوَاقِ)). [الصحيحة: ۲۰۹۵]

تخریج: الصحيحة ۲۰۹۵۔ احمد (۲/۳۲۸۳۳۸) ابن سعد (۱/۳۱۳) طیبالسی (۲۳۱۳) بیہقی (۱/۱۸۱)۔

عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا ایک گدھا تھا، اُس کو عفیر کہا جاتا تھا۔

۲۱۸۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: ((كَانَ ﷺ لَهُ جِمَارٌ يُقَالُ لَهُ: عَفِيرٌ)). [الصحيحة: ۲۰۹۸]

تخریج: الصحيحة ۲۰۹۸۔ طحاوی فی مشکل الآثار (۱/۳۷۸) ابن سعد (۱/۳۹۲) طبرانی فی الکبیر (۱۰۲/۷۳)۔

زیاد بن سعد ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین دفعہ سے زیادہ مرتبہ دروازہ نہیں کھٹکھٹاتے تھے۔

۲۱۸۶۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: ((كَانَ لَا يُرَاجِعُ بَعْدَ ثَلَاثٍ)). [الصحيحة: ۲۱۰۸]

تخریج: الصحيحة ۲۱۰۸۔ عبدالباقی بن تانع فی معجم الصحابة (۳۸۳) مراسلاً۔ احمد (۳/۳۲۳) مطولاً عن ابن ابی حذرہ الدسلمی ؓ۔

ابوامامہ حارثی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قرفصا بیٹھتے تھے۔

۲۱۸۷۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْحَارِثِيِّ، قَالَ: ((كَانَ ﷺ يَجْلِسُ الْقَرْفَصَاءَ)). [الصحيحة: ۲۱۲۴]

تخریج: الصحيحة ۲۱۳۳۔ طبرانی فی الکبیر (۷۹۳) ابوالشیخ فی اخلاق النبی ﷺ (ص: ۳۶۷)۔

باب:

باب: عصمته ﷺ من الناس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کا پہرہ دیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: ”اللہ تمہیں لوگوں سے بچائے گا“ (اس آیت کے نزول کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر خیمے سے نکالا اور صحابہ سے فرمایا

۲۱۸۸۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ ﷺ يُعْرَسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الْقَبِيَّةِ، فَقَالَ لَهُمْ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ!

چلے جاؤ اللہ تعالیٰ نے مجھے بچالیا۔

انْصَرَفُوا فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ)).

[الصحيحة: ۲۴۸۹]

تخریج: الصحيحة ۲۴۸۹۔ ترمذی (۳۱۳/۲) ابن جریر (۱۹۹/۶)۔

نبی کے چلنے کی کیفیت کا بیان

کیفیت مشی النبی

ابن عباس ؓ کہتے ہیں، آپ ﷺ کی چال سے پہچان لیا جاتا کہ آپ ﷺ عاجز یا ست نہیں ہیں۔

۲۱۸۹۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((كَانَ يَمْشِي مَشْيًا يُعْرَفُ فِيهِ أَنَّهُ لَيْسَ بِعَاجِزٍ وَلَا كُسْلَانٍ)).

[الصحيحة: ۲۱۰۴]

تخریج: الصحيحة ۲۱۰۴۔ المخلص فی الفوائد المتقاة (۲/۵۸/۱۱) ابو الحسن الحریری فی الحریات (۲/۴۷/۲)۔

رسول اللہ کی قسم کا بیان

ذکر ایمان رسول اللہ

ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اکثر قسمیں ان الفاظ کے ساتھ ہوتیں: ((لَا وَمُصْرِفِ الْقُلُوبِ)) نہیں اور دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۲۱۹۰۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: ((كَانَتْ أَكْثَرُ أَيْمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا وَمُصْرِفِ الْقُلُوبِ)).

[الصحيحة: ۲۰۹۰]

تخریج: الصحيحة ۲۰۹۰۔ ابن ماجہ (۲۰۹۲) نسائی (۳۷۹۳) بنحوہ۔

جبرائیل کی طاقت کا بیان

قوة جبرئیل

حضرت ابن برید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبریل نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے پتھر میں سوراخ کیا اور براق کو اُس کے ساتھ باندھ دیا۔

۲۱۹۱۔ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ، قَالَ جِبْرِيلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبَرَّاقَ)).

[الصحيحة: ۳۴۸۷]

تخریج: الصحيحة ۳۴۸۷۔ ترمذی (۳۱۳۲) ابن حبان (۴۷) حاکم (۳۶۰/۲)۔

واقعہ معراج کا بیان

ذکر المعراج

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے معراج کا سفر کرایا گیا اور میں نے صبح مکہ میں کی مجھے خوف ہوا کیونکہ میں جانتا تھا کہ لوگ میری تکذیب کریں گے، تو آپ علیحدہ پریشان ہو کر بیٹھ گئے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا گذر آپ پر ہوا اور وہ آیا اور آپ

۲۱۹۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرَى بِي، وَأَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ قُطِعْتُ بِأَمْرِي، وَعَرَفْتُ أَنَّ النَّاسَ مُكْذِبِي فَقَعَدْتُ مُعْتَزِلًا حَزِينًا. قَالَ: فَمَرَّ عَدُوُّ اللَّهِ أَبُو جَهْلٍ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْهِ،

فَقَالَ لَهُ: كَالْمُسْتَهْزِئِ. هَلْ كَانَ مِنْ شَيْءٍ؟
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ نَعَمْ قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: إِنَّهُ
أُسْرِي بِي اللَّيْلَةَ. قَالَ: إِلَى أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى
بَيْتِ الْمُقَدِّسِ، قَالَ: ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهَرِ
اَيْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَلَمْ يَرَ أَنَّهُ يُكَذِّبُهُ مُخَالَفَةً أَنْ
يُجَاهِدَهُ الْحَدِيثُ إِذَا دَعَا قَوْمَهُ إِلَيْهِ، قَالَ:
أَرَأَيْتَ إِنْ دَعَوْتُ قَوْمَكَ تَحْدِثْتَهُمْ
مَا حَدَّثْتَنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: نَعَمْ. فَقَالَ:
هِيََا مَعَشَرَ بَنِي كَعْبٍ بَنِ لُؤْيَا فَانْقَضَتْ إِلَيْهِ
الْمَجَالِسُ، وَجَاءُوا حَتَّى جَلَسُوا إِلَيْهِمَا،
قَالَ: حَدَّثْتُ قَوْمَكَ بِمَا حَدَّثْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ: إِلَيَّ أُسْرِي بِي اللَّيْلَةَ قَالُوا: إِلَى أَيْنَ؟
قَالَ: إِلَى بَيْتِ الْمُقَدِّسِ. قَالُوا: ثُمَّ أَصْبَحْتَ
بَيْنَ ظَهَرِ اَيْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَنْ بَيْنَ
مُصَفَّقٍ، وَمِنْ بَيْنَ وَاصِعٍ يَدُهُ عَلَى رَأْسِهِ
مُتَعَجِّبًا لِلْكَذِبِ، زَعَمًا قَالُوا: وَهَلْ تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَنْتَعْتَ لَنَا الْمُسْجِدَ. وَلِمَى الْقَوْمُ مَنْ قَدْ
سَافَرَ إِلَى ذَلِكَ الْبَلَدِ وَرَأَى الْمُسْجِدَ؟ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ: فَلَذَهَبْتُ أَلْعْتُ، فَمَا زِلْتُ
أَلْعْتُ حَتَّى التَّبَسَ عَلَيَّ بَعْضُ النَّعْتِ. قَالَ:
كَبِجِيءَ بِالْمُسْجِدِ وَأَنَا أَنْظُرُ حَتَّى وَضِعَ دُونَ
دَارِ عِقَالٍ. أَوْ عَقِيلٍ. فَنَعْتُهُ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ.
قَالَ: وَكَانَ مَعَ هَذَا نَعْتُكَ لَمْ أَحْفَظْهُ. قَالَ:
فَقَالَ الْقَوْمُ: أَمَّا النَّعْتُ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَصَابَ)).

[الصحيحه: ۳۰۲۱]

ﷺ کے قریب بیٹھ گیا اور آپ سے بطور استہزاء کہا کہ کیا کوئی
بات پیش آئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ کہنے لگا کیا ہوا؟
آپ نے فرمایا کہ مجھے رات کو سفر کروایا گیا ہے۔ ابو جہل بولا کہاں
تک؟ آپ ﷺ نے فرمایا بیت المقدس تک۔ ابو جہل نے کہا پھر
آپ نے ہمارے درمیان صبح کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں
تو ابو جہل نے اس وقت تکذیب نہیں کی اس خوف سے کہ جب
ابو جہل اپنی قوم کو جمع کرے گا تو ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی یہ
بات ان کے سامنے کہنے سے انکار کر دیں۔ ابو جہل بولا کہ اگر میں
آپ کی قوم کو بلاؤں کیا آپ ان کو بھی یہ بات سنائیں گے، جو
مجھے سنائی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں چنانچہ ابو جہل نے آواز دی
اے بنی کعب بن لؤئی کی جماعت تو لوگ آ کر ان دونوں کے
پاس جمع ہو گئے اور بیٹھ گئے پھر ابو جہل نے حضور ﷺ سے کہا کہ
اپنی قوم کو بھی وہ بات سنائیں جو آپ نے مجھے سنائی ہے تو آپ
نے فرمایا مجھے رات سفر کروایا گیا تھا۔ لوگوں نے پوچھا کہاں کا
سفر؟ آپ ﷺ نے فرمایا بیت المقدس کا تو لوگوں نے پوچھا کہ پھر
آپ ﷺ نے صبح ہمارے درمیان کر لی؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ابن
عباس فرماتے ہیں کہ ان میں سے بعض تالیاں پٹینے لگے اور
بعضوں نے تعجب میں جموت سمجھتے ہوئے اپنے سروں پر ہاتھ رکھ
لیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے لیے مسجد اقصیٰ کا وصف بیان
کر سکتے ہیں اور قوم میں بعض ایسے لوگ بھی تھے جو وہاں کا سفر
کر چکے تھے اور مسجد کو دیکھ چکے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ میں نے ان کے سامنے مسجد کا وصف بیان کیا تو درمیان میں
مجھے کچھ مشکل سی پیش آئی تو مسجد کو لایا گیا اور میں دیکھتا تھا حتیٰ کہ
عقال یا فرمایا عقیل کے گھر کے قریب مسجد رکھ دی گئی۔ میں نے
اسے دیکھتے ہوئے اس کا وصف بیان کر دیا، ابن عباس فرماتے
ہیں کہ اس وقت اس حدیث کے ساتھ مسجد اقصیٰ کا وصف بھی تھا

مجھے یاد نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قوم کہنے لگی کہ نقشہ تو اللہ کی قسم! انہوں نے بالکل ٹھیک کھینچا ہے۔

تخریج: الصحیحۃ ۳۰۲۱۔ نسائی فی الکبریٰ (۱۱۲۸۵) احمد (۱/۳۰۹) ابن ابی شیبہ (۱۱/۳۶۱)۔

نبیؐ کی عاجزی کا بیان

عجز النبیؐ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں ہم غزوہ بدر میں تھے ہم میں سے ہر تین آدمی ایک اونٹ پر تھے۔ علی اور ابولبابہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہونے والے تھے، جب رسول اللہ ﷺ کی پیدل چلنے کی باری ہوتی تو یہ دونوں کہتے، یا رسول اللہ ﷺ آپ سوار ہوں آپ کی بجائے ہم پیدل چلیں گے، تو آپ ﷺ فرماتے کہ تم دونوں مجھ سے چلنے میں زیادہ قوت والے نہیں ہو اور نہ میں تم سے ثواب کا کم محتاج ہوں۔

۲۱۹۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ مِنَّا عَلَى بَعِيرٍ، كَانَ عَلِيٌّ وَأَبُو بَلَابَةَ: زَمِيلَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَإِذَا كَانَ عَقِبُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِرْكَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَتَّى نَمْسِيَ عَنْكَ فَيَقُولُ: ((مَا أَتَمَّ مَا قُلُوْى عَلَى الْمَشْيِ مِنِّي، وَمَا أَلَا بِأَعْنَى عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمْ)). [الصحیحۃ: ۲۲۵۷]

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۵۷۔ احمد (۱/۳۱۸۴) ابن حبان (۳/۴۷۳) حاکم (۳/۲۰)۔

نبیؐ صرف خزانچی ہیں

ما النبی الا خازن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں کوئی خبر دیتا ہوں نہ کسی چیز سے محروم رکھتا ہوں۔ میں تو ایک خزانچی ہوں، ہر چیز کو وہاں رکھتا ہوں جہاں مجھے حکم دیا گیا ہے۔

۲۱۹۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أُوْبِيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمْهُ إِلَّا إِلَّا خَازِنٌ: أَضْعُ حَيْثُ أُمِرْتُ)). [الصحیحۃ: ۲۲۲۱]

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۲۱۔ ابو داؤد (۲۹۳۹) احمد (۲/۳۱۳) ابن حبان (۳/۴۷۳) حاکم (۳/۲۰)۔

نبیؐ پر تکلیفوں کی سختی کا بیان

شدة الایذاء علی النبیؐ

ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس حدیث کو مروفاً نقل کیا ہے: جس قدر مجھے اللہ کی راہ میں ستایا گیا اتنا کسی کو نہیں ستایا گیا۔

۲۱۹۵۔ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ: ((مَا أُوْدِيْ أَحَدًا مَا أُوْدِيْتُ فِي اللَّهِ. غَزَوُ جَلَّ)). [الصحیحۃ: ۲۲۲۲]

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۲۲۔ دیلمی فی مسند الفردوس (۶۲۹۵) ابو نعیم فی الحلیۃ (۶/۲۳۳) عن انس رضی اللہ عنہ ترمذی (۲۳۷۳) ابن ماجہ (۱۵۱) عن بمعناہ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں، نبی ﷺ کی وفات سے پہلے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی کہ جتنی چاہیں،

۲۱۹۶۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((مَا تَوَفَّى حَتَّى أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ)).

عورتوں سے نکاح کریں، سورہ احزاب میں جو پابندی لگائی گئی تھی وہ اٹھالی گئی۔

[الصحيحة: ۳۲۲۴]

تخریج: الصحيحۃ ۳۲۲۳۔ نسائی (۳۲۰۷) احمد (۱۸۰/۶) حاکم (۳۳۷/۲) بیہقی (۵۳/۷)۔

باب: اخلاق نبوی ﷺ کا بیان

باب: من خلقه ﷺ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کبھی خادم کو مارا نہ ہی عورت کو۔ جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ آپ کو جب بھی دو باتوں کے درمیان اختیار دیا جاتا تو آپ دونوں میں سے آسان حکم کو پسند فرماتے۔ بشرطیکہ وہ آسانی گناہ نہ ہو۔ اور وہ گناہ ہوتا تو آپ لوگوں میں سے سب سے زیادہ گناہ سے دور رہنے والے تھے۔ اور آپ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا تھا۔ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال کیا گیا ہو۔ تو ایسی صورت میں آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے انتقام لیتے۔

۲۱۹۷۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((مَا ضَرَبَ بِيَدِهِ خَادِمًا قَطُّ وَلَا امْرَأَةً، وَلَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَا خَيْرَ بَيْنِ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا كَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ أَيْسَرُهُمَا، حَتَّى يَكُونُ إِثْمًا فَإِذَا كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ الْإِثْمِ، وَلَا اتَّقَمَ لِنَفْسِهِ مِنْ شَيْءٍ يُؤْنِي إِلَيْهِ حَتَّى تَنْتَهَكَ حُرْمَاتُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَيَكُونُ هُوَ يَنْتَقِمُ اللَّهُ - عَزَّوَجَلَّ)).

[الصحيحة: ۵۰۷]

تخریج: الصحيحۃ ۵۰۷۔ احمد (۲۳۲/۶) عبد الرزاق (۱۷۹۳۲) بخاری (۳۵۶) مسلم (۲۳۲۸) ابو داؤد (۳۷۸۶) الروایات مطولة و مختصرة۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں، قریش کے سردار رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے اور آپ کے پاس صہیب، بلال، عمار، خباب اور ان جیسے کمزور مسلمانوں میں سے کچھ افراد بیٹھے ہوئے تھے، قریش کے سرداروں نے کہا: اے محمد! ان کو دھکاردے، کیا تو اپنی قوم میں سے ان پر راضی ہو گیا ہے.....؟ کیا ہم ان لوگوں کے پیر و کار ہوں گے.....؟ کیا ہمارے درمیان میں سے اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان کیا ہے.....؟ اگر تو ان کو دھکار دے تو شاید ہم تیرے پاس آیا کریں۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”جو صبح شام اللہ کی خوشنودی کے لیے اُسے پکارتے ہیں اُن کو مت دھکاریے۔ اُن کے حساب میں سے نہ کچھ آپ کے ذمہ ہے اور نہ آپ کے

۲۱۹۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: ((مَرَّ الْمَلَأُ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ صُهَيْبٌ، وَبِلَالٌ، وَعَمَّارٌ، وَخَبَّابٌ، وَنَحْوُهُمْ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! اطْرُدْهُمْ، اَرْضَيْتَ هَؤُلَاءِ مِنْ قَوْمِكَ، أَفَنَحْنُ نَكُونُ تَبَعًا لَهُؤُلَاءِ؟! أَهَؤُلَاءِ مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنَانَا؟ فَلَعَلَّكَ إِنْ طَرَدْتَهُمْ أَنْ نَأْتِيكَ! قَالَ: فَتَزَلْتُ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾.

حساب میں سے کچھ اُن کے ذمہ ہے۔ اگر آپ نے اُن کو دھکارا تو آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔“

باب:

باب: قصة فتح مكة الرائعة واسلام

ابی سفیان فی اکمل روایة صحیحة

۲۱۹۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((مَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ أَبَا هُرَيْرَةَ كَلْتُوْمَ بْنِ حُصَيْنٍ الْغِفَارِيَّ، وَخَرَجَ لِعَشْرِ مَضِيٍّ مِنْ رَمَضَانَ، فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ (الْكَدِيدُ) مَا بَيْنَ (عَسْفَانَ) وَ(أَمَجَ أَفْطَرَ)) ثُمَّ مَضَى حَتَّى نَزَلَ (مَرَّ الظَّهْرَانَ) فِي عَشْرَةِ آلَافٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ مُزَيْنَةَ وَسَلِيمٍ، وَفِي كُلِّ الْقَبَائِلِ عُدَّةٌ وَإِسْلَامٌ، وَأَوْعَبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَلَمْ يَتَخَلَّفْ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَرَّ الظَّهْرَانَ) وَقَدْ غَمِيَتْ الْأَخْبَارُ عَنْ قُرَيْشٍ، فَلَمْ يَأْتِيَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَبَرٌ وَلَا يَدْرُونَ مَا هُوَ فَاعِلٌ؟ خَرَجَ فِي ثَلَاثِ اللَّيْلَةِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، وَحَكِيمُ بْنُ جَزَامٍ، وَبَدَيْلُ بْنُ رِقَاءٍ يَتَحَسَّسُونَ وَيَنْظُرُونَ، هَلْ يَجِدُونَ خَبْرًا أَوْ يَسْمَعُونَ بِهِ؟ وَقَدْ كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُنَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ وَقَدْ كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَدْ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ [أَيْضًا] فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَالْتَمَسَا الدُّخُولَ عَلَيْهِ، فَبِهِمَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ عَمَلَكَ وَإِنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر پر تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ پر ابو ہریرہ کلثوم بن حصین الغفاری کو نائب مقرر فرمایا، آپ رمضان کی بیس تاریخ کو نکلے آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ روزہ رکھا جب آپ (کدید) پہنچے جو عسفان اور اُنج کے درمیان ہے تو روزہ افطار فرمایا۔ آپ چلے یہاں تک کہ مراظھران میں نزول فرمایا، دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ جو قبیلہ مزینہ اور سلیم میں سے تھے اور ہر قبیلے میں سامان حرب اور اسلام تھا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سارے مہاجرین اور انصار بھی تھے ان میں سے ایک بھی پیچھے نہیں رہا تھا، پس جب آپ مراظھران پر اترے تو قریش کو آپ کی خبر نہیں تھی۔ ان کے پاس رسول اللہ کی کوئی خبر نہیں پہنچی تھی اور وہ نہ یہ جانتے تھے کہ رسول اللہ کیا کریں گے۔ اس رات ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور بدیل بن رقیاء نکلے کہ حقیقت حال معلوم کریں اور دیکھیں آپ کے بارے میں کوئی خبر ملتی ہے تو وہ سنیں۔ اور عباس بن عبدالمطلب حضور سے راستہ میں ہی آ ملے تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اور عبد اللہ بن امیہ بن مغیرہ بھی مکہ اور مدینہ کے درمیان آئے اور حضور سے ملاقات کرنے کی کوشش کی۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کے بارے میں حضور سے بات کی۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے چچا کا بیٹا اور آپ کی پھوپھی کا بیٹا اور داماد..... رسول اللہ نے فرمایا کہ مجھے ان کی کوئی حاجت نہیں ہے، میرے چچا کے بیٹے نے میری گستاخی کی ہے اور میرے داماد نے مجھے مکہ میں کہا جو

کہا۔ جب ان کو آپ کی یہ بات پہنچائی گئی۔ ابوسفیان کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بیٹا بھی تھا۔ ابوسفیان بولا کہ اللہ کی قسم یا تو مجھے حضور اجازت دیں اگر نہیں تو میں اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ لوں گا اور ہم صحرا میں نکل جائیں گے حتیٰ کہ ہم بھوک اور پیاس سے مرجائیں، جب حضور کو اس کی یہ بات پہنچی تو آپ ان کے لیے نرم ہو گئے، پھر انہیں اجازت دے دی وہ دونوں داخل ہوئے اور سلام کیا۔ جب رسول اللہ المظہران اترے تو عباس نے کہا ہائے قریش کی ہلاکت، اللہ کی قسم اگر رسول اللہ مکہ میں قریش کے امن طلب کرنے سے قبل زبردستی داخل ہو گئے تو یہ قریش کی ہمیشہ کے لیے ہلاکت ہوگی۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا پس میں حضور کے سفید خچر پر بیٹھا اور نکل پڑا یہاں تک کہ میں لأراک کے مقام تک پہنچ گیا میں نے سوچا کہ شاید میں کسی لکڑیاں کاٹنے والی جماعت یا گوالہ یا کسی ضرورت مند کو ملوں جو مکہ جائے اور ان کو حضور کے آنے کی خبر دی تاکہ وہ ان کے پاس آئیں اور پناہ مانگ لیں اس سے پہلے کہ حضور فاتحانہ انداز میں داخل ہوں۔ حضرت عباس فرماتے ہیں خدا کی قسم میں اسی فکر میں چلا جا رہا تھا اور اپنی مراد ڈھونڈ رہا تھا کہ اچانک میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کو آپس میں بات چیت کرتے ہوئے سنا۔ ابوسفیان کہہ رہا تھا کہ میں نے آج تک اتنی بڑی آگ اور لشکر نہیں دیکھا۔ حضرت عباس نے فرمایا کہ بدیل کہہ رہا تھا خدا کی قسم یہ خزاہ کی آگ ہے جس کو جنگ نے بھڑکا دیا ہے۔ حضرت عباس کہتے ہیں کہ ابوسفیان نے کہا خزاہ تو خدا کی قسم ذیل اور کمزور ہیں اتنی زیادہ آگ اور لشکر ان کا نہیں ہو سکتا۔ حضرت عباس فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی آواز پہچان لی تو میں نے کہا اے ابو حنظلہ اس نے میری آواز پہچان لی اور کہا کہ ابو الفضل؟ میں نے کہا جی ہاں! ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، کیا بات ہے؟

عَمَّتِكَ وَصِهْرُكَ قَالَ: لَأَحَاجَّةٌ لِي بِهِمَا، أَمَا ابْنُ عَمِّي فَهَتَكَ عِرْضِي وَأَمَّا ابْنُ عَمَّتِي وَصِهْرِي فَهُوَ الْإِلَهِي قَالَ لِي بِمَكَّةَ مَا قَالَ فَلَمَّا أُخْرِجَ إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ وَمَعَ أَبِي سُفْيَانَ بَنِي لَهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَيَأْذُنُنَّ لِي أَوْ لَأُخَذُنَّ بِيَدِ ابْنِي هَذَا، ثُمَّ لَنَذْهَبَنَّ فِي الْأَرْضِ حَتَّى نَمُوتَ عَطِشًا وَجُوعًا، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَفَى لَهُمَا، ثُمَّ أَذَّنَ لَهُمَا فَدَخَلَا وَأَسْلَمَا، فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَرَّ الْمَظْهَرَانِ) قَالَ الْعَبَّاسُ: وَاصْبَحَ قُرَيْشٌ وَاللَّهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَوَةَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْمِنُوهُ، إِنَّهُ لَهْلَاكٌ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ قَالَ: فَحَلَسْتُ عَلَى بَقْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْبَيْضَاءِ، فَخَرَجْتُ عَلَيْهَا حَتَّى جِئْتُ الْأَرَكَ فَقُلْتُ: لَعَلِّي أَلْقَى بَعْضَ الْمُحَطَّابَةِ، أَوْ صَاحِبَ لَبَنٍ، أَوْ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِي مَكَّةَ لِيُخْبِرَهُمْ بِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيُخْرِجُوا إِلَيْهِ، فَيَسْتَأْمِنُونَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا عَلَيْهِمْ غَنَوَةٌ، قَالَ: قَوْلُ اللَّهِ إِنِّي لَأَسِيرٌ عَلَيْهَا وَالْتِمِسْ مَا خَرَجْتُ لَهُ، إِذَا سَمِعْتَ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبَدِيلِ بْنِ وَرْقَاءَ وَهُمَا يَتَرَا جَعَانِ، وَأَبُو سُفْيَانَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ كَمَا الْيَوْمَ قَطُّ يَبْرَأَانَا وَلَا عَسْكَرًا قَالَ: يَقُولُ بَدِيلُ هَذِهِ. وَاللَّهِ- يَبْرَأَانَا خَزَاعِي حَمَشَتْهَا الْحَرْبُ، قَالَ: يَقُولُ أَبُو سُفْيَانَ: خَزَاعَةُ وَاللَّهِ أَذْلُ وَالْأَمُّ مِنْ أَنْ تَكُونُ هَذِهِ يَبْرَأَانَا وَعَسْكَرُهَا. قَالَ: فَعَرَفْتُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا حَنْظَلَةَ! فَعَرَفْتُ صَوْتِي فَقَالَ: أَبُو الْفَضْلِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: مَا لَكَ فِذَاكَ

میں نے کہا ابوسفیان تیرا ناس ہو یہ اللہ کے رسول علیہ السلام لوگوں کے ساتھ ہیں، واللہ ہائے قریش کی بری صبح۔ ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ تجھ پر قربان تو پھر بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ حضرت عباس فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم اگر وہ تم پر غالب آگئے تو تمہاری گردن مار دیں گے، اس فخر پر میرے ساتھ سوار ہو جا۔ میں تجھے اللہ کے رسول کے پاس لے جاؤں اور تمہارے لیے امان طلب کرتا ہوں، حضرت عباس نے فرمایا وہ میرے پیچھے بیٹھ گیا اور اس کے دونوں ساتھی واپس لوٹ گئے، میں نے جانور کی باگ کھینچی اور جیسے ہی ہم مسلمانوں کی آگ کے پاس سے گزرے تو وہ کہتے یہ کون لوگ ہیں؟ جب اللہ کے رسول علیہ السلام کا فخر دیکھتے تو کہتے کہ رسول اللہ کے چچا ان کے فخر پر سوار ہیں۔ یہاں تک کہ میں عمر کی آگ پر گزرا تو انہوں نے کہا یہ کون ہے؟ اور وہ میری طرف آئے اور جب ابوسفیان کو فخر کے پچھلے حصے پر دیکھا تو عمر نے کہا یہ تو اللہ کا دشمن ابوسفیان ہے۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی عہد و پیمان کے اس کو ہماری گرفت میں دے دیا۔ پھر عمر تیزی سے حضور کی طرف گئے اور میں نے بھی جانور کو ایڑ لگائی میں عمر سے پہلے پہنچ گیا۔ جیسا کہ ست آدمی پر ست جانور بھی سبقت لے ہی جاتا ہے۔ میں فخر سے کود پڑا۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچا اور عمر بھی فوراً پہنچ گئے۔ عمر جلدی سے بولے اور کہا یا رسول اللہ! اللہ پاک نے بغیر کسی عہد و پیمان کے ابوسفیان کو ہماری گرفت میں دے دیا ہے، آپ جلدی اجازت فرمادیں تاکہ میں اس کی گردن مار دوں۔ حضرت عباس کہتے ہیں میں نے کہا نہیں خدا کی قسم آج کی رات میرے علاوہ کوئی نبی ﷺ سے بات نہیں کرے گا۔ جب عمر نے اس معاملے پر اصرار کیا تو میں نے کہا عمر ٹھہر جا اور جلدی مت کر۔ خدا کی قسم اگر یہ بنو عدی بن کعب کا آدمی ہوتا تو تو ہرگز

أَبِي وَأُمِّي؟ فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَفْيَانَ! هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ، وَأَصْبَحَ قُرَيْشٌ وَاللَّهِ إِقَالَ: فَمَا الْحِيلَةُ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: وَاللَّهِ لَئِنْ ظَفَرَ بِكَ لَيَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ فَارْكَبْ مَعِيَ هَذِهِ الْبَغْلَةَ حَتَّى آتِيَ بِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْتَأْمِنُهُ لَكَ۔ قَالَ: فَرَكِبَ خَلْفِي وَرَجَعَ صَاحِبَاهُ، فَحَرَكْتُ بِهِ، كُلَّمَا مَرَرْتُ بِنَا مِنْ بَيْرَانَ الْمُسْلِمِينَ قَالُوا: مَنْ هَذَا؟ فَإِذَا رَأَوْا بَغْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى مَرَرْتُ بِنَارِ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ وَقَامَ إِلَيَّ فَلَمَّا رَأَى أَبَا سَفْيَانَ عَلَى عَجَرِ النَّاقَةِ قَالَ: أَبُو سَفْيَانَ عَدُوُّ اللَّهِ! الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَمَكَّنَ مِنْكَ بِغَيْرِ عَهْدٍ وَلَا عَهْدٍ، ثُمَّ خَرَجَ يَشْتَدُّ نَحْوَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَكَضَتْ الْبَغْلَةُ، فَسَبَقَتْهُ بِمَا تَسْبِقُ الدَّابَّةُ الْبَطِيئَةُ الرَّجُلُ الْبَطِيءُ، فَاتَّقَحَمْتُ عَنِ الْبَغْلَةِ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَدَخَلَ عَمْرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا أَبُو سَفْيَانَ قَدْ أَمَكَّنَ اللَّهُ مِنْهُ بِغَيْرِ عَهْدٍ وَلَا عَهْدٍ، فَدَعْنِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ، قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللَّهِ لَا يُنَاجِيهِ لَيْلَةُ رَجُلٍ دُونِي فَلَمَّا أَكْثَرَ عَمْرُ فِي شَأْنِهِ، قُلْتُ: مَهْلًا يَا عَمْرُ! وَاللَّهِ لَوْ كَانَ مِنْ رِجَالِ بَنِي عَدِيٍّ بَنٍ كَعَبٍ مَا قُلْتُ هَذَا وَلَكِنَّكَ عَرَفْتَ أَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ رِجَالِ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! فَقَالَ: مَهْلًا يَا عَبَّاسُ! فَوَاللَّهِ لَإِسْلَامِكَ يَوْمَ أَسْلَمْتَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ لَوْ أَسْلَمَ، وَمَا بِي إِلَّا أَنِّي قَدْ

عَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَكَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ [لَوْ أَسْلَمَ] فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْهَبْ بِهِ إِلَى رَحْلِكَ يَا عَبَّاسُ!
 فَإِذَا أَصْبَحَ فَأَتَنِي بِهِ، فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَحْلِي
 فَبَاتَ عِنْدِي، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَوْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَيَحْكَ يَا
 أَبَا سُفْيَانَ! أَلَمْ يَأْنِ لَكَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ لَإِلَهِ إِلَّا
 اللَّهُ؟! قَالَ: يَا بَيْبَى أَنْتَ وَأُمِّي، مَا أَكْرَمَكَ
 [وَأَحْلَمَكَ] وَأَوْصَلَكَ! وَاللَّهِ لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ
 لَوْ كَانَ مَعَ اللَّهِ غَيْرُهُ، لَقَدْ أَغْنَى عَنِّي شَيْئًا [بَعْدَ]
 قَالَ: وَيَحْكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ! أَلَمْ يَأْنِ لَكَ أَنْ
 تَعْلَمَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: يَا بَيْبَى أَنْتَ وَأُمِّي
 مَا أَحْلَمَكَ وَأَكْرَمَكَ وَأَوْصَلَكَ! هَذِهِ وَاللَّهِ
 كَانَ فِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى الْآنَ قَالَ
 الْعَبَّاسُ: وَيَحْكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ! أَسْلِمَ وَاشْهَدَ أَنْ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ
 يُضْرَبَ عُقُوقُكَ قَالَ: فَشَهِدَ بِشَهَادَةِ الْحَقِّ
 وَأَسْلَمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ
 يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ، فَاجْعَلْ لَهُ شَيْئًا. قَالَ: نَعَمْ
 مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ، فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ
 أَغْلَقَ بَابَهُ، فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ،
 فَهُوَ آمِنٌ. فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَنْصَرِفَ، قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ: يَا عَبَّاسُ! أَحْبَسْهُ بِمَضِيقِ الْوَادِي
 عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ، حَتَّى تَمُرَّ بِهِ جُنُودُ اللَّهِ
 فَيَرَاهَا. قَالَ فَخَرَجْتُ بِهِ حَتَّى حَبَسْتُهُ حَيْثُ
 أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَحْبَسَهُ قَالَ: وَمَرَّتْ بِهِ

ایسا نہ کرتا مگر تجھے معلوم ہے کہ یہ قبیلہ بنو عبد مناف کا آدمی ہے۔
 حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے عباس جلدی مت کر اللہ کی قسم آپ کا
 اسلام قبول کرنا جس دن آپ نے اسلام قبول کیا میرے نزدیک
 (اپنے باپ) خطاب کے اسلام سے زیادہ محبوب تھا اگر وہ اسلام
 قبول کر لیتے اور اس کی کوئی خاص وجہ نہ تھی بلکہ مجھے معلوم تھا کہ
 آپ کا اسلام قبول کرنا حضور کو خطاب کے اسلام قبول کرنے سے
 زیادہ محبوب تھا۔ پھر حضور نے فرمایا اے عباس اس کو اپنے خیمہ
 میں لے جاؤ اور جب صبح ہو تو اس کو میرے پاس لے آنا۔ میں
 ان کو اپنے خیمہ میں لے گیا اور انہوں نے میرے پاس رات
 گزاری۔ پس جب صبح ہوئی تو میں ان کو رسول اللہ کے پاس لے
 آیا۔ جب رسول اللہ نے ان کو دیکھا تو فرمایا۔ ابوسفیان تیرا بھلا
 ہو کیا ابھی یہ وقت نہیں آیا کہ تو گواہی دے کہ لا الہ الا اللہ؟ ابو
 سفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ بہت
 زیادہ کرم کرنے والے بڑے حلیم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی
 کرنے والے ہیں۔ خدا کی قسم میں نے جان لیا اگر اللہ کے علاوہ
 کوئی شریک ہوتا تو ضرور میری مدد کرتا۔ آپ علیہ السلام نے
 فرمایا: تیرا ناس ہو، اے ابوسفیان کیا یہ وقت نہیں آیا کہ تو گواہی
 دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابوسفیان نے کہا میرے والدین
 آپ پر قربان آپ بڑے حلیم اور مہربان اور صلہ رحمی کرنے والے
 ہیں، اللہ کی قسم ابھی تک میں اس بارہ میں مطمئن نہیں ہوا۔ حضرت
 عباس نے فرمایا: اے ابوسفیان تیرا ناس ہو، اسلام قبول کر لے اور
 گواہی دے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس سے
 پہلے کہ تیری گردن تن سے جدا کر دی جائے۔ حضرت عباس
 فرماتے ہیں تو اس نے حق کی گواہی دی اور اسلام قبول کر لیا۔ میں
 نے کہا یا رسول اللہ بے شک ابوسفیان ایسا آدمی ہے جو فخر کو پسند
 کرتا ہے۔ آپ ان کے لیے کوئی فخر کی چیز بتادیں، تو آپ نے

فرمایا ہاں جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گیا اس نے امن پالیا جس نے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ محفوظ ہو گیا اور جو مسجد میں داخل ہو گیا وہ امن میں آ گیا۔ جب وہ وہاں سے واپس جانے کے لیے اٹھا تو حضور نے فرمایا: اے عباس اس کو پہاڑ کی بلندی پر تنگ جگہ پر لے جا یہاں تک کہ اللہ کی فوج اس کے سامنے سے گزرے اور وہ ان کو دیکھ لے پھر میں اس کو لے کر نکلا اور جہاں آپ نے حکم دیا تھا وہاں روک لیا۔ حضرت عباس فرماتے ہیں تو اس کے سامنے سے قباں اپنے اپنے جھنڈوں کے ساتھ گزرے۔ جب بھی کوئی قبیلہ گزرتا تو ابوسفیان پوچھتا: یہ کون لوگ ہیں، میں کہتا یہ قبیلہ سلیم ہے، تو کہتا مجھے کیا سلیم سے۔ عباس نے فرمایا پھر کوئی قبیلہ گزرتا تو پوچھتا یہ کون لوگ ہیں؟ میں کہتا کہ قبیلہ (مزینہ) کے لوگ ہیں تو کہتا مجھے کیا مزینہ سے۔ یہاں تک کہ تمام قباں گزر گئے۔ ہر قبیلہ کے گزرنے پر وہ مجھ سے سوال کرتا یہ کون لوگ ہیں؟ میں کہتا یہ بنو فلاں ہیں تو کہتا میں نے کیا کرنا ہے بنو فلاں کا۔ یہاں تک کہ حضور اقدس اپنے بہت بڑے لشکر جس میں مہاجرین اور انصار تھے اور وہ سب لوہے کے ہتھیاروں سے مسلح تھے، ان کی صرف آنکھیں نظر آتی تھیں۔ ابوسفیان نے کہا سبحان اللہ! اے عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ رسول اللہ علیہ السلام مہاجرین اور انصار کے ساتھ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا نہ کوئی ان کے سامنے ٹھہر سکتا ہے اور نہ ہی ان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ خدا کی قسم! اے ابوالفضل بے شک تیرے پیچھے کی بادشاہت تو بہت بڑی ہو گئی۔ میں نے کہا اے ابوسفیان یہ نبوت ہے۔ حضرت ابوسفیان نے کہا تم نے بالکل ٹھیک کہا۔ میں نے کہا کہ اپنی قوم کی طرف بھاگ کر جا۔ حضرت عباس فرماتے ہیں پھر وہ جلدی سے نکلا یہاں تک کہ اپنی قوم کے پاس پہنچ گیا اور بلند آواز سے چلایا۔ اے قریش کے گروہ یہ دیکھو محمد تمہارے مرے پہنچے۔

الْقَبَائِلُ عَلَى رَأْيَانِهَا، كُلَّمَا مَرَّتْ قَبِيلَةٌ قَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ فَأَقُولُ: (سَلِيمٌ) فَيَقُولُ: مَالِي (سَلِيمٌ؟) قَالَ: ثُمَّ تَمُرُّ الْقَبِيلَةُ، قَالَ: هَؤُلَاءِ؟ فَأَقُولُ: (مَزِينَةٌ) فَيَقُولُ: مَالِي وَ (مَزِينَةٌ)؟ حَتَّى نَفْذَتِ الْقَبَائِلُ لَأَتَمُرَّ قَبِيلَةٌ إِلَّا قَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ؟ فَأَقُولُ: بَنُو فُلَانٍ فَيَقُولُ: مَالِي وَلِبَنِي فُلَانٍ؟ حَتَّى مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كَيْبَيْتِهِ الْخُضْرَاءِ فِيهَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، لَا يَرَى مِنْهُمْ إِلَّا الْحَدَقَ مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! مَنْ هَؤُلَاءِ يَا عَبَّاسُ؟ قُلْتُ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، قَالَ: مَا لَأَحَدٍ بِهِؤُلَاءِ قَبْلَ وَلَا طَاقَةَ وَاللَّهِ يَا أَبَا الْفَضْلِ! لَقَدْ أَصْبَحَ مُلْكُ ابْنِ أُخَيْكَ الْغَدَاةَ عَظِيمًا قُلْتُ: يَا أَبَا سُفْيَانَ! إِنَّهَا النُّبُوَّةُ، قَالَ: فَتَعَمَّ إِذَا قُلْتُ: النَّجَاءَ إِلَى قَوْمِكَ. قَالَ: فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَهُمْ، صَرَخَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَامُعَشَرُ قُرَيْشٍ! هَذَا مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَ كُمْ بِمَا لَا قَبِيلَ لَكُمْ بِهِ، فَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، فَقَامَتْ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ، فَأَخَذَتْ بِشَارِبِهِ فَقَالَتْ: اقْتُلُوا الدَّيْسِمَ الْأَحْمَشَ قَبَحَ مِنْ طَلِيعَةِ قَوْمٍ! قَالَ: وَيَحْكُمُ لَا تَغُرَّكُمْ هَذِهِ مِنْ أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَ مَا لَا قَبِيلَ لَكُمْ بِهِ، مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ، فَهُوَ آمِنٌ، قَالُوا: وَيَلَكَ وَمَاتَعْنِي دَارُكَ؟! وَإِلَى الْمَسْجِدِ))۔

[الصحيحه: ۳۳۴۱]

ایسی طاقت کے ساتھ جس کا تم مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ لہذا جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گیا اس کو پناہ مل گئی۔ اس کے پاس اس کی بیوی ہند بنت عتبہ آئی اور اس کی مونچھ پکڑ کر کہنے لگی کہ اس چربی والے جسم اور باریک پنڈلیوں والے کو قتل کر دو یہ قوم کا بری اطلاع دینے والا ہے۔ حضرت ابوسفیان نے فرمایا: تم سب کا ناس ہو تم کو ہرگز یہ دھوکہ نہ دے تمہاری جانوں کے بارے میں بے شک وہ ایسی طاقت کے ساتھ آئے ہیں جس کا تم مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گیا اس نے پناہ پائی انہوں نے کہا تو برباد ہو تیرا گھر کیا نفع دے گا..... اور مسجد کی طرف۔

تخریج: الصحیحة ۳۳۳۱۔ ابن اسحاق فی السیرة (ابن هشام (۳/ ۲۳۱۷) طبرانی فی الکبیر (۷۲۶۳) والیساق لہ طبری فی التاریخ (۳/ ۱۱۳) حاکم (۳/ ۳۳۳۳) بیہقی فی الدلائل (۵/ ۳۲)۔

باب: ہمارے نبی ﷺ سب لوگوں سے زیادہ انصاف کرنے والے تھے

باب: نبینا صلی اللہ علیہ وسلم

اعدل الناس

ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں، کہ ایک دن رسول اللہ جب مال تقسیم فرما رہے تھے، آپ کے پاس بنو تمیم کا ایک آدمی ذوالخویصرہ آیا اور اس نے کہا اے محمد انصاف کر، اللہ کی قسم آج کے دن تو نے انصاف نہیں کیا۔ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اللہ کی قسم میرے بعد تم اپنے لیے مجھ سے زیادہ کوئی عدل والا نہیں پاؤ گے۔ حضرت عمر نے کہا اے اللہ کے رسول کیا آپ مجھے اس کی گردن اتارنے کی اجازت دیں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اس کے ایسے ساتھی ہیں، اُن کی نمازوں کے مقابلہ میں تم میں سے ہر ایک اپنے نماز کو حقیر سمجھے گا۔

۲۲۰۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ يُقْسِمُ مَالًا إِذْ أَتَاهُ ذُو الْخَوِصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ۔ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اْعْدِلْ، فَإِنَّ اللَّهَ مَا عَدَلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَاللَّهِ لَا تَجِدُونَنِي بَعْدِي أَعْدَلَ عَلَيْكُمْ مِنِّْي)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَأْذُنِي لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ: لَا إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدَكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ..... (الحديث)). [الصحیحة: ۶: ۲۴۰]

تخریج: الصحیحة ۲۳۰۶۔ احمد (۳/ ۶۵) بهذا اللفظ واصله عند البخاری (۶۱۳) ومسلم (۱۰۶۳) بغير هذا اللفظ نسائي (۳۱۰۶) حاکم (۲/ ۱۳۶) وغيره عن ابی ہریرۃ ؓ لا سلمی ؓ۔

اس سال کا ذکر کہ جس میں نبی پیدا ہوئے ہیں

ذكر العام الذي ولد النبي فيه

نبی کریم ﷺ عام الفیل والے سال پیدا ہوئے۔ عبد اللہ عباس
ﷺ اور قیس بن مخرمہ سے اس حدیث کو روایت کیا گیا ہے۔

۲۲۰۱۔ ((وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفِيلِ)) رَوَى
مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَقَيْسِ بْنِ
مَخْرَمَةَ. [الصحيحه: ۳۱۵۲]

تخریج: الصحيحه ۳۱۵۲۔ (۱) ابن عباس: ابن سعد (۱/ ۱۰۱) طبرانی (۱۲۳۲) (۲) قیس بن مخرمہ رحمہما: ابن اسحاق فی
السيرة (۱/ ۱۷۱) ترمذی (۳۶۲۳) حاکم (۲/ ۶۰۳)۔

جواز اجر المرأة

۲۲۰۲۔ عَنْ أُمِّ هَانِئِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْهَا،
قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَجْرَتْ رَجُلَيْنِ
مِنْ أُمَّمَائِي فَأَذْخَلْتُهُمَا بَيْتًا وَأَغْلَقْتُ عَلَيْهِمَا
بَابًا، فَجَاءَ ابْنُ أُمِّی عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَتَقَلَّتْ
عَلَيْهِمَا بِالسَّيْفِ، قَالَتْ: فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ
أَجِدْهُ، وَوَجَدْتُ فَاطِمَةَ، فَكَانَتْ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ
زَوْجِهَا، قَالَتْ: فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْغَبَارِ،
فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ((يَا أُمَّ هَانِئِ! قَدْ أَجَرْنَا مَنْ
أَجَرْتِ، وَأَمِنَّا مَنْ أَمِنْتَ)). [الصحيحه: ۲۰۴۹]

عورت کے پناہ دینے کا جواز
ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت ہے، کہتی ہیں: جب فتح مکہ کا
دن تھا میں نے اپنے سرال میں سے دو آدمیوں کو پناہ دی۔ اور
اُن دونوں کو گھر میں داخل کیا اور انھیں دروازے کے اندر بند
کر دیا۔ چنانچہ میرا ماں جایا بھائی علی بن ابوطالب آیا، اُس نے
اُن دونوں پر تلوار سونپی، کہتی ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آئی تو آپ
ﷺ مجھے نہ ملے اور میں نے حضرت فاطمہ کو پایا۔ اور وہ اپنے
خاوند سے زیادہ مجھ پر سخت تھیں۔ کہتی ہیں اچانک نبی
ﷺ آئے، اور آپ پر غبار کے نشانات تھے۔ میں نے آپ کو بتلایا
تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام ہانی جس کو تو نے پناہ دی اُس کو ہم
نے پناہ دی اور جس کو تو نے امن دیا اُس کو ہم نے امن دیا۔

تخریج: الصحيحه ۲۰۴۹۔ احمد (۲/ ۳۳۳۳۳۱) ترمذی (۱۵۷۹) نسائی فی الکبری (۸۶۸۳) بخاری (۳۱۷۱) مسلم (صلاة
المسافرين ۸۲/ ۳۳۶) مختصرًا۔

ترغیب دفع السيئة بالحسن

۲۲۰۳۔ عَنْ رَبِيعَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أُحْدِثُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي أَرْضًا، وَأَعْطَانِي أَبَا بَكْرٍ
أَرْضًا، وَجَاءَ بِالدُّنْيَا فَاحْتَلَفْنَا فِي عِذْقِ نَخْلَةٍ،
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. هِيَ فِي حِذِّ
أَرْضِي وَقُلْتُ أَنَا هِيَ فِي حِذِّ وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ
أَبِي بَكْرٍ كَلَامٌ، فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ كَلِمَةً كَرِهْتُهَا،
وَنَدِمْتُ، فَقَالَ لِي: يَا رَبِيعَةُ! رُدَّ عَلَيَّ مِثْلَهَا حَتَّى

برائی کے جواب اچھے طریقے سے دینے کی ترغیب
ربیعہ اسلمی سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی
خدمت کرتا تھا تو آپ نے مجھے زمین دی اور ابو بکر ﷺ کو بھی
زمین دی۔ ہم پر دنیا غالب آ گئی، تو ہم نے کھجور کے ایک درخت
میں جھگڑا کیا۔ ابو بکر ﷺ نے کہا یہ میری زمین کی حد میں ہے اور
میں نے کہا یہ میری حد میں ہے! میرے اور ابو بکر ﷺ کے درمیان
سخت کلامی ہوئی تو ابو بکر ﷺ نے ایسا کلمہ کہا جس کو میں نے ناپسند
کیا، وہ بھی شرمندہ ہوئے اور انہوں نے مجھے کہا اے ربیعہ مجھے

يَكُونُ قِصَاصًا قُلْتُ: لَا أَفْعَلُ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:
لَتَقُولَنَّ، أَوْ لَا سَتُعَلِّدَنَّ عَلَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قُلْتُ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ: وَرَقَضَ الْأَرْضَ فَاظْلَقَ
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَانْطَلَقَ
أَتَلُوهُ فَحَاءَ أَنَا مِنْ أَسْلَمَ فَقَالُوا: رَحِمَ اللَّهُ
أَبَا بَكْرٍ! فِي أَى شَيْءٍ يَسْتَعْدِي عَلَيْكَ رَسُولُ
اللَّهِ، وَهُوَ الَّذِي قَالَ لَكَ مَا قَالَ؟ فَقُلْتُ:
أَتَذَرُونِ مَنْ هَذَا؟ هَذَا أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ، وَهُوَ
ثَانِي الثَّنِيِّ، وَهُوَ ذُو شَيْبَةِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّا كُمْ
يَلْتَفِتُ فَيَرَاكُمْ تَنْصُرُونِي عَلَيْهِ فَيَغْضَبُ فَيَأْتِي
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَغْضَبُ لِعَظْمِيهِ، فَيَغْضَبُ اللَّهُ
لِعَظْمِيهِمَا، فَيَهْلِكُ رِبْعَةٌ، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ:
ارْجِعُوا فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَبِعْتُهُ وَحْدِي وَجَعَلْتُ أَتَلُوهُ،
حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ كَمَا كَانَ
فَرَفَعَ إِلَيَّ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((يَا رِبْعَةُ! مَا لَكَ
وَالصَّدِيقِ؟)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ كَذَا
وَكَانَ كَذَا فَقَالَ لِي كَلِمَةً كَرِهْتُهَا، فَقَالَ لِي:
قُلْ كَمَا قُلْتُ لَكَ حَتَّى يَكُونَ قِصَاصًا
[فَأَيْتُ؟] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَجَلُ فَلَا
تَرُدُّ عَلَيْهِ وَلَكِنْ قُلْ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ!
وَزَادَ: [فَقُلْتُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ!]) قَالَ:
فَوَلَّى أَبُو بَكْرٍ - رَحِمَهُ اللَّهُ - وَهُوَ يَبْكِي -

[الصحيحة: ۳۱۴۵]

یہی کلمہ کہوتا کہ بدلہ ہو جائے۔ میں نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔
ابوبکر ؓ نے کہا تجھے ضرور کہنا پڑے گا، ورنہ میں رسول اللہ ﷺ
سے فریاد کروں گا میں نے کہا میں ایسا (جملہ) نہیں کہوں گا۔ ربیعہ
کہتے ہیں ابوبکر زمین چھوڑ کر نبی ﷺ کی طرف چلے گئے میں بھی
آپ کے پیچھے چل نکلا۔ بنو اسلم قبیلہ کے چند لوگ آئے اور انہوں
نے کہا، اللہ ابوبکر ؓ پر رحم کرے، کس چیز کے متعلق تیرے
خلاف وہ رسول اللہ ﷺ سے فریاد کریں گے۔ حالانکہ اُس نے کہا
جو کچھ تجھ سے کہا۔ میں نے کہا تم جانتے ہو یہ کون ہے؟ یہ ابوبکر
صدیق ؓ ہیں۔ اور وہ غار میں آپ کے ساتھ دوسرے تھے۔
اور وہ مسلمانوں کے بزرگ ہیں۔ پس تم بچو کہ وہ توجہ کریں اور
دیکھ لیں کہ تم ان کے خلاف میری مدد کر رہے ہو تو وہ ناراض
ہو جائیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں۔ تو حضور ان کی
ناراضی کی وجہ سے ناراض ہو جائیں۔ اور اُن دونوں کی ناراضی پر
اللہ ناراض ہو جائے اور ربیعہ ہلاک ہو جائے۔ انہوں نے کہا، تو
ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ کہا تم چلے جاؤ۔ ابوبکر ؓ رسول اللہ ﷺ کی
طرف چلے اور میں بھی اکیلا آپ کے پیچھے چل پڑا۔ یہاں تک
کہ ابوبکر ؓ نبی ﷺ کے پاس آئے اور جیسی بات تھی ویسے ہی
بیان کر دی۔ آپ ﷺ نے اپنا سر میری طرف اٹھایا اور فرمایا: اے
ربیعہ ؓ تیرے اور صدیق ؓ کے درمیان کیا معاملہ ہے؟ میں
نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اس اس طرح معاملہ تھا۔ تو ابوبکر
ؓ نے مجھے ایسا کلمہ کہا جس کو میں نے ناپسند کیا اور انہوں نے
مجھے کہا مجھے بھی اسی طرح کا کلمہ کہوتا کہ بدلہ ہو جائے، رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، وہ جملہ تو اُس پر نہ لوٹا بلکہ کہہ، اے
ابوبکر اللہ تجھے معاف کرے۔ چنانچہ میں نے کہا اے ابوبکر اللہ
تجھے معاف کرے۔ چنانچہ ابوبکر روتے ہوئے چلے گئے۔

تخریج: الصحيحة ۳۱۳۵ - احمد (۵۹/۵۸) طبرانی فی الکبیر (۳۵۷۷) حاکم (۱۷۳/۲) -

باب:

باب: تنبیہ ﷺ بوفاتہ بعد عام

و کلمۃ فی زیارة القبر

عاصم بن حمید سکونی ؓ سے روایت ہے، جب نبی ﷺ نے حضرت معاذ کو (بین کی طرف) بھیجا تو وصیت کرتے ہوئے اُن کے ساتھ نکلے، حضرت معاذ سوار تھے، رسول اللہ ﷺ اُن کی سواری کے نیچے چل رہے تھے، جب آپ وصیت سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا اے معاذ: شاید اس سال کے بعد تو مجھ سے ملاقات نہ کر سکے۔ اور شاید تو میری اس مسجد اور قبر کے پاس سے گزرے۔ حضرت معاذ رسول اللہ ﷺ کی جدائی کی وجہ سے ہچکی باندھ کر رونا شروع ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ نہ رو، رونا شیطان کی طرف سے ہے۔

۲۲۰۴۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السُّكُونِيِّ: أَنَّ مُعَاذًا لَمَّا بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ يُوصِيهِ، وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ! إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا [أ] وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي [هَذَا أ] وَقَبْرِي)) فَبَكَى مُعَاذٌ بْنُ حَبَلٍ حُسْعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا تَبْكُ يَا مُعَاذُ! لَلْبُكَاءُ أَوْ إِنْ الْبُكَاءَ مِنَ الشَّيْطَانِ)). [الصحيحه: ۲۴۹۷]

تخریج: الصحيحه ۲۳۹۷۔ احمد (۲۳۵/۵) طبرانی فی الکبیر (۱۲۱/۲۰) ابن حبان (۶۳۷) البزار (۲۶۳۷)۔



www.KitaboSunnat.com

(۱۷) الصيام والقيام

روزے اور قیام کا بیان

باب: سفر میں افطار کرنے والے کی روزہ دار پر

فضیلت کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانا لایا گیا اور آپ ﷺ مر الظہران مقام پر تھے۔ آپ نے ابو بکر و عمر سے کہا، قریب ہو کر دونوں کھاؤ، انہوں نے کہا، ہم روزے دار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھیوں کے لیے سواری پر کباوہ باندھو اور ان کے لیے کام کرو۔

تخریج: الصحیحة ۸۵۔ ابن ابی شیبہ (۱۵/۳) الفرمانی فی الصیام (۳/۱۴۳) نسائی (۲۳۲۱)۔

باب: فضل المفطر علی الصائم فی

السفر

۲۲۰۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُنْبِئَ النَّبِيَّ ﷺ بِطَعَامٍ وَهُوَ (بِمَرِّ الظَّهْرَانِ) فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ: ((ادْنُوا فَكُلَا)) فَقَالَا: إِنَّا صَائِمَانِ. فَقَالَ: ((ارْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمَا! وَأَعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُمَا!)) [الصحیحة: ۸۵]

شعبان کے دنوں کو شمار کرنے کی اہمیت کا بیان

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے لیے شعبان کے چاند کی گنتی کرو اور اُس کو رمضان کے ساتھ نہ ملاؤ۔ مگر یہ کہ وہ تم میں سے کسی ایک کے روزے کا دن ہو۔ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ اگر تم پر چاند ابر آلود ہو تو گنتی تم پر ابرا آلود نہیں ہو سکتی۔

اہمیت احصاء شعبان

۲۲۰۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحْصُوا هَلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ، وَلَا تَخْلُطُوا بَرَمَضَانَ، إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صِيَامًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ، وَصَوْمُ الرُّؤْيَةِ وَالْفِطْرُ وَالرُّؤْيَةُ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ تُغْنِي عَنْكُمْ الْعِدَّةَ)). [الصحیحة: ۵۶۵]

تخریج: الصحیحة ۵۶۵۔ دارقطنی (۱۱۲/۲) حاکم (۳۲۵/۱) بیہقی (۲۰۶/۳) ترمذی (۶۸۷) باختصار۔

فوائد: رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چاہیے، اسلامی مہینے ۲۹ دن کے ہوتے ہیں اور کبھی ۳۰ دن کے۔ شعبان کی ۲۹ تاریخ کو اگر موسم کی خرابی کی وجہ سے مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے ۳۰ دن مکمل کرنے چاہئیں۔ شک کی بنا پر روزہ رکھنا منع ہے۔ اور ویسے بھی ماہ شعبان اور ماہ رمضان کی گنتی میں حدود رجا احتیاط کرنی چاہیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَحَقَّقُ مِنْ

شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَظُ مِنْ غَيْرِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جس قدر احتیاط و اہتمام سے ماہ شعبان کے دن شمار کیا کرتے تھے اور کسی ماہ کے نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح رمضان کو شعبان سے نہیں ملانا چاہیے، اگر منگل کو یکم رمضان ہے تو استقبال رمضان کے لیے سوموار کا روزہ رکھنا درست نہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص پابندی سے سوموار یا جمعرات کا روزہ رکھ رہا ہے تو اس کے لیے سوموار کو روزہ رکھنا جائز ہے۔ یاد رہے! ماہ رمضان کے چاند کے متعلق ایک دیانت دار مسلمان کی گواہی کافی ہے جس طرح کہ صحیح روایات اور آئمہ کرام کی تحقیق سے واضح ہوتا ہے۔

رمضان میں شیطانوں کو جکڑنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور آگ کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

تصفید الشیاطین فی رمضان

۲۲۰۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ)).

[الصحيحہ: ۱۳۰۷]

تخریج: الصحيحہ ۱۳۰۷۔ مسلم (۱۰۷۹) نسائی (۲۰۹۹) احمد (۳/۳۷۸۳۵۷) بخاری (۱۸۹۹) باختلاف يسير۔

فوائد: یہ حدیث طیبہ ماہ رمضان کی عزت و عظمت پر دلالت کرتی ہے۔ اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول کر جہنم کے دروازے کو بند کر دیا جاتا ہے۔ بعض حضرات اس حدیث کی مختلف توجیہات و تاویلات پیش کرتے ہیں کہ جنت کے دروازوں سے مراد رحمت و بخشش کے دروازے اور جہنم کے دروازوں سے مراد غضب کے دروازے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ماہ رمضان میں رحمت و بخشش اور نوازشات کے تمام دروازے کھول دیتا ہے اور اپنے قہر و غضب کے تمام دروازے بند کر دیتا ہے۔ جبکہ صحیح اور حق یہی ہے کہ اس حدیث کو حقیقت پر ہی محمول کیا جائے کہ واقعہ حقیقی جنت کے دروازوں کو کھولا جاتا ہے اور جہنم کے دروازوں کو بند کیا جاتا ہے اور اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ جنت و جہنم تیار ہو چکے ہیں، فَاتَّفَقَ أَهْلُ السُّنَّةِ عَلَى أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مَخْلُوقَتَانِ مُؤَيَّدَتَانِ الْآنَ وَلَمْ يَزَلْ أَهْلُ السُّنَّةِ عَلَى ذَلِكَ (عقیدہ طحاویہ: 420) ﴿

رمضان کے تیس روزوں کا بیان

عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان آئے تو تیس روزے رکھ، الا یہ کہ تو چاند پہلے دیکھ لے۔

صوم رمضان ثلاثین

۲۲۰۸۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَصُمْ ثَلَاثِينَ، إِلَّا أَنْ تَرَى الْهَلََالَ قَبْلَ ذَلِكَ)).

[الصحيحہ: ۱۳۰۸]

تخریج: الصحيحہ ۱۳۰۸۔ طحاوی فی مشکل الآثار (۱/۲۱۰) احمد (۳/۳۷۷۷) طبرانی فی الکبیر (۱۷/۷۸)۔

باب: صبح کی اذان سے قبل ہی کھانے سے ہاتھ روک

باب: اللامساك عن الطعام قبل اذان

الصباح بدعة

٢٢٠٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمْ النَّدَاءَ وَالْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَلَا يَضَعُهُ حَتَّى يَقْضَى حَاجَتُهُ مِنْهُ))

[الصحيحة: ١٣٩٤]

لینا بدعت ہے

ابو ہریرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اذان سنے اور برتن اُس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اُس سے اپنی ضرورت پوری کرنے سے پہلے اُس کو نہ رکھے۔

تخريج: الصحيحة ١٣٩٣- أبو داود (٢٣٥٠) ابن جرير في التفسير (١٠٢ / ٢) أحمد (٢ / ٢٢٣) حاكم (١ / ٣٢٦) -

فوائد: طلوع فجر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے، جس طرح غروب شمس سے قبل کھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح طلوع فجر کے بعد ایک لقمہ کھانے سے بھی روزہ باقی نہیں رہتا۔ اس حدیث کے پیش نظر بعض احباب دورانِ اذان بلکہ اختتامِ اذان اور اس کے بعد تک سحری کھاتے رہتے ہیں جو کہ درست نہیں۔ اس حدیث کے متعلق چند اہم باتیں ذہن نشین رکھیں۔ (۱) اگرچہ شیخ الاسلام علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے لیکن ایک رائے کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے۔ (۲) قَالَ النَّبِيُّ إِنْ صَحَّ هَذَا يُحْمَلُ عِنْدَ الْحَمُورِ عَلَى أَنَّهُ قَالَ جِئْنَاكَ الْمُنَادِي يُنَادِي قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِمَامٌ يَتْلُو بِحَقِّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ فَرَمَاتے ہیں اگر یہ حدیث درست ہو تو جہور کے ہاں اس کو اس معنی پر محمول کیا جائے گا یہ آپ کا فرمان اُس وقت ہے جب اذان فجر کہنے والا طلوع فجر سے پہلے اذان کہہ دے۔ (۳) بعض آئمہ فرماتے ہیں لَعَلَّ هَذَا كَانَ فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ ہو سکتا ہے یہ پہلے کی اجازت ہو۔ بہر صورت رائج یہی ہے کہ اپنے قریب اذان فجر سنتے ہی کھانا پینا چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ اذان فجر طلوع فجر ہونے پر ہی کہی جاتی ہے۔ یاد رہے! حدیث میں کہیں بھی سحری یا رمضان المبارک کی اذان فجر کا ذکر نہیں ہے۔ اس سے مراد غیر رمضان میں کسی بھی نماز کی اذان بھی ہو سکتی ہے کہ اذان ہوتے ہی کھانا نہیں چھوڑ دینا چاہیے بلکہ اپنی طلب کو پورا کر کے پھر نماز کی طرف نگلنا چاہیے۔

باب: متى يجوز صوم الفرض بنية

النهار

٢٦١٠- قال ﷺ: «(إِنَّ فِي قَوْلِكَ أَوْفَى النَّاسِ يَوْمَ عَشُورَاءَ: مَنْ [كَانَ] أَكَلَ فَلْيَصُمْ بِقِيَّةِ يَوْمِهِ [إِلَى اللَّيْلِ] وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ)» وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَاعِ وَالرَّيِّعِ بْنِ مُعَوِذٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ وَهَنْدِ بْنِ أَسْمَاءَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَرِجَالٌ لَمْ يُسَمِّوْا مِنْ أَسْلَمَ، وَمَعْبِدِ الْقُرَشِيِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ مُرْسَلًا- [الصحيحه: ٢٦٢٤]

وَمُحَمَّدُ بْنُ سَيْرِينَ مُرْسَلًا - [الصحيحه: ٢٦٢٤]

آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم میں یا لوگوں میں عاشورہ والے دن اعلان کر دے جس نے کھایا ہو وہ بقیہ دن کا رات تک روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ بھی روزہ رکھے۔ یہ حدیث سلمہ بن اکوع، ربیع بنت معوذ، محمد بن سیفی، ہند بن اساء، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے وارد ہے اور قبیلہ اسلم کے کئی آدمیوں سے کہ اُن کا نام نہیں لیا گیا اور معبد قرشی اور محمد بن سیرین سے مرسل روایت کی گئی ہے۔

روایت کی لٹی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۲۶۲۳۔ (۱) سلمة بن الاكوع: بخاری (۱۹۲۳) مسلم (۱۱۳۵) نسائی (۲۳۲۳) احمد (۵۰/۳)۔ (۲) البربیع بنت معوذ: بخاری (۱۹۶۰) مسلم (۱۱۳۶)۔ (۳) محمد بن صفی: نسائی (۲۳۲۲) ابن ماجه (۱۷۳۵)۔ (۴) هند بن اسماء: احمد (۳/۳۸۳) طحاوی (۱/۳۳۶۳۳۵)۔ (۵) ابوهریرة: احمد (۲/۳۵۹)۔ (۶) عبد الله بن عباس: احمد (۱/۲۳۲) طبرانی فی الکبیر (۱۱۸۰۳)۔ (۷) رجال لم یسموا من اسلم: نسائی فی الکبری (۲۸۵۸) وفيه تصحیف۔ (۸) معبد القرشی ؓ: عبدالرزاق (۷۸۳۵) طبرانی فی الکبیر (۲۰/۳۲۲)۔

باب:

باب: من تواضعه صلى الله عليه

وسلم لربه: سجوده فی ماء وطین

عبداللہ بن انیس ؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ نے فرمایا: میں لیلة القدر دکھایا گیا پھر اُس کو بھلا دیا گیا اور میں نے اُس کی صبح دیکھا کہ میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ راوی نے کہا کہ تیسویں رات کو بارش ہوئی ہمیں رسول اللہ نے نماز پڑھائی جب آپ واپس لوٹے تو کچھڑ کے نشانات آپ کی پیشانی اور ناک پر تھے۔

۲۲۱۱۔ عَنِ ابْنِ أَبِي نَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أُسَيِّتُهَا، وَأُرَانِي صُبْحَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ)) قَالَ: فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنْصَرَفَ، وَإِنَّا أَكْرَمُ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ۔ [الصحيحه: ۳۹۸۵]

تخریج: الصحیحة ۳۹۸۵۔ مسلم (۱۱۶۸) بیہقی (۳۰۹/۳) احمد (۳/۳۹۵)۔

فوائد: حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو اسی بات کا علم ہوتا تھا جو اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتے تھے۔ اور جس چیز کا علم اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ سے اٹھا لیتے وہ چیز آپ ﷺ کے لیے پھرنا معلوم ہو جاتی۔ جیسا کہ لیلة القدر کا واقعہ ہے۔ دیگر نصوص شرعیہ سے بھی یہی عقیدہ واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ کو ہر چیز کا علم نہیں تھا۔ اس لیے آپ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ جو ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے سب کا علم تھا قطعاً درست نہیں۔

لیلة القدر کو بھولتے اور آخری عشرہ میں تلاش کرنے کا

نسیان لیلة القدر والالتماس فی

بیان

العشر الفواہر

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلة القدر دکھائی گئی، پھر مجھے میری کسی بیوی نے بیدار کر دیا تو میں وہ بھلا دیا گیا، تم اُس کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

۲۲۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أَقْطَعُنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنَسِيتُهَا، فَالْتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْفَوَاحِرِ))۔ [الصحيحه: ۳۹۸۶]

تخریج: الصحیحة ۳۹۸۶۔ مسلم (۱۱۶۶) نسائی فی الکبری (۳۳۹۲) ابن حبان (۳۶۷۸) بیہقی (۳۰۸/۳)۔

باب:

باب: من لطفه صلى الله عليه وسلم

وحسن معاشرته للصحابہ

۲۲۱۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى نَهْرٍ مَاءٍ وَهُوَ عَلَى بَغْلٍ، وَالنَّاسُ صِيَامًا، وَالْمُشَاهَةُ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ: ((اَشْرَبُوا)) فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((اَشْرَبُوا لِأَنِّي أَيْسَرُكُمْ)) فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَحَوَّلَ وَرَكَعَهُ، فَشَرِبَ وَشَرِبَ النَّاسُ۔ [الصحيحه: ۲۵۷۵]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ پانی کی ایک نہر کے پاس سے گزرے اور آپ خمر پر سوار تھے، لوگوں نے روزہ رکھا تھا اور پیدل چلنے والے بہت زیادہ تھے، آپ نے فرمایا: بیو، وہ آپ کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے، آپ نے فرمایا: بیو لو میں تم سب سے زیادہ قوت والا ہوں۔ وہ پھر آپ کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے، چنانچہ آپ نے اپنی پشت پھیری اور پانی پیا اور پھر صحابہ نے بھی پانی پی لیا۔

تخریج: الصحيحه ۲۵۷۵۔ ابو یعلیٰ (۱۰۸۱) احمد (۳/۳۲۱) ابن حبان (۳۵۵۶)۔

حضرت علی سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیلة القدر رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو، اگر اتنا نہ کر سکو تو آخری سات راتوں میں تو لازماً تلاش کرو۔

۲۲۱۴۔ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اُطْلُبُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَإِنْ غَلِبْتُمْ فَلَا تُغْلِبُوا عَلَى السَّيِّئِ الْبَاقِي))۔ [الصحيحه: ۱۴۷۱]

تخریج: الصحيحه ۱۴۷۱۔ عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند (۱/۱۳۳) ولہ شاہد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عند مسلم (۲/۲۰۸) احمد (۲/۴۳) وغیرہما۔

فوائد: ہر عبادت گزار کو بالخصوص طاق راتوں کا قیام ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ دلائل کی رو سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ لیلة القدر طاق راتوں میں سے کسی ایک میں بھی ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ مسلمان اس عظیم عبادت کی بجائے اس رات جشن اور چراغاں میں مصروف رہتے ہیں۔

افضل الصوم صوم داؤد

داؤد علیہ السلام کا روزہ سب سے بہترین روزہ ہے عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا: سب سے بہترین روزہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے، اور جب وہ دشمن کا سامنا کرتے تو بھاگتے نہیں تھے۔

۲۲۱۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّوْمِ: صَوْمُ أَحْمَدَ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقِيَ))۔ [الصحيحه: ۳۹۹۰]

تخریج: الصحيحه ۳۹۹۰۔ ترمذی (۷۷۰) احمد (۲/۱۹۰۱۶۳) بهذا اللفظ بخاری (۳۳۱۹) مسلم (۱۸۷/۱۱۵۹) من طریق آخر

اهمية اقامة الصفوف

صفوں کو سیدھا کرنے کی اہمیت کا بیان نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ

۲۲۱۶۔ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: أَقْبَلَ

لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے تین دفعہ فرمایا ”اپنی صفوں کو سیدھا کرو“ اللہ کی قسم البتہ تم ضرور ضرور اپنی صفوں کو سیدھا کرو گے، یا لازماً اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ (فَلَا تَأَنُّوا) وَاللَّهُ لَيُفَيِّمَنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ)).

[الصحيحة: ۳۲]

تخریج: الصحيحة ۳۲۔ ابو داؤد (۶۶۲) احمد (۲۷۶/۳) ابن حبان (۲۱۷۶)۔

باب: مشرک سنت زندہ کرنا ضروری و واجب ہے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں نماز کھڑی کی گئی، رسول اللہ ﷺ نے اپنا رخ انور ہماری طرف کیا اور فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور باہم مل کر کھڑے ہو جاؤ، میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

باب: سنة متروكة يجب احيائها

۲۲۱۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي)). [الصحيحة: ۳۱]

تخریج: الصحيحة ۳۱۔ بخاری (۷۱۹) احمد (۱۸۲/۳) نسائی (۸۱۵) و مسلم (۳۳۳) مختصراً۔

باب:

باب: من الحزم الوتر قبل النوم

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارہ میں روایت ہے کہ وہ عشا کی نماز مسجد نبوی میں ادا فرماتے، اور ایک وتر سے زائد نہیں پڑھا کرتے تھے۔ ان کو کہا گیا اے ابواسحاق تو ایک ہی وتر پڑھتا ہے، اس سے زائد نہیں پڑھتا۔ انہوں نے کہا ہاں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے کہ جو سونے سے پہلے وتر پڑھ لیتا ہے وہ احتیاط کرنے والا دانش مند ہے۔

۲۲۱۸۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ يُؤَيِّرُ بِوَاحِدَةٍ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا، فَيَقَالُ لَهُ: أَتُؤَيِّرُ بِوَاحِدَةٍ لَا تَزِيدُ عَلَيْهَا يَا أَبَا إِسْحَاقَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الَّذِي لَا يَنَامُ حَتَّى يُؤَيِّرَ حَازِمًا)).

[الصحيحة: ۲۲۰۸]

تخریج: الصحيحة ۲۲۰۸۔ تقدم برقم ۹۶۳۔

سحری اور ناپنے میں برکت ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نے سحری اور ناپ میں برکت رکھی ہے۔

الرکة فی السحور والکیل

۲۲۱۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعاً: ((إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْبُرْكََةَ فِي السَّحُورِ وَالْكَيْلِ)).

[الصحيحة: ۱۲۹۱]

تخریج: الصحيحة ۱۲۹۱۔ مسلم (۱۱۵۱/۱۶۵) نسائی (۲۲۹۲۳۱۵) احمد (۵/۳) بهذا اللفظ بخاری (۷۹۰۳/۷۹۰۴) بتقدیم و تاخیر۔

فضل الصوم

۲۲۲۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: إِنَّ الصَّوْمَ لِي، وَأَنَا أَجْزَى بِهِ. إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ: إِذَا افْطَرَ فَرَحٌ، وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَبَجَرَاهُ فَرَحٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَعْلُوفٌ لِمِ الصَّائِمِ أَطِيبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْلِكِ)).

[الصحيحة: ۳۵۱۶]

روزہ کی فضیلت کا بیان

ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ دونوں کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے یقیناً روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ بلاشبہ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جب وہ افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے، اور جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اور وہ اُس کو بدلہ دے گا تو وہ خوش ہو جائے گا۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

فوائد: دیگر اعمال کی جزاء بھی اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتے ہیں، لیکن روزے کا بالخصوص ذکر کر کے اُس کی عظمت و فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔ جب روزہ دار کے جسم سے نکلنے والا پسینہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر محبوب ہے تو روزہ دار کے نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر عظیم مرتبہ رکھتے ہوں گے..... سبحان اللہ

فضل المتسحرین

۲۲۲۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ)). [الصحيحة: ۳۴۰۹]

سحری کرنے والوں کی فضیلت کا بیان ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ اور اُس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

تخریج: الصحيحة ۳۴۰۹۔ ابن حبان (۳۴۶۷) طبرانی فی الاوسط (۲۳۳۰) ابو نعیم فی الحلیۃ (۸/۳۲۰)۔

فوائد: اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کے درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت نازل فرماتا ہے، اُن کو عزت سے نوازتا ہے، اُن کو برکت عطا کرتا ہے اور اپنے بندوں کا تزکیہ کرتا ہے اور فرشتوں کے درود کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے ایسے بندے کے لیے رحمت و بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

باب: فضل المتسحرین

۲۲۲۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ)).

تخریج: الصحيحة ۲۵۴۔ انظر الحديث السابق۔

باب: سحری کرنے والوں کی فضیلت

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

باب: روزے کے معاملے میں بوڑھے اور جوان کے

باب: التفريق بين الشيخ والشاب في

الصيام

درمیان فرق کا بیان

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم نبی ﷺ کے پاس تھے، ایک نوجوان آیا اور کہا اے اللہ کے رسول کیا میں روزے کی حالت میں بوسہ لے سکتا ہوں.....؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! پھر ایک بوڑھا آدمی آیا اور اُس نے کہا میں روزے کی حالت میں بوسہ لے سکتا ہوں.....؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ صحابی نے کہا: ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تو رسول اللہ نے فرمایا: بوڑھا اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔

۲۲۲۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ شَابٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبِلْ وَأَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: ((لَا)) فَجَاءَ شَيْخٌ فَقَالَ: أَقْبِلْ وَأَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَنَظَرُ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْخَ يَمْلِكُ نَفْسَهُ)).

[الصحيحہ: ۱۶۰۶]

تخریج: الصحيحہ ۱۲۰۲۔ احمد (۲/۲۲۱۸۵) ابن عبدالحکم فی فتوح مصر (ص: ۲۱۵) طبرانی فی الکبیر (۱۳/۳۹) خطیب فی الفقیہ والمتفقہ (۲/۱۹۳)۔

الرخصة فی يوم عاشوراء

دس محرم کا روزہ رکھنے کی رخصت

ابن عمرؓ سے روایت ہے، دس جاہلیت کے لوگ دس محرم کا روزہ رکھتے تھے، رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ نے بھی اس دن کا روزہ رکھا۔ جب رمضان فرض کر دیا گیا، آپ نے فرمایا: دس محرم کا دن اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے وہ اس دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۲۲۲۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا افْتَرَضَ رَمَضَانُ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ عَاشُورًا يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ)). [الصحيحہ: ۳۵۳۱]

تخریج: الصحيحہ ۳۵۳۱۔ مسلم (۱۱۲۶) احمد (۲/۱۱۳۳) ابن ابی شیبہ (۳/۵۵) بخاری (۳۵۰۱) مختصراً۔

عزم النبی لصوم التاسع

نبی کا نويس محرم کا روزہ رکھنے کا عزم کرنا

ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا گیا ہے، آپ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نو محرم کا روزہ رکھوں گا اس دُر سے کہ کہیں دس محرم کا روزہ فوت نہ ہو جائے۔

۲۲۲۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعاً: ((إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلَى قَابِلٍ صُمْتُ التَّاسِعَ، مَخَافَةَ أَنْ يَفُوتَنِي يَوْمُ عَاشُورَاءَ)). [الصحيحہ: ۳۵۰۰]

تخریج: الصحيحہ ۳۵۰۰۔

فوائد: بعض حضرات صرف ۹ محرم کے روزے کے ہی قائل ہیں، جبکہ صرف نويس کا روزہ رکھنا لفظوں میں الجھنے والی بات ہے، احادیث طیبہ اور محدثین کرام کی فہم کے مطابق رائج یہی ہے کہ ۹، ۱۰ محرم دونوں کا روزہ رکھا جائے گا بلکہ ایک صحیح موقف روایت میں صراحت بھی موجود ہے جس سے سارے لفظی اشکالات حل ہو جاتے ہیں صَوْمُ التَّاسِعِ وَالْعَاشِرِ وَالْخَالِفِ الْيَهُودَ ۹، ۱۰ کا

روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو۔ (فتح الربانی: 1/189) شارح بخاری امام ابن حجر فرماتے ہیں الا حَيْطًا يَوْمَ الصَّوْمِ احتیاط اسی میں ہے کہ دونوں روزے رکھے جائیں۔ (فتح الباری، جلد 4 صفحہ 311) امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص 10 محرم کا روزہ رکھنا چاہے اس کے لیے مناسب ہے کہ وہ 9 کا بھی روزہ رکھ لے۔ (اسیل البحرار، جلد 2 صفحہ 148) نیز مفتیان دیار حرم کے نزدیک بھی افضل یہی ہے کہ دو روزے رکھے جائیں۔

نفلی روزے کی قضاء لازم نہیں ہے

قضاء الفضل ليس بواجب

ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے پانی پیا اور اسے بھی پینے کے لیے دیا۔ اُس نے کہا: میں روزے سے ہوں، لیکن میں ناپسند کرتی ہوں کہ آپ کا جوٹھا واپس لوٹاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ رمضان کے روزے کی قضاء ہے تو اس کی جگہ دوسرے کسی دن قضا دے دینا اور اگر نفل روزہ ہے تو اگر تو چاہتی ہے تو اس کی قضا دے ورنہ نہ رہنے دے۔

۲۲۲۶۔ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ شَرِبَ شَرَابًا فَنَازَلَهَا لِتَشْرِبَ، فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ أُرَدَّ سُورَكَ فَقَالَ: ((إِنْ كَانَ قَضَاءٌ مِنْ رَمَضَانَ فَأَقْضِيْ يَوْمًا مَّكَانَهُ، وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتَ فَأَقْضِيْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَقْضِيْ)). [الصحيحه: ۲۸۰۲]

تخریج: الصحيحه ۲۸۰۲۔ احمد (۲/۳۲۳۳۳۳) نسائی فی الکبری (۳۳۰۵) دارمی (۱۷۳۵) اطیالسی (۱۶۱۶)۔

باب: ایام بیض کے روزوں کا بیان

باب: صوم ایام بیض

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھنا ہوا خرگوش لے کر آیا اور اُس کے ساتھ اُس کا سالن بھی لایا اور اُس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ رک گئے اور آپ نے نہ کھایا اور صحابہ بھی رک گئے، انہوں نے بھی نہ کھایا اور دیہاتی بھی رک گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے کھانے سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ اُس نے کہا: میں مہینے میں تین دن کے روزے رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: اگر تو روزے رکھنا چاہتا ہے، تو ایام بیض کے روزے رکھا کر۔

۲۲۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَرْتَبٍ قَدْ شَوَاهَا، وَجَاءَ مَعَهَا بِأَدِيمِهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَأْكُلْ، وَأَمْسَكَ أَصْحَابُهُ فَلَمْ يَأْكُلُوا وَأَمْسَكَ الْأَغْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكُلَ؟)) قَالَ إِنِّي أَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ، قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ صَائِمًا لَفِصْمُ أَيَّامٍ الْغُرَبَاءِ: الْأَيَّامُ الْبَيْضُ)). [الصحيحه: ۱۵۶۷]

تخریج: الصحيحه ۱۵۶۷۔ نسائی (۲۳۲۳) احمد (۲/۳۲۳۳۳۶) ابن حبان (۳۶۵۰)۔

فوائد: ایام بیض کی وضاحت سنن ابی داؤد کی ایک صحیح روایت میں موجود ہے، حضرت ملحان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِرُنَا أَنْ نَصُومَ الْبَيْضَ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ وَقَالَ هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ "رسول اللہ ﷺ ایام بیض چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ زمانہ بھر کے روزوں کی مانند

ہے۔

الاختیار صوم یوم عاشوراء

۲۲۲۸۔ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي يَوْمٍ عَاشُورَاءَ: ((إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتْرُكَهُ، فَلْيَتْرُكْهُ)).

تخریج: الصحیحہ مسلم (۱۱۹/۱۱۶۲) بیہقی (۲۹۰/۳) بخاری (۳۵۰۱/۱۸۹۲) من طریق آخر عنه وقد تقدم (۲۲۲۷)۔

لیلة القدر کو ۲۵، ۲۶، ۲۷ راتوں کو تلاش کرنا

التماس لیلة القدر فی الخمس

ولسبع والتسع

۲۲۲۹۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاخَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: ((إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلَاخَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، التَّمَسُّوْهَا فِي السَّبْعِ وَالْتَّسْعِ وَالْخَمْسِ)). [الصحیحہ: ۳۵۹۲]

تخریج: الصحیحہ ۳۵۹۲۔ بخاری (۲۰۳۳/۳۹) نسائی فی الکبریٰ (۳۳۹۳) احمد (۳۱۳/۵)۔

سفر کے روزے میں اختیار ہے

الاختیار فی صوم السفر

۲۲۳۰۔ عَنْ حَمْرَةَ بِنِ عَمْرِو: أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيَّامِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: ((أَيُّ ذَلِكَ عَلَيْكَ أَيْسَرُ فَأَفْعَلْ)).

[الصحیحہ: ۲۸۸۴]

تخریج: الصحیحہ ۲۸۸۳۔ تقدم برقم (۲۰۷۸)۔

دسویں محرم کے روزہ کا اختیار ہے
نافع سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن کو بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دس محرم کے روزے کے متعلق سنا۔ اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے جو اس دن روزہ رکھنا پسند کرتا ہے وہ روزہ رکھے، اور جو نہ رکھنا چاہے نہ رکھے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے خبر دی، رسول اللہ لیلة القدر کا بتلانے کے لئے نکلے۔ مسلمانوں میں سے دو آدمیوں نے جھگڑا کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں لیلة القدر کے متعلق بتلانے کے لیے نکلا تھا اور فلاں فلاں نے جھگڑا کیا تو وہ اٹھالی گئی۔ ہو سکتا ہے تمہارے لیے بہتری ہو۔ اس کو بچیس، ستائیس اور اسیس ویں رات میں تلاش کرو۔

حزہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: جو تیرے لیے آسان ہے وہ کر لے۔

فوائد: معلوم ہوا کہ جان بوجھ کر اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا نیکی و تقویٰ نہیں ہے۔ بلکہ مومن کو ہمیشہ آسان پہلو اختیار کرنا

چاہیے۔ تاکہ دین اور جسم دونوں کے تقاضے پورے رہیں۔

باب: فضل صوم شعبان

۲۲۳۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ لُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ (وَلَمْ يَقُلِ النَّسَائِيُّ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْكَ تَصُومُ فِي شَهْرِ لَمْ أَرَكَ تَصُومُ فِي شَهْرِ مِثْلَ مَا تَصُومُ فِيهِ؟ قَالَ: ((أَيُّ شَهْرٍ؟)) قُلْتُ: شَعْبَانَ، قَالَ: ((شَعْبَانُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ، يَفْعَلُ النَّاسُ عَنْهُ، تُرْفَعُ فِيهِ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، فَأُجِبُ أَنْ لَا يُرْفَعَ عَمَلِي إِلَّا وَأَنَا صَائِمٌ)) قَالَ: أَرَأَيْكَ تَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْحَمِيسَ فَلَا تَدْعُهُمَا؟ قَالَ: ((إِنَّ أَعْمَالَ الْعِبَادِ.....)) الحديث۔ [الصحیحة: ۱۸۹۸]

باب: شعبان کے روزے کی فضیلت

ابو ہریرہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور امام نسائی نے ابو ہریرہ کا نام ذکر نہیں کیا، وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول میں نے آپ کو دیکھا ہے، آپ ایک مہینے میں روزے رکھتے ہیں کہ کسی اور مہینے میں اس طرح آپ کو روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: وہ کونسا مہینہ ہے؟ میں نے کہا شعبان۔ آپ نے فرمایا: شعبان رجب اور رمضان کے درمیان ہے، لوگ اُس سے غفلت کرتے ہیں، اُس میں بندوں کے اعمال کو پیش کیا جاتا ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں ہی پیش کیا جائے۔ صحابی نے کہا میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں اور دونوں روزوں کو نہیں چھوڑتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دنوں میں بندوں کے اعمال کو پیش کیا جاتا ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۸۹۸۔ نسائی (۲۳۵۹)؟ الطبری العباد فی الامالی (۲/۳) ابن ابی شیبہ (۱۰۳/۳) الضیاء فی المختارۃ (۱۳۲۰/۱۳۱۹)۔

الاجتناب من الوصال

۲۲۳۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَا كُمْ وَالْوَصَالَ مَرَّتَيْنِ. قِيلَ: إِنَّكَ تَوَاصِلٌ؟ قَالَ: إِنِّي أَبِيتُ يَطْعُمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي فَأَكُلُفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تَطِيقُونَ)). [الصحیحة: ۳۶۰۴]

وصال کے روزوں سے اجتناب کرنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے دو مرتبہ فرمایا: وصال سے بچو۔ کہا آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں رات اس حال میں گزارتا ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ تم عمل کی اتنی ہی تکلیف برداشت کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔

تخریج: الصحیحة ۳۶۰۴۔ بخاری (۱۹۶۶) مسلم (۱۱۰۳) احمد (۳۱۵/۲)۔

فوائد: وصال یہ ہے کہ آدمی دوا اس سے زیادہ دن تک روزہ افطار نہ کرے، مسلسل روزہ رکھے۔ رات کو کچھ کھائے نہ سحری تناول کرے۔ اس عمل میں مشقت کا پہلو نمایاں ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے سختی کے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو روزے میں وصال کرنے سے منع فرمایا۔ جمہور اہل علم میں اسے نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت قرار دیا گیا ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام

شافعی رحمہ اللہ اسے مکروہ کہتے ہیں۔ جبکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے سحری تک وصال کو جائز قرار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں صحیح بخاری میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک روایت بھی موجود ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وصال نہ کرو اور اگر تم میں سے کوئی وصال کرنا ہی چاہتا ہے تو سحری تک کر لے۔“

باب: سحری افطار کے آداب کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا گیا ہے: افطاری میں جلدی کرو اور سحری میں تاخیر کرو۔

تخریج: الصحیحۃ ۱۷۷۳۔ ابن عدی فی الکامل (۲۳۲۳/۶) دیلمی (۴۰۸۳)۔

آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلة القدر کو تلاش کرنا

باب: من آداب الافطار والسحور

۲۲۳۳۔ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((بُكِّرُوا بِالْإِفْطَارِ، وَآخِرُوا السَّحُورَ)).

تحری لیلة القدر فی الوتر من العشر

الآواخر

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلة القدر کو تلاش کرو۔

۲۲۳۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)).

[الصحیحۃ: ۳۶۱۶]

تخریج: الصحیحۃ ۳۶۱۶۔ بخاری (۲۰۱۷) احمد (۷۵/۷۳) مسلم (۱۱۶۷) ترمذی (۷۹۲) من طریق آخر عنها۔

اکیلے ہفتہ کے روزہ سے اجتناب کرنا چاہیے

عبید اعرج سے روایت ہے، کہتے ہیں مجھ سے میری دادی نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی اور آپ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے اور وہ ہفتے کا دن تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ کھانا کھاؤ۔ اُس نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: گزشتہ کل روزہ رکھا تھا.....؟ اُس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے کہا پھر کھانا کھاؤ۔ ہفتے والے دن کے روزے کا ثواب ہے نہ عذاب۔

اجتناب من صوم السبت وحدی

۲۲۳۵۔ عَنْ عُبَيْدِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَدَّثَنِي أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَغَدَّى وَذَلِكَ يَوْمُ السَّبْتِ فَقَالَ: ((تَعَالَى فَكُلِي)) فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ: لَهَا: ((أَصُمْتَ أُمْسَ؟)) فَقَالَتْ: لَا فَقَالَ: ((فَكُلِي، فَإِنَّ صِيَامَ يَوْمِ السَّبْتِ لَإِلَيْكَ وَلَا عَلَيْكَ)).

[الصحیحۃ: ۲۲۵۰]

تخریج: الصحیحۃ ۲۲۵۔ احمد (۶/۳۶۸)۔

باب: طب نبوی کا بیان

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک آدمی رسول

باب: من الطب النبوی

۲۲۳۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ

اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ مجھے خفی ہونے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا خفی ہونا روزہ اور قیام ہے۔

رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أُخْتَصِمَ؟ فَقَالَ ﷺ: ((حِصَاءُ أُمَّتِي الصَّيَامِ وَالْقِيَامِ)). [الصحيحة: ۱۸۳۰]

تخریج: الصحيحة ۱۸۳۰۔ احمد (۱۴۳/۲) بخوی فی شرح السنة (۲۳۳۸) ابن عدی (۲/۸۵۲۸۵۵)۔

سفر میں روزہ رکھنے کی رخصت کا بیان

رخصة الصوم في السفر

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں بے شک حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ، میں ایسا آدمی ہوں کہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں، کیا میں سفر میں روزہ رکھوں.....؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہتا ہے تو رکھ لے اور اگر چاہتا ہے تو افطار کر لے۔

۲۲۳۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ حَمَزَةَ بْنَ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ، فَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: ((صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ)). [الصحيحة: ۱۹۴]

تخریج: الصحيحة ۱۹۴۔ بخاری (۱۹۳۳) مسلم (۱۱۲۱) ابو داؤد (۲۳۰۲) ترمذی (۱۱۱) ابن ماجہ (۱۶۶۲)۔

باب: شک کے دن کے روزے کی ممانعت

باب: النهي عن صوم يوم الشك

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو۔ اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل، اندھیرا یا گردوغبار حائل ہو جائے تو پھر نئی پوری کرو۔ مہینے کا استقبال نہ کرو اور نہ ہی رمضان کو شعبان کے دن کے ساتھ ملاؤ۔

۲۲۳۸۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ أَوْ ظُلْمَةٌ أَوْ هُبُوءٌ، فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ، لَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا وَلَا تَصِلُوا رَمَضَانَ يَوْمَ مِنْ شَعْبَانَ)).

[الصحيحة: ۱۹۱۷]

تخریج: الصحيحة ۱۹۱۷۔ ابو عبید فی غریب الحديث (۳۱/۵۹) نسائی (۲۱۳۱) احمد (۱/۲۲۶)۔

روزے کے وقت کا بیان

بيان حين الصوم

ابو یلح بن اسامہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: روشنی سے روشنی تک روزہ رکھو۔

۲۲۳۹۔ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أَسَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ قُوعًا: ((صُومُوا مِنْ وَضَحٍ إِلَى وَضَحٍ)).

تخریج: الصحيحة ۱۹۱۸۔ طبرانی فی الاوسط (۲۹۲۱) وفی الكبير (۵۰۳)۔

باب: نذر کے روزے والدین کے علاوہ کسی دوسرے

باب: صوم النذر عن غير الوالدين

کی طرف سے رکھنے کا بیان

ابن عباس سے روایت ہے، ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور اُس نے آپ سے ذکر کیا کہ اُس کی بہن نے ایک ماہ روزہ رکھنے کی منت مانی تھی، اُس نے بحری سفر کیا اور وہ بغیر روزے رکھے مر گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی بہن کی طرف سے روزے رکھ۔

۲۲۴۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ أُخْتَهَا نَذَرَتْ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا وَأَنَّهَا رَكِبَتِ الْبَحْرَ فَمَاتَتْ وَلَمْ تَصُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صُومِي عَنْ أُخْتِكَ)). [الصحيحه: ۱۹۴۶]

تخریج: الصحيحه ۱۹۳۶۔

ہر مہینے تین روزے رکھنے کی فضیلت

معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ تین روزے رکھنا زمانہ بھر کے روزے اور افطار ہیں۔

فضل صیام ثلاثة ايام من كل شهر

۲۲۴۱۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الذَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ)). [الصحيحه: ۲۸۰۶]

تخریج: الصحيحه ۲۸۰۶۔ احمد (۳/۵۱۹/۳۳) البزار (الكشف: ۱۰۵۹) طبرانی فی الکبیر (۱۹/۲۶)۔

سردی میں روزے مفت کی غنیمت ہے

عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، سردی میں روزے مفت کی غنیمت ہیں۔

الصوم في الشتاء الغنيمه الباردة

۲۲۴۲۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا: ((الصَّوْمُ فِي الشَّتَاءِ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ)). [الصحيحه: ۱۹۲۲]

تخریج: الصحيحه ۱۹۲۲۔ احمد (۳/۳۳۵) ابو عبید فی الغریب (۲/۹۵) مرسلاً، ترمذی (۴۹۷) بیہقی (۳/۲۹۶/۲۹۷) من طریق آخر عنه۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: روزہ اُس دن جس دن تم روزہ رکھتے ہو۔ اور عید الفطر اُس دن جس دن تم افطار کرتے ہو۔ اور عید الاضحیٰ جس دن تم قربانی کرتے ہو۔

۲۲۴۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ، وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضْحُونَ)). [الصحيحه: ۲۲۴]

تخریج: الصحيحه ۲۲۴۔ ترمذی (۶۹۷) بیہقی (۳/۲۵۲) بغوی فی شرح السنۃ (۱۷۲۶)۔

سحری کھانے کی فضیلت

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، سحری کا کھانا ضرور کھاؤ۔ کیونکہ وہ بابرکت کھانا ہے۔

فضل السحور

۲۲۴۴۔ عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السَّحُورِ، فَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ)). [الصحيحه: ۳۴۰۸]

تخریج: الصحيحه ۳۴۰۸۔ نسائی (۲/۲۱۶) وفی الکبری (۳/۴۳۷) احمد (۳/۱۳۲) طبرانی (۲۰/۲۷۱)۔

فوائد: سحری کے کھانے کو مبارک غذا کہا گیا ہے، اس لیے برکت والی غذا سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے کئی ایک فرامین میں سحری کھانے کی ترغیب دیتے ہوئے اُس کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ سنن نسائی میں حضرت ارباب بن ساریہ ؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ﴾ ”مبارک کھانے کی طرف آؤ“ اور صحیح مسلم میں آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی موجود ہے: ﴿فَصُلُّ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةَ السَّحْرِ﴾ ”ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔“ یعنی اہل کتاب سحری تناول نہیں کرتے۔ اگر سحری کے وقت طبیعت کھانے پر آمادہ نہ ہو تو پانی کے چند گھونٹ ہی پی لینے چاہئیں تاکہ آدمی سحری کھانے والوں کے اجر و ثواب میں شریک ہو جائے۔ مسند احمد میں روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿اَلَسَّحُورُ أَكْلُهُ بَرَكَةٌ فَلَا تَدَعُوهُ وَلَوْ أَنَّ يَجُوعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ﴾ ”سحری کھانا بابرکت ہے اس سے محروم نہ رہو خواہ تم میں سے کوئی پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لے۔“

رمضان کی فضیلت کا بیان

عرفہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں ایک گھر میں تھا، وہاں عتبہ بن فرقد تھے، میں نے حدیث بیان کرنے کا ارادہ کیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی تھا۔ گویا وہ حدیث بیان کرنے کا مجھ سے زیادہ حق دار تھا۔ پس آدمی نے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں آسمان ایک روایت کے مطابق جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ اور ہر سرکش شیطان کو اس مہینہ میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور ایک اعلان کرنے والا فرشتہ ہر رات اعلان کرتا ہے اے نیکی کے طلب گار آگے بڑھ اور اے برائی کے طلب گار باز آ جا۔

تخریج: الصحیحة ۱۸۶۸۔ نسائی (۲۱۱۰) احمد (۳۱۳۱۱/۳) طبرانی فی الکبیر (۱۳۳۱۳۲/۱۷)۔

جب نبی ﷺ کروٹ بدلتے تو کیا کہتے؟

حضرت عائشہ سے روایت ہے، آپ ﷺ جب رات کو جاگ کر کروٹ بدلتے تو کہتے ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ﴾ اکیلے قوت و غلبہ والے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، زمین و آسمان اور جو اُس کے درمیان ہے وہ اُس کا رب ہے، غالب معاف کرنے والا۔

فضل رمضان

۲۲۴۵۔ عَنْ عُرْفَةَ، قَالَ: كُنْتُ فِي بَيْتٍ فِيهِ عَتَبَةُ بْنُ فَرَقْدَةَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ، وَكَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ كَانَهُ أَوَّلِي بِالْحَدِيثِ مِنِّي فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((فِي رَمَضَانَ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ (وَفِي رِوَايَةٍ: الْجَنَّةِ) وَتُعَلَّقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ، وَيُصَفَّدُ فِيهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ، وَيَتَادَى مَنَادٍ (وَفِي رِوَايَةٍ: مَلَكٌ) كُلَّ لَيْلَةٍ: يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلَمْ وَيَا طَالِبَ الشَّرِّ أَمْسِكْ)).

[الصحیحة: ۱۸۶۸]

ما قول النبی باللیل اذا تصور

۲۲۴۶۔ عَنْ عَائِشَةَ: ((كَانَ ﷺ إِذَا تَصَوَّرَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ)). [الصحیحة: ۲۰۶۶]

تخریج: الصحیحہ ۲۰۶۲۔ ابن نصر فی قیام اللیل (ص: ۳۳) حاکم (۱/ ۵۳۰) ابن حبان (۵۵۳۰)۔

التسلیم بین کل رکعتین بالتہجد

۲۲۴۷۔ عَنْ عَائِشَةَ: ((كَانَ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ)). [الصحیحہ: ۲۳۶۵]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ ﷺ جب تہجد پڑھتے تو دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے۔

تخریج: الصحیحہ ۲۳۶۵۔ ابن نصر فی قیام اللیل (ص: ۱۱۱) عن ابی ایوب الانصاری بحذف الاسناد فی المختصر اخرجه اسحاق بن راهويه فی مسنده: اخبرنا عيسى بن يونس ثنا واصل بن السائب عن ابی سورة عن ابی ایوب فذكره بلفظ المطالب العالیة المسندة للحافظ ابن حجر (۲/ ۱۹۸ ح ۵۹۱/ ۱) وقال الحافظ: هذا اسناد ضعيف احمد (۵/ ۳۱۷) والطبرانی فی الكبير (۳۰۶۷) وعبد بن حميد (۲۱۹) من طريق واصل بهذا الاسناد مطولاً ولفظ "ويسلم بين كل ركعتين" وسنده ضعيف جداً واصل ابو سورة هما ضعيفان وخرجه مسلم (۱۳۲/ ۷۳۶) والبيهقي (۲/ ۳۸۷، ۳۸۸) من حديث عائشة رضی اللہ عنہا بمعناه۔

باب: مراقبة غروب الشمس لتعجيل

باب: افطاري میں جلدی کے لیے غروب شمس کا خیال رکھنا

۲۲۴۸۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: ((كَانَ ﷺ إِذَا كَانَ صَائِمًا أَمَرَ رَجُلًا فَأَوْفَى عَلَى نَشْرِ قِذَا قَالَ: لَقَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ، أَفْطَرَ)). [الصحیحہ: ۲۰۸۱]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ جب روزے کی حالت میں ہوتے ایک آدمی کو حکم دیتے وہ اونچی جگہ کے اوپر کھڑا ہوتا جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہو گیا ہے آپ ﷺ روزہ افطار فرمالتے۔

تخریج: الصحیحہ ۲۰۸۱۔ حاکم (۱/ ۳۳۳) ابن خزيمة (۲۰۶۱) ابن حبان (۳۵۱۰)۔

اهمية الاعتكاف

اعتكاف کی اہمیت کا بیان

۲۲۴۹۔ عَنْ أَنَسٍ: ((كَانَ ﷺ إِذَا كَانَ مُقِيمًا اعْتَكَفَ الْعُشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، وَإِذَا سَافَرَ اعْتَكَفَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عَشْرِينَ)). [الصحیحہ: ۱۴۱۰]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ جب مقیم ہوتے تو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے، اور جب ان دنوں سفر کرتے تو آئندہ سال میں دنوں کا اعتکاف کرتے۔

تخریج: الصحیحہ ۱۴۱۰۔ احمد (۳/ ۱۰۳) ابن حبان (۳۶۲۳) ترمذی (۸۰۳) ابن خزيمة (۲۲۲۶) بمعناه۔

فوائد: اعتکاف کا لغوی معنی ہے رُکے رہنا، اور شرعی اصطلاح میں ایک خاص کیفیت و آداب سے کسی شخص کا خود کو مسجد میں روک لینا اعتکاف کہلاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پابندی کے ساتھ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے۔ بوجہ مجبوری کسی رمضان آپ کا اعتکاف رہ جاتا تو آپ آئندہ رمضان میں دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ اعتکاف مسنون و مستحب ہے فرض نہیں۔ البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اعتکاف ایک بہت بڑی عبادت ہے۔ جس سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا

قرب نصیب ہوتا ہے۔

مغرب سے پہلے افطار کرنے کا استحباب

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ روزہ کی حالت میں افطاری سے قبل نماز مغرب نہیں پڑھا کرتے تھے، افطاری اگرچہ پانی کے گھونٹ سے کر لیتے۔

تخریج: الصحیحة ۳۱۱۰۔ ابن الاعرابی فی المعجم (۲۲۳۳) طبرانی فی الاوسط (۸۷۸۸) حاکم (۴۳۲/۱)۔

ایام البیض کے روزوں کی اہمیت

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، سفر و حضر میں آپ ﷺ ایام بیض کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔

تخریج: الصحیحة ۵۸۰۔ نسائی (۲۳۳۷) الضیاء المقدس (۱۰/۱۰۳/۱۰۴) طبرانی فی الکبیر (۱۲۳۲۰) من طریق آخر عنہ۔

روزہ کی حالت میں مباشرت کرنا

سیدہ عائشہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ لیٹتے تھے۔ اپنی اور بیوی کی شرمگاہ کے درمیان کپڑا رکھ لیتے تھے۔

تخریج: الصحیحة ۲۳۱۔ احمد (۵۹/۶) ابن خزيمة (۲/۲۰۱/۱) ولم اجده فی المطبوع ولم یغره الحافظ ابن حجر فی اتحاف المہرۃ (۲۳۱۱۳) واللہ اعلم!

کھجور سے افطار کرنا

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ جب افطاری کرتے تو کھجور سے آغاز کرتے۔

تخریج: الصحیحة ۳۱۱۷۔ نسائی فی الکبیر (۳۳۱۸) الفریابی فی الصیام (۲/۶۲/۳) الضیاء فی المختارۃ (۱۵۷۰)۔

آخری عشرہ میں خوب محنت کرنا

عائشہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ عام دنوں کی بہ نسبت آخری عشرہ میں (عبادت میں) خوب محنت و کوشش کرتے۔

استحباب الإفطار قبل المغرب

۲۲۵۰۔ عَنْ أَنَسٍ: ((كَانَ ﷺ لَا يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَهُوَ صَائِمٌ حَتَّى يُفْطِرَ، وَلَوْ عَلَى شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ)). [الصحیحة: ۲۱۱۰]

اہمیت الصوم من ایام البیض

۲۲۵۱۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((كَانَ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ)).

المباشرة فی الصوم

۲۲۵۲۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ: ((كَانَ ﷺ يَاسِرٌ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ يَجْعَلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ثَوْبًا، يَعْنِي: الْفَرْجَ)).

الاتحاف المہرۃ (۲۳۱۱۳) واللہ اعلم!

الافطار بالتمر

۲۲۵۳۔ عَنْ أَنَسٍ: ((كَانَ ﷺ يَبْدَأُ إِذَا أَفْطَرَ بِالتَّمْرِ)).

الاجتهاد فی العشر الآواخر

۲۲۵۴۔ عَنْ عَائِشَةَ: ((كَانَ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ)).

[الصحیحة: ۲۱۲۳]

تخریج: الصحیحة ۲۱۲۳۔ مسلم (۱۱۷۵) ترمذی (۷۹۶) ابن ماجہ (۱۷۶۷) احمد (۱۲۳۸۲/۶)۔

سفر میں روزہ کی رخصت

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ سفر میں روزہ رکھتے بھی تھے اور نہ بھی رکھتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے اُن کو چھوڑتے نہیں تھے اور ابن مسعود فرماتے تھے کہ آپ ان دو فرض رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔

تخریج: الصحیحۃ ۸۹۱۔ احمد (۱/۳۰۷) طحاوی فی شرح معانی الآثار (۱/۳۳۳) ابو یعلیٰ (۵۳۰۹)۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ نماز پڑھنے سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تھے۔ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجور سے روزہ افطار فرما لیتے۔ اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

رخصة الصوم فی السفر

۲۲۵۵۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ: ((كَانَ ﷺ يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يَذْعُهُمَا، يَقُولُ: لَا يَزِيدُ عَلَيْهِمَا يَعْزِي: [الصحیحۃ: ۸۹۱]

۲۲۵۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ((كَانَ ﷺ يَفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلَى تَمْرَاتٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسَا حَصَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ)).

[الصحیحۃ: ۲۸۴۰]

تخریج: الصحیحۃ ۲۸۳۰۔ ابو داؤد (۱۹۷۷) مسلم (۱۱۰۶) ابو داؤد (۲۳۸۲) ترمذی (۷۶۹) ابن ماجہ (۱۶۸۳)۔

احتیاط کے ساتھ روزے دار کا بوسہ لینے کا بیان

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں، آپ ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے اور روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کے ساتھ) لیٹ جاتے تھے اور آپ ﷺ اپنی خواہش پر تم سب سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔

تقبیل الصائم بالاحتیاط

۲۲۵۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((كَانَ ﷺ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَيَكْشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِأَرْبِهِ)).

تخریج: الصحیحۃ: ۲۲۰

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ ﷺ روزے کی حالت میں میرا بوسہ لیتے اور میں بھی روزے کی حالت میں ہوتی۔

۲۲۵۸۔ عَنْ عَائِشَةَ: ((كَانَ ﷺ يَقْبَلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَنَا صَائِمَةٌ)). [الصحیحۃ: ۲۱۹]

تخریج: الصحیحۃ ۲۱۹۔ ابو داؤد (۲۳۸۳) احمد (۱۷۹/۶) نسائی فی الکبریٰ (۳۰۵۰) ابن خزيمة (۲۰۰۳) من طریق آخر۔

باب: آیت کا شان نزول

باب: سبب نزول آية (ولقد علمنا

المستقدمين منكم ولقد علمنا

المستأخرين)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں، ایک بہت ہی

۲۲۵۹۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((كَانَتْ امْرَأَةٌ

خوبصورت عورت رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی اور کئی لوگ مردوں کی آخری صف میں نماز پڑھتے اور اُس کی طرف دیکھتے اُن میں سے کوئی جب رکوع کرتا تو اپنی بغل کے نیچے سے اُس کی طرف دیکھتا، اور اُن میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا جو پہلی صف میں آگے جا کر نماز پڑھتا تاکہ اُس کو نہ دیکھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں آیت نازل فرمادی ”ہم تم میں سے سبقت لے جانے والوں اور پیچھے رہنے والوں کو جانتے ہیں۔“

تَصَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ [حَسَنَاءُ مِّنْ] أَجْمَلِ
النِّسَاءِ، فَكَانَ نَاسٌ يَصْلَوْنَ فِي آخِرِ صُفُوفِ
الرِّجَالِ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهَا، فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَنْظُرُ
إِلَيْهَا مِنْ تَحْتِ يَدِهِ [إِذَا رَكَعَ] وَكَانَ
أَحَدُهُمْ يَتَقَدَّمُ إِلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى
لَا يَرَاهَا، فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. هَذِهِ الْآيَةُ:
﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُتَفَرِّقِينَ مِنْكُمْ﴾ [الصحيحه: ٢٤٧٢]

تخریج: الصحیحة ۲۴۷۲۔ ابوداؤد الطیالسی (۲۷۱۲) ترمذی (۳۱۲۲) نسائی (۸۷۱) ابن ماجہ (۱۰۳۶)۔

باب: صفة الفجر الذي يوجب

باب: فجر کی کیفیت کہ جس کے بعد حری کھانے سے

رکنا ہے

الامساك

عبداللہ بن نعمان سحیمی سے روایت ہے، کہ میرے پاس قیس بن طلق رمضان میں رات کے آخری حصہ میں اُس وقت آئے جب میں نے صبح ہو جانے کے خوف سے اپنے ہاتھ حری کھانے سے کھینچ لیے، تو قیس بن طلق نے مجھ سے کچھ کھانا مانگا میں نے اُس سے کہا اے میرے چچا اگر رات میں سے کچھ باقی ہے تو آپ میرے ساتھ کھانے اور پینے کے لئے تشریف لائیے تو اس نے کہا تمہارے پاس آؤں تو وہ داخل ہوئے تو میں نے اُن کے قریب ٹرید، گوشت اور نیبذ رکھی تو انھوں نے کھایا اور پیا اور مجھے بھی مجبور کیا، اور میں نے بھی کھایا اور پیا، بے شک میں صبح ہو جانے سے خائف تھا، فرمایا: کہ قیس بن طلق نے مجھ سے فرمایا: کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم کھاؤ اور پیو، بلند پھلی ہوئی روشنی تمہیں گھبراہٹ میں نہ ڈالے۔ پس تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سرخ روشنی پھیل جائے۔

۲۲۶۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النُّعْمَانِ السَّحْمِيِّ،
قَالَ: أَتَانِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِي رَمَضَانَ آخِرَ اللَّيْلِ
بَعْدَ مَا رَفَعْتُ يَدَيَّ مِنَ السُّحُورِ لِحُوفِ
الصُّبْحِ، فَطَلَبَ مِنِّي بَعْضُ الْإِدَامِ، فَقُلْتُ لَهُ:
يَا عَمَاهُ! لَوْ كَانَ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّيْلِ شَيْءٌ
لَّادْخَلْتُكَ إِلَى طَعَامٍ عِنْدِي وَشَرَابٍ، قَالَ:
عِنْدَكَ؟ فَدَخَلْتُ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ثَرِيدًا وَلَحْمًا
وَنَبِيذًا، فَأَكَلَ وَشَرِبَ، وَأَكْرَهَنِي فَأَكَلْتُ
وَشَرَبْتُ، إِنِّي لَوَجِلُّ مِنَ الصُّبْحِ، ثُمَّ قَالَ:
حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كُلُوا
وَأَشْرَبُوا وَلَا يَهَيِّدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْبِدُ
فَكُلُوا وَأَشْرَبُوا حَتَّى يَعْتَرِضَ لَكُمْ
[الصحيحه: ٢٠٣١] (الْأَحْمَرُ)).

تخریج: الصحیحة ۲۰۳۱۔ ابوداؤد (۲۳۳۸) ابن خزيمة (۱۲۶۹) ابن حبان (۲۰۸۵)۔

کراهة اكل الثوم والبصل

۲۲۶۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، حَدَّثَ: أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الثُّومُ وَالْبَصَلُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَشَدُّ ذَلِكَ كُلَّهُ الثُّومُ، أَفْتَحَرَّمَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُّوهُ وَمَنْ أَكَلَ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبْ هَذَا الْمَسْجِدَ، حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهُ مِنْهُ)). [الصحيحه: ۲۰۳۲]

لہسن اور پیاز کھانے کی کراہت کا بیان

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے حدیث بیان کی، بے شک رسول اللہ ﷺ کے پاس لہسن اور پیاز کا ذکر کیا گیا، اور کہا گیا اے اللہ کے رسول اس میں سب سے زیادہ سخت (بو کے اعتبار سے) لہسن ہے۔ کیا آپ اس کو حرام قرار دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کو کھاؤ اور جو تم میں سے اُسے کھائے وہ اس مسجد کے قریب نہ آئے۔ یہاں تک کہ اُس سے اُس کی بو چلی جائے۔

فوائد: خوشبو اللہ، اُس کے ملائکہ اور اُس کے آخری حبیب حضرت محمد ﷺ کو بھی محبوب ہے، اُس کے مقابلہ میں بونا گوار اور مکروہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں جاتے وقت پیاز، لہسن وغیرہ کھانے سے اس لیے منع فرمایا کہ ان کو کچا کھانے کے بعد منہ میں عجیب قسم کی مکروہ بو پیدا ہوتی ہے، جس سے نمازیوں اور ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّومَ وَالْكُرَّاتِ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَذَكَّرُ مِنْهُ يَتَذَكَّرُ مِنْهُ بَنُو آدَمَ)) جو آدمی پیاز، لہسن اور گندنا (ایک بدبودار قسم کی سبزی) کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اس لیے کہ فرشتے بھی ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں، جن سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ نیز جہاں کہیں بھی لوگوں کا اجتماع ہو وہاں بدبو والی اشیاء کھانے سے قطعاً پرہیز کرنا چاہیے۔ سگریٹ، حقہ، بیڑی وغیرہ یہ تمام چیزیں حد درجہ مکروہ اور ان کا استعمال ناجائز ہے۔

ای لیلۃ القدر

۲۲۶۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةٌ سَابِعَةٌ أَوْ تَاسِعَةٌ وَعِشْرِينَ، إِنَّ الْمَلَائِكَةَ بَلَغَتْ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ الْحَبْصِ)). [الصحيحه: ۲۲۰۵]

کون سی رات لیلۃ القدر کی ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، لیلۃ القدر ستائیسویں یا انیسویں رات ہے، کنگریوں کی تعداد سے زیادہ اس رات فرشتے زمین پر ہوتے ہیں۔

تخریج: الصحيحه ۲۲۰۵۔ ابو داؤد الطیالسی (۲۵۳۵) احمد (۵۱۹/۲) ابن خزیمہ (۲۱۹۳)۔

اہمۃ قبول الرخصة

۲۲۶۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرًا فَفَرَّخَصَ فِيهِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ، فَكَانَتْهُمْ كَرِهُوا تَنْزَهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَامَ غَطِيًّا، فَقَالَ: ((مَبَالُ رِجَالٍ

رخصت کو قبول کرنے کی اہمیت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کیا اور اُس میں رخصت پر عمل کیا، جب یہ خبر آپ ﷺ کے صحابہ کو پہنچی تو گویا انہوں نے اُس رخصت کو ناپسند کیا اور اُس سے پرہیز کیا۔ آپ ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ خطبہ دیتے ہوئے کھڑے

ہوئے اور فرمایا: کیا ہے اُن لوگوں کو میری طرف سے رخصت والا حکم پہنچا، تو انہوں نے اُس کو ناپسند کیا اور اُس سے پرہیز کیا۔ اللہ کی قسم میں اُن سے زیادہ اللہ کو جاننے والا ہے اور اُن سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

بَلَّغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ، فَكَرِهُوا وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ! قَوْلَ اللَّهِ لَأَنَّا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ، وَأَشَدَّهُمْ خَشْيَةً لَّهِ)). [الصحيحه: ۳۲۸]

تخریج: الصحيحه ۳۲۸۔ مسلم (۳۳۵۷) احمد (۱۸۴۳۵/۷) اسحاق بن راہویہ (۱۳۶۰) بهذا اللفظ بخاری (۷۱۰۱/۷) باختلاف يسير۔

الامر بأكل السحور

سحری کھانے کا حکم
سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے جو روزہ رکھنا چاہتا ہو تو وہ کسی چیز کے ساتھ سحری ضرور کرے۔

۲۲۶۴۔ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَتَسَمَّرْ بِشَيْءٍ)) [الصحيحه: ۲۳۰۹]

تخریج: الصحيحه ۲۳۰۹۔ احمد (۳۷۹۳۶۷/۳) ابن ابی شیبہ (۸/۳) ابو یعلیٰ (۱۹۳۰)۔

من ذرعه القي فلا يقض

جس کو قے آئے وہ قضاء نہ دے
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، جس کو قے آئے وہ قضا نہ دے۔

۲۲۶۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقِيءُ، فَلَا يَقْضِيْ)) [الصحيحه: ۹۲۳]

تخریج: الصحيحه ۹۲۳۔ ابواسحاق الری فی غریب الحديث (۱/۵۵/۵) احمد (۳۹۸/۲) ابوداؤد (۲۳۸۰) ترمذی (۷۲۰) ابن ماجہ (۱۶۷۶) من طریق آخر عنه بمعناه۔

فوائد: اگر خود بخود قے آئے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹا، البتہ عمداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کے ہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر روزہ دار کو خود قے آجائے تو اس پر قضا نہیں اور اگر وہ جان بوجھ کر قے کرے تو قضا دے۔ امام شافعی، امام ثوری، امام احمد رحمہم اللہ سمیت اکثر ائمہ اسی کے قائل ہیں۔ بلکہ امام ابن مندہ اور امام ابن حزم رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر اہل علم کا اجماع ہے کہ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

الأكل قبل خروج الفطر

عید الفطر کے لیے نکلنے سے پہلے کھانے کا بیان
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں: عید کے دن نکلنے سے پہلے کچھ کھانا سنت ہے، اگرچہ کھجور ہو۔

۲۲۶۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((مِنَ السَّنَةِ أَنْ يَطْعَمَ [يَوْمَ الْفِطْرِ] قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ)) [الصحيحه: ۳۰۳۸]

تخریج: الصحيحه ۳۰۳۸۔ البزار (الكشف: ۶۵۱) ابن ابی شیبہ (۱۶۰/۲) طبرانی فی الكبير (۱۱۲۹۲) والوسط (۳۵۳) من طریق آخر عنه بمعناه۔

فضل صوم يوم في سبيل الله

اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی فضیلت
عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے

۲۲۶۷۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ)).

[الصحيحة: ۲۵۶۵]

تخریج: الصحيحة ۲۵۶۵۔ نسائی (۲۲۵۶) ابن ابی عاصم فی الجہاد (۱۶۹) طبرانی فی الکبیر (۳۳۵ / ۱۷)۔

۲۲۶۸۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ)). [الصحيحة: ۵۶۶۳]

ابو امامہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ اُس کے اور آگ کے درمیان خندق حائل کر دے گا“ جس طرح زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

تخریج: الصحيحة ۵۶۶۳۔ ترمذی (۱۲۳۳) ابو حزم بن یعقوب الحنبلی فی کتاب الفروسیۃ (۲ / ۷ / ۱) طبرانی (۷۹۳۱)۔

کھجور مومن کی بہترین سحری ہے

التمر نعم سحور المؤمن

۲۲۶۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((نَعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ)). [الصحيحة: ۵۶۶۲]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ”کھجور مومن کی بہترین سحری ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۵۶۶۲۔ ابو داؤد (۲۳۳۵) ابن حبان (۳۳۳۵) بیہقی (۲۳۷۲۳۶ / ۳)۔

ممنوعہ روزوں کا بیان

الصيام الممنوعه

۲۲۷۰۔ عَنْ أَنَسٍ: ((نَهَى ﷺ عَنْ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنَ السَّنَةِ: ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ التَّشْرِيقِ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ الْأَضْحَى، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ مُخْتَصَةً مِنَ الْأَيَّامِ)). [الصحيحة: ۲۳۹۸]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سال میں چھ دنوں کے روزے سے منع فرمایا۔ تین ایام تشریق کے، ایک یوم فطر اور ایک یوم اضحیٰ کا اور دنوں میں سے جمعے کے دن کو روزے کے لیے خاص کرنا۔

تخریج: الصحيحة ۲۳۹۸۔ ابو داؤد الطیالسی (۲۱۰۵) طحاوی (۳۳۰۴۳۹ / ۱) مختصر ابو یعلیٰ (۳۱۱۱ / ۳۱۱۷)۔

فوائد: ۱۱۷ اور ۱۳۷۱۳ والحدیث کو ایام تشریق کہا جاتا ہے۔

۲۲۷۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِي أَيَّامٍ قَلِيلَةٍ أَوْ بَعْدَهُ)). [الصحيحة: ۱۰۱۲]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے جمعے والے دن کے روزے سے منع فرمایا، الا کہ اُس سے پہلے یا چند دن بعد روزے رکھے۔

تخریج: الصحيحة ۱۰۱۲۔ طحاوی فی شرح معانی الآثار (۳۳۹ / ۱) احمد (۳۰۷ / ۲) من طریق آخر عن ابن ابی شیبہ (۳۳ / ۳) نسائی فی الکبریٰ (۲۷۵۷) موقافاً علی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

رمضان کی فضیلت کا بیان

فضل رمضان

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ رمضان تمہارے پاس آیا ہے اس میں جنت کے دروازوں کو کھولا جاتا ہے، جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے، شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۲۷۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((هَذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَكُمْ، تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ، وَتُسَلْسَلُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ)). [الصحيحة: ۳۵۷۰]

تخریج: الصحيحة ۳۵۴۰۔ نسائی (۲۱۰۵) احمد (۲۳۶/۳)۔

فوائد: رسول اللہ ﷺ حری و افطاری میں کجور کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ اہل مدینہ اور دیگر عرب ممالک میں کجور کو سب سے اعلیٰ اور عمدہ پھل تصور کیا جاتا ہے۔ یہ بدن کے لیے انتہائی نفع بخش ہوتی ہے۔ قوت میں اضافہ کرتی ہے، جسم کو شاداب بناتی ہے۔ توانائی اور غذایت کے لیے چند کجوریں ہی کافی ہوتی ہیں۔ کجور صحت کے لیے حد درجہ مفید اور اُس کا کھانا سنت نبوی ﷺ ہے۔

طعام السحور مبارك

سحری والا کھانا مبارک ہے
خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کے مبارک کھانے کی طرف آؤ۔

۲۲۷۳۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّكُمْ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ، يَعْنِي: السَّحُورَ)). [الصحيحة: ۲۹۸۳]

تخریج: الصحيحة ۲۹۷۳۔ نسائی (۲۱۷۷) وفی الکبریٰ (۲۳۷۵) مرسلًا نسائی (۲۱۷۶) واحمد (۱۳۲/۳) موصولاً من طریق خالد بن معدان عن المقدم رضی اللہ عنہ۔

سفر میں روزوں کی رخصت کا بیان

رخصة الصيام في السفر

حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے.....؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے، جس نے اس کو لیا اُس نے اچھا کیا اور جس نے روزہ رکھنا پسند کیا اُس پر کوئی گناہ نہیں۔

۲۲۷۴۔ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُحْدِثِي قُوَّةَ عَلَى الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَخَذَهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)). [الصحيحة: ۱۹۹۲]

تخریج: الصحيحة ۱۹۲۔ مسلم (۱۱۲۱/۱۰۷) نسائی (۲۳۰۵) بیہقی (۲۳۳/۳)۔

پورے زمانے کے روزے رکھنے کی حرمت کا بیان

تحريم صيام الدهر

حضرت کھمس ہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں نے اسلام قبول کیا میں حضور نبی کریم کے پاس حاضر خدمت ہوا اور میں نے آپ کو اپنے اسلام کے بارے میں بتلایا، میں ایک سال

۲۲۷۵۔ عَنْ كَهْمَسِ الْهَلَالِيِّ، قَالَ: أَسْلَمْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِإِسْلَامِي، فَمَكَثْتُ حَوْلًا وَقَدْ ضَمَرْتُ وَنَحَلْتُ جِسْمِي [ثُمَّ أَتَيْتُهُ]

فَحَقَّضَ فِي الْبَصَرِ ثُمَّ رَفَعَهُ، قُلْتُ: أَمَا تَعْرِفُنِي؟ قَالَ: ((وَمَنْ أَتَيْتُ؟)) قُلْتُ: أَنَا كَهْمَسُ الْهَلَالِيِّ، قَالَ: ((لَمَّا بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى؟)) قُلْتُ: مَا أَفْطَرْتُ بَعْدَكَ نَهَارًا، وَلَإِنْ نُسْتُ لَيْلًا فَقَالَ: ((وَمَنْ أَمَرَكُ أَنْ تَعْدَبَ نَفْسَكَ؟ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَمِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمًا قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَمِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَيْنِ، قُلْتُ: زِدْنِي أَجَدَ قُوَّةً، قَالَ: صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَمِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)).

[الصحيحہ: ۲۶۲۳]

ٹھہرا اور میں دبلا ہو گیا اور میرا جسم کمزور پڑ گیا (پھر میں آپ ﷺ کے پاس آیا) آپ نے نگاہ کو جھکایا اور پھر بلند کیا میں نے کہا کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں ہیں تو آپ نے فرمایا: (تم کون ہو) میں نے کہا میں کہمس ہلالی ہوں تو آپ نے فرمایا (تمہیں میں کس حال میں دیکھ رہا ہوں) میں نے کہا آپ کے پاس سے جانے کے بعد سے میں نے دن کو افطار کیا اور نہ ہی رات کو سویا تو آپ نے فرمایا تمہیں کس نے کہا تھا کہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالو۔ تم صبر کے مہینے میں روزے سے رہو اور ہر مہینے میں سے ایک دن۔ تو میں نے کہا کچھ بڑھائیے تو آپ نے فرمایا تم صبر کے مہینے (رمضان) میں روزہ سے رہو اور ہر مہینے میں دو دن تو میں نے کہا مزید بڑھائیے مجھ میں استطاعت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم صبر کے مہینے میں روزہ سے رہو اور اس کے علاوہ ہر مہینے میں تین دن۔

تخریج: الصحيحہ ۲۶۲۳۔ بخاری فی التاريخ (۷/۲۳۸۹۲۳۸) ابو داؤد الطیالسی (۳۲) طبرانی فی الکبیر (۱۹/۱۹۳)۔

۲۲۷۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَرْفُوعًا: ((الْوُتْرُ بِاللَّيْلِ)). [الصحيحہ: ۲۴۱۳]

تخریج: الصحيحہ ۲۳۱۳۔ احمد (۳/۳) ابو یعلیٰ (۱۲۰۸) وعوانہ (۳۰۹/۲۵) بمعناہ۔

اکیلے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت بشیر سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ میں جمعہ کے دن روزے سے رہوں اور اُس دن کسی سے بات نہ کروں گا، تو آپ نے فرمایا کہ تم جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر یہ کہ کئی دن کے روزے رکھو جن میں جمعہ کا دن بھی ہو اور رہا یہ کہ تم کسی سے بات نہیں کرو گے مجھے میری جان کی قسم کہ تم خیر کی بات کرو اور برائی سے منع کرو۔ یہ تمہارے چپ رہنے سے بہتر ہے۔

تخریج: الصحيحہ ۲۹۳۵۔ احمد (۵/۲۲۳۲۲۳) بیہقی (۱۰/۷۶۷۷) طبرانی فی الکبیر (۱۳۲)۔

صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

النہی عن صوم يوم الجمعة و حدھا

۲۲۷۷۔ عَنْ بَشِيرٍ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: أَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلَا أَكَلِمَ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَدًا؟ قَالَ: ((لَا تَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا لِي أَنَا هُوَ أَحَدُهَا، وَأَمَّا أَنْ لَا تَكَلِّمَ أَحَدًا، فَلَعَلَّيْ لِي أَنْ تَكَلِّمَ بِمَعْرُوفٍ وَتَنْهَى عَنْ مُنْكَرٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسْكُنَ)). [الصحيحہ: ۲۹۴۵]

النہی عن صوم السبت

۲۲۷۸۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِي قَرْيَةٍ وَلَوْ لَمْ تَجِدْ إِلَّا لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَأَفِطِرْ عَلَيْهِ)).

تخریج: الصحیحة ۳۱۰۱۔ طبرانی فی الکبیر (۷۷۲)۔

ابو امامہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: فرضی روزے کے علاوہ ہفتے کو روزہ نہ رکھو۔ اگر تجھے درخت کی چھال ہی ملے اُس سے روزہ افطار کر لے۔

باب: بیوی پر خاوند کے حق کا بیان

ابو ہریرہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت کسی دن اپنے خاوند کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر رمضان کے علاوہ روزہ نہ رکھے۔

باب: من حق الزوج علی الزوجة

۲۲۷۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا تَطَوُّعًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ)).

[الصحیحة: ۳۹۵]

تخریج: الصحیحة ۳۹۵۔ دارمی (۱۷۲۷) بخاری (۵۱۹۲) ابن ماجہ (۱۷۶۱) ترمذی (۷۸۲) من هذا الطريق بغیر هذا اللفظ۔
فوائد: بیوی کے ذمہ خاوند کی اطاعت ضروری ہے، ازدواجی زندگی میں خوشگواہی اُسی صورت میں پیدا ہوتی ہے کہ بیوی اپنے خاوند کی حد درجہ فرمانبردار ہو۔

صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعے کے دن روزہ نہ رکھو، الا یہ کہ اُس سے ایک دن پہلے بھی روزہ رکھو یا اُس سے ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔

النهي عن صوم يوم الجمعة وحدها

۲۲۸۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا)). [الصحیحة: ۹۸۱]

تخریج: الصحیحة ۹۸۱۔ ترمذی (۷۴۲) ابن ماجہ (۱۷۲۳) احمد (۳۹۵/۲) بخاری (۱۹۸۵) مسلم (۱۱۳۳) بمعناه۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزے میں وصال نہیں۔

۲۲۸۱۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا وَصَالَ فِي الصَّيَامِ)). [الصحیحة: ۲۸۹۹]

تخریج: الصحیحة ۲۸۹۳۔ ابو داؤد الطیالسی (۱۷۶۵) عبد الرزاق (۷۷۵۸) بیہقی (۳۱۹/۷) من طریق آخر عنه۔

نہ بیماری متعدی ہوتی ہے اور نہ ہی نحوست ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، نبی ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: بیماری متعدی نہیں ہے۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اُس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ بے شک خارش، اونٹ کے ہونٹ یا اُس کی دم کی جڑ پر ہوتی ہے، پھر یہ خارش تمام اونٹوں میں پھیل جاتی ہے۔ ابو ہریرہ نے کہا: آپ کچھ دیر کے لیے خاموش رہے

لا عدونی ولا طيرة

۲۲۸۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَا يَعْذِي شَيْءٌ شَيْئًا لَا يَعْذِي شَيْئًا)) ((ثَلَاثًا)) فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ النِّقْبَةَ تَكُونُ بِمِشْقَرِ الْبُومِ أَوْ بِعَجَبِهِ فَتَشْمَلُ الْإِبِلَ جَرَبًا؟ قَالَ: فَسَكَّتْ سَاعَةً، فَقَالَ: مَا أَعْدَى الْأَوَّلُ؟

لَا عُدُوِيَّ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةً خَلَقَ اللَّهُ كُلَّ
 نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَمَوْتَهَا وَمُصِيبَاتَهَا
 وَرِزْقَهَا)). [الصحيحه: ۱۱۵۲]

پھر فرمایا: پہلے کو کس سے خارش ہوئی.....؟ نہ بیماری متعدی ہے نہ
 صفر کا مہینہ اور نہ اُلوی آواز منحوس ہے، ہر جان کو اللہ نے پیدا کیا
 ہے پھر ہر ایک کی زندگی، موت، مصیبتیں اور رزق لکھ دیا ہے۔

تخریج: الصحيحه ۱۱۵۲۔ احمد (۳۳۷/۲) واللفظ له طحاوی (۳۷۸/۳) ابو یعلیٰ (۶۱۱۲)۔



(۱۸) الطب والعیادة

طب اور عیادت کا بیان

مرض میں صحت والے عمل لکھے جاتے ہیں

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: ہم ابو حصین کے پاس ان کی بیمار پرسی کرنے کے لئے گئے، ہمارے ساتھ عاصم بھی تھے۔ ابو حصین نے عاصم سے کہا: کوئی حدیث یاد ہے جو ہمیں قاسم بن خیمہ نے بیان کی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مسلمان آدمی بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کاتبین سے کہتے ہیں: یہ بندہ اپنی صحتدنی میں جو بہترین اعمال کرتا تھا، انھی کے مطابق (اس کا اجر و ثواب) لکھتے جاؤ، یہاں تک میں اسے شفا عطا کر دوں۔“

تخریج: الصحیحة ۱۲۳۲۔ احمد (۲/۲۰۵) ابو نعیم فی الحلیة (۸/۳۰۹) البزار (الکشف: ۷۵۹)۔

فوائد: جہاں مختلف قسم کی آزمائشوں اور بیماریوں سے بندوں کو صبر آزمائش کے سامنا کرنا پڑتا ہے وہاں ان کو اجر و ثواب ملتا ہے گناہوں کے اثرات زائل ہوتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ جب بندہ بیماری کی وجہ سے وہ نقلی عبادات برقرار نہیں رکھ سکتا، جو وہ صحت و تندرستی کے زمانے میں سرانجام دیتا تھا، تو اللہ تعالیٰ اس کی زائد عبادات کے اجر و ثواب میں کمی نہیں آنے دیتا ہے بلکہ اس کی نیت و ارادے کے مطابق اس کے نامہ اعمال میں اس کے عبادت والے سلسلے کا اندراج ہوتا رہتا ہے حالانکہ وہ عمل کرنے سے عاجز ہوتا ہے۔

مومن کی بیماری گناہوں کا کفارہ ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے (گناہوں سے) یوں صاف کر دیتا ہے جیسے دھوئی لوہے کی میل پچیل کو دور کر دیتی ہے۔“

تکتب فی المرض عمل الصحة

۲۲۸۳۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي حُصَيْنٍ نَعُوذُهُ، وَمَعَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قَالَ أَبُو حُصَيْنٍ لِعَاصِمٍ: تَذْكُرُ حَدِيثَنَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ، أَنَّهُ حَدَّثَنَا يَوْمًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اشْتَكَى الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ: اكْتُبُوا لَهُ أَفْضَلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ إِذَا كَانَ طَلَقًا، حَتَّى أُطْلَقَهُ))

اشتكار المؤمن تكفير للذنوب

۲۲۸۴۔ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ اللَّهُ كَمَا يَخْلَصُ الْكَبِيرُ حَبْتَ الْحَدِيدِ)) [الصحیحة: ۱۲۵۷]

تخریج: الصحیحة ۱۴۵۷۔ الادب المفرد (۳۹۷) ابن ابی الدنيا فی المرض والکفارات (۲۲۷) ابن حبان (۲۹۲۵) طبرانی فی الاوسط (۵۳۴۷)۔

فوائد: بیماری کا آدمی کے اختیار سے کوئی تعلق نہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق بندے پر طاری ہو جاتی ہے اس میں بندے کا ذاتی کوئی دخل نہیں ہوتا، لیکن اس کے باوجود اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔ سیدنا ابوسعید اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی کان بیماری، فکر، غم اور تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ [بخاری، مسلم]

ما یرقأ عند العیادة

عیادت کے وقت کیا کہا جائے گا

۲۲۸۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى صَلَاةٍ، وَفِي رِوَايَةٍ: إِلَى جَنَازَةٍ)) [الصحیحة: ۱۳۰۴]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی مریض کی تیمارداری کے لئے آئے تو ان الفاظ میں دعا کرے: اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے تاکہ تیرے دشمن کا مقابلہ کرے یا تیری رضامندی کی خاطر نماز کے لئے جائے (ایک روایت میں ہے کہ نماز جنازہ کی طرف جائے)۔“

تخریج: الصحیحة ۱۳۰۳۔ ابو داؤد (۳۱۰۷) احمد (۱۷۲/۲) حاکم (۳۴۴/۱) ابن حبان (۲۹۷۴)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ عیادت کے وقت مریض کے حق میں یہ دعا پڑھنی چاہئے: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى صَلَاةٍ۔

باب: من الطب النبوی

باب: طب نبوی کا بیان

۲۲۸۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حُمَّ أَحَدُكُمْ فَلْيُسِّنْ عَلَيْهِ الْمَاءَ الْبَارِدَ ثَلَاثَ لَيَالٍ مِنَ السَّحْرِ)) [الصحیحة: ۱۳۱۰]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو بخار ہو جائے تو تین رات سحری کے وقت اس پر ٹھنڈا پانی بہایا جائے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۳۱۰۔ حاکم (۴۰۱۲۰۰/۳) ابویعلیٰ (۳۷۹۳) الضیاء فی المختارۃ (۲۰۴۳) نسائی فی الکبریٰ (۷۱۱۳)۔

فوائد: نبی کریم ﷺ کھجور کے ساتھ تربوز کھاتے اور فرماتے کہ ہم کھجور کی حرارت کے اثر کو تربوز کی برودت (ٹھنڈک) کے ذریعے اور تربوز کی برودت کے اثر کو کھجور کی حرارت کے ذریعے ختم کرتے ہیں۔ [صحیحہ: ۵۷۷] چونکہ بخار حرارت کا اثر رکھتا ہے اس لئے پانی کے ذریعے اس پر قابو پانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: (هریقوا علی من سبغ قرب)۔ [بخاری] یعنی: مجھ پر پانی کے سات مشکیزے بہاؤ۔

ان العین حق

بلاشبہ نظر لگ جانا حق ہے

۲۲۸۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: انْطَلَقَ عَامِرٌ سَيْدَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو کہتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ اور سہل بن

بُنْ رَيْبَةً وَسَهْلٌ بُنْ حَيْبٌ يُرِيدَانِ الْغُسْلَ قَالَ: فَانْطَلَقَا يَلْتَمِسَانِ الْحُمْرَ، قَالَ: فَوَضَعَ عَامِرٌ (كَذَا فِي ((الْمُسْنَدِ)) فِي ((الْمُسْتَدْرَكِ)): ((سَهْلٌ)) وَهُوَ الصَّوَابُ) حَبَّةً كَانَتْ عَلَيْهِ مِنْ صُوفٍ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، فَاصْبَتْهُ بَعْضِي، فَنَزَلَ الْمَاءُ يَغْتَسِلُ، قَالَ: فَسَمِعْتُ لَهُ فِي الْمَاءِ قَرْقَعَةً، فَأَتَيْتُهُ فَنَادَيْتُهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَحْبِسِي، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَجَاءَ يَمْشِي فَخَاضَ الْمَاءَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ، قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اذْهَبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصْبَهَا)). قَالَ: فَقَامَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ وَمِنْ نَفْسِهِ وَمِنْ مَالِهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَسِرْكَهُ، فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ)).

[الصحيحة: ۲۵۸۲]

حَنِيف دونوں غسل کرنے کے ارادے سے نکلے اور کوئی اونٹ تلاش کر رہے تھے۔ عامر (اور مستدرک کی روایت جو کہ زیادہ درست ہے کے مطابق سہل) نے اون کا جبہ اتارا میں نے اسے دیکھا تو اسے میری نظر پہ لگ گئی وہ پانی میں اتر کر نہانے لگ گیا میں نے پانی میں اس کے بڑبڑانے کی آواز سنی۔ میں اس کے پاس آیا اسے تین دفعہ آواز دی لیکن اس نے جواب نہ دیا۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور ساری بات بتائی۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور پانی میں داخل ہو گئے گویا کہ میں اب بھی آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے اس کے سینے پر تین دفعہ ہاتھ مارا اور پھر یہ دعا دی: ”اے اللہ! اس کی گرمی ٹھنڈک اور بیماری و لاغری دور کر دے۔“ پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”جب کسی کو اپنے بھائی کا وجود یا کوئی مال پسند آئے تو اس کے لئے برکت کی دعا کرے کیونکہ نظر لگ جاتا حق ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۲۵۷۲۔ احمد (۳۳۷) حاکم (۲۱۵/۳) نسائی فی الکبریٰ (۴۵۱۱/۱۰۰۳۹) ابن ماجہ (۳۵۰۶) بنحوہ۔
فوائد: معلوم ہوا کہ نظر لگ جانا حق ہے با اوقات اسی لمحے اس کا اثر زائل ہو جاتا ہے اپنے کسی بھائی کو اپنی نظر بد سے بچانے کا طریقہ یہ ہے کہ جب اس کی کوئی چیز پسند آئے تو فوراً اس کے لئے برکت کی دعا کی جائے۔ اس حدیث میں آپ ﷺ نے متاثرہ آدمی کے سینے پر تین دفعہ ہاتھ مارا اور دعا پڑھی۔ لیکن نظریہ کا علاج یہ بھی ہے کہ جس کی نظر لگی ہے اس کو غسل کروا کر پانی ایک برتن میں جمع کیا جائے پھر وہی پانی نظر زدہ شخص کے سر اور کمر پر ڈال دیا جائے اور ایک روایت میں تو یہ حکم بھی موجود ہے کہ جب تم سے غسل طلب کیا جائے تو تم غسل کرو۔ [مسلم]

باب: حفظان صحت کے اصول اور طاعون ایک قوم کے لیے عذاب دوسری کے لیے شہادت

باب: اصل الحجر الصحي وان الطاعون عذاب لقوم وشهادة

لاخرين

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہیں پتہ چلے کہ فلاں علاقے میں طاعون کی بیماری پھیل گئی ہے تو نہ اس کی طرف جاؤ اور نہ فرار ہوتے ہوئے اس سے نکلو۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”اس

۲۲۸۸۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا [فَوَارًا]

تکلیف یا بیماری کے ذریعے سابقہ امتوں یا بنو اسرائیل کے ایک گروہ کو عذاب دیا گیا پھر یہ کسی نہ کسی طرح زمین میں باقی رہا کبھی ختم ہو جاتا تھا اور کبھی آ جاتا تھا۔ اب جس آدمی کو اس کے بارے میں پتہ چلے کہ فلاں علاقے میں یہ بیماری آگئی ہے تو وہ وہاں نہ آئے اور جو اسی علاقے میں ہو تو وہ وہاں سے فرار ہوتے ہوئے نہ نکلے۔“ یہ حدیث سیدنا اسامہ بن زیدؓ سیدنا سعد بن ابوقحاص اور سیدنا عبدالرحمن بن عوفؓ وغیرہ سے مروی ہے۔

بَنُو إِسْرَآئِيلَ: اِنَّ هٰذَا الْوَجْعَ الْوَجْعَ اَوِ السَّقْمَ جَزْءُ عَذَابٍ يَدُ بَعْضِ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ، [اَوْ طَائِفَةً مِّنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ]، ثُمَّ بَقِيَ بَعْدَ الْاَرْضِ، لِيَذْهَبَ الْمَرَّةَ، وَيَأْتِيَ الْاُخْرَى، فَمَنْ سَمِعَ بِهِ لِيِ اَرْضٍ فَلَا يَقْدُمُ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَقَعَ بَارِضٍ وَهُوَ بِهَا، فَلَا يُخْرِجُهُ الْفِرَارُ مِنْهُ) جَاءَ مِنْ حَدِيثِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَاصٍ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَغَيْرِهِمْ۔

[الصحيحه: ۲۹۳۱]

تخریج: الصحيحه ۲۹۳۱۔ (۱) اسامہ بن زید: بخاری (۶۹۷۳) مسلم (۲۲۱۸) نسائی فی الکبری (۷۵۲۳)۔ (۲) سعد بن ابی وقاص: احمد (۱/۱۵۵۱۷۳)۔ (۳) عبدالرحمن بن عوفؓ: بخاری (۲۷۴۳۰، ۲۷۴۲۹) مسلم (۲۲۱۹) نسائی فی الکبری (۷۵۲۱)۔
فوائد: طاعون ایک وبائی بیماری ہے جس میں جلد میں پھوڑے کی طرح خطرناک ورم ہو جاتا ہے اس سے انسان مر جاتا ہے۔ طاعون جس علاقے میں پھیل جائے اس علاقے سے فرار اختیار کرنے سے اور دوسرے علاقوں کے لوگوں کو اس علاقے میں گھسنے سے منع کر دیا گیا۔ نیز آپ ﷺ کی امت کا جو فرد اس بیماری میں مبتلا ہو کر مرے گا وہ شہید ہوگا۔

بلڈ پریشر کا علاج

تداوی اذہاج الدم

سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا خون بھڑکنے لگ جائے (یعنی بلڈ پریشر ہو جائے) تو وہ سیٹگی لگوائے کیونکہ خون کے جوش مارنے سے آدمی مر سکتا ہے۔“

۲۲۸۹۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اِذْهَاجٌ بِأَحَدِكُمْ الدَّمُ فَلْيَحْتَجِمْ، فَإِنَّ الدَّمَ إِذَا تَبَيَّغَ بِصَاحِبِهِ يَفْتُلُهُ)). [الصحيحه: ۲۷۴۷]

تخریج: الصحيحه ۲۷۴۷۔ ابن جریر الطبری (۲/۱۰۶، ۱۱۷۷)۔

فوائد: سیٹگی لگوانا آپ ﷺ کی قولی اور فعلی سنت ہے اس سے جسم کا خراب اور فاسد خون خارج ہو جاتا ہے جسم کو راحت ملتی ہے اور خون صاف ہو جاتا ہے۔ ہمارے ہاں اس چیز کا رواں ختم ہوتا جا رہا ہے دوبارہ اس کا احیاء ہونا چاہئے۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (الشفاء فی ثلاثة: فی شرطة محجم او شربة عسل او کية بنار او انهی امتی عن الکی)۔ [بخاری] یعنی: شفا تین چیزوں میں ہے: سیٹگی لگوانے میں شہد پینے میں اور آگ سے داغنے میں مگر میں اپنی امت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔

باب: نظر لگنے کے حق ہونے سے متعلقہ احادیث

باب: احادیث فی ان العین حق

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بچی

۲۲۹۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِی

دیکھی، جس کا چہرہ سرخی مائل سیاہ تھا اور فرمایا: ”اسے دم کرواؤ اس کو کسی کی نظر لگ گئی ہے۔“

بَيَّتَهَا حَارِبَةٌ فِي وَجْهِهَا سَفْعَةً، فَقَالَ: ((اسْتَرِ قَوْلَهَا، فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ))

[الصحيحہ: ۱۲۴۷]

تخریج: الصحيحہ ۱۲۳۷۔ بخاری (۵۷۳۹) واللفظ له مسلم (۲۱۹۷)۔

فوائد: اس میں نظر بد کے حق ہونے کے بیان ہے۔

محمد بن قیس سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: قال تو تین چیزوں: گھڑ گھوڑے اور بیوی میں ہوتی ہے؟ انھوں نے کہا: (اگر میں ہاں میں جواب دوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف وہ بات منسوب کر دی جو آپ نے نہیں فرمائی۔ البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا تھا: ”سب سے بہترین شگون اچھی فال ہے اور نظر لگ جانا بھی حق ہے۔“

۲۲۹۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سُئِلَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، الطَّيْرَةَ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمُسْكَنِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْءِ؟ قَالَ: إِذَا أَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ [مَا لَمْ يَقُلْ]؟ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((أَصْدَقُ الطَّيْرَةِ الْقَالَ، وَالْعَيْنُ حَقٌّ)).

[الصحيحہ: ۲۵۸۶]

تخریج: الصحيحہ ۲۵۷۶۔ احمد (۲/۲۸۹) بخاری (۵۷۵۵) مسلم (۲۲۲۳) من طريق آخر عنه بمعناه۔

فوائد: دور جاہلیت میں بعض چیزوں سے برا شگون لیا جاتا تھا مثلاً جب کوئی آدمی صبح کو سفر کے لئے نکلتا اور اس کے سامنے سے آٹو گزر جاتا تو وہ اس نیت سے سفر کا ارادہ ترک کر دیتا کہ یہ سفر منحوس ہوگا آج کل اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ دوکاندار علی الصبح پہلے گا کہ بے برے یا اچھے شگون کی علامت لیتے ہیں اور کوئی ادھار لینے والا یا زیادہ بحث کرنے والا آجائے تو دوکاندار سمجھتا ہے کہ آج کا دن کاروباری لحاظ سے اچھا نہیں رہے گا۔ شریعت نے بد شگونی کی اس توہم پرستی کو یکسر رد کر دیا، کوئی ایسی چیز مؤثر بالذات نہیں ہے نفع و نقصان اور خیر و شر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اس باب میں اس موضوع پر احادیث آئیں گی۔ یہ بات یاد رہے کہ آدمی اچھی فال لے سکتا ہے مثلاً آپ صبح کو کسی مقصد کے لئے نکلے راستے میں چند نیک لوگوں سے ملاقات ہوئی، آپ نے اپنی روائی کا مقصد بیان کیا، انھوں نے آپ کو خوب حوصلہ دیا اور برکت کی دعا کی۔ اس سے اپنے مقصد کے اچھا ہونے کا اندازہ لگانا درست ہے۔ اس کے باوجود انجام و عاقبت اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔

ہر بیماری کی دوا ہے

لکل داء دواء

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بیمار کی تیمارداری کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا: ”تم لوگ اس کے لئے کوئی طبیب کیوں نہیں بلاؤ؟“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی ہم کو یہ حکم دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

۲۲۹۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ مَرِيضًا فَقَالَ: ((أَلَا تَدْعُو لَهُ طَبِيبًا؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنْتَ تَأْمُرُنَا هَذَا؟ قَالَ: فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْزِلْ

”اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری ہے اس کی دوا بھی نازل کی ہے۔“ [الصحيحہ: ۲۸۷۳]

تخریج: الصحيحہ ۲۸۷۳۔ ابن الحمّامی الصوفی فی منتخب من سموعاته (۱/۳۵) احمد (۵/۳۷۱) من طریق آخر عن رجل من الانصار۔

فوائد: جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت و دانائی کے تقاضے کے مطابق مختلف قسم کی بیماریاں نازل کی ہیں وہاں اپنے بندوں پر احسان کرتے ہوئے ان کے علاج کے اسباب بھی پیدا فرمائے ہیں۔ عصر حاضر میں مختلف بیماریوں کے مختلف قسم کے علاج کی تحقیقات سامنے آ رہی ہیں جو سکون دہ بھی ہیں اور شافی بھی۔ معالج حضرات ان کا تعلق حکمت سے ہو یا ایلو پیتھی سے یا ہومیو پیتھی سے کو چاہئے کہ وہ مکمل تحقیق اور علم کے بعد میدان میں آئیں تاکہ مناسب اور صحیح انداز میں انسانیت کی خدمت کر سکیں۔

لَحْمُ الْبَقَرِ دَاءٌ

گائے کا گوشت بیماری ہے

زہیر بن معاویہ اپنے بیوی سے روایت کرتے ہیں اس نے ملکہ بنت عمرؓ جس نے اسے کسی تکلیف (کے علاج) کے لئے گائے کا گھی استعمال کرنے کی تجویز دی تھی۔ انھوں نے یہ چیز بھی ذکر کی کہ اس نے سیدنا عمر بن خطابؓ کی خلافت میں بکریاں ان کے مالکوں کو واپس کر دی تھیں۔ اور کہا: رسول اللہؐ نے فرمایا: ”گائیوں کا دودھ شفا ہے ان کا گھی دوا ہے اور ان کا گوشت بیماری ہے۔“

۲۲۹۳۔ عَنْ زُهَيْرٍ (يَعْنِي: ابْنَ مُعَاوِيَةَ)، عَنِ امْرَأَتِهِ، أَنَّهَا سَمِعَتْ مَلِيكَةَ بِنْتَ عُمَرَ- وَذَكَرَتْ أَنَّهَا رَدَّتِ الْغَنَمَ عَلَى أَهْلِهَا فِي امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- أَنَّهَا وَضَعَتْ لَهَا مِنْ وَجَعٍ بِهَا سَمْعَنَ بَقَرًا، وَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَبَانُهَا شِفَاءٌ، وَسَمْنُهَا دَوَاءٌ، وَلَحْمُهَا دَاءٌ)). [الصحيحہ: ۱۵۳۳]

تخریج: الصحيحہ ۱۵۳۳۔ بغوی فی حدیث عمل بن الجعد (۲/۲۸۳) ابو داؤد فی المراسیل (۳۵۰)۔

فوائد: امام البانیؒ کہتے ہیں کہ ایک طرف تو آپؐ نے گائے کے گوشت کو بیماری قرار دیا اور دوسری طرف گائے کی قربانی بھی کی۔ ممکن ہے کہ جواز پیش کرنے کے لئے یا کوئی دوسرا جانور میسر نہ ہونے کی وجہ سے ایسا کیا ہو کیونکہ یہ تو نہیں ہو سکتا ہے کہ آپؐ بیماری والی چیز پیش کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ لیکن علمی نے کہا کہ حجاز میں بیوست (یعنی خشکی) ہے اور گائے کے گوشت میں بھی بیوست ہوتی ہے اور دودھ اور گھی میں رطوبت ہوتی ہے۔ علاقے کی وجہ سے آپؐ نے (گائے کے گوشت کو بیماری یعنی مضر قرار دیا)۔ یہ ایک مستحسن تاویل ہے۔ زاد المعاد میں اس روایت کو انتہائی ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

کراهة ان يقال طيب

طیب (علاج کرنے والا) کہنے کی کراہت کا بیان

سیدنا ابو رمثہؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ نبیؐ کے پاس گیا، میرے باپ نے آپؐ سے کہا: یہ چیز (یعنی مہر نبوت) جو آپؐ کی کمر پر ہے مجھے دکھاؤ میں طیب ہوں (اس کا علاج کرتا ہوں)۔ آپؐ نے فرمایا: ”اللہ طیب ہے تو تو

۲۲۹۴۔ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ، قَالَ: إِنِّ طَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ..... قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَرِنِي هَذَا الَّذِي بَطْنُكَ، فَأَنَّى رَجُلٌ طَيِّبٌ، قَالَ: ((اللَّهُ الطَّيِّبُ، بَلْ أَنْتَ رَجُلٌ رَفِيقٌ، طَيِّبُهَا الَّذِي

[الصحيحة: ۱۵۳۷]

شفیق ہے اس کا طبیب وہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا۔“

تخریج: الصحيحة ۱۵۳۷۔ ابو داؤد (۳۲۰۷) احمد (۲۲۷۲۱/۲) الحمیدی (۸۲۱)۔

فوائد: ابو رومہ کے باپ نے آپ ﷺ کی کمر جو چیز دیکھی وہ مہربوت تھی نہ کہ کسی بیماری یا زخم کا نشان تھا۔ اس لئے آپ ﷺ نے انتہائی جامع جواب دیا کہ ہر بیماری کو دور کرنے والا اصل معالج تو اللہ تعالیٰ ہے اگر میری کمر پر کسی بیماری کے اثرات ہیں جیسا کہ دیکھنے والے نے سمجھا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کا علاج کر لے گا۔ جو حقیقت میں علاج کی محتاج نہیں ہے کیونکہ وہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے۔

باب: حرام اشیاء سے علاج کی حرمت کا بیان

باب: تحريم التداوي بحرام

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۲۲۹۵۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ

”بیشک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور اس کی شفا دونوں چیزیں نازل کی

خَلَقَ الدَّاءَ وَالِدَوَاءَ، فَتَدَاوَوْا، وَلَا تَتَدَاوَوْا

ہیں سو تم علاج کیا کرو لیکن حرام چیز کو بطور دوا استعمال نہ کرو۔“

[الصحيحة: ۱۶۳۳]

تخریج: الصحيحة ۱۶۳۳۔ الدولابی فی الکنی (۳۸/۲) والطبرانی کما فی المجمع (۸۶/۵) ابو داؤد (۳۸۷/۲) من

طریق آخر عنہ۔

گائے کے دودھ کی اہمیت کا بیان

اهمية لبن البقر

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ

۲۲۹۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ

نے بڑھاپے کے علاوہ ہر بیماری کا علاج نازل کیا ہے۔ گائیوں کا

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَنْزِلْ دَاءٌ إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

دودھ لازمی طور پر استعمال کیا کرو کیونکہ یہ ہر قسم کا درخت چرتی

إِلَّا الْهَرَمَ فَعَلَيْكُمْ بِالْبَاقِ الْبَقَرِ، فَإِنَّهَا تَرْمِي مِنْ

ہے۔“

كُلِّ شَجَرٍ)). [الصحيحة: ۵۱۸]

تخریج: الصحيحة ۵۱۸۔ ابو داؤد الطیالسی (۳۶۸) حاکم (۱۹۷/۳) البزار (الکشف: ۳۱۵۱)۔

فوائد: اگر بڑھاپے کی کیفیت کو دیکھا جائے تو یقیناً اسے بیماری سے تعبیر کیا جاسکتا ہے لیکن یہ ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج

نہیں ہے۔

موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے۔

لكل داء دواء الا الموت

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۲۲۹۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ

”بیشک اللہ تعالیٰ نے جو بیماری نازل کی یا پیدا کی اس کی دوا بھی

اللَّهُ لَمْ يَنْزِلْ دَاءٌ إِلَّا لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ أَوْ

پیدا کی بعضوں کو اس کا علم ہو گیا اور بعضوں کو نہ ہو سکا ماسوائے

خَلَقَ لَهُ دَوَاءً، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهْلَهُ مَنْ

”سم“ کے۔“ انھوں نے کہا: ”سم“ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

جَهْلَهُ إِلَّا السَّامُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا

”موت ہے۔“

السَّامُ؟ قَالَ: الْمَوْتُ)). [الصحيحة: ۱۶۵۰]

تخریج: الصحيحة ۱۶۵۰۔ حاکم (۳۰۱/۳) طبرانی فی الاوسط (۲۵۵۵) البزار (الکشف: ۳۰۱۶) ابی ابی شیبہ (۲/۸)

الروایات مطولة و مختصرة۔

فوائد: موت اللہ تعالیٰ کا اٹل اور ناقابل تغیر فیصلہ ہے اس کا کسی کی صحت اور بیماری اور احتیاط و بے احتیاطی سے کوئی تعلق نہیں۔

الشفاء فی العجوة

۲۲۹۸۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً، أَوْ إِنَّهَا تَرِيْقُ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ)). [الصحيح: ۳۵۳۹]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یشک بالائی علاقے کی عجوہ کھجور میں شفا ہے یا اگر یہ کھجور نہار منہ کھائی جائے تو تریاق (زہر کو بے اثر کرنے والی دوا) کا اثر رکھتی ہے۔“

تخریج: الصحيح: ۳۵۳۹۔ مسلم (۲۰۳۸) احمد (۱۵۳۱۰۵/۶) نسائی فی الکبری (۷۵۵۹)۔

فوائد: عجوہ کھجور کی خاصیات کے بارے میں ماہرین مختلف تحقیقات پیش کر رہے ہیں۔ اس سے سب سے زیادہ فائدہ اس کو ہوگا جو آپ ﷺ کی اس حدیث پر یقین رکھ کر کھائے گا۔

الشفاء فی الاحتجام

۲۲۹۹۔ عَنْ بُكَيْرٍ، أَنَّ عَاصِمَ بْنَ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ الْمُقَنَعَ، ثُمَّ قَالَ: لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فِيهِ شِفَاءً)).

بکیر کہتے ہیں کہ عاصم بن قتادہ نے انھیں بیان کیا کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ ﷺ مقنع کی تیمارداری کے لئے گئے اور کہا: میں یہیں بیٹھا رہوں گا جب تک تو سیگی نہیں لگوائے گا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”یشک اس میں شفا ہے۔“

[الصحيح: ۸۶۴]

تخریج: الصحيح: ۸۶۴۔ بخاری (۵۶۸۳) مسلم (۲۲۰۵) احمد (۳۳۵/۳) حاکم (۲۰۸/۲)۔

كراهة الكمي

۲۳۰۰۔ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُمَيْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ شِفَاءٌ، فَفِي شُرْطِهِ مَحْجَمٌ، أَوْ شُرْبِيَّةٌ عَسَلٌ، أَوْ كَيْفِيَّةٌ تُصِيبُ الْكَمَا، وَإِنَّا أَكْرَهُهُ الْكَمِيُّ وَلَا أُحِبُّهُ)).

سیدنا عقبہ بن عامر جمہی ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کسی چیز میں شفا ہوتی تو وہ سیگی لگوانے میں شہد پینے میں یا داغنے میں ہوتی اور میں داغنے کو مکروہ سمجھتا ہوں اور اسے پسند نہیں کرتا۔“

[الصحيح: ۴۰۳۵]

تخریج: الصحيح: ۴۰۳۵۔ احمد (۱۳۶/۲) طبرانی فی الکبیر (۲۸۹۲۸۸/۱۷) وفی الاوسط (۹۳۳۵) ابو یعلیٰ (۱۷۶۵)۔

فوائد: داغ لگوانا مکروہ ہے چونکہ آپ ﷺ نے بعض صحابہ کا علاج کرتے ہوئے ان کو داغنا اس لئے یہ جائز ہے۔ جابر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سعد بن معاذ ؓ کے بازو کی ایک رگ میں دو مرتبہ داغ لگوا دیا۔ [ابن ماجہ] نیز

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک طبیب کو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ اس نے ان کی ایک رگ کاٹی پھر انہیں داغ لگایا۔ [مسلم] رہا مسئلہ شہد سے علاج کرنے کا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ﴿فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ﴾ کے وصف سے نوازا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے عہد مبارک میں بطور علاج شہد استعمال کروایا ہے۔ سینگلی لگوانا یعنی پھینچنے لگوانے کے بارے میں بحث ہو چکی ہے یہ بھی مسنون طریقہ علاج ہے۔

۲۳۰۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ فَبِي الْحِجَامَةِ)).
[الصحيحه: ۷۶۰]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جن چیزوں کو تم بطور علاج استعمال کرتے ہو اگر ان میں کوئی بہتری ہوتی تو وہ سینگلی لگوانے میں ہوتی۔“

تخریج: الصحيحه ۷۶۰۔ ابو داؤد (۳۸۵۷) ابن ماجہ (۳۷۷۶) احمد (۳۲۳۳۳۲) حاکم (۴۱۰/۳)۔

سینگلی لگوانے اور شہد کی اہمیت

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ متع کی بیمار پرسی کے لئے آئے اور کہا: میں یہیں بیٹھا رہوں گا جب تک تو پھینچنے نہیں لگوائے گا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ”اگر تمہاری دواؤں میں بہتری ہوتی تو وہ سینگلی لگوانے میں یا شہد پینے میں یا داغنے میں ہوتی اور میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔“

اہمیت العسل والاحتجام

۲۳۰۲۔ إِنْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ، ثُمَّ قَالَ: لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ، فَبِي شَرْطَةِ مُحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ مِنْ عَسَلٍ، أَوْ لِدَعَةِ بَنَارٍ، وَمَا أَحَبُّ إِنْ أَكْتَوَى)). [الصحيحه: ۲۴۵]

تخریج: الصحيحه ۲۴۵۔ بخاری (۵۷۸۳/۵۷۸۳) مسلم (۲۲۰۵/۷۰) احمد (۳۲۳/۳) وقد تقدم برقم (۲۲۹۹)۔

نخوست کا بیان

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کسی چیز میں نخوست کا ہونا درست ہوتا تو وہ بیوی گھوڑے اور گھر میں ہوتا۔“

بیان الشوم

۲۳۰۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((إِنْ يَكُ مِنَ الشُّومِ شَيْءٌ حَقٌّ، فَبِي الْمَرَاةِ وَالْقَرَسِ وَالذَّارِ)). [الصحيحه: ۴۴۲]

تخریج: الصحيحه ۴۴۲۔ احمد (۸۵/۲) مسلم (۲۲۵/۱۱۷) بخاری (۵۷۵۳) من طریق آخر عنه بمعناه۔

فوائد: علامہ البانی اس کی شرح میں قطر از ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہوا کہ کسی چیز میں نخوست بے برکتی اور بدشگونی نہیں ہوتی، کیونکہ معنی یہ ہے کہ اگر کسی چیز میں یہ نخوست ثابت ہوتی تو ان تین میں ضرور ہوتی، لیکن وہ تو سرے سے کسی چیز میں قطعی طور پر نہیں ہے۔ بعض روایات کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ ”تین چیزوں میں نخوست ہے“ یا ”بے برکتی تو صرف تین چیزوں میں ہے“۔ دراصل یہ بعض راویوں کا اختصار اور تصرف ہے۔ واللہ اعلم۔

زمزم کا پانی مبارک بھی ہے اور کھانا بھی ہے

ماء زمزم مبارک و طعام

۲۳۰۴۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَرْقُوعًا: ((أَنْهَا مَبَارَكَةٌ، سِيدَنَا ابُو ذَرٍّ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ انہا طعام طعم. یَعْنِي: زَمْزَمُ)).
برکت والا ہے اور یہ کھانے کا کھانا ہے۔“ آپ ﷺ کی مراد زمزم کا پانی تھا۔ [الصحيحة: ۳۵۸۵]

تخریج: الصحيحة ۳۵۸۵۔ (۱) ابو ذر: مسلم (۲۳۷۳) احمد (۱۷۵۱۷۳/۳) ابن حبان (۷۱۳۳)۔ (۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما: طبرانی فی الکبیر (۱۱۱۶۷) وفی الاوسط (۳۹۲۳) وقد تقدم (۱۵۵۰)۔

فوائد: نیز سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ماء زمزم لما شرب له۔) [ابن ماجہ] یعنی: زمزم کا پانی (جس نیت اور مقصد کو سامنے رکھ کر) پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ زمزم کا پانی انتہائی مبارک ہے اور یہ واحد پانی ہے جو کھانے کی کمی بھی پوری کرتا ہے نیز یہ پانی جس جسمانی اور روحانی بیماری کو دور کرنے کے لئے پیا جائے اس سے شفا ہوگی۔

باب: من معجزاته ﷺ باب: معجزات نبوی کا بیان

۲۳۰۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: ((تَقَلَّ ﷺ فِي رَجُلٍ عَمْرٍو بْنِ مُعَاذٍ حِينَ قَطَعَتْ رِجْلُهُ، فَبَرَأَتْ)).
عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ سیدنا عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ کٹ گئی تھی جب آپ ﷺ نے اس پر تھوکا تو وہ تندرست ہو گئی۔“

[الصحيحة: ۲۹۰۴]

تخریج: الصحيحة ۲۹۰۴۔ ابن حبان (۶۵۰۹) ابو نعیم فی المعرفة (۵۱۱۸)۔
فوائد: یہ نبی کریم ﷺ کا معجزہ تھا جس کا اظہار غزوہ خیبر کے موقع پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ کے علاج کے لئے بھی ہوا تھا۔

باب: من الطب النبوی باب: طب نبوی کا بیان

۲۳۰۶۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ)). [الصحيحة: ۱۸۱۹]
سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کالے دانے یعنی کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۱۸۱۹۔ طبرانی فی الکبری (۴۹۱)۔

فوائد: مسلمانوں کے بہت ہی کم گھر ہوں گے جن میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر بیماری سے شفا کا سبب بننے والی یہ نعمت موجود ہو۔ یہ ہماری مجموعی غفلت ہے۔ اگر فرمان نبوی ﷺ پر ایمان اور یقین ہو تو ہماری صحت بھی بہتر ہوگی اور ہمارا مال بھی ڈاکٹروں اور حکیموں کی دست برد سے محفوظ رہے گا۔

۲۳۰۷۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: يَا نَافِعُ! قَدْ نَبَّغَ بِي الدَّمُ، فَاتْلُمْسْ لِي حِجَامًا، وَجَعَلَهُ رَفِيقًا إِنْ اسْتَطَعْتَ، وَلَا تَحْلَعْهُ شَيْعًا كَبِيرًا، وَلَا صَبِيًّا
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نافع! میرے خون میں حدت پیدا ہو گئی ہے کوئی سیکنی لگانے والا آدمی تلاش کر کے لاء، کوشش کرنا کہ وہ کوئی تری والا آدمی ہو نہ بوڑھا ہو اور نہ بچہ۔ میں نے رسول

اللہ ﷻ سے سنا: ”نہار منہ سبکی لگوانا افضل ہے اس میں شفا اور برکت ہوتی ہے عقل اور ضبط میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ کا نام لے کر جمعرات والے دن سبکی لگواؤ۔ بدھ جمعہ ہفتہ اور اتوار کو سبکی لگوانے سے بچو سوموار اور منگل کو پچھنے لگوا یا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفا دی تھی اور بدھ والے دن انھیں آزمائش میں مبتلا کیا تھا۔ کوڑھ پن اور مہلسمری تو بدھ والے دن یارات کو ہی ظاہر ہوتی ہے۔“

صَغِيرًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّيْقِ امْتَلُ، وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَاتٌ، وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَيِي الْحِفْظُ، فَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَكَاتِ اللَّهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، وَالْجُمُعَةِ، وَالسَّبْتِ، وَيَوْمَ الْأَحَدِ تَحَرُّيًا، وَاجْتَنِمُوا الْأَثْنَيْنِ وَالثَلَاثَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي عَافَى اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ، وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جُذَامَ وَلَا بَرَصَ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ))

[الصحيحة: ۷۶۶]

تخریج: الصحیحہ ۷۶۶۔ ابن ماجہ (۳۳۸۷) ابن عدی فی الکامل (۷۲/۲) خطیب فی الفقیہ والمتفقہ (۲/۲۲۳) حاکم (۲/۲۰۹) من طریق آخر۔

فوائد: حدیث اپنے مفہوم میں واضح ہے یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے جس کی وضاحت آپ ﷺ نے فرمادی ہے ہمیں یہی زیب دیتا کہ جن حقائق کو بیان کیا گیا ہے ان پر ایمان لائیں۔

باب: سبکی لگوانے کی فضیلت

سیدنا سرہ ﷺ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بہترین چیز جس سے تم علاج کرتے ہو وہ پچھنے لگوانا ہیں۔“

باب: فضل الحجامة

۲۳۰۸۔ عَنْ سَمُرَةَ مَرْفُوعًا: ((خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ)). [الصحيحة: ۱۰۵۳]

تخریج: الصحیحہ ۱۰۵۳۔ احمد (۱۵۹/۵) حاکم (۲۰۸/۳) ابوداؤد الطیالسی (۸۹۰)۔

سیدنا انس ﷺ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین چیز جس سے تم علاج کرتے ہو وہ سبکی لگوانا اور قسط بحرہ ہے۔ اپنے بچوں کو چوکا دے کر تکلیف نہ دو۔“

۲۳۰۹۔ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، وَالْقِسْطُ الْبَحْرِيُّ، وَلَا تَعْدُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْعَمْرِ)). [الصحيحة: ۱۰۵۴]

تخریج: الصحیحہ ۱۰۵۳۔ احمد (۱۰۷/۳) بخاری (۵۶۹۶) مسلم (۱۵۷۷) مطولاً۔

فوائد: قسط: ہندوستان میں پیدا ہونے والی ایک خوشبودار لکڑی جو بطور دوا اور بطور بخور استعمال کی جاتی ہے۔

اگر بچے کے حلق کا کوا اتر جائے تو اسے انگلی سے چوکا دے کر اپنی جگہ پر نہ لایا جائے کیونکہ اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی دوا دے کر اس کا علاج کر لیا جائے۔

باب: فضل الحجامة وایامها

۲۳۱۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((خَيْرُ يَوْمٍ تَحْتَجِمُونَ فِيهِ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاحْدَى وَعِشْرِينَ، وَمَا مَرَرْتُ بِمَلِكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَيْلَةً أُسْرِي بِي إِلَّا قَالُوا: عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ يَا مُحَمَّدًا)). [الصحيحه: ۱۸۴۷]

تخریج: الصحيحه ۱۸۴۷۔ ترمذی (۲۰۵۳) احمد (۱/۳۵۳) واللفظ له حاکم (۳/۲۰۹)۔

باب: سیگی لگوانے کی فصیلت اور اس کے دن

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین دن جس میں تمھیں سیگی لگوانی چاہئے وہ (چاند کا) سترھواں، انیسواں اور اکیسواں دن ہے۔ میں معراج والی رات فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے گزرا اس نے یہی کہا: اے محمد! سیگی لگوانے کا اہتمام ضرور کرنا۔“

ہر بیماری کی شفاء بھی ہے

ایک انصاری صحابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک زخمی کی بیمار پرسی کرنے کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: ”اس کے لئے فلاں قبیلے کا طبیب بلاؤ۔“ انھوں نے اسے بلایا وہ آگیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! کیا دوا بھی کفایت کرتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے زمین میں جو بیماری نازل کی ہے اس سے شفا حاصل کرنے کے لئے (دوا بھی) نازل کی ہے۔“

باب: طب نبوی کا بیان

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عرق النسا سے شفا حاصل کرنے کے لئے جنگلی بکری کے چوڑ کو پکھلایا جائے پھر اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے اور مریض نہار منہ تین دن یعنی ہر روز ایک حصہ پئے۔“

تخریج: الصحيحه ۱۸۹۹۔ ابن ماجہ (۳۵۴۳) حاکم (۲۰۶/۳) ابن عساکر (۲۳۱/۵۵) احمد (۳/۲۱۹) من طریق آخر عنہ بمعناہ۔ فوائد: ران سے شروع ہونے والا جوڑوں کے درد کو عرق النسا کہتے ہیں۔

باب: من الطب النبوی

۲۳۱۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا: ((شِفَاءُ عِرْقِ النَّسَا إِلَيْهِ شَاةُ أَحْرَابِيَّةٍ، قَدَابُ، ثُمَّ تُقَسَّمُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ يَشْرِبُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى الرَّيْقِ، كُلُّ يَوْمٍ جَزَاءً)). [الصحيحه: ۱۸۹۹]

باب: نحوست کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھریوی اور گھوڑے میں نحوست ہوتی ہے۔“

باب: فی الشوم

۲۳۱۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((الشُّومُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْءِ وَالْفَرَسِ)).

[الصحيحة: ۱۸۹۷]

تخریج: الصحيحة ۱۸۹۷۔ بخاری (۵۰۹۳) والادب المفرد (۱۳۲) مسلم (۲۲۲۵) ابوداؤد (۳۹۲۲) وغیر ہم۔
فوائد: حدیث نمبر ۲۳۰۳ کے تحت اس موضوع پر بحث ہو چکی ہے۔

باب فی العسل شفاء

۲۳۱۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِسْقِيهِ عَسَلًا، فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا، فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْطِطْلَاقًا. فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: إِسْقِ عَسَلًا. فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْطِطْلَاقًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ)). فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

[الصحيحة: ۲۴۳]

شہد میں شفاء ہے

سیدنا ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے شہد پلاؤ۔“ اس نے اسے شہد پلایا اور آکر کہا: میں نے اسے شہد پلایا، لیکن اس وجہ سے اسہال میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے تین دفعہ اسے یہی حکم دیا۔ وہ چوتھی دفعہ آگیا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ”اے شہد پلاؤ۔“ اس نے کہا: میں نے اسے شہد پلایا، لیکن دست کی بیماری میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھٹلا رہا ہے (یعنی تیرے بھائی کا پیٹ شفا قبول کرنے کے لئے تیار ہی نہیں تھا)۔“ اس نے جا کر پھر شہد پلایا (اب کی بار) وہ تندرست ہو گیا۔

تخریج: الصحيحة ۲۴۳۔ مسلم (۲۲۱۷) بخاری (۵۶۸۳) حاکم (۳۰۲/۴) جاخنتلاف یسیر۔

فوائد: امام البانیؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: اوو یہ کی مقدار اور کیفیت کا اعتبار کرنا اور مرض اور مریض کی قوت کو مد نظر رکھنا طب کے اہم قواعد میں سے ہے۔ نیز آپ ﷺ کا فرمان ”اللہ تعالیٰ سچا ہے“ دراصل تیرے بھائی کا پیٹ جھٹلا رہا ہے“ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دوا بہر صورت نفع مند ہے اور بیماری کے باقی رہنے کا یہ مطلب نہیں کہ دواء میں اس سے متعلقہ خاصیات نہیں پائی جاتی۔ حقیقت یہ تھی کہ اس کے پیٹ میں فاسد مادہ بہت زیادہ تھا جس کی وجہ سے اسے بار بار دوا پلانے کا حکم دیا۔

باب: فضل الطاعون وسببه الذی

يجهله الطب

۲۳۱۵۔ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِأُمَّتِي، وَخِزَا أَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجَنِّ، عُدَّةٌ كَعُدَّةِ الْإِبِلِ، تُخْرَجُ بِالْإِبَاطِ وَالْمَرَاقِ، مَنْ مَاتَ فِيهِ مَاتَ شَهِيدًا، وَمَنْ أَقَامَ فِيهِ كَانَ كَالْمُرَابِطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ

باب: طاعون کی فضیلت اور اس کے سبب کا بیان جس

سے طب ناواقف ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور جنوں میں سے تمہارے دشمنوں کے لئے ندامت و پشیمانی ہے۔ اس کا ذمہ اونٹ کی غدود کی طرح ہوتا ہے جو بغل اور پیٹ کے نرم حصہ پر نکلتا ہے۔ جو اس بیماری کی وجہ سے مر جائے تو شہید ہوگا اور جو (اسی

قَرَمَتْهُ كَانَ كَالْفَارِّ مِنَ الرَّحْفِ))۔

علاقے میں) ڈٹا رہا، وہ اللہ کے راستے میں سرحد پر مقیم رہنے والے کی طرح ہے اور جس نے راہ فرار اختیار کی وہ جنگ سے بھاگ جانے والے کی طرح ہے۔“

[الصحيحه: ۱۹۲۸]

تخریج: الصحيحه ۱۹۲۸۔ طبرانی فی الاوسط (۵۵۲۷) ابو بکر بن خلاد فی الفوائد (ق: ۳۶/۱) واليساق له۔
فوائد: حدیث اپنے مفہوم میں مکمل طور پر واضح ہے۔

باب: مریض کی عیادت اور اس کے پاس بیٹھنے کی فضیلت

باب: فضل عیادة المریض والجلوس عنده

سیدنا عبدالرحمن بن عوف ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مریض کی تیمارداری کرنے والا جنت کے باغ میں ہوتا ہے اور جب اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔“

۲۳۱۶۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مَرْفُوعًا: ((عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَقَةِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ)).

[الصحيحه: ۱۹۲۹]

تخریج: الصحيحه ۱۹۳۹۔ البزار (الكشف: ۷۷۳) و (البحر الزخار: ۱۰۳۶) ابن عدی (۱۳۸۷/۳) بلفظ آخر بمعناه۔

فوائد: اس میں عیادت کی فضیلت کا بیان ہے جو کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ سیدنا علی ؓ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو مسلمان بوقت صبح دوسرے مسلمان کی تیمارداری کرتا ہے ستر ہزار فرشتے شام تک اس کیلئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر وہ بوقت شام عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ [ترمذی] لیکن ہمارے ہاں بڑی مصیبت یہ ہے کہ تیمارداری اور عیادت جیسا عظیم حق ادا کرنے کے لئے ہم اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ اور اسلام کو بنیاد نہیں بناتے، بلکہ اپنے ذاتی تعلقات اور شخصی مرام کو سامنے رکھتے ہیں۔ ہم اس شخص کی تیمارداری کرنے کے لئے جائیں گے جس کے ساتھ ہمارا کوئی دنیوی تعلق ہے یا جو ہماری عیادت کرنے کے لئے آیا تھا۔ ایسے تعلق کو مسکراہٹوں اور احسانات کا تبادلہ کہتے ہیں۔ بیچ میں للہیت کا فقدان ہے۔ ایسے لوگ شاذ و نادر ہی ہیں جو اپنے بھائی کی تیمارداری کرنے کے لئے اسلام کو بنیاد بناتے ہیں۔

باب: قرآن مجید کے ساتھ دم کرنے کا بیان

باب: الرقية بكتاب الله

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور ایک عورت میرا علاج کر رہی تھی یا دم کر رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی کتاب کے ساتھ اس کا علاج کرو۔“

۲۳۱۷۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَامْرَأَةٌ تَعَالِيهَا أَوْ تَرْقِيهَا، فَقَالَ: ((عَالِيهَا بِكِتَابِ اللَّهِ)). [الصحيحه: ۱۹۳۱]

تخریج: الصحيحه ۱۹۳۱۔ ابن حبان (۶۰۹۸)۔

فوائد: اللہ تعالیٰ کا کلام جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لیے پیغامِ شفا ہے۔ عہد نبوی میں قرآن مجید کو بطور علاج دم کی شکل میں استعمال کیا گیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ جب ہم قرآن مجید سے علاج کریں تو نبوی طریقہ پر اکتفا کریں۔

فوائد الإثم

اِثْمُ سِرِّهِ كَے فوائد کا بیان

۲۳۱۸۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِ عِنْدَ النَّوْمِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنَبِّتُ الشَّعْرَ)).

سیدنا جابر ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”تم سوتے وقت اِثْمُ سِرْمِ استعمال کیا کرو کیونکہ وہ نظر کو جلا بخشتا ہے اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔“

[الصحيحة: ۷۲۴]

تخریج: الصحيحۃ ۷۲۴۔ ابن ماجہ (۳۴۹۶) القاضی الخلعی فی الفوائد (۱/۵۰/۲۰) ترمذی فی الشمائل (۵۰) بغوی فی شرح السنة (۳۲۰۲) من طریق آخر عنه۔

فوائد: آجکل بھی سعودی عرب میں اِثْمُ سِرْمِ پایا جاتا ہے، منگوا کر ضرور استعمال کرنا چاہئے۔

۲۳۱۹۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَرْفُوعًا: ((عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِ، فَإِنَّهُ مُنَبِّتٌ لِلشَّعْرِ مُذْهِبٌ لِّلْقَذَى، مَصْفَاةٌ لِّلْبَصَرِ)). [الصحيحة: ۶۶۵]

سیدنا علی بن ابوطالب ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اِثْمُ سِرْمِ لازمی طور پر استعمال کیا کرو یہ بال اگاتا، آنکھ میں پڑنے والے تھکے یا ذرے کو نکال دیتا ہے اور آنکھ کی صفائی کرتا ہے۔“

تخریج: الصحيحۃ ۶۶۵۔ بخاری فی التاريخ (۸/۴۱۲) طبرانی (۱۸۳) ابو نعیم فی الحلیۃ (۱۷۸/۳)۔

اهمية لبن البقر

گائے کے دودھ کی اہمیت کا بیان

۲۳۲۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا: ((عَلَيْكُمْ بِاللَّبَنِ الْبَقَرِ، فَإِنَّهَا تَرْمُ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ)).

سیدنا عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ گائیوں کا دودھ استعمال کیا کرو کیونکہ یہ ہر قسم کا درخت کھاتی ہے (اس کا دودھ) ہر بیماری سے شفا ہے۔“

[الصحيحة: ۱۹۴۳]

تخریج: الصحيحۃ ۱۹۴۳۔ حاکم (۴۰۳/۴)۔

فوائد: مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین سے جتنی جڑی بوٹیاں اور درخت اگائے ہیں ان میں ایسی خاصیات اور جواہر ہیں کہ وہ گائے کے دودھ میں شامل ہو کر ہر بیماری سے نجات دلانے کا سبب بنتے ہیں۔

کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے

الحبة السوداء شفاء من كل داء الا

الموت

۲۳۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((عَلَيْكُمْ هَذِهِ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ))

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم کالے دانے یعنی کلونجی کا لازمی استعمال کرو کیونکہ اس میں موت کے

[الصحيحة: ۸۶۳]

علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۸۶۳۔ ترمذی (۲۰۳۱) احمد (۲/۲۴۱) نسائی فی الکبریٰ (۴۵۷۸) مسلم (۲۲۱۵/۸۸) ولم یسق لفظه۔
 فوائد: ہمیں آپ ﷺ کے ارشاد پر ایمان و یقین رکھتے ہوئے چاہئے کہ اپنے روزانہ کے کھانوں میں کلونجی کا استعمال جاری رکھیں۔

باب: التداى بالحبة السوداء

۲۳۲۲۔ عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، وَهِيَ الشَّوْنِيزُ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً)).
 سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم کلونجی جسے شونیز کہتے ہیں استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں شفا ہے۔“

[الصحيحة: ۲۳۰۵]

تخریج: الصحيحة ۲۳۰۵۔ احمد (۵/۳۵۳) ابو یعلیٰ کما فی اتحاف الخیرة (۵۲۸۶) ابن ابی شیبہ (۱۰/۸)۔

باب: من الطب النبوی

۲۳۲۳۔ عَنْ أَبِي أَبِي ابْنِ أُمِّ حَرَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَلَيْكُمْ بِالسَّنِيِّ وَالسَّنَوْتِ، فَإِنَّ فِيهِمَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: (الْمَوْتُ)). [الصحيحة: ۱۷۹۸]

سیدنا ابوالابی بن ام حرام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”تم سنا (مہندی کی طرح کی بوٹی) اور شہد کا استعمال لازمی طور پر کیا کرو کیونکہ اس میں ”سام“ کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔“ کہا گیا کہ ”سام“ کا کیا معنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”موت۔“

تخریج: الصحيحة ۱۷۹۸۔ ابن ماجہ (۳۳۵۷) حاکم (۲/۲۰۱) ابو نعیم فی المعرفة (۲۶۹۰)۔
 فوائد: ”سنوت“ کا معنی زیرہ اور پیپر بھی کیا گیا ہے۔

باب: الامر بعيادة المرضى واتباع

الجنائز

۲۳۲۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوعًا: ((عُودُوا الْمَرْضَى، وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ، تَذَكَّرُكُمْ الْآخِرَةُ)). [الصحيحة: ۱۹۸۱]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیماروں کی پیار پرسی کیا کرو اور جنازوں کے پیچھے چلا کرو تمہیں آخرت یاد آ جائے گی۔“

تخریج: الصحيحة ۱۹۸۱۔ ابو یعلیٰ (۱۱۳۰) الادب المفرد (۵۱۸) ابن حبان (۲۹۵۵) ابن المبارك فی الزهد (۲۳۸)۔

فوائد: میت مکمل طور پر خردی زندگی کے اوائل کی طرف منتقل ہو چکی ہوتی ہے۔ رہا مسئلہ مریض کا تو اس کی مرض جس میں وہ اب مبتلا ہے اس کی موت کا سبب بن سکتی ہے نیز انسان کو اپنی صحت و تندرستی کا احساس بھی ہوتا ہے۔ اس لئے بیماروں کی پیار پرسی اور میتوں کے پاس حاضری فکر آخرت کے احساسات پیدا کر سکتی ہے۔

نقصان العین

۲۳۲۵۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((الْعَيْنُ تَدْخُلُ الرَّجُلَ الرَّجُلَ الْقَبْرَ، وَالْجَمَلَ الْقَدْرَ)). رُوِيَ حَدِيثُ جَابِرٍ، وَأَبِي ذَرٍّ. [الصحیحة: ۱۲۴۹]

نظر بد کے نقصانات
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نظر بد آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں داخل کر دیتی ہے۔“ یہ حدیث سیدنا جابر اور سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے۔

تخریج: الصحیحة ۱۲۴۹۔ ابن عدی فی الکامل (۵/۱۸۳۱) ابو نعیم فی الحلیۃ (۷/۹۰) خطیب فی التاریخ (۹/۲۳۳)۔
فوائد: نظر بد کی حقیقت پر پہلے بحث ہو چکی ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نظر بد سے بڑا سا بڑا نقصان ہو سکتا ہے آدمی مر سکتا ہے اور اونٹ ذبح کے مرحلے تک پہنچ سکتا ہے۔

العین حق

۲۳۲۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((الْعَيْنُ حَقٌّ)). [الصحیحة: ۱۲۴۸]

نظر بد لگنا حق ہے
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نظر لگ جانا حق ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۲۴۸۔ بخاری (۵۷۳۰) مسلم (۲۱۸۷) ابوداؤد (۳۸۷۹) احمد (۲/۳۱۸)۔

۲۳۲۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((الْعَيْنُ حَقٌّ، تَسْتَنْزِلُ الْحَالِقَ)). [الصحیحة: ۱۲۵۰]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نظر لگ جانا حق ہے جو منحوس آدمی پر پڑتی ہے۔“

تخریج: الصحیحة ۱۲۵۰۔ احمد (۱/۲۷۷) حاکم (۲/۲۱۵) طبرانی فی الکبیر (۱۲۸۳۳)۔

التداوی من العین

۲۳۲۸۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ، سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتَفْسَلْتُمْ فَاغْسِلُوا)). [الصحیحة: ۱۲۵۱]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی، جب تم سے (نظر کے علاج کے لئے) غسل کرنے کے مطالبہ کیا جائے تو غسل کر دیا کرو۔“

تخریج: الصحیحة ۱۲۵۱۔ مسلم (۲۱۸۸) ترمذی (۲۰۲۳) مختصر آنسائی فی الکبری (۷۲۰)۔

فوائد: یہ بھی نظر بد کا علاج ہے کہ جس آدمی کی نظر لگی ہوئی تو وہ غسل کرے اور اس کا پانی ایک برتن میں جمع کر کے نظر زدہ آدمی کے سر اور کمر پر ڈالا جائے۔

الحبة السوداء شفاء من كل داء

السام

۲۳۲۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کالے دانے یعنی کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔“

اللَّهُ: ((فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ)). [الصحيحہ: ۸۵۹]

تخریج: الصحيحہ ۸۵۹۔ بخاری (۵۶۸۸) مسلم (۲۲۱۵) ابن ماجہ (۳۴۴۷) ترمذی (۲۰۴۱) بمعناہ۔

باب: فضل عجوۃ المدینہ

باب: مدینہ طیبہ کی عجوہ کھجور کی فضیلت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بالائی علاقے کی عجوہ کھجور کا نہار منہ استعمال کرنا ہر قسم کے جادو اور زہر سے شفا ہے۔“

۲۳۳۰۔ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ أَوَّلُ الْبُكَرَةِ عَلَى رِيقِ النَّفْسِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ سِحْرِ أَوْسَمَ)).

[الصحيحہ: ۲۰۰۰]

تخریج: الصحيحہ ۲۰۰۰۔ احمد (۶/۱۰۵۷۷) مسلم (۲۰۴۸) وقد تقدم برقم (۲۲۹۸) مختصراً۔

الفرار من الطاعون

طاعون سے بھاگنے کا بیان

عمرہ بنت قیس عدویہ کہتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور طاعون سے فرار ہونے کے بارے میں سوال کیا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”طاعون سے فرار اختیار کرنا جنگ سے بھاگ جانے کے مترادف ہے۔“

۲۳۳۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْفَرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ؟ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْفَرَارُ مِنَ الطَّاعُونِ كَالْفَرَارِ مِنَ الرَّحْفِ)).

[الصحيحہ: ۱۲۹۲]

تخریج: الصحيحہ ۱۲۹۲۔ ابن سعد (۸/۲۹۰) ابن راہویہ (۱۳۰۳) ابو یعلیٰ (۳۴۰۸) احمد (۶/۲۵۵۸۳)۔

این یحتجم و فی الأيام

سینگ کی کہاں لگوائی جائے گی اور کن دنوں میں

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گردن کی دونوں جانب دو پوشیدہ رگوں اور پیٹھ کے بالائی حصے پر سینگ لگواتے تھے اور (چاند کی) سترھویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو پچھنے لگواتے تھے۔

۲۳۳۲۔ عَنْ أَنَسٍ: ((كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى الْأُخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ، وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسِتْعِ عَشْرَةٍ، وَتِسْعِ عَشْرَةٍ، وَاحِدَى وَعَشْرِينَ)).

[الصحيحہ: ۹۰۸]

تخریج: الصحيحہ ۹۰۸۔ ترمذی (۲۰۵۱) حاکم (۲/۲۱۰) بغوی فی شرح السنہ (۳۲۳۳)۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سر میں سینگ لگواتے تھے اور اسے ام میث کہتے تھے۔

۲۳۳۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: ((كَانَ يَحْتَجِمُ فِي رَأْسِهِ، وَيُسَمِّيهِ امُّ مَيْثٍ)). [الصحيحہ: ۷۵۳]

تخریج: الصحيحہ ۷۵۳۔ تمام الرازی فی الفوائد (۱۵۳) خطیب فی التاريخ (۱۳/۹۵) طبرانی فی الاوسط (۷۸۱۳)۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے نظر

۲۳۳۴۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ

سے دم کروانے کا حکم دیتے تھے۔

يَا مُرَّهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ)).

[الصحيحة: ۲۵۲۱]

تخریج: الصحيحة ۲۵۲۱۔ مسلم (۵۵/۲۱۹۵) احمد (۶/۶۳) بخاری (۵۷۳۸) ابن ماجہ (۳۱۵۲) بنحوہ۔

نظر بد کا علاج

التداوی من العين

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نظر بد لگانے والے کو وضو کرنے کا حکم دیتے اور اس پانی سے اس آدمی کو غسل کرنے حکم دیتے جسے نظر بد لگی ہوتی۔

۲۳۳۵۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْمَرُ الْعَالَيْنَ فَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَوْعِينُ)).

[الصحيحة: ۲۵۲۲]

تخریج: الصحيحة ۲۵۲۲۔ ابو داؤد (۳۸۸۰) بیہقی (۹/۳۵۱) ابن ابی شیبہ (۸/۵۹)۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کوکھ کا درد ہو جاتا تھا ایک دن بہت سخت درد ہوا حتیٰ کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی اور ہم یہ گمان کر بیٹھے کہ آپ اپنے بستر پر ہی فوت ہو گئے ہیں۔ ہم نے آپ کی زبان ایک طرف کر کے دوسری طرف دوا ڈالی۔ جب آپ کو افادہ ہوا تو پہچان لیا کہ ہم نے دوائی ڈالی اور فرمایا: ”تمہارا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے نمونیا میں مبتلا کرے گا؟ اللہ تعالیٰ بیماری کو میرے خلاف راہ نہیں دے گا۔ اللہ کی قسم! گھر میں ہر فرد کی زبان ایک طرف کر کے دوسری طرف دوائی ڈالو ماسوائے میرے چچا عباس کے۔“ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں: گھر میں موجود ہر فرد کے منہ میں دوا ڈالی گئی آپ ﷺ کی ایک بیوی نے کہا: میں تو روزے دار ہوں۔ انھوں نے اسے کہا: دیکھ لے، ہم تو تجھے چھوڑ دیتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”گھر میں کوئی نہ بچے مگر اسے دوا ڈالی جائے؟“ تو پھر ہم نے اسے دوائی ڈالی اس حال میں کہ وہ روزے دار تھی۔

۲۳۳۶۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَتْ تَأْخُذُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْحَاصِرَةَ، فَاسْتَدَّتْ بِهِ جِدًّا، وَأَخَذَتْهُ يَوْمًا، فَأَعْمَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ عَلَى الْفَرَّاشِ، فَلَدَدْنَاهُ، فَلَمَّا أَتَقْنَا عَرَفْنَا قَدْ لَدَدْنَاهُ، فَقَالَ: كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ كَانَ يُسَلِّطُ عَلَيَّ ذَاتَ الْجَنْبِ؟ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَجْعَلَ لَهَا عَلَيَّ سُلْطَانًا، وَاللَّهِ لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لَدْتُمُوهُ إِلَّا عَمِيَ الْعَبَّاسُ. قَالَتْ: فَمَا بَقِيَ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لَدُّ، فَإِذَا مَرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ نِسَائِهِ تَقُولُ: أَنَا صَائِمَةٌ! قَالُوا: تُرَيْنَ أَنَا نَدْعُكَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدُّ؟ فَلَدَدْنَاهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ)).

[الصحيحة: ۳۳۳۹]

تخریج: الصحيحة ۳۳۳۹۔ احمد (۲/۱۱۸) ابن سعد (۲/۲۳۵) ابو یعلیٰ (۲۹۳۶) علقہ البخاری تحت الحديث (۴۳۶۸)۔
فوائد: جب آپ ﷺ کو افادہ ہوا تو تادیبی طور پر سب کو وہ دوا کھلائی گئی جو حاضرین نے آپ ﷺ کو دی تھی۔ چچا جان کا احترام و اکرام کرتے ہوئے ان کو مستثنیٰ قرار دیا۔

باب: طب نبوی کا بیان

باب: من الطب النبوی

بچھو کے ڈسے کا علاج نمک اور پانی کے ساتھ کرنا
سیدنا علی ؑ سے روایت ہے کہ ایک بچھو نے نبی ﷺ کو ڈنک مارا
اس حال میں کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ
ہوئے تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے یہ نمازی کو چھوڑتا ہے
نہ غیر نمازی کو۔ پھر پانی اور نمک منگوا یا وہ متاثرہ جگہ پر لگاتے
رہے اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾
اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھتے رہے۔“

[الصحيحة: ۵۴۸]

تخریج: الصحيحة ۵۴۸۔ طبرانی فی الصغیر (۲/ ۲۳) ابو نعیم فی اخبار اصبيان (۲/ ۲۲۳) ابو محمد الخلال فی فضائل
”قل هو الله احد“ (ق: ۲۰۴/۱)۔
فوائد: یہ بچھو کے ڈنک مارنے کا نبوی علاج ہے۔

گندگیاں شفاء کی راہ میں رکاوٹ ہیں

سیدنا عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”اگر جاہلیت کی نجاستوں نے اس (حجر اسود) کو نہ چھوا ہوتا
تو جب آفت والا آدی اسے چھوتا تو وہ صحت یاب ہو جاتا اور
زمین پر صرف یہی (حجر اسود) ہے جو جنت سے ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۲۶۱۹۔ بیہقی (۵/ ۷۸) وفی الشعب (۳۰۳۳) عنده ”عبدالله بن عمر“ والله اعلم۔ مسدد فی مسنده
كما فی المطالب العالیة المندة (۱۲۴۱) واتحاف الخیة (۳۳۳۹)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ حجر اسود جنت سے اتارا گیا۔ نیز یہ حدیث گناہوں کی سنگینی پر دلالت کر رہی ہے کہ جنت سے اترنے والا پتھر بھی ان
سے متاثر ہوئے بغیر نہ سکا۔ لہذا ہمیں خیال کرنا چاہئے کہ ہم گناہوں میں اس قدر نہ لتھڑ جائیں کہ جنت ہمیں قبول ہی نہ کرے۔

ہر بیماری کا علاج ہے

سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا:
”اللہ تعالیٰ نے جو بیماری نازل کی اس کی دوا بھی اتاری کسی کو
اس کا علم ہو گیا اور کسی کو نہ ہو سکا۔“

لکل داء دواء

۲۳۳۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَتْلُغُ بِهِ
النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً، إِلَّا أَقَدَّ أَنْزَلَ لَهُ
شِفَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ)).

[الصحيحة: ۴۵۱]

تخریج: الصحيحة ۴۵۱۔ احمد (۱/ ۴۱۳۳۷۷) ابن ماجہ (۴۳۳۸) مختصر الحمیدی (۹۰)۔

بكاء الصبي من العين

۲۳۴۰۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَمِعَ صَوْتَ صَبِيٍّ يَبْكِي، فَقَالَ: «(مَا لَصَبِيْكُمْ هَذَا يَبْكِي؟ لَهْلَأَ اسْتَرْقَيْتُمْ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ؟)».

تخریج: الصحیحة ۱۰۳۸۔ احمد (۶۲/۹) تفرد بهذا اللفظ وقد تقدم (۲۳۳۳)۔

نظر بد کی وجہ سے بچے کا رونا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ داخل ہوئے اور بچے کے رونے کی آواز سنی اور پوچھا: ”اس بچے کو کیا ہوا؟ یہ کیوں رو رہا ہے؟ تم نے اسے نظر کا دم کیوں نہیں کروایا؟“

يؤجر المؤمن من مصائبه

۲۳۴۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «(مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصْبٍ، وَلَا نَصَبٍ، وَلَا نَصَبٍ، وَلَا سَقَمٍ، وَلَا حَزَنٍ حَتَّى يَكُنْ يَوْمَهُ، إِلَّا كَفَّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ)».

[الصحیحة: ۲۵۰۳]

مومن کو اس کی مصیبتوں پر اجر دیا جاتا ہے

سیدنا ابوسعید اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”مسلمان کو جو بھی بیماری، کٹاف اور غم پہنچتا ہے، حتیٰ کہ وہ فکر جس کے لئے وہ فکر مند ہوتا ہے، تو اس کی وجہ سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔“

تخریج: الصحیحة ۲۵۰۳۔ مسلم (۲۵۷۳) ترمذی (۹۶۶) احمد (۲۳۳۳/۳) بخاری (۵۶۲۱) بنحوہ۔

فوائد: اس موضوع پر اسی باب میں بحث ہو چکی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ جب اپنے بندوں کو آزمائشوں میں مبتلا کرتا ہے تو اس وجہ سے ان کے درجات بلند کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

من ايام التحجيم فيه شفاء

۲۳۴۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: «(مَنْ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَسَبْعَ عَشْرَةَ، وَاحِدًا وَعِشْرِينَ، كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ)».

[الصحیحة: ۶۲۲]

سینگی کے شفاء والے دنوں کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے (چاند کی) سترہویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو سینگی لگوائی، تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفا ہوگی۔“

تخریج: الصحیحة ۶۲۲۔ ابوداؤد (۳۸۶۱) بیہقی (۳۳۰/۹) حاکم (۲۱۰/۳)۔

لا شفاء فی الحرام

۲۳۴۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «(مَنْ تَدَوَّى بِحَرَامٍ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ فِيهِ شِفَاءً)».

[الصحیحة: ۲۸۸۱]

حرام میں شفاء نہیں ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حرام چیز کے ساتھ علاج کیا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں شفا نہیں بنائے گا۔“

تخریج: الصحیحة ۲۸۸۱۔ ابو نعیم فی الطب (ق: ۱۳/۲)۔

فوائد: حرام چیز سے علاج کرنا منع ہے اس موضوع پر اسی باب میں احادیث گزر چکی ہیں۔

زبردستی طبیب (ڈاکٹر) بننے کی سزا

جزء التطب

۲۳۴۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يَعْلَمُ مِنْهُ طِبًّا، فَهُوَ ضَاوٍ)). [الصحيحه: ۶۳۵]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے (پوری واقفیت کے بغیر) علاج کیا اور وہ طب کے متعلق نہیں جانتا تھا تو وہ خود ذمہ دار ہوگا۔“

تخریج: الصحيحه ۶۳۵۔ ابوداؤد (۳۵۸۶) نسائی (۳۸۳۳) ابن ماجہ (۳۳۶۶) حاکم (۴/۳۱۲)۔

فوائد: کسی کا علاج کرنا بہت بڑی ذمہ داری ہے جب تک کوئی معالج مکمل مہارت حاصل نہیں کر لیتا اس وقت تک اسے کسی کا علاج نہیں کرنا چاہئے ورنہ نقصان کی صورت میں وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انسانیت کا احترام ہے کہ اگر کوئی کسی کا علاج کر کے اس کے ساتھ احسان کرنا چاہتا ہے تو انسانیت کو نقصان سے بچانے کے لئے اس میں یہ احسان کرنے کی صلاحیت بھی ہونی چاہئے۔

عیادت کرنے کا ثواب

اجر العیادة

۲۳۴۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخْضُضُ فِيهِ الرَّحْمَةُ حَتَّى يَجْلِسَ، فَإِذَا جَلَسَ انْغَمَسَ فِيهَا)). [الصحيحه: ۲۵۰۴]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کسی مریض کی بیمار داری کرنے کے لئے جاتا ہے وہ (اللہ کی) رحمت میں داخل ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بیٹھ جائے اور جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔“

تخریج: الصحيحه ۲۵۰۴۔ احمد (۳/۳۰۳) ابن ابی شیبہ (۳/۲۳۳) بیہقی (۳/۳۸۰)۔

فوائد: اس میں مریض کی بیمار داری کی فضیلت بیان کی گئی جو کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔

باب: طب نبوی کا بیان

باب: من الطب النبوی

کوڑی کی طرف دیکھنے کی کراہت

کراهة النظر الى المجذوم

۲۳۴۶۔ عَنْ أَبِي عَمَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((لَا تَدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ)). [الصحيحه: ۱۰۶۴]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوڑھ زدہ مریضوں کی طرف زیادہ نہ دیکھا کرو۔“

تخریج: الصحيحه ۱۰۶۴۔ بخاری فی التاريخ (۱/۱۳۸) ابن ماجہ (۳/۳۵۳) احمد (۱/۲۳۳)۔

فوائد: مقصود حدیث یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دیکھنے والا کوڑھ زدہ مریض سے کراہت کرنا شروع نہ کر دے اور ایسے کرنا غلط ہے کیونکہ وہ آزمائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے مریض کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ اس خیال سے بچانے کے لئے شریعت نے سرے سے دیکھنے سے یا زیادہ دیکھنے سے منع کر دیا۔

الحُمَى تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ

۲۳۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أُمُّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمُّ تَرْفَرَفَيْنِ؟ قَالَتْ: الْحُمَى لَا تَبَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ: ((لَا تَسْمِي الْحُمَى فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)).

[الصحيحة: ۱۲۱۵]

تخریج: الصحيحة ۱۲۱۵۔ الادب المفرد (۵۱۲) مسلم (۲۵۷۵) ابن سعد (۸/ ۳۰۸)۔

فوائد: پہلے بھی یہ بات ذکر کی جا چکی ہے کہ بیماریوں اور آزمائشوں کی وجہ سے تکلیف ضرور ہوتی ہے لیکن یہ چیز تسلی بخش ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تکالیف کی وجہ سے خطائیں معاف کر دیتا ہے۔ نیز اس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ بخار وغیرہ میں آدمی کا کوئی دخل نہیں ہوتا یہ تو محض منجانب اللہ ہوتا ہے لہذا شکوہ شکایت کے بغیر اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے پر راضی ہونا چاہئے۔

باب: نفی الشؤم واثبات اليهن

۲۳۴۸- عَنْ مَحْمَرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا شَوْمَ، وَقَدْ يَكُونُ الْيُحْنُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْمَرَاةِ وَالْفَرَسِ وَالْدَّارِ)). [الصحيحة: ۱۹۳۰]

تخریج: الصحيحة ۱۹۳۰۔ ابن ماجہ (۱۹۹۳) ترمذی (۲۸۲۳) طحاوی فی المشکل (۱/ ۳۱۳) طبرانی (۲۰/ ۳۳۶)۔

فوائد: اگر کسی آدمی کی بیوی نیک صالح اور اس کی فرمانبردار ہو سواری سرکش نہ ہو بلکہ مطیع و منقاد ہو اور خیر و بھلائی پر مشتمل کھانا گھر ہو تو اسے دشمنی سکون ملتا ہے اور دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہترین نتائج موصول ہوتے ہیں۔

۲۳۴۹- عَنْ حَبِيبَةَ بِنِ حَابِسِ التَّيْمِيِّ: حَدَّثَنِي أَبِي مَرْفُوعًا: ((لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنِ حَقٌّ، وَأَصْدَقُ الطَّيْرِ الْقَالَ)). [الصحيحة: ۲۹۴۹]

حبیہ بن حابس تیمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”الو میں کوئی نحوست نہیں ہے، نظر لگ جانا برحق ہے اور سب سے اچھا ٹکون نیک قال ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۲۹۴۹۔ الادب المفرد (۹۱۳) ترمذی (۲۰۶۱) احمد (۳/ ۶۷) ابو یعلیٰ (۵۸۳)۔

فوائد: دور جاہلیت میں لو کو ناکامی و نامرادی اور بد قسمتی و بد نصیبی کی نشانی سمجھا جاتا ہے، معذرت و مفسدت کے سلسلے میں کوئی چیز بھی متاثر بالذات نہیں ہے۔

بخار بنی آدم کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب یا ام مسیب کے پاس گئے اور فرمایا: ”تجھے کیا ہو گیا ہے؟ تو کانپ رہی ہے۔“ اس نے کہا: بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بخار کو گالی نہ دے، کیونکہ یہ بنو آدم کے گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے دھوئنی آگ کی میل پکھیل کو دور کر دیتی ہے۔“

۲۳۵۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَا يُورَدُ الْمَرْضَى عَلَى الْمُصْحَبِ)). [الصحيحہ: ۹۷۱]

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مریض کو صحتمند پر پیش نہ کیا جائے۔“

تخریج: الصحيحہ ۹۷۱۔ بخاری (۵۷۷۰) مسلم (۲۲۲۱) ابوداؤد (۳۹۱۱) ابن ماجہ (۳۵۴۱)۔

فوائد: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لاعدوی) [معلم] یعنی: کوئی بیماری متعدی نہیں ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لاعدوی) وفیر من المحدث من فرارک من الاسد۔ [بخاری] یعنی: کوئی بیماری متعدی نہیں ہے..... البتہ کوڑھ کے مریض سے اس طرح فرار اختیار کرو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔ ایک آدمی نے ایک خارش اونٹ کو یہ سوچ کر علیحدہ باندھ دیا کہ اس کی وجہ سے دوسرے اونٹوں کو خارش نہ لگ جائے۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: (فمن اعدى الاول؟) [بخاری مسلم] یعنی: تو پھر پہلے اونٹ کو خارش کی بیماری کس نے لگائی؟ مذکورہ بالا چار احادیث میں بیماری کے متعدی ہونے کی نفی بھی کی گئی ہے اور اسے ثابت بھی کیا گیا ہے۔ بلاشبہ کوئی بیماری فی نفسہ متعدی ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی، اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ابتداء بھی بیماری لگاتا ہے اور کبھی کسی کی بیماری کو کسی کے لئے سبب بھی بنا دیتا ہے۔ جن احادیث میں اس چیز کو ثابت کیا گیا، دراصل ان کے ذریعہ ضعیف العقیدہ لوگوں کے عقیدہ کی حفاظت کی گئی، یعنی ایک آدمی عوام کے کہنے کے مطابق کسی متعدی بیماری میں مبتلا آدمی کی تیمارداری کے لئے یا کسی اور مقصد کے لئے اس کے پاس بیٹھتا ہے اسی وقت میں اللہ تعالیٰ اس کو بیمار کرنے کا فیصلہ کر دیتے ہیں، ایسے میں وہ یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اس مریض کی وجہ سے مجھے بیماری لگی ہے۔ اس کو اصطلاح میں ”باب سد الذرائع“ سے تعبیر کرتے ہیں۔ بیماری کے متعدی ہونے کی نفی کرنے والی احادیث کا تعلق مضبوط عقائد کے حاملین جو ہر بیماری کو اللہ تعالیٰ کی منسوب کرتے ہیں، سے ہے۔

بھول کے علاج کا بیان

التداوی بالنسیان

۲۳۵۱۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، قَالَ: شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نِسْيَانَ الْقُرْآنِ ، فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ، فَقَالَ: ((يَا شَيْطَانُ أَخْرِجْ مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ فَعَلْ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)). قَالَ عُثْمَانُ : فَمَا نَسِيتُ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَحَبِّتُ أَلْ أَذْكُرُهُ. [الصحيحہ: ۲۹۱۸]

سیدنا عثمان بن ابو عاص ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن مجید بھول جانے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ”اوشیطان! عثمان کے سینے سے نکل جا۔“ (آپ ﷺ نے ایسے تین دفعہ کیا)۔ عثمان کہتے ہیں: اس کے بعد مجھے کوئی لفظ نہ بھولا کہ جس کو یاد کرنا میں پسند کرتا تھا۔

تخریج: الصحيحہ ۲۹۱۸۔ طبرانی فی الکبیر (۸۳۴۷) بیہقی فی الدلائل (۳۰۸/۵) ابن ماجہ (۳۵۴۸) من طریق آخر عنہ۔

فوائد: معلوم ہوا کہ شیطان مسلمان کے اندر گھس کر بھی اسے اعمال صالحہ سے روکنے کی مذموم کوشش کر سکتا ہے۔

چقندر کمزوری کے لیے بہت مفید ہے

سلف انفع للضعيف

۲۳۵۲۔ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ - عَلَيْهِ

سیدہ ام المندر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سیدنا علی ؓ جو ابھی ابھی صحت یاب ہوئے تھے لیکن

السَّلَامُ، وَعَلَى نَافِهِ وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهَا، وَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: ((مَهْ، إِنَّكَ نَافِهٌ))، حَتَّى كَفَّ عَلِيٌّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قُلْتُ: وَصَنَعْتُ شَعِيرًا وَسِلْقًا، فَجِئْتُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ! أَصَبُّ مِنْ هَذَا، فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ)). [الصحيحة: ۵۹]

بیاری کی وجہ سے کمزور تھے کے ہمراہ میرے پاس آئے۔ کچھ نیم پختہ کجوریں جو پک گئی تھیں، لٹکی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے کھانا شروع کر دیا اور سیدنا علی بھی کھانے کے لئے کھڑے ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے یوں کہہ کر منع کرنا شروع کر دیا: ”رک جاؤ“ کیونکہ تم میں ابھی تک بیاری کی کمزوری باقی ہے۔ ”آپؐ رک گئے۔ میں نے جو اور چند رک کا ایک کھانا تیار کیا اور آپؐ کے پاس لے کر آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے علی! یہ کھانا کھا“ یہ تیرے لئے زیادہ مفید ہے۔“

تخریج: الصحيحة ۵۹۔ ابو داؤد (۳۸۵۶) ترمذی (۲۰۳۷) ابن ماجہ (۲۳۳۲) احمد (۳۶۳/۶)۔

فوائد: معلوم ہوا کہ مریض کے لئے بعض کھانے نامناسب ہیں اور جبکہ بعض کھانوں کا استعمال مناسب ہے اس سلسلے میں مریض کو اپنے معالج کے نصاب پر عمل کرنا چاہئے۔ کھادت ہے کہ سولاج سے ایک پرہیز بہتر ہے۔



(۱۹) الطَّهَارَةُ وَالْوُضُوءُ

طہارت اور وضوء کا بیان

۲۳۵۳۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَتَاهُ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ، فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ، فَلَمَّا قَرَعَ مِنَ الْوُضُوءِ، أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَتَضَعُ بِهَا كُرْجَةً)) [الصحيحه: ۸۴۱]

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، جب وحی شروع ہوئی، تو آغاز میں ہی جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے، آپ کو وضو اور نماز کا طریقہ سکھایا جب وضو سے فارغ ہوئے، پانی کا ایک چلو لیا اور اس کے ساتھ اپنی شرمگاہ پر چھینے مارے۔

تخریج: الصحيحه ۸۴۱۔ ابن ماجه (۳۳۳) احمد (۱۶۱/۳) حاکم (۲۱۸/۳) بیہقی (۱۶۱/۱)۔

فوائد: سنن ابی داؤد، ابن ماجہ اور نسائی وغیرہ کی دیگر روایات میں صراحت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وضو کے بعد چھینے مارنے کا معمول رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے۔ اس لیے وضو کے بعد شرمگاہ والی جگہ پر چھینے مارنا مسنون ہے۔ نیز پیشاب کے قطرات وغیرہ کا دوسرے بھی ختم ہو جاتا ہے۔

کامل وضوء کرنے کی اہمیت کا بیان

اہمیت اتمام الوضوء

۲۳۵۴۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَزَيْدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَشُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ، وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، كُلُّهُمْ هَؤُلَاءِ سَمِعُوا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اتِمُّوا الْوُضُوءَ، وَنَهْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)) [الصحيحه: ۸۷۲]

خالد بن ولید، زید بن ابی سفیان، شرحبیل بن حسنہ، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم وضو پورا کرو، (خشک) ایزھیوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے۔

تخریج: الصحيحه ۸۷۲۔ ابن ماجه (۳۵۵) ابن خزيمة (۲۱۵) مطولا۔

فوائد: اس حدیث طیبہ سے واضح ہوا کہ وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے۔ بعض لوگ وضو میں پاؤں پر مسح کرتے ہیں جو کہ قطعاً درست نہیں، قرآنی آیت کی حقیقی تفسیر احادیث نبویہ کی روشنی میں کی جائے تو یہ بات بالکل عیاں ہوتی ہے کہ پاؤں پر مسح نہیں بلکہ پاؤں اچھی طرح دھونا فرض ہے۔ بصورت دیگر وضو بھی نہیں ہوگا اور آدمی جہنم کی وعید کا مستحق ٹھہرے گا۔

مسائل المسح على الخفين

٢٣٥٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((إِذَا
أَدْخَلَ أَحَدُكُمْ رَجُلَيْهِ فِي خُفَيْهِ وَهُمَا
طَاهِرَتَانِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا، ثَلَاثَ لِلْمُسَافِرِ،
وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ)) (الصحيحه: ١٢٠١)

تخريج: الصحيحة ١٢٠١- ابن أبي شيبة (١/ ١٢٣)-.

خفین پر مسح کے مسائل

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اس حال میں اپنے پاؤں موزوں میں داخل کرے کہ وہ دونوں پاک ہوں تو وہ اُن دونوں پر مسح کرے۔ تین دن مسافر کے لیے، ایک دن اور ایک رات مقیم کے لیے۔

فوائد: موزوں پر صبح کرنا درست ہے۔ موزے اگر با وضو پہنے ہوں تو وضو ٹوٹنے کے بعد دوبارہ وضو کے لیے موزے اتارنا ضروری نہیں۔ بلکہ موزوں کے اوپر والے حصہ پر صبح کر لیتا تحمیل وضو کے لیے کافی ہے۔ مقیم کے لیے ایک دن اور رات اور مسافر کو تین دن تک موزوں پر صبح کی اجازت ہے اور یہاں یہ بات سمجھنا اہم ضروری ہے کہ صبح کی ابتداء وضو ٹوٹنے کے بعد پہلے صبح سے کی جائے گی۔ مثلاً زید نے بروز جمعہ 9 بجے صبح وضو کر کے موزے پہنے اب اس کا وضو مغرب تک برقرار رہا تو وہ ہفتہ 9 بجے تک نہیں بلکہ مغرب تک صبح کر سکتا ہے کیونکہ مدت کا آغاز حدث سے ہوگا۔

جراہوں پر مسح: موزوں کی طرح جراہوں پر مسح کرنا بھی درست ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَسَحَ عَلَى الْحَوْرَيْنِ وَالتَّلْعَيْنِ** نبی نے وضو کیا اور جراہوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام البانی سمیت کثیر محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ جراہوں اور جوتوں پر مسح جائز ہے۔ نیز جوتوں پر مسح کا مطلب یہ ہے کہ عرب کے جوتوں میں صرف تمہ ہی لگا ہوا ہوتا تھا اور وہ جراہوں پر مسح کرنے میں رکاوٹ نہ تھا، جوتوں کی بناوٹ ہوائی چپل نما تھی، پاؤں کا اوپر والا حصہ تقریباً نیچا ہی رہتا تھا۔ صحابہ کرام میں حضرت انس، براء بن عازب، ابو امامہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ سے بھی جراہوں پر مسح کرنا ثابت ہے بلکہ جراثیں موزوں کے مدلولی میں ہی شامل ہیں۔ علامہ دلالی رحمہ اللہ نے جید سند سے اپنی مشہور کتاب ”الکفی والاسماء“ میں نقل فرمایا ہے کہ جلیل القدر تابعی حضرت ارزق بن قیس کہتے ہیں، میں نے سیدنا انس کو دیکھا کہ اُن کا وضو ٹوٹ گیا تو انہوں نے نیا وضو کرتے ہوئے اپنی اون کی جراہوں پر مسح کیا۔ میں نے کہا آپ ان پر بھی مسح کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ بھی خفاف (یعنی موزے) ہے۔ اگر چہ اون کے ہیں۔ خادم رسول سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی صراحت سے واضح ہوا کہ موزے صرف چمڑے ہی کے نہیں ہوتے بلکہ ہر اُس لفافے کو شامل ہیں جو اچھی طرح پاؤں کو ڈھانپ لے اور جراثیں لغوی و قیاسی لحاظ سے بھی موزوں کے مدلول سے خارج نہیں۔ نیز یاد رہے! احناف کے نزدیک بھی جراہوں پر مسح کرنا جائز ہے مگر وہ یہ شرط لگاتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ موٹی، بجلد یا متعل ہوں۔ امام ابو یوسف، امام محمد فرماتے ہیں جراہوں پر مسح جائز ہے، جبکہ موٹی ہوں باریک نہ ہوں۔ لیکن اُن کی یہ شرط خود ساختہ ہے جس کی دین میں کوئی حیثیت نہیں لہذا جس کو آپ جراب کہہ سکتے ہیں، اُس پر مسح کرنا جائز ہے۔ واللہ یہدی الی الحق

اهمية الوتر في الوضوء وغيره

٢٣٥٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا: ((إِذَا

وضوء وغیرہ میں طاق کی اہمیت کا بیان

ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، جب تم میں سے کوئی ایک

استنجا کرے تو وہ طاق استنجا کرے اور جب ناک جھاڑے تو طاق ناک جھاڑے۔

سُتَجَمَّرَ أَحَدُكُمْ فَلَيْسَتْ جَمْرٌ وَتَرَأَى، وَإِذَا اسْتَشْتَرَّ فَلَيْسَتْ شَرٌّ وَتَرَأَى)) (الصحيحة: ۱۲۹۵)

تخریج: الصحيحة ۱۲۹۵۔ حمیدی (۹۵۷) ابو نعیم فی المستخرج (۵۶۰) بهذا اللفظ، مسلم (۲۳۷) مختصراً۔

الإستنشار ثلاثاً

تین مرتبہ ناک جھاڑنے کا بیان

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو اور وضو کرے تو اپنی ناک کو تین دفعہ جھاڑے۔ کیونکہ شیطان اُس کی ناک کی ہڈی پر رات گزرتا ہے۔

۲۳۵۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اسْتَقْبَضَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ، فَنَوَظًا، فَلْيَسْتَنْشِرْ ثَلَاثًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ)) (الصحيحة: ۳۹۶۱)

تخریج: الصحيحة ۳۹۶۱۔ بخاری (۳۲۹۵) مسلم (۲۳۸) ابو عوانہ (۲۳۸/۱) نسائی (۹۰)۔

تطهير الثوب من دم الحيض

حیض کے خون سے کپڑا صاف کرنے کا بیان

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا، کیا فرمان ہے آپ کا ہم میں سے اُس عورت کے متعلق جس کے کپڑوں کو حیض کا خون لگے، وہ کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کے کپڑے کو حیض کا خون لگے تو وہ اُس کو کھرچے پھر اُس کو پانی کے ساتھ دھوئے اور ایک روایت میں ہے اُس کو پانی کے ساتھ کھرچے اور پھر سارے کو پانی کے ساتھ دھولے اور پھر اُس میں نماز پڑھ لے۔

۲۳۵۸۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، أَنَّهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ امْرَأَةً رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، كَيْفَ تَصْنَعُ فِيهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَصَابَ ثَوْبٌ إِحْدَاكُمُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لَتَضْحَهُ بِالْمَاءِ (وَفِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ انْضَحِي فِي مَسَائِرِهِ) ثُمَّ لَتَصْلِي فِيهِ)) (الصحيحة: ۲۹۹)

تخریج: الصحيحة ۲۹۹۔ بخاری (۳۰۷) مسلم (۲۹۱) ابوداؤد (۳۶۱) مالک فی الموطا (۶۱/۱)۔

فوائد: حیض کا خون نجس ہے۔ کپڑے پر لگا ہو تو اُس میں نماز پڑھنا درست نہیں بلکہ اُس جگہ کو اچھی طرح کھرچتے ہوئے دھو لینا چاہیے، اگر کھرچنے اور دھونے کے بعد خون کی رنگت یا خون کا نشان کپڑے پر باقی رہے تو یہ قابل مواخذہ نہیں بلکہ اُس میں نماز پڑھنا درست ہے۔

الوضوء من مس فرجه

اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضوء کرنا

بسرہ بنت صفوان ؓ سے روایت ہے بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ کو لگائے تو وضو کرے۔

۲۳۵۹۔ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَقْبَضَ أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ))

[الصحيحة: ١٢٣٥]

تخريج: الصحيحة ١٣٣٥- نسائي (٢٢٢٦) حاكم (١/ ١٣٦) 'بيهقي (١/ ١٣٢) بهذا اللفظ-

[illegible]

۲۳۶۰۔ قَالَ ﷺ: ((إِذَا التَّمَى الْخُتَّانِ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)) وَرَدَ بِهَذَا اللَّفْظِ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، وَأَبِي مُرَيْرَةَ، وَغَيْرِهِمْ۔ [الصحيحہ: ۱۲۶۱]

آپ ﷺ نے فرمایا: جب دونوں شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ یہی الفاظ حضرت عائشہ، عبد اللہ بن عمرو بن عاص، ابو ہریرہؓ اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ سے منقول ہیں۔

تخريج: الصحيحة ١٣٦١- (١) عائشة: أحمد (٢٣٩/٦) ومسلم (٣٣٩) بمعناه- (٢) عبدالله بن عمرو: ابن ماجه (٦١١) أحمد (٢/١٤٨)- (٣) ابو هريرة رضي الله عنه: يبهقي (١/١٦٣) ومسلم (٣٣٨) بنحوه-

فوائد: آغاز اسلام میں میاں بیوی کے لیے یہ آسانی تھی کہ اگر مباشرت کے وقت انزال نہیں ہوا تو غسل کرنا ضروری نہیں تھا بلکہ آپ کا ارشاد تھا کہ **الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ** پانی سے پانی، یعنی غسل کا پانی منی کا پانی نکلنے پر واجب ہوتا ہے۔ سنن ابی داؤد، ابن ماجہ اور سنن بیہقی وغیرہ میں سند صحیح صحابی رسول کا فرمان موجود ہے کہ آغاز اسلام میں محض دخول پر غسل اس لیے ضروری نہیں تھا کہ لوگوں کے پاس کپڑے بہت کم تھے۔ **لَمْ يُعْرَ بِالْفُتُلِ وَنَهَى مِنْ ذَلِكَ** پھر بعد میں غسل کا حکم دیا گیا اور پہلی رخصت سے منع کر دیا گیا اور مندرجہ

بالا حدیث سے ہی پہلا حکم منسوخ ہوا اور اب حکم یہ ہے کہ دخول پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

باب: وجوب التطہیر من الغائط

۲۳۶۱۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَتَمَسَّحْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، (وَلْيُزِلْ رَوَابِئَهُ): فَلْيَتَمَسَّحْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ)) وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ، وَالسَّائِبِ بْنِ خَلَادٍ، وَأَبِي أَيُّوبٍ الْأَنْصَارِيِّ۔ [الصحيحہ: ۳۳۱۶]

باب: قضائے حاجت کے بعد طہارت کا وجوب
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کرے تو تین مرتبہ استنجاء کرے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ تین پتھروں کے ساتھ استنجاء کرے۔ یہ الفاظ حضرت جابر، سائب بن خلاد، ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہیں۔

تخریج: الصحيحہ ۳۳۱۶۔ (۱) جابر: احمد (۳۳۶/۳) ابن خزيمة (۷۶) بنحوہ۔ (۲) السائب بن خلاد: بخاری فی التاريخ (۱۵۱/۳) طبرانی (۶۶۲۳) (۳) ابوایوب رضی اللہ عنہ: طبرانی فی الکبیر (۴۰۵۵) وفی الاوسط (۳۱۷۰)۔

من ادب الخلاء

۲۳۶۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلَانِ، فَلْيَتَوَارَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ، وَلَا يَتَحَلَّكَانِ عَلَى طَرَفَيْهِمَا، لِإِنَّ اللَّهَ يَنْقُثُ عَلَى ذَلِكَ)) [الصحيحہ: ۳۱۲۰]

بول و براز کے آداب

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو آدمی قضائے حاجت کے لیے جائیں تو ان میں سے ہر ایک اپنے دوسرے ساتھی سے چھپ جائے اور پاخانہ کرتے وقت آپس میں باتیں نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

تخریج: الصحيحہ ۳۳۰۔ الوهم والایہام لا بن القطان (۲۲۰/۵) و اتحاف المہرۃ لابن حجر (۳۳۳) من رواية ابن السكن۔

ترجمہ: بعض دیہاتوں میں باہر کھلی فضا میں قضائے حاجت کرتے ہوئے پردے اور خاموشی کا اہتمام نہیں کیا جاتا، جبکہ بے پردگی یا ایسی حالت میں گفت و شنید کرنا اللہ کی ناراضگی مول لینے کے مترادف ہے۔ یاد رہے! اکیلا آدمی بھی قضائے حاجت کرتے ہوئے کسی دوسرے سے ہم کلام ہونے باتوں کا حجاب دے۔

وضوء اور مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضوء کرے پھر نماز ہی کے لیے مسجد کی طرف لکے تو ہمیشہ اس کا پایاں پاؤں گناہ مٹاتا رہتا ہے اور دوسرا نیکی لکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔

فضل الوضوء و مشی إلى المسجد

۲۳۶۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَا يَنْزِعُهُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَمْ تَزَلْ رِجْلُهُ الْمُسْرَى تَمْحُو سَيِّئَةً، وَتُكْتُبُ الْأُخْرَى حَسَنَةً، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ))۔

[الصحيحة: ۱۲۹۶]

تخریج: الصحیحة ۱۲۹۶۔ طبرانی فی الکبیر (۱۳۳۲۸) حاکم (۲۱۷/۱) بیہقی فی الشعب (۲۸۸۳)۔

وضوء کے وقت تشبیک کی ممانعت

ممانعة التشبیک فی الوضوء

۲۳۶۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ لِلصَّلَاةِ، فَلَا يُشَبِّكُ

بَيْنَ أَصَابِعِهِ)) [الصحيحة: ۱۲۹۴]

تخریج: الصحیحة ۱۱۹۳۔ طبرانی فی الاوسط (۸۳۲) ابن خزيمة (۳۳۰) حاکم (۲۰۶/۱) من طریق آخر عنه۔

ناک جھاڑنے کا حکم

امر الانتشار

۲۳۶۵۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْشُرْ،

وَإِذَا اسْتَجَمَرْتَ فَأَوْتِرْ)) [الصحيحة: ۱۳۰۵]

سلمہ بن قیس اشجعی سے روایت ہے کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو وضو کرے تو ناک جھاڑ اور جب استنجاء کرے تو طاق کر۔

تخریج: الصحیحة ۱۳۰۵۔ ترمذی (۲۷) نسائی (۸۹) ابن ماجہ (۳۰۶) احمد (۳۳۹/۳) (۳۲۰)۔

انگلیوں کے خلال کا استحباب

استحباب تخليل الأصابع

۲۳۶۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ

وَرِجْلَيْكَ)) [الصحيحة: ۱۳۰۶]

ابن عباس سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر۔

تخریج: الصحیحة ۱۳۰۶۔ ترمذی (۳۹) احمد (۲۸۷/۱) حاکم (۱۸۲/۱)۔

قضاء حاجت کے لیے قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا حرام

تحريم استقبال القبلة و ادبارها

ہے

للحاجة

۲۳۶۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا: ((إِذَا

جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ

الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا)) [الصحيحة: ۱۳۰۱]

ابو ہریرہ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے: جب تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو نہ وہ قبلہ کی طرف رخ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔

تخریج: الصحیحة ۱۳۰۱۔ مسلم (۲۶۵) ابو عوانہ (۲۰۰/۱) بہذا اللفظ ابو داؤد (۸) ابن ماجہ (۳۱۲) مطولاً من طریق آخر۔

ختنہ کا بیان

بيان من الختنة

انس بن مالک سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

۲۳۶۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

(ایک عورت سے) فرمایا: جب تو ختنہ کرے تو معمولی سا کٹڑا کاٹ دے اور جڑ سے نہ کاٹ کیونکہ یہ چہرے کو روشن کرتا ہے اور شوہر کے لیے لذت بخش ہوتا ہے۔

اللہ ﷻ: ((إِذَا خَفَضْتَ فَأَيْسِرِي وَلَا تَنْهَكِي، فَإِنَّهُ أَسْرَى لِلْوَجْهِ، وَأَحْطَى لِلزَّوْجِ)).

[الصحيحة: ۷۲۲]

تخریج: الصحيحة ۷۲۲۔ الاوالبی فی الکنی (۱۲۲/۲) خطیب فی التاریخ (۳۲۷/۵) طرانی فی الاوسط (۲۲۷۳)۔

فوائد: عرب میں بچی کا بھی ختنہ کیا جاتا تھا اور اس حدیث میں ختنہ کرنے والی عورت کو ختنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے، کہ زیادہ عضوئیں کاٹنا چاہیے۔

اجتناب الظل والطريق بالحاجة

۲۳۶۹۔ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَ قَوْمَهُ وَعَلَّمَهُمْ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَوْمًا - وَهُوَ سَمَاءُ يَلْعَبُ - مَا بَقِيَ لِسُرَاقَةَ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَكُمْ كَيْفَ التَّغَوُّطُ؟ فَقَالَ سُرَاقَةُ: ((إِذَا ذَهَبْتُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَاتَّقُوا الْمَجَالِسَ عَلَى الظِّلِّ وَالطَّرِيقِ، خُذُوا النِّبْلَ، وَاسْتَنْشِبُوا عَلَى سَوْفِكُمْ وَاسْتَجْمِرُوا وَتَرَاءَ)) [الصحيحة: ۲۷۴۹]

تخریج: الصحيحة ۲۷۴۹۔ طبرانی فی الاوسط (۵۱۹۳)۔

فوائد: اسلام ایک عالمگیر دین ہے اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جب تک دین کے تمام آداب و مسائل مکمل نہیں ہوئے تب تک اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اپنے ہاں نہیں بلایا جب دین مکمل ہو گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گھریلو مسائل سے لے کر حکمرانی کے تمام قوانین سیکھ لئے اور اطراف عالم میں پھیل گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو اپنے ہاں بلایا۔ اب الحمد للہ صحابہ کرام، تابعین عظام اور حضرات محدثین کی شب و روز کی محنتوں سے ہمارے پاس پورے کا پورا دین محفوظ ہے۔ حتیٰ کہ قضائے حاجت کے جمیع آداب کتب احادیث میں موجود ہیں۔ مگر صد افسوس! آج کل اپنی طرف سے دین میں اضافہ کیا جا رہا ہے اور لوگوں نے دین اسلام کے مقابلہ میں ایک نیا عقیدہ بدعت ایجاد کر رکھی ہے جو کہ سراسر گمراہی و ضلالت ہے۔

احتلام المرأة و صفتها

عورت کے احتلام اور اس کی صفت کا بیان

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عورت کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کہ جب وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی احتلام کے نشانات)؟ رسول اللہ ﷺ نے

۲۳۷۰۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ

فَاتَرَكْتُ فَعَلَيْهَا الْفُسْلُ)). فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَكُونُ هَذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، مَاءُ
الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضٌ، وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَفِيقٌ
أَصْفَرٌ، فَأَيُّمَا سَبَقَ أَوْ عَلَا أَشْبَهَهُ الْوَلَدُ))

[الصحيحه: ۱۳۴۲]

فرمایا: جب عورت یہ دیکھے تو اس پر غسل لازم ہے۔ حضرت ام
سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا عورت کو بھی ایسے (یعنی احتلام)
ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، آدمی کی منی گاڑھی سفید ہوتی ہے
اور عورت کی منی باریک زرد ہوتی ہے اور ان دونوں میں سے جو
سبقت لے جائے یا غالب آجائے تو اسی پر بچے کی مشابہت
ہوتی ہے۔

تخریج: الصحيحه ۱۳۴۲۔ مسلم (۳۰/۳۱۱) ابو عوانه (۱/۲۸۹) ابن ماجه (۲۰۱/۱) احمد (۱۲۱/۳)۔

فوائد: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خاتون خانہ کو اپنے مخصوص مخفی مسائل بھی بوقت ضرورت عالم دین سے پوچھنے چاہئیں۔
اگر کوئی عورت شرم و حیا کی وجہ سے خود نہیں پوچھ سکتی تو وہ کسی عمر رسیدہ خاتون کے ذریعے عالم دین سے دریافت کر سکتی ہے۔ کیونکہ مخفی
مسائل میں شرم کرتے ہوئے سوال ہی نہ کرنا بسا اوقات گمراہی اور نقصان کا سبب بنتا ہے۔ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے انصار کی
عورتوں کی تعریف کی اور فرمایا: نِعَمَ النِّسَاءِ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنَّ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَسْأَلُنَّ عَنِ الدِّينِ وَأَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِيهِ
انصار کی عورتیں بہت اچھی تھیں، ان کو دین کے متعلق سوال کرنے اور دین کی سمجھ حاصل کرنے میں شرم و حیا رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔
یاد رہے! عالم دین کو بھی تحریر یا اشارے کنایہ میں بطریق احسن صحیح جواب دینا چاہیے۔

باب: من ادب الخلاء

باب: قضاء حاجت کے آداب

اجتناب التسليم عند الخلاء

۲۳۷۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَجُلًا مَرَّ
عَلَى النَّبِيِّ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتَنِي عَلَى مِثْلِ هَذِهِ الْحَالَةِ، فَلَا
تُسَلِّمْ عَلَيَّ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ، لَمْ أَرَوْدْ
عَلَيْكَ)) [الصحيحه: ۱۹۷]

قضاء حاجت کے وقت سلام کرنے سے اجتناب کرنا
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک ایک آدمی رسول
اللہ کے پاس سے اس حال میں گزرا کہ آپ پیشاب کر رہے
تھے، تو اُس نے آپ پر سلام کیا، رسول اللہ نے (بعد میں) فرمایا:
جب تو مجھے اس حال میں دیکھے تو مجھے سلام نہ کہہ، اگر تو نے ایسا
کیا تو میں تجھے جواب نہیں دوں گا۔

تخریج: الصحيحه ۱۹۷۔ ابن ماجه (۳۵۲/۱) ابن ابی حاتم فی العلل (۲۸/۱) ابن عدی فی الکامل (۴/۲۵۷)۔

فوائد: جب آدمی حالت بول و براز میں ہو تو اُس کو سلام کرنا مکروہ ہے اور کراہت و ممانعت کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے واضح طور
پر فرمایا: فَلَا تُسَلِّمْ عَلَيَّ ایسی حالت ہو تو مجھے سلام نہ کر۔ اس موقع یا اس جیسی حالت کے موقع کے علاوہ دوسرے کسی موقع پر سلام
کرنا مکروہ نہیں۔ بعض حنفی فقہاء وغیرہ نمازی پر یا تلاوت قرآن کرنے والے پر یا دعا مانگنے والے پر یا دوران خطبہ سلام کرنے کو مکروہ
کہتے ہیں جو کہ قطعاً درست نہیں۔ اس لیے کہ کسی عمل کو مکروہ قرار دینے کے لیے شریعت سے دلیل و بنا لازمی و ضروری ہے اور ایسی کوئی
دلیل شریعت میں موجود نہیں کہ جس سے ان مواقع پر سلام کرنے کی کراہت و ممانعت ہو البتہ ایسے مواقع پر جواز کی صحیح احادیث موجود

ہیں۔ تفصیل کے لیے ہماری کتاب ”آپ پر سلامتی ہو“ کا مطالعہ فرمائیں۔

بے وضوء کا نماز سے نکلنے کا بیان

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی پاک سے روایت کرتی ہیں، جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اس کا وضوء ٹوٹ جائے، تو وہ اپنی ناک پکڑے (اور صف سے) نکل جائے۔

خروج المحدث من الصلاة

۲۳۷۲۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَأَخَذْتُ، فَلْيَمْسِكْ عَلَى أَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ)) [الصحيحہ: ۲۹۷۶]

تخریج: الصحيحہ ۲۹۷۶۔ ابن ماجہ (۱۲۲۲) ابو داؤد (۱۱۱۳) دارقطنی (۱/ ۱۵۷) ابن خزيمة (۱۰۱۹)۔

فوائد: ناک پکڑ کر صف سے نکلنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ دوسرے نمازیوں کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ شخص بے وضوء ہو گیا ہے۔ بصورت دیگر بدگمانی کی کوئی شکل پیدا ہو سکتی ہے۔

خفین پر مسح کا بیان

عقبہ بن عامر جعفیؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں جمعہ والے دن شام سے مدینہ کی طرف نکلا اور حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس گیا۔ تو آپ نے کہا تو نے موزوں کو اپنے پاؤں میں کب پہنا؟ میں نے کہا جمعہ والے دن، آپ نے فرمایا: کیا تو نے ان دونوں کو اتارا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو نے سنت کو پایا ہے۔

مسح علی الخفین

۲۳۷۳۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُعْفِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَدَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: مَتَى أَوْلَحْتَ خُفَيْكَ فِي رَجْلَيْكَ؟ قُلْتُ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَالَ: فَهَلْ نَزَعْتَهُمَا؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((أَصَبْتَ السُّنَّةَ)) [الصحيحہ: ۲۶۲۲]

تخریج: الصحيحہ ۲۶۲۲۔ طحاوی (۱۱/ ۳۸) دارقطنی (۱/ ۱۹۶) حاکم (۱/ ۱۸۴۱۸۰) بیہقی (۱/ ۲۸۰) و تقدم برقم (۲۰۳۷)۔

مسواک کی تاکید کا بیان

انسؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں مسواک کے متعلق بہت زیادہ تاکید کی۔

تأكيد السواك

۲۳۷۴۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السَّوَاكِ))

[الصحيحہ: ۲۹۹۵]

تخریج: الصحيحہ ۲۹۹۵۔ بخاری (۸۸۸) نسائی (۶) احمد (۳/ ۱۴۳)۔

احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا

صفوان بن امیہ سے روایت ہے، کہتے ہیں ایک آدمی زعفران میں تھمڑا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اُس پر لباس بھی تھا اور اُس نے عمرے کا احرام بھی باندھا تھا، اُس نے کہا: اے اللہ کے

الغسل الاحرام

۲۳۷۵۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُتَمَتِّعٌ بِالْعُلُوفِ، عَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ قَدْ أُحْرِمَ بِعُمَرَةٍ، فَقَالَ: كَيْفَ تَأْتُرُنِي

رسول آپ مجھے میرے عمرہ کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے ﴿وَاتِمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ آیت نازل کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرہ کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اُس نے کہا میں ہوں اللہ کے رسول، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے کپڑے اتار دے اور غسل کر اور حسب استطاعت پاکی حاصل کر۔ اور جو تو اپنے حج میں کرنے والا ہے، وہی اپنے عمرہ میں کر۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي عُمْرَتِي؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ -عَزَّوَجَلَّ-: ﴿وَاتِمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّ السَّائِلِ عَنِ الْعُمْرَةِ؟)) فَقَالَ: [مَا] أَنَا [ذَا] فَقَالَ: ((أَلَيْ عَنكَ لِيَا بَكَ وَاعْتَسِلْ، وَاسْتَنْقِ مَا اسْتَطَعْتَ، وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ، فَاصْنَعُ فِي عُمْرَتِكَ)) [الصحيحه: ۲۷۶۵]

تخریج: الصحيحه ۲۷۶۵۔ طبرانی فی الاوسط (۱۸۳۶) ابن ابی حاتم فی التفسیر (۳۳۴/۱) ابن عبدالبر فی التمهید (۲/۲۵۱)۔

کفر کے بال ختم کرنا

ابن جریج سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے شمیم بن کلیب جہنی کے متعلق خبر دی گئی وہ اپنے باپ، اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا میں مسلمان ہو گیا ہوں، نبی کریم ﷺ نے اُس کو کہا: اپنے سے کفر کے بال پھینک دے، یعنی آپ اُسے بال مونڈھنے کا کہہ رہے تھے، ابن جریج کہتے ہیں، ایک دوسرے نے مجھے اُن کے متعلق خبر دی کہ نبی نے دوسرے کو کہا اپنے جسم سے کفر کے بال اتار اور ختم کر۔

القاء شعر الکفر

۲۳۷۶۔ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ كَلَيْبٍ [الْجُهَنِيِّ] عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: قَدْ أَسْلَمْتُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَيْ عَنكَ شَعْرُ الْكُفْرِ، يَقُولُ [إِحْلِقْ]) قَالَ: وَأُخْبِرَنِي آخَرَ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِآخَرٍ: ((أَلَيْ عَنكَ شَعْرُ الْكُفْرِ، وَآخَرَتَيْنِ)) [الصحيحه: ۲۹۷۷]

تخریج: الصحيحه ۲۹۷۷۔ عبدالرزاق (۹۸۳۵) ومن طريقه احمد (۴/۳۱۵) وابوداؤد (۳۵۶) والبيهقي (۱/۱۷۲)۔
فوائد: دیگر روایات میں نو مسلم کے لیے غسل کرنے کا حکم بھی موجود ہے۔

مسواک کرنے کی تاکید کا بیان

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے مسواک کا (اس قدر زیادہ حکم دیا) کہ مجھے اپنے دانتوں کا ڈر پیدا ہو گیا۔

التأكيد بالسواك

۲۳۷۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ بِالسَّوَاكِ حَتَّى خِفْتُ عَلَى أَسْنَانِي)) [الصحيحه: ۱۵۵۶]

تخریج: الصحيحه ۱۵۵۶۔ طبرانی فی الكبير (۱۲۲۸۲) وفی الاوسط (۲۹۵۶) الضیاء فی المختارة (۱۰/۲۹۳)۔
فوائد: مجھے اپنے دانتوں کا ڈر پیدا ہو گیا کا مطلب ہے کہ کہیں کثرت سے مسواک کرنے پر میرے دانت ہی نہ گر جائیں۔

تین دن تک خفین پر مسح کرنا

مسح علی الخفین ثلاثۃ ایام

خزیمہ بن ثابت انصاری ؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موزوں پر تین دن تک مسح کرو اور اگر ہم زیادہ کا مطالبہ کرتے تو آپ ہمیں زیادہ دنوں کی اجازت مراحت فرمادیتے۔

۲۳۷۸۔ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّافِ [ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ]) وَلَوْ اسْتَرَدَّاهُ لَرَأَيْنَا۔

[الصحيحة: ۱۵۵۹]

تخریج: الصحيحة ۱۵۵۹۔ احمد (۵/ ۲۱۳) طبرانی فی الکبیر (۳۷۵) ابن حبان (۱۳۳۲)۔

فضل الوضوء

وضوء کی فضیلت کا بیان

حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے حوض کی چوڑائی اس سے بھی زیادہ ہے جتنی ایلہ سے عدن تک کی مسافت ہے۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ایلہ اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں اور البتہ وہ زیادہ سفید ہے دودھ سے، اور زیادہ میٹھا ہے شہد سے۔ اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اُس سے آدمیوں کو اس طرح ہانکوں گا جس طرح آدمی اُغبی اونٹوں کو حوض سے ہانکتا ہے۔ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ ہمیں پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تم پیش ہو گے مجھ پر اور تمہارے پانچوں کلاں وضوء کے نشانات سے چمک رہے ہوں گے۔ تمہارے علاوہ کسی دوسری امت کی یہ نشانی نہیں ہوگی۔

۲۳۷۹۔ عَنْ حَذِيفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ حَوْضِي لَا بَعْدَ مِنْ أَيْلَةٍ إِلَى عَدَنَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَبْيَنُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ، وَلَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّيْلِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرَّجُلَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهِ)).

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، تَرِدُّونَ عَلَيَّ غَرًّا مُحَجَّلِينَ، مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ)) [الصحيحة: ۳۵۲۶]

تخریج: الصحيحة ۳۵۲۶۔ مسلم (۲۲۸) ابن ماجہ (۳۳۰۲) والیساق لہ ' ابن حبان (۷۲۳۱)۔

فوائد: دیگر روایات میں یہ صراحت موجود ہے کہ بدعتی لوگوں کو حوض کوثر سے دھکا کر دیا جائے گا، جو دین میں نت نئے اضافے کرتے رہے اور جنہوں نے رحمتِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کو اپنے لیے عملاً کافی نہ سمجھا۔

ما يقال عند دخول الخلاء

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے گا

زید بن ارقم سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، کہ بلاشبہ یہ قضائے حاجت والی جگہ جنات کے آنے جانے کی جگہ ہے، جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء جائے تو وہ یہ ضرور کہے؟ اے اللہ میں خبیث جنوں اور خبیثوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

۲۳۸۰۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ ؓ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضِرَةٌ، فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخِلَاءَ فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ)) [الصحيحة: ۱۰۷۰]

تخریج: الصحيحة ۱۰۷۰۔ ابوداؤد (۶) ابن ماجہ (۲۹۶) احمد (۳۶۹/۳) بیہقی (۱/ ۹۶)۔

فوائد: ایک روایت میں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النُّجْبَةِ وَالْخُبَاثِیْثِ کے الفاظ ہیں۔ حدیث مبارکہ کا مضمون مطابق واقعہ ہے۔ حقیقتاً اکثر سرکش جنات کا مرکز و مسکن بیت الخلاء ہی ہوتے ہیں۔ بغیر دعا کے ایسی جگہ جانے سے اُن کے شر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، اس لیے شریعت مطہرہ نے قضائے حاجت اور طہارت کے دیگر آداب کے علاوہ بہترین دعا بھی سکھلائی، جسے پڑھ کر ہر قسم کے برے اثر سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ یاد رہے! ناپاکی کی وجہ سے ہی لوگ وسوس اور برے اثرات کا شکار ہوتے ہیں۔

باب: وجوب نقض الشعر فی غسل

الحيض

۲۳۸۱۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا فِي الْحَيْضِ: ((انْقِضِي شَعْرَكَ وَاعْغِسِي)) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بے شک نبی ﷺ نے اُن کو غسل حیض میں کہا کہ اپنے بال کھول اور غسل کر۔

[الصحيحة: ١٨٨]

تخريج: الصحيحة ١٨٨- ابن أبي شيبة (٤٩/١) ابن ماجه (٦٣١)-

فوائد: غسل جنابت میں عورت کو بال نہ کھولنے کی اجازت ہے، صحیح مسلم کی مرفوع روایت میں صراحت ہے، ایک عورت نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں اپنے سر کے بال سخت باندھتی ہوں، تو کیا غسل جنابت پر انہیں کھولوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّمَا يَكْفِيكَ اَنْ تُحْفِنِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا تيرے لیے یہی کافی ہے کہ تین چلو سر پر ڈال لے۔ مگر غسل حیض میں بال کھولنے اور اچھی طرح جڑوں تک دھونے کا حکم ہے۔

احكام الاستحاضه

٢٣٨٢- عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ فَاطِمَةَ بِنْتُ حُبَيْشٍ حَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ، أَفَادَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، وَآيَسْتُ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ، فَدَعِيَ الصَّلَاةَ فَإِذَا أَذْبَرَتْ، فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ، ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ [ثُمَّ صَلَّيْ])

[الصحيحة: ٣٠١]

تخریج: الصحیحة ۳۰۱۔ بخاری (۲۲۸)، مسلم (۳۳۳)، ابوداؤد (۲۸۲)، ترمذی (۱۲۵)، ابن ماجه (۲۲۱)۔

کراهة التسليم عند الخلاء قضاء حاجت کے وقت سلام کرنے کی کراہت کا بیان

۲۳۸۳۔ عَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ وَهُوَ يَتَوَلَّى فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكَرَ اللَّهَ إِلَّا عَلَى طَهْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى طَهَارَةٍ)) [الصحيحه: ۸۳۴]

مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس اس حال میں آئے کہ آپ پیشاب کر رہے تھے، انھوں نے آپ کو سلام کیا، تو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ وضو فرمایا۔ پھر آپ نے عذر بیان کیا اور فرمایا کہ میں طہارت کے بغیر اللہ کا ذکر ناپسند کرتا ہوں۔

تخریج: الصحيحه ۸۳۳۔ ابو داؤد (۱۷) نسائی (۳۸) ابن ماجہ (۳۵۰) احمد (۵/۸۰)۔

فوائد: اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے شیخ الاسلام علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ بغیر وضو کے تلاوت قرآن کرنا بدرجہ اولیٰ مکروہ ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے حدیث کی حالت میں سلام کا جواب دینا پسند نہیں کیا۔ کیونکہ سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اگر آپ نے سلام کا جواب دینا پسند نہیں کیا تو ایسی حالت میں تلاوت قرآن کیسے پسند فرما سکتے ہیں۔ جبکہ تلاوت قرآن پوری کی پوری کلام الہی ہے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں ((لَمَّا كَانَ)) ((السَّلَامُ)) اسْمًا مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى كَرِهَ النَّبِيُّ أَنْ يَذْكُرَهُ إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ، فَذَلِكَ عَلَى أَنَّ تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ بِغَيْرِ طَهَارَةٍ مَكْرُوهَةٌ مِنْ بَابِ أَوَّلَى فَلَا يَنْبَغِي إِطْلَاقَ الْقَوْلِ بِحُجُوزِ قِرَائِهِ لِلْمُحَدِّثِ كَمَا يَفْعَلُ بَعْضُ إِخْوَانِنَا أَهْلِ الْحَدِيثِ بِحَقِيقَتِهِ اس حدیث کے مطابق شیخ الاسلام علامہ البانی رحمہ اللہ کی رائے قابلِ قدر ہے اور تلاوت قرآن کے لیے با وضو ہونا ہی بہتر ہے۔

ای الرجل أعظم الغنيمه

۲۳۸۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْثًا، فَأَعْظَمُوا الْغَنِيمَةَ، وَأَسْرَعُوا الْكُرَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَرَانَا بَعَثَ قَوْمٌ بِأَسْرَعَ كُرَّةٍ وَأَعْظَمَ غَنِيمَةٍ مِنْ هَذَا الْبَعْثِ، فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَسْرَعَ كُرَّةٍ وَأَعْظَمَ غَنِيمَةٍ مِنْ هَذَا الْبَعْثِ؟ رَجُلٌ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ، ثُمَّ تَحَمَّلَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى فِيهِ الْغَدَاةَ، ثُمَّ عَقَبَ بِصَلَاةِ الضُّحَى، فَقَدْ أَسْرَعَ الْكُرَّةَ، وَأَعْظَمَ الْغَنِيمَةَ))

سب سے زیادہ غنیمت والا کون ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا، تو وہ بہت زیادہ مالِ غنیمت لے کر جلد ہی واپس آ گیا، ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ہم نے اس لشکر کے علاوہ کوئی لشکر نہیں دیکھا جو اتنی جلدی اتنا زیادہ مالِ غنیمت لے کر آیا ہو۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس لشکر سے زیادہ جلدی لوٹنے والے اور زیادہ مالِ غنیمت لانے والے کی خبر نہ دوں؟ ایسا آدمی جس نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد میں صبح کی نماز ادا کی پھر اُس کے بعد چاشت کی نماز پڑھی تو وہ بہت جلد بہت زیادہ مالِ غنیمت کے ساتھ پلٹا۔

[الصحيحه: ۲۵۳۱]

تخریج: الصحيحه ۲۵۳۱۔ ابو یعلیٰ (۲۵۵۹) ابن حبان (۲۵۵۹) ابن عدی (۲/۲۹۱)۔

فوائد: اس حدیث طیبہ کا مطلب یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد صلوٰۃ چاشت تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر و اذکار کرنا اس قدر عظیم عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو دھروں و ثواب عطا فرماتے ہوئے بلند درجات پر فائز کرتا ہے۔ دوسری روایت میں اجر و ثواب کی تعین

بھی کی گئی ہے کہ ایسا شخص پورے حج و عمرے کا ثواب لے کر اپنے گھر لوٹتا ہے۔

۲۳۸۵- ثَابِتٌ رَوَى مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي عَمْرٍو، وَأَبِي عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ، وَأَبِي مُوسَى، وَأَنَسٍ، وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ۔
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں کان سر میں سے ہیں، یہ الفاظ حضرت ابوامامہ، ابوہریرہ، ابن عمرو، ابن عباس، وعائشہ، ابوموسیٰ، وانس، وسمرہ بن جندب، وعبداللہ بن زیدؓ سے روایت کئے گئے ہیں۔

[الصحيحه: ۳۶]

تخریج: الصحيحه ۳۶۔ (۱) ابو امامہ: ابو داؤد (۱۳۴) ترمذی (۳۷)۔ (۲) ابوہریرہ: دارقطنی (۱۰۱/۱) ابن ماجہ (۴۴۵)۔ (۳) ابن عمر: دارقطنی (۹۸/۱) ابن عباس: دارقطنی (۱۰۱/۱)۔ (۵) عائشہ: دارقطنی (۱۰۰/۱)۔ (۶) ابو موسیٰ: دارقطنی (۱۰۳/۱) طبرانی فی الاوسط (۴۰۹۶)۔ (۷) انس: دارقطنی (۱۰۴/۱)۔ (۸) سمرة: تمام الرازی فی مسند المقلین من الامراء (۳)۔ (۹) عبد اللہ بن زیدؓ: ابن ماجہ (۴۴۳)۔

فوائد: یعنی سر کے مسح میں کانوں کا مسح بھی شامل ہے۔ اور کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں۔ سر کے مسح کے لیے لیا ہوا پانی ہی کانوں کے مسح کے لیے کافی ہے۔ جس روایت میں کانوں کے مسح کے لیے الگ پانی لینے کا ذکر ہے وہ حدیث ضعیف ہے۔

وضوء میں زیادتی کرنا مستحب ہے

استحباب مبالغة في الوضوء

ابوحازم سے روایت ہے، کہتے ہیں میں حضرت ابوہریرہؓ کے پیچھے تھا اور وہ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے، تو اپنے ہاتھ کو کھینچتے ہوئے بغل تک لے گئے، میں نے کہا اے ابوہریرہ یہ کیا وضو ہوا؟ آپ نے کہا: اے بنی فروخ تم ادھر ہو؟ اگر میں جان لیتا کہ تم ادھر ہی ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا! میں نے اپنے دوست حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچتا رہا۔

۲۳۸۶- عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، فَكَانَ يَمْدِدُهُ حَتَّى يَبْلُغَ بَطْنَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا هَذَا الْوُضُوءُ؟ فَقَالَ: يَا بَنِي فَرُوحٍ! أَنْتُمْ هَاهُنَا؟ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هَاهُنَا، مَا تَوَضَّأْتُ هَذَا الْوُضُوءَ! سَمِعْتُ خَلِيلِي يَقُولُ: ((تَبْلُغُ الْحَلِيَّةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ))

[الصحيحه: ۲۵۲]

تخریج: الصحيحه ۲۵۲۔ مسلم (۲۵۰) ابو عوانہ (۲۴۴/۱) نسائی (۱۴۹)۔

فوائد: وضو میں بغل تک بازو کو دھونا یہ ضروری نہیں ہے بلکہ کہنیوں تک ہی دھونا چاہیے۔ مذکورہ حدیث میں خیر کے جذبہ سے حضرت ابوہریرہؓ کا یہ ذاتی عمل تھا جو کہ ہمارے لیے وجوب کا باعث نہیں۔ اور مذکورہ روایت بھی وجوب پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ استحباب پر دلالت کرتی ہے۔ جیسا کہ ابوہریرہؓ کا فرمانا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں ایسا نہ کرتا۔ گویا بغلوں تک دھونا ان کے نزدیک بھی ضروری نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ یہ نہ فرماتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب: تیمم زمین کی مٹی کے ساتھ کرنے کا بیان

باب: التيميم بالارض

۲۳۸۷۔ عَنْ سَلْمَانَ ۞ مَرْفُوعًا: ((تَمَسَّحُوا بِالْأَرْضِ فَإِنَّهَا بِكُمْ بَرَةٌ)) [الصحيحہ: ۱۷۹۲]
 حضرت سلمان سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، زمین سے تیمم کرو وہ تمہارے ساتھ نیکی کرنے والی ہے۔
 تخریج: الصحيحہ ۱۷۹۲۔ ابو الشیخ فی لطبات المحدثین با صہبان (۶۳۸) طبرانی فی الصغیر (۱/ ۱۳۸)۔

صفة الوضوء

وضوء کرنے کا بیان

۲۳۸۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا جُبَيْرٍ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ۞ بِابْنَتِهِ الَّتِي كَانَ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ ۞، فَأَمَرَ لَهُ النَّبِيُّ ۞ بِوَضُوءٍ، فَقَالَ: ((تَوَضَّأْ يَا أَبَا جُبَيْرٍ)) فَبَدَأَ أَبُو جُبَيْرٍ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ۞: ((لَا تَبْدَأُ بِرِجْلِكَ، فَإِنَّ الْكُفَّارَ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ)) ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ۞ بِالْوَضُوءِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى انْفَاهُمَا، ثُمَّ تَمَضَّمَصَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَهُ الَّتِي يَمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ [ثَلَاثًا] وَالْيُسْرَى ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، کہ بے شک ابو جبیر رسول اللہ ۞ کے پاس اپنی اُس بیٹی کے ساتھ آئے جس کے ساتھ رسول اللہ ۞ نے شادی کی تھی، نبی ۞ نے اُس کو وضوء کا حکم دیا اور فرمایا: اے ابو جبیر وضوء کرو، تو ابو جبیر نے اپنے منہ سے آغاز کیا، رسول اللہ نے اُس کو کہا تو اپنے منہ سے وضوء کا آغاز نہ کر بے شک کافر منہ سے طہارت کا آغاز کرتے ہیں، پھر رسول اللہ نے وضوء کا پانی منگوا یا اور اپنی ہتھیلیوں کو دھویا، یہاں تک کہ انہیں اچھی طرح صاف کیا پھر کلی کی اور ناک میں پانی داخل کیا تین مرتبہ اور اپنے چہرے کو دھویا تین مرتبہ پھر اپنے دائیں بازو کو اور بائیں بازو کو دھویا کہنی تک تین مرتبہ اور اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے پاؤں دھوئے۔

تخریج: الصحيحہ ۲۳۸۰۔ ابن حبان (۱۰۸۹) الدولابی فی الكنی (۲۳ / ۱) بیہقی (۱/ ۳۶)۔

فوائد: ہر عمل کی طرح وضوء میں بھی طریقہ نبوی اپنانا ہم پر لازم ہے۔ بعض فقہاء ان احاث میں الجھ جاتے ہیں کہ وضوء میں کئی فرض، سنت یا مستحب ہے، ناک میں پانی داخل کیے یا کئی کیے بغیر وضوء ہوتا ہے یا نہیں.....؟ ہم سمجھتے ہیں کہ کتاب و سنت کی روشنی میں وضوء اسی شخص کا ہوگا جو رسول اللہ ۞ کے طریقہ کے مطابق کرے گا اور جو محض وضوء میں کسی عضو کو اس لیے دھونے میں غفلت برتے کہ یہ فرض نہیں بلکہ سنت ہے تو یقیناً اُس کا وضوء ناقص اور نامکمل ہے۔

استحباب الخلال

خلال کرنے کا استحباب

۲۳۸۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا: ((حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُونَ مِنْ أُمَّتِي)) [الصحيحہ: ۲۵۶۷]
 انس بن مالک سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، میری امت میں خلال کرنے والوں کے لئے واہ واہ۔

تخریج: الصحيحہ ۲۵۶۷۔ طبرانی فی الاوسط (۱۵۹۶)۔

فوائد: وضوء میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی کے بالوں کا خلال کرنا چاہیے۔ جس طرح کہ احادیث میں رسول اللہ ۞ کا حکم موجود ہے۔ اور اس حدیث میں بھی رسول اللہ ۞ نے خلال کرنے والوں پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ان کی تعریف فرمائی ہے۔

تنقیة الثوب من دم الحيض

۲۳۹۰- عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِخْصَنٍ، قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ؟ قَالَ: ((حُكْمُهُ بِضَلْعٍ، وَغَسِيلِهِ بِمَاءٍ وَاسِدِرٍ)) [الصحيحه: ۳۰۰]

تخریج: الصحیحہ ۳۰۰۔ ابو داؤد (۳۲۳) نسائی (۳۹۵) ابن ماجہ (۶۲۸) احمد (۱/۳۵۲۳۵۵)۔

حیض کے خون سے کپڑے کو صاف کرنے کا طریقہ
ام قیس بنت محسن سے روایت ہے، کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق سوال کیا جو کپڑے میں ہوتا ہے، آپ نے فرمایا: اُس کو ہڈی کے ساتھ کھرج اور اُس کو پیری کے پتوں والے پانی کے ساتھ دھو۔

فوائد: پیری کے پتوں والے پانی سے دھونے کا مقصود صرف اچھی طرح صفائی و طہارت حاصل کرنا ہے اور پیری کے پتوں میں یہ خاصیت ہے کہ وہ میل کچیل کو اچھی طرح صاف کر دیتے ہیں۔ اگر آج کسی پاؤڈر، صابن وغیرہ سے میل کچیل نکل جائے اور اچھی طرح طہارت حاصل ہو تو پانی میں پیری کے پتوں کا استعمال ضروری نہیں۔

۲۳۹۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَلَّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرَجْلَيْكَ، يَعْنِي: إِسْبَاغَ الْوُضُوءِ، وَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُ: إِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ حَتَّى تَطْمِئَنَ، وَإِذَا سَجَدْتَ فَلَا تُكِنِّ جَبْهَتَكَ مِنَ الْأَرْضِ، حَتَّى تَجِدَ حَجَمَ الْأَرْضِ))

[الصحيحه: ۱۳۴۹]

تخریج: الصحیحہ ۱۳۴۹۔ احمد (۱/۲۸۷) و تقدم برقم (۲۳۲۲)۔

فوائد: اس حدیث میں اچھی طرح خلال اور وضو کرنے کے ساتھ ساتھ اطمینان سے رکوع و سجود کا حکم ہے اور رکوع و سجود میں ٹھہراؤ اور طمانیت کی اس قدر اہمیت ہے کہ جو رکوع و سجود کا اطمینان سے نہیں کرتا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کی نماز قبول ہی نہیں فرماتے بلکہ ایک روایت میں کوئے کی طرح ٹھونگے مارنے والے نمازی کے لیے سخت وعید سنائی گئی ہے۔

خفین پر مسح کرنے کی مدت کا بیان

عبدالرحمن بن ابوبکرہ سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ بے شک آپ ﷺ نے مسافر کو تین دن اور تین راتوں کی اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی رخصت دی ہے، جب وہ طہارت کی حالت میں

مدة مسح على الخفين

۲۳۹۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ: ((رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً— إِذَا تَطَهَّرَ لِلْخَيْسِ خُفَيْهِ— أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا))

[الصحيحة: ۳۴۵۵] موزے پہنے کہ اُن پر مسح کرتا رہے۔

تخریج: الصحيحة ۳۳۵۵۔ ابن خزيمة (۱۹۲) طحاوی (۵۰/۱) ابن ابی شیبہ (۱۷۹/۱) ابن ماجہ (۵۵۶)۔

باب: تخییر الاعمال

باب: بہترین اعمال کا انتخاب کرنا

ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درست کام کرو اور میانہ روی اختیار کرو اور اعمال کرو اور بہترین اعمال کو پسند کرو اور جان لو تمہارے اعمال میں بہترین عمل نماز ہے اور وضو پر مومن ہی بیشک کرتا ہے۔

۲۳۹۳۔ عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَعْمَلُوا وَخَيْرُوا، وَأَعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا يَحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ))

[الصحيحة: ۱۱۵]

تخریج: الصحيحة ۱۱۵۔ احمد (۲۸۲/۵) دارمی (۶۵۶) ابن حبان (۱۰۳۷) المرزوی فی الصلاة (۱۶۷)۔

الصلاة ثلاثة أثلاث

نماز تین حصوں پر مشتمل ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز تین حصوں پر مشتمل ہے۔ طہارت تیسرا حصہ اور رکوع تیسرا حصہ اور سجدہ تیسرا حصہ۔ جس نے نماز کو اس کے آداب و حقوق کے ساتھ ادا کیا، تو اُس سے قبول کی جائے گی۔ اور اس کے دیگر اعمال بھی قبول کئے جائیں گے اور جس کی نماز رد کردی گئی اُس کے سارے اعمال رد کر دیئے جائیں گے۔

۲۳۹۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الصَّلَاةُ ثَلَاثَةٌ أَثْلَاثٌ: الطُّهُورُ ثَلَاثٌ، وَالرُّكُوعُ ثَلَاثٌ، وَالسُّجُودُ ثَلَاثٌ، فَمَنْ آدَاَهَا بِحَقِّهَا قُبِلَتْ مِنْهُ، وَقَبِلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهِ، وَمَنْ رَدَّتْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ رَدَّتْ عَلَيْهِ سَائِرُ عَمَلِهِ))

[الصحيحة: ۲۵۳۷]

تخریج: الصحيحة ۲۵۳۷۔ البزار (الكشف: ۳۳۹) ابو الحسین الصيدی فی المعجم (ص: ۳۲۳/۳۲۳)۔

صفة التيمم

تیمم کا بیان

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے تیمم کے بارے میں فرمایا: ایک ضرب چہرے کے لیے اور ہتھیلیوں کے لیے۔

۲۳۹۵۔ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي التَّيْمُمِ: ((ضَرْبَةً لِلْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ))

[الصحيحة: ۶۹۴]

تخریج: الصحيحة ۶۹۴۔ ابن خزيمة (۲۶۷) احمد (۲۶۳/۳) ابن الجارود (۱۲۶) دارمی (۷۳۵) ابو داؤد (۳۲۸) ترمذی (۱۳۳) بمعناه۔

فوائد: پانی نہ ملنے کی صورت میں امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو پانی مٹی سے تیمم کرنے کی رخصت سے نوازا گیا ہے۔ جب تک پاک پانی میسر نہ ہو یا پانی میسر ہو لیکن آدمی کا مرض خطرناک موثر ہو تو ایسی صورت میں تیمم سے پڑھی ہوئی نماز بھی اللہ تعالیٰ قبول فرمالتے ہیں اور صحیح روایات میں تیمم کا طریقہ یہی ہے کہ ایک ہی دفعہ زمین پر ہاتھ مارا جائے اور پھر ہاتھوں اور چہرے کا مسح

کیا جائے۔ جن احادیث میں دو دفعہ زمین پر مارنے کا ذکر ہے وہ ثبوت کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ نیز یاد رہے! حدیث اصغر اور حدیث اکبر یعنی جنابت وغیرہ میں بھی پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم سے عبادات کرنا بالکل درست ہے۔

باب: الاقتصاء فی ماء الغسل باب: غسل اور وضوء میں پانی کے استعمال میں کفایت

والوضوء شعارى کا بیان

۲۳۹۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((الْقَسْلُ صَاعٌ، ابْن عمرؓ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، غسل ایک صاع ہے اور وضوء ایک مد سے ہے۔ [الصحیحة: ۱۹۹۱]

تخریج: الصحیحة ۱۹۹۱۔ طبرانی فی الاوسط (۳۳۹۱) ابن عدی فی الکامل (۲/۲۴۰)۔

فوائد: وضو کرتے ہوئے بلا ضرورت پانی ضائع نہیں کرنا چاہیے اگر انسان نمبر جاری پر بھی بیٹھا وضو کر رہا ہو تو وہاں بھی بقدر ضرورت ہی پانی استعمال کرنا چاہیے۔ اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے اور حجازی صاع موجودہ پیمانے کے مطابق تین لیٹر و سول لیٹر اور مد پانی کی مقدار آٹھ سول لیٹر بنتی ہے۔ نیز ناپ تول اور ماپ کے پیمانوں کیلئے علامہ فاروق اصغر صارم رحمہ اللہ تعالیٰ کی بہترین کتاب ”اسلامی اوزان“ کا مطالعہ فرمائیں۔

باب: من آداب الخلاء باب: قضائے حاجت کے آداب

۲۳۹۷۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: ((كَانَ ﷺ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً لَا يَرْفَعُ قُبُوبَهُ حَتَّى يَذْنُوبَ مِنَ الْأَرْضِ)) ابْن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین کے قریب ہونے سے پہلے اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے۔ [الصحیحة: ۱۰۷۱]

تخریج: الصحیحة ۱۰۷۱۔ ابو داؤد (۱۳) بیہقی (۹۶/۱) عن ابی عمرؓ، ترمذی (۱۳) عن انسؓ۔

فوائد: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل ہی اپنے ازار بند کو پکڑ لیتا یا کھولنا شروع کر دینا یہ خلاف ادب ہے۔ مسلمان کو عین قضائے حاجت کے لیے بیٹھتے وقت ہی ازار بند کھولنا چاہیے۔ جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک تھا۔

استحباب الوضوء من الخلاء بیت الخلاء سے نکل کر وضوء کرنے کا استحباب

۲۳۹۸۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، تَوَضَّأَ)) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو وضو فرماتے۔

[الصحیحة: ۳۴۸۱]

تخریج: الصحیحة ۳۳۸۱۔ احمد (۱۸۹/۲) ابن ماجہ (۳۵۳) وابن حبان (۱۳۴۱) بمعناه۔

فوائد: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی بیت الخلاء سے نکلتے تو وضو فرماتے۔ یعنی آپ ہر وقت یا اکثر اوقات با وضوء ہی رہتے۔ اور اس لیے بھی کہ رسول اللہ ﷺ نے با وضو رہنا مومن کی نشانی بیان کی ہے۔ اس سے اُن حضرات کا رد ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ بے وضو تلاوت کرنا، قرآن کو چھونا جائز ہے۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ لہذا

آپ بے وضو بھی اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ جبکہ اس روایت سے یہ استدلال قطعاً درست نہیں کیونکہ اگر آپ ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے تو با وضو بھی رہا کرتے تھے۔

بیت الخلاء کے لیے دور جانے کا بیان

الابعاد للخلاء

۲۳۹۹۔ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: ((كَانَ ﷺ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ)) [الصحيحه: ۱۱۵۹] حاجت کے لیے نکلتے تو دور چلے جاتے۔

تخریج: الصحيحه ۱۱۵۹۔ ابو داؤد (۱) ترمذی (۲۰) نسائی (۱۷) ابن ماجہ (۳۳۱)۔

فوائد: (مَذْهَبٌ) یا تو ظرف کا صیغہ ہے ”جانے کی جگہ“ مراد قضاے حاجت کی جگہ یا مصدر میسی ہے بمعنی ذہاب (جانا) یعنی جب آپ جاتے قضاے حاجت کے لیے جاتے۔ دونوں صورتوں میں معنی درست ہے۔ چونکہ عصر نبوی میں باقاعدہ گھروں میں الگ باپردہ بیت الخلاء کا زیادہ اہتمام نہیں تھا۔ جس طرح آج ہمارے ہاں ہے۔ اس لیے شرم و حیا کے عظیم پیکر، سرکارِ دو عالم ﷺ قضاے حاجت کے لیے دور نکل جاتے اور زیادہ دور نکل جانے کا بنیادی مقصد تو یہی ہوتا کہ کسی کی نظر نہ پڑے اور قضاے حاجت کے وقت تنہائی میں ستر و حجاب کا مکمل لحاظ ہو اور اس کے ساتھ ساتھ زیادہ دور نکل جانے کا ایک یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ آبادی کا خوشگوار ماحول نقصان اوزب و غیرہ سے بدمزہ نہیں ہوتا! لوگوں کے گھروں کے سامنے بول و براز کرنے والوں یا کوڑا کرکٹ پھینکنے والوں کو سیرتِ عالیہ سے سبق لینا چاہیے۔

وجوب الغسل بالإلتفاء الختانین

۲۴۰۰۔ عَنْ عَائِشَةَ: ((كَانَ ﷺ إِذَا تَقَفَى

الْخِطَانَانِ اغْتَسَلَ)) [الصحيحه: ۲۰۶۳]

تخریج: الصحيحه ۲۰۶۳۔ احمد (۶/۱۲۳) طحاوی (۱/۳۳) اسحاق بن راہویہ (۱۳۵۳)۔

شرمگاہوں کے ملنے سے غسل کا واجب ہونا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جب دونوں ختان (یعنی

شرمگاہیں) مل جاتے تو آپ ﷺ غسل کرتے۔

ادارة الماء على المرفقين عند

وضوء کرتے وقت کہنیوں پر پانی لگانے کا بیان

الوضوء

جابرؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ جب وضو فرماتے تو پانی کو اپنی

کہنیوں پر گھماتے۔

۲۴۰۱۔ عَنْ جَابِرٍ: ((كَانَ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ

أَدَارَ الْمَاءَ عَلَى مِرْفَقَيْهِ)) [الصحيحه: ۲۰۶۷]

تخریج: الصحيحه ۲۰۶۷۔ دارقطنی (۱/۸۳) بیہقی (۱/۵۶)۔

عمدہ خوشبو لگانے کا استحباب

استحباب بريح الطيب

ابراہیمؓ سے مرسل روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ جب تشریف

لائے تو اپنی عمدہ خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے۔

۲۴۰۲۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مَرْسَلًا: ((كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ يُعْرِفُ بِرِيحِ الطَّيِّبِ إِذَا أَقْبَلَ))

[الصحيحة: ۲۱۳۷]

تخريج: الصحيحة ۲۱۳۷۔ ابن سعد (۱/ ۳۹۹) دارمی (۲۶) عن ابراهيم النخعي مرسلاً دارمی (۶۷) بخاری فی التاريخ (۱/ ۳۰۰۳۹۹) عن جابر رضی اللہ عنہ۔

تنشيف الوضوء

۲۴۰۳۔ عَنْ عُرْوَةَ: ((كَانَ لَهُ ﷺ خِرْقَةٌ يَتَنَشَّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ))

[الصحيحة: ۲۰۹۹]

وضوء کے پانی کو صاف کرنا
عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ کے لیے ایک رومال تھا، جس سے آپ ﷺ وضوء کے بعد ہاتھ خشک کرتے تھے۔

تخريج: الصحيحة ۲۰۹۹۔ ترمذی (۵۳) حاکم (۱۵۳/ ۱) بیہقی (۱۸۵/ ۱) من طريق عروة عن عائشة رضی اللہ عنہا۔

فوائد: پرانے پٹے ہوئے کپڑے کے ٹکڑے کو ”خرقہ“ کہتے ہیں اور تنشيف کا معنی ہے بچھنا، خشک کرنا، وضوء کے بعد رومال وغیرہ سے اعضا خشک کرنا درست ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي التَّمَنُّدِ بَعْدَ الْوُضُوءِ اِلٰل علم صحابہ کرام سمیت ان کے بعد کئی اہل علم تابعین و محدثین نے وضوء کے بعد رومال یا تولیہ استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ شارح ترمذی حضرت امام عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وَالْقَوْلُ الرَّاجِحُ عِنْدِي: هُوَ قَوْلُ مَنْ قَالَ بِحَوَازِ التَّنْشِيفِ کہ میرے نزدیک زیادہ درست یہی موقف ہے کہ تولیہ وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔

اهمية السواك

۲۴۰۴۔ عَنْ ابْنِ عَمْرٍ: ((كَانَ ﷺ لَا يَنَامُ إِلَّا وَالسَّوَّاکُ عِنْدَهُ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ بَدَأَ بِالسَّوَّاکِ))

[الصحيحة: ۲۱۱۱]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ جب بھی سوتے تو مسواک اپنے پاس رکھتے اور جب بیدار ہوتے تو مسواک سے ابتداء کرتے۔

عام برتن یا حوض سے وضوء کرنے کا استحباب

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ڈھانچے ہوئے مٹی کے نئے ٹکڑے سے وضوء کرنا آپ کو زیادہ پسند ہے یا عام وضوء کی بنی ہوئی جگہوں پر (یعنی حوض وغیرہ)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں عام برتن یا حوض سے وضوء کرنا پسند کرتا ہوں۔ بلاشبہ اللہ کا دین آسان ہے، ہر طرح کی افراط و تفریط سے الگ بالکل آسان اور آپ ﷺ طہارت کی عام جگہوں کی طرف پانی لینے کے لیے بھیجتے اور آپ اُس کو پیتے اور وہ مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید رکھتے تھے۔

استحباب الوضوء من المطاهر

۲۴۰۵۔ عَنْ ابْنِ عَمْرٍ، قَالَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ! الْوُضُوءُ مِنْ حَرِّ حَدِيدٍ مُخْمَرٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ، أَمْ مِنَ الْمَطَاهِرِ؟ قَالَ: ((لَا، بَلْ مِنَ الْمَطَاهِرِ، إِنَّ دِينَ اللَّهِ يَسْرُ، الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ)) قَالَ: ((وَكَانَ يَبْعَثُ إِلَى الْمَطَاهِرِ، فَيُوْنِي بِالْمَاءِ فَيَسْرِبُهُ، يَرْجُو بَرَكَةَ أَيُّدِي الْمُسْلِمِينَ)) [الصحيحة: ۲۱۱۸]

تخریج: الصحیحة ۲۱۱۸۔ شیخ البانی رحمہ اللہ کا آخری حکم اس روایت کے ضعف کا ہے دیکھئے (سلسلة الضعیفة: ۶۳/۷۹) طبرانی فی الاوسط (۷۹۸) ابو نعیم فی الحلیة (۸/۲۰۳)۔

فوائد: حجر مٹکا، جدید، نیا، منحصر، ڈھانکا ہوا اور ”المطاهر“ یہ ”مِطْهَرَةٌ“ کی جمع ہے۔ کُلُّ إِنَاءٍ يَنْطَهَرُ مِنْهُ ہر وہ برتن جس سے طہارت حاصل کی جائے۔

الوضوء مما مست النار

آگ سے پکی ہوئی چیز کی وجہ سے وضوء کرنا

محمود بن طحلاء کہتے ہیں میں نے ابوسلمہ کو کہا: آپ کا سوتیلہ باپ سلیم آگ سے پکی ہوئی چیز پر وضوء نہیں کرتا۔ کہتے ہیں ابوسلمہ نے سلیم کے سینے پر مارا اور کہا میں آپ ﷺ کی بیوی ام سلمہ کے بارہ میں گواہی دیتا ہوں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں گواہی دیتی تھیں کہ آپ ﷺ آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضوء کیا کرتے تھے۔

۲۴۰۶۔ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ طَحْلَاءَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ: إِنْ ظَنَرْتُ سُلَيْمًا لَا يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ؟ قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرَ سَلِيمٍ، وَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ تَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ)) [الصحیحة: ۲۱۲۱]

تخریج: الصحیحة ۲۱۲۱۔ احمد (۳۲۱/۶) طبرانی فی الکبیر (۳۸۷/۲۳)۔

فوائد: آغاز اسلام میں آگ پر پکی ہوئی چیزوں کے کھانے پر دوبارہ وضوء کرنے کا حکم تھا، جو کہ بعد میں منسوخ کر دیا گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: أَكَلْتُ كَيْفَ شَاءَ ثُمَّ صَلَّيْتُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَبِي ﷺ نے دُقی کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضوء نہیں کیا۔ بلکہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح ابوداؤد شریف میں صراحت موجود ہے کہ كَانَ أَجْرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ الْوُضُوءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل یہی تھا کہ آپ ﷺ نے آگ پر پکی اشیاء کے کھانے پر دوبارہ وضوء کرنا چھوڑ دیا تھا۔

صفة الوضوء واحدة واحدة

ایک ایک مرتبہ وضوء کے اعضاء دھونے کا بیان

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ کبھی ایک ایک مرتبہ، کبھی دو دو مرتبہ اور کبھی تین تین مرتبہ، وضوء میں اعضاء کو دھویا کرتے تھے۔

۲۴۰۷۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ((كَانَ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَثَلَاثِينَ ثَلَاثِينَ، وَثَلَاثًا ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَفْعَلُ)) [الصحیحة: ۲۱۲۲]

تخریج: الصحیحة ۲۱۲۲۔ طبرانی فی الکبیر (۶۸/۲۰) وفی مسند الشامیین (۲۲۳۸)۔

فوائد: یہ شریعت کی طرف سے رخصت ہے، پانی کی قلت کے پیش نظر یا عدا صرف ایک مرتبہ اعضاء دھولینے سے وضوء مکمل ہو جاتا ہے۔ البتہ دو دو مرتبہ اعضاء دھونا یہ ایک مرتبہ اعضاء کے دھونے سے زیادہ بہتر ہے بلکہ اس سے دوہرا اجر ملتا ہے اور تین تین مرتبہ اعضاء کو اچھی طرح دھونا یہ دونوں صورتوں سے افضل، اعلیٰ اور بہتر ہے۔ جس طرح کہ آگے حدیث مبارکہ میں صراحت سے فضیلت آ رہی ہے۔

التيمم بالوقت

فوراً تیمم کر لینے کا بیان

ابن عباس ؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ تَضَائِ حاجت کے لیے نکلتے، استنجاء کرتے اور ساتھ ہی مٹی سے تیمم کر لیتے، میں کہتا، اے اللہ کے رسول ﷺ! پانی تو آپ کے قریب ہے، آپ ﷺ فرماتے، کیا خبر کہ شاید میں پانی تک نہ پہنچ سکوں۔

۲۴۰۸۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((كَانَ يَخْرُجُ يَهْرِيْقُ الْمَاءَ، يَتَمَسَّحُ بِالتُّرَابِ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيبٌ؟ فَيَقُولُ: وَمَا يُدْرِيْنِي لَعَلِّي لَا أَبْلُغُهُ)) [الصحيحه: ۲۶۲۹]

تخریج: الصحيحه ۲۶۲۹۔

فوائد: اس حدیث طیبہ سے واضح ہوا کہ موت کی حقیقت آپ ﷺ پر کس قدر آشکارہ تھی اور آپ اپنی موت کو کس قدر قریب سمجھتے تھے کہ نیک عمل یا طہارت حاصل کرنے میں لمحہ بھر کی غفلت نہ فرماتے، مگر افسوس آج کل کے عاشقانِ رسول ﷺ ساری زندگی بے فکری اور موت سے غافل رہ کر گزار دیتے ہیں۔

تضاء حاجت کے لیے کتنا دور جانا چاہیے؟

کم الإبعاد للحاجة

ابن عمر ؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ تَضَائِ حاجت کے لیے مغس کی طرف جاتے، نافع نے کہا: مغس مکہ سے دو یا تین میل کے فاصلہ پر ہے۔

۲۴۰۹۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: ((كَانَ يَذْهَبُ لِحَاجَتِهِ إِلَى الْمَغْسِ)) قَالَ نَافِعُ: (الْمَغْسُ مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً مِنَ مَكَّةَ) [الصحيحه: ۱۰۷۲]

تخریج: الصحيحه ۱۰۷۲۔ ابو العباس السراج فی مسنده (۱۷) ابو یعلیٰ (۵۲۰۰) طبرانی فی الکبیر (۱۳۳۸) وفی الاوسط (۴۹۰۰)۔

فوائد: کچھلی روایت میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تَضَائِ حاجت کے لیے دور نکل جاتے تھے۔ اس حدیث میں جگہ اور مسافت کی تعین کی گئی ہے کہ آپ کم و بیش تین میل کے فاصلہ پر مغس نامی جگہ پر تشریف لے جاتے، مغس صاف اور گھنے درختوں والی جگہ تھی، ویسے بھی ”مغس“ عربی زبان میں درختوں کے درمیان چھوٹی نالی کو کہتے ہیں۔

انگلیوں کے خلال کرنے کی اہمیت کا بیان

اهمية الخلال بالأصابع

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طہارت کرتے ہوئے انگلیوں کو خوب صاف کرو۔ ورنہ ان کو آگ خوب جلائے گی۔

۲۴۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَتَنْهَكَنَّ الْأَصَابِعُ بِالطُّهُورِ، أَوْ لَتَنْهَكَنَّهَا النَّارُ)) [الصحيحه: ۳۴۸۹]

تخریج: الصحيحه ۳۴۸۹۔ طبرانی فی الاوسط (۲۲۵۹۵) مرفوعاً وفی الکبیر (۹۲۱۳۹۱۱) موقوفاً علی ابن مسعود ؓ۔

مسواک کی اہمیت کا بیان

اهمية السواك

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کے چند صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں ان پر مسواک کو لازم کرتا جس طرح کہ ان پر وضو کو فرض کیا گیا ہے۔

۲۴۱۱۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَفَعَهُ قَالَ: ((لَوْ لَا أَنِ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي، لَفَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِي السُّوَاكَ كَمَا فُرِضَتْ عَلَيْهِمُ الْوُضُوءُ))

[الصحيحة: ۳۰۶۷]

تخریج: الصحيحة ۳۰۶۷۔ ابن ابی شیبہ (۱/ ۱۷۰) نسائی فی الکبریٰ (۲۹۲۹) حاکم (۱/ ۱۳۶) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

فوائد: متعدد احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے مسواک کی اہمیت و فضیلت بیان فرمائی ہے اور آپ علیہ السلام کا معمول مبارک بھی یہی تھا کہ آپ ہر نماز بلکہ نوافل وغیرہ کے لیے بھی مسواک کا اہتمام فرماتے۔ ہمارے لیے اگرچہ ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنا فرض نہیں مگر اس کا یہ بھی مطلب ہرگز نہیں کہ مسواک کرنے میں حد درجہ لاپرواہی کی جائے جیسا کہ اکثر نمازیوں کا معمول ہے۔ بحیثیت غلام ہمیں اپنے پیارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیاری محبوب سنت پر ہر وضوء سے پہلے عمل کرنا چاہیے۔

میاں بیوی کے اکٹھا غسل کرنے کا جواز

غسل المرأة والزوج جميعا

ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں اور رسول اللہ ﷺ جنبی ہوئے تو میں نے بڑے ٹب سے غسل کیا اور اُس میں پانی بچ گیا، نبی ﷺ آئے اور اُسی ٹب سے آپ ﷺ نے بھی غسل کیا۔ میں نے کہا: اس سے تو میں نے غسل کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: پانی کو جنابت لاحق نہیں ہوتی۔

۲۴۱۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: أَحْبَبْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَغْتَسَلْتُ مِنْ حَفْنَةٍ، فَقَضَلْتُ فَضْلَهُ، فَحَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَغْتَسَلَ مِنْهَا، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ اغْتَسَلْتُ مِنْهَا، فَقَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمَاءِ جَنَابَةٌ))

[الصحيحة: ۲۱۸۵]

تخریج: الصحيحة ۲۱۸۵۔ ابن سعد (۸/ ۱۳۷) احمد (۶/ ۳۳۰) ابو یعلیٰ (۷۰۹۸)۔

انزال کی وجہ سے غسل واجب ہے

وجوب الغسل بالانزال

خولہ بنت حکیم سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اُس عورت کے متعلق سوال کیا جو اپنے خواب میں وہی کچھ دیکھے جو آدمی دیکھتا ہے (یعنی احتلام)؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس طرح بغیر انزال کے مرد پر غسل واجب نہیں اسی طرح بغیر انزال کے عورت پر بھی غسل واجب نہیں ہوتا۔

۲۴۱۳۔ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ، أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: ((لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتَّى تُنْزَلَ، كَمَا أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ غُسْلٌ حَتَّى يُنْزَلَ)) [الصحيحة: ۲۱۸۷]

تخریج: الصحيحة ۲۱۸۷۔ ابن ماجہ (۶۰۲) احمد (۶/ ۳۰۹) ابن ابی شیبہ (۱/ ۸۱۸۰)۔

ہوا کا خارج ہونا ناقض وضوء ہے

الريح من ناقض الوضوء

زوجہ نبی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی لوٹری یا رسول اللہ ﷺ کے غلام ابو رافع کی بیوی، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ وہ ابو رافع کے مارنے کی آپ سے شکایت کر رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع سے کہا: تیرا اور اس کا کیا

۲۴۱۴۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَتَتْ سَلَمَى مَوْلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَوْ امْرَأَةً أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَبِي رَافِعٍ قَدْ ضَرَبَهَا، قَالَتْ: قَالَ

معاملہ ہے اے ابورافع؟ اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول یہ مجھے تکلیف دیتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سلمیٰ تو نے اسے تکلیف کیوں دی؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے اُس کو قطعاً تکلیف نہیں دی، لیکن بات یہ ہے نماز پڑھتے ہوئے اُس کو حدث ہو گیا (یعنی ہوا وغیرہ کا ٹکنا) میں نے کہا اے ابو رافع: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو یہ حکم کیا ہے کہ جب اُن میں سے کسی ایک کی ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرے۔ (طبرانی کے الفاظ ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے ہوا خارج ہو وہ وضو لٹائے) اتنی بات پر اُس نے مجھے مارنا شروع کر دیا۔ یہ ماجرا سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا: اے ابو رافع: اُس نے تو تجھے بھلائی ہی کا حکم کیا تھا۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي رَافِعٍ: ((مَالَكَ وَلَهَا يَا أَبَا رَافِعٍ؟)) قَالَ: تُؤَذِّنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بِمَ آذَيْتَهُ يَا سَلَمِيُّ؟)) قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! مَا آذَيْتُهُ بِشَيْءٍ، وَلَكِنَّهُ أَحْدَثَ وَهُوَ يُصَلِّي فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا رَافِعٍ! إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ الْمُسْلِمِينَ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَحَدِهِمُ الرِّيحُ أَنْ يَتَوَضَّأَ. (وَقَالَ الطَّبْرَانِيُّ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ خَرَجَ مِنْهُ رِيحٌ فَلْيُعِدِّ الْوُضُوءَ)) فَقَامَ فَضَرَبَنِي، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ وَيَقُولُ: ((يَا أَبَا رَافِعٍ! إِنَّهَا لَمْ تَأْمُرَكَ إِلَّا بِخَيْرٍ))

[الصحيحة: ۳۰۷۰]

فوائد: اپنی بیوی کی اچھی بات پر اسے مارنا یا ملامت نہیں کرنا چاہیے بلکہ خندہ پیشانی سے بیوی کی طرف سے کلمہ خیر قبول کرتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ اچھا شوہر اپنی اہلیہ کی اچھی باتوں کو اپنے لیے سرمایہ حیات سمجھتا ہے۔ نیز مظلوم بیوی خاندان کے بڑے فرد کے سامنے اپنی پریشانی بیان کر سکتی ہے۔

استیحاء تین مرتبہ کرنا

الإستجمار ثلاثاً

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد بیان کیا: کہ جو استیحاء کرے وہ تین مرتبہ استیحاء کرے۔

۲۴۱۵۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيَسْتَجْمِرْ ثَلَاثًا)).

[الصحيحة: ۲۳۱۲]

تخريج: الصحيحة ۲۳۱۲۔ طبرانی فی الکبیر کما فی المجمع (۱/۲۱۱)۔

باب: آگ پر پکی چیز کھانے سے وضوء کرنا

باب: الوضوء مماسات النار

معاویہ کے غلام قاسم سے روایت ہے کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو چند لوگوں کو اکٹھے دیکھا اور ایک بزرگ اُن سے حدیث بیان کر رہے تھے، میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: سہل بن حنظلہ ہیں۔ میں نے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: جو گوشت کھائے وہ وضوء

۲۴۱۶۔ عَنْ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَرَأَيْتُ أَنَسًا مُحْتَمِمِينَ، وَشَيْخًا يُحَدِّثُهُمْ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ))

[الصحيحة: ۲۳۲۲] کرے۔

تخریج: الصحيحة ۲۳۲۲۔ احمد (۳/ ۵۸۰۱/ ۲۸۹) طبرانی (۵۶۳۲) طحاوی (۱/ ۶۳)۔

فوائد: اونٹ کے علاوہ کسی دوسرے حلال جانور کا گوشت کھانے سے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اونٹ کا گوشت کھانے پر دوبارہ وضو کرنے پر اہل علم کا اختلاف ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خلفائے راشدین، ابن مسعود، ابی بن کعب، ابن عباس، ابوذر راء، ابو طلحہ، عامر بن ربیعہ اور حضرت ابو امامہ سمیت جمہور تابعین اور امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا یہی موقف ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ اہل علم اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کا آخری عمل یہی تھا کہ آپ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد دوبارہ وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔ جب کہ دوسری طرف صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا کیا ہم بھیڑ بکریوں کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری مرضی۔ اگر چاہو تو کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔ پھر آپ علیہ السلام سے اونٹ کے گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تم اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔ اس روایت کے پیش نظر بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے۔ بہر حال دونوں طرف دلائل قوی ہیں۔ جمہور صحابہ کرام اور کثیر اہل علم کی طرح ہماری تحقیق بھی یہی ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں۔ البتہ مستحب (یعنی کر لینا بہتر) ہے۔ واللہ اعلم

وضوء کی حالت میں رات گزارنے کی فضیلت

فضل البيت طاهرا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری تو اس کے بستر میں فرشتہ رات گزارتا ہے۔ جب بھی وہ رات کی کسی گھڑی میں کروٹ بدلتا ہے، تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ! اپنے فلاں بندے کو معاف کر دے۔ اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری

۲۴۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاتَ طَاهِرًا بَاتَ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ، لَا يَسْتَقِظُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ، فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا))۔

[الصحيحة: ۲۵۳۹]

ہے۔

تخریج: الصحيحة ۲۵۳۹۔ عبد اللہ بن المبارک فی مسنده (۶۵) وفی الزهد (۱۲۳۳) ابن حبان (۱۰۵۱) "وعنده عن ابن عمر"۔

فوائد: با وضو رہنے کے بے شمار فوائد ہیں۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آدمی شیطانی اثرات اور شہوانی جذبات سے محفوظ رہتا ہے۔ روحانیت بڑھتی ہے اور حالت وضو میں مومن عجیب سکون محسوس کرتا ہے۔ ایک روایت میں آنجناب ﷺ نے فرمایا: طَهِّرُوا الْأَجْسَادَ طَهَّرَ اللَّهُ أَنْفُسَهُمْ ان جسون کو پاک رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں پاکیزگی عطا فرمائے گا۔ سوتے وقت جو وضو کا اہتمام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی نگرانی اور اس کے حق میں رحمت و بخشش کی دعا کے لیے فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں۔

وضوء اور مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت

فضل الوضوء والمشي إلى المسجد

۲۴۱۸۔ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ تَوَضَّأَ وَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ زَائِرُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ)). [الصحيحه: ۱۱۶۹]

سلمان ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور مسجد کی طرف آیا تو وہ اللہ کی زیارت کرنے والا ہے۔ اور جس کی زیارت کی جائے اُس پر لازم ہے کہ وہ زیارت کرنے والے کی عزت و مہمان نوازی کرے۔

تخریج: الصحيحه ۱۱۶۹۔ ابو الحسن الصلف فی حدیثه (ق: ۷۶/۱) طبرانی فی الكبير (۶۱۳۵/۶۱۳۹) بمعناه۔

باب: التنزه من البول

۲۴۱۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا، فَلَا تُصَدِّقُوهُ، مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا)). [الصحيحه: ۲۰۱]

باب: پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں جو تم سے یہ بیان کرے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو تم اُس کی تصدیق نہ کرو۔ آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔

تخریج: الصحيحه ۲۰۱۔ نسائی (۲۹) ترمذی (۱۲) ابن ماجہ (۳۰۷) الطیالسی (۱۵۱۵)۔

فوائد: رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک یہی تھا کہ آپ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے، بغیر عذر کے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کبھی نہیں کیا۔ بعض مسلمان مغرب کی نقالی میں حیوانوں کی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں جو کہ سراسر سنت سے انحراف ہے۔

باب: من آداب قضاء الحاجة

۲۴۲۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَسْقِبْ الْقُبْلَةَ وَلَمْ يَسْتَدْبِرْهَا فِي الْغَائِطِ كُيِّبَ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمُحِيَ عَنْهُ سَيِّئَةٌ)). [الصحيحه: ۱۰۹۸]

باب: قضائے حاجت کے آداب کا بیان
ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کیا نہ پیٹھ کی اُس کے لیے نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اُس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

كراهة السرف بالوضوء

۲۴۲۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ سَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: ((مَا هَذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ؟)) قَالَ: أَفِي الْوُضُوءِ سَرَفٌ؟ قَالَ: (نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ)). [الصحيحه: ۳۲۹۲]

وضوء میں اسراف کی کراہت کا بیان
عبد اللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، کہ بے شک نبی ﷺ حضرت سعد ؓ کے پاس سے گزرے اور وہ وضو کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا فضول خرچی ہے سعد؟ سعد ؓ نے کہا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ تو جاری نہر پر بھی ہو۔

تخریج: الصحيحه ۳۲۹۲۔ احمد (۲/۲۲۱) ابن ماجہ (۳۲۵)۔

وضوء نماز کی قبولیت کی شرط ہے

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے وضو کا پانی منگوا یا اور اپنے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کو ایک ایک مرتبہ دھویا اور فرمایا: یہ وہ وضو ہے کہ اللہ اس کے بغیر نماز قبول ہی نہیں کرتا۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کا پانی منگوا یا، اور وضو کرتے ہوئے اعضاء کو دو دو مرتبہ دھویا اور فرمایا: یہ بھی وضو ہے۔ جس نے ایسا وضو کیا اللہ اُس کو دو ہزار اجر عطا فرمائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کا پانی منگوا یا اور وضو میں اعضاء کو تین مرتبہ دھویا اور فرمایا: اسی طرح تمہارے نبی اور پہلے انبیاء کا وضو ہے۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرا وضو اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔

الوضوء شرط للصلاة

۲۴۲۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوُضُوءٍ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ مَرَّةً، وَيَدَيْهِ مَرَّةً، وَرِجْلَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً، وَقَالَ: ((هَذَا وَضُوءٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - الصَّلَاةَ إِلَّا بِهِ)) ثُمَّ دَعَا بِوُضُوءٍ فَتَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ: ((هَذَا وَضُوءٌ مَنْ تَوَضَّأَ ضَاعَفَ اللَّهُ لَهُ الْأَجْرَ مَرَّتَيْنِ)) ثُمَّ دَعَا بِوُضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: ((هَكَذَا وَضُوءُ نَبِيِّكُمْ وَالنَّبِيِّينَ ﷺ قَبْلَهُ)) أَوْ قَالَ: ((هَذَا وَضُوءِي وَوُضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي))

[الصحيحہ: ۲۶۱]

تخریج: الصحيحہ ۲۶۱۔ ابن شاہین فی الترمذی (۳۱/۲۶۳)۔

تین مرتبہ وضوء کے اعضاء دھونا

الوضوء ثلاثا ثلاثا

عمرو بن شعیب سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے، اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو) سے روایت کرتے ہیں، ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، وہ آپ سے وضو کے بارے میں سوال کر رہا تھا؟ تو آپ نے اُس کو تین تین مرتبہ اعضاء دھو کر وضو کر کے دکھایا۔ پھر آپ ﷺ نے کہا: وضو اس طرح ہے، جس نے اس سے زیادہ دفعہ اعضاء کو دھویا اُس نے برا کیا، زیادتی کی اور ظلم کیا۔

۲۴۲۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ [عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو] قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ؟ فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((هَكَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ))

[الصحيحہ: ۱۸۹]

تخریج: الصحيحہ نسائی (۱۳۰) ابن ماجہ (۳۲۲) ابو داؤد (۱۳۰) بزیادہ۔

سمندر کا پانی پاک ہے

ماء البحر طاهر

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں ایک آدمی نبی کے پاس آیا اور اُس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم سمندری سفر کرتے ہیں، اور اپنے ساتھ تھوڑا بہت پانی بھی لیتے ہیں۔ اگر ہم اُسی سے وضو کریں تو ہم پیاسے ہو جاتے ہیں، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک

۲۴۲۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ، عَطِشْنَا، أَفَتَتَوَضَّأُ بِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ الطَّهَوْرُ مَاوَهُ، الْحِلُّ

ہے، اور اُس کا مردار حلال ہے۔

مِثْنَتُهُ)) (الصحيحة: ۴۸۰)

تخریج: الصحيحۃ ۳۸۰۔ مالک فی الموطا (۲۲/۱) ابو داؤد (۸۳) ترمذی (۶۹) نسائی (۵۹) ابن ماجہ (۳۸۶)۔

فوائد: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سمندر کا پانی مطلقاً پاک ہے اور اس سے ہر قسم کی طہارت حاصل کی جاسکتی ہے اور یہ بھی واضح ہوا کہ مچھلی سمیت سمندر کے تمام مردار حلال ہیں جس طرح کہ حدیث کے عموم سے ثابت ہوتا ہے۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ اجماع اس کے قائل ہیں مگر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لَا يَجْلُ مِنْهَا إِلَّا السَّمَكُ صرف مچھلی ہی حلال ہے۔

عمدہ خوشبو کا اچھا لگنے کا بیان

اعجاب الريح الطيبة

۲۴۲۵۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جُبَّةً مِنْ صُوفٍ سَوْدَاءَ، فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ، فَخَلَعَهَا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ۔ [الصحيحة: ۲۱۳۶]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کالے رنگ کا اونٹنی جبہ تیار کیا۔ آپ ﷺ نے اُسے پہنا، جب پسینہ آیا آپ نے ان کی بو پائی، تو اُس کو اتار دیا۔ اور آپ ﷺ کو عمدہ خوشبو بہت پسند تھی۔

تخریج: الصحيحۃ ۲۱۳۶۔ ابو داؤد (۳۰۷۴) احمد (۲۱۹۱۳۲/۶) حاکم (۲۱۹۱۸۸/۳) ابن سعد (۳۵۳/۱)۔

سر کے لیے تین لپوں کے کافی ہونے کا بیان

كفاية ثلاث ثيات للراس

۲۴۲۶۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفَرًا رَأْسِي، أَفَأَنْقَضُهُ لِيُغْسَلَ الْحَنَابَةُ؟ قَالَ: ((لَا، إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحِجِّيَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَنَابٍ، ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكَ فَتَطَهَّرِينَ)) [الصحيحة: ۱۸۹]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں، میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے سر کے بال اچھی طرح گوندھتی ہوں، کیا میں اُن کو غسل جنابت کے لیے کھولوں؟ فرمایا: نہیں۔ تیرے لیے یہی کافی ہے کہ تو اپنے سر پر تین چلو بھر کر ڈال لے۔ پھر سارے جسم پر پانی بہا لے اور طہارت حاصل کر لے۔

تخریج: الصحيحۃ ۱۸۹۔ مسلم (۳۳۰) ابو داؤد (۲۵۱) ترمذی (۶۰۳) نسائی (۲۲۲) احمد (۳۱۵۳۱۳/۶)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسے آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس کو حدث ہوتا ہے اور وہ وضو کرتا ہے۔ اور موزوں پر مسح کرتا ہے۔ کیا وہ نماز پڑھ لے۔ آپ نے فرمایا: ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۴۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحْدِثُ وَيَمْسَحُ عَلَى خُفَيْهِ، أَيْصَلِّي؟ قَالَ: ((لَا بَأْسَ بِذَلِكَ)) [الصحيحة: ۲۹۴۰]

تخریج: الصحيحۃ ۲۹۴۰۔ ابن حبان (۱۳۳۳)۔

مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے فائدہ حاصل کرنے کی

كراهة الاستمتاع بإهاب الميتة

وعصب

کراہت کا بیان

۲۴۲۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَسْتَعْتَبُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ)) [الصحيحہ: ۲۸۱۲]

تخریج: الصحيحہ ۲۸۱۲۔ طبرانی فی الاوسط (۹۳۹۳) ابن عدی فی الکامل (۱۳۳۷/۴) ترمذی (۱۷۲۹) نسائی (۴۳۶۱) ابن ماجہ (۳۶۱۳) من طریق آخر عنه بنحوہ۔

فوائد: راجح اور صحیح بات یہی ہے کہ کتے اور خنزیر کے علاوہ ہر مردار کا چمڑہ رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ صحیح مسلم شریف میں سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ..... ”جب چمڑہ رنگ دیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے۔“ اور حدیث میں جو منع کیا گیا ہے اس سے اُس چمڑے سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت ہے جو رنگا ہوا نہ ہو۔ جب رنگ لیا جائے تو اُس سے فائدہ اٹھانا بالکل درست ہے۔ لیکن یاد رہے مردار کا چمڑہ کھانا بالافتاق حرام ہے۔

کراہۃ البول فی البيت والمغتسل

گھر اور غسل خانے میں پیشاب کرنے کی کراہت

۲۴۲۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((لَا يَنْفَعُ فِي طُسْتٍ فِي الْبَيْتِ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ بَوْلٌ وَلَا يَبُولُ فِي مُغْتَسَلٍ)) [الصحيحہ: ۲۵۱۶]

عبداللہ بن یزید سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، کہ گھر میں تھال میں پیشاب نہ کیا جائے۔ کیونکہ فرشتے ایسے کمرے میں داخل نہیں ہوتے، جس میں پیشاب ہو اور نہ ہی کوئی غسل خانے میں پیشاب کرے۔

تخریج: الصحيحہ ۲۵۱۶۔ طبرانی فی الاوسط (۲۰۹۸)۔

فوائد: جب پیشاب رکھنے کی وجہ سے رحمت کا فرشتہ نہیں آتا تو پھر پاخانہ وغیرہ رکھنے سے بالاولیٰ نہیں آئے گا بہتر یہی ہے گھر کو ہر قسم کی گندگی و نجاست سے کلیۃً پاک رکھا جائے۔ کیونکہ فرشتے گندگی اور بو سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ نیز غسل خانے میں پیشاب کرنے سے اس لیے منع فرمایا کہ عمر نبویؐ میں عموماً غسل خانوں کی جگہ کچی ہوتی تھی، اُسی جگہ پیشاب کر کے پھرویں غسل کرنے سے آدمی ناپاک قطرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا تھا، آج کل چونکہ فلش سٹم اور نہانے کا علیحدہ علیحدہ انتہام ہوتا ہے اس سے ناپاک چھینٹوں کے پڑنے کا کوئی خدشہ وغیرہ نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود غسل والے حصے میں پیشاب کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

باب: الاقتصاد فی ماء الوضوء

باب: وضوء کے پانی میں میانہ روی اختیار کرنا

۲۴۳۰۔ قَالَ ﷺ: ((يُجْزَى مِنَ الْوُضُوءِ مَدٌّ، وَمِنْ الْغُسْلِ صَاعٌ)) رَوَى مِنْ حَدِيثِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَحَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وضو میں ایک مد پانی اور غسل میں ایک صاع پانی کفایت کر جاتا ہے۔ یہ حدیث عقیل بن ابی طالب، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے۔

[الصحيحة: ۲۴۴۷]

تخریج: الصحیحة ۲۴۴۷۔ (۱) عقیل بن ابی طالب: ابن ماجہ (۲۷۰)۔ (۲) جابر: حاکم (۱/۱۹۱) ابن خزيمة (۱۱۷)۔ (۳) انس: (۳/۱۷۹) ترمذی (۲۰۹)۔ (۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما: طبرانی فی الاوسط (۷۵۵)۔ تحم کرنے کا بیان جب تک پانی نہ ملے۔

باب

جواز التیمم حتی ان تجلدا ماء

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں، کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنی چند بکریوں کے ساتھ مقام ربذہ پر تھے، جب وہ واپس آئے تو نبی ﷺ نے اُن سے کہا: اے ابوذر! وہ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے بار بار کہا، لیکن وہ پھر خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر تیری ماں تجھے گم پائے۔ ابوذر ﷺ نے کہا: میں جنبی ہوں۔ آپ نے اُس کے لیے لوٹری کے ہاتھوں پانی منگوا۔ وہ پانی لے آئی تو انہوں نے اپنی سواری کا پردہ کیا اور غسل کر لیا، پھر نبی ﷺ کے پاس آئے۔ تو اُن سے نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے بیس سال بھی پانی نہ ملے تو پاک مٹی کافی ہے۔ اور ایک روایت میں دس سال کے الفاظ ہیں۔ جب تو پانی پالے تو پھر اچھی طرح غسل کر۔

۲۴۳۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ فِي غُضَيْفَةٍ لَهُ (بِالرَبِذَةِ) فَلَمَّا جَاءَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ)) فَسَكَتَ، فَرَدَّدَهَا عَلَيْهِ، فَسَكَتَ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! تَكَلُّتُكَ أُمَّكَ)) قَالَ: إِنِّي جُنُبٌ، فَدَعَا لَهُ الْحَارِثَةُ بِمَاءٍ، فَجَاءَهُ، فَاسْتَبْرَأَ إِلَيْهِ، وَاعْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((يُجْزِلُكَ الصَّيْحُ وَلَوْ لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ عَشْرِينَ سَنَةً (وَفِي رَوَايَةٍ: عَشْرَ سِنِينَ) فَإِذَا وَجَدْتَهُ فَأَمْسَهُ جِلْدَكَ))

[الصحيحة: ۳۰۲۹]

تخریج: الصحیحة ۳۰۲۹۔ طبرانی فی الاوسط (۱۳۵۵) البزار (الكشف: ۳۱۰) مختصراً۔

قبلہ کی طرف بلغم پھینکنے کا گناہ

إثم النخامة في القبلة

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے، قبلہ کی طرف ناک صاف کرنے والا اس حالت میں آئے گا، کہ وہ بلغم اُس کے منہ پر ہوگی۔

۲۴۳۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ((يَجِبُ صَرْحُ النَّخَامَةِ فِي الْقِبْلَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ فِي وَجْهِهِ)) [الصحيحة: ۲۲۲۳]

تخریج: الصحیحة ۲۲۲۳۔ ابن حبان (۱۳۳۸) ابن خزيمة (۱۳۱۳) البزار (الكشف: ۳۱۳)۔

نوٹ: جس طرف منہ کر کے عبادت کی جائے اُس سمت کا ادب و احترام بھی لازمی و ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ قبلہ کی طرف پیشاب یا قضاے حاجت کرنا شریعت میں سخت ممنوع ہے۔ اور اسی طرح قبلہ رخ تھوکنے یا بلغم پھینکنے کی قطعاً اجازت نہیں اور جو شخص ان آداب کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتا قیامت کے روز اُسے شرمندگی کا سامنا کرنا ہوگا۔

باب: حیض کے خون اور دیگر خونوں کا بیان

باب: دم الحيض والدماء

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک خولہ بنت خیاریہ رضی اللہ عنہا کے

۲۴۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ

پاس آئیں اور انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا ایک ہی کپڑا ہے اور اسی میں مجھے حیض آتا ہے، میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو پاک ہو تو اُس کو دھو لے پھر اسی میں نماز پڑھ لے۔ اُس نے کہا: اگر خون کپڑے سے دھونے کے بعد بھی نہ نکلے تو آپ نے فرمایا: تیرا پانی سے دھولینا کافی ہے۔ خون کے نشانات کا کوئی حرج نہیں۔

بَسَارَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ لِي إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ، وَأَنَا أَحِيضُ فِيهِ، فَكَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: إِنْ طَهَرْتَ فَاغْسِلِيهِ، ثُمَّ صَلِّي فِيهِ، فَقَالَتْ: فَإِنْ لَمْ يَخْرُجِ الدَّمُ؟ قَالَ: ((يَكْفِيكَ الْمَاءُ وَلَا يَضُرُّكَ أَثَرُهُ))

[الصحيحة: ۲۹۸]

تخریج: الصحيحة ۲۹۸۔ ابوداؤد (۳۶۵) احمد (۳۸۰/۲) بیہقی (۳۰۸/۲)۔



مکتبہ قدوسیہ کی خدمات حیرت

الحمد لله رب العالمين

صحیح بخاری

جلد ۸ پر مشتمل • قیمت اجمالی مناسب

مکتبہ طیبہ صالحین کی روایتی شیخین جلیلین حضرت عربی شمس علی علیہ السلام کے ساتھ ترجمہ نہایت آسان، جامع اور اور جامع اور غرض کے لیے کیاں ملے

حضرت مولانا محمد داؤد آزاد رحمہ اللہ

کے ترجمے اور تفسیر کے لیے کیاں ملے

تہذیبی حدیث، اصول حدیث، مقام حدیث اور مجتہد حدیث کی وضاحت اور مگرین حدیث کے افکارات کے رد میں جامع مقدمہ • فقہانی مسائل میں فریقین کے احوال اور ان کا انصاف پندار کیلئے • صحیح البخاری حوالن المبیود، تفتہ الاموزی اور مرعات المصالح و غیرہ شروحات سے منتخب علمی فوائد

تحقیق و تخریج کے ساتھ اردو زبان میں پہلی مرتبہ

سنن ابی داؤد

تحقیق و تخریج کے ساتھ اردو زبان میں پہلی مرتبہ

جلد ۳ پر مشتمل • قیمت اجمالی مناسب

طیبہ حدیث کی کتابان اور افکار کے ساتھ ویدھ کا بیان احادیث کی کمال علمی کلاسیک اور اردو میں سنن ابی داؤد کا پہلا صحیح اور اجمالی مناسب قیمت کے ساتھ

بہجہ ان غزنی شیح

رضی اللہ عنہما

تقریر و تخریج

• حدیث کے ساتھ احادیث کی کمال علمی کلاسیک اور اردو میں سنن ابی داؤد کا پہلا صحیح اور اجمالی مناسب قیمت کے ساتھ

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی مشفق علیہ احادیث کا مجموعہ

البیہود والبرجیان

فیما اتفق علیہ الطیخان

مولانا محمد داؤد آزاد رحمہ اللہ • مولانا عبدالرشید قاسمی

احوال المذاہب اور ان کے متعلق احادیث و روایات کا مجموعہ

المتہدات

فی ثواب اہل اشیاء

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ شریف الذین عبدہ المؤمنون تحلف الذیاض

آپ کی زندگی کا سب سے بڑا کتاب نامہ اور اسلامی سن سے موزن

جلد ۳ پر مشتمل • قیمت اجمالی مناسب

مشکاۃ المصابیح

مولانا عبدالسلام بستوی تحقیق و تصنیف

مشکاۃ المصابیح مولانا عبدالسلام بستوی

احادیث قدسیہ

تقریر و تخریج

احادیث قدسیہ مولانا عبدالسلام بستوی